واضح ہو کہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

کتاب مستطاب

شرح رسالۂ قشیریہ

ازافادات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین

سیّد السادات

صدر الدّین ابوالفتح ولی الاکبر الصّادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجۂ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز

بہ انتظام و توجہ

جناب معلّی القاب نواب محمد امیر علی خاں صاحب دام اقبالہم بی۔ سی۔ ایس

صوبہ دار (کمشنر) صوبۂ گلبرگہ شریف و صدر نشین مجلسِ انتظامی کتب خانہ و مدارسِ رضتین گلبرگہ شریف

و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سیّد عطا حسین صاحب ام۔ اے۔ سی۔ ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتۂ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد

رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

ملنے کا پتہ مہتمم صاحب اعزازی کتب خانۂ رضتین گلبرگہ شریف

قیمت جلد (للعہ) روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

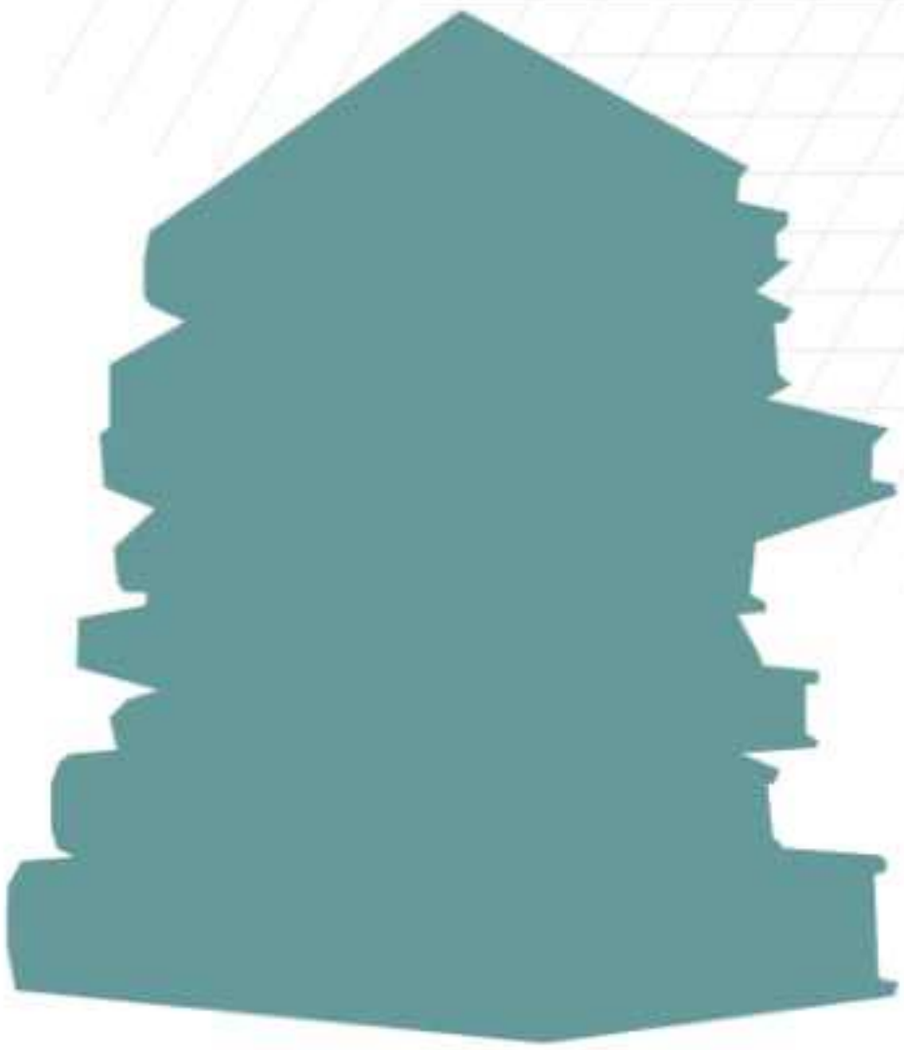

128212

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیھا سراجا وقمرا منیرا وارسل نبیہ الی کافۃ الناس شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الیہ باذنہ وسراجا منیرا وبشرا ولیا صیہ واصفیا یہ بان لھم منہ فضلا کبیرا۔ اللھم صل علی نبیک المجتبی ورسولک المصطفی سیدنا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

۲۔ یہ کتاب جس کی طباعت اور اشاعت کی سعادت حاصل کی گئی حضرت شیخ المشایخ امام الایمہ استاد ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب رسالۂ قشیریہ کی شرح ہے جس کو حضرت قدوۃ الواصلین امام العارفین سید السادات مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز نے ۸۰۰ھ میں تحریر فرمایا رسالہ قشیریہ تصوف میں نہایت مستند اور بلند پایہ کتاب تسلیم کی گئی ہے اور بعد کے تمام اکابر صوفیہ کی مستند علیہ رہی ہے۔ صوفی اور تصوف کے وجہ تسمیہ کے متعلق حضرت شیخ نے رسالہ میں اجمالاً اور حضرت مخدوم نے شرح میں کسی قدر وضاحت سے یہ فرمایا ہے کہ امت مرحومہ کی سابقین اولین کی

---

* اس مقدمہ میں بنظر اختصار امام ابو القاسم قشیری حضرت شیخ اور حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز حضرت مخدوم کے لقب سے لکھے جائینگے۔

جماعت کے وہ بزرگ جو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے فائز اور اون کی فیض صحبت سے شرف اندوز ہوئے صحابہ کے جلیل القدر لقب سے مشہور ہوئے۔ باوجودیکہ وہ مستجمع کمالات ظاہری و باطنی تھے مگر یہی لقب غالب رہا اسی سے ملقب ہوئے اور آج تک اسی لقب سے یاد کئے جاتے ہیں حضرت مخدوم فرماتے ہیں "ہیچ شرف ایشان شارف تر و ہیچ فضل ایشان فاضل تر از صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبود ہر آئینہ باشرف نسبت ایشاں را خواندند گفتند صحابہ، صحابی، اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" بلکہ خود حضرت سرور کائنات نے اون کو یہ لقب دیا اور ان کیلئے اسی لقب کو اشرف ترین لقب فرمایا۔ اس مکرم جماعت کے بعد کے بزرگ جنہوں نے انہیں دیکھا اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تابعی کہلائے اور ان کے بعد نفوس قدسیہ جو ان کی صحبت سے مستفید ہوئے اور ان کے طریقے اور مسلک پر چلے تبع تابعی کہے گئے جب یہ دور جو خیر القرون کہا گیا ہے ختم ہو گیا تو بعد کے صالحین کی جماعت زہاد اور عباد کہی گئی۔ اس زمانہ میں اہل بدعت وضلالت وجود میں آچکے تھے اور (جیسا کہ بعد میں کسی قدر صراحت سے بیان کیا جائیگا) صالحین عباد و زہاد کی صورت اور وضع اختیار کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے کر عقاید فاسدہ و باطلہ کی در پردہ اشاعت شروع کر دی تھی اس وقت تک اسلامی اقتدار بھی شرق سے غرب تک قائم ہو چکا تھا مال و دولت کی انتہا نہیں رہی تھی۔ لوگ عیش و عشرت میں مبتلا ہونے لگے تھے اور قرن اول کی خالص اسلامی زندگی میں جو دنیا سے اعراض اور خالصاً مخلصاً بہ تن توجہ الی اللہ پر مشتمل تھی زوال شروع ہو چکا تھا حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ

حَرَثَ الدُّنْیَا لِاُخْرَتِہٖ مِنْھَا وَمَالَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ نَّصِیْبٍ ۔ صالحین عباد و زہاد کی نظریں ان اور ان کی ہم معنی آیتوں پر شدت سے جمی ہوئی تھیں لامحالان بزرگو نے دنیا سے اعراض کیا اور کتاب وسنت کے ہر جزئیات پر قولاً و فعلاً و حالاً استقامت اور استقلال سے عمل پیرا ہوئے اور خدا اور رسول کے عشق و محبت میں مست و سرشار و فانی ہو کر ماسوی اللہ سے منقطع ہو گئے اور اپنے سارے وجود سے ظاہراً و باطناً اور سراً و جہراً اسی کے ہو کر رہ گئے۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں "در ایں چنیں ایامے کہ ہر طرفے فتن و آفات و بدع و جہالات سر برکردہ است مردمے بمبالغت و بقدر وسع و طاقت خود در کار دین بذل مجہود کردند و آنچہ استقصا آں بود بداں رسانیدند اہتمام دریں کردند کہ البتہ نفس ایشان جز اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جزوی و کلی نباشد و بواطن ایشان جز بحق مستغرق نبود البتہ نحو استغنا کہ طرفۃ العین دل ایشان طرفے متعلق شود جز طرف حق و خطرہ در دل ایشان آید جز خطرۂ خدا از جملہ اکساب و اخبان منقطع و منزوی گشتند و تمام خود را بدیں دادند ایشان را صوفی نامیدند از آنچہ از ہمہ صاف تر و پاک تر آمدہ اند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

(۳) قطعی طور پر محقق نہیں ہو سکا کہ ان بزرگوں کو صوفی کا لقب کیوں دیا گیا حضرت مخدوم نے (عبارت مرقومہ بالا میں) فرمایا ہے "ایشان را صوفی نامیدند از آنچہ از ہمہ صافتر و پاک تر آمدہ اند" حضرت شیخ نے رسالہ کے باب التصوف کے ابتدا میں اپنی سند سے متصلاً حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے "خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متغیر اللون فقال ذھب صفو الدنیا وبقی الکدر فلموت الیوم تحفۃ لکل مسلم" اس حدیث کو نقل کر کے حضرت شیخ فرماتے ہیں "ھذہ التسمیۃ غلبت علی ھذہ الطایفۃ فیقال رجل صوفی وللجماعۃ صوفیۃ"

مراد یہ ہے کہ صوفی کا لفظ "صفوۃ" سے مشتق ہے جو اس حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ حضرت مخدوم کا منشا بھی یہی ہے۔ صوفی کی وجہ تسمیہ ایک یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ ان بزرگوں میں اکثر نے صوف کا لباس اختیار کیا یہ فرما کر حضرت شیخ نے لکھا ہے والتصوف اذ لبس الصوف کما یقال تقمص اذا لبس القمیص" یعنی جس طرح قمیص سے تقمص مشتق ہوا اور اسی طرح صوف سے تصوف مشتق ہوا۔ حضرت شیخ نے رسالہ میں اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف میں اور بھی چند وجہیں لکھی ہیں لیکن لفظ صوفی کا اشتقاق صفوہ اور صوف ہی سے بہت زیادہ قرین قیاس ہے۔ صوف اونی قسم کے اون کے کپڑے کو کہتے ہیں چونکہ یہ کپڑا نہایت ارزاں ہوتا تھا اور خشن ہونے کے باعث اس کا لباس زمانہ دراز تک کام دے سکتا تھا اور جلد جلد اس کو دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اس لئے ان تارک الدنیا بزرگوں نے اس کو دوسرے کپڑوں پر ترجیح دی اور اس کا لباس اختیار کیا۔ "

۴۔ سب سے پہلے بزرگ جو صوفی کے لقب سے ملقب ہوئے حضرت شیخ ابوالہاشم صوفی ہیں مولانا جامی نے نفحات الانس میں لکھا ہے "و پیش ازو ے بزرگاں بودند در زہد و ورع و معاملت نیکو و در طریق توکل و طریق محبت لیکن اول کسیکہ وے را صوفی خواندند وے بود و پیش از وے کسے را بہ ایں نام نخواندہ بودند" شیخ ابوالہاشم کی رحلت کا سال مجھے معلوم نہیں ہو سکا مگر وہ حضرت سفیان ثوری (متوفی سنہ ۱۶۱ھ) حضرت داود طائی حضرت عبدالواحد زید حضرت فضیل عیاض اور حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہم کے ہم عصر تھے شام اور بصرہ میں سفیان ثوریؒ سے اون کی ملاقات بھی رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ تبع تابعی تھے اور صوفی کا لفظ تبع تابعین کے زمانہ میں رائج ہو چکا تھا۔

۵۔ صوفیوں کی جماعت چونکہ وفور علم و فضل اور کمال زہد و ورع و مکارم اخلاق و اتباع سنت نبوی اور اعراض و انقطاع عما سوی اللہ کی صفتوں کی جامع ہوا کرتی تھی اس لئے عامۂ خلائق کی نظروں میں نہایت عزت اور عظمت اور عقیدت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اور ان کی ذات سے ارشاد و ہدایت کا دریا بہا کرتا تھا جس سے بے شمار انسان فیض یاب ہوتے رہتے تھے حضرت شیخ نے اس رسالہ میں ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک روز بیمار تھے پیاسے ہوئے ایک دروازے پر دستک دی ایک لڑکی باہر آئی اس سے پانی مانگا اور اس کے سامنے پی لیا یہ دیکھ کر وہ بے ساختہ چلائی کہ صوفی نے دن کو پانی پی لیا شاید قیامت قریب آگئی۔ عام طور پر لوگوں کو معلوم تھا کہ صوفی دائم الصوم ہوا کرتا ہے اس لئے اس لڑکی نے باوجود کم عمر ہونے کے ان کا دن کو پانی پینا نہایت حیرت سے دیکھا اور یہ فعل اوسے اس قدر غیر معمولی معلوم ہوا کہ اوسنے اس کو قرب قیامت کی ایک علامت خیال کیا۔ اسی رسالہ میں حضرت شیخ نے حضرت سفیان ثوری کا ایک واقعہ لکھا ہے ان پر خدا کا خوف نہایت شدت سے غالب رہا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئے اون کے مرید ان کا قارورہ ایک نصرانی طبیب کے پاس لے گئے حال سنکر اور قارورہ دیکھ کر اس نے یہ احساس کیا اور کہا کہ "ایں دل مردے است کہ جگر او خوف خدا بریدہ است" وہ ان کے پاس آیا اور جب ان کی نبض دیکھی اور عشق الٰہی کی شدید حرارت محسوس کی بے ساختہ کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ دین حنیفیہ (اسلام) میں ایسے لوگ بھی ہیں اور اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوا۔ حضرت مخدوم نے شرح رسالہ قشیریہ میں اس واقعہ کو لکھ کر فرمایا ہے کہ خواجہ بوعلی فضل محمد فارمدی رح جو اس واقعہ کے راوی ہیں "این لطیفہ گفتہ

است الحق بانصاف تواں گفت کہ بول ایشان بہ از قول ماست"

۶۔ خیر القرون کے بعد اسلام کی اشاعت اور تبلیغ دنیا میں زیادہ تر انہیں صوفیوں سے ہوئی خصوصاً ہندوستان میں اسلام کی اشاعت قریب قریب تمام تر انہیں سے وابستہ ہے جس زمانہ میں محمود غزنوی کے حملے ہو رہے تھے حضرت علی بن عثمان الجلابی الہجویری (مصنف کشف المحجوب) ہندوستان آئے اور اس پر آشوب زمانہ میں جب کہ حرب و قتال کی آگ لگی ہوئی تھی اور ہندو جہاں مسلمان پر قابو پالیتا بے دریغ قتل کر دیتا تھا انہوں نے لاہور میں سکونت اختیار کی اور آخر عمر تک وہیں رہے اور ۴۶۵ھ میں انتقال کیا۔ ان کی برکات سے بے شمار ہندو پنجاب میں مسلمان ہوئے آن سے تقریباً سوا سو سال کے بعد ایک صوفی (خواجہ بزرگ معین الدین چشتی) ایسے وقت میں جب کہ سارے ملک پر کفر شرک اور اصنام پرستی کی تاریکی چھائی ہوئی تھی یکہ و تنہا بے زاد و راحلہ اور بے یار و مددگار صرف ایک عصا اور ایک ابریق ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور سفر کرتا ہوا دہلی کی راہ سے اجمیر وارد ہوا جو شرک و بت پرستی کا صدر مقام اور ہندوستان کے قوی ترین راجہ کا پایہ تخت تھا یہاں آکر اس نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آرنلڈ نے "پریچنگ آف اسلام" میں لکھا ہے کہ دہلی کے چند روزہ قیام میں سات سو سے زیادہ ہندو ان کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے اور اجمیر میں جو پہلی جماعت ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئی اس میں راجہ کا پجاری اور گرو بھی تھا۔ آرنلڈ نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی اور بابا فرید الدین گنج شکر کے ہاتھوں پر مغربی پنجاب کی تقریباً تمام آبادی مسلمان ہو گئی شیخ جلال الدین تبریزی حضرت بہاؤ الدین زکریا کے ہمراہ ملتان آئے یہ ملتان میں رہ گئے اور وہ

سفر کرتے ہوئے آسام پہنچے اور وہاں ہدایت خلق اور اشاعت اسلام میں مصروف ہوگئے اور لاکھوں آدمیوں کو مسلمان کر دیا۔ حضرت نظام الدین اولیا کے خلفا میں خواجہ منتجب الدین اور خواجہ برہان الدین غریب دولت آباد آئے خواجہ شمس الدین غازی فقیہ دہار (سیوستان) پہنچے اور شیخ اخی سراج نے بنگال جاکر تبلیغ و ہدایت شروع کی اور اللہ ہی کو علم ہے کہ کتنے انسان ان بزرگوں کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دکن میں گو اسلامی حکومت ایک صدی سے قائم تھی مگر بقول آرنلڈ اسلام کی وسیع تبلیغ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز سے ہوئی خاص طور پر قابل لحاظ یہ امر ہے کہ متقدمین صوفیہ (علی بن عثمان الہجویری۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ بہاؤالدین زکریا۔ جلال الدین تبریزی) دوسرے ملکوں کے رہنے والے تھے اور اور ہندوستان میں اجنبی تھے۔ یہ بزرگ نہ یہاں کی زبانوں اور رسم و رواج سے واقف تھے اور نہ یہاں کے باشندوں میں کوئی ان کی زبان کا سمجھنے والا تھا پھر بھی ان کی ذات سے دین کی تبلیغ اور اشاعت اس قدر ہوئی کہ شمار میں نہیں آسکتی۔ باوجود اس دشواری کے اس قدر وسیع کامیابی کس قدر حیرت انگیز ہے۔

۷۔ صوفی کے لئے علم شریعت کا جید عالم ہونا ضرور تھا اور جس کو کافی علم نہیں ہوتا وہ اکابر کی صحبت میں مقبول نہیں ہوا کرتا تھا۔ نوجوانی میں اگر کوئی شخص کسی بزرگ کی خدمت میں ارادت کے ساتھ حاضر ہوتا تو اس کے جوہر قابل کو دیکھ کر وہ قبول تو کر لیتے تھے اور حلقہ ارادت میں داخل کر لیتے تھے لیکن حکم دیتے کہ جاؤ اور علم کی تکمیل کرکے آؤ۔ بہت زمانہ سے ایک مثل مشہور چلی آتی ہے کہ "زاہد بے علم مسخرۂ شیطان" اس لئے بے علم متصوف کی جانب بزرگوں کی توجہ نہیں ہوا کرتی تھی۔ حضرت ابوالقاسم قشیری جس وقت اپنے پیر حضرت استاد ابوعلی دقاق کی خدمت میں ارادت کے ساتھ حاضر ہوئے انہوں نے ان کو اپنے حلقہ میں داخل کر لیا لیکن حکم دیا کہ جاؤ اور تحصیل علم کرو اور اس سے فراغت

کرکے یکسوئی کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی نے غلبۂ حال سے مجبور ہوکر ایک وقت اپنے پیر حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو پڑھنا چھوڑ دوں تاکہ تمام تر اشغال باطن میں مصروف ہو جاؤں انہوں نے فرمایا کہ علم کو اس وقت تک تم نہ چھوڑو جب تک کہ علم خود تم کو نہ چھوڑ دے۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز نے بھی ایک مرتبہ اپنے پیر خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی سے یہی عرض کیا اور ان کو بھی تقریباً وہی جواب ملا۔

۸۔ اکابر صوفیہ عموماً نہایت بلند پایہ عالم ہوئے ہیں اور متقدمین میں اکثر بڑے بڑے محدث ہوئے ہیں علم کا تقاضا یہ تھا کہ تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے بھی بندگان خدا کی ہدایت کی جائے اور ان کو فائدہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ متقدمین اور متوسطین میں اکثر صوفی صاحب تصنیف تھے۔ سہل تستری۔ ابو سعید خراز۔ جنید بغدادی۔ محدث ابن ابی الدنیا۔ حسین منصور حلاج وغیرہم نے کتابیں تصنیف کیں۔ ابن الندیم نے کتاب الفہرست میں اکثر بزرگوں کے نام کے ساتھ ان کی تصانیف کا بھی نام لکھا ہے اور تفصیل سے اون کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتابیں اب مفقود ہیں اللہ ہی کو علم ہے کہ ان میں سے کسی کتاب کا کوئی نسخہ کہیں موجود بھی ہے معلوم نہیں کہاں سے اور کس طرح بمبئی کے بعض علم دوست اصحاب کو حضرت ابو سعید خراز کی مختصر لیکن بے نظیر تصنیف "کتاب الصدق" کا ایک نسخہ مل گیا اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ حال میں طبع کرا دیا گیا ہے۔

۹۔ متقدمین نے گو بکثرت کتابیں تصنیف کیں لیکن وہ صرف ایک یا دو یا چند مسائل پر لکھی گئیں جس مسئلہ کو وضاحت کرنے کی ضرورت جس بزرگ نے پائی اوس مسئلہ پر رسالہ لکھ دیا۔ تمام مسائل تصوف پر حاوی اور جامع کتاب جو سب سے پہلے تصنیف ہوئی وہ شیخ ابو طالب محمد بن علی بن عطیۃ المکی (متوفی ۳۸۶ھ) کی مبسوط اور جامع اور بے نظیر کتاب قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب و وصف طریق المرید الی مقام التوحید ہے

مختصر اقوت القلوب کہتے ہیں۔ کشف الظنون کے مصنف نے اس کے متعلق لکھا ہے "لم یصنف مثلہ فی دقایق الطریقۃ" یعنی علم طریقت کے دقائق میں ایسی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ یہ کتاب دو بار مصر میں طبع ہوئی ہے حضرت مخدوم نے اس پر حاشیہ لکھا تھا جس کا اب کہیں پتہ نہیں ہے۔ جس زمانہ میں قوت القلوب لکھی گئی تقریباً اسی زمانہ میں امام ابوبکر محمد بن ابراہیم البخاری الکلابادی (متوفی سنہ ۳۸۰ھ) نے شہرہ آفاق موجز لیکن جامع کتاب موسوم بہ تعرف لمذہب التصوف تصنیف کی اس کے متعلق اکابر صوفیہ کا یہ قول (جسے صاحب کشف الظنون نے بھی لکھا ہے) مشہور ہے کہ لولا التعرف لما عرف التصوف یعنی اگر تعرف تصنیف نہ کی گئی ہوتی تو تصوف کی حقیقت معلوم نہ ہو سکتی۔ شیخ ابو ابراہیم بن اسمٰعیل بن محمد بن عبداللہ المستملی کی فارسی شرح کے ساتھ یہ کتاب مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی ہے حضرت مخدوم نے بھی اس پر شرح لکھی تھی مگر اوس کا اب کہیں پتہ نہیں ہے تصوف کی تیسری جامع کتاب امام ابوالقاسم قشیری کی تصنیف رسالہ قشیریہ ہے جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے یہ کتاب سنہ ۴۳۷ھ میں لکھی گئی۔ چوتھی کتاب شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی متوفی سنہ ۶۳۲ھ کی شہرہ آفاق مبسوط کتاب عوارف المعارف ہے یہ کتاب بھی مصر میں طبع ہوئی ہے حضرت مخدوم نے اس پر نہایت مبسوط شرح عربی میں اور ایک مختصر شرح فارسی میں لکھی ہے۔ فن تصوف میں یہ چار کتابیں امہات کتب میں شمار کی جاتی ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان سے زیادہ جامع اور مستند اور محققانہ کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی یہ سب عربی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ فارسی میں سب سے پہلی جامع اور مستند اور بہتر کتاب شیخ ابوالحسن علی بن عثمان بن علی الھجویری الغزنوی الجلابی (متوفی سنہ ۴۶۵ھ) کی کتاب کشف المحجوب ہے۔ دوسری کتاب شیخ نجم الدین دایہ کی مرصاد العباد

ہے جو سنہ ۶۲۰ھ میں لکھی گئی۔ تیسری کتاب شیخ عزالدین محمود بن علی الکاشانی (متوفی سنہ ۷۳۵ھ) کی مصباح الہدایت معروف بہ ترجمہ العوارف ہے۔ یہ کتاب عوارف المعارف کے طرز پر لکھی گئی بلکہ اس کا خلاصہ ہے اور اس پایہ کی ہے کہ مولانا جامی نے نفحات الانس کے مقدمہ میں اس سے چند صفحے نقل کئے ہیں۔ ایک انگریز نے اس کا انگریزی زبان میں غلط سلط اور ناقص ترجمہ کرکے انگلینڈ میں طبع کرایا تھا۔ ہمارے پیش نظر اس وقت امام قشیری کی رسالہ قشیریہ اور حضرت مخدوم کی اس کی فارسی شرح ہے۔

۱۰۔ امام قشیری افراد امت میں تھے اور مقتداے وقت تھے امت مرحومہ میں اون جیسے جامع کمالات ظاہری و باطنی کم پیدا ہوے۔ ابن اثیر نے ان کے متعلق لکھا ہے "کان اماما فقیہا اصولیا مفسرا کاتبا ذا فضائل جمۃ" ابن خلکان نے لکھا ہے "کان علامۃ فی الفقہ والتفسیر والحدیث والاصول والادب والشعر والکتابت وعلم التصوف جمع بین الشریعت والحقیقۃ" تاج الدین سبکی نے بحوالہ امام عبدالغافر بن اسمٰعیل لکھا ہے "الامام مطلقا الفقیہ المتکلم الاصولی المفسر الادیب النحوی الکاتب الشاعر۔ لسان عصرہ وسید وقتہ وسر اللہ بین خلقہ شیخ المشائخ واستاد الجماعۃ ... الطائفہ ومقصود سالکی الطریقہ وشعار الحقیقۃ وعین السعادت وحقیقت الملاحت لم یر مثل نفسہ ولا رای الراون مثلہ فی کمالہ وبراعتہ جمع بین علم الشریعت والحقیقت" امام عبداللہ یافعی نے علامہ ابوسعید سمعانی کی روایت سے لکھا ہے "لم یر ابو القاسم مثل نفسہ فی کمالہ وبراعتہ کان علامۃ فی الفقہ والتفسیر

ـــہ امام قشیری کے حالات کو میں نے خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد۔ ابن اثیر جزری کی تاریخ کامل تاج الدین سبکی کی طبقات الشافعیہ ابن خلکان کی وفیات الاعیان امام عبداللہ یافعی کی مرات الجنان اور مولانا جامی کی نفحات الانس سے اخذ کرکے لکھا ہے۔

والحدیث والاصول والشعر والادب والکتابت وعلم التصوف
جمع بین الشریعت والحقیقت"

۱۱۔ شیخ الوقت "زین الاسلام امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن بن
عبدالملک بن طلحہ بن محمد القشیری النیشاپوری" والد اور والدہ کی جانب سے عربی الاصل
تھے۔ عرب میں قُشَیر ایک بڑا قبیلہ تھا جو قُشَیر بن کعب سے منسوب تھا حضرت شیخ
کے اجداد میں ایک بزرگ عرب سے آکر نیشاپور کے نواح میں اُستُوا نامی ایک مقام
میں جو چند قریوں کی مجموعی آبادی کا نام تھا سکونت پذیر ہوئے امام قشیری ربیع الاول
سنہ ۳۷۶ھ میں یہاں پیدا ہوئے ان کی والدہ قبیلہ بنی سلم کی تھیں۔ حضرت شیخ
ابھی کم عمر تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا۔ اون کے ماموں ابوعقیل السلمی ان کی تربیت
کے کفیل ہوئے اُستُوا میں حضرت شیخ کا ایک گاؤں تھا جس کی آمدنی پر گذر تھی چونکہ
محاصل اور خراج کے حساب رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی اس لئے انہیں خیال ہوا کہ
نیشاپور جاکر علم حساب سیکھیں۔ نیشاپور اوس زمانہ میں سلاطین سلجوقیہ کا پایہ تخت
تھا اور نہایت آباد اور بارونق شہر تھا۔ یہ شہر نہایت مردم خیز ہوا ہے اور بہت
کثیر تعداد میں یہاں علما اور عرفا پیدا ہوئے اور دوسرے مقامات سے بھی
آکر یہاں سکونت پذیر ہوئے اس زمانہ میں اس شہر سے علم وفضل کے دریا بہ
رہے تھے اس خیال کو پختہ کر کے حضرت شیخ اپنی نوعمری میں نیشاپور آئے
آتے ہی اونہیں مقتدائے وقت حضرت استاد ابوعلی دقاق کی خدمت میں اور
اون کی مجلس وعظ میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ان کا کلام اور اون کی صحبت فوراً
اثر کر گئی اور جس خیال سے وہ گئے تھے وہ بھول گئے اور حضرت استاد کی خدمت
میں حاضر ہونے لگے چند روز کے بعد اپنی ارادت کا اظہار کیا۔ استاد نے اپنی
فراست سے ان کی نجابت کا اندازہ کر لیا تھا اور سمجھ گئے تھے کہ وہ ایک بے بہا

جو ہر ہیں اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کیا اور چندے اشغال باطنی کی تعلیم کر کے انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور جس قدر زیادہ ہو سکے علم حاصل کرو۔ پیر کے حکم کے مطابق وہ روانہ ہوئے اور حضرت شیخ علامہ محمد بن ابی بکر الطوسی کے حلقۂ درس میں داخل ہو کر فقہ کا علم کما ینبغی حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ استاد ابی بکر بن فورک محدث کے حلقہ درس میں داخل ہوئے۔ ان کے متعلق علامہ سبکی نے لکھا ہے "کان المقدم فی الاصول" اور علم اصول کو حاصل کیا "حتی حصلها و برع فیها و صار من اوجہ تلامذته راشدهم تحقیقا و ضبطا" یہاں سے رخصت ہو کر وہ استاذ العلامہ ابو اسحق اسفرائنی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے روزانہ اون کے مجلس میں حاضر ہوتے اور وہ جو فرماتے اسے سن لیتے لیکن ضبط تحریر میں نہیں لاتے آخر ایک روز استاد نے کہا کہ فرزند محض سن لینا کافی نہیں ہے بلکہ ضرور ہے کہ جو میں بیان کیا کروں اوس کو لکھ لیا کرو مبدء فیاض نے حضرت شیخ کو اس قدر غیر معمولی اور قوی حافظہ دیا تھا کہ انہوں نے استاد سے جتنا سنا تھا سب حفظ کر لیا تھا چنانچہ سب سنا دیا۔ استاد حیران ہو گئے اور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اب تم کو ہمارے حلقہ درس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ کافی ہے کہ ہماری تصنیفات کو تم پڑھ لو اور جہاں کچھ دقت معلوم ہو مجھ سے پوچھ لو یہاں سے فراغت حاصل کر کے وہ دوسرے اساتذہ کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو الحسن الخفاف۔ ابو نعیم اسفرائینی۔ ابو بکر بن عبدوس الجیری ابو نعیم بن محمد المہرجانی علی بن احمد الاہوازی۔ ابو عبد الرحمن السلمی ابن باکویہ شیرازی۔ امام حاکم (صاحب مستدرک) ابو الحسن بن بشران۔ محمد بن عبد اللہ الصوفی ابو عبد اللہ الصوفی۔ عبد اللہ بن یوسف اصفہانی علی بن احمد بن عبد اللہ ابو حاتم سجستانی ان کے اساتذہ ہیں۔ ان میں سے ہر بزرگ علاوہ دوسرے علوم میں بالمال ہونے

کے بہت بلند پایہ محدث بھی تھے اور بعض (مثلاً حاکم اور ابو حاتم) امام اور حافظ الحدیث تھے ان بزرگوں کے علاوہ اثنائے سفر حج میں بغداد اور حجاز میں حضرت شیخ کا ساتھ علما کی بڑی جماعت کے ساتھ رہا جس میں امام ابو محمد الجوینی امام الحرمین اور امام الحافظ احمد بن الحسین البیہقی بھی تھے حضرت شیخ نے ان سے حدیث کی سماعت کی۔

۱۲۔ اثنائے درس میں حضرت شیخ اپنے پیر استاد ابو علی دقاق کے خدمت میں بھی حاضر ہوتے رہتے تھے اور اشغال باطن کی تعلیم حاصل کرتے رہتے تھے پیر کی نظر عنایت ان پر اس قدر زیادہ تھی کہ گو اون کے اہل قرابت موجود تھے مگر انہوں نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ان سے کر دیا۔ وہ مسلمانوں کے عروج کا زمانہ تھا اور اس زمانہ میں عورتیں بھی نہایت جید عالم ہوا کرتی تھیں چنانچہ یہ خاتون بھی علوم شرعیہ میں بلند پایہ عالم اور عالی مرتبت محدث تھیں تحصیل علم سے فراغت حاصل کر کے وہ پیر کے خدمت میں آگئے اور تمام تر اشغال باطن کی جانب متوجہ ہو گئے۔ اس قدر شدید ریاضت اور مجاہدہ کیا کہ بہت جلد درجہ کمال کو پہنچ گئے اور پیر نے ان کو تمام کمالات باطنی دے کر سرفراز کر دیا۔

حضرت شیخ اصول میں اشعری تھے اور امام ابو الحسن اشعری کے شدت سے متبع تھے اور فروع میں شافعی المذہب تھے استاد ابو علی دقاق سے ان کا سلسلۂ طریقت یہ ہے۔ ابو القاسم قشیری عن استاد ابی علی دقاق عن ابی القاسم النصرابادی عن امام الشبلی عن سید الطایفہ۔ جنید بغدادی عن سری السقطی عن المعروف الکرخی۔ حضرت معروف کرخی کا سلسلہ دو طریقوں سے امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے ایک یہ ہے معروف الکرخی عن امام ہمام موسیٰ رضا علیہ السلام عن امام موسیٰ کاظم عن امام جعفر الصادق عن امام

محمد باقرؒ عن امام زین العابدین عن سید الشہدا امام حسین عن امیر المومنین علی ابن علی طالب علیہم السلام۔ دوسرا سلسلہ یہ ہے معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن امام الاولیا سید التابعین حسن البصری عن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ وکرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ استاد ابو علی دقاق کی رحلت ۴۱۲ھ میں ہوئی اور اسی سال حافظ الحدیث امام ابو عبد الرحمن السلمی النیشاپوری کے از استاذہ حضرت شیخ کا بھی انتقال ہوا رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۳۔ استاد ابو علی دقاق کی رحلت (۴۱۲ھ) کے بعد حضرت شیخ پیر کے سجادہ درس وارشاد پر متمکن ہوئے اور درس ظاہری اور تربیت باطنی کا فیض جاری کر دیا اور تصنیف وتالیف میں مشغول ہوئے۔ چند سال تک اطمینان سے اپنے کام میں مشغول رہے لیکن حق جل وعلا کا ارشاد ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور دوسری جگہ ارشاد ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ اولیا جس طرح تمام باتوں میں انبیا کے متبع ہیں اس میں بھی وہ متبع ہیں۔ شاید ہی کوئی شیخ وقت ایسا گذرا ہوگا جس کی مخالفت بلکہ تکفیر میں سفہا کی جماعت کمربستہ نہ ہوئی ہو حضرت ابو القاسم قشیری کی مخالفت میں بھی ایسے بہت لوگ آمادہ ہوگئے اور ان کو اس قدر تکلیف پہنچائی کہ نیشاپور میں ان کو رہنا محال ہوگیا۔ مجبور ہوکر عزیز واقارب کو چھوڑنا اور وطن کو ترک کرکے ہجرت کرنی پڑی اور گویا اس طریقہ پر اس سنت نبوی کی اتباع کا بھی انہیں شرف حاصل ہوا نیشاپور کو خیرباد کہہ کر وہ ۴۴۸ھ میں بغداد پہنچے خلیفہ القائم بامر اللہ عباسی نے ان کی بے حد عزت کی اور نہایت احترام سے ٹھہرایا حضرت شیخ چندے وہاں رہے اور درس ووعظ وتربیت باطنی کا سلسلہ جاری رکھا ان کے بغدادی تلامذہ

میں خطیب بغدادی بھی تھے - یہاں سے تقریباً چار سو بڑے بڑے علما و فضلا کی جماعت کے ساتھ حج میں امام الحرمین امام ابو محمد جوینی اور حافظ الحدیث امام احمد بن الحسین البیہقی بھی تھے حج کے لئے روانہ ہوئے اور حجاز میں بھی حضرت شیخ نے درس و وعظ کا سلسلہ جاری رکھا ۴۵۵ھ میں ملک السلطان الپ ارسلان نیشاپور کے تخت سلطنت پر بیٹھے - بادشاہ اور ان کے وزیر نظام الملک طوسی حضرت شیخ کے بے حد معتقد تھے ان کے برسر اقتدار آتے ہی شیخ کے مخالفوں کی مخالفت فوراً یک لخت ختم ہو گئی سلطان اور وزیر نے انہیں واپس تشریف لانے کی دعوت دی چنانچہ وہ واپس تشریف لائے اور بقیہ عمر نیشاپور میں اطمینان سے بسر کرکے اور ہزارہا طالبان حق کو نعمتہائے ظاہری و باطنی سے مالا مال کرکے صبح یکشنبہ قبل طلوع آفتاب ۱۶ ربیع الاول ۴۶۵ھ کو دنیائے ناپائیدار سے پردہ کرکے فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ پہنچ گئے اور مدرسہ میں اپنے پیر استاد ابو علی دقاق کی قبر کے بازو میں دفن کئے گئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً وسعۃً - علامہ تاج الدین سبکی نے طبقات الشافعیہ میں ایک واقعہ لکھا ہے جس سے حضرت شیخ کی جلالت شان اور کمال تقرب الٰہی کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے سبکی نے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت شیخ کے فرزندوں میں سے ایک فرزند نہایت شدید بیمار ہوئے یہاں تک کہ اون کی صحت سے مایوسی سی ہو گئی - بتقاضائے فطرت حضرت شیخ نہایت فکرمند ہوئے اس حالت میں خواب میں اون کو سرا وقات غیب سے ارشاد ہوا کہ قرآن مجید میں سے آیات شفا کو جمع کر لو اور اون آیتوں کو پڑھ کر اپنے فرزند پر دم کر دو یا کسی ظرف میں لکھ کر اور پانی سے دھو کر پلا دو حضرت شیخ نے اس ارشاد قدسی کے مطابق عمل کیا جس سے ان کے فرزند کو صحت ہو گئی

میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ سبکی کے الفاظ نقل کردوں وہ یہ ہیں" وبلغنا انہ مرض لا ستاد ابی القاسم ولد مرضا شدیداً بحیث یئس منہ فشق ذلک علی الاستاد فرای الحق سبحانہ وتعالی فی المنام فشکی الیہ فقال لہ الحق تعالی اجمع ایات الشفا واقراء علیہ او اکتبہا فی اناء واجعل فیہ مشروبا واسقہ ایاہ ففعل ذلک فعوفی" آخر عمر میں حضرت شیخ بہت نحیف اور کمزور ہو گئے تھے لیکن رحلت کے وقت تک بھی سب نمازیں کھڑے ہو کر پڑھتے رہے اور ایک رکعت بھی بیٹھ کر نہیں پڑھی استقامت اسے کہتے ہیں اور اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے مصداق یہی لوگ ہیں۔

۱۴۔ حضرت شیخ کو خطاطی اور خوشنویسی میں بھی ایسا کمال تھا کہ اون کے زمانہ میں ان جیسا کوئی خطاط نہیں تھا۔ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ادیب اور شاعر بھی تھے سبکی اور ابن خلکان اور یافعی نے اون کے اشعار نقل کئے ہیں۔ میرا جی بہت چاہتا ہے کہ دو چار اشعار یہاں نقل کردوں چنانچہ دو شعر نقل کرتا ہوں۔

سقی اللہ وقتا کنت اخلو بوجہکم ... وثغر الھوی فی روضۃ الانس ضاحک

اقمنا زمانا والعیون قریرۃ ... واصبحت یوما والجفون سوافک

ان تمام فضایل وکمالات ظاہری وباطنی کے علاوہ وہ فن سپہ گری کے ہر شعبہ میں مثلاً گھوڑے کی سواری اسلحہ کے استعمال اور ہر قسم کے فنون حرب میں بھی کمال رکھتے تھے سبکی نے لکھا ہے" وکان فی علم الفروسیۃ و استعمال السلاح وما یتعلق بہ من انواع العصر وله فی ذلک الفن دقایق وعلوم انفرد بہا" ابن خلکان نے لکھا ہے" وکان لہ

فی الفروسیۃ واستعمال السلاح بیدیہ بیضاء" ابن اثیر جزری اور سبکی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت شیخ کی سواری میں ایک گھوڑا تھا جو بیس سال سے زیادہ ان کے پاس رہا تھا۔ جب ان کی رحلت ہوگئی تو گھوڑے نے دانہ گھانس پانی سب چھوڑ دیا اور اوسی طرح بے آب و دانہ سات دن زندہ رہ کر مرگیا۔

۱۵۔ استاد ابوعلی الدقاق کی صاحبزادی فاطمہ سے حضرت شیخ کو ذکور و اناث چھ فرزند ہوئے جن میں ایک عبدالمنعم تھے اور ایک فرزند ابوالنصر عبدالرحیم تھے جن کے متعلق ابن خلکان نے لکھا ہے "اماما کبیرا شبہ ابا ہ فی علومہ ومجالسہ" ان کے علاوہ دو بیٹے ابوسعد اور ابوسعید تھے یہ دونوں بھی بڑے عالم اور محدث تھے ایک صاحبزادی کا نام امۃ الرحیم تھا ان کے بطن سے حافظ الحدیث عبدالغافر بن اسمعیل بن عبدالغافر بن محمد بن عبدالغافر بن احمد بن محمد بن سعید الفارسی تھے جو بقول ابن خلکان "کان اماما فی الحدیث والعربیۃ وقراء القرآن" انہوں نے اپنے نانا امام قشیری سے اور اپنی نانی فاطمہ سے اور اپنے ماموں ابوسعد اور ابوسعید سے حدیث پڑھی اور سنی تھی۔

۱۶۔ حضرت شیخ کے شاگردوں کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے ان میں بڑے بڑے علما و فضلا و محدث اور عرفا ہوئے اس زمانہ میں ماوراءالنہر سے آقصائے مغرب تک علم کے دریا بہہ رہے تھے۔ نیشاپور۔ بغداد۔ قاہرہ تلمسان۔ قرطبہ یہ سب علم کے مرکز تھے حضرت شیخ کے معاصرین اکابر صوفیہ علما و فضلا و حکما کی اگر فہرست مرتب کی جائے تو کتنے جزبھر جائیں گے۔ شیخ الاسلام عبداللہ انصاری شیخ الوقت ابو یوسف چشتی (متوفی سنہ ۴۵۹ھ) ابوالحسن خرقانی

اوحدالدین کرمانی۔ علی بن عثمان الھجویری الجلابی (صاحب کشف المحجوب) حافظ الحدیث امام ابونعیم اصفہانی (مصنف حلیۃ الاولیا) امام بیہقی (صاحب سنن کبیر) امام الحرمین۔ شیخ الرئیس ابوعلی سینا۔ عمر خیام۔ ابوریحان بیرونی۔ امام الشعرا فردوسی طوسی یہ سب حضرت شیخ کے معاصر ہیں اور ان میں سے چند بزرگ ان سے ملے بھی تھے اور ذاتی طور پر واقف تھے عمر خیام اور حضرت شیخ دونوں بیک وقت نیشاپور میں تھے۔ نظام الملک طوسی حضرت شیخ کا بے حد احترام کرتے تھے جب یہ ان کے پاس تشریف لیجاتے تو وہ اپنی مسند سے اٹھ جاتے اور حضرت شیخ کو اوس پر بٹھایا کرتے تھے۔ سلجوقی بادشاہ الپ ارسلان بھی ان کا نہایت معتقد تھا اور بہت احترام کرتا تھا۔

(۱۷)۔ حضرت شیخ نے بہت کتابیں تصنیف کیں۔ سبکی نے ان کتابوں کے نام لکھے ہیں:۔(۱) التفسیر الکبیر (۲) الرسالہ (۳) التحبیر فی التذکیر (۴) آداب الصوفیہ (۵) لطائف الاشارات (۶) کتاب الجواہر (۷) عیون الاجوبہ فی اصول الاسولہ (۸) کتاب المناجات (۹) کتاب نکت اولی النہی (۱۰) کتاب نحو القلوب الکبیر (۱۱) کتاب نحو القلوب (۱۲) کتاب احکام السماع (۱۳) کتاب الاربعین فی الحدیث تفسیر کبیر کے متعلق ابن خلکان اور امام یافعی نے لکھا ہے" سماہ التیسیر فی علم التفسیر وھو من اجود التفاسیر" دونوں نے یہی الفاظ لکھے ہیں۔ "الرسالہ" یعنی رسالہ قشیریہ چھپ گیا ہے اور "لطائف الاشارات" کا ایک مکمل قدیم خط کا نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے۔ یہ کتاب قرآن پاک کے چیدہ چیدہ آیتوں کی تفسیر ہے جو حقایق و معارف کے طریقہ پر لکھی گئی ہے اور نہایت بے نظیر اور دلکش تفسیر ہے۔ حضرت مخدوم کو بہت مرغوب تھی اپنی تصانیف میں اس سے اقتباس بھی کیا ہے

بقیہ کتابوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ اب موجود بھی ہیں اور اگر ہیں تو کون کون کتاب کہاں کہاں ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں حضرت شیخ کی ایک چھوٹی سی بہت پرانی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے جس میں اونہوں نے وہ سب حدیثیں جمع کردی ہیں جنہیں انہوں نے اپنے شیخ ابو علی دقاق سے بسند متصل سنی تھیں اس کتاب کا ذکر حضرت شیخ کے کسی تذکرہ نویس نے نہیں کیا ہے۔

۱۸۔ تصوف میں ان کی تصنیف جو رسالہ قشیریہ کے نام سے مشہور ہے نہایت مقبول خاص و عام ہوئی اور درحقیقت یہ کتاب نہایت محققانہ اور مجتہدانہ لکھی گئی ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے تقریباً ہر مسئلہ کے بیان کی ابتدا ایک یا دو آیت قرانی اور ایک یا دو حدیث نبوی سے (جسے اونہوں نے اپنے ہی سند متصل سے روایت کی ہے) کی ہے عرفا اور مشائخ صوفیہ میں یہ کتاب نہایت مقبول ہوئی اور متعدد بزرگوں نے اس کی شرحیں لکھیں۔ سب سے اول حضرت مخدوم قدس سرہ نے یہ فارسی شرح لکھی جو طبع ہوکر شائع ہو رہی ہے۔ یہ شرح ۸۰۷ھ میں لکھی گئی حضرت مخدوم اوس سے پہلے ہی گلبرگہ تشریف لا چکے تھے اور یہ شرح گلبرگہ میں لکھی گئی۔ دوسری شرح جس کا مجھے علم ہے قاضی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی ۹۱۰ھ کی ہے جو جمادی الاول ۸۹۳ھ میں لکھی گئی۔ رسالہ قشیریہ مطبوعہ مصر کے حاشیہ پر یہ شرح اختصار کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ تیسری شرح (بقول مصنف کشف الظنون) شیخ الفقیہ سدید الدین ابو محمد عبد المعطی بن محمود بن عبد العلی کی ہے جو "الدلالۃ فی فوائد الرسالۃ" کے نام سے موسوم ہے چوتھی شرح ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ کی ہے۔ ایک بزرگ عبد الغفار بن احمد بن عبد الحمید القوصی متوفی ۶۰۰ھ نے اس کی تلخیص کی اور اوس کو

کتاب الوحید فی سلوک اہل التوحید" کے نام سے موسوم کیا۔ اس کتاب رسالہ قشیریہ کی موجودہ زمانہ میں مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مطبع بولاق میں دوبار ۱۲۸۴ھ اور ۱۲۸۷ھ میں چھپی اوس کے بعد مصر میں ۱۳۰۴ھ میں پھر ۱۳۱۸ھ میں پھر ۱۳۳۰ھ میں طبع ہوئی۔ اور ہر مرتبہ محدث زکریا انصاری کی شرح کے اختصار کے ساتھ چھپی۔

۱۹۔ رسالہ قشیریہ کے دیباچہ میں حضرت شیخ نے اس کتاب کی تصنیف کا جو سبب بیان فرمایا ہے اوس کو واضح طور پر سمجھنے کے لئے ان فتنوں سے آگاہی ضرور ہے جنہیں دشمنان اسلام نے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں پیدا کیا اور چند صدیوں بعد تک جاری رکھا۔ محقق ابوریحان بیرونی نے کتاب الہند میں ایک جگہ لکھا ہے کہ یہودیوں اور مانویوں نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا اور ایک جگہ (باب ۲۶) میں اسکی تھوڑی صراحت بھی کردی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ اور اس کے حوالی میں یہودی قدیم زمانہ سے آباد تھے اور سود کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہجرت کے ہوتے ہی وہ اون کے اور مسلمانوں کے بے وجہ بے سبب محض خباثت باطن سے شدید دشمن ہو گئے اور منافقین مدینہ اور کفار قریش و عرب سے مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کردی چند سال کے اندر مدینہ اور نواح مدینہ سے یہودیوں کا استیصال ہو گیا یہ لوگ دوسرے مقامات پر منتشر ہو گئے اور جہاں جہاں گئے مسلمانوں کے جانب سے بغض و عناد کو ساتھ لیتے گئے۔ حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ کے زمانہ میں ممالک ایران و فارس و عراق و شام و فلسطین اور مصر مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے اور رعایا قریبا تمام تر مسلمان ہو گئی۔ یہودیوں نے دیکھا کہ

مسلمانوں کے خلاف کامیابی سے مقابلہ کرنے والی کوئی سلطنت اور قوت باقی نہیں رہی جس کے ساتھ یہ لوگ سازش کر سکیں۔ ان کے دور اندیش فتنہ پردازوں نے محسوس کیا کہ اون کی قوت کو کمزور بلکہ درہم برہم کرنے کی صرف ایک صورت یہ ہے کہ ان میں مذہبی بداعتقادی پھیلا کر ان میں باہم اختلاف پیدا کر دیا جائے۔ صنعاء یمن (جہاں کثیر تعداد میں یہودی بہت زمانہ سے آباد تھے) کا ایک یہودی عبداللہ بن سبا نامی اس کام کے لئے آمادہ ہوا۔ منافقانہ طور پر بظاہر مسلمان ہو کر وہ مدینہ منورہ آیا اور عابد و زاہد بن کر مسلمانوں میں اپنی جانب سے حسن ظن پیدا کر دیا۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ خلیفہ سوم کے خلاف مصریوں نے بغاوت شروع کر دی تھی اور مفسدوں کی جماعت فتنہ و فساد پر آمادہ ہو کر مدینہ منورہ آ چکی تھی عبداللہ بن سبا خفیہ طور پر ان کے ساتھ شریک ہو گیا اور ان کو اشتعال دلاتا رہا امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ جب خلیفہ ہوئے یہ یہودی ان کے ساتھیوں کے ساتھ مل گیا اور نہایت پوشیدہ طور پر چند سادہ لوحوں کو اپنا معتقد بنا کر عقاید فاسدہ کی تلقین شروع کر دی جب بات بڑھ گئی تو حضرت امیر المومنین کو خبر ہوئی انہوں نے اس کی گرفتاری کا حکم دیدیا آدمی نہایت چالاک اور باخبر تھا اسے معلوم ہو گیا وہ بھاگ گیا اور کسی طرح ہاتھ نہ آسکا جا بجا بھٹکتا پھرا اور جہاں جہاں موقع ملتا رہا عقاید فاسدہ کی تلقین کرتا رہا۔ آخر مر گیا لیکن بدعقیدگیوں کا اور مسلمانوں میں باہم شدید اختلاف کا بیج اچھی طرح بو گیا اور اپنے ذریات کو بھی چھوڑ گیا یہ لوگ جب تک ممکن ہو سکا خفیہ اور پوشیدہ طور پر سبائی عقاید کی تلقین کرتے رہے لیکن کب تک پوشیدہ رکھ سکتے آخر ان کو آخر ان کے کید و مکر کا مآل معلوم ہو گیا مگر اس وقت جب کہ ابن سبا کے پیرو کی تعداد زیادہ ہو چکی تھی اور وہ مختلف مقامات میں پھیل چکے تھے یہ لوگ سبائی کے نام سے مشہور ہوئے بدعقیدگی تو ان لوگوں نے پھیلا ہی دی تھی اب

شروع کیا کہ ان میں سے کوئی سبائی محدث کی وضع قطع اختیار کر لیتا اور منبر پر بیٹھ کر حدیثیں گڑھ گڑھ کر اور جید اسناد سے منسوب کر کے بیان کرتا، اور موقع موقع سے ایسی ایسی حدیثیں وضع کر کے بیان کرتا جو اون کے وضع کئے ہوئے عقاید فاسدہ کی تائید میں ہوتیں اس طرح ہزارہا موضوع حدیثیں مسلمانوں میں پھیلا دیں یہ راز بھی فاش ہو گیا اور اہل حق محدثین کی جماعت اس شر کے رفع کرنے کی جانب پوری قوت سے متوجہ ہوئی انہیں نہایت دقتیں پیش آئیں لیکن حق حق ہے اور باطل باطل ہے۔ محدثین کی کوشش کامیاب ہوئی اور سبائیوں کا کذب افترا صاف صاف کھل گیا وضع حدیث کے علاوہ یہ لوگ جہاں جہاں موقع ملتا مسلمانوں کی کتابوں میں تحریف کر دیتے بلکہ ان میں سے بعض سبائی اپنے عقیدوں کی تائید میں کتاب تصنیف کر کے اسے کسی مستند مسلمان مصنف سے منسوب کر دیتا اہل حق کی کتابوں میں ان لوگوں نے تحریف ایسی مکاری اور چالاکی سے کی کہ بعض بڑے بڑے علماء ہوکہ میں آگئے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ صاحب ہدایہ اور علامہ سرخسی جیسے اکابر کو بھی بعض مسایل میں دھوکا ہو گیا۔

۲۰۔ مسلمانوں میں سبائیوں کا فتنہ موجود ہی تھا کہ مانویوں کا فتنہ بھی پیدا ہو گیا شاپور بن اردشیر کے زمانہ سلطنت میں ایران میں مانی نام کا ایک شخص پیدا ہوا جوان ہونے پر وحی اور نبوت کا دعویٰ کیا اور مجوسیت اور نصرانیت کو باہم ملا کر ایک نیا مذہب پیدا کیا۔ سلطنت نے چونکہ اس فتنہ کی جانب کوئی توجہ نہیں کی اس لئے اس کے مذہب نے جڑ پکڑ لی اور نہ صرف ایران میں پھیل گیا بلکہ مانی نے اپنے داعی عراق۔ ہند اور ماوراء النہر میں بھی بھیجدئے جب نوشیرواں بادشاہ ہوا نہایت تہدید کے ساتھ اپنے پورے قلمرو میں حکم جاری کیا کہ جو مانوی جہاں ملے فوراً قتل کر دیا جائے چنانچہ سب کے سب جنکی تعداد

128212

لاکھوں تک پہنچ گئی تھی قتل کردے گئے۔ معدودے چند نے جان بچائی اور مانی کی تصنیف کردہ کتابوں کو جنہیں اس نے کتب آسمانی مشہور کیا تھا ہمراہ لے کر ماوراالنہر بھاگ گئے وہاں کے باشندے اس وقت ثمنیہ (بودہ) مذہب کے پیرو تھے ان میں بود و باش اختیار کی اور آہستہ آہستہ اپنے دین کی اشاعت کرتے رہے اونہیں امید یہ تھی کہ کسی وقت میں جب کہ ان کی تعداد بہت ہوجائے اور ایران کی سلطنت کمزور ہوجائے تو حملہ کرکے اپنے اصل وطن پر قبضہ کرلیں گے لیکن اوس پر بڑی قوت کے ساتھ مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا اور ان لوگوں کی سب امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اب انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا منافقانہ مسلمان بن کر ممالک اسلامیہ میں داخل ہونے لگے اور سلاطین بنی امیہ کے آخر زمانہ میں دمشق پہنچے۔ کوشش کی کہ سلطنت کی خدمتوں کو حاصل کریں لیکن بنی امیہ کی سلطنت چونکہ خالص عرب حکومت تھی ان عجمیوں کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ بنی امیہ کے بعد بنی عباس بادشاہ ہوئے اور بغداد کو دارالسلطنت بنایا۔ عربوں سے چونکہ مایوسی ہوچکی تھی اس لئے عجمیوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ اور ان میں سے ذی ہوش ذی علم لوگوں کو سلطنت کے کاروبار میں جگہ دینی شروع کی۔ اس وقت ہزارہا مانوی مسلمانوں کے بھیس میں ممالک اسلامیہ میں داخل ہوچکے تھے اور چونکہ مسلمانوں کی قوت اور سطوت کی وجہ سے اپنا اقتدار اور اپنی حکومت اور سلطنت حاصل کرنے کی جانب سے یہودیوں کی طرح یہ لوگ بھی قطعاً مایوس ہوچکے تھے اس لئے مسلمانوں کو کمزور کرنے کی انہیں بھی وہی صورت نظر آئی جو عبداللہ بن سبا کو نظر آئی تھی یعنی ان میں مل جلکر ان میں اپنے عقاید کی اشاعت کی اور باہم شدید اختلاف پیدا کردیا جائے چونکہ بنی عباس نے عجمیوں کو امور سلطنت میں داخل کرنا شروع کردیا تھا اس لئے مانویوں نے نہ صرف علما اور زہاد کی صورت

اختیار کر کے مسلمانوں کو بہکانے پر اکتفا کیا بلکہ کاروبار سلطنت میں بھی داخل ہونے لگے۔ ابن الندیم (متوفی ۳۷۷ھ) نے کتاب الفہرست میں بہت سے ایسے مانویوں کے نام لکھے ہیں جو عالم اور متکلم اور محدث کی شکل اختیار کر کے مسلمانوں کو بہکایا کرتے تھے اور ایسوں کا بھی نام لکھے ہین جو بادشاہ وقت کو دہوکہ دیکر سلطنت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور کر لئے گئے تھے اور امارت بلکہ وزارت کے درجہ پر پہنچ گئے تھے مسلمان ان کی مکاری سے آخر کار واقف ہوگئے اور جب کسی کا راز کھل جاتا وہ فوراً قتل کر دیا جاتا تھا اس لئے یہ لوگ نہایت ہوشیاری سے رہتے تھے اور کسی طرح اپنا حال کھلنے نہیں دیتے کتاب الفہرست میں ابن الندیم نے اس تمہید کے ساتھ "ومن روسائهم المتكلمين الذين يظهرون الاسلام ويبطنون الزندقة" ابن طالوت ابن الشاکر ابن اخی ابن الشاکر۔ نعمان ابن العوجا۔ صالح بن عبد القدوس جیسے فتنہ پردازوں مکاروں کا نام لکھا ہے وزرا و امرا کے زمرہ میں ابن الندیم نے لکھا ہے کہ سوائے محمد بن خالد بن برمک کے برامکہ کا سارا خاندان زندیق تھا اور خلیفہ مہدی کا کاتب محمد بن عبید اللہ بھی مانوی زندیق تھا جب اس کی حقیقت کھلی مہدی نے اسے قتل کرا دیا۔ ظاہر ہے کہ علما اور متکلمین بنکر اور سلطنت کی بڑی بڑی خدمتوں پر مامور ہو کر ان لوگوں نے مسلمانوں میں کس قدر فتنہ و فساد برپا نہ کیا ہوگا۔

۲۱۔ مانوی جب ممالک اسلامیہ میں داخل ہوے یہاں سبای پہلے سے موجود تھے انہیں مسلمانوں کی دشمنی اور مخالفت میں اپنا ہم خیال ہم قصد اور ہم عزم پایا اور اون کے ساتھ مل گئے۔ سبائیت (جس کی بنا یہودیت پر ہے) عیسائیت مجوسیت اور شمنیت کی باہم آمیزش سے ایک معجون مرکب تیار کیا جو باطنیت کے نام سے مشہور ہوا ان باطنیوں نے سادہ لوح اور بے علم مسلمانوں میں سبائیت کے علاوہ اتحاد۔ حلول۔ تناسخ کے عقیدوں کی تبلیغ شروع کی ان کو اباحتی بھی بنانے کی کوشش کی یہ بھی سکھانے کی کوشش کی کہ قرآن پاک

کی آیتوں کے ایک معنی ظاہری ہیں اور ایک معنی باطنی ہیں واجب العمل باطنی معنی ہیں اور الفاظ قرآن کے ظاہری معنی پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی وجہ سے اس فرقہ کو باطنی کا نام دیا گیا۔ ابن مقفع۔ عبدالکریم بن عوجا اور ان جیسے ان کے قبل اور بعد کے لوگ اس فرقہ کے گروہ تھے۔ صوفیوں کی اللہ والی جماعت اس زمانہ میں نہایت احترام اور عقیدت کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اس لئے اکثر باطنی صوفیوں کا لباس اور ان کی وضع اختیار کر لیتے تھے تاکہ لوگوں کو آسانی سے اپنا گرویدہ کر سکیں یہ جعلی صوفی اپنے ان معتقدین کو جن پر انہیں پورا اطمینان ہو جاتا اتحاد حلول اور تناسخ کے عقیدوں کی تعلیم دیتے۔ قرآن پاک کے متعلق وہ کہتے کہ اس کے الفاظ کے ظاہری معانی واجب العمل نہیں ہیں بلکہ اس کے باطنی معانی واجب العمل ہیں اور یہ باطنی معانی صرف امام وقت ہی بتا سکتا ہے یا وہ جس کو امام نے تعلیم دی ہو۔ ان لوگوں نے یہ بھی سکھایا کہ تمام عبادتوں اور ریاضتوں سے غرض حصول معرفت ہے جب معرفت حاصل ہو گئی تو کسی عبادت اور ریاضت کی ضرورت باقی نہیں رہتی نماز، روزہ، حج اور تمام تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اس سے بڑھ کر یہ بھی تعلیم دی کہ جب معرفت حاصل ہو گئی تو کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ شرب خمر زنا وغیرہ عارف کی معرفت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۲۲۔ باطنیوں کی حقیقت سے آخر مسلمان واقف ہو گئے اور ان کے خلاف اس قدر جوش پیدا ہوا کہ جس کے متعلق ثابت ہو جاتا کہ وہ باطنی ہے وہ فوراً قتل کر دیا جاتا دار و گیر کی جب شدت ہوئی اور ممالک اسلامیہ میں ان کا رہنا محال ہو گیا تو ڈھونڈھ کر ان کے کوہستان میں ایک نہایت دشوار گذار مقام کا پتہ لگایا وہاں ایک نہایت مستحکم قلعہ بنایا اس میں باغ لگائے نہایت خوش قطع عالیشان مکانات تعمیر کئے اور ان کو ہر طرح کی زیبائش سے آراستہ کیا۔ نوجوان نہایت خوبصورت عورتوں کو جہاں جہاں

اور جس جس طرح مل سکیں لاکر رکھا اور اس قلعہ کو بہشت کا نمونہ بنایا۔ ان کے امام نے اوس میں سکونت اختیار کی۔ وہاں سے وہ اپنے لوگوں کو جنہیں داعی کہتے تھے ممالک اسلامیہ میں بھیجتا تاکہ جس طرح ہوسکے لوگوں کو باطنیت کی تعلیم دیں۔ باطنیوں نے اپنے مذہب کی تائید میں کتابیں بھی تصنیف کرنی شروع کردی تھیں اس مذہب کی سب سے پہلی کتاب موسوم بہ بیان باطنیوں کے ایک پیشوا غیاث نامی نے سنہ ۴۰۲ھ میں تصنیف کی۔ علمائے اسلام ان کتابوں کی تردید لکھا کرتے تھے یہ بات باطنیوں کو کیسے گوارا ہوسکتی تھی۔ داعی لوگ ابلہ، سادہ لوح، حواس باختہ نوجوانوں کو ڈھونڈھ کر اپنے فریب میں لاتے اور انہیں یہ تعلیم دیتے کہ بہشت کا ملنا صرف امام کی مرضی پر منحصر ہے اور جس کو وہ چاہے زندگی ہی میں بہشت دکھا سکتا ہے اس اعتقاد میں پختہ کرنے کی غرض سے بعض کو حشیش (بھنگ) پلا کر بیہوش کرکے قلعہ کے اندر لے جاتے اور نیم بیہوشی کی حالت میں وہاں کے باغات اور عورتوں کو چند منٹ کے لئے دکھا کر پھر بیہوش کردیتے اور قلعہ سے باہر لے آتے اوسے یقین ہوجاتا کہ اوس نے بہشت دیکھی جب کسی عالم یا وزیر یا گورنر کو یہ لوگ اپنا مخالف سمجھ لیتے ان سادہ لوحوں میں سے ایک کو حکم دیا جاتا کہ جاؤ اور جس طرح ممکن ہو اس کو قتل کردو۔ اگر پاداش میں مارے گئے تمہاری روح بہشت میں داخل کرلی جائیگی اور اگر زندہ بچ آئے تو امام تم کو زندہ ہی بہشت میں داخل کرکے تمہیں زندگی جاوید دینگے اس طرح سینکڑوں بڑے بڑے علما اور بہت سے وزرا قتل کردئے گئے اور تیسری صدی سے ساتویں صدی ہجری کے وسط تک ماوراالنہر ایران اور عراق میں یہ تہلکہ مچا رہا آخرکار ہلاکو خان نے ان کے قلعہ کا جس کا نام الموت رکھا تھا پتہ لگا کر یکایک حملہ کردیا اور سب کو قتل کرکے قلعہ کو توڑ کر فنا کردیا اس وقت اسلامی دنیا ان لوگوں کی شر سے محفوظ ہوئی۔ یہ علاحدہ اکثر صوفیوں کا لباس اختیار کرکے اور صوفی کی صورت بناکر زندیقیت اور الحاد کی اشاعت خفیہ طور پر کیا کرتے تھے اور علما اور وزرا کا قتل بھی وہ عموماً صوفیوں کے بھیس میں کیا کرتے تھے چنانچہ نظام الملک طوسی کو جب باطنی نے

شہید کیا وہ صوفی کے لباس میں تھا اس لئے جب ان کے زندیقانہ اور ملحدانہ عقائد سے مسلمان واقف ہوئے تو اس قدر برہمی پیدا ہوئی کہ بہت لوگ حقیقی صوفیوں سے بھی بدعقیدہ ہو گئے اور ان کو باطنی سمجھنے لگے عوام تو درکنار بعض محققین علما بھی جو صوفی مشرب نہیں تھے یا جس کو صوفیوں کے مشرب اور عقاید سے آگہی نہیں تھی اس خیال میں الجھ گئے ابوریحان بیرونی جیسا محقق اور یگانۂ روزگار شخص کتاب الہند کے باب نجم میں ہندوؤں اور بعض حکمائے یونان کا ایک عقیدہ بیان کر کے کہتا ہے "الی ھذا المعنی ذھب من الصوفیۃ من قال ان الدنیا نفس نائمۃ والاخرۃ نفس یقظانۃ وھم یجیزون حلول الحق فی الامکنۃ کالسماء والعرش والکرسی ومنھم من یجیزہ فی جمیع العالم والحیوان والشجر والجماد ویعبر عن ذلک بالظھور الکلی واذا جاز واذ ذلک فیہ لم یبق للحلول الارواح بالتردد عندھم خطر" حاشا وکلا حلول اور تناسخ کا یہ عقیدہ صوفیوں کا نہیں ہے۔ صوفیوں کے کسی مستند کتاب میں اس کا ذکر تک نہیں ہے یہ عقیدہ خود انہی کا ہے (کتاب الفہرست ابن الندیم) باطنیوں نے بعض کتابیں تصنیف کر کے بعض اکابر صوفیہ کی جانب منسوب کر دی تھیں محقق علامہ نے شاید ایسی کوئی کتاب دیکھی اور انہیں دھوکہ ہوا دنیا اور آخرت کو نفس نائم اور نفس یقظان سے بعض صوفیوں نے تعبیر کیا ہے لیکن اس کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ الناس ینام اذا ماتوا انتبھوا

۲۳۔ باطنیوں کے حلول اور اتحاد اور تناسخ کے عقیدے اور ان کی تعلیم (کہ معرفت کے حاصل ہو چکنے کے بعد عارف سے سب تکلیفات شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں اس کے لئے حرام حلال ہو جاتا ہے کوئی معصیت اس کے لئے معصیت نہیں رہتی

اور اس کے ارتکاب سے اویس کی معرفت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا) کا اثر ہر زمانہ میں موجود رہا ہے اور اب بھی موجود ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں سینکڑوں صوفی لباس اور صوفی صورت ملحد اور زندیق نظر آتے ہیں جنہوں نے نماز روزہ اور تمام اوامر شرعیہ کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور نفسانی تلذذ کے حاصل کرنے میں کسی معصیت سے باک نہیں رکھتے اور جب کوئی اعتراض کرتا ہے تو زندیقیت کے وہی عقیدے بیان کرتے ہیں جن کی تعلیم باطنیوں نے دی تھی اور جو اوپر بیان کئے گئے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا

۲۴۔ رسالہ قشیریہ کے دیباچہ میں حضرت شیخ نے اپنے زمانہ کی جو حالت اور کیفیت بیان کی ہے وہ انہیں کے الفاظ میں اور حضرت مخدوم کی شرح میں پڑھنے کے قابل ہیں۔ میں اس صراحت سے اور ویسے گہرے اثر کرنے والے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ مختصر یہ کہ شیخ نے اپنے زمانہ کی حالت یہ بیان کی ہے کہ ایسے اولیا اور اکابر طریقت جن کے نفوس قدسیہ کی برکت سے لوگوں کے قلوب زندہ ہو جاتے تھے اب باقی نہیں رہے وہ لوگ جو زہد و ورع ریاضت و مجاہدہ اتباع سنت نبوی عشق و محبت الٰہی میں کامل الاستقامت تھے نظروں سے غائب ہیں صوفی جو صحیح معنی میں صوفی ہیں اب بھی خال خال نظر آتے ہیں مگر ان میں وہ بات نہیں جو سابق کے اکابر میں تھی اب تو زیادہ تر ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے اور خود کو صوفی مشہور کر رکھا ہے لیکن ان کے دلوں سے شریعت کی حرمت رخصت ہو چکی ہے ان میں حلال و حرام کی تمیز باقی نہیں رہی ہے نماز روزہ اور دوسرے تمام عبادتوں کا استخفاف و استہزا کرتے ہیں شہوات و نفس پرستی میں مبتلا ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو معرفت کے درجہ کمال پر پہنچکر فنا اور محو ہو چکے ہیں ہمیں عبادات اور بجا آوری احکام شرعیہ سے کیا حاصل اور ہمیں حرام و حلال میں تمیز کرنے اور اس

جھگڑے میں پڑنے کی کیا ضرورت ہمیں نہ ترک امر سے کوئی نقصان اور نہ ارتکاب منا ہی سے کوئی مضرت حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ صوفیوں کے لباس میں ایسے اہل کو دیکھ کر عوام میں سچے اور حقیقی صوفیوں کی جانب سے بدعقیدگی پیدا ہوتی جارہی ہے اس حالت کو دیکھ کر مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایسی کتاب تصنیف کی جائے جس میں صوفیوں کے عقاید صراحت سے لکھے جائیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہوسکے کہ صوفیوں کے عقاید ہر جزوی اور کلی میں سراسر وہی ہیں جن کی تعلیم کتاب وسنت نے دی ہے اور جن پر صحابہ اور خیر القرون کی جماعت قائم رہی اور متقدمین صوفیہ میں سے چند اکابر کے مختصر حالات اور اقوال بیان کئے جائیں تاکہ لوگوں کو (جو واقف نہیں ہیں) معلوم ہوسکے کہ نہ صرف اعتقادات ہی میں وہ کتاب وسنت اور صحابہ کے متبع تھے بلکہ ہر عمل میں بھی وہ ظاہراً و باطناً سراً وجہراً ہر جزوی وکلی میں کتاب وسنت کے لفظ لفظ اور حرف حرف پیرو تھے اور اس کتاب میں یہ بھی دکھایا جائے کہ ان بزرگوں نے اپنی تمام عمریں کس قدر سخت ریاضت اور مجاہدہ میں بسر کیں اور باوجودیکہ مستجمع کمالات ظاہری وباطنی تھے اور معرفت اور تقرب الٰہی میں انتہائے کمال کو پہنچ گئے تھے تمام عمر میں اون سے نہ تو ادنیٰ سے ادنیٰ صغیرہ کا ارتکاب ہوا اور نہ چھوٹی سے چھوٹی سنت کبھی ترک ہوئی۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ اس سے غرض یہ ہے کہ اکابر صوفیہ کے عقاید اور حالات کے معلوم ہونے سے صوفی صورت زندیقوں اور ملحدوں کے قول وفعل سے عوام میں سچے صوفیوں کی جانب جو بدگمانی پیدا ہوگئی ہے وہ دور ہوسکے اور یہ جان کر کہ اگلے بزرگوں نے عبادت الٰہی اور سنت نبوی کی اتباع میں ساری عمر کس قدر سخت ریاضتیں کی ہیں اور کیسی شدید مشقتیں اٹھائی ہیں لوگوں کے دلوں میں جوش وولولہ پیدا ہو اور اس کام کی طرف راغب ہوجائیں۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔

۲۵۔ باطنیوں کا حال میں نے کسی قدر تفصیل سے اوپر اسی غرض سے لکھا کہ معلوم ہو سکے کہ ان کی سیاہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں کی بدولت خود حضرت شیخ کے زمانہ میں مسلمانوں میں اور اسلامی ممالک میں کیا حالت پیدا ہو گئی تھی۔ رسالہ قشیریہ انہوں نے ۴۳۷ھ میں لکھا۔ آپ دیکھئے کہ اس وقت کی حالت انہوں نے کس قدر سوز دل سے کس قدر درد انگیز الفاظ میں بیان کی ہے۔ حضرت مخدوم نے اس کتاب کی شرح تین سو ستر سال بعد ۸۰۷ھ میں لکھی فرماتے ہیں "اکنوں عزیز من یکے اندیشہ کن کہ مرا با خود ہمیں اندیشہ است شیخ قدس اللہ روحہ خود تاریخ بیان کرد کہ از تاریخ ہجرت چہار صد و سی و ہفت گذشتہ بود میان آن قوم این فترہ زاد کہ در ہر یک لفظ شیخ تامل کن ہمیں کہ چہ حد بلا زادہ است مسکین محمد حسینی سلمہ اللہ تعالیٰ کہ امروز تاریخ ہجرت ہشت صد و ہفت شد نماند نشانے ازیں قوم آن مردماں ہم نماند" اس کے بعد فرماتے ہیں "اکنوں ایں بیچارہ چہ گوید اما در خیال خود بوہمے و گمانے چیزے کہ مرا در ایں کار محقق است می نویسم خود برائے کہ می نویسم اما چہ کنم ہمت حمیت بریں می آرد آنچہ حقیقت کار است بروں می باید داد تا محل کہ از جملہ کوراں یکے را خدا چشم دہد از جملہ کراں کسے را گوشے بخشد"۔ اب یہ سال جس میں یہ شرح چھپ رہی ہے ۱۳۶۱ھ ہے اور اس کی تالیف کے وقت سے پانسو چون ۵۵۴ سال گذر چکے ہیں ہم اس زمانہ کو کیا کہیں کچھ کہنے کے لئے الفاظ بھی تو نہیں ملتے۔ اللھم ارحمنا وانت ارحم الراحمین، واغفر لنا وانت خیر الغافرین

۲۶۔ رسالہ قشیریہ کے دو نسخے میرے پاس ہیں ایک ۱۳۱۸ھ کا مصر کا چھپا ہوا اور دوسرا قلمی جو شوال ۷۲۵ھ میں لکھا گیا تھا۔ اس کو قاضی اسمٰعیل بن

محمد نے قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد الغنانی سے پڑھا تھا اور سندی منتہی کتاب کے آخر میں انہوں نے اپنے قلم سے سند لکھدی ہے اور امام ابوالقاسم قشیری تک چھ واسطے لکھے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اوسی زمانہ میں پڑھا گیا جس وقت لکھا گیا تھا کتابت نہایت صحیح ہے اور جہاں جہاں کہ فروگذاست ہوگئی تھی قاضی اسمعیل بن محمد نے اپنے قلم سے (غالباً اثنائے قرارت میں) تصحیح کردی ہے ان وجوہ سے یہ نسخہ بلحاظ صحت کامل اعتبار کے قابل ہے مطبوعہ نسخہ میں اس قلمی نسخہ سے جا بجا اختلاف ہے کہیں زیادہ کہیں کم ہے اور کہیں الفاظ و عبارت مختلف ہے لیکن حضرت مخدوم کے شرح میں متن کی عبارت اس قلمی نسخہ سے زیادہ تر مطابق ہے۔ شرح رسالہ قشیریہ کا ایک قلمی نسخہ شعبان ۸۷۰ھ کا لکھا ہوا میرے پاس ہے اور ایک نسخہ محرم ۹۷۱ھ کا لکھا ہوا کتب خانہ آصفیہ میں ہے جب ایک کا دوسرے سے مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کتب خانہ کا نسخہ اسی دوسرے نسخہ کی نقل ہے نہ صرف یہ کہ جو غلطیاں قدیم نسخہ میں ہیں اس میں بھی ہیں بلکہ قدیم نسخہ میں کاتب نے جہاں جہاں الفاظ یا عبارت نہ لکھ کر جگہ خالی چھوڑ دی ہے یا جہاں جہاں کیڑے نے کھالیا ہے کتب خانہ کے نسخہ میں بھی ایسی ہر جگہ الفاظ اور عبارتیں چھوٹی ہوئی ہیں یہ نسخہ حامل المتین ہے لیکن خدا ان کاتبوں پر رحم فرمادے اس کتاب کے کاتب نے متن کی عبارتوں اور الفاظ کو جا بجا چھوڑ کر اور نیز غلط لکھ کر بالکل مسخ کردیا ہے۔ اگر میرے پاس رسالہ قشیریہ کا قدیم اور نہایت صحیح قلمی نسخہ نہ ہوتا تو متن کی تصحیح نہ ہوسکتی اور یہ کتاب چھپنے کے قابل نہ ہوسکتی۔ مطبوعہ رسالہ قشیریہ چونکہ جا بجا غلط اور فروگذاشتوں اور الحاقات کے ساتھ چھپا ہے اس لئے اس سے کما حقہ تصحیح ممکن نہیں تھی اس امر کا اطمینان ہے کہ متن کی کامل طور پر تصحیح کرلی گئی۔ اب رہی شرح تو اس کا صرف یہی ایک نسخہ ہے جو میرے پاس ہے کتاب خانہ آصفیہ کا نسخہ اس

کی نقل ہے اور کسی دوسرے نسخہ کا کہیں پتہ نہیں چلا اس لئے حتی المقدور الفاظ میں جو کھلی کھلی غلطیاں تھیں ان کی تصحیح کرلی گئی لیکن جہاں تصحیح نہ ہو سکی وہاں استفہام کی علامت (؟) لکھدی گئی اور جہاں جہاں اس کتابت کے کاتب نے الفاظ یا عبارت چھوڑ دی تھی یا جہاں جہاں کیڑے نے کھا لیا تھا وہاں طباعت میں جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے کاتب نے بعض جگہ متن کا فقرہ کا فقرہ اور اس کی شرح چھوڑ دی ہے۔ رسالہ قشیریہ کے قلمی اور مطبوعہ نسخہ کے باہم مقابلہ سے متن کی عبارت میں نے فوٹ نوٹ میں لکھدی ہے لیکن شرح کی عبارت میں کہاں سے لاتا وہ نہیں لکھ سکا۔

۲۷۔ شرح رسالہ قشیریہ کا قلمی ۸۵۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ جس سے طباعت کی گئی ہے پورے رسالہ قشیریہ کی شرح نہیں ہے بلکہ صرف باب التوکل تک یعنی کتاب کے نصف سے بھی کم کی شرح ہے اس شرح کے کاتب نے باب التوکل کے شرح کے ختم پر کتاب ختم کردی ہے اور مطلق کچھ صراحت نہیں کی ہے کہ آیا اس کے بعد شرح کا کوئی دوسرا حصہ بھی تھا۔ چونکہ شرح کا یہی ایک نسخہ موجود ہے اور کسی دوسرے نسخہ کا پتہ نہیں ملا اس لئے کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت مخدوم نے یہاں تک لکھ کر کسی وجہ سے باقی کی شرح نہیں لکھی یا بقیہ کو دوسری جلد میں لکھا جس کا اب پتہ نہیں ہے محمد علی ساباتی (حضرت مخدوم کے سوانح نگار) نے سیر محمدی میں جہاں ان کے تصانیف کی تفصیل دی ہے اس شرح کے متعلق صرف اسی قدر لکھا ہے "ترجمہ رسالہ قشیری و آن کتابے بر اسہ است" اس کتاب کا دیباچہ حضرت مخدوم نے خود انہیں لکھا بلکہ کتاب کو لکھ کر اپنے ایک مرید کو حوالہ کیا اور حکم دیا کہ دیباچہ لکھو اس حکم کی تعمیل میں انہوں نے دیباچہ لکھا لیکن کہیں اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔

۲۸۔ اس شرح میں حضرت مخدوم نے اختصار کو بہت زیادہ ملحوظ رکھا ہے اور اس کو خود ہی جابجا فرمایا بھی ہے ایک جگہ ص (۵۰۳) سطر (۱۲) میں فرمایا ہے "بسیار

گفتن رسم مانیست" یہ شرح نہایت محققانہ اور مجتہدانہ لکھی گئی ہے۔ ابوالقاسم قشیری سے حضرت مخدوم نے متعدد جگہ اختلاف کیا ہے اور جہاں اختلاف کیا ہے نہایت بے رو و رعایت اور نہایت وضاحت سے لکھا ہے لیکن یہ بات خاص طور پر ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ ہر جگہ ادب کو شدت سے ملحوظ رکھا ہے اور ایک لفظ کہیں ایسا نہیں لکھا ہے جو ادب کے درجہ سے گرا ہوا ہو۔ اس کتاب سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن دو سبق خاص طور پر حاصل ہوتے ہیں ایک یہ کہ معانی کی وضاحت کو قائم رکھ کر مختصر نویسی کس طرح کی جا سکتی ہے دوسرے یہ کہ بزرگوں سے اختلاف کرتے وقت بھی ادب کامل طور پر کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے پیشتر حضرت مخدوم کی کتابیں سپید چکنے کاغذ پر چھپیں لیکن اس کتاب کی طباعت شروع کرتے وقت تمام ہندوستان میں تلاش کرنے کے باوجود ویسا کاغذ نہ مل سکا جو بہترین کاغذ ملا اس پر کتاب چھاپی گئی۔

۲۹۔ یہ کتاب بھی روضتین گلبرگہ شریف کی جانب سے طبع اور شایع کی گئی ہے حضرت مخدوم قدس سرہ کی تصانیف کی طباعت کا سلسلہ ہمارے مکرم دوست نواب غوث یار جنگ بہادر بالقابہم نے اپنے زمانہ صوبہ داری گلبرگہ میں شروع کرایا اور چند کتابیں طبع ہوئیں۔ گذشتہ سال اون کا تبادلہ ہو گیا اور ہمارے محترم دوست نواب محمد امیر علی خاں بہادر سی۔ سی۔ ایس دام اقبالہم گلبرگہ شریف کے صوبہ داری پر فائز ہوئے اور انہوں نے یہ سلسلہ قایم رکھا اور یہ کتاب شرح رسالہ قشیریہ اون کی توجہ اور حسن انتظام سے شایع ہو رہی ہے۔ میرے نہایت مخلص دوست مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی و دینیات گلبرگہ شریف اور کتب خانہ روضتین کے اعزازی مہتمم ہیں ان کو حضرت مخدوم کی ذات پاک کے ساتھ نہایت شغف ہے اور ان کی تصانیف کے طبع اور شایع کئے جانے

میں بے حد دلچسپی لیتے ہیں بحیثیت مہتمم کتب خانہ رضویہ انہوں نے (مثل سابق کی طبع شدہ کتابوں کے) اس کتاب کے طبع کئے جانے میں بھی بہت دلچسپی لی اور میری بہت مدد کی۔ میرے مخلص دوست سید جلال ید اللہی صاحب کا بھی میں بہت مشکور ہوں۔ ان کو حضرت مخدوم کی ذات پاک اور ان کی تصانیف کے ساتھ بہت عقیدت ہے اور اس شرح اور اس کے قبل کی طبع شدہ کتابوں کی کاپیوں اور پروفوں کے مقابلہ اور تصحیح میں ابتدا سے اب تک نہایت دلچسپی سے مجھے مدد دیتے آرہے ہیں جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

۳۰۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو حضرت مخدوم کی کتابوں سے ہدایت اور نفع بخشے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار
سید عطا حسین

سنگم پلی حیدرآباد دکن
۱۹ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

غلط نامہ کتاب شرح رسالۂ قشیریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	ص	کل	۷	۱۳	بنول	بنوال
۸	۲۰	وبی	ربی	۹۲	۲۱	وارد	داود
۳۲۵	۷	تثبت	تنبت	۴۷۵	۲۱	رابے	رباطے
۶۵۵	۱۴	کہ وباخود	کہ اوباخود				

تمت

شرح رسالهٔ قشیریه

از تصنیفات

حضرت قدوة الواصلین امام الکاملین شمس العارفین مصباح المتقربین سید السادات

ولی الاکبر الصادق صدر الدین ابوالفتح

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجه بنده نواز چشتی

قدس الله سره العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب انعمت فزد

الحمد للہ الاحد لکل احد منہ الابتداء والیہ التاویل الصمد لیس لاحد الیہ سبیل جمیل کل جمیل من جمالہ جمیل ظہر بالجمال فہو الجمیل واحتجب بالجلال فہو الجلیل فہو الان کما کان بلا تحویل لہ الشہود بکل الوجود لہ الشان الاعلی ذو العز والتبجیل کل یوم ہو فی شان لا یشغلہ شان عن شان عسیر ویسیر کثیر وقلیل لہ المثل الاعلی لا یحوم حولہ قال وقیل ہو المدبر لا دابر ہو المجیل لا جائر ہو المقیل غیر مقیل ہو الملک المتصرف فی ملکہ کیف یشاء ولا یسأل عن المفاعیل فعلہ ازلی لا حادث ولا علیل لہ الوجود المطلق غیر ارادۃ وتخییل لیس لہ جنس ولا نوع ولا صنف ولا قبیل لیس لہ ضد ولا ند ولا شبہ ومثیل ہو ہو لا ہو الا ہو حمد اشتقاق وتاویل لا یعینہ عین کحیل لا یغنیہ غین ظلیل لا یصل الیہ الا شارۃ ولا یعبرہ العبارۃ الوجیز والطویل لا یخبر عنہ عین الوہم ولا یسمع منہ اذن الفہم فہو الوراء عما یدخل فی حس ودلیل فلسان الواصفین عن احصاء صفات کلیل لا یلحقہ الافکار ولا یرہقہ الابصار ولا یحصلہ

الاوهام ولا يمثّله الافهام ولا يخيله تخييل حكمه على علمه رحمته على حلمه قدرته
على جلاله وفطرته على كماله دليل لا يعجزه طلب ولا يعوزه خَلَبٌ ولا يستر
عنه الخفي ولا ينتصر منه القوي المليل هو العالي عن الصفات ربّه بها دون
من سواه فاشاروا من مواجيدهم الى مقاصد الرجال وبلّغوا منتهى
كمالات اهل الكمال والله عليهم بمصالح مقامات العباد ينسل طريق
الرشاد لو لم مُبْعَث فيهم للارشاد مثل مرشد موحد محقق ذائق
مدقق عالم فائق امام صادق شيخ حاذق جالس اهل كل محجة فحجتهم بما كان لهم من المحجة
فلم يقم الا قعد في قلوبهم حقية الاسلام والايمان واوقع الخلل والخطل في كل الاديان
فمنهم راجع الى الله الحنان ومنهم قانع بالخسران والحرمان لا زال الحاسد المقهور
قصد اطفاء هذا النور فسلط الله عليهم الهلاك والثبور محرقة نار جسده
الاحشاء والصدور ويابى الله الا ان يتم هذا النور فيتنور به منابر
الاسلام ويظهر شعايره كل الظهور وهو من الله في ضائع بلا انقطاع وودائع
بلا ارتجاع وليّه لا زال في ظلال النعم وحسوده في عقال النقم حبيبه
بدولته منصور وبغيضه بصولته مقهور يدوم سعيدا مسعودا
وحميدا مودودا والنعم دارة عليه والقسم قارة لديه والنعمى عليه
موقوفة والحسنى اليه معروفة بالحبور تفاوتت
اوقاته وبالسرور تضمنت ساعت حبيبه مغتبط مرتاج عدوه منحصر
ممتاج وجليس احبابه الفرح والطرب انيس اعدائه النزح والتعب والايام
له مطابقة مهوية والاقسام له موافقة مرضية على الايادي عال وعن
الاعدى خال لا نال عود وجوده ناصرا وجوده للناس عامرا في رعاية
من الله وافية ووقاية منه كافية وبما اولى مسرورا وبما اولى محبورا شرفه

موطل خلفہ بمحمد سلطانہ لمن صاد: قاھر احسانہ لمن زاد، سائر رحمتہ
علی النّاس عامۃ ونعمتہ للخلق شاملۃ محفوظ فیما یبتغیہ مصئون عما یحتویہ
عظمتہ لازبۃ وحرمتہ واجبۃ جری التقدیر فی احبابہ بالزیادۃ وفی اعدائہ
بالابادۃ اسبغت علیہ النعماء وافرغت لدیہ الالاء مھمتہ مکفی ملمہ موفی
مابرج معارتہ توصل لواحقھا بسوابقھا ویردف زوادفھا بسوالفھا قائدۃ
الکرامۃ زائدۃ السلامۃ ھذا ومدائحہ اکثر من یحصیہ تقریر یحصرہ تحریر یعدلہ
فضائل الی یوم القیمۃ لاذب وتذکار شمائل لابد واجب وورد اسمہ دواء لکل
داء وامان علی کل بلاء ومن ارادہ فلیجرب یجد من نفسہ ما نحن الیہ نجرب۔

اما بعد آں سراج دین احمدی آں چراغ ملت محمدی آں نور دو چشم
مصطفی آں پرکالہ جگر فاطمہ زہرا ریحان علی مرتضی راحت جان حسن رضا جگر گوشہ
حسین شہید کربلا آں سرور مقتدایان دین وآں قاید غر محجلین آں دریای معرفت
وآں خلاصہ کان نبوت آں مظہر اسرار دین وآں مبین حقایق یقین آں نہنگ دریلے
حقیقت آں سپہ سالار سلطان شریعت آں برہان ملت احمدی آں سلطان ملک
سرمدی آں جامع شریعت وطریقت ببیان آں مبین اسرار حقیقت بعیان آں
دستگیر درماندگان وآں امید واماندگان وآں چارہ بیچارگان وآں کارساز آوارگان
وآں مرہم ریش مجروحان وآں داروے درد دردمندان آں پادشاہ درگاہ وصلتی
وسریر معرفت بدو آراستہ وتاج ولایت بدو پیراستہ ولایت تحقیق بدو مسلم
امارت تقریب بدو وکرم شیخ اہل سنت قامع اہل بدعت آں نتیجہ نور احمد آں میوہ
دل محمد آں عابد قنطرہ مجاز سید السادات **محمد گیسو دراز** ابقاہ اللہ متمکنا
علی عینی وراسی ورئوس الاناسی ما دامت الشمس طالعۃ والطلع
طالعۃ والارض نابتہ والجبال ثابتۃ والنجم مظہرۃ والنجم مزہرۃ

چوں شرح فارسی رسالہ امام ہمام زاہد عابد ورع بارع عالم عامل فاضل کامل
استاد اساتذہ دہر خویش معلم علماء عصر خویش مالک الملک تفرید سلطان
ولایت تجرید عارف برجادۂ شریعت مستقیم موحد بر سجادۂ طریقت مستدیم شیخ
عالم مقتدائے بنی آدم صاحب کشف و تجلی واصل مقام تخلی و تحلی عالم علوم ربانی
کاشف حقائق قرآنی از تکلف و ریا بری **ابوالقاسم هوازن**
قشیری لازال نفائس رحمة الرب علی روضة الشریفة محصوۃ
وعرائس لطفه عند روحه اللطیفة محضورۂ رسالۂ کہ میان طالب و مطلوب
رسالتے ست و میان عاشق و معشوق سفارتے مجمع اسرار حقانی مخزن
خزائن ربانی براۂ ساحت اہل اللہ از عقیدہ اہل ضلال و زاہت شان ارباب
صفوۃ از اباطیل اہل فساد و خیال کہ مردم نادان و مبتلا بلاء حرمان از غایت جہالت
و غلبۂ حماقت بر ایشان گمانے فاسد بردہ و وہمے باطل باخود مستقیم کردہ گرد الحاد
بر دامن پاک ایشاں نشاندہ و غبار زندقہ بداں جانب عالی افشاندہ این مصیبت
ازاں زاد و این بلا ازاں افتاد کہ گروہے از متشبہان و طائفہ از متترسان از عبد الدنیا
والدرہم و از عبد البطون و اللہازم و از عبد الشیاطین و الابالسہ و از عبد الخمیصة
والطیالسہ لباس این قوم کردہ خود را بدیں طائفہ نسبت بردہ ہمہ را بر حرف ہوا
مصروف و تہمت را بر اصابت رشتی موقوف رباعی

پوشیدہ مرقعہ ازیں خامے چند بربستہ بطامات الف لامے چند
نارفتہ رہ صدق و صفا گامے چند بدنام کنندۂ نکو نامے چند

سخنانے کہ از مستان شراب وحدت در بعضے غلبات وقت از ایشاں
بنیابت صادر شد و بحقیقت از ایشاں ظاہر نشد آں را شنیدند و نوشتند کہ گوش دل
کر بود و دیدند کہ چشم دل از معنی آں کور بود بر وفق مراد خود بچیزے پرداختہ

وآں کلمات را بجہل خود برآں حجت ساختہ و دین را بفروعہ و اصولہ بعقائد فاسدہ و ظنون کاسدہ بباختہ عمل ایشاں تباہ دل ایشاں سیاہ بر زعم ایشاں بے رہی ایشاں راہ و بفہم ایشاں طاعت گناہ گوگرد بکار بردہ ریشے سپید دل سیاہ کردہ بیت

کاین نیست سرکردہ چو آسیا گرداں کانیست نشانِ نیک مرداں

صفت ایشاں در دنیا این ست کہ الدنیا مرا درہا بگذار بود بردارہا جز کذب و فسوس دیگر ہر ہنر نہ و جز تزویر و حرکت مایہ ذکر نہ از حکایت ایشاں بگذر نشنیدہ کہ مصراع

ہر چہ پرسی از زمستان سرد و تر باشد

اما چوں بشوم قدم ایشاں راہ طریقت مدروس شد و اعلام طریقت مطموس شیخ اہل سنت و قامع اہل بدعت را حمیت دین نگذاشت فرضے لازب و امرے واجب دید کہ بحجت و درایت و بنقل و بروایت گرد الحاد را از دامن شاں برباد ہوا بپراند و ھباءً منثورا گرداند و آں غبار بر روے چوں بوم ایشاں شاند و اں گرد را بروزگار نابکار ایشاں افشاند لطیف معاملۂ ایشاں را بحجج یقینی بیان کرد و عزیز مقامات ایشاں را پیش اہل انصاف عیاں کرد اکثر الفاظ مصطلح را معنی گفت و بسے درّ ثمیں را میان آں سلک سفت ازاں طائفہ مخاذیل بیزاری جست و آں زمرہ مجاہیل را بجماعت مردوداں باز بست تمیز حال صادق را نشانے کرد و مداخل نفس و شیطاں را بیانے کرد شرحے لفظ او مضبوط و مبسوط مونس اخیار مانوس ابرار در و آداب طریقت بسیار و اسرار حقیقت بی شمار جواہر طریقت را در آداب داد و آفتاب شریعت را تاب داد در ہر نقطہ بجملہ اشارتے و ہر جملہ از سرے و عبارتے و در ہر کلمہ بسرے اشارتے و بدر ماندہ بشارتے معانی دلالت او

عبارت نہ فحوی اشارت اورا اشارت نہ مواجید عارفاں واصل را نشانے و شرائط
مبتدیاں طالب را بیانے کامل با براز محاسن کتاب شیخ وضامن باظہار خفایا در ضمن
خطاب شیخ اقوال مشائخ کہ قریب بمتشابہ باشند چناں بیان کردکہ در روز قیامت
متشابہ باشند ولایت بیان اسرار ربانی بدو مخصوص است وجمل اسرار حقانی بیان او
کالنظاہر المحسوس است مبیّنے چوں آنحضرت عالی رمتاخران چشمے ندید و مقرر ے
مثل آں درگاہ متعالی در متقدمان گوشے نشنید رتبہ بیان اسرار بدو آراستہ
درجت کشف خفایا بدو پیراستہ تمام کرد واز بہر امتساخ بکاتب سپرد بدیں بندہ کہ
کمترین بندگان است وشرمندہ کہ شرمندہ ترین شرمندگانست و ابترین متعلمان
وکمترین مسترشداں است امید آں میدارد کہ در زمرہ سگاں درگاہ خویش شمارد
بلطیف لطفہ ونعم انعامہ وبعطوف عطفہ وکریم اکرامہ العبد الذلیل یستعطف والرب
الجلیل یعطف فرمود و درضمن آں قوتے قوی بخشود کہ دیباچہ بہر ایں شرح من بساز
بالفاظ فصیح ومعانی غریب انموذج پرداز اگرچہ حمل ایں بارگراں در خور ہمچو من ضعیف
نبود واطاعت آں فرمان از طاقت ہمچو من نحیف بیروں بود دست سوال بنوال ایں
منال بداں جناب آسماں جاہ بردم ودرخواست برائے دریافت ایں عزیز حال
ازاں درگاہ عالم پناہ کردم بزبان آمر نہ مامور وبقدرت قادر نہ مقدور بقلم او نہ بقلم
خود بحکم او نہ بحکم خود بدید او نہ بدید خود بجہد او نہ بجہد خود در مامور بہ بصرف جہد وبذل
جہد شروعے افتاد وہو الموفق للصواب والسداد چند سطرے نبشتم وچند نقشے نگاشتم
رجا واثق آنکہ بعز قبول موصول گردد و درضمن آں امید وصول بمامول شود کہ
نظرۃ منک یکفنی حق سبحانہ تعالیٰ آں سایۂ عرش خود را بر فرش وجود ما مستدیم
ومستقیم دارد وآفتاب عالم حقیقت را زوالے نگمارد در روشنی آں صبح دین بظلم شام
مبدل مباد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ نظم

می خواہم از خدا من دایم برای پیر عمرے دراز و گردش دوراں برای پیر
از بہر خود حیاتے در زیر پاے پیر تا آں زماں کہ باشد با من رضاے پیر
تا آں دمے کہ مرگ نہد مہر بر دہان یک لحظۂ نمانم من از دعاے پیر

بدآں اسعدک اللہ تعالیٰ کہ در اصطلاح قوم ملک گویند و ملکوت و جبروت و لاہوت ملک ایں شاہد و حاضر وجوداتے کہ ہست و ایں را ناسوت ہم گویند و ملکوت است ملکوت خلاصۂ ایں ملک است کہ قوام ایں ملک بدوست چنانچہ قوام قالب بروح است گفتہ اند ملکوت کل شی باطنہ و جبروت است جبروت کہ ملک و ملکوت و لاہوت درو بجمع است یعنی ہر سہ را یکجا اعتبار کنی اورا جبروت نامی لاہوت خلاصۂ ملک و ملکوت و جبروت است و قوام ہر سہ بدو است مثال جبروت چنانچہ جوز خلاصۂ او دُہن است آں بہ لاہوت ماند و آں دُہن کہ بادی پیوست آں بملکوت ماند و پوستے کہ بالاء اوست ایں بملک ماند ہر چہار ابیک جا اعتبار کنی جبروت خوانی شیخ قدس اللہ روحہ فرمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولہ الحمد للہ الذی تفرد بجلال ملکوتہ یعنی او جداگانہ تنہاست بہ بزرگی ملکوت خود و بعزت و عظمت ملکوت خود دریں محل جلال گفت او تعالیٰ عبارت از احتجاب اوست بدانچہ او از وجودات محتجب است و ملکوت باطن و سر نہانی است مناسب او جلال است شیخ فرمود لجلال ملکوتہ ضمیر آورد ملکوت را نسبت بخویش کرد ہر چیزے باطنے دارد ظاہر او باطن اوست و باطن او ظاہر اوست لیکن او ظاہری نماید و خود باطن آں ظاہر باشد پس اضافت بملکوتی کردن لابدی و ضروری بود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود انی رایت ربی فی احسن صورۃ احسن صورۃ ظاہر او بود و تجلی کہ او خود بر آں صورت کردہ آں باطن او بود اضافت

ملکوتہ اختصاصے درستے باشد فہم کن کہ چہ می گویم و اینجا کلمہ تفرّد گفت تفرید است وتوحید است تفرید اخص از توحید باشد اگر در بیان ایں می کوشم سخن دراز می شود قولہ وتوحد بجمال جبروتہ سخن از جبروت گفتم جمال نسبت بہ جبروت دارد زیرا چہ گفتہ ام کہ جبروت عبارت از جمع است وظہور جمال بے ظہور صورتے ظاہری نباشد صورتِ ظاہری را پردہ سازد ورا آن جمالِ غیب را نماید ہر آئینہ جمال جبروت گوید یا گویم جبروت جمع است دراں جمع صورت پردازد دراں صورت عکس جمال انوار خود اندازد جمال جبروت گفتن مناسب آید لاہوت است گفتہ ام قوام ہمہ بدوست او شامل محیط داخل خارج جزوے بجزوے ذرّہ بذرّہ از وعاری وخالی نہ وا وازیں ہمہ بیروں چنیں گوئی نہ درون ونہ برون نہ متصل ونہ منفصل ونہ در ورا ونہ در فضا وایں گماں نرود ملک فرو ملکوت بالا وجبروت بالاتر او واگر محققے گفتہ باشد اعتبارے کردہ است مثال او بحرِ قُلزم کہ در بحر خضم افتادہ بود دروں آں خرقہ بروں او ہمہ بحر است وتمام اجزاء او بحر را تشریب کردہ است اگر گوئی خرقہ متصل بحر است باعتبارے درست آید واگر ایں ورود داخل او دریں داخل ہم اعتبارے دارد واگر گوئی ہر یکے از دیگرے منفصل است ہم شاید ملک وملکوت وجبروت را بالاہوت ہمیں نسبت دہ قولہ وتعزز بعلوِّ احدیتہ ایں دو معنی احتمال می برد یکے با مصاحبت باشد ملک وملکوت وجبروت ولاہوت مصاحب علو احدیت او انداحدیتے کہ او دارد با وجود ایں ملک وملکوت وجبروت مصاحب دیگانہ است ودوم احتمال دارد باعتبار سبب گوئی بسبب علو احدیتے کہ او راست ایں ملک وایں ملکوت وایں جبروت مزاحم ایں [illegible] جداگانہ نہ وجودات ایں ہمہ بیگانگی او باز می گردد قولہ وتقدس بسمو صمدیتہ شیخ قدس اللہ سرہ العزیز از بیان احدیت تنزل بہ توحید کرد چنانچہ رسم ایں قوم است گاہے باشد از اعلیٰ بادنیٰ آیند وگاہے از ادنیٰ باعلیٰ روند چنانچہ

در ماثور است یا نور ایں ندا آمد حرف است از و تنزل کرد یا نور النور یا منور النور
یا نور السموات والارض از و تنزل کرد بتوحید آمد و در ماثور ذکر اللّٰھم انی
اعوذ بعفوك من عقابك و اعوذ برضاك من سخطك و اعوذ بك منك
نخست بیان توحید کرد از اں تدرج و ترفع از فعل بصفت رفت گفت اعوذ برضاك
من سخطك آنجا از فعلے بفعلے رفتہ بود اینجا از صفتے بصفتے پس آں گفت اعوذ
بك منك از ذات بذات او تعوذ کرد از توحید بوحدت آمد باز اشارت بتوحید
کرد و ما ابلغ مدحك ہر دو رہ نمود چنانچہ آنجا گفتہ بود نور قلبی بنور
معرفتك تا آنجا فرود آمد از اں چیزے فروتر نباشد **قولہ** تقدس بسمو
صمدیتہ مرتبط ہم بداں آمد کہ تعلو احدیۃ از صمدیۃ رتبتے دیگر نباشد **قولہ** و
تکبر فی ذاتہ عن مضارعۃ کل نظیر یعنی مجموع است نہ مضارعت است نہ نظیر ست اللہ سبحانہ
و تعالیٰ خود ذات بذات باشد نظیر و مضارعۃ چہ باشد بداں اعتبارے کہ گفتیم
قولہ و تنزہ فی صفاتہ عن کل ثناء و قصور نظیر و قصور در عربیۃ مستجمع
است کل ثناء چہ معنی دارد یعنی صفت ثنائی بدو نسبتے برد او بود و باشد و ہست
نہ این است کہ وقتے نبود کہ شد یا گاہے باشد کہ نہ باشد **قولہ** لہ الصفات
المختصہ بحقہ مراد را صفاتے باوے است یعنی اضافی نیست حقیقی است
بعضے محققاں صفات او اضافی گویند شیخ رحمہ اللہ آں را در عبارت خویش
انکار کردہ است کہ اضافی نیست حقیقی است نہ صفات را کہ ایشاں ائمہ خوانند آں صفات
صفاتے است کہ او را اضافی نتواں خواند بہیچ اعتبارے و نزد شیخ رحمہ اللہ
یا ہمہ نہ صفات را کہ اضافی نیست یا ہمہ صفاتے کہ او دارد حقیقی است اضافتی نہ
و اگر گوئی کہ المختصۃ بحقہ ایں تقاضا کند کہ ہماں ائمہ مراد است تو بگو ہر صفتے
کہ ہست بحقیقت مختص بذات اوست اگر دیگرے درمیاں آری آں اعتباری

است قولہ والایات الناطقۃ بانہ غیر مشتبہ بخلقہ ایں آیات دو معنی احتمال دارد یکے آیات کتاب اللہ بریں ناطق است کہ مانند مخلوق نیست دیگر علامات وصفات وجودات وموجودات امکانی نشان آنند کہ او مشبہ بخلق نیست چنانچہ گویند شعر

ففی کل شیٔ لہ آیۃ تدل علی انہ واحد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیز اشارت بریں کرد اصدق کلمۃ قالتہا العرب مصرع

الا کل شی ما خلا اللہ باطل

قولہ منبحانہ من عزیز لاحد ینالہ ولا عد یحتالہ ولا امد یحصرہ ولا احد ینصرہ ولا ولد اشفعہ ولا عدد یجمعہ ولا مکان یمسکہ ولا زمان یدرکہ ولا فہم یقدرہ ولا وہم یصورہ بیانے کہ شیخ رحمہ اللہ در توحید فرمود نتیجۂ او ایں آمد چو او غیر متناہی گفتہ بود اندازۂ نباشد کہ او را برسد قولہ ولا احد یحتالہ و در عدد نیاید کہ او را در احتیال اندازد و در اختیار آرد قولہ ولا امد یحصرہ چوں او غیر متناہی است غایتے نباشد کہ او را محصور گرداند قولہ ولا احد ینصرہ نسبتے بہ توحید ندارد اما صفات و افعال را بجمع میگوید قولہ ولا ولد یشفعہ چوں صمدیت دارد ہر آئنہ او را ولد نبود قولہ ولا عدد یجمعہ او بر یکے و دو و سہ در نیاید تا یکے گوئی کہ از آں چہار ایں یکے است یا از آں دو ایں یکے است قولہ ولا مکان یمسکہ چو فرد حقیقی است تفرد بملکوتہ مکان او چہ نسبت مکان نبود او بود کذلک الآن قولہ ولا فہم یقدرہ ولا وہم یصورہ گفتم ازیں ہمہ از توحید بالا تنزہ کردہ است اینجا بیان آں میکند قولہ تعالی عن ان یقال کیف ہو واین

هو تعالی وسبحان موضع هردو بیک معنی است هرکه متعالی است او منزه است او متعالی ست من قبل گفت بعلوا حدیة کیف وآین مباین احدیت اند اما اگر این کیف وآین را نسبتے بوجود ذات او بری چنانچه در بعض ماثور است سبحان من لا یعلم کیف هو الا هو واین هو الا هو درست باشد این آن کیفیت نیست که در فهم من وتو آید این نیت وکیفیت ازلی وابدی است او خود با خود بود در خود بود این او همان بود او در خود با خود است وکیفیت او وید او خود بود بدان وصفے که او خود را می بیند این کیفیت اوست **قوله** لو اکتسب بصنعته الزین او دفع بفعله النقص والشین یعنی او خود را بفعل خود نیاراسته است ودفع عیبے از خود بفعل خود نکرده است یعنی او بهمه اوصاف کمال موصوف است نه این است که چیزے نبود شد یا چیزے بود رفت نمی توان گفتن این سخن زیادتی است که شیخ قدس الله سره میگوید سخن توحید بالا رفته است شاید این برائے فهم من و تو گفته است وشاید مثل آن در فهم کسے نگذرد **قوله** لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْر ـ او را مثلے تصور کن تصور محال محال نباشد ومثل او را مثلے نه پس او را چونه مثل باشد همه وجودات بیک وجود باز گردند کمثل شیٔ چه معنی دارد گفت وهو السمیع البصیر با صفت سمع وبصر نفی از ان مثل شد یعنی سمعے وبصرے که او دارد نه آن سمع وبصر است که مثل سمع وبصر من وتو بود او می بیند بهمه چشمها او می شنود بهمه گوشها قوت سمع در سامع که داد قوت بصر در باصره که کرد همو تعالی پس جز او سمیع وبصیر نباشد مثل او سمیع وبصیر نبود **قوله** ولا یغلبه حیٌّ وهو الحی القدیر له الحیوة بل انه حیات او وعین ذات او وجمله احیا حی بحیات او پس کدام حی باشد که تصور توان کرد که حیات او بر حیاة او سابق شود حیوان زنده بحیاتے که هست روے داده وحے بخشیده اند در روے روح حیوانی با نفس ناطقه وحیات

ایشاں ہم بحیات او فیض حیات او بحیات ایشاں رسیدہ **قولہ** احمدہ علی
مایولی ویصنع شیخ قدس سرہ العزیز حمدے من قبل گفت کہ اشارت
بعموم حامداں ومحامد باشد خواست تا حمدے مخصوصے از ذات او صادر شود
گفت احمدہ علی مایولی می ستایم او را تعالیٰ بر آں نعمتہائے کہ او ما را داد و ہر کارے کہ
او میکند شیخ رحمہ اللہ دریں عبارت شکر بر سرا و ضرا و بر نعما و بلوا اشارت
کرد کہ بر ہمہ حال شکر او ایں عبارت دلیل بر رضا کند و در صنع او ہمہ شر است
و در صنع او ہم خیر و نعمت ست و ہم محنت **قولہ** واشکرہ علی ما یزوی و یدرار
یدل فع وشکر می گویم بر آنچہ ناشائستہ را دفع کند و آنچہ نباید کہ برسد آنرا
می ہیچد و خیر را بما می رساند **قولہ** واتوکل علیہ واقنع وتوکل بر وی کنم البتہ
خواست کہ اضافت توکل بخود کند کہ امرے مہتم علیہ است معنی توکل نویسیم
اما بے ارزاں توکل خواہد گفت ہما نجا بیانے خواہد کرد اینجا زیادتی است کہ
نویسیم۔ قولہ واقنع قناعت می کنم قناعت دون توکل است با تقدم
و تاخر برائے رعایت سجع کردن یا از اعلیٰ بادنیٰ می آید برائے آنرا نخست قناعت
است بعد ان توکل و ہر دو درست و او واست و او برائے مطلق جمع راست
قولہ وارضی بما یعطی ویمنع وراضی می شوم بدانچہ می دہد و بدانچہ باز می دارد
ایں باشارت بالا گفتہ بود اینجا بعبارت صریح گفت **قولہ** واشہد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ موقن بتوحیدہ مستجیر
بحسن تائیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است ہر خطبہ کہ در و
ذکر شہادت نیست آں خطبہ مرتب نیست کلیہ است شیخ رحمہ اللہ در
رعایت آں کلمہ شہادت گفت گواہی میدہم بر یگانگی الوہیت او تعالیٰ دریں
حال کہ او متوحد است یا من دریں گفتار متوحدم میان درویشاں توحد

مقام اعلیٰ است یعنی من گواہی می دہم دریں حال کہ من با او متوحدم مقام توحد کہ بندہ با حق متوحد شود اویئی او برود و ہویت او باقی ماند ایں توحد بندہ با خدا است قولہ شہادۃ موقن گواہی دادن من گواہی دادنی است کہ شخصے یقین کردہ باشد و بذوق و فہم خویش دانستہ کہ او تعالیٰ بہمہ جہت و نسبت و اعتبارات یکے است قولہ مستجیر حسن تائید و شہادت من شہادت کسے است بہ نیکی استوار کردن او باشد مستجیر آنکہ او خواہد کہ پنہ از حرمان او بوجدانِ او جوید۔

قولہ واشہد ان محمداً عبدہ المصطفیٰ وامینہ المجتبیٰ ورسولہ المبعوث الی کافۃ الوری صلی اللہ علیہ وعلی الہ مصابیح الدجی وعلی اصحابہ مفاتیح الہدی وسلم تسلیما کثیرا محمد از روے لغت اورا گویند کہ ہمہ خصال حمیدہ در و جمع شدہ باشد و اینجا نام رسول اللہ مراد است بریں بیان کہ گفتم محمد از روے لغت چنیں کسے را گویند علی ہذا مصطفیٰ صفت کاشفہ او باشد مصطفیٰ کرا گویند از انکہ خداوند سبحانہ تعالیٰ اورا برائے خود برگزیدہ باشد یعنی اورا باوے کار باشد و ایں را باوے ایں از اں او باشد و او از اں ایں چنانچہ تو انگور پسلی خلاصہ آب او بستانی ایں آب مصطفیٰ باشد از اں انگور جملہ وجودات را پختہ اند با وجود انبیا و اولیا زبدۂ ایشاں محمد را ساختہ اند صفتے دگر نگفت عبدہ المصطفیٰ گفت نہ گفت نبیہ المصطفیٰ زیرا چہ بعضے انبیاء را قوم ایشاں مبالغت کردہ و بداں مبالغت از حد از دین تجاوز کردہ اند و کافر گشتہ چنانچہ عزیر ابن اللہ و عیسیٰ ابن اللہ اشارت بریں کرد کہ از بندہ برگزیدہ اوست و دیگر اشارت بریں کرد بندۂ خاصہ از ان او باشد کہ با او یکے باشد صفت برگزیدگی دراں بندہ بود قولہ وامینہ المجتبیٰ مجتبیٰ و مصطفیٰ یک معنی است امین اوست کہ ہیچ چیزے از نفس او نزادہ و از خود چیزے بہ کسے نرسانیدہ و جز بسوے

او دعوت نکردہ و با امت دعوت کرد قولہ و رسولہ المبعوث الی کافۃ الوری
ہر پیغمبرے بقومے مخصوص مبعوث بود مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بر ہمہ مبعوث
بود و بعثت الی الاحمر و الاسود ہم بریں معنی اشارت کردہ اکثر الوان ہم بدیں دو
باز می گردد و پس بدیں معنی است کہ بر ہمہ مبعوث است قولہ صلی اللہ علیہ
و علی الہ علی را باز گردانید قومے باشند علی را ہرگز ذکر نکنند قومے باشند علی گویند
بدیں والا ہم او آل باشد الی و در درود ے کہ از مصطفیٰ منقول است ہر دو ہست
باثبات علی ہم و بغیر علی ہم قولہ مصابیح الدجی بغیر ہدایت و دانش رہ دین
ہم تاریکی است و اصحابہ مفاتیح الہدیٰ و بر یارانِ او کہ ایشاں کلید ہا و قفلہا
ہدایت اند یعنی ہدایت شے مخصوصے نامے میاں مردم منقوش چنانچہ چیزے
در حجرہ کنند بدارند و قفلے بر اں نہند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و رضوان اللہ علیہم اجمعین بر مثال کلید اند کہ قفل حجرۂ ہدایت بدیشاں کشادہ
است و سلم تسلیما کثیرا بر صلی است خدائے ایشاں سلام گوید سلام گفتنی بسیارے و تمامے

قولہ و ھذا رسالۃ کتبھا الفقیر الی
اللہ سبحانہ ابو القاسم عبد الکریم ابن الھوازن
القشیری الی جماعۃ الصوفیۃ ببلد ان الاسلام فی سنۃ
سبع و ثلاثین و اربعمائۃ ایں جملہ مستانفہ افتاد ایں حمدے و ثنائے کہ
گفت مقابلہ ایں نعمت بود شیخ را بدیں توفیق داد و رسالہ چیزے مکتوبے فرستاد ن
شخصے بشخصے باشد و اکثر مقاصد او دراں مستور باشد و رسالۃ فعالۃ است
و فعالہ برائے اشتمال راست چنانچہ عمامہ قولہ کتبھا الفقیر شیخ خود را نمی
کردہ میگوید نمی گوید کہ من چنیں کردم و میگوید فقیرے اشارت بریں میکند کہ من
نکردہ ام خدائے کردہ است قولہ اما بعد رضی اللہ عنکم فقد

جعل اللہ تعالیٰ ھذہ الطائفۃ صفوۃ اولیآءہ وفضلھم علی الکافۃ من عبادہ بعد رسلہ وانبیائہ صلوات اللہ علیھم اجمعین وجعل قلوبھم معادن اسرارہ واختصھم من بین الائمۃ بطوالع انوارہ شیخ رح سخت عقیدہ می آموزد تا این عقیدہ نباشد کہ ایشاں برگزیدگان خدا اند وازایشاں کسے دربرگزیدگی بشیر نیست از حال و مقال ایشاں نصیبے نگیرد قولہ وفضلھم وایشاں را تفضیل دادہ است ہر جملہ خلائق وتفضیل ایشاں پس تفضیل انبیا ورسل ست تفضیل متحد است اما تقدمے وتاخرے اعتبار دارد ومتاخر ہم بر انجامی رسد کہ متقدم رسیدہ است اما شرف تقدم او دارد ہر آئینہ بعدہ آید قولہ جعل قلوبھم معادن دلیل می گوید چرا ایشاں صفوہ اند زیرا چہ دلہاے ایشاں را معدن اسرار خویش گردانیدہ است معدن کانے را گویند کہ ازوے زر ے ونقرہ وامثالہ مانند اوست بیرون آید قولہ واختصھم از جملہ پیشوایان دین کہ ایشاں مخصوص اند کہ طالع انوار باری تعالیٰ بر ایشاں باشد ودلہاے ایشاں را معدن اسرار گفت یعنی خزانۂ اسرار باری تعالیٰ دلہا ایشانست اگر سرّے طلبند از آنجا طلبند واگر سرّے بیرون آید از آنجا بیرون آید چنانچہ انبیا وائمہ ہر چہ گویند باستدلال گویند بردنظیر گویند بقیاس انی ولمی اثبات کنند ایشاں آنچہ بر ایشاں از حق لائح شود وبنور حق بر ایشاں ظاہر گردد ایشاں آں گویند فعلی ہذا در فہم ایشاں ودر گفتار ایشاں وہم خطاے وخللے نباشد قولہ فھم الغیاث للخلق والدائرون فی عمومھا حوالھم مع الحق بالحق صفاھم من کدورات البشریۃ ورقاھم الی محال المشاھدات بما تجلی لھم من حقایق الاحدیۃ فریاد رسانند مر خلقے را کہ ایشاں طالب دین ووجدان یقین اند قولہ والدائرون

فی عمومہ و در عموم احوال ایشاں دائر با حق بحق اند چنانچہ دریں بیت اشارت میکند ؎

کیف ما دارت الزجاجت درنا یحسبون الجاهلون انا جننا

قولہ صفاهم خداوند سبحانہ و تعالی ایشاں را از بشریت کہ آں معدن شرکت است و مرکز بلاست پاک و صاف کردہ است قولہ ورقاهم الی محال المشاهدات ہر کہ را تصفیہ کردند ہمو را ترقی بمشاشدہ شد طریق صاف کردن شیخ قدس اللہ روحہ بیان خواہد کرد ہماں جا معلوم خواہد شد قولہ بما تجلی بداں تجلیاتے کہ ہر تجلی موجب علمے و ہر تجلی موجب تصفیہ تجلی معنی او بگویم اما شیخ رح خواہد گفت من چہ گویم قولہ ووفقهم للقیام بآداب العبودیة واشهدهم مجاری احکام الربوبیة با ایں ہمہ کہ تجلی کردہ است و تصفیہ کردہ است ایشاں را توفیق دادہ است کہ راسخ و واثق بعبادت باشند قولہ واشهدهم مجاری وایشاں را حاضر کردہ است یعنی مطلع کردہ است بر مجاری احکام ربوبیت ربوبیت با عبودیت مندرج است و عبودیت با ربوبیت مندمج شیخ بہر دو اشارت کردہ است قولہ فقاموا باداء ما علیهم من واجبات التکلیف وتحققوا بما منه سبحانه لهم من التقلیب والتصریف ہمانکہ عبودیت گفتہ بود بسندہ بود اما تصریح میکند کہ قوام بعبودیت اینست و دیگر میان عبودیت و مواجب تکالیف خصوصی و عمومی است عبودیت اطلاع است بر حدوث و فنا و احتیاج ضروری اداے تکلیفات ہمانچہ دانستہ آں چیزے از عبودیت باشد کہ بیان کردم قولہ وتحققوا بما منه و آنچہ خداوند سبحانہ و تعالی ایشاں را بداں میگرداند و کار ایشاں را فرو بالا می کند نادانستہ را دانستہ میکند و دانستہ را نادانستہ سازد شاید منکرے باشد در فہم مردم ناداں و آں چیزے است کہ عین مقصد

ومطلب قوم است ایں چنیں تقلیبے وتصریفے وارد تعالی وتقدس باآنکہ بعضے از محققاں
راکہ ایشاں از تقلیب وتصریف خبرے واوند ایشاں را پرکالہ پرکالہ کردند ودیگر چنانچہ
ایشاں رامی گرداند ایشاں باوے میگروند خفتہ باشد بہر پہلوے کہ گردد باوے
گردد وتتجافی جنوبھم عن المضاجع ہر مضجعہ از مضجعہ دیگر تجافی وارد وجنوب ایشاں
باوے منقلب ومتصرف بیتے کہ بالا نبشتہ ام ودوم مصراع او بایں سخن نسبتے دارد
قولہ ثم رجعوا الی اللہ بصدق الافتقار بایں ہمہ تجلیات بایں ہمہ تحقق
بایں ہمہ تصریف وتقلیب بخدا بازگشتند دریں حال کہ بصدق معلوم کردند ہیچ طورے
احتیاج از خدا خاستنی نیست چنانکہ گفتہ اند العبودیۃ احتیاج ذاتی قولہ ولم
یتکلوا علی ما حصل لھم من الاعمال آں عملہائے کہ ایشاں کردند بران
عمل تکیہ نکردند عقیدہ برمن نکردند عمل موجب قبول حق است وسبب درجات وثوابات
است یا اثرے وارد بذاتہ کہ آں اثر نہادہ کسے نیست عمل کردند ودانستند وعقیدہ
بران داشتند اگر عمل ما را او اثر وہد ایں را اثر باشد ولانہ ناسخ ومنسوخ حکایت ہم ازیں
کردہ است عملے بر قومے میان مسلماناں مستحسن بود وبران ثواب می یافتند آں نسخ
شد وعملے خلاف آں فرمودند نہ آنکہ اثر از اولی دور کردند وآں اثر مردوم را دادند قولہ
اوصافھم من الاحوال علما منھم بانہ یفعل ما یرید ویختار
من یشاء من العبید واحوالے صافی کہ ایشاں را بودہ بران اتکا نکردند قولہ
لا یحکم علیہ خلق ہیچ مخلوقے را نرسد کہ بروحکمے کند یا قابل آں باشد
قولہ ولا یتوجہ علیہ لمخلوق حق ومخلوقے را بر حق تعالی حقے متوجہ نیست
چنانچہ آں ظالم معتزلی می گوید بیچارہ او ہرچہ کرد وکرد وہرچہ خود را دانست دانست
از ولایت حق محروم ماند قولہ ثوابہ ابتداء فضل نعمتے ودرجہ جنتے وزینتے
کہ او تعالی بندہ را بخشد نہ بسبب عبادت او وسبب مشقت ومحنت او بلکہ فضلے محض

و لطفے صرفے است و وہبے خالصے **قولہ** و عذابہ حکم بعدلٍ و آنرا کہ او عذاب کند با ہمہ طاعت ہا کہ بجا آوردہ باشد آں عذاب کردن او بر اں شخصی عدلے راستے باشد حکایت بعضے کہ با ہمہ فضل و درجہ بے ایمان رفتند چنانچہ بلعم باعور مناسب باشد **قولہ** و امرہٗ قضا فصل یعنی امر او قضاے قطعی است و محققی است و فصل است کہ در و شائبۂ ناحقی باشد و مفصول است و مقطوع است کہ البتہ ہمچناں می باید کردن کہ او امر کردہ است و امر کار او آں کار است آں مقضی است کہ قطع یقین است کہ شدنی و بودنی است غیر آں نبود۔

قولہ ثم اعلموا رحمکم اللہ ان المتحققین من ھذہ الطائفۃ انقرض اکثرھم و لم یبق فی زماننا ھذا من الطائفۃ الا اثرھم کما قیل۔ شعر

امّا الخیام فانّھا کخیامھم و اری نساء الحی غیر نسائھا

شیخ قدس اللہ روحہ از عزتِ ایں کار و عظمت ایں طائفہ دریں حکایت متضمن مذمت وصیت قومے بے انصافے کہ ایشاں نا بودہ بر خود بندند و بداں نا بودہ اعمانے نا ستودہ کنند اکنوں عزیز من یکے اندیشہ کن کہ مرا با خود ہمیں اندیشہ است شیخ قدس اللہ روحہ خود تاریخ بیان کرد کہ از تاریخ ہجرت چہار صد و سی ہفت گذشتہ بود میان آں قوم ایں فترہ زاد کہ در ہر یک لفظ شیخ تامل کن ببیں کہ چہ حد بلا زادہ است مسکین **محمد حسینی** سلمہ اللہ تعالی کہ امروز تاریخ ہجرت ہشتصد و ہفت شد نمانذ نشانے ازیں قوم آں مرد ہم نمانذ اکنوں ایں بیچارہ چہ گوید اما در خیال خود بوہمے و گمانے چیزے کہ مرا دریں کار محقق است می نویسم خود برائے کہ مینویسم امّا چہ کنم ہمت حمیت بریں می آرد انچہ حقیقت کار ست بروں می باید دادن تحمل از جملہ کوراں یکے را خدا چشمے دہد از جملہ کراں کسے را گوشے بخشد حکایت عمیان و فیل شنیدہ باشی چنانچہ میان آں کوراں یکے چشم یافت شاید میان ایں کوراں و کراں کسے چشمے یابد برائے تشخیص و تعیین ایں

قوم لیمیز الخبیث من الطیب وتشخص المنافق من الممازق البتہ خواستم کہ کسر نفس ایشاں
شود و صدق ایشاں معلوم شود گفتم کسے را تلقین کنم کہ او نفس خود را چنیں خوار کند
کہ ہیزمے بر سر کند بیارد و جاروبے زند و بذل مالے کند از ملک بروں آرد خود مردمانے
آمدند ایں کار کردند من برائے آں کردم کہ کسر نفس ایشاں شود ایشاں را خود ہمیں
سبب شد برائے تکبر و دروغ گفتن و نابودنیہا بر خود بستن اللھم اللھم اللھم
اجرنا من النار یا مجیر میخواہم کہ بکلی ایں گرد آرم اما باز می دانم مگر کسے باشد کہ از آنہا
بیروں آید امروز وقتے است اگر کسی نام خدا بہ تزویر می ستاند مارا ہماں غنیمت است
اکنوں چند گویم زباں گرد می باید آورد ترجمہ کلمات شیخ قدس اللہ روحہ را متعلق می باید شد
قولہ ثم اعملوا شیخ چو خود شیخ است بر حسب خویش می گوید ثم اعلموا کہ ہمہ
متلمذاں او اند قولہ انقرض اکثرھم در زمانہ او آں بودہ است کہ اکثرے رفتند
از زمانہ ما اگر گویم کل رفتند بحقیقت ہمیں باشد ولکن الفیض غیر منقطع از شئ ای
و از شخص ای خالی نبودہ باشد انقرض انقطع منقرض شدند نماندند قولہ ولم
یبق و ازیں طائفہ در زمانہ ما نماندہ است مگر اثر ایشاں یعنی آنچہ ایشاں کردند حکایت
از آں کار ماند و اعتقاد بر آں کار ماند بعضے را قولہ اما الخیام چنانچہ شاعر می گوید ایں
خیمہا ہماں خیمہا ست چنانچہ بود و آں خوبانے کہ دراں خیام بودند آں نیند قولہ حصلت
الفترۃ فی الطریقۃ در طریقت فترۃ شد سستی افتاد یعنی طالبان نماندند سست
شدند بلکہ نیست نابود شدند از بس قلت کار بریں کشید اگر قلیل را عدیم گوئیم شاید
قولہ لا بل اندرست الطریقۃ بالحقیقت ایں اندراس ہم بداں معنی
کہ گفت قولہ مضی الشیوخ الذی کان بھم اھتداء آں پیراں کہ بسبب
ایشاں ہدایت می یافتند براہ راست می رفتند آں پیراں رفتند شیخ رحمہ اللہ
گفت اندرست الطریقۃ بالحقیقت دو معنی احتمال دارد طریقت بحقیقت

مندرس شدنہ ایں ماندونہ آں ودیگر مردمے خودرا بحقیقت رسیدہ دانستند وآداب طریقہ رابکلی گوشہ نہادندپس آں حقیقت سبب شد برائے اندراس طریقت رابطریقت طلب حقیقت است چوکسے باخودراست گرفت کہ بحقیقت رسیدم ہرآئینہ طریقت گذاشت **قولہ** قل لشبان الذین لھم بسیرتھم وسنتھم اقتداء آں جواناں رفتندکہ بسیرت پیراں اقتدائے کنند ودیگراں طالبان جواناں رفتندکہ ایشاں چہ می کردندتا طالب ومسترشد دیگر اقتدا بداں کنندکہ ایں بایدکرد **قولہ** زال الورع وطوی بساطہ تقویٰ رفت تورع رفت قومے کہ از مشتبہ محزون شوندودرمباح تاملے کنندوالبتہ جہددراں باشدکہ ورک حلال شودآں صفت رفت وطوی بساطہ وبساط ورع نہ پیچیدند **قولہ** واشتد الطمع وقوی رباطہ طمع ضدورع است بمبالغہ چوورع زائل شد ہرآئینہ طمع قوت گرفت وسخت شد وبنیادخانہ طمع وسرائے طمع محکم شد **قولہ** وارتحل عن القلوب حرمت الشریعۃ فعدّ واقلۃ المبالاۃ بالدین اوثق ذریعۃ حرمت الشریعۃ شریعت ازدلہا رحلت کردرفت **قولہ** فعدّ واقلۃ المبالاۃ ودانستند عدم التفات بدیں استوارترین وسیلت است عدّوا بمعنی علموا گفتم زیراچہ آں عد بعد علم است وحاصل عد ہیں علم است عدّوا شمردند شمردن بعد دانستن است **قولہ** ورفضوا التمییز بین الحلال والحرام ورانوا بترک الاحترام طرح الاحتشام آنچنانے بے باک گشتندکہ ترک آوردندکہ میان حلال وحرام فرقے نہند قولہ ورانوا بترک الاحترام ودیں ایں ساختندکہ احترام شریعت راوآنچہ مواجب ایں کاراست واحترام مردان ایں کاررا ترک کردند **قولہ** واستخفوا بآداب العبادات واستہانوا بالصوم والصلوٰۃ آداب عبادات را خوارکردندمثل ترک تعدیل ارکان وامثال ایں کنندوبداں مبالات نکنند

ویا در مسجد در آیند و وضو نباشد این آداب شریعت مردان این را خوار کردند قوله
واستهانوا نماز و روزه را مهان کردند خوار کردند استخفوا واستهانوا هر دو
قریب المعنی اند قوله وارکضوا فی میدان الغفلات وارکنوا الی اتباع
الشهوات وقلت المبالاة بتعاطی المحظورات و در میدان غفلت
جنبیدند و آن عبارت از ولیری و دلاوری است یعنی در مخالفت شریعت و بیرشد
قوله وارکنوا و میل بسوے آرزوہاے نفس کردند قوله وقلة المبالاة و مباشرت
نامشروعات التفاتے نماند قوله والارتفاق بما یاخذونه من السوقة
والنسوان واصحاب السلطان و رفقے گرفتن بر خود آسان کردند فتوح گرفتند
از اہل بازار و از زنان و از امرا و ملوک شیخ رحمہ اللہ این سہ طائفہ را در یک
سلک راند مگر مقرر و مستقر ہر سہ یکے است زیرا چہ اکثر این طائفہ در اتباع و دینداری
ست باشند و فتوح از عورت گرفتن و در رفق با او بودن از سستی و دنائت
نفس است اما اینجا این دشوار باشد اگر رد این چنیں مسکینہ کند بندۂ خدا ست
شاید دوست خدا ہم باشد و شوار شود و این طائفہ اکثرے کم ہمت باشند
و اہل سوق اکثرے مردم اجلاف باشند ہم ایشاں قاصر و عقول ایشاں ناقص
و نفوس ایشاں ناکص اکنوں از اینچنیں ناکساں گرفتن حمیت و مروت نباشد
و اصحاب سلطان مردم اہل نفوس اند خود بینان اند ہر کرا چیزے بدہند دانند کہ
او را پروردیم و برآوردیم حق احیا داریم در باب او و دیگر وجہات ایشاں مغشوش
است سلطان من عند نفسہ در باب یکے مرحمتے کردہ چند ہزارے دادہ واو
از روئے استحقاق تا چہ قدر را لایق باشند و دیگر آنکہ میان ایشاں اہل
عمل باشد یحتمل کہ جز حق او از رہ دیگر ہم چیزے در آید این طائفہ مذمومند و اخذ
فتوح ایشاں و در رفق ایشاں بودن کم ہمتی باشد اکنوں بگوئیم مرد صوفی یا کسے دارد

12821 2

بداں سر بُرد کنند مزدورئے و کسبے دیگر بعضے بقدر ضرورت گدائی ہم کردہ اند
خصوص کہ بعد سہ روز باشد اما آں عارفاں آں شہبازاں خود را دوست دہندہ
و آرندہ را در ہاویۂ فنا ساقط دیدہ اند ایشان آنانند کہ ملک ایشان نماندہ است
و چیزے در ملک ایشان در نیاید و اگر سلطان و اگر اصحاب او یا سوقہ و نسوان فتوح
آورند و خدمتے کنند خدا ہر بندہ را کہ ہست عبادت و بندگی کہ او را دوست دارد
دوستان خدا ہم ہمیں صفت دارند کہ ایشان متحد بصفت او یند و لعمری سخنے نازکے
است شیخ قدس اللہ سرہ کہ نالیدہ ہم از ایشان نالیدہ کہ ایشان از ایشان
نبودہ و خود را از ایشان شمردہ بدیں بے التفاتی و بے باکی خود را داشتہ **قولہ**
ثم لم یرضوا بما تعاطوہ من سوء ھذہ الافعال حتی اشاروا الی اعلی
الحقایق والاحوال وادّعوا انہم تحرّوا عن رق الاغلال وتحققوا
بحقایق الوصال وانّہم قائمون بالحق تجری علیہم احکامہ وھم
محو چو بے التفات شدند ہر آئینہ بدینہا باکے نماند بدیں رضا و خوشی ایں کارہا
کنند و آنرا مقصد و مقصود دانند قولہ حتی اشاروا اما آنکہ اشارت بدیں
اعلی احوال کردند چہ باشد ایں آنچہ ندانند اشارت بدان چونہ کنند ایں را دو
معنی است یعنی ایشان چنین کنند و اشارت بدیں باشد کہ حقایق و معارف
ہمین است دیگر مردے باشند صحبت ایں صوفیاں و بسیار بودن با ایشان
از ایشان کلماتے و حکایتے صادر شود ایں سامعان گماں برند مگر ایں مراد است
مثلاً شیخ قدس اللہ سرہ فرمود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است خداوند
سبحانہ بر اہل بدر بجمال رحمت تجلی کرد و ایشاں را فرمود اعملوا ما شئتم فقد
غفرت لکم ہر چہ خوش آید کنید کہ من شما را آمرزیدم آں سامع ایں گمان برد
کہ ایشان ہر چہ خوش آید کنند خواہ حلال خواہ حرام بیباک شود و خلق را دعوت کند

نعوذ باللہ من شرہ و شر من اتبع بہ و درین رہ تعلیمے و تعلمے ہم نہادہ اند و تعلم ایشان
را جز ایں نیاموزد کہ اباحت و الحاد و نہایت رسیدن و نمایت مرتبہ او باشد قولہ
و ادعوا و ایشان دعوی حریت کردند کہ حر گشتیم یعنے تکلیفے بر ما نماند مطالبات از ما
بکلی ساقط شد قولہ و تحققوا برین گمان کہ ما بحقیقت وصال رسیدیم میان ما بیگانگی
نماند قولہ و انہم قائمون و دعوی کردند کہ ما بخدا قائم بخدا ایم خود نہ ایم بما کارے
می رود و در مظہر ما آنچہ خدا را خوش می آید می کند ما در میان نہ ایم عارف محقق در میان
نیست خداوند سبحانہ در مظہر او ہر چہ خواہد کند و نکند جز حسنات و مبرات زندیق و ملحد
یوتونہ اوبیہ خداوند سبحانہ در مظہر او جز شر را نیافریند قولہ لیس للہ علیہم فیما یؤتونہ
اوبیہ دونہ عتب و لا لوم و انہم کوشفوا بسر الاحدیۃ و اختطفوا
عنہم بالکلیۃ و زالت عنہم احکام البشریۃ و بقوا بعد فنائہم
عنہم بانوار الصمدیۃ القائل عنہم غیرہم اذا نطقوا و النائب
عنہم سواہم فیما تصرفوا بل صرفوا و ایشان این گمان دارند کہ ہر چہ
ما می کنیم فردا بر ما ملامتے و طعنے نیست و ما را نہ ثوابے و نہ عقابے قولہ بانہم کوشفوا
و ایشان از میان رفتہ اند بدیں کہ اسرار احدیت بر ایشان کشف است چوں کشف
احدیت شود چیز در میاں نماند قولہ و اختطفوا و ایشان را از ایشان بکلی بردند
قولہ و زالت عنہم و تکلیفات از ایشان بکلی خاست و بقولہ بعد فنائہم
و ایں دعوی دارند ایشان از خود رفتہ اند و با نوار صمدیت باقی اند قولہ القائل
عنہم ہر چہ ما می گوئیم ما نمی گوئیم دیگرے میگوید قولہ و النائب عنہم و آنچہ ما می کنیم
ما نمی کنیم دیگرے می کند ما نائب کار او ئیم چنانکہ بعضے لعبان لعبتے می سازند و در پائے
و دست و کمر گاہ و در ہر بند کہ او را بسمان می بندند و لعبت می کنند و چنانچہ خوش
می آید ایں لعاب می جنبانند رقص می کنانند دستک می زنانند و خود محتجب و رار

ایشان ست ناداں گماں برد کہ ایشاں خود متحرک اند و عارف داند کہ محرک ایشان دگرے
است قولہ بل صرفوا چنانچہ او میگرداند ہمچناں میگردند قولہ ولما طال الابتلاء
فیما نحن فیہ من الزمان بما لوحت ببعضہ من ھذہ القصۃ وکنت
لا ابسط الی ھذہ الغایۃ لسان الانکار غیرۃً علی ھذہ الطریقۃ ان
یذکر اھلھا بسوء او بجد مخالف لثلبھم مساغا اذ البلوی فی
ھذہ الدیار بالمخالفین فی ھذہ الطریقۃ والمنکرین علیھا شدیدۃ
چوں ابتلا بسیار شد دراز کشید در چیزے کہ ازیں قصہ ہاے تلویح کردم و گفتم و حال
من ایں بود کہ نمی خواستم کہ زبان دراز کنم چیزے بگویم از سبب غیرتے کہ در باب ایں طائفہ
است کہ اہل تصوف را بچیزے بدے ذکر کنم اما تنبیہ کردن ضروری است تا کسے مغرور
نشود قولہ او بجد مخالف ایشاں را مخالفے رہ در آمد یا بد قولہ اذ البلوی زیرا چہ
آں بلائے سختے است کہ مردماں در دیار ما بایں طائفہ بسط لسانے و مذمت میکنند
اگر من ہم کنم ایں بلائے سختے است قولہ ولما کنت اومل من مادۃ ھذہ
الفترۃ ان ینحسم ولعل الحق سبحانہ یجود بلطفہ فی التنبہ لمن
حاد عن السنۃ المثلی فی تضییع آداب ھذہ الطریقۃ چو من از آنہا ہم
کہ امید داریم کہ ایں فترت ازیں طائفہ برود چیزے رشدے و رہ ایں کار پیدا
شود و بقدر وسع و امکان حسم ایں شود یعنی ایں برود قولہ ولعل الحق و شاید
خداوند سبحانہ و تعالی بکرم خویش ببخشد مر کسے را کہ او معرض است از سنتے حسنہ کہ محقق و
معلوم است قولہ ولما ابی الوقت الا استصعابا واکثر اھل العصر بھذہ
الدیار الا تمادیا فیما اعتادوا واعتروا اشفقت علی القلوب ان تحسب ان ھذا الامر
علی ھذہ الجملۃ بنی قواعدہ وعلی ھذا النحو سار سلفہ وقت ایں تقاضا
کرد البتہ ازیں گفتار تعبے باشد و اکثر ایں دیار نیست مگر آنکہ تمادی دارند و غلو دارند

درانکار ایں طائفہ وبداں عارۃ دارند وعزوے دارند قولہ اشفقت علی القلوب
شفقت کردم بر دلہا ولطف ورحمت کردم کہ ایشاں بدانند بنا رقواعد ایں کار برانیست
قولہ وعلی ھذا النحو وکار ایشاں ہم بریں رفتہ است وسلف ایشاں ہم بریں
بودند یعنی شفقت کردم بر ایشاں تا بدانند کہ مذہب سلف چہ بود وایشاں برچہ بودند
قولہ فعلقت ھذہ الرسالۃ الیکم اکرمکم اللہ وذکرت فیھا بعض
سیر شیوخ ھذہ الطائفۃ فی آدابھم واخلاقھم ومعاملاتھم
وعقایدھم وقلوبھم وما اشاروا الیہ من مواجیدھم وکیفیۃ
ترقیھم فی بدایتھم الی نھایتھم پس ایں رسالہ را بشما تعلیق کردم
وذکر بعضی سیر مشایخ کردم واز حقایق ایشاں ومعارف ومواجید ایشاں وکیفیت
بدایت ونہایت ایشاں گفتم قولہ لتکون لمریدی ھذہ الطریقۃ قوۃ ومنکم
لی بتصحیحہ شہادۃ ولی فی نشرھذہ الشکوی سلوۃ ومن اللہ الکریم
فضل ومثوبۃ تا باشد مر طالبان ایں راہ را قوتے وبصارتے قولہ منکم
لی ومرا دریں گفتار شہادتے از کتاب واز حدیث رسول اللہ وسیر مشائخ ہست
یعنی از خود نگفتہ ام از علم وتجربہ گفتہ ام قولہ ولی فی نشر وایں شکوی را من آشکارا کردم
دریں مرا سلوتے وسیلے میشود ودل را آرامے است واز خدای تعالیٰ امید ثوابے ودرجہ
قولہ واستعین باللہ سبحانہ فیما ذکرہ واستکفیہ واستعصمہ من
الخطایا فیہ واستغفرہ واستعینہ وھو بالفضل جدیر وعلی
ما یشاء قدیر تعلق بخدا کردو استعانت واعتصام ازو کرد چنانچہ شرط عبادت
وطریق علما باللہ است ۔

فصل

فی بیان اعتقاد هذه الطایفة فی مسائل الاصول

درین فصل بیان عقاید ایشاں و اصول دین انچہ ایشاں بران ہستند و رفتند و بران بودند آں را بیان خواہد کرد تا معلوم شود کار ایشان بر اصل است و انچہ باید و شاید ایشاں آں دارند شیخ از جہت آں این فصل را مقدم کرد در مقدمی میگوید در معتقدات و مذہب ہر طائفہ بحقہ آں مرد مذہب صوفیاں این میگوید کہ ایشاں میگویند کہ خدا میاں دو ابر وے مرد است لاحول ولا قوۃ الا باللہ خدا از شر این سخن واز کسے کہ معتقد این سخن است و کسے کہ این نبشتہ نگاہ دارد محققاں و عارفاں و پاکبازاں ایشان را این سخن گویند زہے گمرہی و بے رہی و زہے بے دینی

قولہ اعلموا رحمکم اللہ ان شیوخ ہذہ الطایفة بنوا قواعدہم علی اصول صحیحة فی التوحید صانوا عقائدہم عن البدع ودانوا بما وجدوا علیہ السلف واہل السنة من توحید لیس فیہ تمثیل ولا تعطیل ولا تشبیہ وعرفوا ما ہو حق القدم تحققوا بما ہو نعت الموجود عن العدم معلوم و محقق است صوفیان را در میان توحید تعطیلے و تشبیہے نیست سلف ہم بریں رفتند و خلف ہم بریں اعتقاد دارد **قولہ** عرفوا ما ہو آنچہ صفت قوم است آنرا تحققے دارند و آنچہ حادث و ممکن است بشرط آنرا نیز دانستند **قولہ** ولذلک قال سید ہذہ الطریقة ابو القاسم الجنید رحمہ اللہ التوحید ہو افراد القدم من الحدث جنید را کہ سید طائفہ گویند و مرشد القوم نامند او گفت است توحید چیست کہ قدم را از نعت حدث کلاً و جملة جدا گانہ کنند میان واجب الوجود و میان ممکن الوجود

ے این لفظ در ہر نسخہ ہمچنیں نوشتہ شدہ است بظاہر نام یکے از تصانیف حضرت ابو القاسم قشیری است

نقیضے درستے است **قولہ** واحکموا اصول العقاید بواضح الدلایل ولایح الشواھد ومحکم واستوار کردہ اند بدانچہ دلائل برایشاں لائح گشت وبحقیقت مشاہدہ معلوم گشت **قولہ** کما قال ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر الطوسی السراج رحمہ اللہ یحکی عن یوسف بن الحسین قال ابو محمد الجریری من لم یقف علی علم التوحید بشاھد من شواھدہ زلت بہ قدم الغرور فی فھوات من التلف یرید بذلک ان من رکن الی التقلید ولم یتامل دلائل التوحید سقط عن سنن النجاۃ ووقع فی اسر الھلاک ومن تامل الفاظھم وتصفح کلامھم وجد فی مجموع اقاویلھم ومتفرقاتھا ما یثق بتاملہ بان القوم لم یقصروا فی التحقیق عن شاو اولم یعرجوا فی الطلب علی التقصیر ونحن نذکر فی ھذا الفصل جملا من متفرقات کلامھم فیما یتعلق بمسائل الاصول ثم نحرر علی الترتیب بعدھا ما یشتمل علی ما یحتاج الیہ فی الاعتقاد علی وجہ الاختصار ان شاء اللہ عز وجل جریری رحمہ اللہ گفتہ است بدیں سندے کہ شیخ قدس اللہ روحہ گفت کہ از یوسف حسین رحمہ اللہ شنیدم کہ قدم ہر کہ بمشاہدہ نباشد ودراں باب او عقیدہ کند او البتہ در بادیۂ ہلاک ضایع شود **قولہ** یشاھد من شواھد شواہد توحید نہ واند یعنی بشہود ووق خود نہ اند ہر آئینہ باوہام وظنون سخنے گوید وآں موجب ہلاکت وضایع شدن او باشد **قولہ** یرید بذلک شیخ قدس سرہ ہمیں قدر فرمود دلیلے استوارے باید ما گفتیم باں دلیل شہودے باشد آنگاہ استے کام را شاید **قولہ** من تامل وہر کہ در الفاظ ایشاں اندیشہ کند ودر غور آں تاملی کند بداند در مجموع گفتار ایشاں وانچہ متفرق باہر کسے گفتہ اند تفہ شود چیزے کہ ایں قوم در بیان نہایت دین تقصیرے نکردہ اند **قولہ** ولم

بیرجوا و در طلب میلے بتقصیہ نے کردہ اند قولہ یقول سمعت الشیخ ابا
عبدالرحمن محمد بن الحسین السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
عبداللہ بن موسی السلامے رحمہ اللہ علیہ یقول سمعت الشبلی
یقول جلّ الواحد المعروف قبل الحدود وقبل الحروف ھذا صریح
من الشبلی ان القدیم سبحانہ لاحدّ لذاتہ ولاحرف لکلامہ
عبداللہ موسی رحمہ اللہ این معتقد فرمود و بحقیقت ہمین است کہ او فرمودہ بے نیاز است
آن یکے کہ شناختہ است کہ وجود او پیش از حدود و او حروف ماست حروف حدود
مخلوق او ہر آئینہ خالق قبل مخلوق باید و ہمیں سخن از شبلی رحمہ اللہ ظاہر گفتہ است
ذات او را حدّے نیست یعنی ابتدا ے و انتہا ے ندارد سخن او از اصوات و
حروف منزہ مثل سخنے است این اگر در بیان این شروع میکنم سخن دراز می شود
اما در مجموع بیان شاید فہمے فہم کند قولہ وسمعت اباحاتم الصوفی
یقول سمعت ابانصر الطوسی رح یقول سئل رویم عن اول
فرض افترض اللہ علی خلقہ ماھو فقال المعرفۃ لقولہ جل ذکرہ وَمَا
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ قال ابن عباس رضی اللہ
لیعرفونی از ابو محمد رویم پرسیدند اول فریضہ کہ خدا تعالی بر بندگان کرد چہ بود گفت
معرفت او بود زیرا چہ او گفت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ الی اخرہ نیافرید
مر جن و انس را مگر کہ او را بہ پرستند از یعبدون یعرفون کجا فہم شود زیرا چہ ابن
عباس رحمہ اللہ تفسیر یعبدون یعرفون کردہ است و از عبادت کہ بمعرفت بدان
ماند کہ سبب گویند و مسبب مراد دارند و دیگر عبادت نباشد تا معبود معلوم نباید نباشد
چہ بینہا ملازمت بود ہر آئینہ یعبدون گوید یعرفون مراد دارد قولہ وقال الجنید
ان اول ما یحتاج الیہ من عقد الحکمۃ معرفۃ المصنوع صانعہ

والمحدث کیف کان احداثه فیعرف صفة الخالق من المخلوق وصفة القدیم من المحدث ویدل لدعوته ویعترف بوجوب طاعته فان لم یعرف مالکه لم یعترف بالملک لمن استوجبه جنید رحمه الله گفتست اول چیزے کہ در حکمت خلقت است کہ مخلوق را بشناخت خالق باشد و محدث بشناسد کہ بکدام کیفیت صنع آں مصنوع کردہ است یعنی مباشرتے و امتزاجے بود چنانچہ مصورے را می بینی کہ صورتے می سازد یا بغیر مباشرت و ملاقات چوں ایں دانستہ باشد صفت خالق را بداند کہ او ممتاز است وصفت قدیم از محدث شناسد ہر چہ در ارمحدثات رود تا آنجا کہ سہو وہم باشد محقق گردد کہ محدث از قدیم متاخر می باید عقلاً و وہماً و وجوداً ہر چہ گوئی گوئی تقدم علت از معلول بدیست قوله ویدل لدعوته چوچنیں بود کہ گفتیم ایں آید کہ طوق ذل طاعت در گردن نہد و بحقیقت شناخت بداند کہ طاعت او واجب باشد قوله من لم یعرف ہر کہ مالک را نشناسد نداند کہ مملوک در ذل طاعت و معترف بندگی اوست گفته اند العبودیة احتیاج ذاتی قوله اخبرنی محمد بن الحسین قال سمعت محمد بن عبد الله ابا الطیب المراغی یقول للعقل دلالة وللحکمة اشارة وللمعرفة شهادة فالعقل یدل والحکمة تشیر والمعرفة تشهد ان صفاء العبادات لا ینال الا بصفاء التوحید ابو طیب رحمه الله گفتست عقل را بر وجود و وحدانیت او دلالتے است زیرا چہ شئی خود بخود نتواند شد از آنچہ ممکن دو طرف دارد طرفے از طرفے دیگر ترجیح بلا مرجح باشد ضرورت آمد کہ ایں موجود را موجدے ہست قوله و للحکمة اشارة چوشئی خود بخود نتواند شد ہر آئینہ کسے دیگر ہست کہ ایں را ساختہ است او چونہ کسے باید قادر باید عالم باید حی باید و فاعل و مختار باید و منزہ از شریک باید کہ وقت فعل او را کسے مزاحم نباشد حکمت را چندیں اشارتیست بعضے گفتم باقی را

ہمبریں قیاس بر قولہ وللمعرفۃ شہادۃ ومعرفت را شہود باید ایں سخن بچند
اعتبارست یعنی آں را کہ تو شناختی بعقل وحکمت او را شاہد بینی وحاضر بینی پس آنکہ
با ایں صفات او را شناختہ باشی دیدہ ودانستہ باشی ایں را معرفت گویند
قولہ والمعرفۃ تشہد وبصفاء عبادۃ نرسند مگر بصفاء توحید وصفاء توحید
چیست کہ شایبہ کدورتے از شرک خفی باوے نباشد وہر چند کہ توئی تو باتست
وتوئی تو از تو رفتنی نیست ایں صفاء توحید دست ندہد اما بحصۃ وقسمۃ قولہ
سئل الجنید عن التوحید فقال افراد الموحد بتحقیق وحدانیتہ
وبکمال احدیتہ انہ الواحد الذی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ
یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ینفی الاضداد والانداد والاشباہ بلا تشبیہ
ولا تکیف ولا تصویر ولا تمثیل لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ
جنید رحمہ اللہ را پرسیدند از توحید گفت مرد موحد واحد فرد حقیقی را جداگانہ کند بتحقیق وحدانیت باری تعالی یا بتحقیق
یگانگی خود چنان باوے یگانہ گشتہ است کہ خود را از خودی خود جداگانہ میکند یگانگی میشود قولہ بکمال احدیت کمال احدیت
چیست کہ از احدیت او اگر خواہی حکایت کنی ایں کنی ھو ھو لا ھو الا ھو چرا زیرا چہ
او تعالی واحدیست یکے است با خود یکے است نہ آنکہ از دو سہ عدد یکی اوست
چو چنیں باشد ہمیں آید کہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
دریں گفتار موحد نفی اضداد کرد نفی انداد کرد نفی اشکال وامثال کرد یک لطیفہ دگرست
بدانی کہ نفی ضد نیست تا نفی شکل ومثل نیست قولہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہمچو مثل او کسے
نیست از نفی مثل مثل نفی مثل میشود شے در محل نکرہ افتادہ است عمود تقاضا کند
یعنی شئی مائی بہ نسبت مائی ہمچو مثل او نیست اینجا ہا ایں نیز بباید دانستن قولہ وَھُوَ
السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ہمو سمیع است وہمو بصیر است وپس در معقول میگویند وجود
اولی واقدم ووجود غیر اولی واقدم در گفتار وھو السمیع البصیر ایں اشارت کرد کہ

غیر وجود اولی و اقدم وجود ندارد و ہمیں یک وجود اولی و اقدم است وھو السمیع البصیر
کلامے است کہ حصر تقاضا کند چنانچہ گوید زید ھو المنطلق **قولہ** اخبرنا محمد بن
احمد بن محمد بن یحیی الصوفی رحمۃ اللہ علیہ قال اخبرنا عبد اللہ
بن علی التمیمی الصوفی یحکی عن الحسین بن علی الدّامغانی قال سئل ابو بکر
الزاھد الکلاباذی رح عن المعرفۃ فقال المعرفۃ، سر ومعناہ وجود
التعظیم فی القلب یمنعک عن التعطیل والتشبیہ وقال ابو الحسین
البوشنجی رحمہ اللہ التوحید ان تعلم انہ غیر شبہ بالذوات
ولا منفی الصفات ابو بکر کلاباذی علیہ الرحمہ را از معرفت پرسیدند گفت تعظیم
باری تعالی در دل تو شاہد و موجود گردد ایں مانع باشد ترا کہ اورا مانند چیزے
کنی یا اورا بیکار کنی چنانچہ حکماء یونانی گفتہ اند احتمال معنی دگر آں تعظیم در دل تو آید کہ تو
اورا ہیچ مانند نہ کنی و آں تعظیم او معطل جوارح تو نیفتد آں شناخت موجب
تعطل نباشد موجب تعبل باشد چنانچہ گفتہ اند من عرف السبق تعطل **قولہ**
التوحید آں تعلم ایں سخن ہمہ منزہ است کہ از قسمت تشبیہ منزہ است و نہ آنچنانکہ معطلہ گفتہ
اند او صفتے ندارد گفتہ اند ذاتٌ غیر صفتٍ **قولہ** اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن
رحمہ اللہ قال سمعت محمد بن محمد غالب رحمہ اللہ قال
سمعت ابا نصر احمد بن سعید الاسبنجانی رحمہ اللہ یقول
قال الحسین بن منصور علیہ الرحمۃ والغفران الزم الکل الحدث
لان القدم له ہمہ را صفت حدث ملازم دارد یعنی ہمہ وجودات صفت حدوث
دارند افلاک و عناصر و سیارگان ہمہ محدث اند زیرا چہ قدم خاصۂ اوست تعالیٰ آنکہ
قومے خواستند صفات را نفی کنند ورنہ قدیمات آید علی ہذا ایں صفات اضافی باشد
جواب گویم فلیکن این قدیمات در قدم آن قدیم زیادتی ندارد شئ واحد موصوف بدیدہ

اوست اوست دیگرے را نمی گویم قدیم **قوله** فالذی بالجسم ظهوره فالعرض یلزمه ازین کلمه که گفتم چند سخنے مرتب ظاهر میشود آنکه او متن خود ظاهر شده است بضرورت آن جسم را عرضے باشد **قوله** والذی بالادلة اجتماعه فقواها تمسکه وآنکه تو دلیل گوئی بدان او را جمع کنی پس قوائے که او دارد آن قوی او را ممسک است اگر یک قوی برود آن ممسک است **قوله** والذی یولعه وقت بفرقة وقت وآنکه او وقتے مولف اوست یعنی آن وقت این تقاضا کرد که وجودے شود و وقت آن تقاضا کرد که وجود او را تفرقه شود این تفریق و تالیف محتاج باشد بمفرقے و مولفے **قوله** والذی یقیمه غیره فالضرورة تمسّه وآنکه قوام او بغیر اوست ضرورت ماسهٔ ذلت اوست وجودے ضروری یعنی وهمی وخیالی **قوله** والذی الوهم یظفر به فالتصویر یتقی البته آنکه وهم بر و غالب می آید یعنی آنکه واهمه با خود دارد صفت وهمی در وهمت پس تصویر البته این باشد که او را مصوری صورت کرده است تا آنکه هر که این دارد که وهم بر و غالب است او را واهمه تصوری رود **قوله** ومن آواه محل ادرکه این آنکه او را جائے فرود آمدنی جاے داده است پس مکان مدرک اوست در زمینے و مکانے که توشته تمام او را توفر و نگرفته او را فرو گرفته است **قوله** ومن کان له جنس طالبه الکیف وآنکه او را جنسے است کیف فرض کنیم جنس حیوان از و پرسند چون است چگونه است یعنی مریض یا صحیح طویل یا قصیر سمین و عجیف **قوله** انه سبحانه لا یظله فوق ولا یقلّه تحت ولا یعلّه یقابله حدّ ولا یزاحمه عدّ ولا یاخذه خلف ولا یحده امام ولم یظهره قبل ولم یفنیه بعد ولا یجمعه کل او تعالی بلا او یقله چیزے نه و فرو در او چیزے نه و بعد او چیزے نه یکے و دو سه چهار سازنده چیزے کنند او را یعنی نه قوله ولا یفنیه بعد نه اینچنین است که او را بعدے است

و لے فانی نکند بلک نہ او را بعد است نہ فنا **قولہ ولم یوجدہ کان** اینچنین نیست
کہ نبود شد **قولہ ولم یفقدہ لیس** نفی او تصور ندارد ایں بود ے است کہ البتہ
نابود شدنی نیست **قولہ وصفہ لا صفۃ لہ** صفت او نیست کہ صفت او با صفت
ما برابر نیست چنانچہ گویند ذاتِ او منزہ از ذات ما ہمچناں صفات او منزہ از صفات
ما **قولہ وفعلہ لا علۃ لہ** یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ ہر چہ خواہد کند صنع او را موجبے نباشد
موجب ہر شئے صنع اوست **قولہ وکونہ لا امد لہ** تنزہ من احوال خلقہ
وجود او را نہایتے نہ **قولہ** تنزہ عن احوال خلقہ احوالے کہ مر خلق را ست مرضے
وصحتے زوالے و فنائے و زیادتی و کمی او ازاں منزہ است **قولہ** لیس لہ من
خلقہ مزاجٌ او را در خلق خویش امتزاجے نیست میان ایشاں مخلط نیست **قولہ**
ولا فی فعلہ علاجٌ کارے کہ او کند مثلاً تصویرے کند بمعالجتے نیست **قولہ**
یا تیہم بقدمہ کما یاتونہ بحدثہم بود او با ایشاں بصفت قدم است
یعنی چنانچہ بود بود او را با ایں محدثات تبدلے و تغیرے نہ و بود محدثات با وے
ہم بصفت حدوث از حدوث ایشاں را با صفت قدم او مزلحمتے نیست **قولہ**
ان قلت متی فقد سبق الوقت کونہ اگر پرسی او کے را ست کے عبارت
از وقت است وقت مخلوق او وقت نبودہ او بود **قولہ** وان قلت ھو
فالھاء والواو وخلقہ غایات اشارات ھو است وایں ہا و واو مخلوق او
مخلوق بخلق چہ اشارت تواند کرد **قولہ** وان قلت این ھو فقد تقدم
المکان وجودہ خدا کجا است وایں عبارت از مکان است و مکان مخلوق او
پس چوں تواں گفت این ھو **قولہ** فالحروف آیاتہ وحروف علامات شناخت
اوست حرفے و سخنے میگوئی کہ بداں بشناسد ایں علامت شناخت اوست **قولہ**
وجودہ اثباتہ و وجود او عین اثبات اوست وحی ایں نیست کہ چیزے مثبت

او افتاد بلکہ عین ذات اوست قولہ و معرفتہ توحیدہ و شناخت
او ہمیں توحید اوست یعنی او را یکے و یگانگی شناسی ہمیں رفت اوست اما کما
ھو ھو معرفت او تراممکن نیست قولہ و توحیدہ تمیزہ من خلقہ
و توحید او ہمیں است کہ او را از خلق جدا گانہ کنی یعنی صفت قدم بحقہ سبحانہ را اثبات
کنی و صفت حدوث بشرط محدثات را اثبات کنی قولہ ما تصوّرتی الاوھام
فھو بخلافہ ہر چہ وہم تصور کند او خلاف آنست قولہ کیف یحل بہ ما
منہ بدأ و یعود الیہ ماھو انشاء چونہ ممکن باشد چیزے بدو حلول کند
کہ ہم از و پیدا آمد و ہم بدو باز گردد و چیزے کہ او انشا کردہ است قولہ لا تماثلہ
العیون مقابلہ نکند عیون او را چنانچہ مقابلہ با مقابلہ برابری شود او را می بیند این نباشد
در وے قولہ و لا تقابلہ الظنون ظنون باوی مقابلہ نتواند کرد یعنی البتہ این
نباشد کہ ظنے باوے مقابل شود قولہ قربہ کرامتہ قرب او عبارت از نیست
بندہ را مکرم بقرب خویش کند یعنی او را عرفان قرب دہد عرفان قرب چیست انہ
مع کل شیٔ لا بمقارنۃ و غیر کل شیٔ لا بمزائلۃ قولہ و بعدہ اھانتہ و بعد
را کہ از خود دور کند یعنی عرفان بقرب خود ندہد او را اہانت کند و بندہ را مہجور کردہ باشد
قولہ علوّہ من غیر سفل او این نیست کہ بہ نسبت کہ از جاے بجاے آید قولہ
و مجیئہ من غیر تنقل گویند جاء ربک نہ اینست کہ از جاے بجاے آید قولہ
ھو الاول و الآخر و الظاھر و الباطن القریب البعید الذی
لیس کمثلہ شیٔ و ھو السمیع البصیر مجموع حاصل این گفتار بریں باز آمد او اول
و آخر او باعتبارے قریب و باعتبارے بعید و او چنانچہ بود ہم چنان است و ہو
سمیع است و ہو بصیر قولہ لیس کمثلہ شی این معنی بالا گفتہ ام قولہ سمعت
ابا حاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر الطوسی

السراج علیه الرحمة یحکی عن یوسف بن الحسین رحمه الله
قال قام رجل بین یدی ذی النون المصری فقال اخبرنی عن التوحید
ما هو فقال هو ان تعلم ان قدرة الله تعالی فی الاشیاء بلا مزاج
وصنعه للاشیاء بلا علاج وعلة کل شیء صنعه ولا علة لصنعه ولیس
فی السموات العلی ولا فی الارضین السفلی ملک غیر الله وکل
ما تصوّر فی وهمک فالله بخلاف ذلک این همه ترجمه بالا گفته
ام باز چه مکرر کنم قوله وقال الجنید التوحید علمک واقرارک بانّ الله
تعالی فرد فی ازلیته لا ثانی معه ولا شیء یفعله فعله جنید رح گفته است
توحید چیست که معلوم تو باشد که فرد ازلی است یعنی تا او هست بود و باشد
بصفت فردانیت باشد قوله واقرارک یعنی اقرارے یا علمے محققے چنانکه گفته
اند تصدیق و اقرار باید فرد ازلیت همان است که لاشیء معه واو آن کند
که کسے نکند یعنی فعل او بغیر معالجتے وملاقات شیء است وفعل دگرے بمعالجت
است قوله وقال ابو عبد الله بن خفیف رح الایمان تصدیق
القلوب بما اعلمه الحق من الغیوب ایمان حقیقی چیست که علم غیب بر و
مشاهده شود دل آن را تصدیق کند قوله وقال ابو العباس السیاری
رحمه الله عطاؤه علی نوعین کرامة واستدراج فما ابقاه
علیک فهو کرامه وما ازاله عنک فهو استدراج فقل انا مؤمن
ان شاء الله تعالی وابو العباس السیاری رح کان شیخ وقته ابو العبا
سیاری علیه الرحمه میگوید عطا را او بر دو نوعست یکے کرامت است انچه حق است
وثابت است وبودنی وماندنی است تا بدان اطلاع وهدایت عطا کرامتست
وچیزے که نماید نه آنچنان باشد و یا آنکه نماید و با تو نماند آن استدراج است بلعم

باعور را چیزے نمودند آں باوے نماند آں استدراج بود قولہ فقال انا مومن
چوانچنیں بودہ باشد کہ عطاے اورا احتمال استدراج است برای بقاء ثبوت او
را بگوانا مومن ان شاء اللہ تعالی پس اگر شخصے را باوجود ایمان و معرفت در
آخر الامر خللے در افتد آن ایمان استدراج بودہ ایمان حقیقت بر من این سخن
مشکل است کسے کہ اورا عقل و فہم بہم نیز شناخت کہ او خداے تعالی را جمیع صفات
است بعد آں ضدّ او شود و از و سلب شود بعد آنکہ دل را چیزے محقق و کشف شد
بمشاہدہ و ذوق دانست پس آں از و چونہ زائل می شود آرے واللہ علی کل
شیء قدیر و ابو العباس در وقت خویش شیخے معتبرے و بر قول او اعتماد کلی است
قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الحسن بن علی الدقاق علیہ الرحمہ
یقول غمز رجلٌ رِجْلَ ابی العباس السیّاری علیہ الرحمہ فقال تغمز
رجلا ما نقلتها قط فی معصیۃ اللہ تعالی ابو علی دقاق علیہ الرحمۃ حکایت
کرد پاے عباس سیاری را علیہ الرحمہ شخصے مغمزے میکرد سیاری فرمود پاے
را مغمزے می کنی کہ ہیچ وقتے برائے معصیت را قدمے نزدہ است این حکایت
برائے آں آوردکہ او مردے بزرگ ممتاز بود سخن او معتبر و حجت باشد قولہ
وقال ابوبکر الواسطی رحمہ اللہ من قال انا مومن باللہ حقا قیل
لہ الحقیقۃ تشیر الی اشراق او اطلاع او احاطۃ فمن فقد بطل
دعواہ فیہا یرید بذلک ما قالہ اہل السنّۃ ان المومن الحقیقی
من کان محکوما لہ بالجنۃ فمن لم یعلم ذلک من نفسہ [illegible]
فدعواہ بانہ مومن حقا غیر صحیح ہر کہ این سخن گوید [illegible]
حقّا تم او را چیزے می گویند تو گفتی مومن حقم و حقیقت معلوم شود یعنی او را امان
شدہ باشد او مومن بحقیقت بود و حقیقت اطلاع اشارت اللہ تعالی کسے را

آن ہم متحیل نیست نقش انگشتری زین العابدین رضی اللہ عنہ این منقش بودند انا
قال ولی اللہ او شاید کہ گوید انا مومن حقا قولہ عمر بن احمد بن سلیمان
رحمہ اللہ من قال انہ مومن حقا صحیح الزمن شک فی ایمانہ فلدعواہ
بانہ عارف غیر صحیح ہماں سخن است ولکن این یک طرفہ گرفتہ است کہ ہر کہ
گوید انا مومن حقا شاید کہ او را اطلاعے شدہ باشد قولہ سمعت الشیخ
ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ
یقول سمعت ابا الحسین العنبری یقول سمعت سہل بن عبد اللہ
التستری علیہ الرحمۃ یقول ینظر الیہ المومنون بالابصار من غیر
احاطۃ ولا ادراک نہایۃ یعنی فرداچنیں باشد مومنان او را فردا بینند
بدیں بصر بینند اما احاطتے نباشد و دریافت او تمام نباشد چو احاطت در میاں
نباشد ایمان حقیقی و ایمان کلی متکمل باشد قولہ وقال ابو الحسین النوری
علیہ الرحمۃ شاہد الحق القلوب فلم یر قلبا اشوق الیہ من
قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاکرمہ بالمعراج تعجیلا للرویۃ
والمکالمۃ خداوند سبحانہ بہ جملہ دلہا مطلع شد و شاہد ایشاں گشت ہیچ دے را مشتاق تر
از دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ندید از سبب ایں خواست محمد از دیگراں تعجیل تر بیند
محمد را صلی اللہ علیہ وسلم از ہستی او عروج کردہ تا مکالمت و رویت او از دیگراں پیشتر
باشد و مکالمت با خدا اینست تو با خدا سخن گوئی و خدا ترا جواب گوید و گہے باشد
خدا سخن گوید تو جواب گوئی عظیم حالتے است تا کدام نیک بختے را بریں رساند ہم چنیں
گویند خلیل صلوات اللہ علیہ گفت رب ارنی باز سوے ادب دید ازیں التفات
کرد گفت کیف تحیی الموتی او گفت اولم تؤمن ترا ایں مشاہدہ نشدہ است
گفت بلی شدہ است وے می خواہم مکرر تجلی شود دل ہر بارے از جہت آن

مضطرب و متعلق است تجلی مکرر تا از قلق و اضطراب اطمینان شود ایں ہم دلیل
برآں شد کہ محمد از ہمہ مقدم است و تجلّی او از ہمہ بیشتر **قولہ** سمعت الامام ابا بکر
محمد بن الحسین بن فورک رحمہ اللہ علیہ یقول سمعت
محمد المحبوب خادم ابی عثمان المغربی علیہ الرحمۃ یقول قال
لی ابو عثمان المغربی یوما یا محمد لو قال لک احد این معبودک
ایش تقول قال قلت اقول حیث لم یزل قال فان قال فاین کان
فی الازل ایش تقول قال قلت حیث ھو الآن یعنی انہ لما کان و
لا مکان فھو الآن کما کان قال فارتضی منی ذلک ونزع قمیصہ
واعطانیہ ابو عثمان مغربی قدس اللہ سرہ از خادم خود محمد محبوب پرسید اگر ترا
کسے گوید معبود تو کجاست تو چہ گوئی گفت آنجا گویم کہ بود ہمیشگی است گفت اگر تکون
از ازل پرسد گفت آنچنانکہ ایں ساعت است اشارت بدیں معنی آمد کہ بود
و باشد و ہست و چنانچہ بود و ہست و چنانچہ بود و باشد او را تحولے نیست شیخ
خوش شد پیراہن خود کشید آں خادم خود را پوشاند **قولہ** و سمعت الامام
ابو بکر بن فورک رضی اللہ عنہ یقول سمعت ابا عثمان المغربی
رحمہ اللہ علیہ یقول کنت اعتقد شیئا من حدیث الجھۃ
فلما قدمت بغداد زال ذلک من قلبی فکتبت الی اصحابنا بمکۃ
انی اسلمت جدیدا عجب در خیال او مگر صفت حدوثی مزاحم بود بے بغداد
آمدم از صحبت صوفیان و عزیزاں از من زائل شد عجب خطرہ است ایں مگر آنکہ
تنوعات تجلیات را او حدوث گماں برد در بغداد آمد از مشائخ ایں تحقیق کرد کہ ایشاں
گفتند ایں تغیر و تحول نیست باحدوث نسبتے ندارد او چنیہا نماید و نہ آنچنان باشد
او چنانچہ ہست بعد ایں فہم آں درویش از سر مسلمان شد **قولہ** سمعت

اباعبدالرحمن محمد بن الحسین رح یقول سمعت اباعثمان المغربی
رحمہ اللہ یقول وقد سئل عن الخلق فقال قوالب و اشباح
تجری علیھما احکام القدرۃ از وجودات در شواہد پرسیدہ شد گفت تنہے ہستند
وقالبے ہستند و ہر چہ خوش می آید در آں تصرف می کنند قولہ وقال الواسطی علیہ
الرّحمۃ کما کانت الارواح والاجساد قامتا باللہ وظھرتا بہ
لابذواتھا کذلک قامت الخطرات والحرکات باللہ لابذواتھا
اذ الحرکات والخطرات فروع الاجساد والارواح صرح بھذا
الکلام ان اکساب العباد مخلوقۃ للہ تعالی وکما انہ لاخالق للجواھر
الا اللہ فلذلک لاخالق للاعراض الا اللہ تعالی واسطی علیہ الرحمہ فرمودہ
است سبحانہ چنانچہ قوالب وارواح را آفریدہ است حرکتے وفعلے کہ ازیں قوالب
وشواہد ظاہر می شود آں نیز مخلوق خدا است خدا در قالب ایشاں می آفریند ایں
خوش مشاہدہ است اگر کسے را دست دہد بسیارے از غیوب بروکشف شود از
گفتار واسطی علیہ الرحمہ ایں صریح معلوم چنانچہ بندہ مخلوق است افعال بندہ نیز
مخلوق است قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن عبداللہ یقول سمعت اباجعفر الصیدلانی
رحمہ اللہ یقول سمعت اباسعید الخراز رحمہ اللہ یقول
من ظن انہ ینال الجھد یصل فھو متمن ومن ظن انہ بغیر
الجھد یصل فھو متمنّ ابوسعید خراز قدس اللہ سرہ فرمود ہر کہ ایں گمان
بردکہ صرف طاقت خویش میکنم بدیں رسم او رنج بین است بمقصود رسیدنی
نیست و آنکہ ایں او گمان بردکہ بغیر جہد برسد او مرد متمنّی است ہرگز بداں
آرزو نرسد حاصل الکلام ایں باشد صرف طاقت خود در کار خدا کند بدیں

یقین کہ خداوند سبحانہ در مظہر من آں افعال می افزاید کہ رضاء اوست امیدوار باشم
قولہ وقال الواسطی رح اقسام قسمت ونعوت اجریت کیف تستجلب
بالحرکات او تنال بالسعایات واسطی علیہ الرحمۃ والغفران میگوید نصیبہا قسمت بحرکات بسعایات
شدہ است وصفت خیری وشری بر کسے راندہ اند کہ آں می رود ومعنی دیگر نہ آنکہ
او میکند بلکہ خدا میکند با آنکہ اجریت وقسمت میگوید چو اینچنین بودہ باشد کارے
دیگر کند صفتے وفعلے کہ زاید از و زاید اکنوں بسعایت تو چہ غرض حاصل شود
قولہ وسئل الواسطی علیہ الرحمۃ عن الکفر باللہ او للہ فقال الکفر و
الایمان الدنیا والآخرۃ من اللہ والی اللہ وباللہ واللہ من اللہ ابتداءً وللہ
وانشاءً والی اللہ مرجعاً وانتہاءً وباللہ بقاءً وفناءً وللہ ملکاً وخلقاً
از واسطی رحمہ اللہ پرسیدند کفر باللہ چہ باشد او گفت کفر من اللہ والی اللہ و
باللہ وللہ وکفر باللہ چیست کہ سبب کفر اوست وکفر باللہ یعنی وجود کفر بدوست
وکفر من اللہ ایں بود کہ از و آمدہ است ومخلوق اوست وکفر للہ این است کہ
مالک کفر وخالق کفر اوست وکفر الی اللہ کہ بازگشت کفر سوے اوست ازیں
بیان این معلوم شود کہ کفر ہم از وست وبا ایں ہم بسوزد ظلم نباشد ایں سخن در رسالہ
استقامت مرتب گفتہ ام قولہ وقال الجنید سئل بعض العلماء عن التوحید
فقال ھو الیقین فقال السائل بین لی ما ھو فقال ھو معرفتک
ان حرکات الخلق وسکونھم فعل اللہ تعالی وحدہ لا شریک
لہ واذا فعلت ذلک فقد وجدتہ بعضے علما از توحید پرسیدہ شدند وجنید
علیہ الرحمہ ایں عنایت از نفس خویش میکند آں عالم گفت توحید ہمیں یقین
است او را گفتند ایں را شرحے وبیانے کن گفت چوں یقین کنی کہ حرکات وسکنات
خلق فعل خدا است فعل خلق نیست یقین کردہ باشی یعنی ہمہ کارہا بخدا حوالہ کن بریں قرار

کن نشیں آنکہ توحید باشی **قولہ** وسمعت محمد بن الحسین رح یقول سمعت عبد الواحد بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت القاسم بن القاسم علیہ الرحمۃ یقول سمعت محمد بن موسی الواسطی علیہ الرحمۃ یقول سمعت محمد بن الحسین الجوھری یقول سمعت اباحاتم السجستانی رح یقول سمعت ذا النون المصری قدس اللہ روحہ یقول وقد جاءہ رجل فقال ادع اللہ لی فقال ان کنت قد أیدت فی الازل فی علم الغیب بصدق التوحید فکم من دعوۃ مجابۃ سبقت لک والا فان النداء لا ینقذ الغرقی مردے از ذوالنون قدس اللہ سرہ العزیز التماس کرد برائے مراد عائے کن ذوالنون گفت اگر اینچنین است تو در علم غیب در ازل مویدی بصدق توحید چند خواست و دعائے مستجاب باشد بنام تو وآں از تو سابق است یعنی ظہور تو در جہاں نبود وآں دعا بنام تو مستجاب بودو اگر اینچنیں نیست برائے تو سابق نرفتست آنکہ او غرق میشود فریاد کردن از غرق شدن او باز نخواہد داشت حاصل حکایت ایں آمد کہ کارہا در ازل سابق اضطراب و تردد از جہل است **قولہ** وقال الواسطی رحمہ اللہ علیہ ادعی فرعون الربوبیۃ علی الکشف وادعت المعتزلہ علی الستر یقول ما شئت فعلت واسطی علیہ الرحمہ میگوید فرعون لعنہ اللہ دعوی ربوبیت کرد آشکارا آنا ربکم الاعلی ومعتزلہ ہم دعوی ربوبیت کردند ولے پوشیدہ معتزلی میگوید ہر چہ مرا خوش آید کنم وایں محض دعوی الوہیت است **قولہ** وقال ابو الحسن النوری رح التوحید کل خاطر یشیر الی اللہ تعالی بعد ان لا یزاحمہ خواطر التشبیہ توحید چیست ہر خاطرے کہ بلا آلہ الا اللہ استقامت یابد بشرطے آنکہ تشبیہے در میان نباشد **قولہ** اخبرنا الشیخ

ابوعبدالرحمن رحمه الله قال سمعت عبدالواحد بن
ابی بکر رحمه الله یقول سمعت هلال بن احمد علیه الرحمة
یقول سئل ابوعلی الرودباری رح عن التوحید فقال التوحید
استقامة القلب باثبات مفارقت التعطیل وانکار التشبیه
والتوحید فی کلمة واحدة کل ماصوّره الاوهام والافکار فالله
تعالی بخلافه لقوله تعالی لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ رودباری
را رحمة الله علیه از توحید پرسیدند گفت استقامت قلب بریکے باشد وان تعطیل
وتشبیه مجتاز تعطیل وتشبیه یعنی نفی صفات ازو نکند اورا بچیزے مانند نگرداند
وتوحید مرجع او بیک چیز باز میگردد وهرچه ترا پیش آید وهرچه تو بینی وبدانی که او خلاف
اینست وغیر اوست **قوله** وقال ابوالقاسم النصرابادی رح الجنة باقیة
بابقائه وذکره لك ورحمته ومحبته لك باق ببقائه هشتان
بین ماهو باق ببقائه وبین ماهو باق ببقائه وهذا الذی قاله
الشیخ ابوالقاسم النصرآبادی هو غایة التحقیق فان اهل
التحقیق قالوا صفات ذات القدیم سبحانه باقیات ببقائه تعالی
فنبّه علی هذه المسئلة وبیّن ان الباقی باق ببقائه خلاف ما قاله المسئلة
مخالفوا اهل الحق وهم المعتزله بهشت موجودے وممکنے است وممکن صیت
ما استوی طرفاه! شد پس بهشت مستوی الطرفین است ولکن الله سبحانه
بارادت خویش باقی میدارد وفنا بروروا نمی دارد ونمی خواهد که فانی شود پس بهشت
باقی ببقاء وی است وذکرے که مرترا ست ومحبتے ورحمتے که مرترا ست آن ابقائے
است ببقاء او بسیار فرق است میان کسے که باقی ببقاء اوست ومیان کسے که باقی ببقاء او
پس آن مر متصف بصفات او وصفات او باقی پس آن هم باقی باقی ببقاء صفت او ومعتزله علیهم

ما یستحقه میگویند بنده باقی ببقاء او نیست باقی بفعل خود است تا آنکه قائل باحترام آجال شدند نفی قول ایشان کرد **قوله** اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن رحمة الله علیه قال سمعت النصرآبادی علیه الرحمة یقول انت متردد بین صفات الفعل و بین صفات الذات فکلاهما صفته علی الحقیقة فاذا اهیّمك فی مقام التفرقة فربك بصفات فعله و اذا بلغك مقام الجمع فربك بصفات ذاته و ابو القاسم النصرابادی علیه الرحمة والغفران شیخی وقته تو متردی میان صفات ذات و میان صفات فعل صفات ذات چون حیوة و قدرت و علم و کلام و سمع و بصر و صفات فعل احیا و اماتت و رزق و خلق تو میان دو صفت متردی و هر دو در حال یکے اند صوفی را این صفت است اگر تفرقه افتد در صفات فعل افتد و اگر جمع افتد در صفات ذات افتد در هر دو صفت هم بدو متعلق است از خدا چیزے بخواهد در تعبدے و طلب نجاتے تو خواستے باشی ازین خواستے باشد ازین خواستے در تفرقه افتد و جمع شدن بدو و خود را بدو گذاشتن این جمع باشد **قوله** سمعت الاستاذ الامام ابا اسحق الاسفرائنی رحمة الله علیه یقول لما قدمت من بغداد کنت ادرس فی جامع نیسابور مسئلة الروح و اشرح القول فی انها مخلوقة و کان ابو القاسم النصرابادی رحمه الله قاعداً متباعداً عنا یصغی الی کلامی فاجتازنا یوماً بعد ذلك الیوم و یا مر قلائل فقال لمحمد بن الفراء اشهد انی اسلمت علی ید هذا الرجل و اشار الی ابو اسحق اسفرائنی رحمه الله علیه میگوید در مسجد جامع بغداد درس میکردم در مسئله روح سخن میگفتم که مخلوق است و ابو القاسم نصرآبادی رحمه الله از ما دور

شستہ گوش نہادہ سخن می شنید پس آں بعد چند روزے بما گذشت و محمد فرآء علیہ الرحمہ
را گفت گواہ شو کہ من بدست آں مرد مسلماں شدم و اشارت بسوے من کرد
مگر در خاطر او آں بود کہ روح غیر مخلوق است غرض آں دارد در معتقدات یکے
مسئلہ روح است کہ او مخلوق است بعضے را غلط افتادہ است کہ مخلوق نیست
و صحیح اینست کہ مخلوق است **قولہ** وسمعت محمد بن الحسین رحمہ اخبرنا
اللہ یقول سمعت محمد بن عبد الواحد بن بکر رحمہ اللہ قال
علیہ یقول حدثنی احمد بن علی البردعی رحمہ اللہ قال حدثنا
طاہر بن اسمعیل الرازی رحمہ اللہ قال قیل یحیی بن معاذ الرازی
رحمہ اللہ اخبرنی عن اللہ فقال الہ واحد فقیل لہ کیف ھو
فقال ملک قادر فقیل این ھو قال لبالمرصاد فقال السائل لم
اسالک عن ھذا فقال ما کان غیر ھذا کان صفۃ المخلوقین
فاما صفتہ فما اخبرتک عنہ از یحیی معاذ رازی قدس اللہ سرہ العزیز
پرسیدند از خدا خبر دہ گفت آفریدگارے یکے است گفتند صفت او چیست گفت
صفت کیفیت او ہمین است پادشاہے بر ہمہ چیزے قادر گفتند کجا ست
گفت او بمرصاد باشد یعنی ہر چہ تصور کنی و تعقل کنی او ازاں
بالاتر است او ازاں پاکتر است وصاف تر است سائل گفت من ازیں

ست در رسالہ قشیریہ قلمی و مطبوعہ ایں عبارت زیادہ است کہ در شرح نمالبا از سہو کاتب شامل نیست۔
"سمعت محمد بن الحسین السلمی یقول سمعت ابا حسین الفارسی یقول سمعت بزھیر بن فارک
یقول سمعت الجنید یقول متی یتصل من لا شبیہ لہ ولا نظیر لہ بمن لہ شبیہ و نظیر
ھیھات ھذا ظن عجیب لا یمالطف اللطیف من حیث لا درک ولا وھم ولا احاطۃ الا اشارات
الیقین و تحقیق الایمان"

نمی پرسم گفت ہر صفتے کہ جز این است صفت مخلوقات است **قولہ** اخبرنا محمد بن الحسین رحمہ اللہ قال سمعت ابا بکر الرازی رح یقول سمعت ابا علی الرودباری رحمہ اللہ یقول کل ما توھم متوھم بالجھل انہ کذلک فالعقل یدل انہ بخلافہ ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است ہر وہم بر نہ وگمان بر نہ بسبب جہلے کہ با وے است گمان بر او تعالی بریں وہم و بریں تصور است خدائتعالی خلاف آنست یعنی غیر آنست وعقل حکم کند کہ غیر آنست اینجا مشکلے است بسیار الہیات باشد کہ عقل را آنجا حکمے نیست پس فالعقل یدل علی خلافہ چونہ درست آید متشابہات ہم ازیں متشابہ است کہ در عقل وفہم در نمی آید وہر کہ کشف وتجلی دارد او داند کہ اینجا چہ سر است **قولہ** وسأل ابن شاھین الجنید رحمھما اللہ عن معنی مع فقال مع علی معنیین مع الانبیاء بالنصرۃ والکلاءۃ قال اللہ تعالی اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی ومع العامۃ بالعلم والاحاطۃ قال اللہ تعالی مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ فقال ابن شاھین مثلک یصلح الا للامۃ علی اللہ ابن شاہین علیہ الرحمہ از جنید رح پرسید از معنی مع کہ در کتاب اللہ آمدہ جاے گفت مَعَ الْمُتَّقِیْنَ جاے گفت وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ این معیت چہ معنی دارد جنید علیہ الرحمہ گفت باعتبار مختلف است چوگوئی مع الانبیاء یعنی بالنصرۃ والکلاءۃ ایشانرا ناصر است وحافظ است اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی موسی وھارون علیہما السلام گفتہ بودند کہ فرعون چنیں وچنیں کسے است ما چونہ رویم بر و گفت اِنَّنِیْ مَعَکُمْ این معیت بمعنی نصرت وحفظ است ومع العامۃ باجملہ وجودات بعلم واحاطہ است یعنی ہمہ معلوم او اند ومحاط او اند وبہمہ محیط است قال اللہ

تعالی مَا یَکُوْنُ مِنْ نَجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ راجع بذات است ہیچ جمعے
نیست کہ او تعالی آن جمع نیست یعنی محیط بہمہ است وعالم بہمہ است و مبقی
ہمہ است ابن شاہین رحمہ اللہ گفت جنید رحمہ اللہ علیہ را مثل تو شاید کہ رہنمائے
امت محمد علیہ السلام باشی با تو سخنے گویم علما بسیار در مسئلہ معیت خلافے واختلافے
کردہ اند از من یک سخنے جامع وشامل یاد دار کہ جملہ خلافات و اختلافات بیک
طرف پریدہ است معیت باری تعالی باشیا اعتباری ومعنوی است یا حسی
اگر حسی گوئی باجماع ادیان وعقل خلاف گفتہ باشی واگر اعتباری ومعنوی گوئی خود جزا
نیست ہمین است فعلی ہذا الاعتبار خواہ معیت بذات گو خواہ بصفات اما لطیفہ
ہست اینجا ہر کہ بذات میگوید شوق وذوق او غالب تر است واحتمال اباحتے
والحادے ہم دارد درویشی درویشانست واگر بعلم وقدرت گوئی ازیں ہر دو
بدور باشی قولہ وسئل ذوالنون المصری علیہ الرحمة والغفران
عن قولہ تعالی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی فقال اثبت لہ
ونفی مکانہ فہو موجود بذاتہ والاشیاء موجودة بحکمہ
کما شاء ذوالنون مصری علیہ الرحمہ را از معنی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی
پرسیدند گفت ذات خویش را اثبات کرد ونفی مکان کرد زیرا چہ رحمان گفت
صفت رحمانیت مستوی برعرش است واو تعالی ورای آنست پس او اثبات
ذات کرد ونفی مکان کرد قولہ فہو موجود بذاتہ او خود بخود موجود وصفت
رحمت او بر اشیا محیط زیرا چہ عرش محیط اشیا واللہ تعالی محیط عرش پس
اثبات ذات آمد کہ او مدبر است واو محیط محیط است قولہ وسئل الشبلی
رحمة اللہ علیہ عن قولہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی فقال الرحمن
لم یزل والعرش محدث والعرش بالرحمن استوٰی شبلی علیہ الرحمہ را

پرسیدند از معنی اَلرَّحمٰنُ عَلَی العرشِ استوٰی حاصل سخن شبلی اینست او تعالی لم یزل ولا یزال است بر صفتے کہ بود و ہست باشد استوا را و بر عرش تغیرے و تحولے در ذاتِ او بدیں نشدہ یعنی کہ او مستوی نبود شد ایں صفت درو نیست چو او محیط بمحدثات شد و قوام محدثات بدوش پس ایں سخن شبلی آید والعرش بالرحمٰن استوی

قولہ وسئل جعفر بن نصیر رحمہ اللہ عن قولہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی فقال استوی علمہ بکل شیٔ فلیس شیٔ اقرب الیہ من شیٔ جعفر بن نصیر علیہ الرحمۃ والغفران گفت کہ علم او بہمہ اشیا مستوی است پس ہیچ چیزے قریب تر بدو از شئے دیگر نیست **قولہ** وقال جعفر الصادق رضی اللہ عنہ من زعم ان اللہ تعالی من شیٔ او فی شیٔ او علی شیٔ فقد اشرک اذ لو کان علی شیٔ لکان محمولا ولو کان فی شیٔ لکان محصورا ولو کان من شیٔ لکان محدثا ہر کہ گمان برد کہ خدا از چیزے است یا در چیزے یا بر چیزے او بخدا شرک آورد زیرا چہ اگر گوی بر شئے پس آں شئے حامل باشد و ایں محمول باشد و حامل قدیم قدیم باید پس شرکے در سے کہ ثابت شود اگر گوئی در چیزے است پس ایں چیز محیط باشد و آں محاط و آں ظرف نباشد و او مظروف پس ہماں آید کہ گفتم و اگر گوئی از چیزے است فعلی ہذا محدثے باشد کہ اورا ابتدائے و انتہائے لازم آید **قولہ** وقال جعفر الصادق رضی اللہ عنہ فی قولہ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی من توہم انہ دنا بنفسہ جعل ثم مسافۃ انما التدلی انہ کلما قرب منہ بعد عن انواع المعارف اذ لا دنو ولا بعد در آیۂ قولہ ثم دنی فتدلی جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرمودہ است ہر کہ گمان برد

که او قریب بنفسِ خویش بحق باشد یا حق بذات خویش قریب بدو شد پس
در مقام دنو و تدلّی اثبات مسافتے کرده باشد تدلّی که هرگاه قریب بدو شد
از انواع معارف دور افتاد زیرا چه او قریب نه آن قربے که تو با خویش راست
میگیری و تو قریب دانی نه آنکه از همه معارف دور افتی زیرا چه در حضرت تعالی
دنوے و بعدے نیست زیرا چه آن دنو و بعد از امور اضافی است و التوحید
قطع الاضافات پس اگر دنو و قریب با خویش راست گرفته مراد داری از همه
معارف دور افتی **قوله** قال رضی الله عنه ورأیت بخط الاستاذ
ابی علی رح انه قیل لصوفی این الله فقال اسحق الله تطلب مع
العین این شیخ ابو القاسم قشیری رح میفرماید بخط استاذ ابی علی دقاق بنشته دیدم
گفته شد مر صوفی را این الله گفت هلاک گرداند خدائے تعالی ترا تو با مشاهده
مغائبه می طلبی و در شدت ظهور و تو از نهایت غیبت سوال کنی نه آنکه مستحق آن شوی
که ترا گویند اسحقک الله **قوله** اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن
السلمی رحمه الله قال سمعت ابا العباس بن النجشاب البغدادی
رحمه الله یقول سمعت ابا القاسم بن موسی رحمه الله
یقول سمعت محمد بن احمد رحمه الله یقول سمعت ابا نصر الاری
یقول سمعت الخراز یقول حقیقة القرب فقد حس الاشیاء
من القلب وهد والضمیر الی الله تعالی ابو سعید خراز رحمه الله
گفت حقیقت قرب عبارت ازین است که فقدان وجودات حسیات شود بدانچه
شود عقلاً و وهماً و حساً شهوداً هر آئینه همه روند او ماند تعالی قرب عبارت
اوست قریب بدو اوست که نزدیک او فقدان همه اشیا شده است
هر آئینه همو مانده است این اطلاع این عرفان عبارت از قرب است و تعریف

قرب نگفته ام الاطلاع علی سرانه مع کل شیء لا بمقارنته وغیر کل شیء لا بمزائلة **قوله**
سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت عمر بن علی الحافظ محمد
یقول سمعت ابا معاذ القزوینی رحمه الله یقول سمعت علی
الدلال رحمه الله یقول سمعت ابا عبد الله بن قهرمان
رحمه الله یقول سمعت ابراهیم الخواص رحمه یقول انتهیت
الی رجل وقد صرعه الشیطان فجعلت اوذن فی اذنه فنادانی
الشیطان فی جوفه دعنی اقتله فانه یقول القران مخلوق ابراهیم
خواص رحمة الله علیه میگوید نزدیک مردے رسیدم می بینم او بیهوش افتاده است
اورا شیطان بیهوشانه کرده است در گوش او بانگ نماز گفتن گرفتم شیطان از شکم
او با من گفت بگذار تا این را بکشم زیرا چه این قرآن را مخلوق میگوید بدبختی شیطان را
نظاره شو نمی خواهد که او تنبیه کند که قرآن غیر مخلوق است میخواهد که تا او همبران
عقیده بمیرد۔ **قوله** وقال ابن عطا رحمه الله ان الله لما خلق الاحرف
جعلها سرا له فلما خلق آدم علیه السلام بث فیه ذلک
السر ولم یبث ذلک السر فی احد من ملائکة فجرت
الاحرف علی لسان آدم علیه السلام بفنون الجریان وفنون
اللغات فجعلها الله تعالی صورا لها فصرح القول ابن عطا
رحمه الله بان الحروف مخلوقة ابن عطا رحمه الله گفت الله تعالی
حروف را آفرید و سر خویش را دران حروف نهاد یعنی هر خفایا و کمین سرے
را که خواست بیان بحروف کرد و این حروف بتمام آدم را علیه السلام تعلیم کرد
تا آنکه آدم علیه السلام بانواع لغت تکلم کرده است مقصود این سخن این آورد
که ابن عطا رحمه الله علیه صریح کرده که این حروف مخلوق است **قوله** وقال

سهل بن عبد الله رحمه الله ان الحروف لسان فعل لا لسان ذات لانها فعل في مفعول وهذا ايضا صريح بان الحروف مخلوقة سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ گفتہ حروف ترجمان فعل است نہ ترجمان ذات یعنی ذات او بدیں حرف سخن نگفت ایں حروف آفریدۂ آں علمے کہ در نفس اوست علم نفسی را در لباس ایں حروف در پردۂ ایں حروف گفت و آنکہ گویند او تعالی متکلم بکلام واحد است ہمبدیں معنی باز گردد و در نفس او تعالی در ذات او سبحانہ علمے بود کہ آں علم نہی دارد نہ صیغہ امر دارد و نہ انشا و نہ جز خواست آں علم را اظہار کند مثلاً صیغہ امر آفریدہ در اں علمے کہ در ذات او بیان کرد کذلك باقیات الصالحات ایں سخن را بسیار با خود تکرار کن و بداں متکلم بکلام واحد چہ باشد متکلماں و دیگراں چیزے چیزے بیان کردہ اند

قوله وقال الجنيد في جوابات مسائل الشاميين التوكّل عمل القلب والتوحيد قول القلب وهذا اقوال اهل الاصول ان الكلام هو المعنى الّذى قام بالقلب من معنى الامر والنهى والخبر والاستخبار مگر شامیاں سوالہا از جنید علیہ الرحمہ کردہ و او جوابہا فرمودہ یکے ازاں اینست جنید رح در جواب شامیاں گفتہ است توکل عمل قلب است یعنی دل بریں قرار گیرد و اتکال بریں کند ہر چہ شود او کند تعالی و فائل از و یا دو نقصان نباشد در جملہ چیز در رزق و در اجل و در محنت و مصیبت ہر چہ شود از و شود دافع و جاذب و جالب جز او نیست، و توحید قول دل است دل مبندیشد جز یکے را با لوہیت اثبات نکند اینجا مشکل شود میان آن قول و میان آن عمل چہ تفرقہ است مگر ایں تفرقہ گویند توحید یکے کردن یکے دانستن است این بیان نسبت بقول می رود

و دل را بران داشتن و بران قرار دادن این عمل دل است گفتم فرقے
باریکے دارند والّا بنہا چنداں تفرقہ نیست و در توحید یکے گفتن است و در
توکّل دل را بر قدرت او و بر خواست او داشتن است بریں تفرقہ میشود
و اگر در بحث استقصا میکنی مآل یکے میشود و این سخن اہل اصول است آنکہ در
علم کلام سخنے گویند و معرفت حق بعلم بیانے کنند شیخ قدس اللہ روحہ
گوئی عذرے خواہست کہ سخن صوفیان نیست سخن متکلّمان است آنکہ گفت توحید
نسبت بقول وارد آں قول ہم قائم بدل است تفرقہ مشکل باشد **قوله** و
قال الجنید رحمه الله فی مسائل الشامیین تفرد الحق
بعلم الغیوب فعلم ما کان و ما یکون و ما لا یکون ان
لو کان کیف کان یکون و این سخن ہم ازاں جوابات شامیان است
حق تعالی بعلم غیب متفرد است یعنی جز او کسے نیست عالم باشد ہر چہ ہست
و شود او و اند ہر چہ قابل نیست کہ شود او و اند ہر چہ پیش از موجودات بود
او و اند و پس وجودات چہ شود او و اند و ہر چہ امروز در میان موجودات
ہست شود او می داند و آنکہ کسے را از کان یکون علمے شود آں علم بذات نیست ان
بتعلم اللہ است **قوله** وقال الحسین بن منصور الحلاج من عرف الحقیقة
فی التوحید سقط عنه السؤال کیف ہر کہ توحید را بحقیقت شناخت سؤال کیف
از سینہ او برود چرا چنین کرد و این چونہ شد این از وے نزاید **قوله** اخبرنا
محمد بن الحسین رحمه الله قال سمعت منصور بن عبد الله
رحمه الله یقول سمعت جعفر بن محمد رحمه الله یقول قال
الجنید قدس الله روحه اشرف المجالس و اعلاها الجلوس
مع الفکرة فی میدان التوحید جنید علیہ الرحمۃ گفت بہترین کارہا و شریفترین

نشستہا آنست کہ بفکرت توحید نشینی و ہرچند اندیشہ شود سیر را نہایتے نباشد
قولہ وقال الواسطی رحمۃ اللہ علیہ ما احدث اللہ شیئا اکرم من الروح صرح بانّ الروح مخلوقۃ واسطی علیہ الرحمۃ گفتہ است ہیچ چیزے خدائے تعالیٰ شریف تر و مکرم تر از روح خلقت نکردہ است ایں سخن صریح ہست از واسطی کہ روح مخلوق است **قولہ** وقال الاستاذ الامام زین الاسلام ابو القاسم رحمہ اللہ دلت ھذہ الحکایات علی انّ عقائد مشائخ الصوفیۃ یوافق اقاویل اھل الحق فی مسائل الاصول وقد اقتصرنا علی ھذہ المقدار خشیۃ خروجنا عما آثرناہ من الایجاز والاختصار استاذ ابو القاسم علیہ الرحمۃ میگوید ایں حکایتہائے کہ گفتم ازاں مشائخ دلیل بریں میکنند کہ عقاید ایشان موافق قول صحابہ و مرتضی و مصطفیٰ است رضوان اللہ علیہم و معتقد مصطفیٰ و مرتضیٰ بود علیہما السلام و بسیار ہیچ تفاوتے نیست میان ایشان اما ایں مقدار تفاوت است کہ اہل ظواہر بر ظاہر رفتہ اند و ایشاں ہم بر ظاہر و بر باطن مطلع اند۔

فصل

قولہ قال الاستاذ الامام وھذہ فصول تشتمل علی بیان عقایدھم فی مسائل التوحید ذکرناھا علی وجہ الترتیب قال شیوخ ھذہ الطریقۃ ما یدلّ علیہ متفرقات کلامھم ومجموعاتھا ومصنفاتھم فی التوحید انّ الحقّ سبحانہ قاھر فاطر موجود قدیم واحد حکیم جواد حلیم قادر رحیم مرید

سميع جميل رفيع متكلم بصير متكبر قدير حيّ احد باق صمد
وانه عالم بعلم قادر بقدرة مريد بارادة سميع بسمع بصير
ببصر متكلم بكلام حيّ بحيوة باق ببقاء وله يدان هما صفتان
يخلق بهما من يشاء على التخصيص وله الوجه الجميل وصفات
ذاته مختصة بذاته لا يقال هي هو ولا هي اغيار له بل هي صفات
له ازلية ونعوت سرمدية وانه احدى الذات ليس بشبه شيأ
من المصنوعات ولا يشبهه شيء من المخلوقات ليس بجسم
ولا جوهر ولا صفاته اعراض ولا متصوّر في الاوهام ولا يتقدّر
في العقول ولا له جهة ولا مكان ولا يجري عليه وقت وزمان
ولا يجوز في وصفه زيادة ولا نقصان ولا تخصّه هيئة وقدّ ولا
يقطعه نهاية وحدّ ولا يحله حادث ولا يحمله على الفعل باعث
ولا يجوز عليه لون ولا كون ولا يتصرّم مدد ولا عون ولا يخرج
عن قدرته مقدور ولا يتفكّ عن حكمه مقطور ولا يعزب عن
علمه معلوم ولا هو على فعله كيف يصنع وما يصنع ملوم ولا يقال
له اين ولا حيث ولا كيف ولا يستفتح له وجود فيقال متى كان ولا
له بقاء ينتهي افناء فيقال استوفى الاجل والزمان ولا يقال لم فعل ما
بامارة فعل اذ لا علة لا فعاله ولا يقال ما هو اذ لا جنس له فيتميز بامارات
عن اشكاله يرى لا عن مقابلة وبعلامات ويرى لا على مقابلة
ويرى غيره لا على مقابلة
ويصنع لا بمباشرة وممازاولة له الاسماء الحسنى والصفات
العلى يفعل ما يريد ويذل بحكمه العبيد لا يجري في سلطانه
الا ما يشاء ولا يحصل في ملكه غير ما سبق به القضاء ما علم انه

یکون من الحادثات اراد ان یکون وما علم انه لا یکون
مما جاز ان یکون اراد ان لا یکون خالق اکساب العباد
خیرها وشرّها ومبدع ما فی العالمین من الاعیان والآثار قلّها
وکثرها ومرسل الرّسل الی الامم من غیر وجوب علیه ومتعبّد
الانام علی لسان الانبیاء علیهم السلام بما لا سبیل لاحد الیه
باللّوم والاعتراض علیه ومؤید بنبینا صلی الله علیه وسلم
بالمعجزات الظاهرة والایات الزاهرة بما ازاح به العلل واوضح
به الیقین والفکر وحافظ بیضة الاسلام بعد وفاته صلی الله ؎ النکر
علیه وسلم بخلفائه ثم حارث الحق وناصره بما یوضحه من
حجج الدّین علی السنّة اولیائه عصم الامة الحنیفیة عن الاجتماع
علی الضلالة وحسم مادة الباطل بما نصیب من الدلالات والعبر
ما وعد من نصرة الدّین بقوله تعالی لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّینِ کُلِّهِ وَلَوْ
کَرِهَ الْمُشْرِکُونَ ۔ فهذه فصول نشیر الی اصول المشائخ علی وجه
الایجاز وبالله التوفیق شیخ قدس الله روحه آنچه معتقد دین بود بتمام بیان فرمود
مرد مومن خصوص متعلّم این قدر فریضه دین اوست شاید هر کسے داند و بدین شناسد
اگر هر یکے را ترجمه میکنم سخن زیاده میشود اگر کسے را مشکل میشود از متعلّمے پرسد از آنها
مشکل نیست که محتاج بیان باشد

باب

قوله باب فی ذکر مشائخ هذه الطریقة وما یدل من سیرتهم واقوالهم

علی تعظیم الشریعۃ

اعلموا رحمکم اللّٰہ ان المسلمین بعد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم لم یتسموا افاضلھم فی عصرھم بتسمیۃ علم سوی صحبۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذ لا فضیلۃ فوقھا فقیل لھم الصحابۃ فلما ادرک اھل العصر الثانی سمّی من صحب اصحابہ التابعین وذلک اشرف سمۃ ثم قیل لمن بعدھم اتباع التابعین ثم اختلف الناس بتباین المراتب فقیل لخواص الناس ممن لھم شدۃ عنایۃ بامر الدین الزھاد والعباد ثم ظھرت البدع وحصل التداعی بین الفرق وکل فریق ادعوا ان فیھم زھادا فانفرد خواص السنّۃ المراعون انفاسھم مع اللّٰہ الحافظون قلوبھم من طوارق الغفلۃ باسم التصوف واشتھر ھذا الاسم لھولاء الاکابر قبل المائتین من الھجرۃ ونحن نذکر فی ھذا الباب اسامی جماعۃ من شیوخ ھذہ الطائفۃ من الطبقۃ الاولی الی وقت المتاخرین منھم ونذکر جملا من سیرھم واقاویلھم بما فیہ تنبیہ علی اصولھم وادابھم ان شاء اللّٰہ تعالی

صحابہ

شیخ قدس اللّٰہ سرہ نخست ذکر اقوامے کرد کہ ایشان اعلام دین اند و ہداۃ و دعاۃ اہل اسلام اند اوّل صحابہ اند رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین ایشان بودہ اند آنچہ بودہ اند ہیچ شرف ایشاں شارف تر و ہیچ فضل ایشاں فاضل تر از صحبت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نبود ہرآئنہ باشرف نسبت ایشان را خواند ند گفتند صحابہ صحابی اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وآنکہ رسول اللّٰہ را اندید صحابہ را یافت اورا تابعین نام کردند و آنکہ از ایشاں پستر شد بیک مرتبہ ایشان را تبع تابعین نام کردند پس ایشاں مردم صلحا را زہاد و عباد نامیدند بعد آں جہالات و بدع و اہویہ سر برکرد

ہمان شد فیفشوا الکذب ہر قومے برائے خویش معتقدے و مذہبے و دینے
اختیار کردند و آنرا گزیدہ ترشناختند دریں چنین ایام ہر طرفے فتن و آفات و بدع
و جہالات سر برکردہ است مردمے بمبالغت و بقدر وسع و طاقت خود در کار
دین بذل مجہود کردند و آنچہ استقصاء آن بود بدان رسانیدند اہتمام دریں کردند
البتہ نفس ایشان جز اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در جزوی و کلی نباشد
و بواطن ایشان جز بحق مستغرق نبود البتہ نخواستند کہ طرفۃ العین دل ایشان
طرفے متعلق شود جز طرف حق و خطرہ در دل ایشان در آید جز خطرہ خدا از جملہ اکساب
و اجبان منقطع و منزوی گشتند و تمام خود را بدیں دادند ایشاں را صوفی نامیدند
از آنچہ از ہمہ صافتر و پاکتر آمدہ اند و ایں از خود نکردند و خود باختیار خویش چیزے پیش
نگرفتند سر ورایشاں مرتضٰی است کہ از دیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملازم تر و نزدیک تر کسے نبود و بر سیر ظاہری و باطنی جز او کسے مطلع نبود تا آنکہ برائے
این سند را شجرہ و عنعنہ اثبات کردند یعنی ما از خود پیش نگرفتہ ایم آنکہ او اخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود از و گرفتہ ایم از و اشارات و عبادات بخبر
صحیح بدیشاں رسید و صول راہ شہود را امرے امکانی دیدند و مسلک و طریق را
ہم از وے یافتند آں کار کردند کہ کرد ہمانجا کہ مرتضی کرم اللہ وجہہ بود ہم بدانجا رسیدند
جنید رحمہ اللہ گفتہ است کہ علی کرم اللہ وجہہ فرمودہ است لو کشف الغطاء ما
ازددت یقیناً اگر ایں سخن از و نبودے ما بچہ اقتدا می کردیم و ما را چہ دستگیر
بودے و ہمو گفت لم اعبد ربّاً لم اره و ہمو گفت اطفی المصباح فقد
طلع الصباح چو ایشاں بدیں دولتے ممکن قریب الحصولے یقین کردند و یقین
دانستند آں کار کردند کہ مرتضی علیہ السلام کردہ بود و ہمہ آنجا رسیدند کہ مرتضٰی
علیہ السلام رسیدہ بود شیخ قدس اللہ روحہ سخنست سروراں ایں قوم را ذکر

کرد کہ از ایشاں احوال و مقامات صورت اثبات یافتہ است

ابو اسحٰق ابراہیم ادہم

قولہ فمنہم ابو اسحق ابراھیم بن ادھم بن منصور من کورۃ بلخ وکان من ابناء الملوک رحمہ اللہ فخرج یوما متصیدا واثار ثعلبا او ارنبا وھو فی طلبہ فھتف بہ ھاتف الھذا خلقت ام بھذا امرت ثم ھتف بہ ھاتف من قربوس سرجہ واللہ ما بھذا خلقت ولا بھذا امرت فنزل عن دابتہ وعقد التوبۃ مع اللہ عزوجل وصادف راعیا لابیہ فاخذ جبۃ الراعی من صوف فلبسھا واعطاہ فرسہ وما معہ من السلاح ثم انہ دخل البادیۃ ثم دخل مکۃ وصحب بھا سفیان الثوری رحمہ اللہ والفضیل بن عیاض رحمہ اللہ ودخل الشام ومات بھا وکان یاکل من عمل یدہ مثل الحصاد وحفظ البساتین وغیر ذلک وانہ رای فی البادیۃ رجلا علمہ اسم اللہ الاعظم فدعا بہ بعدہ فرای الخضر علیہ السلام فقال انما علمک اخی داؤد علیہ السلام اسم اللہ الاعظم شیخ قدس اللہ روحہ نخست ذکر سلطان ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ کرد اگرچہ از وے مشائخ بسیاران مقدم اند زیراچہ عظیم القدر و جلیل الشان است و آنچہ میان ایشان او را دست داد کسے را نداده است شیخ قدس اللہ روحہ او را از ابناء ملوک فرمود او خود پادشاہ بود از جد و پدر ایشان را از سلاطین سامانیہ گویند سلطان ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ تا ہفدہم جا پادشاہ و پادشاہ زادہ است شیخ رح سبب توبہ او ہمیں قدر گفت کہ او در شکار بود دنبال شکارے کردہ تیر بار کردہ خواست بگذرد از اں شکارے بعضے روباہ گویند و بعضے ارنب گویند آواز شنید

واز ہمہ زین آواز خاست راست میگوید گوئندہ کہ برائے آں آفریدہ نہ و بدیں
مامورنہ ایں سخن در دل شیخ رح اثرے تمامے دارد تا آنکہ از اسپ فرود آمد و داد
آنچہ با خود داشت لباسے و سلاحے و شبانے بود ازاں پدر او ایں اسپ
و ہمہ اسباب بدو داد و جامۂ گلیم او در بر کردہ بادیہ گرفت سالہا در بادیہ بود پس
آں در مکہ آمد و صحبت فضیل بن عیاض و سفیان رح ثوری علیہ الرحمۃ والغفران چند
گہ ماند مسلک و مقصد از ایشان تحقیق کرد تمام قصہ نمی نویسم شیخ رحمہ اللہ بعض
موجب توبہ او گفت ایں یوم تنبیہ است دو بار پیش ازیں بود اگر نویسم دراز
می شود قولہ وکان یاکل واو کسبے کردے از اں چیزے خوردے و بعضے اوقات
بعد سہ روز حالت مخمصہ گدای ہم کردے قولہ وانہ رای شخصے را در بادیہ دید
او تعلیم اسم اعظم کرد اسم اعظم عظیم سترے است ہر کرا بر اں اطلاع دہند
مجمع خیرات در خنبہ او گرد آوردہ باشند قولہ فدعا بہ بسوے خداوند تعالیٰ
بداں اسم اعظم دعا کردے و خواندے یا خضر علیہ السلام ملاقات شد خضر علیہ السلام
ایں فرمود آنکہ او ترا اسم اعظم تعلیم کرد او داود پیغمبر صلوات اللہ علیہ بود از انجا
ایں معلوم میشود ارواح را تعلیمے و تلقینے و ارشادیست اگرچہ کشف ارواح را صوفیان
اندک مرتبہ گفتہ اند اما مجمع خیرات و احوال اخراوی بغیر تمثیل و تاویل تحقیق میشود
بسیاران دست و پا زدہ اند حتیٰ بمعنوی آوردہ اند تحقیق را بتاویل نمودہ اند
و در کشف ارواح اگر تاویل است و اگر تمثیل است و اگر تحقیق است ہم بکشف
و عیان معلوم میشود قولہ ثم اخبرنی بذلک الشیخ ابو عبد الرحمن
السلمی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن الحسین بن الحشاب
رحمہ اللہ تعالیٰ اخبرنی ابو الحسن علی بن محمد البصری
قال حدثنی ابو سعید الخراز رح قال اخبرنی ابراہیم بن

بشار رح قال صحبت ابراهيم بن ادهم رح فقلت اخبرني عن بدء امرك فذكر هذا وكان ابراهيم رح كبير الشان في باب الورع يحكى عنه انه قال اطب مطعمك ولا عليك ان لا تصلي بالليل والصوم بالنهار ابراهيم بشار گفته است كه صحبت با ابراهيم تصوم ادهم كردم واز آغاز كار او پرسيدم آن حكايتے كه گفته شد ابراهيم عليه الرحمة هم ازان خبر داد وابراهيم رحمه الله در قسم ورع جليل الشان عظيم القدر بود حكايت كردند از وے كه او گفت مطعم وماكول خويش حلال كن وبر تو نيست كه شب بيدار باشي وروز روزه داري او از اصل ورع خبر دارد **قوله** وقيل كان عامة دعائه اللهم انقلني من ذل معصيتك الى عز طاعتك وچنين گويند عظيم ترين دعا نزديك او اين دعا گفتے قوله اللهم انقلني اے بار خداے مرا از ذل معصيت خود ببر وبعز طاعت خود رسان **قوله** وقيل لابراهيم بن ادهم رحمه الله ان اللحم قد غلا فقال ارخصوه بالترك اى لا تشتروا ابراهيم ادهم رحمه الله را گفتند گوشت گران شد گفت شما ارزان كنيد چو ترك آن ورزيد ارزان شد **قوله** اخبرنا محمد بن الحسين رح قال سمعت منصور بن عبد الله رح قال سمعت محمد بن حامد رح يقول سمعت احمد بن خضرويه رح يقول قال ابراهيم بن ادهم عليه الرحمة لرجل في الطواف اعلم انك لا تنال درجة الصالحين حتى تجوز ست عقبات اوله تغلق باب النعمة وتفتح باب الشدة والثاني تغلق باب العز وتفتح باب الذل والثالث تغلق باب الراحة وتفتح باب الجهد والرابع تغلق باب النوم وتفتح

باب السّتھر والخامس تغلق باب الغنی وتفتح باب الفقر والسادس تغلق باب الامل وتفتح باب الاستعداد للموت احمد خضرویہ رح میگوید ابراہیم ادہم رحمہ اللہ در وقتِ طواف شخصے را ایں پند داد آنکہ تو درجہ صالحان نرسی تا نگذری از چند عقبات عقبہ گویند آنکہ ترا از کار خدا پس اندازد و مانع راہ تو باشد اول از نیست ہر نعمتے وآسائشے کہ بر تو باشد دراں مبندی و در سختی بکشائی و دوم عزتے کہ میان مردماں داری وراں عزت مبندی و در خواری نفس خویش بر خود بکشائی وآنکہ گویند لا یحلّ لامرءٍ ان یذل نفسہ یعنی مرد عاقل را نشاید کہ نفس خود در معصیت خدا خوار کند و سیوم در راحت بندی و مشقت بکشائی ہمان سخن است کہ گفت ایں چنیں تکرّرات در سخن ناصح میشود و برائے اظہار تنبیہے را و چہارم انیست کہ در خواب بر بندی و در بیداری بکشائی و در خواب بر بستن بچہ باشد بتقلیل طعام بتقلیل آب و اہتمام برائے بیداری کلّی انیست و پنجم انیست در تونگری بر بندی و در فقر را بکشائی کسے بنکنی بچاکری دنبال کسے نہ شوی و ہر چہ باشد بہ بندگان خدا ایثار کنی ہر آئینہ در غنا بستہ شود و ششم امیدے کہ در حیات بر بستہ رہ آں در بر بندی و استعداد برائے موت را کنی آنکہ امروز میگوید فردا خواہم کرد زیرا کہ امید دارد کہ خواہم زیست و استعداد او برائے موت را جز ایں نباشد کہ وقت خود را یک ساعت ضائع نکنی بدانی کہ ایں ساعت خواہم مرد و یا زمانے دگر **قولہ** ابراہیم ادھم رحمہ اللہ یحفظ کرما فمر بہ جندی فقال اعطنی من ھذا العنب فقال ما امر بہ صاحبہ فاخذ یضربہ بسوطہ وطاطأ راسہ وقال اضرب رأسا طال ما عصی اللہ تعالی فاعجز

الرجل ومضی سلطان ابراہیم ادہم رح تاک انگورے را نگہ می داشت شخصے لشکری می گذشت از وے انگور طلبید سلطان ابراہیم علیہ الرحمہ گفت صاحب این مالک این مرا این کار نفرمودہ است کہ ازیں چیزے بدہم آن مرد طالب عنب غضب کرد تازیانہ بدست گرفت و بر سر سلطان می زد سر فرود کردہ گفت بزن سریرا کہ بسیار بے فرمانی خدا کردہ است مرد عاجز شد و باز گشت عاجز شد از بسیار زدن یا سلطان را شناخت عاجز گشت از ان زدن قولہ وقال سہل بن ابراھیم رحمہ اللہ صحبت ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ فمرضت فانفق علی نفقتہ فاشتھیت شھوۃ فباع حمارہ وانفق علی فلما تمایکت قلت یا ابراھیم ابن الحمار فقال بعتہ فقلت فعلی ماذا ارکب فقال یا اخی علی عنقی فحملنی ثلثۃ منازل سہل بن ابراہیم علیہ الرحمۃ والرضوان میگوید سلطان ابراہیم را علیہ الرحمۃ والمغفرۃ مصاحب شدم بعدہ رنجور گشتم او بر من انفاقے می کرد روزے شہوتے را آرزو کردم لاشہ داشت آنرا فروخت انفاق بر من کرد گشتم دیدم می بینم غریبست پرسیدمش دراز گوش چہ شد گفت فروختم گفتم تو او را فروختی من بر چہ سوار خواہم شد گفت بر گردن من سہ روز بر خود سوار کردہ بودہ است .

ابوالفیض ذوالنون المصری

قولہ ومنہم ابو الفیض ذوالنون المصری رح واسمہ ثوبان بن ابراھیم وقیل ابو الفیض بن ابراھیم وابوہ کان نوبیاً توفی فی سنۃ خمس واربعین ومائتین فایق فی ھذا الشان واوحد وقتہ علما وورعا وحالا وادباً سعوا بہ الی المتوکل فاستحضرہ المتوکل من مصر فلما دخل علیہ وعظہ فبکی المتوکل ورده مکرما وکان المتوکل اذا ذکر بین یدیہ اھل الورع یبکی ویقول اذا ذکر اھل الورع فحی ھلا بذی النون المصری وکان رجلا تعلوہ حمرۃ لیس

بابیض اللّحیۃ و بعضے ازاں مشائخ کہ قول وفعل او حجت است ذوالنون مصری است علیہ الرحمہ ابوالفیض کنیت اوست ونام اوثوبان ونام پدر او ابراہیم سپید پوست بود کہ بسرخی زدے یگانہ وقت خویش بود دراں زماں ہمچو او کسے کم بود متوکل خلیفہ آں وقت بود سعایت ذوالنون کردند ہرگاہ اورا حاضر کردند وعظے می گفت متوکل خلیفہ بگریست پس آں باغراز واکرام بازگردانید بعدہ وقتے کہ ذکر اہل ورع افتادے ذوالنون علیہ الرحمہ رایاد کردے وگریستے **قولہ** سمعت احمد بن محمد یقول سمعت سعید بن عثمان یقول سمعت ذا النون رحمہ اللہ یقول مدار الکلام علی اربع حب الجلیل وبغض القلیل واتباع التنزیل وخوف التحویل ذوالنون علیہ الرحمۃ فرمودہ است کہ کلام برچہار چیز می گردد یعنی مقر او بچہار چیز است بدیں چہار چیز تمام او باشد حب الجلیل آنکہ بزرگ باشد اورا طالب باشی وخواہان وآنچہ سفلی و فرومایہ باشد وافتادہ وقلت باشد ازو روبگردانی ودل بدو ندہی وآنچہ کتاب اللہ فرمودہ است ودر کتاب اللہ است ہماں بگوئی وخوف آں باشد از آنچہ توئی ازاں بگردانند وآنچہ گفتہ شاید خلاف آں باشد برگفت کسے اعتماد نکند چو اعتماد نہ کند ہرآئینہ بمبالغت در تحقیق آں کوشد **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت سعید بن احمد بن جعفر یقول سمعت محمد بن سہل یقول سمعت سعید بن عثمان رحمہ اللہ یقول سمعت ذا النون المصری رحمہ اللہ یقول من علامات المحبۃ للہ تعالی متابعۃ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی افعالہ واخلاقہ واوامرہ وسننہ نشان محبت خدا آنست کہ متابعت محبوب او کنی یا متابعت محب او کنی محب ہرچہ کند برائے رضائے محبوب کند محبوب ہرچہ کند بداند ہرچہ میکنم مرضی اوست چو ایں محب بود باشد یا محبوب

بودہ باشد دیگرے کہ اورا دوست دارد سلوک محبان بشنود او ہم ہماں کند امید باشد کہ از آنجا کہ او رسیدہ است ایں ہم ہمانجا برسد **قولہ** وسئل ذوالنون المصری رحمہ اللہ عن السفلۃ قال من لا یعرف الطریق الی اللہ تعالی ولا یتعرفہ ذوالنون علیہ الرحمہ را از سفلہ پرسیدند یعنی فرمایہ کیست گفت ہر کہ رہ خدا نداند و اورا تعرفے بداں نباشد ہماں سفلہ است **قولہ** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمیؒ یقول سمعت ابا بکر محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت یوسف بن الحسین رحمہ اللہ یقول حضرتُ مجلس ذی النون یوماً وجاءَ سالم المغربی زائراً فقال لہ یا ابا الفیض ما کان سبب توبتک فقال عجب لا تطیقہ قال بمحبوبک بمعبودک الا اخبرتنی قال ذوالنون رحمہ اللہ اردت الخروج من مصر الی بعض القری فنمت فی الطریق فی بعض الصحاری ففتحت عینی فاذا انا بقنبرۃ عمیاء سقطت من وکرہا علی الارض فانشقت الارض فخرج منہا سکرجتان احداہما ذہب والاخری فضۃ وفی احدہما سمسم وفی الاخری ماء فجعلت تاکل من ہذا وتشرب من ہذا فقلت حسبی قد لزمت تلبت والزمت الباب الی ان قبلنی سالم مغربی رحمہ اللہ بزیارت ابوالفیض آمد و پرسید سبب توبہ تو چہ بود گفت بگویم و لے طاقت فہم تو نیست گفت سو گند محبوب بہ توبہ تو باشد گر آنکہ خبر کنی کہ سبب توبہ تو چیست ذوالنون رحمہ اللہ گفت از مصر بروں آمدم خواستم در دیہے بروم پس در بعض صحاری خفتم پس از خواب بیدار شدم چشم گشودم دیدم پرندہ خردے ضعیفے کورے از بالائے درخت بر زمین افتاد زمین پارہ شد دو سکورہ بیروں آمد یکے از ان زر و یکے از ان نقرہ

در یکجا کنجد و در یکے آب کنجد را چید آب را آشامید و آں سکر جہا از پیش او غائب شد از ینجا دانستم خدا قادر است بغیر کسب کسے از غیب رزقے دہد و خدا قادر است بریں کہ زمین را پارہ کند و از وچنین اعجوبہ بیروں آرد پس من باز گردم بخدائے خود مرا رزق بے واسطہ بدہد و عجائب قدرت مرا نماید آمدم در بستم بخدائے خود مشغول شدم آنکہ او مرا قبول کرد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن عمر الحافظ رحمہ اللہ یقول سمعت ابن رشیق رحمہ اللہ یقول سمعت ابا دجانۃ رح یقول سمعت ذا النون المصری رحمہ اللہ یقول لا تسکن الحکمۃ معدۃ ملت طعاما و ذوالنون مصری رح فرمودہ است شکمے کہ پُر از طعام باشد در آں شکم حکمت نگنجد قولہ وسئل ذوالنون رح عن توبۃ فقال توبۃ العوام من ذنوب و توبۃ الخواص من الغفلۃ ذوالنون را از توبہ پرسیدند گفت توبۂ عوام از گناہ است و توبۂ خواص از غفلت اگر یک ساعتے از خدا غافل شوند گوئی گناہ کبیرہ کنند۔

قولہ ومنہم ابو علی الفضیل بن عیاض خراسانی (ابو علی فضیل بن عیاض)
من ناحیۃ مرو وقیل انہ ولد بسمرقند ونشأ بابیورد
مات بمکۃ فی المحرم سنۃ سبع وثمانین ومائۃ سمعت
محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ یقول اخبرنا ابوبکر
محمد بن جعفر رحمہ اللہ قال اخبرنا الحسین بن عبد اللہ
العسکری رحمہ اللہ قال حدثنا ابن اخی زرعۃ رحمہ اللہ قال حدثنا
محمد بن اسحق بن راھویہ قال حدثنا عمار عن الفضل بن موسی رحمہ اللہ
قال کان الفضیل شاطرا یقطع الطریق بین ابیورد وسرخس

وکان سبب توبته ان عشق جارية فبينما هو يرتقي الجدران
اليها سمع تاليا يتلو اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
لِذِكْرِ اللّٰهِ فقال يا رب قد آن فرجع فاواه الليل الى خربة
قوله فاذا فيها رفقة فقال بعضهم نرتحل وقال بعضهم حتى
نصبح فان فضيلا على الطريق يقطع علينا فتاب الفضيل وآمنهم
وجاور بالحرم بعضے ازاں مشائخ معتبر و متبع کہ در قول و فعل او اعتبارے
است خواجہ فضیل است رحمہ اللہ از خراسان بود از نواحی مرو گفتہ اند
مولد او در سمرقند بود و منشار او در ابیورد و در مکہ و در حرم کعبہ مرد فضیل
بن موسی رحمہ اللہ حکایت کند سبب توبہ فضیل چہ بود گفت فضیل مردے
شاطر یعنی بازندہ یا وہ گرد چنانچہ جوانان می باشند عورتے بود بر وا ابتلائے
داشت شبے بر دیوار ا برمی رود چنانچہ رسم این طائفہ است در اثنار این ندا
شنید کسے این میخواند اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
ہنوز وقت آن نیامدہ است آن کسان کہ ایمان آوردند کہ خاشع شود دل ایشان
بذکر خدائے گفت یا رب قد آن اے پروردگار من آمدہ است بازگشت
و مجاور حرم کعبہ شد و ہمانجا مرد شب بازگشت بورد خویش مشغول بود ناگاہ
دران مرحلہ می شنود قومے کہ مسافر اند ایشان میگویند بگذریم تعجیل ترے اینجا
فضیل مزاحم است بعضے می گویند صبح شود بگذریم فضیل میگوید مترسید من توبہ
کردم در بعضے کتب سلوک حکایتے بریں نمط نبشتہ اند فضیل عیار بود و مردان
عیار با خود یار داشت و خود در بادیہ بعیاوت مشغول بودے یاران باستعانت
او رہ زنی میکردند عورتے داشت در مرو کہ با وے در ابتلا ش بود ہر چہ حاصل
کردے با وے خرچ کردے شبے قافلہ دران جاے کہ مقطع فضیل است میگذشت

کاروانیاں باخود گفتند فضیل رحمہ اللہ رہ زنے خداترس است مقری
خوش آوازے را بر شتر در شانیم او قران را بالحان خوش بشنود و بدان متعلق
شود ما بگذریم مقری را بر شتر شاندند و او باواز بلند و صوت حسن قران را
میخواند آنجا رسیدہ بود اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
لِذِکْرِ اللّٰهِ فضیل رحمہ اللہ این آیت بشنید فریاد برآورد آمدہ است وقت
آمدہ است از ایشان روے گردانید رہ شہر گرفت یکے میان کاروانیان
میگوید تعجیل بگذرید کہ این مقام فضیل است فضیل رحمہ اللہ گفت بخاطر جمع
بروید چنانچہ شما از فضیل میگریختید فضیل از شما می گریزد **قولہ** وقال الفضیل
بن عیاض رح اذا احب اللہ عبدا اکثر غمہ واذا ابغض
عبدا وسع علیہ دنیاہ فضیل رحمہ اللہ گفتہ است چون
خداے تعالی بندہ را دوست دارد غم خویش در دل او بسیار کند و چون
بندہ را دشمن دارد دنیا بروے فراخ کند **قولہ** وقال ابن المبارک
رحمہ اللہ اذا مات الفضیل ارتفع الحزن ابن مبارک رحمہ اللہ
گفتہ است چون فضیل رحمہ اللہ مرد حزن از جہاں رفت گوئی تمام حزن
جہاں ہمو داشت اسباب حزن بسیار است اگر بنویسم کتاب دراز شود **قولہ**
وقال الفضیل رحمہ اللہ لو ان الدنیا بحذافیرھا عرضت
علی ولا احاسب بھا لکنت اتقذرھا کما یتقذر احدکم
الجیفۃ اذا مر بھا ان تصیب ثوبہ فضیل گفتست رح اگر تمام دنیا
بمن دہند و گویند ترا بمقابلہ این حساب نخواہد بود و ترا برین حساب نباشد
چناں ازو ننگ دارم چناں ازو بہ پرہیز باشم چنانچہ یکے از شما مردار را
پرہیز کند ازو ننگ دارد و چون یکے از شما بگذرد بترسد کہ نباید جامہ

بدان مرد اربرسد هر چند دنیا ترا دهند و بران حساب نباشد اثمت
وقت درخرج و دخل نقد وقت او باشد قوله وقال الفضیل رحمه الله
لو حلفت انی مرائ احبّ الی ان احلف انی لست بمراء و
قال ترک العمل لاجل النّاس هو الرّیاء والعمل لاجل الناس
هو الشرک فضیل رحمه الله گفته است این که من سوگند خورم بریں که مرائی
ام بهتر باشد نزدیک که من که سوگند خورم بریں که مرائی نه ام ریا صفت نفس است
هرچند که ازو دور کرده باشی ولیکن درو این تمیز باشد البته خواهد که نماید قوله وقال
ترک العمل فضیل رحمه الله فرموده است اگر کسے ترک عمل کند بریں که
کسے اورا مرائی نگوید این ترک عمل اوریا بود و اگر مباشر عمل شود بریا آں شرک
اشد قوله وقال ابوعلی الرازی رحمه الله صحبت الفضیل رحمه الله
ثلثین سنة ما رأیته ضاحکا ولا متبسّما ولا متبشرا الّا یوما
مات ابنه علیّ فقلت له فی ذلک فقال ان الله تعالی احب
امرا فاحببت ذلک ابوعلی رازی رحمه الله علیه میگوید سی سال صحبت فضیل
رحمة الله علیه بودم اورا ضاحک و متبسم و متبشر ندیدم مگر آں روز که پسر او علی نام
بود مرد آں روز خوشحال دیدم پرسیدمش گفت خدا کارے دوست داشت
من هم موافق او دوست داشتم قوله وقال الفضیل رحمه الله انی
لاعصی الله تعالی فاعرف ذلک فی خلق حماری وخادمی گه باشد
خدا را گنه کنم خرے که دارم وخادمے که دارم اطاعت من نکنند سوء خلق در ایشان
ظاهر شود و آن اثر شوم معصیت من باشد

ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی

قوله ومنهم ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی
رحمه الله کان من المشائخ الکبار مجاب الدعوة یستشفی

بقبره يقول البغداديّون قبر معروف رحمه الله ترياق مجرّب
وهو من موالى علىّ موسى الرضا رضى الله عنه مات سنة
مائتين وقيل احدى ومائتين وكان استاد السّرىّ السقطى
رحمه الله وقد قال له يوماً اذا كانت لك الى الله حاجة
فاقسم عليه بى و بعضے ازان معتبران و معتمدان خواجه معروف
فيروزكرخى است و او مجاب الدعوة بود تا آنكه هر كسے حاجتے بتربت او گويد
حاجت او برايد تا آنكه بغداديان گويند قبر خواجه معروف رحمه الله ترياق مجرب
است و او از موالى علىّ رضا است رضى الله عنه و تاريخ مائتين گذشته بود
كه او وفات يافت على هذا او هم تبع تابعين است و شيخ سرى رحمه الله گفته
است اگر حاجتے از خدا بخواهى خدارا سوگند من به يعنى چنانچه ميگويند
الهى بحرمت دوستان خويش الهى بحرمت النبى و آله همچنان گو الهى بحرمت
خواجه معروف كرخى و از عربيّت اين معنى آيد چنانچه يكے ديگرے را گويد
فلان به سر فلان چنين كارے كن و اينجا آن مراد داشت كه گفتم اين اقسام دليل
برين كند كه معروف عليه الرحمه از محبوبان بود پس اين اقسام محبوبى باشد
قوله سمعت الاستاذ ابا على الدقاق رحمه الله يقول كان
معروف رحمه الله ابواه نصرانيّين فسلموا معروفا الى
مؤدّب يهودىّ وكان المؤدّب يقول قل ثالث ثلاثة
ويقول المعروف بل هو الواحد فضربه المعلّم يوما ضربا
مبرحا فهرب معروف رحمه الله وكان ابواه يقولان
ليته يرجع الينا على اىّ دين شاء فنوافقه ثم انه اسلم
على يدى على بن موسى الرضا ورجع الى منزله فدق الباب

فقیل من بالباب فقال معروف فقالوا علی ای دین فقال
علی الدین الحنیفی فاسلما بواه شیخ قدس اللہ روحہ میگوید از
استاد ابو علی دقاق رحمہ اللہ شنیدم مادر و پدر معروف رحمہ اللہ نصرانی بودند اورا
باستاد نصرانی تسلیم کردند استاد او را تعلیم کرد گفت بگو هو ثالث ثلثه معروف
رحمہ اللہ گفت بل هو الواحد بلکہ او یکے است استاد نصرانی بزدش وسخت بزدش
از و گریخت پیش علی رضا رضی اللہ عنہ آمد اسلام آورد و بر مادر و پدر رفت در زد
ایشان گفتند کیستی گفت معروف گفتند بر کدام دینی گفت بر دین اسلام
مادر و پدروں طلبیدند و خود هم مسلمان شدند **قوله** سمعت محمد بن
الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله
یقول سمعت ابا بکر الحربی رحمه الله یقول سمعت سرّی
السقطی رحمه الله یقول رائت المعروف الکرخی رحمه الله
فی النوم کانه تحت العرش فیقول الله تعالی الملئکة من
هذا فیقولون انت اعلم یا رب فیقول هذا معروف الکرخی
سکر من حبی فلا یفیق الا بلقائی سرّی رحمہ اللہ میگوید معروف علیہ الرحمہ
را بعد نقل در خواب دیدم گوئی او در زیر عرش ایستادہ است خداوند تعالی
از فرشتگان می پرسید این کیست گفتند الٰہی تو بہتر میدانی گفت این
معروف کرخی است رحمہ اللہ مست دوستی من است هشیار نشود جز بلقاء
من مگر میگوید کہ این مستے است کہ ہیچ وقتے هشیار نشود **قوله** وقال معروف
رحمه الله قال لی بعض اصحاب داؤد الطائی ایاك ان
تترك بسرك العمل فان ذلك الذی یقربك الی رضا مولاك
فقلت وما ذلك العمل فقال دوام الطاعة لربك وحرمت

المسلمین والنصیحۃ لھم معروف کرخی رحمہ اللہ گفتہ است بعضے اصحاب داود طائی رحمہ اللہ مرا گفتند زنہار عمل را ترک نیاری بسبب صفا سرّے کہ ترا با خدا است زیرا چہ این اعمال مقرب بسوے خدا ست و رضاء خدا بدل است معروف کرخی رحمہ اللہ پرسید آں عمل چیست گفت ہمارہ طاعت خدا کنی و مسلمانان را حرمت داری و ہمارا نصیحت ایشان کنی ہمانچہ گفتہ اند التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ و در بعض نسخ لفظ بستر ک نیفتادہ است معنی درست ہمان است واگر باشد آن معنی ہم عنایت کردم واگر بستر ک باشد یعنی خواہی از مرداں بپوشی و ترک آری نہ از سبب ایں ترک میار قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن محمد بن عبد اللہ الدلال رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الحسن رحمہ اللہ یقول سمعت ابی رحمہ اللہ یقول رأیت المعروف الکرخی رحمہ اللہ فی النوم بعد موتہ فقلت ما فعل اللہ بک فقال غفر اللہ لی فقلت بزھدک او ورعک فقال لا بقبولی موعظۃ ابن السماک رحمہ اللہ ما قال معروف کنت مارّا بالکوفۃ فوقفت علی رجل یقال لہ ابن السماک وھو یعظ الناس فقال فی خلال کلامہ من اعرض عن اللہ بکلیتہ اعرض اللہ عنہ بجملتہ ومن اقبل علی اللہ بقلبہ اقبل اللہ برحمتہ الیہ واقبل بجمیع وجوہ الخلق الیہ ومن کان مرۃً ومرۃً فاللہ یرحمہ وقتا وقتا علیہ فوقع کلامہ علی قلبی واقبلت

علی اللہ تعالی وترکت جمیع ما کنت علیہ الا خدمت مولای
علی بن موسی الرضا علیہ السلام وذکرت ھذا الکلام
لمولای فقال یکفیک ھذا موعظۃ ان
اتعظت محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ میگوید معروف کرخی را رحمہ اللہ
بعد مردن او در خواب دیدم پرسیدمش خدا با تو چہ کرد معاملہ گفت بیامرزید
گفت بسبب زہد و ورع گفت نہ نصیحت ابن سماک را قبول کردم و
آنرا بعمل داشتم خدا بیامرزید و آن نصیحت چہ بود در راہ می گذشتم
ابن سماک رحمہ اللہ مردمان را پند می داد این سخن گفت ہر کہ از
خدا بہ تمامی خویش اعراض کند خدا نیز بجملت از و اعراض کند
و ہر کہ بدل بکلیہ خویش سوی خدا اقبال کند خدا بدل او برحمت خویش
اقبال کند ضمیر بجملتہ یا با للہ باز گردد یا بدان معرض خدا بجملتہ رحمت خویش
از و اعراض کند این سخن پند آوردم بر مولای خویش علی رضا رضی اللہ
عنہ او گفت اگر بدین سخن پند گیری بندہ باشد ترا این موعظت پند
دگر احتیاج نماند قولہ اخبرنی بھذہ الحکایۃ محمد بن الحسین شیخ قدس اللہ
سرہ میگوید این حکایت بر من محمد بن حسین گفتہ است قولہ قال
سمعت عبد الرحیم بن علی الحافظ ببغداد رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن عمر بن الفضل رحمہ اللہ
یقول سمعت علی بن موسی رحمہ اللہ یقول سمعت
السری السقطی رحمہ اللہ یقول سمعت معروفا یقول
ذلک وقیل لمعروف فی مرض موتہ اوص فقال اذا
مت فتصدقوا بقمیصی ھذا فانی اریدان اخرج من الدنیا

عریانا کما دخلقتها عریانا ومرّ بسقاء یقول رحمه الله من یشرب هذا الماء وکان صائما فنقده وشرب فقیل له الم تکن صائما فقال بلی ولکنی رجوت دعاء معروف را رحمه الله گفتند در مرض موت وصیّتے کن گفت پیراہن مرا صدقه دهید در دنیا برهنه آمده ام از دنیا برهنه روم وروزے معروف رحمه الله بر سقا گذشت مگر سقا شخصے معروف معتدبه بود یا خود هر سقا که بود سقا گفت رحمت کند خدائے تعالی کسے را که این آب خورد ومعروف صائم بود آن آب خورد وگفتند تو صائم بودی گفت آرے ولکن دعاء او را امید داشتم۔

ابوالحسن السری بن مغلس السقطی

قوله ومنهم ابوالحسن السرّی بن المغلس السقطی رحمه الله خال الجنید واستاذه وکان تلمیذ معروف الکرخی کان احد زمانه فی الورع والاحوال السنیة وعلوّ التوحید بعضے از ان مشائخ سری السقطی است بزرگ وآن رحمه الله خال جنید است واستاد جنید وشیخ سری سقطی شاگرد معروف کرخی بود رحمه الله یگانه روزگار بود در ورع واحوال ومقامات عالیه واسرار توحید **قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت عبید الله بن علی الطوسی رحمه الله یقول سمعت ابا عمرو بن علوان یقول سمعت ابا العباس بن مروق رحمه الله یقول قال بلغنی ان السری السقطی رحمه الله کان یکون فی السوق وهو من اصحاب معروف الکرخی رحمه الله فجاء [illegible] یوما ومعه صبّی یتیم وقال اکس هذا الیتیم قال سرت فکسوته ففرح به معروف وقال بغض الله الیك الدنیا**

وارحلت ممّا انت فیه قال فقمت من الحانوت ولیس
شی ابغض اِلَیَّ من الدنیا وکل ما انا فیه من برکات معروف
رحمه الله سری رحمه الله در بازار بدکان نشسته بود و معروف رحمه الله
باکودکے یتیمے آمد معروف سرّی را گفت این کودک را بپوشان مگر اندامش
برهنه بود سری بپوشانید معروف رحمه الله علیه دعا کرد گفت خدائے تعالی
دنیا را بر تو دشمن گرداند یعنی دل تو دنیا را دشمن دارد و از آنچه تو در آنی برهاند را ک
را منقوطه هم درست آید و غیر منقوطه هم سری رحمه الله علیه میگوید از دکان خواستم
و هیچ شئ نزدیک من دشمن تر از دنیا نبود و هرچه مرا هست از برکت دعائے
معروف است قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله
یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت ابا
عمر الا نماطی رحمه الله یقول سمعت الجنید رحمه الله
یقول ما رأیت اعبد من السرّی رحمه الله انت علیه
ثمان وتسعون سنة ما یرّی مضطجعا الا فی علة الموت جنید
رحمه الله میگوید هیچ یکے را عابد تر از سرّی ندیدم رحمه الله نود هشت سال
بروگذشت هیچ وقتے اورا در تکیه ندیدم مگر در علّت موت که او بغلطید
قوله وحکی عن السرّی رحمه الله انه قال التصوف اسم
لثلثة معانی وهو الذی لا یطفئ نور معرفته نور ورعه
ولا یتکلم بباطن فی علم یتقضه علیه ظاهر الکتاب ولا تحمله
الکرامات علی هتک استار محارم الله مات السری سنة
سبع وخمسین ومائتین سری گفت رحمه الله تصوف نام است مر
معنی را یعنی وقتے که آن سه معنی جمع شود آنگه تصوف باشد و آن سه معنی چیست

نور معرفت او نور ورع او را فرو نشاند سخنے نگوید در علم معرفت و حقیقت کہ آنرا نشاند
ظاہر کلام اللہ مخالف باشد و اگر خارقے در وے پیدا باشد این نباشد
کہ خوارق او ہتک استار محارم اللہ کند ہتک محارم صیت تعظیم او را ترک
آرد و بر مواجب او زود اگر در نفس او چیزے زاید بداں چنداں التفاتے
نکند قولہ مات السری رحمہ اللہ سری از ہجرت دویست پنجاہ ہفت
سال مرد پس او تبع تابعین نباشد مگر ازیں جہت کہ معروف را دریافتہ بود
ہرچہ در رایۃ است تابعین است ہرچہ در دویست است تبع تابعین بعد آں
تبع تابعین نماند قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ
یحکی عن الجنید رحمہ اللہ انہ قال سالنی السری رحمہ اللہ
یوما عن المحبۃ فقلت قال قوم ھو الموافقۃ وقال قوم الایثار
وقال قوم کذا وکذا فاخذ السری جلدۃ ذراعہ ومدھا فلم یمتد
ثم قال وعزتہ لو قلت ان ھذہ الجلدۃ یبست علی ھذا العظم
من محبتہ لصدقت ثم غشی علیہ فلون وجھہ کانہ قمر
مشرق وکان السری رحمۃ اللہ بہ ادمۃ ابو علی دقاق رحمہ اللہ از جنید
علیہ الرحمہ حکایت میکرد گفت روزے سری علیہ الرحمہ مرا از محبت پرسید
جنید علیہ الرحمہ گفت قومے عبارت از طاعت کردہ اند و موافقت و قومے
از ایثار و بذل سری رحمہ اللہ دست بر پوست بازوے خود زد و پوست با استخوان
دست چنان خشک متصل شدہ بود کہ برنیامد سری رحمہ اللہ گفت اگر گویم پوست
من بدیں استخوان من بمحبت او خشک شدہ راست گفتہ باشم این سخن گفت
بیہوشانہ افتاد و رنگ روے او ہمچو نور مہ درخشندہ گشت و او برنگ اصل
خویش سبز رنگ بود قولہ یحکی عن السری علیہ الرحمہ انہ قال

منذ ثلثین سنة فی الاستغفار عن قولی الحمد لله مرة قیل
وکیف ذاک قال وقع ببغداد حریق فاستقبلنی احد فقال
لی نجا حانوتك فقلت الحمد الله فمنذ ثلثین سنة انا
نادم علی ما قلت حیث اردت لنفسی خیرا مما للمسلمین سری رحمة الله
گفتہ است سی سال استغفار کردم از آنکہ یکبار الحمد لله گفتم پرسیدند چون باشد
گفت یکبار سے در بازار آتش افتاد و کانہا سوخت کسے مرا گفت دکان
تو سلامت است من گفتم الحمد لله اکنون پشیمانم بدانچہ مسلمانان را زیان باشد
و من خود را بہتر از ایشان دانستم و گفتم الحمد لله قوله قال سمعت ابا بکر الرازی
رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الجحری یقول سمعت السری انه
قال انا انظر فی انفی فی الیوم کذا مرة مخافة ان یکون قد اسود
وجهی خوف من الله لون یسود صورتی لما تعاطاه سری میگوید
رحمہ اللہ روزے چند بار در روے خود را بینم خوف آنکہ نباید سیہ شدہ باشد
سبب کار سے کہ از من فوت آید الف گفتہ است وجہ مراد داشتہ است
معلوم است کہ الف را تحفہ روے گویند مقصود این دارد بدان حد خوف و بدان
حد تحفظ و تشخص و قت خود بودے کہ آن قدر خوف داشت این بدانی ہر کہ
با خدا مقرب است از نہاد روے بسیار باشد قوله سمعت محمد
بن الحسین الخشاب رحمه الله یقول سمعت جعفر بن
محمد بن نصیر رحمه الله یقول سمعت الجنید یقول سمعت
السری رحمه الله یقول اعرف طریقا مختصرا اقصد الی الجنت
فقلت له ما هو فقال لا تسال من احد شیئا ولا تاخذ
من احد شیئا ولا یکن معك شئ تعطی احدا جنید رحمۃ اللہ

میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم گفت رہے مختصرے نزدیک بسوے بہشت میدانم گفت چیست آن گفت از کسے چیزے مخواہ واز کسے چیزے مگیر واگر کسے چیزے خواہد با تو آں نباشد کہ چیزے دہی **قولہ سمعت** عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر السراج الطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید یقول سمعت السری رحمہ اللہ یقول اشتہی ان اموت ببلد غیر بغداد فقیل لہ ولم ذاک فقال اخاف ان لا تقبلنی قبری فاقتضح جنید رحمہ اللہ میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم کہ میگفت آرزو دارم کہ غیر بغداد جاے میرم می ترسم کہ زمین گور من مرا قبول نکند و مرا برون اندازد و میان اقران و اہل خویش فضیحت شوم **قولہ** سمعت عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن بن عبد اللہ بن طوسی الطرطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ الفوطی الطرطوسی الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت السری رحمہ اللہ یقول اللہم مہما عذبتنی بشیء فلا تعذبنی بذل الحجاب جنید رحمہ اللہ میگوید از سری علیہ الرحمہ شنیدم کہ می گفت الٰہی بہر چہ عذاب کنی مرا لیکن بگر بذل حجاب عذاب مکنی ہر حجاب شد ذل شد و ہیچ عذاب بالاتر ازیں نیست کہ از محبوب خویش محجوب ماند **قولہ** سمعت عبد اللہ بن یوسف الاصبہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت الحریری رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول دخلت یوما علی السری

وهو يبكي فقلت ما يبكيك فقال جاءتني البارحة الصبية فقالت
انی یا ابت هذه ليلة حارة وهذا الكوز اعلقه ههنا ثم انه
حملتني عيناي فنمت فرائت جارية من احسن الخلق قد نزلت
من السماء فقلت لمن انت قالت لمن لا يشرب الماء المبرد
في الكيزان وتناولت الكوز فضربت به الارض قال الجنيد
رحمه الله فرائت الخزف المكسور لم يرفعه ولم يمسه
حتى عفى عليه التراب جنید رحمہ اللہ میگوید بر سری علیہ الرحمہ رفتم می بینم می گرید از سبب
گریہ پرسیدم گفت دخترے آمد دریں معلقہ این کوزہ را آویخت گفت
ہوا گرم است آب سرد شود وقت سحر بخوری خفتم در خواب رفتم دیدم دخترکے
در غایت حسن وجمال از آسمان فرود آمد او را پرسیدم براے کہ فرود آمدۂ
گفت براے کسے کہ کوزہ در معلقہ ننہد تا آب سرد شود و در سحر بخورد ایں
سخن گفت و کوزہ را بر زمین زد بشکست پرکالہاء کوزہ شکستہ در زمین
ماند تا آنکہ خاک بر آن پرکالہا افتاد پوشیدہ شد این احتمال دارد کہ او
بخدا چناں مشغول است کہ پرواے آن ندارد کہ آنرا دور کند یا براے
تنبیہہ خویش را دور نمی کرد۔

قوله ومنهم ابو نصر بشر بن الحرث الحافي اصله من
مرو وسكن ببغداد ومات بها وهو ابن اخت علي
بن خشرم مات سنة سبع وعشرين ومائتين وكان
كبير الشان وكان سبب توبته انه اصاب في الطريق
كاغذا مكتوبا عليها اسم الله تعالى وطشتها الاقدام
فاخذها واشترى بدرهم كان معه غالية فطيب

ابو نصر بشر بن الحرث حافی

بها الکاغذ وجعلها فی شق حائط فرای فیما یری النائم کان قائل یقول له یا بشر طیبت اسمه لاطیبن اسمک فی الدنیا والآخرة بعضے کہ قول وفعل ایشاں متبع است ابونصر بشر بن الحرث حافی ا اصل او از مرو است ومسکن او بغداد ست وہم در بغداد مرده است و اوشریف بود زیرا چه مادر بشر خواہر علی خشرم است رحمه الله واو سیدے حسنی است غرض دارد کہ اورا نسبتے با اہل بیت است ودر وے یک شرف ایں ہم است ویست بست ہفت سال از ہجرت بود کہ مرده است ایں ہم قرین تبع تابعین باشد چنانچه سری رحمه الله در کار دین ودر ورع وتقوی بس مرتبه بلند داشت وسبب توبهٔ او میگویند در ره کاغذ افتاده بود در پائمال مردماں آں را برگرفت درمے باوے بود غالیه خرید وبداں کاغذ انداخت ودر شق دیوارے داشت شب را در خواب دید کہ نام مارا نوخشبوے کردی انام ترا در دنیا وآخرت خشبوے کردیم بیدار شد ودر آنچه بود توبه کرد بخدائے مشغول شد وسبب توبهٔ او نوع دگر ہم نویسند او کاغذے یافت دراں نام خدا بود او پائمال می شد اورا برگرفت وخوشبوے کرد ودر گوشه داشت دوم روز آں خمارہ شسته با یاراں دراں کار بود شخصے آمد بر در بشر آواز داد بشر پائے برہنه بیرون آمد او گفت خدا تعالی گفته است تو نام مارا خوشبوے کردی وتعظیم داشتی انام ترا در دنیا وآخرت معظم کردیم وخوشبوے کردیم او ہماں جا استاده پا برہنه توبه کرد وبخدا مشغول شد والبته بعد ازاں پا افزار نپوشید گفت مرا ہماں حال خوش می آید کہ با خدا آشتی کردم قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمة الله علیه یقول مر بشر ببعض الناس فقالوا هذا الرجل لا ینام باللیل کله ولا یفطر الا فی کل ثلثة ایام مرة فبکی بشر فقیل له فی ذلك فقال انی لا اذکر

انی سهرت لیلة کاملة ولا انی صمت یوما لم افطر من اللیة ولکن
الله سبحانه یلقی فی القلوب اکثر مما یفعله العبد لطفاً منه
سبحانه وکرماً ثم انه ذکر ابتداء امر کیف کان علی ما ذکرناه
ابو علی دقاق رحمه الله گفت بشر علیه الرحمه بعض مردمان می گذشت ایشان گفتند
این مردے است که تمام شب بیدار می باشد و بعد سه روز افطار می کند بشر
علیه الرحمه این سخن بشنید و می گریست سبب گریه پرسیدند گفت خداوند سبحانه
در دل مردماں القا می کند بیش از آنکه بنده می کند سبب لطفے و کرمے که دارد
پس آن شب اصلا نخفت و بعد سوم روز افطار می کرد **قوله** سمعت الشیخ
ابا عبد الرحمن السلمی یقول محمد بن عبد الله الرازی یقول
سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن بن ابی حاتم رحمه الله یقول
بلغنی ان بشر ابن الحرث الحافی رضی الله عنه قال رأیت النبی
صلی الله علیه وسلم فی المنام فقال لی یا بشر أتدری لم
رفعك الله من بین اقرانك قلت لا یا رسول الله قال باتباعك
بسنتی وخدمتك للصالحین ونصیحتك لاخوانك ومحبتك
لاصحابی واهل بیتی بلغك منازل الابرار شبے در خواب رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم بابشر رحمه الله گفت میدانی خداے تو ترا بمرتبه بلند
بچه رسانید گفت نمی دانم یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم رسول علیه السلام فرمود
بسبب آنکه پیش روی سنت من کردی و مردمان صلح را حرمت داشتی و با یاران
هم کار صحبت کردی و یاران مرا دوست داشتی و اهل بیت مرا دوست گرفتی
و در بعض نسخ افتاده است ونصیحتك لاخوانك هم معنی درست ولایق
است همین کار بود که ترا مقام ابرار رسانید **قوله** سمعت محمد بن

الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن عبد الله الرازی یقول سمعت بلال الخواص رحمه الله یقول کنت فی تیه بنی اسرائیل فاذا رجل قام عندی فتعجبت ثم الهمت انه الخضر فقلت له بحق الحق من انت فقال اخوك الخضر فقلت ان اردت ان اسالك فقال سل فقلت ما تقول فی الشافعی رحمه الله قال هو من الاوتاد فقلت ما تقول فی احمد بن حنبل قال رجل صدیق قلت فما تقول فی بشر بن الحرث فقال لم تخلق بعده مثله فقلت بای وسیله رایتك فقال ببرك بامك بلال خواص رحمه الله میگوید در تیه بنی اسرائیل بودم ناگاه مردے بشر آمد پس عجب پنداشتم که یکایک که آمد بعده در دل افتاد که این خضر است گفتم بحق حق راست گو تو کیستی گفت برادر تو ام خضر رحمه الله گفتم مرا خوش می آید که از تو چیزے پرسم گفت بپرس گفتم در حق شافعی چه میگوئی او چه مرتبه دارد گفت او مرتبهٔ اوتاد دارد گفتم در باب احمد حنبل رحمه الله چه می گوئی گفت او مردے صدیق است گفتم در باب بشر چه می گوئی گفت بعد او مثل او نباشد نادره است گفتم کدام کار نیك کردم که با تو ملاقات شدم گفت بمادر خود باربودهٔ بدین ملاقات شدی

قوله سمعت الاستاذ ابا علی رحمه الله یقول انی بشر الحافی باب المعافی بن عمران فدق علیهم الباب فقیل من انت فقال بشر الحافی رحمه الله فقال بنیة من داخل اللذلو اشتریت نعلا بد انقین لذهبك عنك اسم الحافی اخبرنی بهذا الحکایة محمد بن عبد الله الشیرازی

المعافی

رحمہ اللہ گوید بشر حافی بر در معاف عمران آمد در کوفت گفتند کیستی تو گفت
بشر حافی دختر معاف از درون خانہ گفت اگر بدو دانگ نعلین خری ایں اسم
حافی از تو برود و ایں حکایت را بشر خود می گفت کہ آں دختر مرا این سخن گفت
و ایں دلیل بر شکستگی بشر و قبول سخن حق باشد قولہ قال حدثنا عبد العزیز
بن الفضیل رحمہ اللہ قال حدثنی محمد بن سعید رحمہ اللہ قال
حدثنی محمد بن عبد اللہ قال سمعت عبد اللہ المغازلی رحمہ اللہ یقول سمعت
بشراً یذکر ھذہ الحکایۃ وسمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا الحسین الحجاجی رحمہ اللہ یقول سمعت المحاملی
یقول سمعت الحسن مسوحیّ یقول سمعت ابا الفضل العطّار
رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن علی الدمشقی رحمہ اللہ یقول
قال لی ابو عبد اللہ بن الجلاء رحمہ اللہ علیہ رایت ذا النون
وکانت لہ العبارۃ ورایت سھلا وکانت لہ الاشارت ورایت
بشر بن الحرث وکان لہ الورع فقیل لہ فالی من کنت تمیل فقال بشر بن الحرث استاذنا
عبد اللہ جلاء میگوید ذو النون را رحمہ اللہ دیدم او مرد صاحب عبارت بود یعنی سخنے کہ ازو پرسیدندے بعبارت
بیان کردے و سہل را رحمہ اللہ دیدم او صاحب اشارت بود حقائق و معارف
را اشارت کردے بعبارت بیان نکردے و بشر را رحمہ اللہ دیدم ورع مختص
او بود پرسیدندش میان ایں ہر سہ میل یکہ داری گفت بشر استاد ماست
قولہ وقیل انہ اشتھی الباقلیٰ سنین فلم یاکلہ فرؤی الباقلا
فی المنام بعد وفاتہ فقیل لہ ما فعل اللہ تعالی بک فقال
غفر لی وقال کل یا من لم یاکل لاجلنا واشرب یا من لا
یشرب لاجلنا بعد مردن او در خواب دیدند گفتند خدا با تو چہ کرد گفت ہوس

باقلی داشتم و برائے خدایرا نخوردم ایں ہوس و شہوت نفس دشمن
خداست خداوند تعالی بیامرزیدمرا و گفت ہرچہ خوش آید بخور اے کسے
کہ ہرچہ خوش آمد از کردہ ما نخوردی بیاشام آں قدر کہ خوش آید و آنچہ
خوش آید شیر و شہد و شراب اے کسے کہ از کردہ ما نیاشامیدی سخن
دریا کول بود مگر آب ہم نفس را سیراب بہوائے نفس نداده است قوله
اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی قال اخبرنا عبد الله
بن عثمان بن یحیی رحمه الله قال حدثنا ابو عمرو ابن سماك
قال حدثنا محمد بن عباس رحمه الله قال حدثنا
ابو بکر بن بنت معاویة رحمه الله قال سمعت ابا بکر
بن عفان رحمة الله علیه یقول سمعت بشر بن الحرث
رحمه الله یقول انی لاشتهی الشواء منذ اربعین سنة
ما صفا لی ثمنه وقیل لبشر رحمه الله بای شیء یاکل الخبز
فقال اذکر العافیة واجعلها ادامك بشر حافی رحمہ اللہ
گفت چہل سال آرزوے بریاں داشتم مرا وجہے بے شبہ نشد کہ آں را
بخرم بخورم قولہ وقیل لبشر گفتہ شد مر بشر را ان بچہ خورند گفت ان
از وجہ حلال کن و عافیت را نان خورش ساز و معنی دگر ان برائے چہ خورند
برائے قوام بنیہ را یا برائے چہ خورند بشر رحمہ اللہ گفت عافیت را یاد کن
و آنرا نان خورش ساز چنانکہ گویند نان خشک در کاہ انداز و چندان
بخاکہ آن نان نا نخورش شود قوله اخبرنا محمد بن الحسین
قال اخبرنا عبد الله بن عثمان رحمه الله قال حدثنا
ابو عمرو ابن السماك رحمه الله قال حدثنا عمر بن سعید

قال حدثنا ابن ابی الدنیا قال قال رجل لبشر الحکایۃ و
قال بشر لا یحتمل الحلال السرف بشر رحمہ اللہ گفتہ است
حلال احتمال نکند اسراف را یعنی در محل خرج شود قولہ ورأی بشر
علیہ الرحمۃ فی المنام فقیل لہ ما فعل اللہ بک فقال غفر لی
واباح لی نصف الجنۃ وقال لی یا بشر لو سجدت لی علی الجمر
ما ادیت شکر ما جعلت لک فی قلوب عبادی وقال
یا بشر لا یجد حلاوۃ الآخرۃ رجل یحب ان یعرفہ الناس
بشر را رحمہ اللہ در خواب دیدند گفتند خدا با تو چہ کرد گفت نیمے بہشت مرا مباح
کرد و گفت اے بشر اگر بر آتش مرا سجدہ می کردی شکر انکہ گردانیدم من
ترا در دلہائے بندگان نجا نمی آوردی قولہ وقال یا بشر مردے کہ در دل او آن باشد
کہ مردماں او را بشناسند حلاوت آخرت نیابد۔

ابوعبداللہ بن الحرث المحاسبی

قولہ ومنہم ابو عبد اللہ بن الحرث بن اسد المحاسبی
رحمہ اللہ عدیم النظیر فی زمانہ علما و ورعا و معاملۃ وحالا بصری
الاصل مات ببغداد سنۃ ثلث واربعین ومائتین قیل
انہ ورث من ابیہ سبعین الف درہم فلم یاخذ منہ شیا
لان اباہ کان یقول بالقدر فرأی فی الورع ان لا یاخذ من میراثہ
شیئا وقال صحت الروایۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا
یتوارث اھل ملتین شیأ بشئ بعضے ازاں معتبراں و معتمداں کہ قول و
فعل ایشاں در دین حجت است حرث محاسبی است علیہ الرحمہ والغفران مبالغتے
در ورع داشت پدر او مرد ہفتاد ہزار درہم گذاشت حارث میراث نگرفت مگر
پدر او معتزلی بود و است زیرا چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است القدری

مجوس ہذہ الامۃ حارث گفت در اختلاف دین میراث نیست قول رسول است صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اھل ملتین و ملت مختلف یکدیگر میراث نہ برند **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت یحیی بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد بن نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت محمد ابن مروق یقول مات الحرث المحاسبی رحمہ اللہ وھو محتاج الی درھم وخلف ابوہ ضیاعاً وعقاراً فلم یاخذ منہ شیئاً ابن مروق میگوید حارث رحمہ اللہ مرد و او محتاج یک درم بود پدر او میراث گزاشتہ بود ہیچ ازاں برنگرفت **قولہ** سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان الحرث المحاسبی علیہ الرحمۃ اذا مدّ یدہ الی طعام فیہ شبھۃ تحرک علی اصبعہ عرق قال ابو عبداللہ رحمہ اللہ فکان یمتنع منہ شیخ قدس اللہ روحہ از ابو علی دقاق شنیدکہ حارث علیہ الرحمہ دست بطعامے بردے و اگر دراں طعام شبہتے بودے رگے در دست وے بجنبیدے او دانستے کہ ایں شبہتے دارد دست گرد آوردے جاے دگر بنشستے اندر حلق نرفتے وجاے دیگر میگویند انگشت او ایستادہ شدے ماندے برائے لقمہ گرد آوردن میسر نشدے **قولہ** وقال ابو عبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ اقتدوا بخمسۃ من شیوخنا والباقون سلموا لھم حالھم الحرث بن اسد المحاسبی والجنید بن محمد وابو محمد رویم وابو العباس بن عطا وعمرو بن عثمان المکی رحمھم اللہ لانھم جمعوا بین العلم والحقایق عبداللہ خفیف رحمہ اللہ گفتہ است بہ پنج نفر از مشائخ ما اقتدا کنید و باقیاں اگرچہ حال ایشاں سنیہ است اما چو جمع نکردہ اند با علم ظاہر عموم خلق را از ایشاں نفع

نباشد و آن پنج مشایخ حرث محاسبی و جنید و ابو محمد رویم و ابو العباس عطاء عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ علیہم زیرا چہ ایشاں میان علم ظاہر و حقایق و معارف تطبیقے دادہ اند حقایق را بر صورتے بیان کردہ اند کہ ہیچ مر ظاہر را مخالف نباشد معنی دیگر حقایق را بر حقایق داشتہ اند و ظاہر را بر ظاہر و دیگر حقایق را اصول شناختہ اند و ظاہر را بر آں فروع نکردہ اند چنانچہ شیخ محی الدین ابن اعرابی **قولہ** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی الطوسی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر الخلدی رحمہ اللہ یقول سمعت ایا عثمان المبلدی رحمہ اللہ یقول قال الحرث المحاسبی رحمہ اللہ من صحح باطنہ بالمراقبۃ والاخلاص زین اللہ تعالی ظاہرہ بالمجاہدۃ واتباع السنۃ حارث رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ تصحیح باطن کرد یعنی باطن را راست درست بریں آورد کہ کار او جز برائے خدا را نیست طلب او جز خدا چیز دیگر نیست چو ایں درویش مستقیم است ہر آئینہ مراقبہ لازم حال او باشد از آنچہ ہمارہ محبوب در محضر محب است و ہماں وخیالاً و تصوراً بہر چہ گوئی گوئی البتہ او در محضر می باید اینچنین کسے را خداوند سبحانہ و تعالیٰ بیاراید ظاہر او را بمجاہدہ نفس و باتباع سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مجاہدہ بر صفتے کند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ کردہ است **قولہ** وحکی عن الجنید رحمہ اللہ انہ قال مر بی یوما الحرث المحاسبی رحمہ اللہ فرایت فیہ اثر الجوع قلت یا عم تدخل الدار وتتناول شیا فقال نعم فدخل الدار وطلبت شیا اقدمتہ الیہ وکان فی البیت شئ من طعام حمل من عرس قوم فقدمتہ الیہ فاخذ لقمۃ وادارہا فی فمہ مرات ثم انہ قام والقاہا

فی الدهلیز ومر فلما رایته بعد ذلك بایام قلت له فی ذلك فقال
انی کنت جایعاً واردت ان اشرك باکلی واحفظ قلیلك و
لکن بینی وبین الله علامة ان لا یسوغنی طعاماً فیه شبهة
فلم یمکنی ابتلاعه فمن این کان ذلك الطعام فقلت له انه
حمل من دار قریب لی من العرس ثم قلت تدخل الیوم فقال
نعم فقدمت الیه کسیرة کانت لنا فاکل وقال اذا اقدمت
الی فقیر شیئاً فقدم مثل هذا جنید علیه الرحمه میگوید روزے حارث رحمه الله
بمن گذشت اثر گرسنگی در روے وے دیدم گفتم در خانه درمی آئی وچیزے
میخوری گفت آرے حارث رحمه الله درون خانه در آمد چیزے در خانه طلبیدم
تا پیش او آرم ودر خانه طعامے بود که از عروسی کسے آمده بود لقمه ازاں در دہان
انداخت وچند بار در دہن گردانید پس آں حرث رحمه الله خاست وآن
لقمه در دهلیز از دہن انداخت ورفت پس آں بعد چند گہے دیدم وازاں حال
پرسیدم چه بود که لقمه انداختی ورفتی گفت من گرسنه بودم خواستم با تو بلقمه شریک
شوم ودل تو نگاه دارم که تو می طلبی برائے خاطر تو آمدم ولیکن طعامے
که در وشبه باشد در حلق من زود ابتلاع او مرا ممکن نشد که اورا فرو برم بگو
از کجا بود آن طعام در خانهٔ تو این چنیں طعام چه نسبت گفت در خانه همسایه عروسی
بود آں طعام ازاں خانه آمده بود باز گفتم امروز میخواہی درون در آئی گفت آرے
پس پرکاله نانے بود پیش او آوردم او خورد وگفت اگر پیش فقیرے طعامے آری
مثل این طعام بیار اینجا شکلے می آید اگر علامت آں بود که رگے جنبیدے خود
در دہن چرا گرفت تا عدم امکان ابتلاع علامت شود برائے شبه را الله اعلم
مگر آنکه گہے چنیں بود وگہے چناں یا آنکه برائے خاطر جنید رحمه الله ابتدا ازا تباع

نکرد چو در دہن انداخت و آن امکان ابتلاع نہ ضرورت پیش او نینداخت
بیرون آمد و ہلیز انداخت تا آنکہ بالا گفتہ است واحفظ قلبك۔

ابوسلیمان داود بن نصر الطائی

قولہ ومنہم ابو سلیمان داود بن نصر الطائی رحمہ اللہ وکان کبیر الشان اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ قال اخبرنا ابو عمرو بن مطر رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن المسیّب رحمہ اللہ قال حدثنا ابن خبیق رحمہ اللہ قال قال ابو یوسف یوسُف ورث داود الطائی عشرین دینارا فاکلھا فی عشرین سنۃ بعضے ازاں مشائخ کہ شالستہ اقتدا اند داود طائی است رحمۃ اللہ علیہ ابو یوسف فقیہ علیہ الرحمہ گفتہ است داود طائی رضی اللہ عنہ بیست دینار از پدر میراثش رسیدہ بود بیست سال زیست در ہر سالے یکان دینار خرچ کرد ہم چنین معلوم می شود ایں بست دینار بود سائل وضیف را وخرچ را ہمبریں اقتصار میکرد صوفی می تواند چند روزے گرسنگی اختیار کند قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان سبب زھد داود الطائی رحمہ اللہ انہ کان یمر ببغداد یوما تنخاع المطروحون بین یدی حمید الطوسی فالتفت داود رحمہ اللہ فرای حمید فقال داود رحمہ اللہ اف لدنیا سبقك بھا حمید فلزم البیت واخذ فی الجھد والعبادۃ شیخ قدس اللہ سرہ العزیز گفتہ است از استاذ ابو علی دقاق رحمہ اللہ شنیدم سبب زہد داود علیہ الرحمہ چہ بود روزے در بغداد می رفت تنخیہ کردند او را یعنی چنانچہ رسم است پیش ملوک چند نفر ہمچناں میگفتند ودر شوید داود علیہ الرحمہ سر پیش کرد دید کہ حمید است گفت اف لدنیا خواری باد مرد دنیا را کہ حمید

سابق شدہ است اورا یعنی مالک شدہ است اورا و در ملک او در آمد پس لازم گرفت خانہ را شروع کرد در کوشش عبادت چو دنیا را بدیں خواری دید کہ ہمچو حمیدے را دست دادہ است ہمت حمیت مرد نباید کہ متوجہ این چنین شئے شود مرد مومن را خصوص عاقل را نشاید دست در آں زند کہ دیگرے با وے شرکت برد خصوص رذیلے ذلیلے کہ در حسابے در نیاید اورا بیند کہ بر وقادرست فالحذار والحذار ایہا الاحرار قولہ وسمعت ببغداد بعض الفقراء یقول انّ سبب زھدہ انہ سمع نائحۃ تنوح بایّ خدیک تبدی البلی وای عینیک اذن سالا شیخ رحمہ اللہ میگوید از بعض فقراء بغداد شنیدم سبب زہد داود ایں بود عورتے نوحہ گری میکرد مرتبہ ایں بود بایّ خدیک بکدام دو خد تو کہ بلی ظاہر خواہد شد یعنی گداخت و خواہد ریخت و بکدام دو چشم تو کہ خواہد ریخت یعنی کدام رخسارہ است و کدام چشمے است یعنی بدیں حسن و بدیں جمال کہ خواہد ریخت داؤد شنید ایں فکر در دلش او نمود البتہ در ہر چہ باشی باش نہایت کار فنا و زوال باشد مرد عاقل و ہوشمند بفانی و زائل متعلق نشود قولہ وقیل کان سبب زھدہ انہ کان یجالس ابا حنیفہ رضی اللہ عنہ فقال لہ ابو حنیفۃ یوما یا ابا سلیمان اما الاداۃ فقد احکمناھا فقال لہ داود فایّ شئ نفعل فقال العمل بہ قال داود رحمہ اللہ علیہ فنازعتنی نفسی الی العزلۃ فقلت لنفسی حتی تجالسھم ولا تتکلم فی مسئلۃ قال فجالستھم سنۃ لا اتکلم فی مسئلۃ وکانت المسئلۃ تمر بی وانا الی الکلام فیھا اشد نزاعاً من العطشان الی الماء البارد ولا اتکلم بہ ثم صار امرہ الی ان ما صار و چنیں ہم گفتہ اند سبب انقطاع

واختیار تعبّد و انزواے داود علیہ الرحمہ چہ بود وقتے امام رضی اللہ عنہ باداود رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است اقرار را استوار چنانچہ باید کردیم داؤد علیہ الرحمہ گفت پس ایں چہ کنیم امام رضی اللہ عنہ فرمود دست اقرار را در عمل آریم دانستیم چہ باید کرد چہ نباید کرد کردنی را بکنیم و ناکردنی را ترک آریم از لازمۂ ایں سوال وجواب ایں سخن درست آید برلے چہ کنیم گویند برائے نجات راگویند برلے درجات را برائے قربات راگویند برائے تجلیات راہمیں مقالات و ہمیں حالات دامن گیرد داود علیہ الرحمہ شد حتی اختار الخلوۃ والعزلۃ والانزواء عن الناس خواستم من این اختیار کنم نفس من با من منازعت کردنی خواہد کہ از مردم اللہ فی اللہ گوشہ گیرد پس گفتم نفس خود را ترا ایں قدر بسندہ باشد بیارم میاں مردماں بنشانم وورگفت و شنید با ایشاں شریک نباشی وچنیں بودے مسئلہ و سخنے برمن گذشتے و برائے سخن گفتن دراں مرا سخت تر ازاں دل کشیدے کہ تشنہ را سوے آب و برنفس من ایں سخت ترین مجاہدہا بود تا آنکہ کار او گشت آنجا کہ گشت اما ابتداے او ایں بود **قولہ** وقیل حجم جنید الحجام داود طای رحمہ اللہ فاعطاہ دینارا فقیل ھذا اسراف فقال لاعبادۃ لمن لامروۃ لہ جنید حجامے بود داود طائی رحمہ اللہ را حجامت کرد داود علیہ الرحمہ او را یک دینار داد مگر ہماں حجام گفت برائے ایں کار را دینار داون اسراف است داود علیہ الرحمہ گفت او را عبادتے درست نباشد کہ او را مروتے نباشد گوئی منع کرد کہ ایں اجرت نیست کہ تو اسراف نام نہی ایں مروت است **قولہ** وکان یقول فی اللیل الٰھی الدنیا تبتہ ھمک عطل علیّ ھمومی الاسبّاب وحال بینی وبین الزاد تیہا اخذا ایں راز درمیاں نہادے اے خدائے من اے آفریدگار من قصد تو جملہ مقاصد

سہ یعنی حجامے بود کہ جنید نام داشت ۔ع ح

راوجملہ اسباب ہر مقصدے را برمن بیکار گردانیدہ است یعنی مرا
از ہمہ بیکار گردانیدہ است۔ نظم

باغم تو الفت ہمخانگی است از دگراں وحشت و بیگانگی است

تا ایں ہم را ہر کسے بگمان خود چہ معنی گوید دقیق ترین آن معانی این باشد

نظم

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست عجب اینست کہ من واصل سرگردانم

واصل سرگردانم

قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ قال حدثنا
محمد بن یوسف رحمہ اللہ قال حدثنا سعد بن عمرو قدس اللہ
سرہ قال حدثنا علی بن حرب الموصلی رحمہ اللہ قال حدثنا اسمٰعیل
بن زیاد الطائی رحمہ اللہ قال قالت دایۃ داود الطائی رحمہ اللہ
لداود اما تشتھی الخبز فقال ما بین مضغ الخبز وشرب القدیت
قراءۃ خمسین آیۃ دایہ داود رحمہا اللہ بر داود گفت میخواہی نان بخوری
گفت میان خائیدن نان وریزہ کردہ فرو بردن و یا آب خوردن پنجاہ آیت
تواں خواند یعنی قرآن خاملہ یا نان و آب خورم چہ بہتر یعنی نان نخورم و وقت را بخواندن
قرآن مشغول دارم قولہ ولما توفی راہ بعض الصالحین فی المنام وھو
یعذب فقال لہ مالک فقال الساعۃ تخلصت من السجن فاستقبلہ
الرجل فارتفع الصیاح مات داود الطائی رحمہ اللہ چنین گویند
شبے کہ داود علیہ الرحمۃ مرد بعضے صالحاں در خواب دیدند دریں حالت کہ او میرفت
اورا پرسیدند سبب چیست کہ ہمی دوی گفت ایں زمان از بندیخانہ خلاص یافتم
شخص بیدار شد و گریاں شد کہ داود علیہ الرحمہ مرد قولہ وقال لہ رجل اوصنی
فقال عسکر الموتیٰ ینتظرونک مردے داود علیہ الرحمہ را گفت وصیت کن الموت

لشکر مردگان ترا منتظر اند یعنی البتہ بمیری فعلی ہذا وقت را غنیمت دار
و کارے کن کہ بعد مردن پشیمانی آرد **قولہ** ودخل بعضهم علیه فجعل
ینظر الیه فقال ما علمت انهم کانوا یکرهون فضول النظر کما یکرهون فضول الکلام
و بعض مردم بروادر رحمہ اللہ آمدند و شخصے بسیار طرف او می دید گفت چنانچہ
بسیار گفتن مکروہ است ہمچناں بسیار دیدن مکروہ ہست **قولہ** ودخل
بعضهم علیه فرای جرة ملاء انبسطت علیها الشمس فقال
له الا تحملها قال حیث وضعتها لم یکن شمس وانا استحیی
ان یرانی امشی لما فیه حظ نفسی سبوے در صحن نہادہ بر اں آفتاب
آمد و آب گرم می شد شخصے گفت این را در سایہ نداری گفت وقتے کہ من
اینجا نہادم آفتاب نبود مرا شرم از خدا می آید کہ خدا مرا بیند دریں حال کہ من ہوائے
نفس چندگامے بزنم **قولہ** اخبرنا عبد الله بن یوسف اصفهانی
رحمه الله قال اخبرنا ابو اسحق ابراهیم بن محمد بن یحیی
المزکی رحمه الله قال حدثنی قاسم بن احمد رحمه الله
قال سمعت میمون الغزال رحمه الله قال قال ابو الربیع الواسطی
رحمه الله قلت لداود الطائی اوصنی فقال صم عن الدنیا واجعل
فطرك الاخرة وقم من الناس کفرارك من الاسد ابو الربیع واسطی
رحمہ اللہ داود علیہ الرحمہ را گفت مرا وصیت کن گفت از دنیا امساک کن و
آخرت را افطار خود ساز در حدیث است صوموا لرویة وافطروا لرویة
مردم محدث ضمیر رویت را بر شہر دارند یعنی شہر رمضان بینند روزہ دارند
شہر شوال بینند افطار کنند محققان چنین گویند ضمیر راجع سوی اللہ است یعنی
صوموا لرویة الله وافطروا لرویة الله دارد علیہ الرحمہ میگوید اند دنیا امساک

کن وافطار بروبیت خدا کن واز مردماں بگریز ومنزوی شو ومعاملت با ایشان بکن
وہمچنین گریز از ایشان چنانچہ می گریزی تو از شیر۔

ابوعلی شقیق بن ابراہیم البلخی

قوله وسنهما ابو علی شقیق بن ابراهیم البلخی رحمه الله من مشائخ خراسان له شان فی التوکل وکان استاذ حاتم الاصم رحمه الله بعضے از مشائخ شقیق بلخی است ودر مقام توکل شانے وبیانے دارد واستاد حاتم اصم است قوله قیل کان سبب توبته انه کان من ابناء الاغنیاء خرج للتجارة الی ارض الترک فهو حدث فدخل بیتا للاصنام فرای خادما للاصنام فیده حلق راسه ولحیته ولبس ثیابا رجوانیة فقال شقیق للخادم ان لک صانعا حیا عالما فاعبده ولا تعبد هذه الاصنام التی لا تضر ولا تنفع فقال ان کان کما تقول فهو قادر علی ان یرزقک بلدک فلم تتعبت الی ما ههنا للتجارة فانتبه شقیق رحمه الله واخذ فی طریق الزهد سبب توبه او گویند که او از ابنا راغنیا بود وجوان بود که در تجارت برون آمد در خانه که بتاں می پرستند در آمد دید شخصے خادم بتان سر وریش حلق کرده بتاں را می پرستید شقیق رحمه الله گفت ترا آفریدگارے صانعے هست کہ نفع وضر تواز اوست چرا این را می پرستی کہ نه ترا زیان تواند کرد ونه نفع بت پرست گفت اگر چنیں است کہ نفع وضر از وست تو برائے تجارت را چندیں سنج چرا دیدی این سخن در دل من اثر کرد و زہد را پیشه ساخت قوله وقیل کان سبب زهده انه رای سلوکا یاعب الریح فی زمان قحط وکان الناس یهتمین من الحزن والقحط فقال له شقیق ماهذا النشاط الذی فیک اما تری ما فیه الناس من الجد

والقحط فقال ذلك المملوك وما علیّ من ذلك ولمولای قریة خاصة یدخل منها ما نحتاج نحن الیه فانتبه شقیق رحمه الله وقال ان کان لمولاه قریة مملوکة ومولاه مخلوق فقیر ثم انه لیس ممتهم لرزقه فکیف ینبغی ان یهتمّ المسلم لاجل الرزق ومولاه غنی

وایچنین هم گویند سبب توبه او آن بود در بلخ قحط افتاد همه خلق در اندوه وغم بودند شقیق در بازار میگذشت مملوک شخصی بازی ومزاح می کند یا بمزح خوشدل می رود شقیق رحمه الله باو سے گفته است چیست این خوشی ونشاط تو مردمان همه در غم اند او گفت خوندکارے دارم که دیهے مملوک اوست از ان دیه آن قدر برو می رسد که ما را خوش می گذرد شقیق رحمه الله با خود گفت خوندکار او دیه مملوک دارد وخود هم مملوک این را چندین خوشی ونشاط براں وترا خوندکارے که مالک الاملاک است وقادر بر همه تو چرا چنین غمگین

غمگینیؒ قوله فکیف ینبغی

پس چونه شاید کسے را که غم خورد ومولاے او غنی قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا الحسین بن احمد العطار البلخی رحمه الله یقول سمعت احمد بن محمد البخاری یقول قال حاتم الاصم رحمه الله کان شقیق بن ابراهیم علیه الرحمة موسرا وکان یتقنی ویعاشر الفتیان وکان علی بن عیسی بن هامان امیر بلخ وکان یحب کلاب الصید ففقد کلبا من کلابه فسعی برجل انه عنده وکان الرجل فی جوار شقیق رحمه الله فطلب الرجل فهرب ودخل دار شقیق رحمه الله مستجیرا فمضی شقیق رحمه الله الی الامیر وقال خلوا سبیله فان الکلب عندی اردّه

الیکم الی ثلثة ایام فخلوا سبیله وانصرف شقیق مهتما
لما ضع فلما کان الیوم الثالث کان رجل غائبا من بلخ رجع
فوجد کلبا فی الطریق علیه قلادة فاخذه وقال اهدیه الی
شقیق رحمه الله فانه یشتغل بالتفتی فحمله الیه فنظر شقیق
رحمه الله فاذا هو کلب الامیر فسر به فحمله الی الامیر وتخلص
من الضمان فرزقه الله الانتباه وتاب مما کان فیه وسلک طریق
الزهد شقیق علیه الرحمہ مردے بایثار بود وکار جوانان کردے وبا ایشان
معاشرت کردے واگر تیفنے باشد یعنی سگان داشتے وباسگان بازی کردے
وامیر بلخ سگان صید را دوست داشتے وبدلیشان شکار کردے روزے یکے سگے
ازان ادگم شد شخصے درجوار شقیق رح بود سعایة کرد که سگ برویست اورا
گرفتند بردند وبرجانیدند ونگه داشتند شقیق رحمہ اللہ برورفت که سگ تو
برمن است سه روز مرا فرصت بده بیارم برسانم واورا بگذار وشقیق رحمہ اللہ
اندوهگین بازگشت که چه کردم بعد سه روز سگ را کجا خواهم یافت روز سوم که
روز وعده بود که سگ برسانم مردے بود از بلخ غائب بود در شهر می آمد
در راه سگے را یافت باقلادہ اورا گرفت وشخصے را داد این سگ را بشقیق برعلیه الرحمہ
که او در کار جوانان مشغول است واگر ثقتی است در نسخه یعنی در صید سگ
مشغول است پس شقیق دید که این کلب امیر است خوش شد وبرامیر برد
واز ضمانیت خلاص یافت درین ضمان شدن وغمگین شدن وخلاص یافتن
ازان اورا انتباهے شد وتائب شد ورہ زاہد پیش گرفت۔ قوله
وحکی حاتم الاصم رضی الله عنه قال کنا مع شقیق رحمه الله
فی مصاف فحارب الترک فی یوم لا یری الا رؤس تندر رملح

تتقصف وسیوف تنقطع فقال لی شقیق رحمه الله کیف
تری نفسک یا حاتم فی هذا الیوم تراه مثل ما کنت
فی اللیلة التی زفت الیک امراتک فقلت لا والله قال لکنی
والله اری نفسی فی هذا الیوم مثل ما کنت تلک اللیلة ثم
قام بین الصفین ورفع رأسه حتی سمعت غطیطه
حاتم اصم رحمه الله حکایت میکند با ترکان جنگے بود با شقیق حاضر بودم سه روز در جنگ
گذشت تیغها شکست نیزها شکست شقیق رحمه الله با حاتم گفت نزدیک تو
امروز همان شب ماند که عورت را زفاف کرده بودی حاتم گفت رحمه الله
لا والله هیچ همان نمی ماند شقیق رحمه الله گفت مرا امروز آن شب برابر است
از اسپ فرود آمد در میان آن دو صف و مرا فرمود فرو آئی غلطیدم من زانو
خود را زیر سر او نهادم قلیلوله کرد و خفت و آواز خفتن او در گوش من افتاد
و باز بیدار شد و صف کرد و دوگانه گذارد **قوله** وقال شقیق رحمه الله
ان اردت ان تعرف الرجل فانظر الی ما وعد الله تعالی وعد
الناس بها یکون قلبه اوثق شقیق رحمه الله گفته است
اگر خواهی مرد را بشناسی که با خدای تو جهه درستے دارد یا نه نظر کن در
معاملۂ او برائے او را چیزے خدا وعده کرده است و چیزے مردمان وعده
کرده اند دل او بکدام استوارتر است بهر طرفے که دل او استوارتر است
همان مرد است **قوله** وقال شقیق علیه الرحمة یعرف تقوی
الرجل فی ثلثة اشیاء فی اخذه ومنعه وکلامه شقیق
رحمه الله گفته است تقوی و پارسائی مرد در سه چیز باشد اگر چیزے
از کسے بستاند بحق ستدن باشد والبته بداند چونه آورد و از چه وجه آورد و اگر

اگر منع کند برائے خدا را کند بہوائے نفس نباشد وکلاں فضول کلام است

قولہ ومنہم ابو یزید طیفور بن عیسی البسطامی رحمہ اللہ وکان جدہ مجوسیاً اسلم وکانوا ثلثۃ اخوۃ آدم وطیفور وعلی کلہم کانوا زہاداً وعباداً وابو یزید کان اجلہم حالا قیل مات سنۃ احدی واربعین ومائتین وقیل اربع وثلاثین ومائتین وبعضے ازاں اہل اقتداو اتباع ابویزید طیفور بسطامی است وجد ابویزید مجوسی بود واسلام آوردہ بود وبایزید رحمہ اللہ با دو برادر خود سہ برادر بودند یکے را آدم نام بود دوم را علی وسوم را طیفور وہر سہ برادر زاہد وعابد بودند وابویزید میان ہر سہ برادر بالاتر وبلند تر مرتبہ داشت چنین گویند دویست شصت ویکسال ونزدیک بعض دویست سی وچہار سال از ہجرت گذشتہ بود کہ بایزید رحمہ اللہ مرد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسن بن علی یقول سئل ابو یزید رحمہ اللہ مای شئ وجدت ہذہ المعرفۃ فقال ببطن جائع وبدن عار

بایزید را رحمہ اللہ پرسیدند بدیں معرفت ومرتبہ بچہ رسیدی گفت بدیں کہ شکم را گرسنہ داشتم وتن را برہنہ داشتم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت عمی البسطامی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا یزید رحمہ اللہ یقول علمت فی المجاہدۃ ثلثین سنۃ فما وجدت شیئاً اشد علی من العلم ومتابعتہ ولولا اختلاف العلماء لشقیت فاختلاف العلماء رحمۃ الا فی تجرید التوحید

وقیل لم یخرج ابویزید رحمہ اللہ من الدنیا حتی استظہر القران کلہ طیفور رحمہ اللہ گفتہ است سی سال مجاہدہ کردم ہیچ چیزے سخت تر از متابعت علم و بر اثران رفتن ندیدم و اگر اختلاف علما نبودے و ہمیں اتباع یک فقیہہ بودے سخت دشوار شدے و من از کار می ماندم و از مقصود محروم می شدم و اختلاف علماء رحمت است ہمیں اختلاف مرا دستگیر شدہ مگر در تجرید و توحید کہ آنجا اختلاف را اعتبارے نیست اگر آنجا اختلاف شود یک طرف کفر بود ہمہ جا اختلاف را اعتبار ہست مگر در تجرید توحید توحید را تخلیص می کند تا آنکہ جز فرد حقیقی بہمہ اعتبار باقی نماند ہم از بایزید آرند رحمہ اللہ بعد نقل او را در خواب دیدند از معاملت او را پرسیدند گفت خدا مرا پرسید چہ آوردۂ در درگاہ ما گفتم توحید صرف گفت اما تذکر لیلۃ اللبن مگر شبے شیر خوردہ بود و بامداد آں شکمش می پیچید از و پرسیدند موجب پیچش شکم چیست گفت شیر خوردہ بودم ہمیں کہ صورت اضافت بسوے شیر کردہ بود عتاب آمد ہم ازیں جا قیاس کن تجرید و توحید چہ باشد قولہ وقیل لم یخرج بایزید بایزید از دنیا نرفت تا آنکہ مستظہر تمام قران نشد استظہار چہ معنی دارد یکے ہمیں کہ چنانچہ شرط است ہم چناں حافظ قران شد یا مستظہر بقران یعنی تمام حقایق و معارف خویش مقابل بقرآن کرد ہمہ برابر یافت دگر بقرآن مستظہر شد یعنی بر ہمہ اسرار اطلاع یافت تا آنکہ واقف بمتاشبہات شد و حکایت معراج او کہ گویند ہمبریں دلیل کرد مستظہر بقرآن شد یعنی آنچہ در قرآن باشارت و بعبارت و بصریح و کنایت از کار و اعمال مذکور ہست او بداں متصف بود قولہ اخبرنا ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ قال اخبرنا ابونصر السراج رحمہ اللہ قال سمعت طیفور البسطامی

رحمه الله يقول سمعت المعروف بعمي البسطامي رحمه الله
يقول سمعت ابي يقول قال ابو يزيد رحمه الله خمسنا حتى ننظر الى هذا
الرجل الذي قد شهر نفسه بالولاية وكان رجلا مقصودا
مشهورا بالزهد فمضينا فلما خرج من بيته ودخل المسجد
رمى بزاقه تجاه القبلة فانصرف ابو يزيد ولم يسلم عليه
وقال هذا غير مامون على ادب من ادب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فكيف يكون مامونا على ما يدعيه
شخصے را در ایام بایزید رحمہ اللہ بفضل وتقوی ذکر کردند تا آنکہ او مقصود ومزور
گشت بایزید رحمہ اللہ با اصحاب خویش گفت خیزید برویم بہ بینیم کہ آں مرد کہ
خویش را بولایت شہرۃ کردہ است با اصحاب بروے رفت اتفاقاً
او از مقام خود بیروں آمدہ بمسجد می شد آب دہن خود را طرف قبلہ انداخت
بایزید رحمہ اللہ باصحاب فرمود کہ ایں مرد ادعائے از آداب رسول ما مون نیست
ومتصف بداں نیست چونہ استوار داریم بداں چیز کہ او دعوی میکند لفظ
بایزید شہر نفس دلیل میکند کہ او با شراق باطن دانستہ بود کہ او از اولیاء اللہ
نیست مدعی است قوله وبهذا الاسناد قال ابو يزيد رحمه الله
لقد هممت ان اسال الله تعالى ان يكفيني مونة الاكل
ومونة النساء ثم قلت كيف تجوز ان اسال الله هذا ولم
يسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ان الله تعالى
كفاني مونة النساء حتى لا ابالي استقبلتني امراة او حائط
ہم بداں اسناد کہ ان حکایت فرمود شیخ ایں حکایت را ہم بداں اسناد
گفت بایزید گفتہ است قصد کردم کہ از خدا خواہم از نفس من احتیاج

اکل برود و احتیاج بزنان نباشد گفتم چہ نشاید مرا این خواستن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخواستہ است از خواست ممتنع شدم از برکت آن کہ نظر بر اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کردم کہ او نخواست من ہم نخواہم مرا نا خواستہ خواست من رسید تا کار بجاے است عورتے پیش آید یا دیوارے پیش آید نزدیک من ہر دو برابر باشد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسن بن علی یقول سمعت عمی البسطامی یقول سمعت ابی یقول سالت بایزید رحمہ اللہ عن ابتداء زہدہ فقال لیس للزہد منزلۃ فقلت لما ذا فقال لانی کنت ثلثۃ ایام فی الزہد فلما کان الیوم الرابع خرجت منہ فالیوم الاول زہدت فی الدنیا وما فیہا والیوم الثانی زہدت فی الآخرۃ وما فیہا فلما کان الیوم الثالث زہدت فیما سوی اللہ تعالیٰ فلما کان الیوم الرابع لم یبق لی سوی اللہ تعالیٰ فہممت فسمعت ہاتفا یقول یا ابا یزید لا تقوی معنا فقلت ہذا الذی اردت فسمعت قایلا یقول وجدت وجدت بزرگے از بایزید رحمہ اللہ پرسید از ابتدار کار و زہد او بایزید رحمہ اللہ گفت زہد را منزلتے بلند ست کارے باطل و عرضے نیست زہد یا در دنیا باشد یا در آخرت یک روز در دنیا و آنچہ در دنیا است از لذایذ و حظوظ او و ہمہ حسی ترک آوردم روز دوم آخرت و آنچہ در آخرت است و قصور از باغ و رضوان حور و از انہار و غلمان ترک آوردم روز سوم ماسوی اللہ را گذاشتم یعنی از وجود خود بدر شدم ترک دنیا و آخرت کردہ بود پس او بود ترک وجود خود کرد از خودی خود بدر شد ہر آئینہ ترک ماسوی شد بعد انکہ روز چہارم شد جز خدا دگرے نماند او رفتہ بود او ی او با او باقی بود آن روز کارش شد او ی او ہم خاست جز او دگرے نماند بالا کہ گفتہ بودم تجرید

توحید اینجا استقامت یافت و دیگر تواں گفت روز چہارم آنچہ در روز سیوم رو نمودہ
بود استقامت یافت و در تملک و ضبط آمد ہمچنیں شد کہ ہمہ او شد جز او کسے
نماند با وے تنہا شدم با من چیزے نماند موانست و مصاحبت از ہمہ خاست
اندوہگیں شدم ہاتفے آواز داد بایزید تو با ما بودن نتوانی آرے او فرد حقیقی او
خود با خود از جملہ خطائظ و از ودائع تصور توان کرد و ازان دور د تو از عالم دوم انکہ
چہ میگو توئی تو از تو رفتنی ہست شدہ نزود گفتہ اند خدا تو اند بندہ را از بندگی
معذور کند گویند ان اللہ لا یوصف بالمحال و بایزید رحمہ اللہ گفت من
ہمیں میخواہم تفرقہ با جمعے و جمعے با تفرقہ گہے من و گہے او من شنیدم قائلے گفت یافتی
یافتی یعنی مقصود ہمین است ای عرفت عرفت **قولہ** وقیل لابی یزید رحمہ اللہ
ما اشد ما لقیت فی سبیل اللہ فقال لا یمکن وصفہ فقیل ما
اھون ما لقی نفسک منک فقال اما ھذہ فنعم دعوتھا
الی شئ من الطاعات فلم تجبنی فمنعتھا المأسنۃ از ابایزید رحمہ اللہ
پرسیدہ شد سخت ترین چیزہا کہ تو کردہ دریں راہ چہ چیزست بایزید علیہ الرحمۃ
گفت از وے حکایت نتوان کرد گفتند آسان کارہا چہ بود کہ تو کردی بایزید علیہ الرحمۃ
گفت اما ایں را بگویم یکبار نفس را بکارے دعوت کردم اجابت نکرد یک سال
آب را از وے منع کردم تا آنکہ اجابت کرد در کتب سلوک دگر می نویسند شبے
برائے تہجد خاست وقت خاستن نفس چنان کاہلیش چہ بود معلوم کرد ہماں شب کہ
کاہلی کرد یک قدح آب زیادہ خوردہ بود سوگند خورد کہ نفس را یک سال آب ندہم
و بعضے شش ماہ گفتہ اند **قولہ** وکان ابو یزید رحمہ اللہ یقول منذ
ثلثین سنۃ اُصَلِّی واعتقادی فے نفسی فی کل صلوۃ کانی مجوسیّ
ارید ان اقطع زناری ابویزید رحمہ اللہ گفتے سی سال نماز گذاردم و اعتقاد

من در خود ایں بود چنانستے کہ من مجوسی ام میخواہم کہ زنار خود را ببرم شرک خفی مرد موحد در نفس خویش احساس کند خود را مشرک داند ہر آئینہ گمان مجوسیّت رود کارے کنی و بدانی کہ از تو کارے سزید جز شرک محض نباشد **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت موسی بن عیسے رحمہ اللہ یقول قال لی ابی قال ابو یزید رحمہ اللہ لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی یطیر فی الھواء فلا تغتروا بہ حتی تنظروا کیف تجدونہ فی الامر والنھی وحفظ الحدود واداء الشریعۃ بایزید رحمہ اللہ گفتہ است مردے را ببینید در ہوا می پرد و بر آب می رود بدو مغرور مشوید تا آنکہ بدانید کہ او در منہیات و مامورات و معاملات چہ معاملہ می کند اگر بر سنن و روایت می رود یحتمل بر سند باشد **قولہ** وحکی عمی البسطامی رحمہ اللہ عن ابیہ انہ قال ذھب ابو یزید رحمہ اللہ لیلۃ الی الرباط لیذکر اللہ علی سور الرّباط فبقی الی الصباح لم یذکر فقلت لہ فی ذلک فقال تذکرت کلمۃ جرت علی لسانی فی حال صبای فاحتشمت ان اذکرہ سبحانہ وتعالی عمی بسطامی رح میگوید شبے بایزید سوے رباط آمد تا بذکر خدا مشغول شود و ہمہ شب بود البتہ بذکر مشغول نشد پرسیدند گفت در کودکی سخنے بر زبان من رفتہ بود احتشام ذکر خدا و وحشت آن کلمہ یاد آوردم ذکر خدا گفتہ نشد و در بعض سلوک ہمچنیں افتادہ است خواست نماز گذارد و تحریمہ بندد کلمہ در کودگی گفتہ بود یاد آمد تحریمہ بستن میسّر نشد و نماز نگذارد بریں تقدیر لیذکر اللہ بمعنی لیصلی اللہ باشد۔

ابو محمد سہل بن عبد اللہ التستری

قوله ومنهم ابو محمد سهل بن عبد الله التستري رحمه الله احد ائمة القوم ومن لم يكن له في وقته نظير في المعاملات والورع وكان صاحب كرامات تلقى ذا النون المصري رحمه الله بمكة سنة خروجه الى الحج توفى قيل سنة ثلاثة وثمانين ومائتين وقيل ثلث وسبعين

و بعضے ازان مشائخ که قدوه واسوه اند سهل بن عبد الله تستری است کرامات بسیار دارد احوال ومعاملات صادق داشت ودرزمان او هم چو او کم بود دران سالے که درمکه بیرون آمد برائے حج را با ذوالنون رحمه الله ملاقات شد و بسر دولیت هشتاد سه یا هفتاد سه فرمان یافت الله شیخ اهتمام دارد که تاریخ وفات می نویسد مقصود دارد که تابعین است وفلان تبع تابعین ودیگرے صحابه ایشان وقریب بدیشان آید قوله و قال سهل رح كنت ابن ثلاثة سنين وكنت اقوم بالليل انظر الى صلوة خالي محمد بن سوار رحمه الله وكان يقوم الليل فربما كان يقول يا سهل اذهب فنم فقد شغلت قلبي سهل گفته است رحمه الله سه ساله بودم شب بیدار می بودم ونظر می کردم سوی نماز خال خویش محمد سوار مگر او متعبد وشب بیدار بودے وبارها گفتے اے سهل برو خواب کن که دل مرا مشغول می داری ودوم شخص مزاحم است میخواست تا بفراغ مشغول باشد قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابا الفتح يوسف بن عمر الزاهد رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن عبد الحميد يقول سمعت عبيد الله بن لؤلؤ رح يقول

سمعت عمر بن واصل المصري يحكي عن سهل بن عبد الله رحمه الله
قال قال لي خالي يوما الا تذكر الله الذي خلقك فقلت
كيف اذكره فقال قل بقلبك عند تقلبك في ثيابك ثلث
مرات من غير ان تحرك به لسانك الله معي الله ناظري
الله شاهدي فقلت ذلك ثلث ليال ثم اعلمته
فقال قل في كل ليلة سبع مرات فقلت ذلك ثم اعلمته
فقال قل في كل ليلة احدى عشر مرة فقلت ذلك فوقع
فلما في قلبي حلاوة ولما كان بعد سنة قال لي خالي احفظ
ما علمتك ودم عليه الى ان تدخل القبر فانه ينفعك في
الدنيا والآخرة فما زلت على ذلك ستين فوجدت لها
حلاوة في سري ثم قال لي خالي يوما يا سهل من كان الله
معه وهو ناظر اليه وشاهد عليه كيف يعصيه اياك
والمعصية وكنت احلو فبعثاني الى الكتاب فقلت
اني لا اخشى ان يتفرق على شعري ولكن شارطوا المعلم اني
اذهب اليه ساعة فاتعلم ثم ارجع فمضيت الى الكتاب
وحفظت القرآن وانا ابن ست سنين او سبع سنين
وكنت اصوم الدهر وتقوتي خبز الشعير اثنى عشرة سنة فوقعت
لي مسئلة وانا ابن ثلث عشرة سنة فسألت ان يبعثوني
الى البصرة اسأل عنها فجئت البصرة وسألت علماءها فلم
يشف عني احد شيئا فخرجت الى عباد ان الى رجل يقال
يعرف بابي حبيب حمزة بن عبد الله العباداني رحمه الله هنيا

عنها فاجابني فاقمت عنده مدة انتفع بكلامه واتادب
بادابه ثم رجعت الى تستر فجعلت قوتي اقتصارا على ان
يشتري لي بدرهم من الشعير الفرق فيطحن ويخبز لي
فافطر عند السحر كل ليلة على اوقية واحدة بغير ملح ولا
ادام وكان يكفيني ذلك الدرهم سنة ثم عزمت على
ان اطوي ثلث ليال ثم افطر ليلة ثم خمسا ثم سبعا ثم خمسة
وعشرين ليلة وكنت عليه عشرين سنة ثم خرجت اسيح
في الارض سنين ثم رجعت الى تستر وكنت اقوم الليل كله

سہل میگوید رحمہ اللہ خال من روزے مرا گفت میخواہی خدا را ذاکر باشی گفتم
چونہ ذکر گویم گفت بدل خود بکن بغیر آنکہ بزبان سخن رانی مراقبہ می آموزد چون خواہی
کہ از پہلو بہ پہلو بگردانی سہ بار بدل بگو خدا با من است خدا مرا می بیند و
خدا حاضر وقت من است این سہ کلمہ را سہ بار بدل بگو چند شبے ہمچنین گفتم
و او را خبر دادم کہ من این کار می کنم گفت در تقلب ہر شبے ہفت بار بگو ازین ہم
اعلام کردم بعد ازین یازدہ بار بگو بعد ازین حلاوت این کلمہ کہ بخیال و بدل میگفتم
در دل من افتاد بعد آنکہ سہ سال گذشتہ نیاء من مرا گفت آنچہ ترا تعلیم کردم یاد
دار و بداں مداومت کن تا آنکہ بمیری زیرا چہ این آن کارے است کہ نفع کند
ترا در دنیا و آخرت در دنیا از ہمہ بے نیاز گرداند و از گناہان باز دارد و در آخرت
بدرجات قربات رساند سالہا بدیں کار بودہ ام تا در دل و سر خویش ذوق این
کار یافتم روزے خال من گفت اے سہل ہر کہ بداند خدا اے مطلع است
و ناظر است احوال او را او چونہ گنہ کند بر تو باد یا کہ طرف ہیچ صغیرہ میل نکنی
پس مرا بر نویسانندہ فرستادند مرا در دل آمد کہ در آمد شد بہ کتاب نباید ہم من متفرق

شود تمے کہ بریکے بستہ ام متفرق گردد و مادر و پدر کہ او را می فرستادند ایشاں را
گفت من می ترسم کہ ہم من متفرق شود شرط کنید با استاد تا ساعتے بروم و باز گردم
بر معلمان رفتم و حفظ قرآن کردم و دراں ایام من شش سالہ یا ہفت سالہ بودم و صوم
دوام داشتم و دوازدہ سالہ قوت من نانِ جو بود مسئلہ مرا مشکل شد و من سیزدہ سالہ
بودم بر مادر و پدر خود گفتم مرا در بصرہ فرستید ازاں مسئلہ پرسم در بصرہ آمدم و علماء بصرہ را
پرسیدم اشکال مرا ہیچ یکے حل نہ کرد و ا ماندگی مرا شفا نشد در عباداں رفتم بر مردے
کہ او را حبیب نام بود ازاں مسئلہ پرسیدمش او جواب داد مرا و مدتے بر و ماندم و استفادہ
از سخن او می گرفتم و آداب او را می گرفتم پس آں در تستر آمدم قوت خویش گردانیدم
بریں اقتصار کہ یکدرم را فرق بخرم فرق پیمانہ است وقت سحر یک اوقیہ افطار می کردم
بغیر نمک و نان خورش و یکدرم مرا یکسال بس میکرد بعد غربت بریں کردم بعد سہ
روز یخورم از سہ بہ پنج و از پنج بہ ہفت تا آنکہ بست پنج شب کردم ہمچنیں گفتہ اند بعد
ماہے یک لوزینہ خوردے و بریں صفت بست سال بودم بعد ہ سالہا سیاحت
کردم پس باز گشتم بہ تستر و ایں صفت بود کہ ہمہ شب بیداری می بودم **قولہ** سمعت
محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فراس رحمہ اللہ یقول
سمعت نصر بن احمد یقول قال سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ
کل فعل یفعلہ العبد بغیر اقتداء طاعۃ او کان معصیۃ فھو
علیش النفس و کل فعل یفعلہ بالاقتداء فھو عذاب علی النفس
نصر بن احمد رحمہ اللہ میگوید از سہل رحمہ اللہ شنیدم گفت ہر عملے کہ بندہ کند
و بغیر اقتدار پیغمبر علیہ السلام و سلف صالح بودہ باشد از فعل طاعت باشد
یا معصیت نسبت حال او باشد از لذت نفس بودہ باشد و زندگی نفس بدان

باشد مثلاً مردے صدقہ بدہد و آن بہوا نفس بودہ باشد مطلوب شاد باشی
و نام و آوازہ میان خلق یا از دادن خود را باز دارد و آں سبب شحے کہ در جبلت نفس
است سبب آں بودہ باشد پس آن لذت نفسانی باشد و زندگی نفس ہم بداں
بود و ہر فعلے کہ بندہ کند و آں باقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و پس روئی
سلف صالح باشد آں عذابے بر نفس است

ابوسلیمان دارانی

قولہ ومنہم ابو سلیمٰن عبد الرحمن بن عطیۃ الدارانی رحمہ اللہ
و داران قریۃ من قری دمشق مات سنۃ خمس عشرۃ و
مائتین و بعضے ازاں معتمداں و مقتدایاں ابوسلیمان دارانی است و داران دیہے
است از دیہاء دمشق و از تاریخ ہجرت دویست پانزدہ سال گذشتہ بود کہ او
فرمان یافتہ است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت عبد اللہ بن محمد الداری رحمہ اللہ یقول اخبرنا
اسحٰق ابراھیم بن ابی حسّان رحمہ اللہ یقول سمعت احمد
بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سلیمان رحمہ اللہ
یقول من احسن فی نہارہ کفی فی لیلتہ ومن احسن فی لیلہ کوفی کوفی فی لیلہ
فی نہارہ من صدق فی ترک شہوۃ وذھب اللہ بہا من قلبہ
واللہ تعالی اکرم ان یعذب قلبا بشہوۃ ترکتہا لہ احمد ابو الحواری رحمہ اللہ
میگوید کہ من از ابوسلیمان رحمہ اللہ شنیدم ہر کہ در روز کارے نیکے کند در شب
او را آن احسان کفایت باشد و ہمچنیں اگر در شب نیکی کند در روز او را کفایت
کند یعنی روز در حمایت شب است و شب در حمایت روز است کہ در روز
عملے نیکے کرد البتہ در شب ہم موفق بعمل نیک شود و ہر کہ در شب نیک کرد در روز
ہم موفق بعمل نیک شود و معنی دیگر ہر کہ در روز احسانے کرد و در شب از وے

تقصیرے رفت آن احسان روز مکافات تقصیر شب کند وکذلک الطّس
احسان چیست چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود الاحسان ان
تعبد اللہ کانک تراہ یعنی ہر عملے کہ او بحضور دل کردہ باشد آں عمل مکافات
تقصیر عمل دیگر باشد وہر کہ آرزوے نفس را برائے خدایرا ترک آوردہ باشد
خداوند سبحانہ وتعالی آں آرزو از دل او ببرد خداوند کریم برتر ست کہ عذاب کند
بندہ را کہ برائے او ترک آرزوے ہوا نفس کردہ باشد او را بدان مواخذہ
کند یا جزا او بدو دہد قولہ وبھذا الاسناد قال اذا سکنت الدنیا
القلب ترحلت منہ الآخرۃ ہم بدیں سندے کہ سخن بالا بود ابو الحواری
رحمہ اللہ از دارانی ایں روایت کرد وہر دے کہ دنیا قرار گرفت ازاں دل آخرت
رفت آرے ضدان لا یجتمعان بلک نقیضان لا یجتمعان ولا یرتفعان
قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السّلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
الحسین بن یحیی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد النصیر
رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول قال ابو سلیمان
الدّارانی رحمہ اللہ ربما یقع فی قلبی النکتۃ من نکت القوم ایاما
فلا اقبلہ منہ الا بشاھدین عدلین الکتاب والسنۃ جنید
رحمہ اللہ میگوید کہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ گفتہ است اگر نکتۂ از طائفہ صوفیہ
ولطیفہ از حقایق ومعارف در دل من جاے گیرد من ہرگز آن را قبول نکنم مگر کہ دو
گواہ عادل بر آں گواہی دہند کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ہر دو یکے انداما
بحکم آنکہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ است بدیں حکم دو گواہ می شود ہر چہ
کتاب اللہ گواہی داد ہمانست کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم گواہی داد وہر
چہ رسول اللہ گواہی داد ہمانست کہ کتاب اللہ گواہی داد قولہ وقال ابو سلیمان

رحمه الله افضل الاعمال خلاف هوی النفس قال ولکل شیٔ
علمٌ وعلم الخذلان ترک البکاء وقال لکل شیٔ صدأ وصدأ
نور القلب الشبع وقال ما شغلک من الله من اهل او مال و
ولد فهو علیک مشوم بہترین عملہا خلاف ہوا نفس است یعنی ہرچہ نفس
آرزو کند مرد سالک را خلاف آن باید کرد وقولہ ولکل شیٔ علم ہر چیزے را
علامتے ہست وعلامت آنکہ خدائے کسے را از درخویش راندہ باشد اینست گریہ
کہ برائے خدا را میکرد ترک آن گریہ کند وبفرح باشد من قیدے گرفتہ ام
ودرین قید ردشکلے کردہ ام زیرا چہ خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ فرمودہ است
گریہ ہژدہ نوع است ہفدہ بہ نفاق است یکے بصدق قولہ وقال لکل شیٔ
صدأ ودارانی رحمہ اللہ گفتہ است ہر چیزے را مانعے وموجب تاریکی ہست
وموجب تاریکی دل وبازماندن بخل است از تنگ دردلے افتد کہ او چفسندہ گیرندہ
باشد وشبع چفسندہ وگیرندہ دل است ہر آئینہ زنگ دل ہمان باشد چو در دل
شبع آفتاد بذل ہوا نفس نتواند کرد صفا نپذیرد از جاہ ومال نتواند خاست از نقد
خاستن با مید وعدہ نتواند پرداخت وہمچنیں آنچہ باقیات نفس است قیاس
کن قولہ وقال ما شغلک وگفتہ است ہر چہ ترا از خدا باز دارد وہمہ شوم تو باشد
اگرچہ اہل باشد وولد باشد الکلام فی بعض الطاعات والحسنات اگر
کسے را زہد مطلوب باشد وہم بر آن ماند ہموشوم او شد وباقی مقامات ہم بریں منوال
است ودر بعضے نسخ بجای شبع شفیع افتادہ است آں نیز معنی ظاہر دارد قولہ
وقال ابوسلیمان رحمه الله کنت فی لیلة باردة فی المحراب فالتمست
البرد فجبات احد الیدین من البرد وبقیت الاخری ممدودة احدیٰ
فغلبتنی عینی فهتف بی هاتف یا ابا سلیمان قد وضعنا فی هذه

ما اصابها لو كانت الآخرى لوضعنا فيها فاليت على نفسي
ان لا ادعو الا ويداى خارجتان حرّا كان او بردا وابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ
گفتہ است شبے ہواے سردے در محراب بودم ہر دو دست کشودہ از خدا خاست
میکردم سردی ہوا مرا مزاحمت کرد کہ ازو در قلق افتادم یک دست را پوشیدم
گرد آوردم پس آں خواب بر من غلبہ کرد ہاتفے آواز داد ہر چہ تو میخواستی دستے
کہ فراز بود آں بداں دست دادیم و آں دستے کہ گرد آوردی ازان او باز داشتیم
سوگند با خود خوردم بہر موجبے کہ باشد سرما یا گرما ہیچ دستے را گرد نیارم اینجا گویند
ہر دو دست فرازند براے ہر چہ خواہی خواہند آنچہ براے دست دراز
بود دادیم و آن دستے کہ پنہان کردی ازان او باز داشتیم چہ معنی دارد اینجا گوئیم
مراد ازیں کلام آنچہ دادیم موفر تمام نبود و اگر ہر دو دست بودے موفر بودی قوله
وقال ابو سليمان رحمه الله نمت عن وردى فاذا انا بحوراء تقول
لى تنام وانا اربى لك فى الجنة منذ خمس ماية عام ابوسلیمان رحمہ اللہ
گفتہ است وقتے وردے معہودے کہ داشتم خواب غلبہ کرد بخفتم ازاں ورد باز
ماندم ناگہان در خواب خود را بحوراے یافتم آن حورا با من گفت تو می خسپی و پانصد
سال باشد کہ مرا براے تو می پرورند پرورش حورا عبادت از ازدیاد جمال و حسن
و پیرایہ او باشد تا ازیں حورا دارانی علیہ الرحمۃ چہ عنایت کرد تحمل مراد ازیں تمثل
قدسی باشد تنام اشارت بریں کند ورنہ نوم با آنکہ او را می پرورند چہ مزاحمت
کند یعنی تو می خسپی و از جمال محروم می مانی چہ گوئی اکثر روایات را باسند گفت و چند
بغیر سند بران مثال باشد چنانچہ در احادیث مسایند و مراسیل می کند قوله
اخبرنا عبد الله بن يوسف الاصفهانى رحمه الله قال اخبرنا
ابو عمرو الحواستى رحمه الله قال اخبرنا محمد بن اسمعيل رحمه الله

قال حدثنا احمد بن ابی الحواری رحمه الله قال دخلت
علی ابی سلیمان یوما وهو یبکی فقلت له مایبکیك فقال یا
احمد ولم لا ابکی اذا جنّ اللّیل ونامت العیون وخلا کل
حبیب بحبیبه افترش اهل المحبّة اقدامهم وجری دموعهم
علی خدودهم وتقطرت فی محاریبهم اشرف الجلیل تعالی فنادی
یا جبرئیل بعینی من تلذذ بکلامی واستراح الی ذکری وانی اطلع
علیهم فی خلواتهم اسمع انینهم واری بکاءهم فلم لا
تناوی فیهم یا جبرئیل ماهذا البکاء هل رأیتم حبیبا یعذب
حبیبا ام کیف یحمل بی ان آخذ قوما اذا جنهم اللّیل تملقونی
فبی حلفت اذا ورد واعلی القیامة لاکشفن لهم عن وجهی لکرامهم
حتی ینظروا الیّ وانظر الیهم احمد ابوالحواری رحمه الله میگوید روزے بر
ابوسلیمان درآمدم او می گریست از موجب گریه پرسیدمش گفت ای احمد چرا
نگریم چون شب افتد وچشمها بخسپد وهر دوستے بدوست خویش تنها شود اهل محبت
پاورازکنند نغلطند آب چشم ایشان برخسارها ایشان روان شود واز قطرها وچشمها
ایشان درمحلّها سجدهٔ ایشان بیفتد قوله اشرف الجلیل خداوند سبحانه وتعالی بر
ایشان مطلع است وبعد اطلاع برجبرئیل ندا کند گوید اے جبرئیل سبوگند خود هرکه
بسخن من لذت گرفت واستراحت او منتهی بذکر من شود یعنی همه استراحت او
بذکر من باشد وحال اینست بتحقیق که برحالات ایشان من مطلع ام وحال دعا
ایشان من نکو می دانم من ناله ایشان می شنوم وگریه ایشان می بینم پس اے
جبرئیل چرا با ایشان ندانمی کنی که این گریه چیست از عذاب می ترسید هیچ دوستے
را دیده اید که دوست خود را عذاب کند چگونه نیک آید بکرم من که من بگیرم طائفه

راکہ چوں شب بر ایشان تاریک شود تملق بمن کنند چاپلوسی من کنند و در من گریہ کنند سوگند خوردہ ام چو روز قیامت بر من فرود آیند سر پردہ کہ ہست از وجہ جمال خویش آں پردہ را برگیرم تا ایشان جمال من بہ بینند و من ایشان بنیم درین حکایت چند سخنے ہست اگر طالب این گوید کہ وعدۂ دیدار فردا کردی کجا فردا و کجا این روز من طالب جمال تو بنقد و قسم و آنکہ گفت لا اعذب این عذاب جز عبارت از ذل حجاب نباشد و آنکہ گفت من ایشان را بنیم او ہمہ وقت ناظر است چہ باشد کہ من ایشان را بنیم یعنی آں مکاشفہ و مواجہ باشد چنانچہ ہر یکے مر دیگرے را بیند ہمچناں باشد و اگر بعینی را قسم نداریم یعنی ایشان ہمہ بحضرت من اند و بیان آں این کہ کلام ایشان می شنوم الی آخرہ۔

حاتم بن یوسف الاصم

قولہ ومنہم ابو عبد الرحمن حاتم بن عنوان یقال حاتم بن یوسف الاصم من اکابر مشائخ خراسان وکان تلمیذ شقیق استاذ احمد بن خضرویہ قیل لم یکن اصم وانما تصامم امراۃ فسمی بہ وبعضے از مشائخ کہ متبع و مقتدا است حاتم اصم است رحمہ اللہ و او از متلمذان و شاگردان شقیق بلخی بودہ است علیہ الرحمہ از کبار مشائخ خراسان بود و شیخ و پیر احمد خضرویہ بود و چنین گویند او کر نبود از سبب عورتے خود را کر ساخت قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول جاءت امراۃ فسالت حاتما عن مسئلۃ فاتفق انہ خرج منہا فی تلک الحالۃ صوت فضحکت فقال حاتم رحمہ اللہ فعمی صوتک فاری من نفسہ انہ اصم فسرت المراۃ بذلک وقالت انہ لم یسمع الصوت فغلب علیہ اسم الصمم وچنین گویند حاتم اصم نبود عورتے بروے آمد او را مسئلہ می پرسید گرباد ے از وے جدا شد او بخجل

گشت و انست مگر حاتم شنید حاتم رحمہ اللہ گفت سخن بلند گو تا شنوم آں عورت در خویش گمان برد کہ مگر حاتم کر است و خوش شد کہ آواز نہ شنید ہمیدین این نام بروے افتاد او را حاتم اصمّ خواندند **قوله** اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ قال سمعت ابا علی سعید بن احمد رحمہ اللہ یقول سمعت ابی یقول سمعت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت خالی محمد بن اللیث رحمہ اللہ یقول سمعت حامدا اللفّاف رحمہ اللہ یقول سمعت حاتما اصمّ رحمہ اللہ یقول ما من صباح إلا والشیطان یقول لی ما تاکل وما تلبس وابن تسکن فاقول اکل الموت والبس الکفن واسکن القبر حاتم رحمہ اللہ میگفت نفس شیطان ہر صباحے با من این گوید چہ خواہی خورد چیزے نداری چہ خواہی پوشید کہ وجہ جامہ با تو نیست و کجا خواہی بود کہ خانہ نداری و من با این نفس شیطان گویم مرگ خواہم خورد کفن خواہم پوشید و در گور خواہم بود ہر کرا این مستقیم شد کہ البتہ مردنی بنقد است از جملہ ہوا ہا و آرزو ہا باز ماند و جملہ لذتہا از دل وے رفت و وقت خویش را مصروف جز بطاعت وے نکرد **قوله** وباسناده قیل له الا تشتهی قال اشتهی عافیة یوما الی اللیل فقیل له الیست الایام کلها عافیة فقال ان عافیة یومی ان لا اعصی الله فیه حاتم را رحمہ اللہ پرسیدند چیزے را آرزو نمی کنی یعنی متہنّی تو چیست گفت مشتہی و متہنّی من اینست کہ روز تا شب بعافیت باشم مردان گمان بردند کہ صحت بدن و اصابت رزق این عافیت است گفتند نہ آنکہ در ہمہ ایام تو در عافیتی با صحتی و مرزوقی گفت عافیت روز من اینست کہ دراں روز بے فرمانی خدا نکنم ہر قومے عصیانے دارد عصیان اہل محبت رغبت ایشان بغیر خدا باشد بلکہ توہم وجود غیر خدا در دل ایشان نبود **قوله** وحکی عن حاتم رحمہ اللہ انه قال

کنت فی بعض الغزوات فاخذنی ترک واضجعنی للذبح فلم یشتغل به قلبی بل کنت انظرها ذا یحکم الله فبینا هو یطلب السکین من خفّه اصابه سهم غرب فقتله وطرحه عنی وقمت وحاتم رحمه الله گفته است روزے مرا ترکے گرفت وخواست تا ذبح کند در خاطر من نظر جز بحکم خدا نبوده است هم میان این که قصد ذبح من کرده بود وکار در اندوزهٔ خود می جست تیرے گذرنده که معلوم نباشد که آن تیر را که انداخت بدو رسید او مرد من خاستم ورستم ازوے **قوله سمعت** عبد الله بن یوسف الاصفهانی رحمه الله یقول سمعت ابا نصر منصور بن احمد بن ابراهیم الفقیه یقول سمعت ابا محمد جعفر بن محمد بن نصیر رحمه الله یقول روی عن حاتم انه قال من دخل فی مذهبنا هذا فلیجعل فی نفسه اربع خصال من الموت موتا ابیض وهو الجوع وموتا اسود وهو احتمال الاذی من الخلق وموتا احمر وهو العمل ومخالفت الهوی وموتا اخضر وهو طرح الرقاع بعضنا علی بعض حاتم رحمه الله میگوید هر که دریں رده ما در آید چهار خصلت را بر نفس خویش ملازم کند یکے موت سپید وآن گرسنگی است گرسنگی را مرگ سپید نامید از انچه او موجب صفا ونور است وآن نسبت سپیدی دارد دوم مرگ سیاه وآن مرگ سیاه این است که خلق بر و جفا کند واو آن را تحمل کند این را مرگ اسود نام نهاد نه یرا چیزے بر تو ترفع میکند وباستهانت وطعنے وتشنیعے پیش آید وتو آن را بر خود می گیری وآن بار را بر می داری این تحمل تو بدان اهانت که او میکند آنچنان باشد گوئی تو آنچنانی که او بر تو می کند این همان

کس داند کہ این را تحمل می کند ہر آئینہ این را مرگ اسود نامند و سیوم مرگ سرخ و آن عبارت ازین است کہ تو عملے کنی و آن مخالف ہوا نفس تو باشد این را موت احمر خوانند زیرا چہ خلاف ہوا کردن بسیارے خون خوردن است چوں در خون خوردن بسیار باشد و خون نسبت با حمرہ دارد ہر آئینہ او را موت احمر گویند و چہارم مرگ سبز و آن پرکالہ بر پرکالہ دوختن خرقہ است و این را موت اخضر خوانند زیرا چہ پرکالہ از ہر جنسے دوختن انواع رنگہا بجمع می آید مثال بادیہ باشد کہ در و از ہر جنس گیاہی رستہ باشد۔

ابوبکر زکریا یحییٰ بن معاذ رازی

قولہ ومنہم ابوزکریا یحییٰ بن معاذ الرازی رحمہ اللہ الواعظ فی زمانہ نسیج وحدہ فی وقتہ لہ لسان فی الرجاء خصوصاً وکلام فی المعرفۃ خرج الی بلخ واقام بہا مدۃ ورجع الی نیشاپور ومات سنۃ ثمان وخمسین ومائتین کے از ان صوفیہ یحییٰ بن معاذ رازی است کنیت او ابوزکریا واعظے بود مردماں را پند دادے بر منبر بر وقتے سخنے گفتے و در فن وعظ نادرہ وقت خویش بود سخنے خصوص در رجا گفتے مگر مقام رجا بر و غالب بود و در بیان معرفت خدا سخنے بلندے داشت سوے بلخ رفت و مدتے آنجا بود و نیشاپور باز گشت از تاریخ ہجرت دویست پنجاہ ہشت سال گذشتہ بود کہ او را مراجعت شد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن محمد بن احمد بن حمدان العکبری رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن محمد السری رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن عیسی رحمہ اللہ یقول سمعت یحییٰ یقول کیف یکون زاہد ممن لا ورع لہ توسع عما لیس لک تزہد فیما لک احمد عیسی رحمہ اللہ میگوید

کہ من از یحییٰ رضی اللہ عنہ شنیدم کہ او گفتے کسے کہ ورع نباشد از مشتبہات محترز نگردد او چگونہ شاید کہ زاہد باشد در جملہ سلوک نبشتہ اند زہد بعد استقامت ورع است آنچہ ازان تو نیست و ترا بدان نسبت نباشد ازاں ترک آری ورع است و آں حلالے کہ در ملک تست آن را ترک آری این زہد است قولہ وبہذا الاسناد قال جوع التوابین تجربۃ وجوع الزاہدین سیاسۃ وجوع الصدقین مکرمۃ وہمبدین اسناد کہ سخن بالا گفتہ است این سخن ہم گفت گرسنگی کہ تائب را باشد تجربہ باشد یعنی بواسطۂ جوع او را تجربہ شود کہ کسر نفس جز بجوع میسر نشود تجربہ باشد کہ بجوع صفائی و زکائی میسر است و تجربہ باشد کہ جوع بسوے گناہان نفس را مائل شدن ندہد و گرسنگی کہ زاہد را باشد از موجب سیاست نفس او بود سیاست حفظ است یعنی حفظ زہد او بجوع شود چو زہد کرد ہر آئینہ قلت لازمہ حال اوست و جوع لازمہ وقت اوست زیرا چہ ترک حلال کرد بر و نقدے نماند جوع اختیاری شد حفظ زہد ہم بدان مستقیم گشت و گرسنگی صدیقان کرمت است موجب عزت و سبب کرامت و استقامت صدق و صفاے اوست قولہ وقال یحییٰ رحمہ اللہ الفوت اشد من الموت ان الفوت انقطاع عن الحق والموت انقطاع عن المخلوقین و یحییٰ رحمہ اللہ گفتہ است فوت وقت مقصود و فوت ذوق سخت تر از موت است زیرا چہ فوت دور شدن از حق است و موت دور شدن از خلق است و انقطاع از حق سخت از انقطاع از خلق است قولہ وقال یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ الزہد ثلثۃ اشیاء القلۃ والخلوۃ والجوع سہ چیز لازمۂ زہد است قلت اندک چیزے بدو باشد ستر عورت سد جوعے و خلوت از خلق تنہا بودن چو ترک حلال

حلال کرو ترک صحبت ہم شود زیرا چہ از صحبت استقامت بر ترک نشود
و سیوم گرسنگی لابدی است اگر جوع اختیار نشود زہد کجا استقامت شود
قوله وقال یحیٰی رحمه الله لا تزخ علی نفسك بشیء اجل من
ان تشغلها فی کل وقت بما هو اولی بها بر نفس ہیچ چیز
سود مند نشوی مگر آنکہ او را بران بداری کہ بہترین کار ہاست قوله و
قیل ان یحیٰی بن معاذ رحمه الله تکلم ببلخ فی تفضیل الغنا
علی الفقر فاعطی ثلثین الف درهم فقال بعض المشائخ
رحمه الله لا بارك له فی هذا الحال فخرج الی نیشاپور فوقع
علیه اللص واخذ ذلك المال و تمام حکایت یحیٰی معاذ رحمہ اللہ
این است کہ بر وصد ہزار درم قرض شد و خرج آن قرض بر اے فقرا و
غزات بوده است و اینان مطالبہ مال کردند یحیٰی رحمہ اللہ متعلق شد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دید رسول اللہ علیہ السلام باو
فرمود کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ ترا سبب صفا دلہا آفریده است تو در سفر شو و با
خدا سخن گو ترا یکجا صد ہزار درم رسد دربلخ سخن گفت و آنجا غنا را بر فقر
ترجیح داد و واقعہ خود را بر خلق گفت ہر کسے شیخ را چیزے داد تا آنکہ آن درم
حاصل شد کسے سی ہزار کسے چیزے تا آنکہ بصد ہزار درم رسید مشائخ نشنیدند
یحیٰی علیہ الرحمہ غنا را بر فقر ترجیح داد و واقعہ خود را بر خلق گفت ہر کسے شیخ را
چیزے داد تا آنکہ آن درم حاصل شد کسی سی ہزار کسی چیزے تا آنکہ بصد
ہزار رسید مشائخ شنیدند یحیٰی علیہ الرحمہ غنا را بر فقر ترجیح داده است واین
قدر مال او را دست داده است شیوخ فقرا رحمہم اللہ دعا بد کردند گفتند
لا بارك الله تعالیٰ فیما له وزود افتاد تمام مال او بر و بیشتر شد در

نیشاپور آمد آنجا نیز وعظے کرد چند مردم دراں مجلس از سخن او از جان خود بیرون
شدند جنازۂ چندے شد و آنکہ بیہوش گشتند و جامہا پارہ کردند خدا داند تا چہ قدر
و آں خواب گفت چند مردم آن مال قبول کردند از اول واقع گفت مرا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکجا فرمودہ است آمد در ہر یو آنجا وعظے کرد چند
بذل روح کردند و بسیارے تائب و بیہوشانہ گشتند و آں واقع و خواب را گفت
دختر وزیر حاضر بود او گفت شیخ رحمک اللہ ہماں شب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ترا خواب نمود کار خیر من بود پدر من از پیرایہ داوانی زر و نقرہ بسیارے
دادہ بود ہماں شب رسول اللہ را صلی اللہ و آلہ وسلم در خواب دیدم با من گفت کہ
آرزوے آں دارسی کہ فردا شفاعت من بتو رسد گفتم یا رسول اللہ کیست کہ
این آرزو ندارد گفت اگر می خواہی شفاعت من بتو رسد یحییٰ بن معاذ را صد
ہزار درم قرض برفتہ است او می آید ایں مالے کہ بر تست صد ہزار درم
او را بدہ فردا من شفاعت کنم گفت شیخ التماس دارم کہ یکبار دگر وعظ بگوید شیخ
رحمہ اللہ بار دگر وعظ گفت او داوانی زر و نقرہ کہ از پدر یافتہ بود آں مقدار کہ صد
ہزار درم شود شیخ سپرد و خلق دگر ہم خدمتے کردند شیخ رحمہ اللہ ہفتاد شتر پر نقرہ از
ہر یو بیرون آورد باقی حکایت نمی گویم کہ مرا ازاں گفتار ملالت می افزاید قولہ اخبرنا
عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو القاسم
عبد اللہ بن الحسین ابن بالویہ الصوفی رحمہ اللہ قال سمعت
محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن
علویہ رحمہ اللہ یقول سالت یحییٰ بن معاذ الرازی رحمہ اللہ
یقول من حسن اللہ فی السر ھتک اللہ سرہ فی العلانیۃ ہر کہ خدا را
در نہانی طاعتے کہ موجب تعظیم او باشد نکرد بسبب ترفع و تعجبے کہ در نفس او

افتادہ است چنانچہ بعض صوفیاں را می باشد البتہ خدائے تعالیٰ اورا در ملاء عام خوار کند قوله سمعت عبد الله بن یوسف رحمه الله قال سمعت ابا الحسین محمد بن العزیز الموذن رحمه الله یقول سمعت محمد بن محمد الجرجانی رحمه الله یقول سمعت علی بن محمد رحمه الله یقول سمعت یحیی بن معاذ یقول ترکیة الاشرار محنة بك وجهلهم لك عیب علیك وهان علیك من احتیاج الیك تزکیه اشرار کنی چنانچه بعض مردم از جهت مصلحتی بعض ملوک وظلمه را کنند البته اشرار اندتزکیه کنند آن نقصان تو باشد وآن عیب تو باشد وآن سوء حال تو باشد واینک تو ایشان را دوست داری البته فروا بواسطه این تراعتابے باشد محبت تقاضا چیست کرد وایشان معاتب تو هم معاتب باشی وهان علیك وهمان کس که محتاج است ترا خوار و سهل دارند۔

قوله ومنهم ابو حامد احمد بن خضرویه البلخی رحمه الله من کبار مشائخ خراسان صحب ابو تراب النخشبی رحمه الله قدم نیشابور وزار ابا حفص علیه الرحمه وخرج الی بسطام فی زیارة ابی یزید البسطامی قدس الله سره العزیز وکان کثیرا فی الفتوة یکے از ایشان که قول وفعل ایشان متبع باشد احمد خضرویه است رحمه الله بعضے از بزرگان پیران بزرگ خراسان بود با ابو تراب نخشبی رحمه الله علیه صحبت داشت در نیشابور آمد وزیارت ابو حفص حداد کرد وزیارت بایزید رحمه الله هم کرده است ودر فتوت کارے بزرگے داشت قوله و قال ابو حفص رحمه الله ما رایت احدا اکبر همة ولا اصدق

ابو حامد احمد خضرویه بلخی

حالا من احمد بن خضرویہ علیہ الرحمۃ والرضوان ابو حفص
حداد رحمہ اللہ فرمودہ است ہیچ یکے را بلند ہمت تر از احمد خضرویہ علیہ الرحمہ
ندیدم و ہم چنیں ہیچ کسے را صادق تر از وے نیافتم صدق حال عبارت از
وفق اعمال بحسب حال است ہمانچہ گفتہ اند چو معاملت نباشد سخن آشنا
ندارد و حال عبارت از حالاتے است کہ بر مردم طاری شود و حال محبت گویند
و حال معرفت گویند و حال زہد و ورع و تقویٰ گویند و کذالک الباقیات
فقر و غنا و صحت و مرض یکے از احوال باشد قولہ وکان ابو یزید رحمہ اللہ
یقول استاذنا احمد رحمہ اللہ ابو یزید رحمہ اللہ گفتے احمد علیہ الرحمہ
استاذ ما است مگر بسخنے و معاملتے لطیفے پیش بایزید رحمہ اللہ ظاہر شدہ است
بداں بایزید رحمہ اللہ او را استاد میخواند قوم صوفیہ از ہر کہ یک سخنے گرفت شد
و بفعلے و قولے و عملے از و نفعے یافتہ باشند او را استاد گویند شنیدہ باشی
جنید میگوید کہ مراقبہ از گربہ آموختم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول
منصور بن عبد اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول کنت جالسا
عند احمد خضرویہ علیہ الرحمۃ وھو فی النزع وکان قد
اتی علیہ خمس و تسعون سنۃ فسالہ بعض اصحابہ عن
مسئلۃ فدمعت عیناہ وقال یا بنی باب کنت ادقہ منذ
خمس و تسعین سنۃ ھو ذا یفتح لی الساعۃ لا ادری
بالسعادۃ ام بالشقاوۃ انی لی او ان الجواب قال وکان علیہ
سبعمائۃ دینار دین و غرماؤہ عندہ فنظر الیھم وقال اللھم
انک جعلت الرھون وثیقۃ لارباب الاموال وانت تاخذ
عنھم وثیقتھم فادِّ عنھا قال فدق داق الباب وقال ان

غرماء احمد علیہ الرحمۃ نقضی عنہ شم خرجت روحہ مات سنۃ اربعین ومائتین محمد حامد رحمہ اللہ گفتہ است کہ نزدیک احمد علیہ الرحمہ شستہ بودم واو درحالت نزع بود وعمر او نود وپنج سالہ شدہ بود وبعض یاران او ازمسئلہ پرسیدند چشمہا ے او روان شد وگفت درے را نود وپنج سال کوفتہ ام آں درپیش من می آید نمی دانم او را بسعادت کشانید ویا والعیاذ باللہ منہ بشقاوت کشانید مرا چہ جاے آنست کہ درجواب شروع کنم آرے تجلی جدید است تا بکدام صفت تجلی کند وبر احمد علیہ الرحمہ ہفصد دینار دین بودہ است وصاحبان دین نزدیک او بودند بسوے ایشان دید وگفت اے بار خدایا تو گردانیدۂ رہنمارا معتمد خداوندان مال چنانچہ معتاد مردم است رہنے می نہند مالے ستانند از جہت من آن مال را تو ادا کن او این سخن گفت پس آن شخصے آمد در او را کوفت گفت واینان احمد کجا اند آں قدر مال کہ بروے بود ادا کرد بعد آن روح او از تن او برون آمد ونقل او بر سر دویست چہل سال از تاریخ ہجرت است قال وقال احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ لانوم اثقل من الغفلۃ ولا رق املک من الشہوۃ ولو اثقل الغفلۃ لما ظفر بک الشہوۃ احمد گفتہ است رحمہ اللہ ہیچ خوابے گران غلیظ تر غافل کنندہ تر از غفلت نفس نیست کہ نفس از حق واز کار حق غافل باشد وہیچ چیزے نفس را مالک تر از شہوت نیست اگر ثقل غفلت نبودے شہوت بر تو غالب نیامدے ہر کہ بر وخواب غالب است۔

ابوالحسن احمد ابن ابی الحواری

قولہ ومنہم ابوالحسن احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ من اہل دمشق صحب ابا سلیمان الدارانی رضی اللہ عنہ وغیرہ ومات سنۃ ثلثین ومائتین وکان الجنید

علیہ الرحمۃ والرضوان یقول احمد بن ابی الحواری رحمانہ
الشام احمد بن ابی الحواری صحبت با ابوسلیمان و با مشایخ دگر ہم داشت و
از تاریخ وویست سی سال گذشتہ بود کہ بحضرت بازگشت قولہ وکان الجنید
یقول جنید رحمہ اللہ گفتہ است احمد ابی الحواری علیہ الرحمہ در شام ہمچو گلے
خوشبوے باشد قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی
علیہ الرحمہ یقول سمعت ابا احمد الحافظ رحمہ اللہ یقول
سمعت سعید بن عبدالعزیز الحلبی یقول سمعت احمد
بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول من نظر الی الدنیا نظرۃ ارادۃ
وجب لہا اخرج اللہ نور الیقین والزہد من قلبہ احمد گفتہ است
رحمہ اللہ ہر کہ طرف دنیا بنظر رغبت دید نور یقین و زہد از دلش رفت گوئی ہمچنیں
میگوید کہ اگر او را یقینے بودے و زہدے بودے بطرف دنیا نظر رغبت
نکردے فعلی ہذا من تظرلہا ظفرا معنی ایں باشد ہر کہ نظر کردہ است
نور ایمان یقین از دلش بردہ است قولہ وبہذا الاسناد یقول من
عمل بلا اتباع سنۃ فباطل عملہ ہم بدیں اسنادے کہ سخن با لابود
این کلام است ہر عملے کہ بغیر اتباع سنّت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باشد باطل باشد یعنی معتدّ بہ نباشد و مقبول حضرت نبود اے عزیز از
عمل مشایخ صوفیہ از متقدمان و متاخران ترا اشکالے شود کہ مگر بہ اتباع سنت
نیست اللہ علیک از من پرس جزئیات و کلیات ایشاں بر وفق اتباع
ترا نمایم بلک اشارتے و عبارتے از کتاب اللہ ہم باشد قولہ وبہذا
الاسناد قال احمد رحمہ اللہ افضل البکاء بکاء العبد علی
مافاتہ من اوقاتہ علی غیر الموافقۃ وہم بدیں اسناد رسیدہ است احمد

گفتہ است بہترین گریہا آنست کہ بندہ بگرید بسبب وردے کہ از وے فوت شدہ باشد و سبب کارے کہ از وے رود کہ آں موافق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نباشد یعنی کار کرد و آں بر وفق اتباع نبود سخن با لا ازاں ما بود و سخن احمد علیہ الرحمہ آنچہ ما فرو ترجمہ کردہ ایم و سخن ما میاں سخن احمد نیست فافہم **قولہ** وقال احمد رحمہ اللہ ما ابتلی اللہ عبدا بشیء اشد من الغفلۃ والقسوۃ ہیچ بلائے خدا را بر بندہ ازیں بدتر نیست کہ بغفلت و سختی دل مبتلا کند قسوۃ از غفلت زاید و غفلت از قسوۃ آید۔

قولہ ومنہم ابو حفص بن عمر سلام الحداد من قریۃ یقال لہا کورابادعلی باب مدینۃ نیشاپور علی طریق بخارا احد الائمۃ والسادۃ مات سنۃ نیف وستین ومائتین وبعضے ازاں مشائخ معتبر و معتمد و مقتدی و مشد ابو حفص حداد است نام او ابو حفص است و بداں شہرہ است و پدر او عمر سلام نام و نزدیک نیشاپور و در رہ گذر بخارا قریہ است کورابادنام مسکن شیخ آنجا بود یکے از امامان و سروران ایں قوم است دویست شصت چند سال گذشتہ بود او را رحمت پیوست قال ابو حفص رحمہ اللہ المعاصی برید الکفر کما ان الحمی برید الموت ابو حفص رحمہ اللہ گفتہ است معصیت خدا کردن نشان کفر است و کشندہ بکفر است و برندہ بکفر است و منتہی بکفر است چنانچہ تپ نشان مرگ است شیخ قدس اللہ روحہ معصیت را نشان کفر گفت ازیں رو کہ گنہ است غایت یکے اکبر اگر ایں کبیرہ با عدوان و باصرار و بعدم مبالات کشد قرین کفر شود آئینہ سخت بروے وے اندک اضطلاے شود قدرے

ابو حفص عمر بن سلام الحداد کورابادنیشاپور

صفا اورا کم کند اگر مردم ادراک آن نکند ہر طرفے مورچہ افتد و اگر آنرا
در نیابد مورچہ بسیار افتد در آئینہ چنانچہ تمام را زنگ گرفت و اگر این را نیز اہمال
کردثم وثم کار بجاے کشد تیغان گردد پس معصیت برید کفر درست باشد اے
مرد مسلمان ترا اندیشہ می باید ایمان است کفر است این ثالث کہ اورا فسق نامی
ایں چہ شد کہ او بہر دو طرف نسبت وارد ہر طرفے کہ غالب خواہد آمد اورا ہمان
سو خواہد برد **قولہ** وقال ابوحفص رحمہ اللہ اذا رایت المرید یحب السماع
فاعلم ان فیہ بقیۃ من البطالۃ ابوحفص رحمہ اللہ گفتہ است اگر مریدرا
بینی کہ میل بسرودے میکند بدانکہ در و بقیۂ بطالت ہست نیکو سخنے است این
قصد مرید انست کہ بقیۂ او را شود و سماع شنود تا آن بقیہ نقیہ گردد و اگر مردم ایں را بر معنی
ظاہر بند چنانچہ در بعض سلوک ہمیں معنی اند منہم الشیخ شہاب الدین
السہروردی رحمۃ اللہ علیہ از روے ترجمۂ ظاہر ہمیں آید اما تا دام کہ در مرید ہوا
نفس باقی است او را طالب مرید نہ نامند بعد آنکہ کسے ہمہ ہوا ہا را پشت دہد
و طلب خدا در سر شر اقتدا او را مرید گویند و در کتب دیگر ایں سخن نسبت بہ جنید
کردہ اند رحمۃ اللہ علیہ **قولہ** وقال حداد الظاہر عنوان حسن ادب
الباطن ابوحفص گفتہ است رحمۃ اللہ علیہ ہر کہ در ظاہر عبادات ادبے کہ
آمدہ است مراعات کند نشان آن باشد کہ باطن او بحسن ادبے کہ دارد
قولہ وقال الفتوۃ اداء الانصاف وترک مطالبۃ الانصاف واو
گفتہ است جوانمردی چیست انصاف از خود دہی و ترک طلب انصاف
از دیگرے کنی و رود ایں سخن نیز حکایتے دارد اگر می گویم کتاب دراز می شود
قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
الحسن بن محمد بن موسی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعلی

الثقفی رحمۃ اللہ علیہ یقول کان ابوحفص رحمہ اللہ یقول من لم یزن افعالہ واحوالہ فی کل وقت بالکتاب وسنۃ ولم یتہم خواطرہ فلا تعدّہ فی دیوان الرجال واستاد ابوحفص رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ احوال خود را بکتاب وسنت نسنجد چنانچہ در ترازو سنگے در پلہ نہند وچیزے در پلہ دیگر بدان سنگ بسنجد ہمچنیں اعمال واحوال خود را بکتاب وسنت وزن نکند ومتہم خواطر خود نباشد اتہام در خواطر چیست ہر خاطر حقانی کہ اورا در دل گذرد ہر چند کہ صادق الفراست بودہ باشد وہر چند کہ منبع و منبت را بداند با این ہمہ جواز آں سو می آید اعتماد در انشاید واگر ایں آیت خواندہ باشد ومعنی را فہم کردہ باشد وَمَکَرُوا ومکر اللّٰہُ واللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ایں سخن را نیکو فہم کن اولا بعدہ کسے کہ چنین نبود ما اورا از مردان راہ ومردان کار نشمریم۔

ابوتراب عسکری حصین النخشبی

قولہ ومنہم ابوتراب عسکر بن حصین النخشبی رحمہ اللہ صحب اباحاتم الاصم واباحاتم العطار البصری رحمہ اللہ مات سنۃ خمس واربعین ومائتین وبعضے ازان مردان دیندار ورہ روان ایں کار ابوتراب عسکر نخشبی بودہ است باحاتم اصم صحبت داشت وباحاتم عطار نیز صحبت داشت واز تاریخ ہجرت دویست چہل پنج گذشتہ بود کہ او ازیں جہاں انتقال کردہ است قولہ وقیل مات بالبادیۃ نہشتہ السباع وچنین گویند موت او در بادیہ بود ورندگان اورا دریدہ اند قولہ قال ابن الجلاء صحبت ستمائۃ شیخ مالقیت فیہم مثل اربع اولہم ابوتراب النخشبی محمد بن جلا رحمہ اللہ گفتہ است کہ ششصد پیر را صحبت کردہ ام ہمچو ایں چہار کسے ملاقات نشد مقدم ایشان وسر ایشان

ابوتراب است علیہ الرحمۃ **قولہ** قال ابوتراب رحمہ اللہ الفقیر قوتہ ما وجد ولباسہ ما ستر ومسکنہ حیث نزل ابوتراب گفتہ است رحمہ اللہ قوت فقیر ہرچہ یابد اگرچہ برگ درختے باشد ولباس او ہمانچہ ستر عورت او کند ودر افغ حرّ وقرّ او باشد ومسکن او بود ہرجا کہ فرود آید **قولہ** قال ابوتراب رحمہ اللہ اذا صدق العبد فی العمل وجد حلاوتہ قبل ان یعملہ فاذا اخلص فیہ وجد حلاوتہ وقت مباشرۃ العمل ابوتراب رحمہ اللہ گفتہ است کہ بندہ عملے بصدق کند رغبت وحلاوت ولذت آن عمل در دل خویش یابد پیش از انکہ کند یعنی بہ نشاط وبذوق وفرح کند و چوں دراں عمل متخلص باشد وعملے باخلاص کند در حالت مباشرت عمل حلاوت یابد میان صدق واخلاص تفرقہ گفتہ اند صدق اول حال اخلاص است سخن بسیار است جاے گفتار نیست کہ اکثار کلام میشود **قولہ** سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اسمعیل بن نجید رحمہ اللہ یقول کان ابوتراب اذا رای من اصحابہ ما یکرہ زادنی اجتہادہ وجد توبتہ ویقول بشومی دفعوا الی ما دفعوا الیہ لان اللہ عزوجل یقول اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنْفُسِہِمْ نجید گفتہ است رحمہ اللہ کہ ابوتراب چوں دیدے در اصحاب خویش چیزے را کہ اورا کارہ بودے یعنی تجاوزے از حد تعبد وترک احسن ادبے یا تقصیرے در عملے یا والعیاذ باللہ میلے بنہایستہ در مجاہدہ خویش از دیاد کردے وتوبہ را از سر تجدید کردے و گفتے از شومت من است کہ اصحاب من بچنین چیز مبتلا شدہ اند زیرا کہ خداوند تعالیٰ فرمودہ است بتحقیق خدا نعمتے را از قومے نگرداند تا آنکہ ایشان

آں معاملہ با خدا دارند آں معاملہ را نگردانند اینجا ایں سخن آید اگر صاحبے متغیر شد خدائے تعالیٰ تغیر حال او کرد بر شیخ چہ آید اما شیخ قدس اللہ روحہ خود را یکے از ایشان می شمرد تغیر ایشاں تغیر خود می داند گفتہ اند الفقراء کنفس واحد **قولہ** قال وسمعتہ یقول اصحابہ من لیس منکم مرقعۃ فقد سال ومن قعد فی خانقاہ او مسجد فقد سال ومن قرأ القرآن من المصحف او لما یسمع الناس فقد سال ہر کہ مرقعہ پوشید یعنی ژندہ و خرقہ در بر کرد پس بتحقیق از مردماں خواستے کرد کہ او را چیزے بدہند و بچیزے برسند و ہر کہ در خانقاہ و مسجدے نشست فقد سال و ہر کہ قرآن را دست گرفت و بدیدن مردماں خواند و با واز بلند خواند فقد سال و نیز یکے از سائلاں باشد **قولہ** وکان ابو تراب رحمہ اللہ یقول بینی و بین اللہ عہد ان لا آمد یدی الی حرام الا قصرت یدی عنہ ابو تراب رحمہ اللہ گفتہ است میان من وخدا عہدے است بسوے ہر حرامے طعامے یا چیزے دست فراز کنم وخواستم بستانم دست من کوتاہ شود یعنی بدو البتہ نرسد وقادر بر ان نتوانم شد **قولہ** ونظر ابو تراب رحمہ اللہ یوما الی صوفی من تلامذتہ قد مد یدہ الی قشر بطیخ وقد طوی ثلثۃ ایام فقال لہ ابو تراب رحمہ اللہ تمد یدک الی قشر بطیخ انت لا یصلح لک التصوف الزم السوق ابو تراب رحمہ اللہ دید صوفی را کہ از مستر شدان او بودہ دست سوے پوست خربزہ فراز کردہ است و او سہ روز برآمدہ بود کہ طی کردہ است گفت کہ تو لائق تصوف نۂ تو صوفی نیستی برو ملازم بازار باش مد یدن می گوید این مد بطریقۂ سوال بود یا پوست بطیخ بود دست فراز کرد تا آنرا بستاند ہمچنین گمان می رود مگر او برغبت خواست پوست

خرپزہ را بستاند بلبید یا کسے می داد او دست فراز کرد تا بستاند ہمہ
احتمالات سایغ می آید قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا عبد اللہ الانصاری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن الرازی ابا عبداللہ بن الفارسی
رحمہ اللہ یقول سمعت یوسف ابن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت ابا تراب النخشبی رحمہ اللہ یقول ما تمنت نفسی علی
قط الا مرۃ تمنت علی خبزا و بیضا و انا فی سفری فعدلت عن
الطریق الی قریۃ فوثب رجل و تعلق بی و قال کان ھذا مع
اللصوص فبطحونی و ضربونی سبعین جلدۃ فوقف علینا رجل نخشبۃ
فصاح فصاح و قال ھذا ابو تراب النخشبی فخلونی و اعتذروا الی و ادخلنی فصرخ
الرجل منزلہ و قدم الی خبزا و بیضا فقلت کلما بعد سبعین
جلدۃ یوسف حسین رحمہ اللہ میگوید ابو تراب علیہ الرحمہ میگوید من در سفر بودہ
ام از رہ سوے دیہے شدم شخصے دابہ را گم کردہ بود دابہ خود را می جست مرا گرفت
و بخود متعلق داشت و گفت این مرد یکے از ان دزدان است کہ دابہ مرا برد ہ
اند مرا زدند و کوفتند ہفتاد دوال بر پشت من زدند شخصے مرا شناخت فریاد
کرد کہ ابو تراب است مرا گذاشتند و عذر این کوفتن و بستن خواستند
من اعتذار ایشان را قبول کردم مرا در خانہ بردند نان سپیدے و بیضہ پیش من
آوردند و نفس من ہیچ وقتے آرزوے نکردہ بود ہمیں نان و بیضہ را آرزو کردہ
بود با نفس گفتم ہر بار کہ آرزو کنی ہفتاد دوال بخوری آرزوے تو بتو دہند قولہ
وحکی ابن الجلاء رحمہ اللہ قال دخل ابو تراب رحمہ اللہ مکۃ
طیب النفس فقلت این اکلت ایھا الاستاذ قال اکلت اکلۃ

بالبصرة واكلت بالنباح واكلت ههنا ابن جلامی گوید دیدم ابو تراب را رحمہ اللہ در مکہ نیک خوشان با نور و صفا دانستم کہ او طیہا کردہ باشد و طعام گذاشتہ باشد این صفا از انست پرسیدمش طعام کجا خوردہ بودی گفت یک لقمہ در بصرہ خوردم و یک لقمہ در نباح خواردم موضعے است میان مکہ و بصرہ و یک لقمہ در مکہ از بصرہ در آمد جز سہ لقمہ نخوردہ لیک دو زیرا چہ سیوم لقمہ ہمان ست کہ در مکہ خوردہ است ۔

قوله ومنهم ابو محمد عبد الله بن حنبق من زهاد المتصوفة صحب يوسف بن اسباط كوفی الاصل ولكنه سكن انطاكيه ابو محمد عبد اللہ بن خنبق

بعضے از آں پیران بزرگ و مشائخ کہ لایق اقتدا راند ابو محمد عبد اللہ خنبق از زہاد صوفیان است و مصاحب یوسف اسباط بود و مولد او و مولد آباء او کوفہ بود و در انطاکیہ ماند قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابا الفرج الوراثانی رحمه الله يقول سمعت ابا الازهر المیا فارقينی رحمه الله يقول سمعت فتح بن شخرف يقول سمعت عبد الله حدثنی بن خنبق اول ما لقيته قال يا خراسانی انما هی اربع لا غير عينك ولسانك وقلبك وهواك فانظر عينك لا تنظر بها الى مالا يحل لك وانظر لسانك لا تقل به شيئا يعلم الله خلافه من قلبك وانظر قلبك لا يكون فيه غل ولا حقد على احد من المسلمين وانظر هواك لا تهوى شيئا من الشر فاذا لم يكن فيك هذه الاربع من الخصال فاجعل الرماد على راسك فقد شقيت فتح شخرف رحمہ اللہ از ارکان تصوف پرسید ابن خنیق گفت جز این چہار نیست عملے در چشم است و عملے در زبان است

وعملے در قلب است وعملے در نفس است نظرے در چشم خویش کن نہ بینی جز
سوے چیزے کہ دیدن او ترا حلال باشد یعنی نظر بسوے اجنبیہ نبود و نظر
بسوے زخارف دنیا نہ بود و نظر بسوے چیزے کہ ترا مہلّی از حق و از کار حق باشد
نبود و نظرے زبان را کن بزبان آن نگوئی کہ دل مخالف آں باشد در دل میل
بہوا باشد و تو بزبان سخن از ترک ہوا گوئی و دل را غب بسوی دنیا باشد
بزبان سخن از ترک دنیا گوئی از احوال و مقامات گوئی کہ دل تو بدان متصف
و متجلی نیست و نظرے دل را کن در وے غلے و حقدے و حسدے نباشد
آنرا کہ مردماں متصوف غیرت و رشک نامند صوفی باشد کہ یکے را دیدن تواند
بسبب حالے و مقامے و قبولے کہ او را پیش آمدہ است ایشان این را حسد
نامند و غل خوانند و این نوعے از غش باشد و ہوائے خود را ببیں کہ ہیچ بلائے
را خواہاں نباشد ہر چہ جز خدا و کار خدا بود آں شر بود بلکہ ازیں شر شے بدتر
نباشد اگر در تو این چہار چیز نباشد خاکستر بر سر خود انداز بتحقیق کہ تو بدبختی قولہ
وقال ابن حنبق رحمہ اللہ لا تغتم الا من شیء یضرک غدا
ولا تفرح الا بشیء یسرک غدا غم مخور مگر چیزے را کہ ترا فردا غمگین کند
و خوش مباش مگر بچیزے کہ ترا فردا خوش کند ازیں غدا یا قیامت مراد باشد
یا امروز غم مخور چیزے کہ فردا زیان کند و امروز شاد مباش مگر چیزے کہ
فردا شادماں باشی بارہا گفتہ ام مرد عاقل آں عمل کند کہ چوں کار آخر رسد
او با خود حساب کند کہ عمر در چہ گذشت اگر بچیزے ممدوحے مقبولے موجود
بود ہم ایں قدرے بیابد در دل آنچہ بایستے کردم و قبول من اللہ است
بارے آنچہ بایستے کردم نباید و نشاید و نسزد کہ در دلش ایں آید بدانچہ کار گذشت
نا بایستہ و ناشائستہ بود اکنوں کار آخر آخر رسید جائے عذر نماند جز فسوس

جزو دریغ ورد امن او نہ بستند زہے خسران وزہے خذلان نعوذ باللہ من امثال ھذہ الاعمال **قولہ** وقال ابن خنبق رحمہ اللہ وحشۃ العباد عن الحق اوحش منھم القلوب ربوا نھم آنسوا بربھم لاستانس بھم کل احد ہر کہ از خدا وحشت دارد دلہا ہمہ ازو موحش اند و ہر کہ با خدا موانست دارد قلوب با او مونس باشند نیکو سخنے است ایں اما کلی نیست بحمل کہ چنین باشد اگر موانست با حق موجب موانست با خلق باشد ایں نوع شئ مخوفے باشد اگر فرد آمنا ایں را جزاے عمل او دارند چہ توان کرد **قولہ** وقال نفع الخوف ما حجزک عن المعاصی و انفع الرجا ما سھل علیک العمل لابدی است مردمان را میان خوف و رجا بودن نافع ترین خوفہا اینست کہ ترا از معاصی باز دارد و نافع ترین رجا چیست کہ عمل بر طاعت تو آسان گرداند بارہا گفتہ ام خوف آنست کہ با ہمہ طاعت کہ تو بجا آری خوف در دل تو آں بود کہ نباید او قبول نکند و رجا آنست کہ ہمہ طاعت ہا بجا آری و امید داری کہ مگر قبول کند بریں سخن من در کلام ایں صوفی اشارتے ہست **قولہ** وقال طول الاستماع الی الباطل یطفی حلاوۃ الطاعۃ من القلب بسیار گوش داشتن بسوے چیزے کہ آں نسبت ببطلان دارد حلاوت طاعت از دل برد نشاط عبادت از و برود چو بسیار گوش دارد علامت اینست کہ بدان تلذذے میکند و او را آں خوش می آید چو باطل خوش آید ہر آئینہ لذت طاعت برود و شیخ قدس اللہ روحہ در صدد ذکر آں بزرگوار را از زہاد متصوف نامیدہ است و کلمات و اشارات او حکایت ہم ازیں کرد کہ از زہاد متصوفہ بود۔

ابو علی احمد بن عاصم الانطاکی

قوله ومنهم ابو علی احمد بن عاصم الانطاکی رحمه الله من اقران بشر بن الحرث والسری والحرث المحاسبی رحمهم الله علیهم کان ابو سلیمان الدارانی رحمه علیه یسمیه جاسوس القلب لحدة فراسته بعضے ازان صوفیان کہ برسنن اتباع رفتہ اند قول و فعل ایشان حجت و متبع است احمد انطاکی است رحمہ اللہ از اقران بشر حارث و سری و حرث محاسبی بود رحمہ اللہ علیہم و ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ او را جاسوس قلب گفتے بموجب صدق فراستے کہ در و بود فراستے تیز ے داشت کہ ظاہر مردم را بباطن آن فراست کردے کہ البتہ خطا نبودے و ابو الحسن نوری را رحمہ اللہ نیز جاسوس قلب گویند چنین گویند کہ او بر خطرات دل مردم مطلع گشتے قوله وقال احمد بن عاصم رحمه الله اذا طلبت صلاح قلبك فاستعن علیه بحفظ لسانك و احمد رحمہ اللہ گفتہ است چوں خواہی کہ دل تو صالح باشد یعنی کدورتے و ظلمتے البتہ بر وطاری نشود استعانت بنگاہ داشت زبان خود کن حفظ لسان عبارت از نگاہ داشت او باشد از فحش و غیبت و بصناع و حفظ لسان عبارت ازان باشد کہ بزبان آن نگوید کہ در دل نیست و حفظ لسان عبارت ازین باشد البتہ آنچہ در دل است بر زبان نیارد و دیگر حفظ لسان عبارت ازین باشد ہر چہ عیوب مردمان مطلع شود ازان حکایت نکند و حفظ لسان عبارت ازین بود و باشد کہ از معارف و حکایت سخن نگوید و حفظ لسان عبارت از سکون کلی باشد سخن گفتن خصوصا بسیار دل را سیہ کند قوله وقال احمد بن عاصم رحمه الله قال الله تعالی اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَنَحْنُ نَسْتَزِيْدُ مِنَ الْفِتْنَةِ احمد رحمہ اللہ گفتہ است خدا فرمودہ است

اموال شما و اولاد شما فتنۂ شماست یعنی شما را از مقصود شما هم ایشان باز می دارند و ما همین فتنه را زیادت می کنم اولاد فتنه است زیرا چه دل مردم را متعلق بخود می کند اولاد فتنه است زیرا چه سبب ایشان بسیار محالے که صوفیه ازان محترز باشند شروع کنند اولاد فتنه است زیرا چه البته بریں آرد که مرد صاحب ولد ذخیره کند چنانچه گفته اند الولد مبخلة ومجبنة ومحزنة همت بلند راپست سازد به سبب جبانتے که اورا طاری شده است اگر مرد ولا ورا ست گاه جمال فرزند را یاد کند که اگر من کشته شوم او ضایع گردد جبانتے در دل او آید و فتنه است زیرا چه ولد مبخل است و ورمے در گرو باشد مرد فرزند را یاد کند نخواهد بکسے دهد و شرح اموال ظاهر است۔

قوله ومنهم ابو السری منصور بن عمار من اهل مرو من قریة دندانقان یقال انه من یوشنج واقام بالبصرة وکان من الواعظین الاکابر و بعضے ازان مقتدایان دین ومتبعان اهل تحقیق وطلب منصور عمار ست رحمه الله خلق مرو بود ومولد او ازدیه دندانقان گردیهے ازدیه ها ے او است وهمچنیں گویند که او یوشنجی بود ومقیم در بصره بود یکے از واعظان اکابر بود ومیان واعظان او را در مرتبه بلند شمرده اند گر واعظے بود بر منبر به رسیدے خلق را پندے گفتے قوله وقال منصور بن عمار رحمه الله من جزع من مصائب الدنیا تحولت مصیبته فی دینه هر که از مصیبت دنیا وزیاں جزعے با فرط کرد زیانے که در دنیا شده بود آن جزع او سبب آن شد که آن مصیبت در دین افتد اورا صبر باید کرد چو صبر نکرد جزع کرد مصیبتے نقدے در دین است قوله وقال منصور بن عمار

ابو السری منصور بن عمار

رحمه الله احسن لباس العبد التواضع والانکسار واحسن لباس العارفین التقوی قال الله تعالی وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذٰلِكَ خیر ومنصور گفته است بهترین لباسهای بندگان خدا تواضع وانکسارست وبهترین لباس عارفان تقوی است در لباس زینت نفس است وبهترین زینت ها تواضع وانکسارست خود را مردم با همه فضل وشرف در مرتبه فرود نهد بهترین لباس های او باشد ولباس پوشیدنست بزرگی خود را بتواضع پوشیدن بهترین لباس ها است تواضع تفاعل است تکلف در چیزے است که تو خواهان آن نباشی او خود را بستم هر چند که خواهان آن نیست که فرود کسے باشد سبب پوشیدن غرت وعظمت خویش را او تواضع میکند ونمیخواهد که وضیع باشد تواضع برائے خدایرا با همه شرفے که خدا ورو نهاده است وعزتے وعظمتے که اورا داده است اورا محبوب خود نامیده است واورا گفته افعل ما شئت فانك معفو با این همه در حضرت او مسکنت وعبودیت وبیچارگی را برپای دارد خود را از جمله طالبان ورندگان کمتر وپستر می دارد این مرد را بهترین لباسها باشد وهمه این لباسها باشد وهمه این چند سخنے که گفتم دیگر هم هست اما تو بریں قیاس کن وبهترین لباسهائے عارفان تقوی است مرد عارف با الله متقی باشد در قول وفعل وعمل وصحبت خویش این بهترین لباسها باشد وهیچ لباسے برائے پوشیدن معرفت ازین بهتر نبود یکے را تجلی شود بر صورت نامحمود او تقوی را بکار دارد بسبب آن تجلی مباشر نشود والصبر عن الله من اشد الصبر این بهترین لباسها باشد فهم کن چه میگویم چه دانم تو فهم خواهی کرد یانه وگفته اند بهترین زینت ها تقوی وعبادت خدا است جوارح را بعبادت خدا مشغول داشتن ونفس را بتقوی بهترین زینت ها باشد ومعارف را بهتر ازین زینت نیست که متقی بود وچه میگوئی با همه معرفت نفس را آرایش بتقوی وظاهر جوارح را بعبادت

زیباترین زینت ابودیانہ **قولہ** وقیل سبب توبتہ انہ وجد فی الطریق
رقعۃ مکتوبۃ علیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم فاخذہا فلم تجد
لہا موضعا فاکلہا فاری فی المنام کانّ قائلا قال لہ فتح علیک
باب الحکمۃ باحترامک لتلک الرقعۃ وچنین گویند سبب توبہ او پرکاغذے
ورروہ افتادہ یافت وورو بسم اللہ الرحمن الرحیم نبشتہ جاے گہے
نیافت کہ کاغذ آنجا دارد یا خود عزت داحترام نام خدا این تقاضا کرد کہ سینہ
خود را وحلق وکام خود را بدان متخلط وممتزج دارد آں کاغذ خائید وفرو برد او را در
خواب نمودند گوینده می گوید تو نام خدا را احترام کردی در حکمت بر تو کشادند **قولہ**
سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابابکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس القاصر رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا الحسن الشعرانی رحمہ اللہ یقول رایت منصور
بن عمار رحمہ اللہ فی المنام فقلت ما فعل اللہ بک فقال قال لی
انت منصور بن عمار قلت بلی یارب قال انت الذی کنت تزہد
الناس فی الدنیا وترغب فیہا قلت قد کان ذلک ولکنی ما
اتخذت مجلسا بدأت بالثناء علیک وثنیت بالصلوۃ علی
نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثلثت بالنصیحۃ لعبادک
فقال صدقت قال اللہ تعالی الملئکۃ صنعوا لہ کرسیا یحمدنی صدق یحدثنی
فی سمائی بین ملائکتی کما تحدثنی فی ارضی بین عبادی ابوالحسن
شعرانی رحمہ اللہ گفت منصور بن عمار را رحمہ اللہ بخواب دیدم پرسیدمش خدا
باتو چہ کرد گفت خدا مرا گفت تو منصور عماری گفتم بلے یارب گفت تو آنی کہ مردم
را دربن می آوردی کہ ترک دنیا کنند وخود را در دنیا رغبت می کردی گفتم

آرے یارب بود چنین ولیکن من ہیچ تبرک مجلسے را نگرفتہ ام مگر آنکہ آغاز بحمد وثنا ر تو کردہ ام و دو مرتبہ بہ پیغمبر تو گفتہ ام پس آں بسیوم مرتبہ خلق را پند دادہ ام خداوند فرمود راست میگوئی خداوند سبحانہ فرشتگان را فرمود کرسی بنہید برای منصور کہ او حمد من در آسان من میان فرشتگان من بگوید چنانچہ در زمین من میان بندگان مرا بہ بزرگی یاد کردہ است وحمد وثنا کردہ است۔

ابو صالح حمدون بن عمارۃ القصار النیشاپوری

قولہ ومنہم ابو صالح حمدون بن عمارۃ القصار النیشابوری رحمہ اللہ منہ انتشر مذہب الملامتیۃ بنیشابور وہو صاحب سلیمان الفارسی وابا تراب النخشبی رحمہ اللہ علیہم مات سنۃ احدی وسبعین ومائتین و بعضے ازان مشائخ کہ ایشان را علمے پسندیدہ ومنعے گزیدہ بود حمدون قصار است رحمہ اللہ مذہب ملامت از و منتشر شد مصاحب سلیمان فارسی بود و ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ و دویست ہفتاد یک از ہجرت گزشتہ بود کہ حمدون قصار بناس حیات خود را آفرین جہان پاکتر شستہ است قولہ سئل حمدون رحمہ اللہ متی یجوز للرجل ان تکلم علی الناس فقال اذا تعین علیہ اداء فرض من فرائض اللہ فی علمہ او خاف ہلاک انسان فی بدعۃ یرجو ان ینجیہ اللہ تعالی منہا از حمدون رحمہ اللہ پرسیدند کہ شاید کہ مرد سخن با خلق گوید گفت وقتے کہ بر و فرضے شود بہ تشخص وتعین کہ البتہ این سخن باید گفتن یا بہ بیند کسے بمعصیت خدا ہلاک میشود و ازدین بر می افتد و ببدعتے مبتلا گردد و امید دارد کہ این چنین کسے را از بدعت خداوند تعالی نجات دہد قولہ وقال من ظن ان نفسہ خیر من نفس فرعون فقد ظہر الکبر وحمدون گفتہ است رحمہ اللہ ہر کہ در خود این گمان برد کہ نفس من از نفس فرعون بہتر است پس تحقیق او اظہار کبر

کردہ باشد شیخ قدس اللہ سرّہ می فرماید خود را خود چیزے دانستن و او را مرتبۂ و وزنے نہادن جز از صفت کبر نباشد ایں مرد در خود ایں گمان برد کہ من بہتر از فرعونم نظرش از فعل حق غافل شد ندانست کہ مرا بتوحید و ایمان آراست کہ آراست خدا و او را کہ کافر کرد خدا کرد تو کیسی کہ نظر بر فعل خود کنی و حکایت بایزید و سگ گرگین قریب بدین است قولہ وقال مذ علمت ان للسلطان فراسۃ فی الاشرار ما خرج خوف السلطان من قلبی و قصار گفتہ است رحمہ اللہ از اں گہے کہ دانستم کہ بادشاہ را فراستے ہست کہ بداں مردماں شر را شناسد ہیچ وقتے ترس سلطان از من نہ رفت خود را شر میدانست ترس داشت کہ سلطان بفراست بر شر من مطلع گردد قولہ وقال اذا رایت منکرًا فتمائل لئلا تبغی علیہ فتبتلی بمثل ذلک و حمدون گفتہ است علیہ الرحمہ چوں منکرے بہ بینی منکر شد ؎ طریقت یا منکر اہل معرفت

از و بگذر بسوے دگر شو تا تو بداں نمانی ؎ کہ تو ہم بداں مبتلا گردی قولہ

وقال عبد اللہ بن منازل رحمہ اللہ قلت لابی صالح رحمہ اللہ اوصنی فقال ان استطعت ان لا تغضب بشیء من الدنیا فافعل عبد اللہ منازل رحمہ اللہ گفتہ است کہ ابو صالح حمدون را گفتم مرا وصیتے کن گفت اگر توانی کہ براے دنیا بر کسے بغضب نشوی پس مکن کہ ایں نیکو کارے است غضب کردن براے دنیا دلیل بر رغبت و خواست اوست قولہ ومات صدیق لہ وھو عند راسہ فلما مات اطفاء حمدون السراج فقالوا فی مثل ھذا الوقت یزاد فی السراج فقال الی ھذا الوقت کان لہ ومن ھذا الوقت صار الدھن للورثۃ یارے از ان حمدون مرد او بر سر او حاضر بود ہمیں کہ او مرد چراغ

ن سکرانا

؎ در نسخہ منقول عنہ الفاظ را کرم خوردہ است پس بیاض گزاردہ شد

راکشت گفتند این وقت آنست که چراغ را فروزند تو چرا کشتی گفت تا او زنده بود ملک او بوده است چو او مرد ملک ورثه شد اکنون بوجه که سوزند قوله وقال حمدون رضی الله عنه من نظر فی سیر السلف عرف تقصیره وتخلفه عن درجات الرجال وقال لا تفتش علی احد ما تحب ان یکون مستورا منك وحمدون گفته است رحمه الله هر که نظر در سیرت سلف کند و اعمال و افعال و اقوال ایشان بیند تقصیر خویش را بشناسد که هرچه کردم کردم از ایشان پس آمدم و بدیشان نسبت ندارد و از ایشان تخلف کردم و تجاوز کردم قوله وقال لا تفتش آنچه تو خواهی که در تو آن پنهان ماند آن چیز را بر دیگرے فاش مکن و معرفت خدا سرّیست از اسرار و قصد بر اسرار اخاف است اگر آشکارا کنی سرّ خویش را فاش کنی۔

ابوالقاسم جنید بن محمد

قوله ومنهم ابو القاسم الجنید بن محمد سید الطایفه وامامهم اصله من نهاوند ومنشائه ومولده العراق وابوه کان یبیع الزجاج فلذلك یقال له القواریری وکان فقیها علی مذهب ابی ثور صحب السّری والحرث المحاسبی ومحمد بن علی القصاب رحمه الله علیهم مات سنة سبع وتسعین ومایتین یکے ازان شهبازان وسروران متبعان ومقتدایان ابوالقاسم جنید محمد است رحمه الله اورا سید الطائفه گویند رئیس القوم گویند امام الصوفیه گویند اصل او از نهاوند است ومنشاء ومولد او عراق است وبغداد داخل عراق ست بریں نسبت اورا جنید بغدادی گویند وپدر او شیشه فروشی کردے هم ازان اورا قواریری خوانند وجنید رحمه الله همیں کار کرده است واو فقیه بود بر مذهب ابوسفیان ثوری بوده است

سری مربیّ واستاد او بود وخال او بوده است وبا حارث محاسبی مصاحبت
ومصادقت بود ومصاحبت با محمد علی قصاب هم داشت وبرسر دو بیست
نود وهفت سال اتفاق بازگشت کرد قوله سمعت محمد بن
الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن الحسین البغدادی
رحمه الله یقول سمعت الفرغانی رحمه الله یقول سمعت
الجنید رحمه الله یقول وقد سئل من العارف قال من
نطق عن سرّك وانت ساكن فرغانی رحمه الله میگوید از جنید علیه الرحمه
پرسیدند عارف کیست گفت آنکه سخن از سرّ تو گوید و تو قایل ان سر نباشی
نطق از چیست حقیقی که ترا ست که آن بر تو نهان ست او سخن ازان حقیقت حقیقة
تو گوید و تو آن را عارف باشی یا نباشی ولیکن مبین تو نباشی سر ایشان
اشارت بدانست که در کلمات قدسی است خداوند تعالی فرمود الانسان
سری وانا روح راهم گویند سر معنی دل را هم گویند و سخنی که در جوز است
آن سر جوز است خلاصه که با انسان متعلق است آن سر انسان ست مردمان
معنی دگر هم گویند یعنی هر چه در دل تو چنین میگذرد و چنین هست قوله
سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت
محمد بن عبد الرحمن الرازی رحمه الله قال سمعت
ابا محمد الحریری یقول سمعت جنید رحمه الله یقول
ما اخذنا التصوف عن القیل والقال لکن عن الجوع وترك
الدنیا وقطع المالوفات والمستحسنات حریری میگوید رحمه الله از
جنید علیه الرحمه شنیدم که می گفت ما تصوف را از دستی و تعلمی و تعلیمی نگرفتیم تصوف را از گرسنگی و ترک دنیا
وترک علایق کردیم و هر چه مالوف ما بود و مستحسن ما بود آن را ترک کردیم تصوف

را ازیں گرفتیم یعنی بریں طریق سلوک کردیم شکم را گرسنہ داشتیم توجہ بخدا کردیم حقیقت امر بدیں مسلک ما را مفہوم گشت آنرا تصوف نامیدیم یا خود ایں مسلک را تصوف خواندیم ومقصود پیشتر است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت الحریری رحمه الله یقول سمعت الجنید رحمه الله یقول سرجل ذکر المعرفة قال اهل المعرفة بالله یصلون الی ترک الحرکات من باب البر والتقرب الی الله تعالی فقال الجنید رحمه الله ان هذا قول قوم تکلموا باسقاط الاعمال وهو عندی عظیم والذی یسرق ویزنی احسن حالا من الذی یقول هذا وان العارفین بالله اخذوا الاعمال عن الله والیه رجعوا فیها ولو بقیت الف عام لم انقص من اعمال البر ذرة الا ان تحال فی دونها حریری میگوید رحمہ اللہ مردے نزدیک جنید علیہ الرحمہ سخن معرفت میگفت جنید علیہ الرحمہ فرمود عرفا باللہ می رسند بخدا وغایت رسیدن ایشان بریں می آرد ہر عملے نیکے کہ ایشان کردند آنرا بخود اضافت نکردند آں اضافت را ترک دادند نسبت بخدا کردند آنجا وہم سخنے ہست مرداں این سخن بریں وہم می برند کہ اہل معرفت بر را ترک می آرند اما ایں سخن محققان نیست لفظ موہم اما مراد اینست کہ ما گفتیم ایں گفتار آن قایل بود کہ لفظ موہم آں بود اما جنید علیہ الرحمہ ہماں گفت کہ ما عنایت کردیم جنید رحمہ اللہ مر آں قایل را گفت ایں سخن قومے است کہ قایل باسقاط اعمال اند نزدیک من ایں سخنے عظیم ست

نشاید کہ اہل معرفت را ایں صفت باشد آنکہ زنا کند و دزدی کند بہتر ازان کس باشد کہ معتقد او ایں بود اَحْسَنُ حالاً چرا است زیرا چہ آں قایل سخنے گفتہ است کہ از دائرۂ اسلام بیرون آمدہ است سارق و زانی خود را فاسق داند و قصد توبہ دارد و آں کسے کہ ابواب برّ را بربستہ است و ترک اعمال کردہ است از دائرہ دین بکلی خارج است و جنید رحمہ اللہ گفت صفت عارفان بہ تحقیق انیست عمل از خدا گرفتند یعنی اعمال یعنی آنچہ خدا فرمود فرمان کردند یا آنچہ من اللہ اذن شد بدان متصف شدند و باز نگشتند مگر بسوے خدا یعنی اعمال از و گرفتند و باز گشت ہم بدو کردند و گفت اگر من ہزار سال زندہ مانم ذرۂ از اعمال برّ کم نکنم مگر آنکہ حایلے آید میان من و اعمال من و ایں حائل عبارت از چہ باشد یعنی من میرم و قدرت بر عمل نماند یا از من شعور رود عقل مذہول شود یا آنکہ مانعے باشد ہر گہ خواہم عمل کنم او بیاید مرا باز دارد و عنایتے کہ جنید کردند ہم در گفتار قایل عنایتے کردہ ام اگر قایل آں عنایت کردے جنید انکار نکردے تا آنکہ جنید ہم بداں باز گشت کرد **قولہ** وقال الجنید رحمہ اللہ ان امکنک ان لا یکون آلۃ بیتک الاخرفا فافعل جنید گفتہ است رحمہ اللہ اگر ترا میسر آید آنچہ در خانہ تست کہ بدان امور معاش متمشی میشود مثلاً سبوے و کوزہ و آوندے نباشد مگر گلیں فافعل بکن ایں کار کہ نیکو کارے است و ہم بدیں سخن جنید رحمہ اللہ سری پسند دادہ است کہ ولیکن اوانی بیتک من جنسک یعنی تو از گلی و آوند ہم از گل باشد **قولہ** وقال الجنید رحمہ اللہ الطریق کلہا مسدودۃ علی الخلق الا علی من اقتفی اثر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم جنید گفت رحمہ اللہ علیہ ہمہ راہہا بربستہ است مگر رو پس روی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت انما الطرق الی اللہ شتی و گفت الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلق الا اینکہ بحقیقت رسند

کہ شائبہ وکدورتے درمیان نباشد آن خرابتباع مصطفیٰ نیست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و برخورداری و آرام و قرار خربدان نیست **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ یقول سمعت ابا عمرو الانماطی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول ولو اقبل صادق علی اللہ تعالیٰ الف الف سنۃ ثم اعرض عنہ لحظۃ کان ما فاتہ اکثر مما نالہ اگر ہزار در ہزار سال صادقے بخدا اقبال کرد و لحظۂ اعراض از و کرد آنچہ از و فوت شد بیش ازان زیان کارتر از انست کہ او رسیدہ بود آنچہ او گم کرد تجربہ اینست کہ بازنیاید اگرچہ گوئی در توبہ مسدود نیست مثالش اینست سنگے را آتش زنند بیزند نرم لطیف سازند و آن را چون نامند چنانکہ نازک و لطیف شود کہ بر لطیف ترین چیزہا او را ضم کنند بخورند و اطبا از چونہ مرہمے سازند شخصے کہ او سوختہ شدہ باشد آن چونہ را بران سوختگی مالند او را راحتے و خنکی شود کہ ہمہ کس داند کہ او واجد شدہ است و اگر بریں چونہ آب برسد تر شود و نرم شود بعد آن خشک شود لا قابل گردد ہرچہ کنی کنی باز آمدنی نیست و ہیچ کار نیاید **قولہ** وقال الجنید رحمہ اللہ من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی بہ فی ہذا الامر لان علمنا ہذا مقید بالکتاب والسنۃ وقال الجنید مذہبنا رحمہ اللہ علمنا ہذا مشید بحدیث رسول اللہ صلی اللہ مقید علیہ وسلم ہر کہ حفظ قرآن نکرد یعنی یاد نکرد یعنی یاد نگرفت قرآن را یک معنی ہمین است اینست کہ در اعمال و افعال بمحافظت کلام اللہ نباشد و عالم بسنن و آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نباشد در کار تصوف بدان شخص اقتدا نکند زیرا چہ علم تصوف مقید بکتاب و سنت است اگر آن معنی

مراد داریم کہ حفظ لفظ او اکثر صحابہ حافظ کلام اللہ نبودہ اند از مجموع صحابہ جز ہفت
نفر حافظ نبودند و کتاب احادیث اگر بظاہر رود کرا میسر است علی ہذا در تصوف
بستہ شود قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا نصر الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی الرودباری
رحمہ اللہ یقول سمعت عن الجنید رحمہ اللہ مذہبنا
ہذا مقید باصول الکتاب والسنۃ ہمان سخن بالا باز آورد و است
ترجمہ چہ کنم قولہ اخبرنا محمد بن الحسین رحمہ اللہ قال
سمعت ابا الحسین بن فارس رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسن
علی بن ابراہیم الحداد رحمہ اللہ یقول حضرت مجلس ابی
العباس بن شریح رحمہ اللہ فتکلم فی الفروع والاصول بکلام
حسن اعجبت بہ فلما رای اعجابی قال اتدری من این ہذا
قلت یقول القاضی فقال ہذا برکۃ مجالستی ابا القاسم الجنید
رحمہ اللہ ابراہیم حداد رحمہ اللہ میگوید در مجلس ابو العباس شریح رحمہ اللہ
حاضر بودم او سخنے در قسم سلوک و معارف و حقایق میگفت بس عزیز و لطیف
کلام بود گفتار او مرا شگفت آورد بعد آنکہ ابو العباس رحمہ اللہ در عجب آمدن
من دید گفت میدانی کہ این سخن گفتم قاضی فرماید گفت این برکت
آنست کہ با ابو القاسم جنید رحمہ اللہ نشستہ ام از و سخن شنیدہ ام قولہ
وقیل للجنید رحمہ اللہ من این استفدت ہذا العلم
فقال من جلوسی بین ید اللہ تعالی ثلثین سنۃ تحت تلک
الدوحۃ وارمی الی دوحۃ فی دارہ از جنید رحمہ اللہ پرسیدند
این علمے کہ تو داری از کجا گرفتی و استفادت از کہ شد گفت مستفید بدیں علم

ازیں عمل شدم کہ سی سال بحضور خدا بودہ ام ونشست من بداں حضور زیرا این
درختے است کہ دریں خانہ است قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق
رحمہ اللہ یحکی عن ذلک سمعتہ یقول رئی فی یدہ سبحۃ فقیل
لہ انت مع شرفک تاخذ بیدک سبحۃ فقال طریق بہ وصلت
الی ربی لا افارقہ تسبیح بردست جنید بود رحمہ اللہ وآنرا می گردانید گفتند
این شرف معرفتے و عزت درجتے کہ ترا ست چیست کہ بدیں سبحہ متعلق میشوی
گفت برسے کہ بخدا رسیدم آنرا نگذارم ازاں دور نشوم جدا نگردم خدا پرستان
برانواع اند یکے برسم و عادت پرستند و دیگرے برائے نجات پرستند
و سہ دیگرے برائے حسنات و درجات پرستند و کسے با النظر من حیث
انہ الہنا ونحن عبیدہ پرستند قطع نظر از بہشت و دوزخ و از قبول ورد
و یکے برائے دیدار پرستد نقداً اطلبدیا بوعدہ قرار گرفتہ است و دیگرے
بحق و فا و مروت پرستد ہر چند احتیاج بتعبد ظاہر نماند از زیادتی نوافل فارغ
شد اما ایفاءً بحقہ واداءً لزمایت المروۃ خدارا پرستند جنید رحمہ اللہ برین اشارت
کرد اگرچہ احتیاج بدین نیست اما برسے کہ با خدا برسند مروت و فا این تقاضا
نکند کہ آن را نگذارند قولہ وسمعت الاستاذ ابا علی رحمہ اللہ یقول
کان الجنید یدخل کل یوم حانوتہ یسبل الستر ویصلی
اربعمائۃ رکعۃ ثم یعود الی بیتہ استاذ ابو علی دقاق رحمہ اللہ
گفتہ است جنید علیہ الرحمہ در دکان خود پردہ فرو ہشتے و چہار صد رکعت
نماز گذاردے بعدہ بخانہ باز گشتے دکان شستے و قاروہ فروختے قولہ
وقال ابو بکر العطوی رحمہ اللہ کنت عند الجنید علیہ الرحمہ
حین مات ختم القرآن ثم ابتدأ من البقرۃ سبعین آیۃ

ترجمہ
رحمہ اللہ ابوبکر رحمہ اللہ میگوید وقت نقل جنید رحمہ اللہ حاضر بودم ختم قران کرد
باز از سر آغاز کرد ہفتاد آیت از سورہ بقر خواند جان بحق تسلیم کرد۔

ابوعثمان سعید بن اسمعیل الحیری

قولہ ومنهم ابوعثمان سعید بن اسمعیل الحیری المقیم بنیشابور وکان من الری صحب شاہ الکرمانی ویحیی بن معاذ رحمهما الله ثم ورد نیشابور مع شاہ الکرمانی علی ابی حفص الحداد رحمه الله واقام عنده وتخرج به وزوّجه ابو حفص ابنته مات سنة ثمان وتسعین ومائتین وعاش بعد ابی حفص نیفا وثلثین سنة وبعضے ازان مشائخ کہ قول وفعل ایشان حجت است ابوعثمان حیری است رحمہ اللہ او در نیشاپور شاہ شجاع کرمانی ویحیٰی معاذ و ابوحفص حداد را مصاحب بود نخست در صحبت یحیی بود بعدہ مصاحب شاہ شجاع بود بعد وصحبت ابی حفص حداد کرد ونزدیک او ماند و بعد ابوحفص رحمہ اللہ سی وچند سال زیست قولہ سمعت محمد بن الحسین یقول سمعت اباعمرو بن حمدان یقول سمعت ابا عثمان رحمه الله یقول لا یکمل ایمان الرّجل حتّی یستوی قلبه اربعة اشیاء المنع والعطاء والعزّ والذّل ابوعثمان رحمہ اللہ گفتہ است مرد کامل نشود تا ایں چہار چیز در دل او مساوی نباشد منع وعطا اگر کسے او را منع آید یا کسے او را چیزے بدہد یا کسے او را عزیز دارد یا کسے او را خوار دارد ہر چہار برابر باشد و دیگر منع وعطا عز و ذل ہر چہ از خدا آید نزدیک او برابر باشد وایں سخن اشارت برضا است ومیان صوفیان بدوام رضا جزاو سخن نگفتہ است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت عبد الرحمن بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت بعض اصحاب ابی عثمان

رحمه الله يقول سمعت اباعثمان يقول صحبت اباحفص رحمه الله
وانا شاب فطردني مرة وقال لا تجلس عندي فقمت ولما وله
ظهري وانصرفت الى وراء ووجهي الى وجهه حتى غبت عنه
وجعلت في نفسي ان احفر على بابه حفرة لا اخرج منها الا
بامره فلما راى ذلك ادناني وجعلني من خواص اصحابه بعض مصاحبان
ابوعثمان رحمه الله گفتند که ابوعثمان گفت سی سال با ابوحفص علیه الرحمه
مصاحب بودم یک روز مرا گفت نزدیک من منشین خاستم وپس پای می رفتم
روسوے او نهاده وپشت پس ناکرده آن قدر دور رفتم که از نظر غائب شدم
با خود گفتم پیش در او کوکے کاوم وران کوک فرو شوم والبته برون نیایم مگر با مراد
چو او حال مرا بدین صفت احساس کرد مرا نزدیک خود طلبید از خواص اصحاب
خویش گردانید قوله وكان يقال في الدنيا ثلثة لا رابع لهم ابو
عثمان بنیشابور والجنید ببغداد وابوعبد الله بن الجلاء بالشام
وهمچنین گویند در دنیا سه تن بودند ابوعثمان حیری در نیشاپور جنید در بغداد وابو
عبد الله جلاء در شام رحمة الله عليه وعلى اسلافه رحمة واسعة قوله
وقال ابوعثمان رحمه الله منذ اربعين سنة ما اقامني الله تعالى
في حال فكرهته ولا انقلني الى غيره فسخطته وابوعثمان گفت چهل سال بر
هر حالے که مرا خدائے داشت من از ان کاره نبودم وبسوے غیر مقصود من
نینداخت من آزاد شوار نداشتم این کلام بدان اشارت میکند که منع وعطا
عز وذل برابر است وایں دوام رضاست همه صوفیان رضا را از احوال گفته اند
وقول ابوعثمان رحمه الله اشارت بدین کرد که رضا از مقامات است قوله سمعت
الشيخ اباعبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت عبد الله

بن محمد الشعرانی رحمه الله يقول سمعت ابا عثمان يذكر ذلك
ولما تغير على ابى عثمان الحال مزق ابنه ابوبكر رحمه الله قميصاً
على نفسه ففتح ابو عثمان رحمه الله عينيه وقال خلاف السنة
يا بنى فى الظاهر علامة الرياء فى الباطن ابو عثمان را رحمة الله عليه آخر
وقت شد متغير شد چنانچه يكے نزديك بمرگ شد پسر او ابوبكر پيراهنے كه در تن
او بود بجائيد تا پاره كرد چشم كشود پسر را بريں حال ديد گفت اے پسر كه من خلاف
سنت كردن در ظاهر نشان رياے باطن است **قوله** سمعت محمد
بن الحسين يقول سمعت ابا الحسن الوراق رحمه الله
يقول سمعت محمد بن احمد الملامتى رحمه الله يقول سمعت
اباعثمان رحمه الله يقول **الصحبة** مع الله بحسن الادب و دوام الهيبة
والمراقبة و الصحبة مع الرسول صلى الله عليه وآله وسلم باتباع
سنته ولزوم ظاهر العلم و الصحبة مع اولياء الله تعالى بالاحترام
والخدمة والصحبة مع الاهل بحسن الخلق و الصحبة مع الاخوان
بدوام البشر ما لم يكن اثم و الصحبة مع الجهال بالدعاء لهم و
الرحمة عليهم محمد ملامتى رحمه الله روايت كرد كه ابو عثمان رحمه الله فرمود كه
صحبت با خدا بدين صفت است چو او مصاحب باشد و با او صحبت باشد
او عظيم جليل باوے حسن ادب بايد كه چو او عظيم است و قهار است بهيبت
لابدى است در صحبت وے قوله والمراقبة و با انتظار كشف و تجلى باشد انجا
دو احتمال دارد يكے اينكه صحبت با وے همين است و دوم صحبت
است وے باين سه صفت با رسول الله صلى الله عليه وسلم با اتباع سنت
او باشد و ظاهر حديث و سخن دليل كرده است همين آن رود اگر هر دو

چیز اینجا رعایت کنیم تا در حق صحابہ درست آید صوی کہ او روح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ باشد وصحبت با اولیای خدا بشرط احترام وخدمت باشد وصحبت با اہل دولذ بحسن خلق مداراتے با ایشان ولطفے وشفقتے کردن وانچہ نفع وضرر دین ایشان باشد بطریق بہتر ایشان را بران داشتن و ازان باز آوردن وبا اصحاب وبا برادران دین صحبت بکشادگی روے بخلق نیک ہرچہ ایشان گویند با ایشان بخوشی باشد مگر در کارے کہ دران اثم باشد وصحبت نادانان اگر افتد رحمے وشفقتے بر ایشان کند کہ مسکینان بکدام چیزے مبتلا اند و دعا کند کہ خدائے تعالیٰ از ایشان درگذرد **قولہ** سمعت عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان رحمہ اللہ یقول من امر السنۃ علی نفسہ قولا وفعلا نطق بالحکمۃ ومن امر الھوی علی نفسہ نطق بالبدعۃ قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ابوعثمان رحمہ اللہ گفت است ہرکہ سنت را بر نفس خویش امیر گرداند یعنی آنچہ سنت تقاضا کرد بران رفت السنۃ سنت رسول اللہ وسنت صحابہ وسیر سلف صالح تخیری سخن او حکمت باشد وہرکہ ہوا را بر نفس خویش امیر کرد سخن بدعت گفت یعنی آن کرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر آن نیست وصحابہ بر آن نہ بودند وسیر سلف صالح نیست زیرا کہ خدائے گفتہ است اگر طاعت کنند او را طاعت ہین است کہ براتباع سنت رسول اللہ وصحابہ روید رضوان اللہ علیہم رہ راست یابید

ابوالحسن احمد بن محمد النوری

قولہ ومنہم ابوالحسین احمد بن محمد النوری رحمہ اللہ بغدادی المولد والمنشاء بغوی الاصل صحب السری

وابن ابی الحواری وکان من اقران الجنید رحمه الله مات
سنة خمس وتسعین ومائتین وکان کبیر الشان حسن المعاملة
واللسان ویکے از مشایخ کبار وعلماے با تدعارفان و بیدار ابوالحسن نوری است
رحمه الله در بغداد زاد و اندر نشو ونما هم در بغداد یافته است وما در و پدر
او بغوی بود ند صحبت باسری وبا احمد ابی حواری داشت واز یاران جنید بود
رحمه الله اقران یا جمع قرین گویا جمع قرن هر دو صالح است در تاریخ دویست
نود و پنج انتقال کرد از دار فنا بسراے بقا پیوست ودر کار فصیح و معانی بلیغ
اشارت کرده قوله وقال النوری رحمه الله التصوف ترک
کل حظ النفس وسخن نوری است که تصوف عبارت ازین است که همه
حظوظ نفس ترک کنی قوله وقال النوری رحمه الله اعز الاشیاء فی
زماننا شبان عالم یعمل بعلمه وعارف ینطق بحقیقة نوری گفته عن حقیقتند
است رحمه الله نادره ترین چیزها در زمانه ما دو چیز است عالمے که عمل بمقتضی علم
کند وعارفے که سخن حقیقت خویش گوید یعنی خود را خود شناخته باشد
وسخن ازان معروف خود فرماید شیان گفت شئ لفظے عام است بر همه اشیا
اطلاق تواں کرد اما اینجا شخصان مراد است یا از عالم وعارف علم وعرفان معلوم
شد یعنے علمے که بعمل معروف باشد وعرفانے که از حقیقت نشان دهد
است قوله سمعت اباعبدالله الصوفی رحمه الله
یقول سمعت احمد بن احمد البردعی رحمه الله یقول
سمعت المرتعش رحمه الله یقول سمعت النوری یقول
من رایته یدعی مع الله تعالی حالة تخرج من حد العلم الشرعی فلا تخرجه
فلا تقربن منه مرتعش رحمه الله میگوید از نوری علیه الرحمه شنیدم که

میگوید ہر کرا بینی با خدا دعویٰ حالتے میکند کہ بداں دعوی از حدّ علم شرعی بیرون
می آید پس بداں مردے نزدیک مشو نگفت کہ او مردود غیر مقبول است گفت
کہ تو نزدیک مشو یعنی اگرچہ او را حالتے و صدقے بود اما ترا سود مند نبود
و از حد علم شرعی چہ مراد ست آنچہ کتاب اللہ و سنت رسولہ بعبارۃ و دلالۃ
و اشارۃ بداں ناطق نشدہ نہ آنکہ مولانا فقیہ فلان الدین کہ عداوت با این طائفہ
محققاں و عارفاں و علماربا للہ دارد و بحسب گمان خویش اقبہا دکردہ
کہ احتمال خطا و صواب دارد بلکہ محض خطاست کہ تو آنرا گوئی مخالف قول
مجتہد انست لاحول ولا قوۃ الا باللہ **قولہ سمعت ابا عبد الرحمن**
السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ
یقول سمعت علی الفرغانی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید
مذمات النوری رحمہ اللہ لم تخبر عن حقیقۃ الصدق
احد فرغانی رحمہ اللہ گفتہ است از جنید رحمہ اللہ شنیدم کہ گفت تا آنکہ
نوری علیہ الرحمہ مرد از حقیقت صدق، ہیچ یکے خبر ندارد و مردم ہر یکے داند
کہ من در عمل و قول و فعل صادق و از حقیقت کہ در کمین نفس است ندانند
الا ان یطلع اللہ علیہ پس باید ہر چہ تو دانی کہ صدق است آنچنانکہ باید
نوری علیہ الرحمہ بداں نشان داد قال اللہ تعالی لیسئل الصّٰدِقِیْنَ
عَنْ صِدْقِهِمْ این صدق انبیاست از ایشان پرسند میدانی کہ صدقے
کہ تو دانی انبیا ازان عاری بودند ولکن صدق دقتے دارد ہمان کہ گفتم الا
ان یطلع اللہ علیہ اما کلی بدانی تا توی تو باشد صدق کما ہو حقہ ترا دست
وادنی نیست تو یک سیر گنجد را وزن کنی دو گنجد و سہ گنجد کہ کم و بیش
است ترا قابل نیست کہ بران مطلع شوی اما اگر ازاں وزن و ازان سنگ

وآنچہ بوزن نسبت دارد تو نیست کردی ہرچہ ہست ہست تو از اں بیرونی صادق
و درستے وراستے باشی قولہ وقال ابو احمد المغازلی رحمہ اللہ
ما رأیت اعبد من النوری رحمہ اللہ قیل ولا الجنید قال لا
الجنید ابو احمد مغازلی رحمہ اللہ گفتہ ہیچ کسے را عابد و پرستندہ تر
از نوری علیہ الرحمہ ندیدم گفتہ شد جنید را ہم گفت آرے جنید را ہم ندیدم
قولہ وقال النوری رحمہ اللہ کانت المرقع غطاءً علی الدرہ
فصارت مزابل علی جیف نوری رحمہ اللہ گفت است مرقع پوشیدن
یعنی زندہ کہ صوفیان پوشند پر کالہ دوزند بریں مثال بود چنانچہ درے در صدفے
باشد زندہ می پوشید و مردمان نظر حقارت می دیدند و آن نورے
وصفاے کہ در ایشان بود بہ ان پوشیدہ ماندے نوری رحمہ اللہ میگوید در
ایام من ہمچنیں شد مردارے را بمزبلہ پوشند قولہ وقیل کان یخرج
کل یوم من دارہ ویحمل الخبز ثم یتصدق بہ فی الطریق و
یدخل مسجدا یصلی الی قریب من الظہر ثم یفتح باب حانوتہ
ویصوم وکان اہلہ یتوہمون انہ یاکل فی السوق واہل السوق
یتوہمون انہ یاکل فی بیتہ فبقی علی ہذا فی ابتدائہ عشرین
سنۃ وچنین گفتہ اند ہر روزے کہ از خانہ بیرون آمدے نانے از
خانہ برائے قوت را برگرفتے وآن را در راہ صدقہ دادے و در مسجد در رفتے
نماز گذاردے تا نماز پیشین بعد آمدے دوکان را کشادے نشستے
و خود صائم ماندے خلق خانہ می دانستند در بازار می خورد و اہل بازار می دانستند کہ در خانہ
می خورد بریں طریق بیست سال بود و ایں در آغاز کار او بود۔

قولہ ومنہما ابو عبد اللہ احمد بن یحیی الجلاء ابو عبد اللہ احمد بن یحیی الجلاء

رحمه الله ببغداد الاصل اقام بالرملة ودمشق من اكابر
مشائخ الشام صحب ابا تراب وذا النون وابا عبيد البسري
وابا يحيى بن الجلاء رحمه الله و بعضے از دوستان حضرت العزت
ومتبعان حضرت رسالت ابوعبداللہ احمد جلاء رحمہ اللہ و مادر و پدر او از بغداد
در دمشق از بزرگان پیران شام بود وصحبت با ابوتراب و با ذاالنون مصری
وبا ابوعبید بسری و با پدر خود یحیی بن جلاء داشت رضی اللہ عنہم قوله سمعت
محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت محمد بن
عبد العزيز الطبري رحمه الله يقول سمعت
ابا عمر الدمشقي رحمه الله يقول سمعت ابن
الجلاء رحمه الله يقول قلت لابي وامي
احب ان تهبانى لله عز وجل فقالا قد وهبناك لله تعالى
فغبت عنهم مدة فلما رجعت كانت ليلة مطيرة فدققت
بالباب فقال ابي من ذا قلت ولدك احمد قال كان لنا ولد
فوهبناه لله ونحن من العرب لا نسترجع ما وهبنا ولم
يفتح الباب ابن جلاء رحمہ اللہ میگوید مادر و پدر را گفتم مرا خوش می
آید کہ مرا بخدا بخشید یعنی مطالبہ ادائے حقوق خویش از من نکنید مرا بکارے
ندارید و مرا بکارے نفرمائید ہر چہ مرا خوش آید آن کنم مادر و پدر ہم او
را بخدا بخشیدند پس از مادر و پدر مدتے غائب شدم بدان کارے کہ
مرا مطلوب بود آن کار کردم ہر گاہ کہ باز گشتم آمدم بر در مادر و پدر در کوفتم
و آن شب باران می بارید پدر گفت کیست آنکہ در می کوبد گفتم منم فرزند تو
احمد پدر او گفت ما را فرزندے بود بخدا بخشیدیم و ما قوم عربیم ہر چہ بخشیدہ باشیم

بازنگردیم پدر ایں سخن گفت و در نکشاد اینجا ہا معلوم نیست کہ بر بخش نکشاد یا بدیں نکشاد کہ ترا بخدا دادیم از ما رفتی باز چہ بر ما آمدی فعلی ہذا ہمت پدر بالاتر از ابن جلاء علیہ الرحمہ بود قولہ وقال ابن الجلاء رحمہ اللہ من استوی عندہ المدح والذم فھو زاھد من حافظ علی الفرائض یعنی اول مواقیتھا فھو عابد ومن رای الافعال من اللہ فھو موحد وابن جلاء علیہ الرحمہ گفتہ است ہر کہ نزدیک او بد گفت مردمان و نیک گفت ایشان برابر باشد زاہد اینچنیں کسے باشد یعنی تارک او بود از مدح و ذم فارغ باشد و ہر کہ محافظت فرائض کند یعنی اول وقت فرض را محافظت کند یعنی نہ آنکہ ہمہ وقت او محافظت کند بلکہ اول وقت را محافظت کند چہ بانتظار و چہ ساختگی و تعلق پس اینچنیں کسے را عابد گویند و ہر کہ اعتقاد کند و بیند افعال از خدائے پس او موحد باشد ہر چہ می کنم از خدا میکنم فاعل آن بحقیقت باری تعالیٰ است او موحد باشد قولہ ولما مات ابن الجلاء رحمہ اللہ نظروا الیہ وھو یضحک فقال الطبیب انہ حی ثم نظر الی نبضہ فقال انہ میت ثم کشف عن وجھہ فقال لا ادری ھو میت ام حی وکان فی داخل جلدہ عرق علی شکل اللہ آن وقتے کہ ابن جلاء رحمہ اللہ فرمان یافت روے او دیدند میخندید طبیب دید گفت زندہ است دست در نبض او نہاد و احساس ولمس او کرد گفت مردہ است روے او می بیند میگوید زندہ است تن او می بیند میگوید مردہ است و در تن او رگے بودہ است نقش اللہ بود اینجا ایں احتمال می رود کہ بعد مردن دیدہ آں رگ یا دایم دیدہ شدہ قولہ قال ابن الجلاء رحمہ اللہ کنت امشی مع استادی فرایت حدثا جمیلاً فقلت یا استادی تری یعذب اللہ ھذہ الصورۃ فقال

ان نظرت ستری غبۃ قال فنسیت القرآن بعدہ بعشرین سنۃ
این جلاء رحمہ اللہ گفتہ است با استاد خویش در رہ می رفتم جوانے امردے
خوبصورتے دیدم با استاذ گفتم چہ اعتقاد می کنی اینچنیں صورتے را خدا خواہد سوخت
استاد فرمود زیاں این تحقیق بینی گفت تا بست سال قرآن از من فراموش شد

ابو محمد رویم بن احمد بغدادی رح

قولہ ومنہم ابو محمد رویم بن احمد بغدادی
من اجلۃ المشایخ مات سنۃ ثلث وثلثمائۃ وکان مقریا فقیہا
علی مذہب داؤد رحمہ اللہ و بعضے ازان محققان و عالمان باللہ
ومتبعان دین ملت احمدی ابو محمد رویم است رحمہ اللہ از بزرگان مشائخ بود بعد سیصد
وسہ سال دنیا را خالی کردہ است ومقری بود قرآن را خواندے وخوانانیدے
وبر مذہب داؤد طائی بود رحمہ اللہ قولہ قال رویم رحمہ اللہ من
حکم الحکیم انہ یوسع علی اخوانہ فی الاحکام ویضیق علی نفسہ
فیہا فان التوسعۃ علیہم اتباع العلم والضیق علی نفسک من
حکم الورع از حکم حکیم اینست یعنی مردے کہ حکیم باشد حکم او بریں صفت است
در مسئلہ عزیمتے است ورخصتے است رخصت بر برادر مومن بیان کند
وعزیمت بر نفس خود گیرد آنچہ مردم را فرمودی ومطالب از ایشان کردی آنچہ
آسان تو بود وہرچہ بر خود گرفتی تنگ تر وسخت تر گرفتی مثلاً امام فرمودہ است
ورا شربہ دلیل اباحت آنچہ بود گفتم اما ہرگز قطرۂ ازان ننوشیدم گویند بعد
عشا اداے فریضہ خواب مباح است گویم ہر کہ بخسپد بخسپد اما خود تمام شب بیدار
بودے وگفت توسیع بر اخوان بظاہر علم است وتنگ گرفتن بر نفس خود کار
متورعانست قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ
یقول سمعت عبد اللہ بن بکر رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ

الخفیف رحمه الله یقول سألت رویما رحمه الله فقلت
اوصنی فقال ما هذا لامر لا یبذل الروح فان امکنك الدخول
فیه مع هذا والا فلا تشتغل بترهات الصوفیة عبد الله خفیف
رحمه الله رویم گفت مرا وصیتے کن فرمود این کار تو نیست مگر خواستن ار سر جان اگر
ممکن باشد دریں کار درآئی بذل روح بس نیکو کارے است بکن والا فلا
تشتغل بترهات الصوفیة اگر توانی کار کردن بدیں مشغول مشو ترهات عبارت
از سخنانے است که مردمان بداں عجب کنند که این سخنان ست که معنی ندارد
و در محل دیگر بدیں عبارت است ان قدرت علی بذل الروح والا فلا
تشتغل بترهات الصوفیة قوله قال رویم رحمه الله تعوذ
مع کل طبقة من الناس اسلم من تعوذك مع الصوفیة فان
کل الخلق تعدوا علی الرسوم وتعدت هذه الطایفة علی
الحقایق فطالب الخلق کلهم انفسهم بظواهر الشرع وطالب
هولاء انفسهم بحقیقة الورع ومداومة الصدق فمن
تعدمعهم وخالفهم فی شئ مما یتحققون به نزع الله نور الایمان
من قلبه رویم رحمه الله گفته است با هر طبقه از مردمان که نشستی ترا زیانکار
نیاید و سالم تر باشد ازیں که با طائفه صوفیان یعنی زیرا که همه خلق بر رسم و عادت
نشسته اند و این طائفه صوفیان بر حقایق و معارف اند خلق انفس خویش را
مطالب بظواهر شرع کرده اند و مطالبه این قوم با نفوس خویش بحقیقت ورع
و همواره بر صدق بودن پس هر که با ایشان نشیند و آن چیز که محقق است
نزدیک ایشان بشئے مائی خلاف کند خداوند سبحانه نور ایمان را از دل ایشان
بیرون کشد حقیقت ورع چیست نزدیک محققان که جز خدا و طلب خدا

نباشد و جز خطرهٔ حق در دل خویش آمدن ندهد و در دل جز یک وجود حق را نه عادتاً وجوداً و وهماً خاطراً از معدوم و منفی گویند مرد متزهد و متفقه و عامی که با ایشان نشیند هر آئینه انکار ورزد و آن مقصود ایمان عاقبتش همان شود که نور ایمان از دل ایشان بیرون آید همچنین نمط گفته آید کتب محققان مطالعه نباید کردن و آن پیش نباید داشتن سخنی که مذکران بر منبر گویند فقیهان درس گویند آن سخن عامی را نافع باشد قوله وقال رویم رحمه الله اجتزت ببغداد وقت الهاجرة ببعض السكك وانا عطشان فاستسقيت من دار ففتحت صبية بابها ومعها كوز فلما رأتني قالت صوفي بشرب بالنهار فما افطرت بعد ذلك قط ابو محمد رویم رحمه الله میگوید در بغداد میگذشتم در کوچه می رفتم و تشنه بودم از خانه آب طلبیدم دختر کی کوزه آب آورد و آن آب آشامیدم آن دخترک آغاز کرد صوفی و آب در روز خورد و بعد ازان هیچ وقتی افطار نکردم و جای دیگر چنین ست که آن دختر فریاد کرد که قیامت نزدیک رسید که صوفی در روز آب خورد قوله وقال رویم رحمه الله اذا رزقك الله تعالى المقال والفعال فاخذ منك المقال وابقى عليك الفعال فانها نعمة واذا اخذ منك الفعال وابقى عليك المقال فانها مصيبة واذا اخذ كلامها فهو نقمة رویم رحمه الله گفته است چون خداوند سبحانه دو چیز روزی کند مقالی و فعالی یعنی سخن میگوی و موافق آن کارے میکنی اگر چنین شد سخن از تو استد و علمے که مقتضاے آن میکردی آن با تو داشت این صفتے نعمتے عظیمتے بر تو و اگر از تو ستد کارے که بحسب علم میکردی ازان باز داشت و آن مقال را باقی داشت سخن میگوی و بر حسب

آن کار نیکنی این نوع مصیبتے باشد کہ خدا ترا مدان مبتلا کردہ است اگر نہ مقال
ماندونہ فعال ماند این نقمتے است وعذابے نقدے است بر تو کہ خدای تو
بدان مبتلا کردہ است

ابوعبداللہ محمد بن فضل البلخی

قولہ ومنهما ابوعبد الله محمد بن الفضل البلخي ساكن سمرقند بلخي الاصل اخرج منها فدخل سمرقند ومات بها سنة تسع وعشر وثلثمائة صحب احمد بن خضرويه وغيره كان ابو عثمان الحيري رحمه الله يميل اليه جدا لسبب المذهب وبعضے از جملہ مشائخ واز اعزر سیدگان ومتبع ملت دین اسلام محمد فضل بلخی است اصل او در بلخ بود خلق بلخ بر وجفا کردند از انجا بیرون کردند در سمرقند آمد ہمانجا سکونت کرد وہمانجا مرد بتاریخ سیصد ونوزدہ سال ومصاحب احمد خضرویہ بود وجز او مشائخ دیگر ابو عثمان حیری رحمہ اللہ میل بسوی او کردے سبب آنکہ مذہبے صافی داشت البتہ بر اتباع سنت بود قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت محمد بن احمد الفراء رحمه الله يقول سمعت ابابكر عثمان رحمه الله يقول كتب ابو عثمان رحمه الله الى محمد بن الفضل رحمه الله يسأله ما علامة الشقاوة فقال ثلثة اشياء تزرق العلم وتحرم العمل وتزرق العمل وتحرم الاخلاص وتزرق صحبة الصالحين ولا تحترم لهم ابو عثمان حیری رحمہ اللہ مکتوبے فرستاد متضمن بدین معنی علامت بدبختی چیست او در جواب نبشت سہ چیز علم نصیبہ شود واز عمل محروم ماند وعمل نصیبہ شود واز اخلاص محروم ماند وصحبت صلحا وصوفیان روزی شود واز احترام ایشان محروم ماند

ن یرزق
ن تحرم

قولہ وکان ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ یقول محمد بن الفضیل
سمسار الرجال ابو عثمان رحمہ اللہ گفتے محمد بن فضل دانندہ قیمت
مردمان است یعنی قدر ہر یکے چنانچہ ویست او داند خداوند سبحانہ اورا
این معرفت دادہ بود قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول
سمعت محمد بن الفضل رحمہ اللہ یقول الراحتی فی السجن
من امانی النفوس محمد بن عبد اللہ رازی رحمہ اللہ از فضل شنید علیہ الرحمہ
کہ در زندان باشی و راحت طلبی جز آرزوہاے نفس نباشد آرے دنیا زندان
خانہ محنت کدہ سراے رنج و بلاد ر اینچنیں موضع ہر کہ راحت جوید نہ آنکہ آرزوہاے
نفس باشد آرزو کند ولے بداں آرزو نرسد قولہ سمعت
محمد بن الحسین رحمہ اللہ سمعت عبد اللہ الرازی
یقول سمعت محمد بن الفضل رحمہ اللہ یقول ذھاب
الاسلام من اربعۃ لا یعملون بما یعلمون ویعملون بما لا
یعلمون ولا یتعلمون ما لا یعلمون ویمنعون الناس من التعلم
فضل رحمہ اللہ گفت کمال اسلام بر چہار چیز رود یکے آنکہ بدانند عمل نکنند
بدانند کہ دنیا و حاصل او مانع راہ حق است و مع ہذا در طلب دنیا باشند و
دیگر علمے بیاموزند کہ درین عمل بدان نیست چنانچہ منطق اقلیدس ہندسہ
ہیئت محی نجوم ریاضی و دوم عمل کنند بدانچہ نمی دانند یعنی ہواے
نفس ہر چہ خوش آید کنند و آن را از عمل دین دانند و سیوم آنچہ نمی دانند
در تعلم آن نشوند نمی دانند سلوک چیست و مسلک چیست و مقصود چیست
این را تعلم نکنند و چہارم مردمان را از تعلم باز دارند مسکین رہ سلوک نداند

مقصود را نشناسد یکے از جہال صوفیہ او را ازیں مانع آید بدیں چہار چیز ذہاب کمال اسلام باشد **قولہ** وبھذا الاسناد قال العجب ممن یقطع المفاوز لیصل الی بیتہ ویری آثار النبوۃ کیف لا یقطع نفسہ وھواہ لیصل الی قلبہ فیری آثار ربہ فضل رحمہ اللہ گفتہ است عجب از کسے کہ بیابانہا و بادیہا را بسپرد این چنیں راہہاے مہالک را قطع کند تا آنکہ بیت اللہ را رسد و آنچہ نبی اللہ آنجا کردہ بود آن محال و مقال را بیند چگونہ باشد کہ قطع نفس نکند از قطع رہ نفس بدل رسد و مشاہدۂ آثار قدرت کند **قولہ** وقال اذا رایت المرید یستزید من الدنیا فذلک علامات ادبارہ چوں طالبے مریدے را بینی کہ حبس دنیا را زیادت میکند جاہے می افزاید نامے برنامے آرد این وصف علامات ادبار او ست کہ البتہ از حق باز ماند بدین استزادت غنی نشود ما مدبر گردد **قولہ** سئل عن الزھد فقال النظر الی الدنیا بعین النقص والاعراض عنھا تعززا وتظرفا او را از زہد پرسیدند گفت نظر بدنیا کند بچشم نقص یعنی دنیا را کمتر و ناقص تر بیند و او را بدین شناسد کہ او چیزے است خلقے است مردارے است با این نظر نقص اعراض از دنیا کند از سبب تعزز کہ نفس را بنقصان چہ دہم و ظرافت این تفاخا کند کہ خلقے چیزے مردارے را اعراض میکنند و پشت می دہند.

قولہ ومنھم ابوبکر احمد بن الزقاق الکبیر کان من اکابر مصر وبعضے ازان صوفیان کہ داد دین بواجبی دادہ اند و در صدق بر اتباع مصطفی نہادہ ابوبکر زقاق است از قریتان جنید بود و از بزرگان مشائخ مصر بودہ است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ

یقول سمعت الحسین بن احمد رحمه الله یقول سمعت الکتانی رحمه الله یقول ما مات الزقاق انقطع حجة الفقراء فی دخولهم مصر کتانی رحمہ اللہ گفتہ است تا ابوبکر زقاق مرد در آمد فقرا در مصر منقطع شد یعنی فقرا ازکردہ او آمدند او مرد برکہ آید قوله وقال الزقاق رحمه الله من لم یصحبه التقی فی فقره اکل الحرام المحض ہر فقیرے راکہ مصاحب او تقوی نباشد ضرورت را حرام محض خورد ہرکہ بیارد بخورد ندانداز کجا آورد قوله سمعت الشیخ عبدالرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت محمد بن عبدالله بن عبدالعزیز رحمه الله یقول سمعت الزقاق رحمه الله یقول تهت فی تیه بنی اسرائیل مقدار خمسة عشر یوما فلما وقعت علی الطریق استقبلنی انسان جندیٌ فسقانی شربة من ماء فعادت قوتها علی قلبی ثلثین سنة زقاق رحمہ اللہ گفتہ است کہ من در بادیہ بنی اسرائیل بودہ ام مقدار پانزدہ روز بعد انکہ در رہ افتادم لشکری ملاقات شد قطرہ آبے خوراندہ قوت او بر دل من سی سال بماند اول صفا! ید بعد آن قوت معلوم شود۔

ابوعبداللہ عمر بن عثمان المکی

قوله ومنهم ابوعبدالله عمر بن عثمان المکی رحمه الله لقی اباعبدالله النباجی وصحب اباسعید الخراز وغیره شیخ القوم وامام الطائفة فی الاصول والطریقة مات ببغداد سنة احدی وتسعین ومائتین وبعضے از ملازمان اتباع رسول اللہ ومتابعان سنت ابوعثمان مکی است رحمہ اللہ ملاقات ابوعبداللہ نباجی داشت ومصاحب بوسعید خراز بود رحمہ اللہ ومشائخ

دیگر را ہم پیرو امام صوفیان بود در طریقت وحقیقت و در بغداد رحلت از و ارفنا بدار
بقا کرد تاریخ وویست نود ویک سال قوله سمعت محمد بن الحسن رحمه الله
یقول سمعت محمد بن عبد الله بن شادان رحمه الله یقول
سمعت ابابکر محمد بن احمد رحمه الله یقول سمعت عمرو
بن عثمان المکی رحمه الله یقول کل ما توهمه قلبك او رسخ
فی مجاری فکرتك او خطر فی معارضات قلبك من حسن
او بهاء او انس او ضیاء او جمال او شبح او نور او شخص
او خیال فالله تعالی بعید عن ذلك الا تسمع الی قوله لَیْسَ
کَمِثْلِهِ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَقَالَ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ
یَکُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ ابوبکر محمد رحمه الله گفته است شنیدم از عمرو بن عثمان مکی
که می فرمود هر چیزے که در دل تو وهم برد که آن چیز اوست تعالی یار و شن شود
در محاسے که فکر مسکینی یا معارضاتے پیش می آید در دل تو یا خطراتے که در تقلب
دل تو پیش می آید معارض یکدیگر از حسنے زیبائے یا چیزے خوبے یا چیزے
روشنے یا انسی یا چیزے شخص باشد ذاتے نماید شخصے نماید یا نورے باشد
هر نورے که هست زردے وسپیدے وسرخے وسیاهے نورے که روز یکے
نباشد یا خیالے آید پیش تو که آنرا در حقیقت وجود نیست پس خداوند تعالی ازان
دور ست ازان نیز ارست بارها گفته ام انه سبحانه وراء کل وراء کلام الله
شنیده که لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ وَلَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ نیکو سخنے است که علما گفته
شی لا کاشیاء قوله وبهذا الاسناد قال العلم قاید والخوف
سابق والنفس حرون بین ذلك جموح خداعة رواعة
فاحذرها وراعها بسیاسة العلم وسقها بتمدید الخوف

یتم لک ما ترید و بدیں اسناد کہ گفتہ بود عثمان فرمودہ است علیہ الرحمہ علم قاید است می کشد ترا بسوے حق و حقیقت و خوف اللہ تعالی ترا سابق است البتہ بدانچہ رضاے خداست ترا آن سو میراند و نفس حرونی دارد حرونی اسپے را گویند در آن طرفے کہ راکب راند دران طرف نرود سرکش است خداع بسیار دارد ترا چیزے نماید و مراد غیر آن بودہ باشد و ترا ترسانیدہ است کہ اگر چنین کنم چنیں بر آید و چنین زیان دارد پس حذر کن او را نگاہ دار او را بحفظ علم ترا علمے باید دقیق کہ آنرا علم باللہ نامند نگاہ داشت او بدان علم شود بران او را بتازیانہ خوف و سخت کن او را بخوف علم باللہ بدانی آنچہ اوست تہدید کنی کہ اگر نروی چنین چنین کنم یا خدا چنین چنین کند آنچہ میخواہی ترا حاصل تمام و کمال شود قولہ وقال لا یقع علی الوجد عبارۃ لانہ سر اللہ عند المومنین و گفتہ است وجد را بیانے نیست زیرا چہ ان سر اللہ کہ از غیب می آید صورت بیانے ندارد از کجا آمد و چہ چیز است من وجد صرف

سمنون بن حمزہ

قولہ ومنہم سمنون بن حمزہ وکنیتہ ابو الحسن و یقال ابو القاسم صحب السری و ابا احمد القلانسی و محمد بن علی القصاب وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم و بعضے از اولیاء خدا و دوستان حضرت عزت ابو الحسن سمنون حمزہ است رحمہ اللہ و بعضے گویند ابو القاسم سمنون مصاحب سری و ابو محمد بن علی قصاب رحمہ اللہ بود و با درویشان دگر ہم صحبت داشت وقیل انہ انشد ؎

لیس فی ہواک حظ فکیف ما شئت فاختبرنی

فاخذہ الاسر من ساعۃ فکان یدور علی المکاتب ویقول الصبیان ادعوا لعمکم الکذاب و گویند انشاد اوست لیس لی فی سواک الی آخرہ اے جز تو مرا در جہاں حظے نیست پس آنچہ میخواہی بداں امتحان کن این بیت خواند و ہم در آن ساعت بول گرفت و مضطر کرد و درماندہ در جمع مکاتب جاے

کہ کودکان میخواندند میگشت و میگفت این عم کذاب خود را دعائے کنید او دعوی
کردہ بود کہ چنانچہ خواہی بیازمائی چو آزمودن او آمد سر آمینہ کہ تواند تحمل کردن
کار بدین کشید کہ در مکاتب می گشت قولہ وقیل قد انشد ھذہ الابیات
فقال بعض اصحابہ لبعض سمعت البارحۃ وکنت بالرستاق
صوت استاذنا سمنون رحمہ اللہ یدعوا اللہ ویتضرع الیہ
ویسال الشفا فقال آخر وانا ایضا کنت سمعت ھذا البارحۃ
وکنت بالموضع الفلانی فقال ثالث ورابع مثل ھذا فاخبر
سمنون رحمہ اللہ وکان قد امتحن بعلۃ الاسر وکان یصبر
ولا یجزع فلما سمعھم یقولون ھذا ولم یکن ھو قد دعا ولا
نطق بشی من ذلک علم المقصود منہ اظہار الجزع تادبا بالعبودیۃ
وستر الحالۃ فاخذ یطوف علی المکاتب ویقول ادعوا لعمکم لکذا
و این حکایت کہ ازان سمنون رحمہ اللہ گفت تمام حکایت او برین جملہ است
این بیت خواند اصحاب او یکے مرد یگرے را گفت کہ شب دوشین شنیدم
و من بیرون بودم در رستاق شاید از بغداد چند کرد سے صوت استاذ خویش
سمنون علیہ الرحمہ شنیدم دعا میکند و تضرع بسوے خدا میکند
و شفا می طلبد آنکہ برو حکایت میکرد او ہم گفت آرے من چنین
شنیدم و سیوم و چہارم گفتم کہ ما ہم شنیدیم سمنون خبر کرد کہ بعلت اسر ممتحن
گشتہ ام و اگر فلانجا خبر مجہول است یعنی دران رسانیدہ شد کہ سمنون بدین علت
باسر بول ممتحن شدہ است و صبر میکرد و جزع نمیکرد پس ہر گہ شنیدند سمنون
رحمہ اللہ کہ ایشان چنین میگویند کہ صبر میکند و دعا برائے خود نمیکند و ہیچ سخن
ازان نمیکند و معلوم شد ایشان کہ در مکاتب میگشت مقصود اظہار عبودیت و عجز

خویش وسترحال خود قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول سمعت ابا العباس محمد بن الحسین البغدادی رحمه الله
الجلاء یقول سمعت جعفر بن نصیر الخلدی یقول قال لی ابو احمد
المغازلی کان ببغداد رجل فرق علی الفقراء اربعین الف درهم
فقال لی سمنون رحمه الله یا ابا احمد اما تری قد انفق هذا
وما قد عمله ونحن ما نجد شیئا فامض بنا الی موضع نصلی
فیه بکل درهم انفقه رکعة فمضینا الی المدائن فصلینا اربعین
الف رکعة مردے در بغداد بود چہل هزار درهم بفقرا آورده سمنون رحمه الله
گفت می بینی ای احمد که این مرد چند انفاق کرد و چه عمل کرد و ما چیزی نیابیم که
انفاق کنیم پس بیا تا در مقامے بدل هر درمے یک رکعتے بگذاریم پس در
مدائن گشتیم چہل هزار رکعت نماز گذاردیم قوله وکان سمنون رحمه الله
ظریف الخلق اکثر کلامه فی المحبة وکان کبیر الشان مات قبل
الجنید کما قیل وسمنون رحمه الله خلقے نیک داشت وسخن او بیشتر
در محبت بودے تا آنکه سمنون محب نامند چو سخن محبت گفتے هر آینه شانے
بزرگے داشت ومرتبهٔ بلندے وپیش از جنید رحمه الله در پرده شد

ابوعبید البسری قوله ومنهم ابو عبید البسری رحمه الله من
قدماء المشائخ صحب اباعثمان النخشبی وبعضے از انکه در عدادے
واعتدادے در دین ودینداری اند ابو عبید بسری است از مشائخ متقدم بود
با ابو تراب نخشبی رحمه الله صحبت داشت قوله سمعت محمد بن
الحسین رحمه الله یقول سمعت عبد الله بن علی رحمه الله
یقول سمعت الرقی رحمه الله یقول سمعت ابی الجلاء

رحمه الله يقول لقيت ستماية شيخ ما رايت مثل اربعة ذى النون المصرى وابى تراب النخشبى وابى عبيد البسرى رحمه الله ميگويد ششصد پير را ملاقات شده ام همچو اين چهار پير ندیده ام همچو ذوالنون مصری وابو تراب نخشبی وابو عبید بسری ذکر چهارم جلا گفته است ازجهت آن چهارمی را نگفت قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمى رحمه الله يقول سمعت احمد بن محمد بن البغوىّ الشعرى سمعت محمد بن معمّر رحمه الله يقول سمعت ابا زرعة الحسن بن الحسنى النجبنى رحمه الله يقول كان ابو عبيد البسرى رحمه الله يوما على جرجرید و س فمحاله وبينه وبين الحج ثلثة ايام اذ اتاه رجلان فقال ايا اباعبيد تنشط للحج فقال لا ثم التفت الىّ وقال شيخك على هذا اقدر منها يعنى نفسه ديدم اباعبيد را رحمه الله كه بزخرمنی استاده گندم را میکوبد ومیان او ومیان حج سه روز مانده بود ونفرے بروآمدند گفتند برائے خلق دیه را میکنی گفت نه بعد آن سوے من شد گفت شیخ تو برین قادر تر است ازیشان یعنی نفسه یعنی این شخص که منم ازینها بسیار توانم کرد

قوله ومنهم ابو الفوارس شاه بن شجاع الكرمانى رحمه الله وكان من اولاد الملوك صحب ابو تراب النخشبى وابا عبيد شاه بن شجاع الکرمانی

"برائے خلق دیه را میکنی". معنی این الفاظ واضح نیست ولیکن عبارت متن است تنشط للحج تنشط از نشط است ومعنی نشط آب کشیدن از چاه پس این معنی متبادر میشود که آن دو مرد از بسری رحمه الله پرسیدند که زمان حج قریب است آیا تو برائے خلق آب از چاه خواهی کشید ع-ح

البسری رحمہ اللہ و اولئک الطبقۃ وکان من احد الفتیان
کبیر الشان مات قبل ثلثمائۃ وقبرہ بشیرکان و بعضے ازان معتبران
و بلند ہمتان ابو الفوارس ابن شجاع کرمانی است رحمہ اللہ و او ابنا ملوک بود
مصاحب ابو تراب و ابو عبید علیہما الرحمۃ بود و با دیگران از طبقہ صحبت داشت
و یکے ازان جوانمردان است و در تصوف شانے عظیمے داشت پیش ازانکہ
سی صد سال بگذرد روے بنقاب گور آورد و قبر او بموضع شیر کانست قولہ
وقال شاہ علامۃ التقوی الورع وعلامۃ الورع الوقوف عند
الشبہات علامت تقوی ورع است و ورع ہمین ست کہ از مشتبہات محترز
باشد و ورع را بشناسد ہمین کہ محترز از شبہات باشد قولہ وکان یقول
لاصحابہ اجتنبوا الکذب والخیانۃ والغیبۃ ثم اصنعوا ما
بدا لکم و اصحاب خویش را گفتے دروغ مگوئید ہر کارے کہ خواہد کہ اضافت
بخود کند آں دروغ گفتہ باشد آن بحقیقت اضافت او بسوے خداست
اجتناب از خیانت کنید اسرار باری بشناسد امانۃ اللہ نزدیک بندہ است
کہ آنرا فاش کند و برنا اہلے گوید خیانت کردہ باشد برحسب این قوم
می گویم و آنچہ فقیر گفتہ است آن ظاہر است و چیزے کہ نقد وقت تو نباشد
و از تو نمائب بود حکایت ازاں کنی این غیبت باشد چنانکہ گویند ذکر
الغائب غیبۃ و بعضے اصحاب را دیدہ آنکہ آنچہ در نفس تو است ازان حکایت
کنی کہ نفس بدان راضی نیست این غیبت باشد ترا ستر واجب است و آنچہ
مرد مذکر متعلم ترجمہ گوید آں ہر عامی و غلام و کنیزک بداند کہ ازان اجتناب باید
کرد الکلام فی الاجابۃ اما ما بحسب این طائفہ صوفیان عنایت کردیم قولہ
ثم اصنعوا چہ این سہ چیز نقد وقت شما باشد ہر چہ خوش آید در دین

از حلالات و مباحات بکنید چندان زیان تان نباشد قوله سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت جدّی من جهة الام ابن نجید رحمه الله یقول قال شاه من غضّ بصره عن المحارم و امسك نفسه عن الشهوات و عمر باطنه بدوام المراقبة و ظاهره باتباع السنة و عوّد نفسه اکل الحلال لم تخطی له فراسته شاه رحمه الله گفته است هر که چشم را از دیدن محارم باز دارد و از شهواتی که او را از عبادات و معاملات باز دارد و باطن خویش را بدوام مراقبه معمور دارد و ظاهر را معمور باتباع سنت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و صحابه رضوان الله علیهم اجمعین و سیر سلف صالح کند و نفس خویش را عادت بر اکل حلال کرده باشد البته او را در فراست خطا نیفتد فراست چیست از ظاهر حال استدلال کند باطن وی چیست در کلمه که بالاست بسخن عامیانه است عنایتی درستی است که نسبت باحوال صوفیان دارد نمی گویم خوف اکثار و اطالت یکدو جا گفته ام تو بران قیاس کن آنکه شیخ دوام مراقبه گفته است اگر این معنی میسر آید که حضور بر دوام است خود از جمله مشتبهات و منکرات و محرمات بطبیعت بغیر قصد او را اجتناب پیش آید۔

قوله ومنهم یوسف ابن الحسین شیخ الری والجبال یوسف بن حسین فی وقته وکان نسیج وحده فی اسقاط التصنع وکان عالما ادیبا صحب ذوالنون المصری وابا تراب ورافق ابا سعید الخراز رحمه الله مات سنة اربعة وثلثمائة ویکی از ان بندگان دین که لایق اقتدا و پس روی اند یوسف حسین رحمه الله است و شیخ ری و جبال بود یعنی در وقت خویش شیخ ری و جبال او بود هم اقتدا بدو داشتند

و در وقت خویش یگانۂ روزگار بود در اسقاط تصنع بے نظیر بود کدام صوفی باشد کہ اسقاط تصنع ندارد اما کسی قسمے مبالغ است بنا بر ان او را نسبت آں می کنند و مردے عالم بود و ادبے مبالغت داشت کہ از دیگران ادب گیرند و با ذوالنون و بو تراب رحمہ اللہ مصاحب بود و با ابو سعید خراز رحمہ اللہ یاری داشت و در سیصد و چہار سال جہانرا بجہان آفرین سپرد و اصلے

قولہ قال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ لان القی اللہ بجمیع المعاصی احب الی من ان القاہ بذرۃ من التصنع و یوسف حسین گفتہ است اگر بخدا با جمیع گناہان پیوندم دوست دارم ازین کہ با تصنع پیوندم تصنع از معنی شرک آید و از غلبۂ غفلت و خود نمائی باشد و تصنع قرین ریا و نفاق فعلی ہذا از جملہ معاصی بدتر باشد قولہ قال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ

یحیی اذا رایت المرید یشتغل بالرخص فاعلم انہ لا یجیئ منہ شیئ یوسف حسین رحمہ اللہ گفتہ است چوں طالب را بینی کہ عمل بہ رخصت میکند تو بداں کہ از و ہیچ کارے نیاید قولہ وکتب الی الجنید رحمہ اللہ لا اذا ذاقت طعم نفسک فانک ان ذقتہا لا تذوق بعدہا خیرا ابدا

قولہ وقال یوسف بن الحسین رحمہ اللہ رایت آفات الصوفیۃ فی صحبۃ الاحداث ومعاشرۃ الاضداد ورفیق السنوان یوسف حسین رحمہ اللہ گفتہ است آفات صوفیان در چند چیز دیدم یکے آنکہ صحبت با احداث یعنی کودکان امروزیرا چہ خوف فتنہ است و مردماں را در فتنہ انداختن است و صحبۃ تو احداث را چہ عقل و چہ فہم خواہد بود و چوں تو در صحبت ایشاں باشی عجب نباشد

ے در نسخہ منقول عنہ شرح ایں عبارت متن تا خیرا ابدا مرقوم نیست و بیاض گذاشتہ شدہ است ... ع ح

کہ کم عقلی و کم فہمی در تو ہم اثر کند و دوم با مردمے کہ کار او ہم مذہب و ہم مطلب تو نباشد با ایشاں صحبت و معاشرت کنی درین ہم آفت صوفی است با مرد متعلم صحبت کند مضر باشد و سوم در رفق زنان یعنی در مونت ایشان نباشد رفق نسواں ہر چہ ایشان کنند او با ایشان نرمی از سر ایشاں بگذرد و دیگر ناز و گرشمہ کہ ایشان کنند آنرا با خود گیرد و دیگر آنچہ ایشان طلبند برائے آں ہر طرفے بدود از ہر جا کہ باشد حاصل کند ایشان را بدہد و رفق نسوان دیگر است ہم اما اندکے کہ گفتم تو باقی بریں قیاس کن.

قولہ ومنہم ابو عبد اللہ محمد بن علی الترمزی رحمہ اللہ محمد بن علی الترمذی من کبار الشیوخ ولہ تصانیف فی علوم القوم صحب ابا تراب النخشبی واحمد خضرویہ وابن الجلاء غیرہم رحمہ اللہ و مردے از مردان دین سروے از سروران اہل اسلام متبع و مقتدی از کبار مشایخ ابو عبد اللہ حکیم ترمذی است مصاحب ابو تراب نخشبی و احمد خضرویہ و محمد بن جلاء و جز آن و مشایخ دیگر بود رحمہ اللہ و قرین ایشان بود و در حقایق و معارف و در سلوک و مسلک قوم تصانیف دارد کہ معتمد علیہ است قولہ سئل محمد بن علی رحمہ اللہ عن الخلق فقال ضعف ظاہر و دعوی عریضۃ ابو علی ترمذی رحمہ اللہ را از صفت خلق پرسیدند گفت ضعفے ظاہر کہ در ایشان پیداست احتیاج در ہر چیزے و دعوی فراخے درازے نہ اندازۂ عہد خود قولہ وقال محمد بن علی رحمہ اللہ ما صنفت حرفاً من تدبیر ولا ینسب الی شیء منہ ولکن کان اذا اشتد علی وقتی التسلی بہ محمد علی رحمہ اللہ گفتہ است کہ من حرفے را تصنیف نہ کردہ ام از تدبیر خویش و برائے آں نکردہ ام کہ نسبت بمن کنند کہ این تصنیف او ست ولیکن وقتے باشد کہ دل من گرفتہ

گرفتہ شود یا وقتے باشد کہ از ہمہ وحشت گرفتہ باشم و دل من بچیزے قرار نگیرد
چیزے از احوال روزگار خود بنویسم و آنچہ شاید و باید آں را در قلم آرم و بداں مرا تسلی
شود و بعمری دریں مقال اشارتے بروزگار حال من باشد

ابوبکر محمد بن عمر الوراق الترمذی

قولہ ابوبکر محمد بن عمر الوراق الترمذی رحمہ اللہ اقام ببلخ وصحب ابن خضرویہ وغیرہ ولہ تصانیف فی الریاضیات وبکے ازاں کہ قول و فعل ایشاں حجت باشد ابوبکر محمد وراق ترمذی است مقیم بلخ بود و مصاحب احمد خضرویہ و جز او از صوفیان دیگر را بود و ابوبکر وراق رحمہ اللہ در ریاضت صوفیان مصنفات دارد و ابو محمد علی را رحمہ اللہ تصانیف در علوم قوم گفت و از عبادت و از حقایق و معارف از مجموع علم ایں قوم است اما علم ریاضت علمے مخصوصے است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ

محمد بن محمد البلخی

یقول سمعت محمد بن علی بن محمد البلخی رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الوراق رحمہ اللہ یقول من ارضی الجوارح بالشہوات غرس فی قلبہ شجر الندامات ہر کہ جوارح را چشم را و زبان را و کام را و دست را و پا را بحسب لذت ایشاں در کار داشت ایں شخص درخت پشیمانی را در دل خویش نہال کرد یعنی البتہ آں پشیمانی در دل او پیدا شود و محکم کہ قلع آں مشکل شود قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن رحمہ اللہ یقول سمعت ابوبکر البلخی رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الوراق یقول لو قیل للطمع من ابوک قال الشک فی المقدر ویوقیل ماحرفتک قال اکتساب الذل ویوقیل ماغایتک قال الحرمان فرمودہ است اگر فرض کنیم کہ گفتہ شود مطمع را از چہ زادی طمع گوید آنچہ من اللہ براے من مقدور است رسد ہم نرسد پس طمع کند مگر ازیں طرف برسد واگر از طمع پرسند کار تو چیست گوید خواری واگر گویند غایت تو چیست گوید حرمان

نومید شود بنشیند طمعے کرد و آں میسر نشد آخر الامر حرماں پیش آمد قولہ وکان ابوبکر الوراق رحمہ اللہ یمنع اصحابہ عن الاسفار والسیاحات یقول مفتاح کل برکت الصبر فی موضع ارادتک الی ان تصح لک الارادۃ فاذا صحت لک الارادۃ فقد ظہر علیک اوائل البرکۃ ابوبکر رحمہ اللہ متر شدان خویش را از سفر منع کردے و فرمودے کلید ہر برکتے و خیرے صبر است کہ منتظر و متوقع تست کہ ملازمت و حبس نفس در موضعے کنی کہ خدائتعالی ترا آنجا دولت ارادت نصیب کردہ است آرے از موضع تراخیرے و برکتے رسید انتظار خیرات و برکات ہمانجا کن کہ فتح باب ترا ہمانجا شدہ است تا آن زمان ملازمت کنی کہ صحت ارادت ترا مستقیم شود باشرایطے کہ او راست تا آنکہ نام باید کہ ارادتے صحیح شدہ است بتحقیق فتح اوائل برکات و خیرات باشد

متر شدان

قولہ ومنہم ابوسعید احمد بن عیسی الخراز من اہل بغداد صحب ذا النون المصری والنباجی وابا عبید البسری والسری وبشرا وغیرہم مات سنۃ سبع سبعین ومایتین وبعضے از مشائخ کبار و سروران نامدار ابوسعید احمد خراز است واو از اہل بغداد است وبسیار مشائخ را مصاحب بود چنانچہ ذوالنون و ابوعبداللہ نباجی وبشر حافی وآں ایام کہ در پردہ شد از تاریخ ہجرت دولت ہفتاد ہفت سال گذشتہ بود قولہ وقال ابوسعید الخراز رحمہ اللہ کل باطن یخالفہ ظاہر فہو باطل ابوسعید رحمہ اللہ گفتہ است ہر باطنے کہ ظاہر مخالف او باشد آن باطن باطل باشد و بران رفتن وامضا کردن و بران دعوت کردن روا نباشد در باطن سالکے تجلی شود ظاہر شرع آنرا مبین است امضا بان رفتن بران خطاے محض باشد اینجا سالکان ظاہر بین و متعلمان

ابوسعید احمد بن عیسی الخراز

کہ متعلق بحرفے وصوتے اند اینجا گویند ہرچہ در باطن مردم باشد از وہمیات و خیلات شیطانی
و نفسانی کہ مرد فقیہ آں را انکار کند آں باطل باشد قولہ سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا العباس الصیاد رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعید الخراز رحمہ اللہ
یقول رایت ابلیس فی النوم وھو یمر عنی ناحیۃ فقلت تعال فقال
ایش اعمل بکم انتم طرحتم عن نفوسکم ما اخادع بہ الناس
قلت وما ھو قال الدنیا فلما ولی عنی التفت الیّ فقال غیر انّ لی فیکم
لطیفۃ قلت ما ھی قال صحبت الاحداث ابو سعید رحمہ اللہ میگوید
ابلیس را در خواب دیدم او از من میگذشت گفتمش بیا گفت بر شما بیایم چہ کنم بدانچہ
مردماں را مکر میکردم در شہوت می انداختم شما آنرا بکلی ترک آوردید گفتم آن چیست گفت
دنیا دیدن ترک آوردن دنیا ز خارف او وجاہ و اعتبار و نام و ہرچہ او را غیر اللہ نامند
آں دنیاے صوفیان باشد بعد آنکہ مرا پشت دادند روان شد سوے من التفات
کرد و گفت یک لطیفہ است مرا بر شما کہ بدآں فرحہ مرا مدخلے بر شما ہست گفتمش آں
چہ چیز است ابلیس گفت با جوانان امرد بودن گفتہ ام اصحاب این شواب بسیار
آفات و بلیات را اکتساب شود اگر فرض کنم کہ بدیں مصاحب پاک و صاف است
اما دیگراں را بسیار زیاں کند قولہ وقال ابو سعید الخراز رحمہ اللہ صحبت
الصوفیۃ فما وقع بینی وبینھم خلاف قالوا لم قال لانی کنت معھم
علی نفسی ابو سعید گفتہ است رحمہ اللہ با صوفیان صحبت کردم میان من و میان
ایشاں ہیچ خلافے نبود گفتند چرا گفت زیرا چہ من چناں با نفس خود بودم و چناں
مشغول بودہ ام کہ ہمیں نظر بکسے نمیکردم۔

قولہ ومنھما ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل المغربی

ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل المغربی

رحمہ اللہ استاذ ابراھیم بن سلیمان رحمہ اللہ وتلمیذ علی بن
رزین رحمہ اللہ عاش مائۃ وعشرین سنۃ ومات سنۃ تسع و
تسعین ومائتین وکان عجیب الشان لم یاکل مما وصلت الیہ ایدی
بنی آدم سنین کثیرۃ وکان یتناول من اصول الحشیش اشیاء تعوّد
اکلھا وبعضے ازان داعیان دین اسلام کہ بقول وعمل خویش بندگان خدارا دعوت
کردہ اند ابو عبد اللہ مغربی است رحمہ اللہ واستاد ابراہیم بن سلیمان بود واز مسترشدان
وشاگردان علی رزین است صد بست سال زیستہ است ودر سرو دیست نوشتہ
از جہان سفر کردہ است وبسیار کارہائے او عجیب بود وسالہائے بسیار آنچہ مصنوع
آدمی کہ دست آدمی بداں رسیدہ آں نخوردہ است گیاہ ہائے کہ بر زمین آمدہ
است بغیر کسب کسے وبغیر زرع آن آن خوردے ونفس را ہم بریں عادت کردہ
بود عجیب حیاتے طول عمر را حکما تدبیر نبشتہ اند ازاں ہم تدبیرہا بیروں اکلے بے عیبے
وحیاتے از غیبے قولہ وقال ابو عبد اللہ المغربی افضل الاعمال عمارۃ
الاوقات بالموافقات بہترین عمل صوفیان این است وقت بموافقت
اتباع معمور داری ودیگر عمارت وقت بحسب اقتضاے او باشد نیکو سخنے است
این قولہ وقال اعظم الناس ذلا فقیر دا ہن غنیا وتواضع لہ واعظم
الخلق عزا غنی یذل للفقراء وحفظ حرمتھم بالاتر ازہمہ ذلیلان وخواران
از ہمہ خواران فقیرے کہ مداہنت غنی کند ہر چہ از و آید ایں ساکت باشد تا راضی
بداں باشد چنانچہ مردماں را بمنی مدح وثنائی کنند آنرا خواجہ گوئی وعظیم ترین مردم
وعزیز ترین ایشان در عزت وکرمت غنی کہ مر فقیر را تذلل کند با ایشان تواضع
وخود را خوار تر دارد واحترام فقرا کند ونگاہ داشت مرتبہ ایشان کہ عند اللہ بزرگ اند مرتبہ نگاہ
دارد ودر ہر دو جملہ اعظم گفتہ است در جملہ ثانیہ انسب است ودر جملہ اول صنعت مشاکلہ کردہ است والا آنجا

واحقر مناسب است۔

ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق

قولہ ومنهم ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق من اهل طوس سكن بغداد وصحب الحرث المحاسبی والسری السقطی رحمه الله توفی ببغداد سنة تسع وتسعین ومائتین و بعضے از مشائخان شہباز کباران احمد مسروق است رحمہ اللہ از اہل طوس بود در بغداد ساکن شد ہمانجا وفات یافت مصاحب حرث محاسبی وسری سقطی بود وفاتش در بغداد بود در تاریخ وویست نودنہ بود قولہ قال ابن مسروق رحمه الله من راقب الله فی خطرات قلبه عصمه الله فی حرکات جوارحه ہر کہ در خطرات دل خویش مراقب خداوند سبحانہ وتعالیٰ باشد او را در حرکات جوارح او عصمت کند وآنچہ ناشائستہ ونابایستہ باشد خداوند سبحانہ نخواہد کہ از جوارح او آن صادر شود قولہ راقب الله فی خطرات قلبه یعنی ہر لحظہ کہ در دل او بیاید در ان خطرہ خدایرا مراقب باشد وہر خطرہ کہ می آید آن را دفع نمیکند ودل را ہم بر مراقبہ خدائی دارد ودیگر مراقب الله فی خطراته یعنی خطرات او ہمیں مراقب خدا شوند وبس مراقبہ ہمیں خطرہ است لیکن خطرہ حق ودیگر در ہر خطرہ کہ او را تغلب می شود ودران تغلبات ہم با خطرہ خدا متغلب میشود ودیگر در ہر خطرہ کہ می آید شراً وخیراً وآنرا خطرہ خدا میداند چند سخنے نازک است اما ترا فہمے دہد قوله وقال تعظیم حرمات المؤمنین من تعظیم حرمة الله تعالیٰ وبه یصل العبد الی محل حقیقة التقوی تعظیم حرمت بندگان خدا تعظیم خداست وبریں تعظیم بندہ بحقیقت تقویٰ برسد تعظیم حرمات مومنین چنانچہ مادر وپدر واستاد وآنکہ از و بزرگ شد در عمر وتقوی وپارسائی حقیقت تقوی چیست از غیر خدا پرہیز کند پرہیز از غیر خدا چہ باشد کہ جزاور انطلبد جزاور انخواہد جز بجمال او تسلی نگیرد جزاور انشناسد وندا ندونہ بیند

قولہ وقال شجرۃ المعرفۃ تسقی بماء الفکرۃ وشجرۃ الغفلۃ تسقی بماء الجہل وشجرۃ التوبۃ تسقی بماء الندامۃ وشجرۃ المحبۃ تسقی بماء الاتفاق والموافقۃ درخت معرفت را آب فکر واندیشہ پرورید و برآرید و فکرت بچند معنی باشد یکے ہمیں کہ مر متعلم مفسر و محدث در کلام اللہ و حدیث رسولہ فکرے واندیشہ کند بداں اورا ثناخت خدا شود بما یلیق بفکرتہ و دیگر شخص متکلم قضایا منطق واصول کلام واز برہان انی ولمی اثبات وحدانیت او کند اقترانی واستصنائی وباقی قضایا کہ ہست گفتن مناسب مقام نیست و دیگر مرد طالب صوفی در مراقبہ ملازمت کند حضور اورا فصیب المعنی تصور کند وازاں تجلیاتے وکشوفاتے اورا روے نماید بداں عرفان خدا شود وازاں تجلیات فکرتے دیگر کند کار بیشتر شود القصہ بطور ہا قولہ وشجرۃ الغفلۃ ودرخت غفلت آب جہل پروردہ شود یعنی ہر کہ جاہل باشد غفلت بروطاری شود قولہ وشجرۃ التوبۃ ودرخت توبہ آب پشیمانی پروردہ شود یعنی کارے کند وآں پشیمانی بار آرد و توبہ کند آں توبہ پرورش آب پشیمانی یابد چنانکہ گفتہ اند التوبۃ ان لا تنکث یعنی ذنبک ہر بار گنہ خویش را یاد می کند وازاں پشیمان می شود و توبہ قوت میگیرد قولہ وشجرۃ المحبۃ ودرخت محبت آب موافقت محبوب وآب اتفاق کہ در راہ محبوب کنند بداں درخت محبت برآید بار و گل نماید و بیش قوی گردد اگر بجاے اتفاق باشد مرادف موافقت باشد یعنی چوں بینہما موافقت باشد محبت قوت گیرد قولہ وقال متی طمعت فی المعرفۃ ولم تحکم قبلہا مدارج الارادت فانت فی جہل ومتی طلبت الارادۃ قبل تصحیح مقام التوبۃ فانت فی غفلۃ مما تطلبہ ودیگر ابن مسروق رحمہ اللہ گفتہ است ہر گاہ کہ طمع در معرفت بری یعنی خواہی کہ مرد عارف گردی وآنچہ مدارج ومقام ارادت ست آنرا محکم نکردہ باشی پس تو در نادانی وجہلے مفرطے باشی ہمیں آید خواست تو وارادتے

که تو با خداوندی آن محکم نشده اطلاع بر اسرار خدا و عرفان چون نه دست دهد تو جهل نادانی و نادان باشد و هرگاه که تو طالب باشی خواهی که طلب خویش خدا روزی کند و هنوز توبه استقامت نکرده باشی و آن نصیحتی که باید شنیده باشد پس تو در غفلتی نمیدانی که چه باید تا دولت ارادت نصیبه او شود۔

ابوالحسن علی بن سہل الاصفہانی

قوله ومنهم ابوالحسن علی بن سهل الاصفهانی

رحمه الله من اقران الجنید رحمه الله قصد عمرو بن عثمان مکی فی دین رکبه فقضاه عنه وهو ثلاثون الف درهم لقی ابا تراب النخشبی رحمه الله والطبقة وبعضے ازاں مرتاضان وراضیان بقضا وقدر رحمن تعالی و متبع دین احمد ابوالحسن سہل اصفہانی است از یاران جنید بود و اقران یا از قرین است یا از قرن است ہر دو معنی درست است عمرو عثمان مکی قصد او کرد از کردہ دین که بر سہل اصفہانی برفته بود آنرا ادا کرد و آن سی ہزار درم بود و ابوتراب نخشبی را رحمه الله ملاقات کرده بود و از مشائخ طبقات غیر اوہم قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابابکر محمد عبدالله الطبری یقول سمعت علی بن سهل رحمه الله یقول المبادرة الی الطاعات من علامات التوفیق والتقاعد عن المخالفات من علامات حسن الرعایة ومراعات الاسرار من علامات التیقظ واظهار الدعاوی من رعونات البشریة ومن لم یصح مبادی الارادة لا یسلم فی منتهی عواقبه

شاقین بطرف طاعات نشان آنست که خداوند سبحانه او را توفیق طاعت داده است

ے این لفظ در نسخه منقول عنه همچنین نوشته شده است و معلوم نشد که صحیح چه لفظ است ولیکن ترجمه لفظ "مبادرت" است ع ح

یا دہد اینجا سخنے ہست المبادرۃ من احدی علامۃ التوفیق این کہ مبادرت کرد ہم بتوفیق کرد اگر توفیق نہ بودے مبادرت نکردے قولہ والتقاعد از تقاعد بازنان علامت اینست کہ خداوند سبحانہ در باب او حفظے و عصمتے دارد اینجا ہم ہماں سخن آمد تقاعد آں مخالف ہم عصمت باری است مگر انکہ ابتدا و استقامت بداں گیرند قولہ و مراعات الاسرار سرے کہ میان خدا و بندہ است آن را نگاہ دارد بر ہر اہلے و نااہلے نگوید نشان آنست کہ تقیظے و تحفظے در کار او دارد قولہ و اظہار الدعاوی گفتہ است اما اگر چنین اتفاق افتد کہ من چنین کسے ام و چنین ام خبر از رعونت و خودنمائی نفس نیست اظہار دعاوی گفتہ است اما اگر چنین اتفاق افتد حکایت را تیقن کند برائے ارشاد را یا برائے مصلحتے دیگر آں از بیں خارج ہر کہ در تصحیح مبادی و آغاز کار خویش نکرد در انتہائے کار خویش نماند در عاقبت یا در عافیت

قولہ ومنہم ابو محمد احمد بن محمد بن الحسن الحریری رحمہ اللہ من کبار اصحاب الجنید علیہ الرحمۃ وصحب سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ اقعد بعد الجنید فی مکانہ وکان عالما بعلوم ہذہ الطائفۃ کبیر الحال مات سنۃ احدی عشر و ثلثمائۃ

ابو محمد احمد بن محمد بن الحسن الحریری

وسرے از سروران دین و بزرگے از بزرگان ملت اسلام ابو محمد احمد حریری است رحمہ اللہ از بزرگان اصحاب جنید بود رحمہ اللہ و مصاحب سہل عبد اللہ بود و بعد جنید در مقام او ابو محمد حریری نشست رحمہ اللہ و معلوم این طائفہ و با اسرار و حقایق و معارفے کہ این طائفہ دارند عالم بود ہر آئینہ چو از اصحاب جنید بود و در مقام جنید نشست چنین باشد و حالے بزرگ داشت بتاریخ سنہ و ثلثمائہ سال اختیار استثار کرد قولہ سمعت اباعبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن عطاء الروذباری رحمہ اللہ یقول ما رأیت الحریری

الهبیرۃ رحمه الله سنة الهبیر فجزت به بعد سنة فاذا هو مستند جالس وركبته الى صدره وهو مشير الى الله باصبعه احمد عطا میگوید رحمہ اللہ بعد موت حریری رحمہ اللہ بچند سال بر تربت او گذشتم نشان ترتیش نمانده بود دیدمش شسته زانوها بصدر گرفته چنانچه نشست مراقبه صوفیان است بریں ہیئت شسته وانگشت شہادت برآورده اشارت بوحدانیت باری میکرد واین دلیل اشارت بکشف ارواح باشد یا خود قالب او نزخیته است ولیکن این نشست او بریں ہیئت از کرامت اوست قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمه الله یقول سمعت ابا محمد الحریری رحمه الله یقول من استولت علیه النفس صار اسیرا فی حکم الشهوات محصورا فی سجن الهوی حرم الله علی قلبه الفوائد فلا یستلذ بکلام الحق ولا یستجلیه وان کثر تردده علی لسانه لقوله تعالی سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ہر کہ نفس استیلا یافت او اسیر شہوات خود گردد و در بند ہوائے نفس چنان باشد کہ کسے را در زندانے کنند خداوند سبحانہ فوائد حقایق و معارف در دل او حرام کند یعنی او را ازاں محروم دارد او را بسخن لذتے نباشد و حلاوت این نگیرد اگرچہ زبانے دراز دارد دراں و سخنے فراخ گوید اما استلذاذ و حلاوت نیابد زیرا چہ خداوند سبحانہ گفتہ است تحقیق بگردانم از حقایق و معارف خویش آنان را کہ در زمیں بغیر استحقاق خویش خود را بزرگ دانند او حق کلام ندارد و بگفت از کلام قوم خود را بزرگ میدارد پس تحقیق باشد کہ خدائے تعالی او را نصیبے ازاں ندہد قوله وقال الحریری رحمه الله رویة الاصول باستعمال الفروع وتصحیح الفروع بمعارضة الاصول لا

سبیل الی مقام مشاهدة الاصول الا بتعظیم ما عظم الله من
الوسائط والفروع اصول حقایق و معارف را نظر کند و معارضهٔ آن بفروع کند
وحال این باشد که تصحیح فروع بمعارضه اصول کند او را بدان صحت و بدوره نیست
که کسے بشهود اصول رسد مگر بتعظیم چیزے که خداوند سبحانه او را معظم داشته است
و رعایت وسائط بحق تعظیم این سخن را بعبارات خویش بیان کنم هر که اصول را کرد
و مسایل شرع را بران مقابله و معارضه کرد جز حرمانے عظیمے او را پیش نیامد او از جمله
قابلیت لاقابل شد زندقه و اباحت و الحاد نقد بذل خرقه وجود او بربستند
یکے سخنے که اندکترین و اول احوال اصول است گوئی الله خالق افعال العباد کما هو
خالق لاعیانهم کسے را که خدا تعالی خواهد از مشاهده غیوب محروم گرداند این سخن
را اصل سازد و مسائل بران فروع سازد گوید هرچه کنم کنم من نکردم او کرد کار بجاے
کشد چنانچه قوم قلندر و حیدری و مولهٔ دیدهٔ اقوال و افعال ایشان مردم با مروت
صیانت لسان ازان کند نگوید اے عزیز مرد طالب خداے را بخدا بسپار او ست
هرچه میخواهد او میکند چیزے با تو نمیگویم آن اسرار است کسے را انبیا و اولیا را ما را
و شما را آن کار نیست شرک و کفر و زندقه و اباحت و الحاد را آفرید او کرد نخواهد که
برین رود آنچه کتاب الله بدان ناطق دوزخ نقد او و او را غائب و حاضر خوانده
این آیت را وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ قصه حسین منصور شنیده
انا الحق را قایل او خود بود و در مظاهر بندگان این آفرید که او را انکار کنند
و سنگسار و پرکاله پرکاله کنند خدائی است خدائی او را بخدا سپارند کسے
را انجا مدخل نیست چه کنم اگر واصلے و عارفے بودے که او را مشاهده غیوب
با وے میگفتم که بود وقتے چنین که ترا او تعالی بغیر واسطه کسے گفت اینچنین و
آنچنان چرا نمی کنی منم آخر ازینچنین دولتے چرا محروم می مانی از که می ترسی

تا کدام نیکبختے باشد تا کدام کسے بود کہ حرفے از نقطۂ نبوت در دل او نقش گرفتہ است او فرماید او کند اگر کسے را در خاطر افتد کہ او می فرماید بی فرمانی او خوف کنند آن احمق نمی داند آن مقام آن مقام است ہر چہ این کند او کند ہر چہ این را خوش آید آن کند و ہر چہ خوش نیاید نکند فافہم واغتنم انشاء اللہ تعالی خدا ترا نصیبہ کند بدیں معائنہ رسی۔

ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الادمی

قولہ ومنہم ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الادمی من کبار مشائخ الصوفیۃ وعلمائہم وکان فی الخراز یعظم شانہ وہو من اقران الجنید وصحب ابراہیم المارستانی مات سنۃ تسع وثلثمائۃ یکے ازان دعات وہدات متبع ومشد احمد عطا است رحمہ اللہ از بزرگان مشائخ وعلماے صوفیہ بود وابو سعید خراز رحمہ اللہ تعظیمش کردے واو تعظیم ایشاں داشتے واو از یاران جنید بود ومصاحب ابراہیم مارستانی بود در تاریخ سیصد ونہ سال پردۂ حجاب را بر روے خود کشیدہ است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعید القرشی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ یقول من الزم نفسہ بآداب السنۃ نور اللہ قلبہ بنور المعرفۃ ولا مقام اشرف من مقام متابعت الحبیب فی اوامرہ وافعالہ واخلاقہ ابن عطا رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ نفس خویش را التزام بآداب سنت کرد البتہ ہمبران داشت دل او را خداوند سبحانہ بنور معرفت خویش روشن گرداند وہیچ مقامے بالاتر ازان نباشد پس روئی دوست خدا کنی یا پس روی دوست خود کنی محب را چہ بہتر کہ پس روئی محبوب کند وطالب را چہ بہتر انچہ محبوب خداست پس روی کند قولہ وقال ابن عطا رحمہ اللہ

اعظم الغفلة غفلة العبد عن ربه عزوجل وغفلته عن اوامره وغفلته عن آداب معاملته ابن عطا رحمه الله گفته است بزرگترین غفلتها غفلت بنده است که از خدا غافل شود یعنی کاری بر اے او نکند کار ے بحضور او نکند و او را ساعة فساعةً حاضر و ناظر خویش نداند قوله وغفلة عن اوامره این هم غفلت از خداست اما انواع غفلت بیان می کند و دیگر خدا را حاضر داند و ادب حضور او نگاه ندارد و معاملت با اوامر و نواهی او نکند و ادبے که در اوامر و نواهی آمده است آنرا نگاه ندارد **قوله** سمعت ابا عبد الله الشیرازی رحمه الله یقول سمعت ابا عبد الرحمن بن احمد الصوفی رحمه الله یقول سمعت احمد بن عطاء رحمه الله یقول کل ما سئلت عنه فاطلبه فی مفازة العلم فان لم تجده ففی میدان الحکمة فان لم تجده فزنه فی التوحید فان لم تجده فی هذه المواضع الثلثة فاضرب به وجه الشیطان ابن عطا رحمه الله گفته است از هر چه ترا پرسند مسئول را در مفاوزهٔ علم طلب کن یعنے علمے که ترا حاصل است از شرائع و سنن آنجا طلب کن آن علم او از انهاست که کتاب الله بدان ناطق و رسول الله مباشر اوست و اگر آنجا نیابی نظر در حکمت کن که بحکمت دارد و اگر در حکمت هم نیابی با توحید برابر کن یعنی از ان سخنانے هست که موحدان گویند و بتوحید نسبتے دارند و اگر آن مسئول نسبتے بریں یکے ازیں سه ندارد آن سخن هم بر روے آن سائل زن که آن سائل شیطانے است که ازیں هر سه دائره بیرون است آنچناں سائل را شیطانے نام کرد از بس سخن شیطانت که از و زاد

قوله ومنهم ابو اسحاق ابراهیم بن احمد الخواص

ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد الخواص

رحمه الله من اقران الجنيد والنوري وله في التوكل والرياضيات
حظ كثير مات بالري سنة احدى وتسعين ومائتين كان مبطونا
وكان كلما قام توضأ وعاد الى المسجد وصلى ركعتين فدخل مرة الماء ن البهرة
فمات رحمه الله. بعضے از محبان صادق و واصلان حق ابو اسحق ابراہیم
خواص است از اقران جنید و نوری بود رحمہم اللہ در لفظ اقران دو احتمال می باشد
یکے قرین اوست یعنی از یاران اوست و دیگر از مسترشدان و متلمذان مثلاً گویند
فلاں از یاران شیخ است یعنی از متلمذان و مسترشدان و دیگر یرا گویند از یاران
شیخ است یعنی ہم خرقہ او و ہم قدم او من جا بجا اشارت بدیں کنم کہ می روم اینجا
ابراہیم رحمہ اللہ از یاران جنید علیہ الرحمہ یعنی ہم سران اوست و او را خاصہ در
ریاضت و توکل بسیار حظ است یعنی ذوق توکل آں قدر گرفتہ است کہ آنرا بسیار
نامند و کذلک ریاضت نقل در ری بود در تاریخ دویست نود و یک او را علت
شکم بود یعنی کناک داشت ہر بار یکے تقاضا شدے وضو کردے در مسجد
در آمدے دوگانہ گزاردے یکبارے چنین بود در آب در آمد ہمانجا جان را بجانان
سپرد این حکایت را بریں جملہ نبشتہ اند عادت او بود ہر بار کہ او را وضو حاجت شدے
غسل کردے و آمدے دوگانہ گزاردے ہفتادم بار چنین بود ہمانجا غسل کرد
و کارش تمام گشت قوله سمعت محمد بن الحسين يقول سمعت
ابا بكر الرازي رحمه الله يقول سمعت الخواص رحمه الله يقول
ليس العلم بكثرة الرواية انما العلم من اتبع العلم واستعمله واقتدى
السنن وان كان قليل العلم گفتار ابراہیم است رحمہ اللہ کہ او گفت
اگر شخصے را بانواع علوم حوالت شود او در اتباع درست نباشد او را عالم نخوانند
عالم نباشد مگر آنکہ بمقتضاے علم عملے کند و بر اتباع مصطفی و صحابہ و سیر و سلف

صالح باشد واگرچہ علم او اندک تر باشد قولہ وسمعت محمد بن الحسین یقول سمعت احمد بن علی جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت الازدی رحمہ اللہ یقول سمعت الخواص رحمہ اللہ یقول دواء القلب خمسۃ اشیاء قراءۃ القرآن بالتدبر وخلاء البطن وقیام اللیل والتضرع عند السحر ومجالسۃ الصالحین ابراہیم خواص رحمہ اللہ گفتہ است تصفیہ دل بہ پنج چیز شود تلاوت قرآن بشرط تدبر و تفکر و بشرط حضوری کہ لایق تلاوت کلام اللہ است و شکم از بسیاری طعام خالی باشد آنرا نام بصوم نباشد در غذا تقلیل باشد و سخن تقلیل باخود چنانچہ صوفیان چندگاہ روزہ طی کنند و مقام ہمین تقاضا می کند و لایق ہمین است و بیداری شب بتلاوت و بذکر و مراقبہ و وقت سحر التجا بحضرت و تضرع کند بشرط تعلق بحضور کسے کہ بر و تضرع و تملق میکنی یک آیت اینست کہ تضرع کنند خدا تعالی بر و رحمت کند دل او را روشن سازد و دیگر ہمیں تضرع نفس مصفی دل است درین وقت دل گرم می شود و حضور بتمام دست میدہد و این ہر دو مصفی دل اند و دیگر نشست با صالحان باشد ہر آئینہ چون صحبت با صالحان شد و ایشان ہر چہ گویند و ہر چہ کنند ہم در امر صلاح دین باشد و آن صلاح مصلح دل گردد و

قولہ ومنہم ابو محمد عبد اللہ بن محمد الخراز من اہل الری جاور بمکۃ صحب اباحفص وابا عمران الکبیر وکان من المتورعین ومات قبل العشر ثلثمائۃ و بعضے ازان کہ اتباع بذیل او کردہ اند ابو محمد عبد اللہ است رحمہ اللہ از ساکنان ری بود و مجاور مکہ شد و بود و با حفص و با عمران کبیر را مصاحب بود و مردے متورع بود تنزہ و تورع با فراط داشت و پیش از انکہ سیصد و دو سال بگذرد بر روے او پشت روے

عبد اللہ بن الخراز

زمین را وداع کرد و شکم زمین را منزلے آبادان ساخت حاصل عبارت
این معلوم شد کہ سیصد چند سال نہ وہشت ہفت وفات یافت قولہ سمعت
الشیخ ابا عبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر الطوسی
رحمہ اللہ یقول سمعت الرقی یقول دخلت علی عبداللہ الخراز
ولی اربعۃ ایام ولم اکل فقال بجوع احدکم اربعۃ ایام فیصبح
ینادی علیہ الجوع ثم قال ایش یکون لو ان کل نفس منفوسۃ
تلفت فیما تؤمله عن اللہ تری یکون ذلک کثیرا رقی علیہ الرحمہ گفت
برابر عبداللہ خراز رفتم چہار روز بود کہ چیزے نخوردہ بودم گفت چونہ باشد
یکے چہار روز فاقہ کند واگر اثر گرسنگی در وظاہر گردد یعنی ضعیفی ونزاری
وزردی در وظاہر شود پس خراز گفت رحمہ اللہ چہ باشد وچہ اعتبار دارد چہ
زیان کند تلف نفس بنا بر کارے کہ طالب آنست وآنرا امید میدارد
از خدای تعالی قولہ وقال عبداللہ الخراز رحمہ اللہ الجوع طعام
الزاهدین والذکر طعام العارفین عبداللہ الخراز رحمہ اللہ گفتہ است
گرسنگی طعام زاہدانست وذکر طعام عارفان یعنی زاہدان بجائی طعام گرسنگی
کردہ اند علی ہذا اگر گرسنگی طعام ایشان باشد ودیگر در جوع قوت روح زیادت
می گردد وصفاے دل وتزکیۂ نفس بکمال می باشد فعلی ہذا جوع طعام زاہدان باشد
ودیگر ہر کرا اعتبار برجوع شد ونفس بدان اطمینان گرفت اگر او طعامے
خورد ضعفے در وآید سستی بر وغلبہ کند مرد اکوال را آن قدر گرسنگی نباشد
کہ اورا بیری باشد اگر کسے اعتبار ترک طعام کرد چندگہ وبعد آن خورد واگر
زید عجیب باشد بیگانہ دوازدہ سال طعام نخورد وبعد از دوازدہ روز کبر خوردے
وبعد یکساعت قے کردے آں دانہا کہ بیرون افتادے باچیزے بلغم درونی

ہم دوازدہ سال بریں بود والبتہ حرکتے وسکنتے نبودے بغمی وشادی متعلق نشدے
ودیگرے ہم ہمیں کار کرد دو سال بریں بود اہل ولد اورا مزاحمت کردند اورا
طعام خورانیدند خورد ہماں کہ دوم روز آن مُرد الجوع طعام الزاھدین درست
آید وذکر نقدے دارد کہ آن نقدے بجاے طعام باشد ذکر بمذکور برد شہود مذکور غذاء نفس
وغذاء روح باشد مردمانے باشند سالہا بشہود مذکور ماندہ واز طعامے وآبے
ایشان را شعور نبود

ابوالحسن بنان رح

قولہ ومنہم ابوالحسن بنان بن محمد ن الجمال واسطی
الاصل اقام بمصر ومات بہا سنۃ ست عشرۃ ثلثمائۃ کبیر الشان
صاحب الکرامات وبعضے ازان رہ روان دین ورہبران اہل اسلام ابوالحسن
بنان است اصل او واسط بود واقامت بمصر کرد وہم در مصر این جہان را
وداع کرد بتاریخ سیصد وشانزدہ مرد بزرگ بود وخوارق بسیار داشت قولہ
سئل بنان رحمہ اللہ عن اجل احوال الصوفیۃ فقال الثقۃ
بالمضمون والقیام بالاوامر ومراعاۃ السر والتخلی من الکونین
از ابوالحسن پرسیدند رحمہ اللہ بہترین اعمال صوفیہ چیست گفت آنچہ خداوند
سبحانہ در علم ازلی خویش مضمون کردہ است یعنی آنچہ در ازل تقدیر کرد بودن
آنرا چنانستے کہ ضمان شد لذتے واجلے روے وقبولے ہجر ووصالے دل را
بداں ثقہ باشد قولہ والقیام بالاوامر آنچہ خداوند فرمود دران بحق آن بایستد
یعنی آنرا بجا آرد وبشرط آن بسر برد باین صفت کہ ثقۃ باللہ باشد قوام او باوامر امرے زیادتے باشد
صوفی را باین قوام باوامر بشرط بسر برد قولہ ومراعات السر وآن سرے کہ بینہ وبین الرب تعالی
است نگاہ دارد یعنی افشاء آن نکند ودیگر ہرچہ سر فرماید بدان رود ودیگر اورا مکدر ومضطرب شدن ندہد اسباب
صفا وجلاے او بکار دارد قولہ والتخلی من الکونین وازین جہان وازان جہان

دل و نفس خویش را خالی دارد یعنی تعلق بر ایشان نکند و رفعتے ازیں جہاں و
ازان جہاں بر نفس خویش روا ندارد مرد صوفی این جہان را دیدہ است
و بدیں مباشر و متعلق است تخلی کرد و آں جہاں را کہ ندید جز آنکہ حکایتے شنید
و بران یقینے بست از وے چہ تخلی کند چنیں ہم می باشد صوفیان را احوال
قیامت و بہشت و لذائذ و نعیم او مشاہدہ میشود کار بجاے باشد حوران بیایند
با وے در افتند چنانچہ عورت طالب آں کار مرد فحل را خواہد کہ رغبتے شود دران
حالت آں طالب صادق را و عاشق جمال حضرت را التفاتے بدیشاں نشود
و اگر شود خط طعن بر رقم طلب او کشند و بر نام او در دیوان ایں طائفہ تاملے
رود عنایت از احوال و اعمال کردیم از انچہ احوال میان محققان آنچہ از تجلیات
و تقلبات تجلیات نقد وقت ایشان شود و ساعۃ فساعۃ بصورتے و ہیئتے دگر تجلی شود
ما این را احوال نامیم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت حسین بن احمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا
علی الرودباری یقول القی بنان الجمال بین یدی السبع فجعل السبع یشمہ
ولا یضرہ فلما اخرج قیل لہ ما الذی کان فی قلبک حیث شمک
السبع قال کنت اتفکر فی اختلاف العلماء فی سور السباع چنین
گویند ظالمے بر بنان جمال رحمہ اللہ غضب کرد در حجرہ کہ انواع سباع بودند
اینجا انداخت تا بدرند و پرکالہ پرکالہ کنند دوم روز در آں حجرہ کشودند دیدند جمال
رحمہ اللہ بخدا مستغرق است و آں سباع بعضے بوے او میکردند مگر دہان
بر اندام او داشتہ می بویند ظالم ازان پشیمان شد شیخ را رحمہ اللہ ازان بیرون
آوردند کسے پرسید کہ در آن حالت کہ ایشان ترا می بوئیدند در دلت چہ می گذشت
گفت اختلاف علما کہ در سور سباع رفتہ است دراں اندیشہ میکردم چنیں

دانم جمال علیہ الرحمہ دراں حالت جمع الجمع بود و اگر در جمع بود سے گفتے سہل
کہ بوے کہ و من کجا تا مرا پرسید در دلت چہ می گذشت دل کہ و دل کجا من کہ و
من کجا سالہاست دل و خود را گم کردہ ام و من کیم

قولہ وسنهما ابوحمزة البغدادی البزازمات ابوحمزہ البغدادی
قبل الجنید کان من اقرانہ صحب السری والحسن المسوحی
وکان عالما بالقرأة فقیها وکان من اولاد عیسی بن ابان
رحمہ اللہ و بعضے ازان مردم کہ اعتماد اہل دین و ملت اسلام ابوحمزہ بغدادی
بزازاست رحمہ اللہ و از اقران جنید یعنی یار و ہمسر بود و موت او پیش از موت
جنید بود علیہ الرحمہ صحبت با سری و با حسن سوحی داشت و علم قرأت و دانستے
و فقیہ بود و از اولاد عیسی ابان بود قولہ وکان احمد بن حنبل رحمہ اللہ
یقول لہ فی المسائل ما تقول فیہا یا صوفی و احمد حنبل رحمہ اللہ در
مسائل فقہ از و پرسیدے کہ اے صوفی تو اینجا چہ میگوئی یعنی در مجتہدات و مستنبطات
مشورہ با او کردے قولہ وقیل کان یتکلم فی مجلسہ یوم جمعة فتغیر
علیہ الحال فسقط من کرسیہ ومات فی الجمعة الثانیة وچنین
گویند در روز جمعہ در مجلس خویش سخن میگفت در اثنائے گفتن حال بر و متغیر
شد چنانچہ از منبر فرو افتاد و در دوم جمعہ بخدا باز گشت قولہ وقیل مات
سنة تسع وثمانین ومائتین گفتہ اند بتاریخ وے ست و ہشتاد و نہ نقل کردہ
برین روایت موت او پیش از موت جنید علیہ الرحمہ نباشد زیرا چہ موت
جنید بردو ست ہفتاد و دو قولہ قال ابوحمزة رحمہ اللہ من لم
یلزم طریق الحق سہل علیہ سلوکہ ولا دلیل علی الطریق الی
اللہ الا متابعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی احوالہ الرسول

وافعالہ واقوالہ ابوحمزہ رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ راہ حق را دانست سلوک آن رہ رو آسان شود روندہ کہ رہ نداند رہ رفتن بر وآسان نباشد و دیگر علم طریق چیست نمایند کہ رہ نماید و بر طریقہ کہ سلوک فرماید اینچنین کسے را سلوک کردن آسان باشد قولہ ولا دلیل آن سخن بالا گفت، ہر کہ رہ داند سلوک بر وآسان شد آنرا بیان کردہ ولا دلیل علی الطریق بر رہ حق ہیچ رہ نمونے نیست و ہیچ رہ نمائے نیست مگر آنکہ متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنند در احوال او و در افعال او و در اقوال او و اقوال او آنچہ فرمود چنین کنید و چنین نکنید آنچہ او فرمود بر ان مباشر باشند و از آنچہ باز داشت ممتنع باشند اقوال و اشارت بعزیمت ہم بود و برخصت ہم بود طالب را اخذ بعزایم شود و اگر از ان فروافتد بارے برخص و متابعت در افعال او و شب بیدار بودے و چندگان روز طی کردے و دائم شکم گرسنہ داشتے و البتہ فقر نزدیک او ممدوح بود دغنا مذموم و بذل و ایثار سیرت و شیمت او بود و ہمبرین قیاس باقی افعال و اما متابعت احوال نیک مثل حال امرے طاری من اللہ بر بندہ نیاید متابعت او چون نشود اما ازین متابعت این مراد دارند احوال خود را بمیزان احوال نبی بسنجد ہر چہ برابر آید و مانند او باشد قبول کند و ہمان نوع را متابع باشد و ہر چہ خلاف آید از ان اعراض **قولہ** قال ابوحمزۃ رحمہ اللہ من رزق ثلثۃ اشیاء فقد نجا من الافات بطن خال مع قلب قانع و فقر دائم مع زہد حاضر و صبر کامل مع ذکر دائم ابوحمزہ گفتہ است رحمہ اللہ ہر کہ را سہ چیز نصیبہ شد او از آفات نفسانی خلاص یافت و مداخل شیطان را بر بست شکم خالی از برائے طعام و از گرانی آن و دے قانع یعنی شکم خالی است و دل بداں خوش است و قانع است و فقری و نیستی باشد در ملک و مال و آن اضطراری نباشد باختیارے

وترکے نقد باشد وصبرے کاملے باشد البتہ اضطرابی واضطراری نباشد شب وروز باقرار باشد وباآن ذکرے دائمے باشد ودوام ذکر عبارت از دو چیز باشد شخصے بود کہ البتہ وقت او ضائع نرود ودریا وخدا باشد بہ تلاوتے وبذکرے وبصلوتے وتخلل جز مامور بشری ضروری نباشد وذکر دائم عبارت از ذکر خفی ہم کنند وبدوام ہمان میسر است ودیگر مراقبہ خود دوام چنانچہ حق دوام است ہمیں بیش نیست زیرا چہ کسے را کہ حضور مراقبہ دست داد ذکر دوام بشرط وحقیقت بجز این نیست در ہر حالتے کہ ہست او میخواہد حضور نباشد وحضور او را فرو گرفتہ است۔

ابوبکر محمد بن موسی الواسطی

قولہ ومنہم ابوبکر محمد بن موسی الواسطی رحمہ اللہ خراسانی الاصل من فرغانۃ صحب الجنید والنوری رحمہما اللہ عالم کبیر اقام بمرو ومات بہا بعد العشرین ثلثمائۃ وبعضے از متکلمان بحقایق ومعارف وداعیان بحق وحقیقت بشرط متابعت حضرت رسالت ابوبکر محمد واسطی بودہ است رحمہ اللہ اصل او از خراسان بود وبا جنید ونوری صحبت داشت بزرگے عالم بعلم لدنی بود اقامت بہ مرو کرد ہمانجا از عالم تفصیل بعالم اجمال شد بعد مضی سیصد بست سال قولہ قال الواسطی رحمہ اللہ الخوف والرجا زمامان یمنعان من سوء الادب واسطی رحمہ اللہ علیہ گفتہ است بیم از خدا وامید از خدا ہر دو مہارے اند کہ در دابۃ نفس کشیدہ اند مردم را از سوء ادب باز می دارند خوف از عظیمے باشد واز عقاب باشد حضور عظیم نگذارد امیدوار ہم نتواند کہ سوء ادب کند زیرا چہ محتمل ازان امید نا امید شود بریں عبارت خوف ورجا ہمیں باشد ولکن از خوفے است کہ از رجا خاستہ است گفتہ ام خوف آنست کہ با ہمہ طاعات وحسنات

ومبرات امید آن دارد کہ عبادت او را قبول فرماید قوله وقال مطالعة الاعواض
علی الطاعات من نسیان الفضل یعنی طاعت وعبادت کند ونظر او بر عوض
باشد یعنی چنین کارے کنم وچنین ثوابے ودرجہ یابم این نظر از معنی نسیان فضل
حق باشد وہمش این رفت کہ طاعت وعمل اثر کند آنگہ درجہ یابند واینچنین
نیست کہ سبب طاعت دربہشت درجہ یابند بلکہ با وجود ہمہ طاعات ومبرات اگر
فضل کند درجہ بہشت دہد وقبول کند والا نہ قوله قال الواسطی رحمه الله
اذا اراد الله هوان عبد القاه الى هولاء الانتان والجيف
یرید به صحبة الاحداث واسطی گفتہ است رحمہ اللہ چوں خدا خوار
بندہ را خوار کند دل او را میل بسوے این گندگیہا وبسوے این مردار اہل دنیا
بسوے اہل دنیا پریشان حال وپریشان صورت وزبان پریشان شیخ رحمہ اللہ عنایت
باحداث کرد واگر حدثے صالحے طالبے باشد ومرشدے عارفے سوے او
میل کند سبب طالبے کہ او راست واستعدادے کہ خدای تعالی او را دادہ
است ازیں دائرہ خارج باشد جنید رحمہ اللہ کودک بود کہ مشائخ کبار بسوے
او میلے تمام التزامے داشتند وبسیار مشائخ چنین اند یکے جنید رحمہ اللہ
گفتم ودیگراں ہمہ چنانچہ عثمان حیری وغیران پس ضرورت بیانے کہ ما کردیم درست
آید قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت ابا
بكر محمد بن عبد العزيز المروزي رحمه الله يقول سمعت
الواسطي رحمه الله يقول جعلوا سوء آدابهم اخلاصاً وشرهُ
نفوسهم انبساطاً وردناءة الهمم جلادةً فعموا عن الطريق وسلكوا
تيه فيهم المضيق فلا حيوة تمواتى شواهدهم ولا عبارة تزكوا فى
محاضرتهم ان نطقوا نبا لغضب وان خوطبوا نبا لكبر قويت انفسهم

ینبی عن ضمائرھم وشرھھم فی المکاول یظھر مانی سویداء اسرارھم قاتلھم اللہ انّیٰ یؤفکون واسطی رحمہ اللہ گفتہ است مردان بے ادبہا خود را اخلاص امیدند سخنے برآمدہ یا وہ گویند کہ ما مخلصانیم وسخن صدق میگوئیم وشرہ نفس را کہ دران خوشی نفس است گویند این انبساط حضرتست وکم ہمتی را جلادت خوانند وناسے ہمت وصفت است میانہ در دل وجلادت در ظاہر بظاہر شوخی تا بروسے یکے برآمدہ می نماید واورا از داون باز میدارد ظاہر جلادت می نماید نخواہم داد براسے چہ دہم وبدان خیانت دل را می پوشد ظاہر بخلاسے این وناست ہمت را جلادت نام کردند چنانچہ گوئیم ظاہر خیانت دارد نمی تواند بروسے یکے گفتن کہ ندہم ودل دلا وردارد البتہ می خواہد کہ بدہد قولہ تعمو اعن الطریق پس از رہ حق کور ماندند وسلوک در رہے تنگے کردند ندانستند در مضیق کار افتادند حیاتے در ایشان برنیاید در مظاہر ایشان ایشان را آن مظہر نیست گوئی مظہرے مردہ ومردارے وارند وعبارتے ندارند اگر سخن گویند بغضب گویند برآمدہ گویند ندانند کہ از دہن چہ بیرون می آید واگر کسے ایشان را خطاب کند ایشان بصفت کبر باشند نمی گوئیم سخن تو چہ لایق این کہ با تو بگوئیم قولہ قوت انفسھم برآمدن انفس ایشان آنچہ درون دل ایشان ست ازان خبر میدہد وقصدے خوشے کہ در خورد ینہا دارند حکایت میکند آنچہ در نہانی دلہا ایشانست براند از ند ایشان را خدائے تعالیٰ نیست ونابود گردانند چون دروغ بگویند وچہ دروغہا برخود برمی بندند قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول سمعت بعض المراوزۃ انسانا صید لانیا یقول اجتاز الواسطی رحمہ اللہ یوم الجمعۃ بباب حانوتی قاصدا الی الجامع وانقطع شسع نعلہ فقلت ایھا الشیخ اتاذن لی ان اصلح نعلک فقال اصلح فاصلحت شسعہ فقال اتدری لم انقطع شسع نعلی فقلت

حتی تقول فقال لا نی ما اغسلت للجمعة فقلت یا سیدی همهنا حمام تدخله فقال نعم فادخلته الحمام فاغتسل صیدلانی رحمه الله میگوید واسطی رحمه الله بدروکان میگذشت وقصد سوے مسجد جامع داشت بند نعل او جدا شد گفتم شیخ دستوری میدهید نعل ترا راست کنم گفت راست کن بند نعلین را راست کردم گفت میدانی بند نعل از وصل چرا جدا شد گفتم من نمیدانم تا آنکه تو گوئی آنگه بدانم گفت زیرا چه من براے جمعه غسل نکرده ایم گفتم اے سید آنجا حمامے است درمی آئی درو گفت آرے اورا درحمام درآوردم او غسلے کرد مقصود ازیں حکایت ایں بود که غسل را نسیان کرد تا بوقت چنان مشغول بود پرواے غسل نداشت یا خود چنانچه رسم بعضے متاخرین هست التفاتے باثار سنن نکنند یا ازان بود یا عذرے بود یا دردے وے داشت که غسل مضر باشد او در ره می رفت بند از موصل جدا شد او اتنبیه کرد که بایست غسل کن نا غسل کرده می روی لا بد سزاے آن تقصیرے ایں بود بند نعل شکست اشارت برین کرد که مرد سست قدمی در رعایت سنن قدمے ثابت نداری ایں قدر تقصیر بریں اسباب بے که گفتم ایں قوم معذور نیست اگر گوئی نسیان عذرست گوئیم حالت ایشاں حالت تذکار است نسیان برایشان عذر نیست واگر گوئی مرض گفته و مرض عذر است راست میگوئی اما ایشان اهل عزیمت اند

ابو الحسن بن صایغ دینوری

قوله ومنهم ابو الحسن بن صایغ واسمه علی بن محمد بن سهل الدینوری رحمه الله اقام بمصر ومات بها وهو من کبار المشائخ وبعضے ازان درویشان نامور ومشائخ سرور متابع سنت احمد خیر البشر ابو الحسن صایغ است ونام او علی بود ودینوری بوده است ومقیم در مصر وهمانجا ظاهر خود را بباطن سپرده است از بزرگان مشائخ بود

قوله قال ابوعثمان مغربی رحمه الله ما رایت من المشایخ انور من ابی یعقوب النهرجوری رحمه الله ولا اکثر هیبة من ابی الحسن بن الصایغ مات سنة ثلثین وثلثمائة ابوعثمان مغربی رحمه الله گفته است یکے از مشائخ روشن تر از ابی یعقوب نهرجوری ندیدم چو انور بود انس با او بیشتر باشد وصورت جمال ظاهر تر و هیچ شیخے را در بسیاری هیبت از ابوالحسن صایغ ندیدم واز دار فنا بسرائے بقا ارتحال بتاریخ سصدوسی سال کرد قوله سئل ابن الصایغ عن الاستدلال بالشاهد علی الغائب فقال کیف یستدل بصفات من له مثل علی من لا مثل له ولا نظیر اورا پرسیدند چونه باشد که چو ذات حسی را بر الهیات دلیل سازند گفت چونه استدلال درست آید بصفات چیزے که اورا مثلے ونظیرے نه در کتاب اهل کلام دیده باشی وشنیده باشی بسیار اوصاف انسان را دلیل می آرند برائے اثبات صفات الهیه در بحث سمع وبصر وامثال این و ابن صایغ میگوید این استدلالے بهوا وخطاے است این مجعول ومخلوق ومتهی وزائل اورا مثلے ونظیرے نچون استدلال صحیح آید زیرا چه مبنیها مباینه است قوله وسئل عن صفة المرید فقال ما قال الله عز وجل وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ اورا از صفت مرید پرسیدند که مرید چونه کسے باشد گفت صفت مرید در کلام مجید اشارتے کرده است زمین را با آن فراخی که دارد بر ایشان تنگ نفوس این طائفه با آن فراخی که دارد بر ایشان تنگ شد همواره در بند آنند البته نفس در مضیق باشد قوله وقال الاحوال کالبروق فاذا ثبتت فهو حدیث النفس وملازمة الموافقة للطبع وگفتار ابن صایغ است که احوال هم چو برق است یعنی آید

درود و باقی نماند و اگر باقی ماند آن حدیث نفس باشد یعنی حدیث نفس معقد بہ نیست و معتمد علیہ نہ حال ہمان بود کہ آمد و رفت و انکہ دوم بار شد و باقی ماند یا موافقت طبع است یا خویلات نفس اینجا کسے باشد از اقران شیخ ایں عرضہ دارد اگر سخن اینست کہ شیخ فرمود احوال ہمچو برق اند شیخ چہ می فرماید اگر توانی بروق شود آرے گفتہ اند کہ اعراض را بقا نیست اما تجدد امثال باشد و دیگر ایں سخن راست است ہر چہ رود باز نیاید اما امثال باشد میان فر و ثم و ثم باشد کہ جز فاصلہ وہمی نبود و انکہ شیخ فرمود فاذا ثبتت فھو حدیث النفس یعنی چنانچہ حدیث نفس متوالی است ساعت فساعت می آید و بغیر اختیار نیاید و ایں موافق طبع است زیرا چہ متوالی میشود طبع بداں خو گیرد و موافق او باشد اگر حال موافق طبع شود حال تو متوالی شود مقام تو بر گردد

ابو اسحق ابراہیم الرقی

قولہ ومنھم ابو اسحاق ابراھیم بن داود الرقی من کبار مشائخ الشام وکان من اقران الجنید وابن الجلاء وقد عمر و عاش الی سنۃ ست وعشرین وثلثمائۃ و بعضے ازاں رہ روان صراط مستقیم و رہنمایان ملت خاتم النبیین ابو اسحق رقی است رحمہ اللہ از بزرگان مشائخ شام بود و از ہمسران جنید و ابن جلاء بود رحمہم اللہ و عمر بسیار یافتہ بود اگر حساب کنند تاریخ را نزدیک پنجاہ سال بعد جنید رحمہ اللہ زیستہ است تا سیصد و بست و شش سال از تاریخ ہجرت زیستہ است قولہ وقال ابراھیم الرقی رحمہ اللہ المعرفۃ اثبات الحق خارجا عن کل موھوم معرفت اینست کہ حق را اثبات کنی بریں صفت کہ وراے ہر موہومے است یعنی یا آنکہ وہم سیر دارد ہیچ چیزے از وہم بیشتر و تیز سیر ندارد و آں وہم موہومے بیند و اللہ تعالی وراے موہوم است بحق الحق اثبات شد کہ ہو تعالی وراء

کل وراء قوله وقال القدرة ظاهرة والاعين مفتوحة ولكن انوار البصائر فقد ضعفت وابراهيم رقی رحمه الله گفته است حق تقدست خویش ظاهر و پیداست وچشمها هستند کشاده کی نشست چشم سر و چشم دل اما نور البصائر ضعیف گشته است بدین صفت که اگر گویند شاید کوری باشد چشمها کشاده دارد و گمان رود مگر می بیند ضَعُفَتْ گفته است اشارة برین کرده است این ضعیف را قوی تواں کرد قوله وقال اضعف الخلق من ضعف عن ردّ شهوانه واقوی الخلق من قوی علی ردّها وگفته است ضعیف ترین مردمان آنست که قادر بر دفع شهوت خویش نتواند شد آرزوی نفس را نمی تواند مغلوب کند وقوی تر او که بخلاف این ضعیف باشد قوله وقال علامة محبة الله ایثار طاعته ومتابعة نبيه عليه السلام گفته است نشان محبت خدا آنست یعنی اگر کسے را گمان برند که او محبت با خدا دارد نشان باشد که او فرمان خدا بجا آرد و بحسبے که متابعت پیغمبر باشد صلی الله علیه وسلم وعلی آله۔

قوله ومنهم ممشاد الدينوری من كبار مشائخهم مات سنة تسع وتسعين ومائتين وبعضے از اہل صفت که با صفا و نور اند و داعیان تہذیب اخلاق واتباع رسول الله اند ممشاد دینوری است از بزرگان مشائخ صوفیان بوده است ونقل او بر دو نوبت است قوله قال ممشاد رحمه الله ادب المريد في التزام حرمات المشائخ وخدمت الاخوان والخروج عن الاسباب وحفظ آداب الشرع على نفسه کار مرید در راہ او حرمت داشتن پیران ست حرمت پیران بودن بحضرت ایشان با ادب ومقدم داشتن ایشان در نشست وخاست و

ورداد وستد و در اکل و شرب و اطاعت و انقیاد ایشان هرچه ایشان فرمایند آنرا بدل وجان گیرند و باید که ترک اعتراض باشد **قوله** و خدمة الاخوان و خدمتهم کار از خویش هر طالبی مر طالبی دیگر را معاونت و در احتیاج بشری و معاونت در امور دینی یار ے نماز گذارد و البته خواهد بے جماعت نگذارد تو او را معاونت کنی برا ے جماعت را و همچنین قیاس مذهب مرید انست **قوله** والخروج عن الاسباب و از اسباب ظاهر بیرون شود بیرون شدن و صفت است یکے آنکه بسبب متعلق هست اما سبب را درمیان نمی بیند اعتبار و حقیقت خرج باشد و دیگر صورت کسب درمیان نباشد مرد بزانجامه فروشی گذارد حفظ مایه و سرآ بکند و شاید مراد شیخ رحمه الله همین باشد زیرا چه آنچه اول گفتیم وظیفه پیران است و این سخن در مریدان می رود و مشکل سخنے است یکے بسبب متعلق می باشد و سبب را درمیان نمی بیند دقیقه و لطیفه است هان محققان دانند **قوله** و حفظ آداب الشرع و آداب شرع را بر نفس خویش لازم دارد زیرا چه این سرمه کارها ست **قوله** وقال ممشاد رحمه الله ما دخلت قط علی احد من شیوخی الا وانا خال من جمیع مال انتظر برکات ما یرد علی من رویته وکلامه فان من دخل علی شیخ بحظه انقطع عن برکات رویته ومجالسته وممشاد رحمه الله فرموده است بر هیچ پیران خویش در نیامدم مگر آنکه در آن حال هرچه مرا بود ازان خالی بودم از ملک و مال خویش بودم این برا ے آن میکردم که انتظار می داشتم امیدوار آن بودم که آنچه بمن فرو می آید از دیدن او و کلام او برکت آن گیرم زیرا که هر که بر پیرے بهوا ے و بحظ خویش در آید و آنچه بدو نسبت کنند برکتے از دیدار و کلام و مجالست او بود آن برکت منقطع گردد این عالم الهیت است دوی را مساغ نیست یا حظ خود باشد یا بر

ق باشد قوله ومنهم خير النساج رحمه الله صحب ابا خير النساج
حمزة البغدادی وبقی السری رحمه الله وکان من اقران النوری
رحمه الله الا انه عمر طویلا وعاش کما قیل مایة وعشرین
سنة وتاب فی مجلس الشبلی والخواص رحمه الله وکان استاد
الجماعة وقیل کان اسمه محمد بن اسماعیل من سامره جماعة
وانما سمی خیر النساج لانه خرج الی الحج فاخذ رجل علی باب
الکوفة وقال انت عبدی واسمك خیر وکان اسود فلم یخالفه
فاستعمله الرجل فی نسج الخز فکان یقول یا خیر فیقول لبیك
ثم قال له الرجل بعد سنین غلطت لا انت عبدی ولا اسمك
خیر فمضی وقال لا غیر اسما سمانی به رجل مسلم بعضے ازان
قاعدان مجلس حق وقاعدان موحد صدق ومتحققان مقتدا وامامت خیر نساج
است وصحبت با ابو حمزه بغدادی داشت وباسری هم ملاقات بود واز یاران
نوری بود رحمه الله ولیکن عمرے دراز یافته بود همچنین گویند صد وبست سال
زیته است ودر مجلس شبلی رحمه الله وخواص رحمه الله توبه کرده است دوجا توبه کرده است دوجا توبه
کردن چه معنی دارد مگر هر دو یکجا بوده اند یا یکجا توبه کرد ویردوم همان توبه را تجدید کرد واستاذ
جمع مستر شدان ومریدان بود یعنی بسیار کس را تلمذ علم طریقت کرده است وگویند
نام محمد بود واز چه اورا خیر گفتند از انچه او طرف حج روان شد از انجا باز می گشت
یامی رفت بر در کوفه ایستاده بود وبعضے گویند بر سر آبے نشسته بود وضو میکرد
مردے آمد گرفت وگفت تو بنده گفت آرے بنده ام گفت بنده کسی
گفت ازان تو باش کو گفت تراخیر نام است گفت چه بد خیر باش کو سیه
چرده بود وکوته بالا بود صورت غلامان داشت پس اورا گرفت در خانه برد و

در عمل نساجی داشت شعربافی آموخت دوازده سال در خانهٔ او بود زہے معاملت
با ہمہ کہ اوست خوارق وکرامات راست کرده غلام شده زیست تا آنکہ آں مرد ازیں
کرده پشیمان شد گفت ظلم کردم بر تو وگفت نہ تو بندهٔ منی ونہ نام تو خیر است بعده شیخ
را گذاشت وعذرے خواست واستغفارے کرد شیخ گفت چہ بد کردی مرا
خیر نام کردی وہنرے آموختی ودر بغداد آمد وخود را بتسمیہ خیر شہره کرد وگفت نگردانم
اسمے را کہ مرا مردے مسلمے از غیب نام کرده است **قوله** وقال الخوف سوط
الله یقوم به انفسا قد تعودت سوء الادب خوف تازیانهٔ خداست
کہ بدان می ترساند نفوسے را کہ بر بے ادبی عادت گرفتہ است یعنی منہی باشد
وتو منہی او را مباشر شوی وبدانی کہ او حاضر است مرا می بیند این را سوء ادب
می نامند ولیکن فاحش ترین معاصی است **قوله** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن
السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن القزوینی یقول سمعت ابا الحسن المالکی رحمه الله یقول
سالت من حضر موت خیر النساج عن امره فقال لما حضرت صلوة المغرب
غشی علیه ثم فتح عینیه واومی الی ناحیة البیت وقال قف
عافاک الله فانما انت عبد مامور وانا عبد مامور وما امرت به لا یفوتک وما امرت
به یفوتنی ودعا بماء فتوضاء للصلوة وصلی ثم تمدد وغمض عینیه
وتشهد ومات فرائی فی المنام وقیل له ما فعل الله بک
قال لا تسالنی عن هذا ولکنی استرحت عن دنیاکم الوضرة
مالکی رحمه الله گفتہ است کسی در وقت موت خیر نساج رحمه الله حاضر بود او را
پرسیدم خبر ده ازاں کارے کہ دران وقت گذشت او گفت بیہوش
گشت وچشم بربست وقت نماز شام در آمد چشم کشود سوے گوشهٔ از گوشہاے
خانہ دید گفت بایست خدا ترا ہمارہ بر عافیت دارد آنچہ ترا فرموده اند از تو فوت

نخواہد شد و آنچہ مرا فرمودہ اند از من فوت می شود باز نخواہم یافت آب
طلبید وضو کرد و نماز گذارد پا دراز کرد غلطید چشم بست و کلمہ شہادت گفت و از دل
جان را بدوست سپرد و در خواب دیدند و با او گفتند خدا با تو چہ کرد گفت ازین میپرسید
کہ سرے است و خاصلے است از خصوصیات آلہی ولکن این قدر شد کہ ازین
دنیا پر زور و ضارخلاص یافتم۔

قولہ ومنہم ابوحمزۃ الخراسانی نیشاپوری من محلۃ ملقاباد ابوحمزہ خراسانی
من اقران الجنید والخراز وابی تراب النخشبی رحمہ اللہ وکان ورعا ادبیا
وے یکے از سران و متکلمان در حقایق و دقایق معرفت ابوحمزہ خراسانی است واز
محلت مخصوص بود ملقاباد واز ہمسران جنید وخراز ونخشبی بود رحمہم اللہ ومتورعے
بود و ورعے با فراط داشت و ادیب بود قوم صوفیہ را ادب آموختے و در
بیداری و دیانت بسیارے شہرت بود قولہ وقال ابوحمزۃ رحمہ اللہ
من استشعر ذکر الموت حبب الیہ کل باق وبغض الیہ کل
فان وہر کہ مرگ را بحق دانستن دانست ہر چہ صفت فنا دارد یا فناے محققی
یا فناے امکانی یا فناے کہ نبود شد پس آن باقی ماند مبغض او باشد و آنکہ او را
صفت بقا است ہیچ وجہے فنا در پیرامون او نگردد او محبوب او شود این
مقال حکما و عقلا است قولہ وقال العارف یدافع عیشہ یوما
بیوم ویاخذ عیشہ یوما فیوما صفت عارف اینست کہ بنقد وقت
مشغول باشد عیش خویش را بروزے مدافعت کند امروز با مروز گذارد فردا
بفردا گذارد روزے بروزے وقتے کسے گفتہ بود بیت

دی رفت گذشت باز ناید فردا آید وگرنہ آید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش فردا آید ہر آنچہ آید آید

قوله وقال له رجل اوصنی فقال هیئ زادك للسفر الذی بین یدیك
مردے از و وصیت طلبید گفت ساختہ شو برائے سفرے کہ البتہ آں پیش آمدنی
قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا الطیب
العکی رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن المصری رحمه الله یقول
سمعت ابا حمزة الخراسانی رحمه الله یقول کنت قد تقببت محرما
فی عباء أسافر فی کل سنة الف فرسخ تطلع علی الشمس وتغرب کلما
حللت احرمت توفی سنة تسعین ومائتین سالہا محرم ماندہ ام در
یک گلیمے ہر سالے ہزار فرسخ مسافرت کردمے آفتاب برآمدے وفروشدے
من این کار میکردم ازیں عالم فانی بتاریخ دویست ونود سال بعالم باقی رفت
قوله ومنهم ابوبکر دلف بن جحدر الشبلی رحمه الله ببغداد ابوبکر دلف بن جحدر الشبلی
المولد والمنشا واصله من اسروشنه صحب الجنید ومن فی عصره
کان شیخ وقته حالا وطرفا وعلما مالکی المذهب عاش سبعا وثمانین
سنة ومات سنة اربع وثلثین وثلثمائة وقبره ببغداد وبعضی ازان
دیوانگان حضرت و مبتلایان جمال صمدیت ابوبکر شبلی بود رحمه الله کنیت او ابوبکر
ونام پدر او جحدر از مستر شدان جنید رحمه الله بود ومصاحب مشائخ بود که در عهد
جنید بودند ودر بغداد زاده اند وہماں جا جہاں را خالی کرده است ویگانه وقت
خود بود حالے که او داشت وطرفے که او داشت وعلمے که او داشت نادر وقت
بود مذہب مالک رحمه الله داشت هشتاد وهفت سال زیسته است واز
عالم شهود بعالم غیب رفت سیصد وسی وچہار سال بود ومدفن او ہم در بغداد است
ہمانجا برآمد وہمانجا دفن کردند قوله ولما تاب الشبلی رحمه الله فی مجلس
خیر النساج رحمه الله الی دماوند وقال کنت والی بلدکم فاجعلونی

فی حل وکانت مجاهداته فی بدایته فوق الحد وشبلی رحمہ اللہ توبہ
کرد پیش خیر نساج رحمہ اللہ و در دماوند آمد و گفت من والی شہر شما بودم ہرچہ کردم کردم
مرا بحلے کنید و مجاہدہ ہائے کہ شبلی علیہ الرحمۃ در بدایت کرد نہ اندازہ بود قولہ
سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول بلغنی انہ اکتحل بکذا
وکذا من الملح یعتاد السهر ولا یاخذہ النوم ولو لم یکن من
تعظیمہ للشرع الا ما حکاہ بکران الدینوری رحمہ اللہ فی آخر عمرہ
لکان کثیرا و شبلی رحمہ اللہ چنین گویند نمک بجائے سرمہ در کشیدے تا خواب
از چشم رود و اعتیاد بر بیداری شود قولہ ولو لم یکن تعظیمہ اگر فرض کنیم کہ او را
در رعایت و محافظت شرع والعیاذ باللہ تقصیرے بودے مگر آں دینوری روایتے
کہ وقت نقل او کرد ہماں بسیار باشد دلیل کند کہ ہیچ دقیقۂ شرع او فرو گذشت نکردہ
است و آں حکایت آن ست آخر وقت او را غشی آوردہ خوے در پیشانی دویدہ
چنانچہ در وقت انزہاق روح میشود زبان ماندہ است قوت سخن ندارد اشارت
بتوضے کرد خادم وضو تمام کنانید و تخلیل لحیہ نکرد در آنجاں حالت قوتے
در و نماندہ غشی شدہ و نزدیک انزہاق شدہ دست او گرفت تخلیل لحیہ کرد
قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول کان الشبلی رحمہ اللہ
یقول فی ایامہ ؎

وکم من موضع لومت فیہ لکنت بہ نکالا فی العشیرہ

شبلی رحمہ اللہ میگفت در آخر ایام خویش چند جا باشد کہ در آں موضع میرم
ہر آئینہ بر قرابتاں و نزدیکان خویش بلاے باشم و عذابے بر ایشان گردم یا از
جفاے ایشان می نالد کہ بمرگ من ہم راضی نہ اند یا حکایت از لطف و شفقت ایشان

اما اول لایق تر است یعنی آنچنان گرانم و آنچنان زمیم و لئیم هر جا که میرم بر عشیره و قرابتان خویش گران باشم قوله وکان الشبلی رحمه الله اذا دخل شهر رمضان اول من جد فی الطاعات ویقول هذا شهر عظمه ربی فانی اولی ان اعظمه سمعت الاستاذ ابا علی رحمه الله یحکی ذلک چون رمضان در آمدے شبلی رحمه الله بجد در طاعت مشغول شدے و گفتے این شهرے است که خدا او را حرمت داشته است پس مرا اولی باشد که من او را حرمت دارم

ابو محمد عبد الله بن محمد المرتعش

قوله ومنهم ابو محمد عبد الله بن محمد المرتعش رحمه الله نیشابوری من محلة الحیرة وقیل من ملقابادصحب اباحفص وابا عثمان رحمه الله ولقی الجنید رحمه الله وکان کبیر الشان وکان یقیم فی مسجد شونیزیه مات ببغداد سنة ثمان وعشرین وثلثمائه بعضے ازان که ره دین را بسر برند وطالبانرا بمقصد ومقام رسانیدند عبد الله مرتعش است رحمه الله نیشاپوری است از محله حیره و گفته اند از محلت ملقاباد صحبت ابو حفص و ابو عثمان حیری داشت وجنید را رحمه الله ملاقات کرده بود و در کار تصوف بزرگے بوده است از بزرگان ومقیم در مسجد شونیزیه بودے و در بغداد ازین جهان اعراض کرده و اقبال بحضرت آورده از تاریخ هجرت سیصد و بست و شش سال گذشته بود قوله قال المرتعش رحمه الله الارادة حبس النفس عن مراداتها والاقبال علی اوامر الله تعالی والرضا بموارد القضا علیه مرتعش رحمه الله فرموده است ارادت حق آن عمل فرماید که نفس را باز دارند از خواست او و اقبال بدانچه خدا تعالی فرموده است و هر چه از قضا بر مرید افتد دل مرید را بدان رضا باشد چو او مرید است نظر او در موارد قضا نیست هر چه ازان سو آید او طالب

همان یک چیز است پس بضرورت او را بقضا رضا باشد و دیگر محب از محبوب هرچه
یابد تنعّم وقت او باشد و اگر دشنام و اکرام **قوله** وقیل له ان فلانا یمشی علی
الماء فقال عندی من مکنه الله من مخالفة هواه فهو اعظم من
المشی فی الهواء مرتعش را رحمه الله گفتند فلانه بر آب می رود گفت اگر خداوند
سبحانه او را قوت آن دهد و بدان موفق گرداند که خلاف هوای خود کند بهتر ازان باشد
که بر آب رود اینجا سخنی هست آنکه بر آب می رود نه آنکه سخت قادر بر شکست هوای
خود است تا آنکه عین روح روحانی گشت پس آنکه قادر بر مشی آب شده است
گرهین میگوید او موفق بکسر هوا شد تا متمکن بر مشی آب گشت پس تمکن بر کسر هوا
بالاتر آمد از تمکن رفتن بر آب و دیگر اقتدار ست که بر مشی بر آب نکرد ست و درین کسر
هوای نفس او شدست این بهتر بودست نه آنکه بر آب رفت تا آنکه مردمان دانستند

قوله ومنهم ابو علی احمد بن محمد الرّودباری ابو علی رودباری
رحمه الله البغدادی اقام بمصر ومات بها سنة اثنین وعشرین
وثلثمائة صحب الجنید والنوری وابن الجلاء والطبقة اظرف
المشائخ واعلمهم بالطریقة وبعضی ازان کقدمی ثابت ومعلی بر حسب
اتباع سنت داشتند ابو علی احمد رودباری است رحمه الله بغدادی بود نسبت
ببغداد داشت مقیم بمصر بود وهمانجا صورت مراجعت نموده است صحبت با جنید
وبا نوری وبا ابن جلاء وطبقه مشائخ دیگر داشت بسیار نظافت ومبالغت در تنزّه
داشت واز مشائخ زمانهٔ خویش بعلم طریقت عالم تر بود **قوله** سمعت الشیخ
اباعبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا القاسم
الدمشقی رحمه الله یقول سئل ابو علی الرّودباری رحمه الله
عمّن یسمع الملاهی ویقول هی لی حلال لانی قد وصلت درجة

لا یوثر فی اختلاف الاحوال فقال نعم قد وصل ولکن الی شقوۃ
ابو علی رودباری رحمہ اللہ را پرسیدند از شخصے کہ او ملاہی رامی شنود و می گوید
کہ این خاصہ مرا حلال است زیرا چہ من بدرجۂ رسیدہ ام کہ اختلاف احوال طاعت
وعصیان ورود وقبول ابتدا وانتہا برمن اثر نمیکند یعنی ہمہ مرا برابر است رودباری
رحمہ اللہ گفت آرے رسیدہ ولیکن بعمل بدبختی ابو علی رحمہ اللہ درست می فرماید
ہر کہ باستوائے حالات رسیدہ اگر بما لایصلح فی الشرع مباشر شد آنگہ چہ شد
بعمل بدبختی رسید اگر چنین بودے بہ بے التفات بودن وہر چہ خوش آید کردن
مزیدے در تجلی وقربت بودے من کہ محمد حسینی ام عالی تر و مبتلاتر
بدینہا من بودم قولہ وسئل عن التصوف فقال ھذا مذھب
کلہ جد فلا تخلطوہ بشئ من الھزل رودباری را رحمہ اللہ از تصوف
پرسیدند گفت این رسمے است ہمہ جد است اورا مخلط بہزل مکنید یعنی کل تصوف کل جد است
کارے جز کارے کہ دراں مزید دین باشد وموجب تصفیہ باشد وآنچہ محبان وعاشقان
کنند واگر از ایشان ہزلے زاید ہماں باشد کہ ھزلھم جد وجدھم
جد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت
منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا علی الرودباری
رحمہ اللہ یقول من الاغترار ان تسئ فیحسن الیک فتترک
الانابۃ والتوبۃ توھما انک تسامح فی الھفوات وتری ان
ذلک من بسط الحق لک رودباری علیہ الرحمۃ فرمودہ است از غرور
نفس است واز نظر خود بینی است وہم بریں کہ من چیزے شدہ ام یا چیزے
ہستم کہ سوء ادبی از تو زاید وخداوند سبحانہ ترا بدان نگیرد بر تو احسان کند
وتو ترک انابت کنی عذرے نخواہی استغفارے وتوبہ نکنی کفارتے درمیان

من علامۃ الاغترار

نہی و خود منزجر منکسر نگردی بنا بر توہمے کہ در نفس تو باشد کہ خداوند سبحانہ ترا در سوء ادب تو مسامحت میکند و تو اعتقاد کنی کہ این احسان و مسامحت بسطے است لہ حق سبحانہ با من میکند اگر محب و محبوب یکے باشند محب را حفظِ ادب و صیانت سوء ادب واجبی بود و اگر نہ مغروری بود و اشارتے بجانبِ عزیزے میکند محققاں دانند **قولہ** وقال کان استاذی فی التصوف الجنید رحمہ اللہ و فی الفقہ ابو العباس بن شریح رحمہ اللہ و فی الادب ثعلب و فی الحدیث ابراھیم الحربی رحمہ اللہ ابو علی رحمہ اللہ علیہ فرمودہ است در تصوف استاد من جنید است و در فقہ ابو العباس و در ادب و در حدیث امام ابراہیم حربی رحمہ اللہ

قولہ ومنہم ابو محمد عبد اللہ بن المنازل شیخ الملامتیۃ ابو محمد عبداللہ بن منازل واحد وقتہ صحب حمدون القصار وکان عالما کتب الحدیث الکثیر مات بنیشابور سنۃ تسع وعشرین او ثلثین وثلثمائۃ و بعضے ازان دینان مخلص و دینداران صادق ابو محمد عبد اللہ منازل است پیر ملامتیاں بود یگانہ وقت بودہ است مصاحب حمدون بود ہر آئینہ حمدون قصار مذہب ملامتہ باختیار خویش کردہ است برائے ملامت را ہر کسے چیزی گفتہ اند اخلاص و صدق نفس را از دل خبر نباشد و دل را از روح خبر نباشد و روح را از سر ہمہ دانند اما نزدیک من اینست در اختیار لذتے و صورت از عیون اغیار را حتمے دارد تا ان نشناسد کہ در اظہار ہرگز پیرامون آن لذت نتواں گشت ہر قصہ کہ فاش شد تو بداں کہ لاش شد و عالم بود بسنن و آثار نبی علیہ السلام و حدیث را کتابت کردہ است و جمع آوردہ است و از اقران و اخوان و از اقارب و عشایر بتاریخ [illegible] و سی و نہ یا سی از تاریخ ہجرت فرقت و ہجران اختیار کرد و در نیشابور **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ المعلم رحمہ اللہ

یقول سمعت اباعبد الله بن منازل رحمه الله یقول لم یضیع احد
فریضة من الفرایض الا ابتلاه الله تعالی بتضییع السنن ولم یبتل
احد بتضییع السنن الا یوشك ان یبتلی بالبدع هیچ کے فریضه را
ضایع وا همال نکرد مگر آنکه مبتلا شد بتضییع سنن و هیچ کے تضییع سنن نکرد مگر آنکه مبتلا
شد ببدعت قضیه منعکس میشود این بایستے گفت هر که مباشر بدعتے شود او مبتلا
بتضییع سنن گردد و هر که تضییع سنن کند مبتلا بتضییع فریضه شود این متحقق است
هر که مبتلا بتضییع فریضه شد بے شبهه او ترك سنن کرد هم مباشر بفعلے بقطع آمد البته آنرا
باید کرد و رسول آنرا فرمود و خود کرد این سخن را اگر بدین معنی میگوییم درست می آید
که هیچ کے فریضه را ضایع نکرده است مگر آنکه او نخست مباشر ببدعتے شده است
قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت
اباحمد بن عیسی رحمه الله یقول سمعت عبد الله بن منازل
رحمه الله یقول افضل اوقاتك وقت تسلم فیه من هواجس
نفسك ووقت یسلم الناس فیه من سوء ظنك فاضل ترین
وبهترین وقتها تو انیست وقتے که تو از هواجس نفس خویش سالم مانی و هواجس
خطرات روّیه را گویند هواجس این سخن را دو احتمال است یکے آنکه ترا هاجسه
باشد و تو اتباع هاجسه نکنی دوم سالم مانی از هاجسه یعنی هاجسهٔ نفسانی ترا نباشد و سخن متحقق
وصوفیانه همین است و سخن متعلمانه آن ست که اول گفتم و وقتے دگر آنکه ترا صفا و جلا
باشد و چنان بوقت خویش مشغول باشی که هیچ کسے بر تو سوء ظن نبرد و با تو در چون
و چرا و در کن نباشد گمانے مسلم بر تو نیست و هواجس خطرات مخصوص است
که آن البته روّیه باشد اما وساوس عامه ترا ست شیطانی باشد ملکی باشد
رحمانی باشد مر[illegible] اجتهاد خویش رد نظیرے بے نظیرے میکند این هم

وساوس است شنیدۂ الذکر باللسان لقلقة والذکر بالقلب وسوسة

ابو علی محمد بن عبد الوہاب

قوله ومنهم ابو علی محمد بن عبد الوهاب الثقفی رحمه الله امام الوقت صحب اباحفص وحمدون القصار وبه ظهر التصوف بنیشابور مات سنة ثمان وعشرین وثلثمائة و بعضے ازان که قول وفعل ایشان حجت باشد و مذہب معتقد او مذہب مرتضی ومصطفی بود صلی الله علیه وعلی آله ابو محمد ثقفی است رحمة الله علیه در وقت خویش پیشوائے اہل دین بود وصحبت با ابی حفص وحمدون قصار داشت و در نیشاپور که تصوف ظاہر گشت بدو گشت بتاریخ سیصد وبست سال ازین جہان خرامیده است و برحمت باری تعالی قرار گرفته قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت اباعلی الثقفی رحمه الله یقول لو ان رجلا جمع العلوم کلها وصحب طوائف الناس لا یبلغ مبلغ الرجال الا بالریاضة من شیخ او امام او مودب ناصح ومن لم یاخذ ادبه من استاذ ینبه عیوب اعماله ورعونات نفسه لا یجوز الاقتداء به فی تصحیح المعاملات ابو علی ثقفی رحمه الله گفته است اگر مردے ہمہ علوم را عالم شود وطوائف صوفیان را از ہر جنسے صحبت کرده باشد با زہاد وعباد با اہل طلب مرتبه مردان حق نرسد مگر بانواع ریاضت که بارشاد شیخے وبتعلیم امامے یا بتادیب مودبے ناصح [illegible] نگیرد از استادے وشیخے که او را از عیوب نفس او تنبیه [illegible] باز دارد ودر تصحیح معاملات اقتدا بدو کردن روا نباشد [illegible] است ودیگری را چونه تہذیب خواہد کرد اینجا سخنے [illegible] وطلب اخلاق ووجدان حقایق ومعارف جز [illegible] این شیخ را

خواہ امام یا مودب یا استاد وان قوله وقال ابوعلی رحمه الله یاتی
علی هذا لامة زمان لا تطیب المعیشة فیه لمومن الا بعلة استثناء
الی منافق و ابوعلی ثقفی رحمه الله گفته است برامت محمد صلی الله علیه وآله وسلم
زمانه باید که معیشت کسے خوش نباشد مگر بتکیه وجه بمنافقے کند یعنی کسے که باشد
که حق دینداری بجا نیارد براے وسعت عیش را بتدبیرے وترتیبے مشغول باشد
هر که آن کار کند که او کرد اورا معیشت خوش باشد این نوع مشاهده شده
است اگر درین زمانه ما بر قومے که ایشان بعینه و منه نسبت دارند مراحمت
و مدارات کنند جذب منفعتے از ایشان وطیب معیشت شود نعوذ بالله من
شر زماننا قوله وقال اف من اشغال الدنیا اذا اقبلت واف
من خسرانها اذا ادبرت والعاقل من لا یرکن الی شی اذا اقبل
کان شغل واذا ادبر کان حسرة زجر باد ابعض اشغال دنیارا اگر کسے را
پیش آید و زجر باد امر خطرات طلب دنیارا وقتے که روگرداند اگر آید اف مراورا
و اگر باز گردد و خطره او باقی ماند آن باز گشت او اف مراورا و عاقل کسے است
که میل نکند بسوے چیزے که چوں پیش آید شرے پیش آمده باشد البته
ببدی کشد و چیزے از و منتظر نبود و چون برود در دل آن مرد حسرت باقی ماند
همانچه گفتم خطره آن باقی ماند۔

ابوالخیر الاقطع قوله ومنهم ابوالخیر الاقطع مغربی الاصل سکن تینات
وله کرامات کثیرة وفراسة حادة کان کبیر الشان مات سنة
نیف واربعین وثلثمائة و بعضے از انکه از دنیا بکلی بریده اند و اتصال با آخرت
کرده اند ابوالخیر اقطع است رحمه الله که اصل او از مغرب است و ساکن تینات
بود و مراورا کرامات و خوارق بسیار بود و فراستے تیز داشت البته آنچنان بود

اورا بتامل حاجت نبود بظاہر ہر کہ نظر کردے بباطن او آنچنان رہ بردے کہ البتہ خطا نباشد کرامت و فراست یک قبیل اند اما کرامت عبارت از خوارق بسیار باشد و فراست مخصوص است از ظاہر بباطن استدلال کند و در کار تصوف بزرگ کسے بود بتاریخ سیصد و چہل چند سال اتفاق نظارہ آن جہان کردہ است قولہ قال ابو الخیر ما بلغ احد الی حالۃ شریفۃ الا بملازمۃ الموافقۃ و معانقۃ الادب و اداء الفرایض و صحبت الصالحین و ابو الخیر رحمہ اللہ فرمودہ است ہیچ یکے بحالتے لطیفہ کہ مقصود قوم است نرسیدہ است مگر آنکہ ملازمت موافقت صلحا کردہ است و صلاح دین از ایشان گرفتہ و ادب را چنان با خود التزام گرفتہ چنانکہ یکے مر کسے را کنار گیرد و اداے فرائض بشرائطہا و ارکانہا و مواجبہا و صحبت صالحان باشد شرط آنکہ نظر او بر صلاح ایشان باشد آنچہ ایشان کنند او ہمان کند۔

قولہ و منہم ابوبکر محمد بن علی الکتانی رحمہ اللہ بغدادی الاصل صحب الجنید و الخراز و النوری و ابن الجلاء و الطبقہ اظرف المشائخ و اعلمہم بالطریقۃ و جاور بمکۃ الی ان مات سنۃ اثنین و عشرین و ثلثمائۃ و یکے از آن کاملان بکمال و واصلان و موصلان ابوبکر محمد کتانی است رحمہ اللہ اصل او بغداد بود و مصاحبت با جنید و با خراز و نوری و ابن جلاء داشت رحمہ اللہ و جز آن کہ مشائخ طبقات بودند با ایشان ہم صحبت داشت از مشائخ زمانۂ خویش ظریف تر و نزہت تر بود و دانا تر بہ مسلک قوم بود و مجاور مکہ بود تا آنکہ بتاریخ سیصد و بست و دو سال صحبت رفیق اعلیٰ و حبیب ادنیٰ اختیار کرد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ یقول نظر الکتانی

ابوبکر محمد بن علی الکتانی

رحمه الله الی رجل ابیض الراس واللحیة یسال الناس فقال هذا رجل اضاع حق الله تعالی فی صغره فضیعه الله فی کبره

ابو بکر کتانی رحمہ اللہ شخصے را دید موے سر وریش او سپید شدہ بود از مردماں گدائی میکرد گفت ایں مرد کسلے است کہ در اول عمر خود انچہ حق خداے باشد بجا نیاورد ضایع کرد خداوند سبحانہ در آخر عمر او را ضایع کرد فرو گذاشت صورت ذل و ہوان وقت او داشت قوله وقال الکتانی رحمه الله الشهوة زمام الشیطان من اخذ بزمانه کان عبد کتانی رحمہ اللہ گفتہ است شہوتی نفس مہار شیطان است کہ در دہن انسان نہادہ است ہر کرا شیطان اخذ زمام او شد ایں شخص ماخوذ بندۂ شیطان باشد ہر جاکہ خوش آید آنجا برد۔

ابو یعقوب اسحق بن محمد النہرجوری

قوله ومنهم ابو یعقوب اسحق بن محمد النهرجوری رحمه الله صحب عمرو المکی وابا یعقوب السوسی والجنید وغیرهم رحمة الله علیهم ومات بمکة مجاورا سنة ثلثین وثلاثمائة

وبعضے ازان روندگان راہ دین ومتعمدان ملت اسلام ابو یعقوب نہرجوری است رحمہ اللہ مصاحب ابو عثمان عمرو مکی وابو یعقوب سوسی وجنید وغیرایشان رحمۃ اللہ علیہم بود وتاریخ سیصد وسی سال دلش ازین جہان ظلمت گرفتہ شد ورہ نور وصفا گرفت و در مکہ مجاور بود قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا الحسن احمد بن علی رحمه الله یقول سمعت النهرجوری یقول الدنیا بحر والاخرة ساحل والمرکب التقوی والناس سفر نہرجوری رحمہ اللہ گفتہ است دنیا بدریائے ماند و آخرت کنارۂ ایں دریا یعنی این تمام شود با خرت رسند و مرکب

تقوی باید و سلامتی درین سفر بدین مرکب است و اگر نه گذشت همه راست
و رسیدن بآخرت همه راست و لیکن مرکبی که او را سلامت رساند آن تقوی
است تعین بحر ازان اختیار کرد البته در ره مهالک و مخاوف بسیار است قوله
سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابابکر الرازی
رحمه الله یقول سمعت النهرجوری یقول رایت رجلا فی
الطواف بفرد عین یقول اعوذ بک منک فقلت ما هذا
الدعاء فقال نظرت یوما الی شخص فاستحسنته فاذا الظمة
وقعت علی بصری فسالت عینی فسمعت لظمة بنظرة فلو زدت
لزدناک و ابو یعقوب رحمه الله گفت در طواف کعبه دیدم مردی را که می گفت
اعوذ بک منک پرسیدمش چیست این دعا گفت شخصی را روزی
دیدم و حسن و جمال او را استحسان کردم دستی از غیب بر چشم من زد چشم من سخت
و کور شد م آواز شنودم یک طپانچه بیک دیدن بود اگر زیادت کنی ما هم زیادت کنیم
اینجا چند سخن پرسند اعوذ بک منک درین محل گفتن چه مناسب باشد
اعوذ بک منک در دعاے ماثور درین مقام مذکور است تعوذ از فعل بفعل کرد
گفت اعوذ بعفوک من عقابک و ازین ترقی کرد تعوذ از صفت بصفت
کرد گفت اعوذ برضاک من سخطک و ازین ترقی کرد تعوذ از ذات
بذات کرد گفت اعوذ بک منک این تعوذ دران فعل گفتن چه نسبت
دارد تحمل قایل ازان مردم است که ترقی او از فعل و از صفت شد بذات
رسیده هر آئینه اعوذ بک منک گوید این سخن گفتم اما تمام حکایت ازین
سخن آبی ست زیرا چه لطمه بلحظه برین سخن نسبتی ندارد و کذلک لو زدت
زدناک اما تحقیق سخن این باشد که تعوذ از فعلی بفعلی و از صفتی بصفتی

بحقیقت تعوذ هم ازوست عفو وعقاب سخت ورضا هم ازذات اوست چوهم
ازوست همان گفت که اصل ومنبع است چنانکه بادشاهے راگوئی ازتو باید ترسید
وترس ازعظمت وهیبت او اخص خواص را باشد اما عوام راز صفت وفعل ایشان
گویند ازسلطان بترسید قوله وسمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول سمعت احمد بن علی یقول سمعت النهرجوری رحمه الله
یقول افضل الاحوال ما قارن العلم بهترین احوال صوفیه انیست که باعلم
ظاهر قرین باشد ودیگر افضل احوال صوفیه آن باشد که آن را دربیان علم توان آورد
ودیگر افضل واعز احوال آنست که مقارن علم بالله باشد مثلاً رسول الله صلی الله
علیه وسلم فرموده است رایت ربی لیلة المعراج فی احسن صورة رونده را
این حال واین روزگار پیش آید مقارن علم بالله باشد او یعلم بالله دانسته
که حقیقت معنی رایت ربی چه معنی است وازیں چه مفهوم است این علم واین مفهوم
ازخدائے تعالیٰ گرفته باشد۔

ابوالحسن علی بن احمد المزین

قوله ومنهم ابوالحسن علی بن احمد المزین رحمه الله
من اهل بغداد من اصحاب سهل بن عبد الله والجنید والطبقة
رحمهم الله مات بمکة مجاوراً سنة ثمان وعشرین وثلثمائة
وکان ورعا کبیرا وبعضے ازاستاذان ماهر ومصلحات ملت احمدی ابوالحسن علی
مزین رحمه الله ازیاران سهل بن عبد الله تستری وجنید وطبقه مشائخ دیگر بود رحمه الله
وتاریخ سیصد وبست وهشت سال ازحج وسلم این جهان وارسته باصحاب
احوال ومقامات بخدا رسیده دریں حال که مجاور مکه بود ومتورعے بزرگے بود یعنی
هرچه ازاحوال مقامات اورا روے نمودے اینچه مشتبه ونسبت باشتباه داشت
ازان ورع کردے آنرا وزنے نهادے قوله سمعت الشیخ اباعبد الرحمن

السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول
سمعت المزین یقول الذنب بعد الذنب عقوبة الذنب الاول
والحسنة بعد الحسنة ثواب الحسنة الاولی اگر یکے را زلتے زاید عقوبت زلت اولی
باشد گفته اند الذنب تجر الی الذنب والطاعة تجر الی الطاعة گنه کرد و
عقوبت آن گنه چه باشد که دلش سیه شد تا آنکه بار دگر مباشر آن شده
وحسنه که بعد حسنه باشد حسنه ثابته ثواب حسنه اولی باشد ثواب حسنه صفا و نور
آید که اول کرد صفاے و نورے داشت موجب آن حسنه در وجود آمد این حسنه
بعد آن در وجود آید ثواب حسنه اولی باشد حسنات حسنات وهبات بانفسها بهشت
و دوزخ باشند هر که بحسنه امروز موافق است او بهشتے نقدے دارد و اگر
کسے والعیاذ بالله بچیزے دیگر مبتلا است او دوزخے نقدے دارد این
نقد موصل بدان و عدهست قوله وسئل المزین رحمه الله عن التوحید
فقال ان تعلم ان اوصافه باینة لاوصاف خلقه باینهم بصفاته
قدیما لما باینوه بصفاتهم حدثا مزین را رحمة الله از توحید پرسیدند گفت
قدم را بقدم سپار و حادث را بحدوث حدوث مبائن قدم است و این حدوث
هم ازان قدم حاصل کلام است که گفتم اما تراجمه اینست توحید اینست که تو بدانی
اوصاف او از اوصاف خلق جدا است یا نسبتے ندارد سمعے داری و بصرے
داری و فعلے داری او سمع دارد نه چنین سمعے که تو بگوش می شنوی او بصرے
دارد نه چنین بصرے که تو داری بیچونه و حدقه می بینی و فعلے داری که فعل تو بدان منفعل
مباشر و فعل او ازان منزه قوله وقال من استغنی بالله تعالی احوج
الله الخلق الیه مزین رحمه الله گفته است هر که بخدا غنی شد خلق را محتاج
بوے او کرد یعنی استغنی بالله عبارت از یکے شدن بنده با خدا است چو او با خدا

یکے شد خلق محتاج خدا اندہر آئینہ محتاج او باشند۔

ابو علی بن کاتب

قوله ومنهم ابو علی بن کاتب رحمه الله واسمه الحسین بن احمد صحب ابا علی الرودباری وابا بکر المصری وغیرهما رحمهم الله کان کبیرا فی حاله مات سنة نیف واربعین ثلثمائة

یکے ازان بازندگان جان وجہان بموجب دریافت رضاے رحمن ابو علی کاتب است رحمہ اللہ ونام او حسین بود بارودباری وبا ابو بکر مصری رحمۃ اللہ علیہم وبادیگران جز این دو صحبت داشت درحال خویش بزرگ روزگارے داشت ودر تاریخ سیصد وچہل وچند اشتیاق حضرت غلبہ کرد قلب وقالب وروح را بتمام خویش بدو سپرد قوله قال ابن الکاتب اذا سکن خوف القلب لم ینطق اللسان الا بما یعنیه چوں خوف دردل قرار گیرد زبان گویا نباشد مگر چیزے راکہ معنی ومراد مردم باشد کلامے از جنس حکمت باشد وانچہ مراد ومقصود قوم است قوله وقال ابن الکاتب رحمه الله المعتزلة تنزهوا الله من حیث العقل فاخطؤا والصوفیة نزهوه من حیث العلم فاصابوا حسین کاتب رحمہ اللہ می گوید معتزلہ کہ تنزیہ خدا بفہم عقل کردند وصوفیہ تنزیہ او بحسب علم کردند صوفیہ را علمے من اللہ بود آنرا کہ علم من لدنی گویند وعلمے کہ از مصطفٰی وصحابہ وسلف صالح رضوان اللہ علیہم بدینشان رسیدہ بود بدان تنزیہ کردند ہر آئینہ معتزلہ در تنزیہ باری خطا کردند قوم صوفیہ وعلماے دین را مجبرہ وشبہہ نامیدند وصوفیہ چو علم از خدا گرفتند واز مصطفٰی وصحابہ رضی اللہ عنہم بصواب رسیدند وسخنے درستے آنچہ بودے بایستے آں گفتند عقل مخلوقے از مخلوقات باری است او را بخلاق رہ بردن چنانچہ باید درست نیاید صوفیاں علماے دیندار اگر بتحقیق واگر بتقلید ہماں گفتند کہ مصطفٰی وصحابہ رضوان اللہ

علیہم گفتند واگر تقلید واگر بعیان ہمانچہ بایستے ہمانرا اثبات کردند۔

قولہ ومنہم مظفر القرمیسینی رحمہ اللہ من مشایخ الجبل مظفر قرمیسینی صحب عبد اللہ الخراز وغیرہ رحمہ اللہ ویکے ازاں متخلقان باخلاق اللہ ومتصفان بصفت رب تعالیٰ مظفر قرمیسینی است رحمہ اللہ از صوفیان جبل است جبل کوہے است کہ انجا مسکن صوفیان بود چنانچہ گیلان وغیرہا مصاحب عبد اللہ خراز وجزاں از صوفیان دیگر بود قولہ وقال مظفر القرمیسینی رحمہ اللہ الصوم علی ثلثۃ اوجہ صوم الروح بقصر الامل وصوم العقل بخلاف الھوی وصوم النفس بالامساک عن الطعام والشراب والمحارم قرمیسینی رحمہ اللہ فرمود صوم بر سہ نوع است یکے صوم روح است کہ امید بود و ماندن بود درین جہان از و منقطع شود این را بدین معنی صوم نامید کہ از حیوات خود را بتیقن خود امساک کردگوئی روح خود را از حیات باز داشت دیگر صوم عقلست کہ خود را از ہوائے نفس باز دارد وعقل این تقاضا نکند کہ چیزے مباشر شود کہ فانی بود وہر چیزے کہ از معانی معالی باز دارد بدان مشغول شود وصوم نفس عبارت از امساک باشد از طعام وشراب وہر محرمے کہ غذائے او باشد قولہ وقال احسن الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہٍ کان وبہترین رفقہا کہ مردان کنند وزنے ولطفے کہ از ایشان باشد از ارفاق نسوان بود بچند وجہ یکے انکہ ایشان بطبیعت قومی مخلوق باختیلج اند ودیگر ضعف طبیعت ایشان مجبول است ودیگر نظر ایشان جز بہ مردم نیست کہ از وچیزے رفقے برسد وطائفہ حرام خوار اند ہرچہ کنی کنی اصطحاب شکرانہ آں بجا نیارند بلکہ متصف بصفت کفران گردند ودیگر التزام واصطحاب با تو دارند وہر کہ با تو اصطحاب والتزام دارد مزورہ است کہ باوے رفقے کنند ودیگر در سیاست امور اعانت مردان کنند

دراں محلے کسے کہ مدخل نباشد اگرچہ پدر و مادر و پسر و دیگر توسیع بر عیال مستحب
است و دیگر مرتضی رضی اللہ عنہ فرمودہ است یکدرمے کہ در حق یار خود خرچ
کنی بہ ازاں کہ دہ درم در راہِ خدا خرچ کنی و یار ہمو است کہ ملازم و مصاحب باشد
این ارفاق نسوان اضافتِ مصدر بود بسوے مفعول و اگر کسے برعکس گوید آں
مقال مخالف قول صوفیان باشد ایشان گفتند صوفی در رفق نسوان نباشد
قولہ وقال الجوع اذا ساعد القناعۃ یکون مزرعۃ الفکرۃ وینبوع
الحکمۃ وحیوۃ الفطنۃ ومصباح القلب وگفت چوں با گرسنگی قناعت
یار باشد آن گرسنگی محل زراعتِ فکر باشد یعنی فکر آنجا زراعت شود و میوہ
و غلہ از و بروید معانی و موارد و مصادر بر آید و چشمۂ حکمت باشد یعنی حکمت ازوے
برون آید چنانچہ آب از چشمہ چیست قول صواب با علم و عمل و حکمت دانستن
ارتباط ملک و ملکوت و جبروت با علم لاہوت قولہ وحیوۃ مرد دانا کیش بدان
باشد و بران روح قوت گیرد و دل صاف پذیرد و عقل صاف و تیز بین شود و
در اندیشش گرد و قولہ ومصباح القلب و چراغ دل بود ہر چہ دل بشکم
خالی و عقل صافی و نفس پاک بیند درست بیند خطا برو نیفتد قولہ وقال
افضل اعمال العبید حفظ اوقاتہم وھو ان لا تقصروا فی امر
ولا تجاوزوا عن حد و بہترین کارہاے بندگان خدا حفظ اوقات ایشان
است یعنی ایشان وقت را نگاہ دارند کارے بحسب وقت کنند یکے
حفظ وقت این باشد و ردے و نمازے کہ ہر وقتے معین دارند ہمت بران دارد
کہ وقت ہم بر آن کار بگذرد و دیگر نگاہ داشت وقت کند و وقت چہ تقاضا کرد
ہمبراں رود اگر وقت قہر است امتناع و انزجار و انحصار و اگر بسط است طلب و
دعا بشرط ادب و اگر وقت وجدان است بر حسب آں پوی و اگر وقت استتار

است بموجب آن بودنی ہم بریں قیاس است انواع چہ گویم ہر چہ وقت تقاضا کند ہماں کند چنانچہ گفتہ اند الصوفی ابن الوقت وقتے دو بیتے گفتہ بودم

بیت

بے ورد مباد ہیچ فردے نامرد مباد ہیچ مردے
بے ورد مباد ہیچ وقتے بے وقت مباد ہیچ وردے

ایں دو بیت جامع ہر دو کلام ست قولہ وقال من لم یاخذ الادب عن حکیم لم یتادب بہ مرید ہر کہ ادب از حکیمے نیاموخت متر شد از و ادب نگیرد۔

ابوبکر عبد اللہ بن طاہر الابہری

قولہ ومنہم ابو بکر عبد اللہ بن طاہر الابہری رحمہ اللہ من اقران الشبلی رحمہ اللہ من مشایخ الجبل عالم ورع صحب یوسف بن الحسین وغیرہ مات بقرب الثلثین وثلثمائۃ وبعضے ازاں رسیدگان بمراد ات خود و واجدان مطالب دل ابوبکر عبد اللہ ابہری است رحمہ اللہ از یاران شبلی بود رحمہ اللہ و از سکان جبل عالم بعلم صوفی بود و متورع بود و معنی تورع بالا گفتہ ام باز چہ گردانم و با یوسف حسین رحمہ اللہ کہ از اجلہ مشائخ است صحبت داشت رہ طریقت از و آموخت و با مشائخ دیگر غیر او بتاریخ سیصد و بست چند سال اختیار مشاہدہ رب خلیل جبار بتمام خود کرد و خواست چنانچہ دل و روح بجمال او محفوظ نفس ہم از ان تصبر تمام گیرد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر ظاہر یقول من حکم الفقیر ان لا یکون لہ رغبۃ فان کان ولا بد فلا تجاوز رغبتہ کفایۃ بعضے از امور درویش طالب و عارف محقق است کہ او را

رغبتے برہوائے نباشد واگر فرض کنیم کہ اورا رغبتے شود باید کہ از حد شرع متجاوز نبود
واین فرمودہ است رغبت او کفایت اورا متجاوز نبود یعنی انچہ لابدی اوست
بے آن اورا بودن ممکن نیست ہم بدان کفایت کند مثلاً اگر رغبت لطعام کرد باید
کہ از قدر قوام بنیہ بیشتر نرود واگر بزوجی واز دواجی محتاج گردد باید ہماں قدر کہ اورا
آں میسر و ممکن است حرصے وطلبے دیگر نکند قولہ وبھذا لاسناد قال اذا
احببت اخاً فی اللہ فاقلل مخالطتہ فی الدنیا چوں کسے را برای خدا دوست
گیری پس اختلاط در دنیا باو کم کن کثرت مخالطت خوف آن دارد کہ بین الشخصین
چیزے زاید کہ در حسب تقصیرے رود و نقصانے شود و مخالطت بقدر ضرورت
باشد در جزوی و کلی اگر انبساط شود و ہم آن باشد از بسیار انبساط یکے از دیگرے
گرفتہ گردد بقائے محبت بشرطہا نشود

ابوالحسین بن بنان

قولہ ومنھم ابوالحسین ابن بنان رحمہ اللہ ینتمی الی ابی سعید
الخراز رحمہ اللہ من کبار مشائخ مصر وکسے کہ از خودی خود برون آمدہ
وہوائے خویش را وداع کردہ بحق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایستادہ
ابوالخیر بنان است رحمہ اللہ نسبت بابی سعید خراز کردے رحمہ اللہ یعنی علم قوم
وسلوک طریقہ از وگرفتہ است ویکے از بزرگان مشائخ مصر بودہ است قولہ
وقال ابن بنان رحمہ اللہ کل صوفی کان ھم الرزق قائماً فی
قلبہ فلزوم العمل اقرب لہ ابن بنان رحمہ اللہ علیہ گفتہ است
در دل ہر صوفی کہ قصد رزق ثابت باشد یعنی البتہ ہم رزق در دل او می باشد اورا
متعلق بکسب شدن بہتر باشد قولہ وعلامۃ سکون القلب الی اللہ
ان یکون بما فی ید اللہ واثق منہ بما فی یدیہ وعلامت آنکہ کسے را
قرار دل بمضمون رزق شدہ است اینست آں چیز را کہ او مالک است

وپیش او حاضر است وانچہ عہد اللہ است ثقہ بدانچہ عند اللہ است بیشتر باشد از انکہ بدست اوست قولہ وقال اجتنبوا فاتحۃ الاخلاق کما تجتنبون الحرام وگفت بپرہیزید از خلق دنی چنانچہ می پرہیزید از شئ محرمے خلق دنی مقدمہ مباشرت حرام باشد از موجب وقایہ احتراز کنید تا ببلاے مباشرۃ ممنوعے و محرمے نیفتید

قولہ ومنہم ابو اسحق ابراھیم بن شیبان القرمیسینی رحمہ اللہ شیخے وقتہ صحب اباعبد اللہ المغربی والخواص وغیرھما رحمھم اللہ ویکے از ساکنان قبہ غیرت وہمنشیان حضرت غزت ابو اسحق ابراہیم قرمیسینی رحمہ اللہ در وقت خویش شیخ بود وصحبت باعبد اللہ مغربی وخواص داشت قولہ سمعت محمد بن الحسین یقول سمعت ابا یزید المروزی الفقیہ یقول سمعت ابراھیم بن شیبان رحمہ اللہ یقول من اراد ان یتعطل ویتبطل فلیلزم الرخص قرمیسینی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ میان صوفیان خواہد کہ عطلتے وبطالتے پیش سازد گو عمل بر رخصت کند وعمل بر رخصت کردن نزدیک ایشان از قدم ارادت بسر آمدن است چو از قدم ارادت پیش آید پس آید کارش پیشتر نشود قولہ وبھذا الاسناد قال علم الفنا والبقاء یدور علی اخلاص الوحدانیۃ وصحت العبودیۃ وما کان غیر ھذا فھو المغالیط والزندقۃ علم فنا وبقاء دائر بر اخلاص وحدانیت وصحت عبودیت است وہر چہ جز این باشد از مغالیط وزندقہ بود فنا بقا بعد ثبوت اخلاص وحدانیت وصحت عبودیت نبود فنا وبقا نبود در وازین ہر سہ فانی شود نمیگویم اخلاص نماند بجاے او ریا آید نمیگویم وحدانیت برود ونجاے او مشرک شود نمیگویم کہ صحت عبودیت برود وتزلزل وخلل در عبادت شود بلکہ با این ہمہ فانی شود باقی بخدا گردد بعد ثبوت بقا باللہ اخلاص وحدانیت

ابو اسحق ابراہیم بن شیبان قرمیسینی

وصحت عبودیت بواجبی بجا شود این فنا وبقا باشد وفنا وبقا دائر باشد بدین هر سه وایں هر سه از میان بصفت فنا وبقا بالله با این همه اگر شیخ این معنی که ما گفتیم میگوید خود کلام بصحت وسداد باشد آنکه شیخ رحمه الله معالیط وزندقه نام نهاد بر آن صفت که کسے گوید که من مرد فانی ام چه فانی ام هر چه کنم کنم من نمی کنم باقی بخدام او میکند بحسب آن هر چه هوا وهوس او باشد مباشر آن شود این زندقه باشد فانی که او باخود نمانده است واورا ازوے برده اند باز او را بدو نمی دهند کار او وراے این سخن است فنا وبقا حالتے ست که صفت تجرد دارد وحالتے است که صفت ثبوت بقا دارد اینجا بیان روے اشکالے دارد از خود رفته هست بیت

زباده چون کف ساقی تهی نمی گردد کجا دماغ لطیفهم زمستی آید باز

قوله وقال ابراهیم رحمه الله السفلة من یعصی الله

عز وجل وهمیں قول ابوحفص حداد است رحمه الله سفله کسے را گویند که او خدا را عاصی شود وسفله مرد فرو افتاده را گویند آنکه از طاعت خدا بمعصیت افتاد نه آنکه از علو بسفل شد اورا سفله خواندن لایق حالش باشد سفله او را گویند که کار دنی کند وازیں بدتر چه دنائت باشد که عصیان خدا ورزد۔

ابوبکر الحسین بن علی بن یزدانیار

قوله ومنهم ابوبکر الحسین بن علی بن یزدانیار رحمه الله من ارمینیة له طریقة یختص بها فی التصوف وکان عالما و قال ینکر علی بعض العراقیین فی اطلاقات والفاظ لهم وبعضے از مهتمان در کار دین ومقتدایان وطالبان حقیقت ابوبکر حسین است رحمه الله رسمے خاصه داشت در تصوف که مشائخ وقت اورا کمتر بود واو عالم بود بعلم طریقت واشکار کردے عراقیانرا در اطلاقات الفاظ ایشان که از ایشان برون

افتادہ سخنے گویند درین کار دو گمان است یا آن مفہوم شیخ نبود یا این گفتار اطلاقات
روا نداشتے **قوله** قال ابن یزدان یار رحمه الله ایاك ان تطمع
فی الانس بالله وانت تحب الانس بالناس ابن یزدانیار رحمه الله
علیه گفته است احتراز کن ازین طمع که ترا انسے بالله شود و تو دوست
داری انس با مردمان اکنون ازین احتراز و ازین تحذیر این مراد است که ممکن
نبود میان این دو انس جمع کنی انس بالناس نگیرد مگر کسے که او را وحشت بخدا
باشد و انس بخدا نشود مگر کسے که او را وحشت از مردمان باشد انس بالله چیست
بعضے گویند بطاعة الله تعالی و بعضے گویند بصفات الله و بعضے گویند بذات
الله تعالی انس بذات الله تعالی چه معنی دارد که تو با او یکے گردی و تفرقه بر تو محال
باشد انس بالله تعالی بحقیقت منهی بود و انس بطاعة الله تعالی تفرقه در تفرقه است
و انس بصفات الله تعالی عبارت از جمع است و انس بذات الله تعالی عبارت
از جمع الجمع است گر هر یکے را گویم سخن زیادت شود ما را غرض ترجمه است این
سخن زیادتی است که نویسانیدم **قوله** وایاك ان تطمع فی حب الله
وانت تحب الفضول و بحذر باش ازین که طمع کنی در دوستی خدا و تو فضول
هوا را دوست داری فضول بسیار است اگر آن می نویسیم سخن فضول می شود
اینجا سخنے هست موانست بالله حب فی الله نشود و نبود و در کلام علی هذا تقدمے
و تاخرے باشد هرگز باشد یکے فضول را دوست دارد او را انس بالله شود
و هرگز باشد که کسی را انس بالله شد او را طمع فضول باشد در قدسی افتاد
لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن انسی لیضحکوا قلیلا ولیبکوا
کثیرا و لو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتهم عن قربی لیبکوا دما
و لو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لتقطعت اوداجهم

قوله وایاك ان تطمع فی المنزلة عند الله وانت تحب المنزلة عند الناس وحذر کن ازین طمع کہ ترا غرّے و منزلتے عند اللہ شود و تو دوست میداری منزلت میان مردمان شیخ از اعلیٰ با دنی می آید ہر دو طریقہ بیانست از اعلیٰ با دنی آیند و از ادنی با علی روند۔

ابوسعید ابن الاعرابی

قوله ومنهم ابو سعید ابن الاعرابی رحمه الله واسمه احمد بن زیاد البصری جاور المسجد الحرام ومات بها سنة احدی واربعین وثلثمائة صحب الجنید وعمرو بن عثمان المکی والنوری وغیرهم رحمة الله علیهم بعضے از مشائخ ماضی کہ در حال و استقبال مردم در صیغ امر و نہی اتباع ایشان کردہ اند و ایشان در کل امور و شیون خویش متابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود ند ابو سعید احمد بصری است رحمہ اللہ مجاور مسجد حرام بود و ہم در مسجد حرام بتاریخ سیصد و چہل و یک سال از عالم فانی و زائل بجہان باقی ارتحال کرد صحبت با جنید و با عمرو بن عثمان مکی و ابا ابوالحسن نوری و جز ایشان داشت رحمہ اللہ قوله قال ابن الاعرابی رحمه الله اخسر الخاسرین من ابدی للناس صالح اعماله بارز بالقبیح من هو اقرب الیه من حبل الورید زیان زدہ تر از مردمانے کہ زیان خوردہ اند او ست کہ برائے مردمان اعمال نیک را پیدا کند و مبارزہ و مکابرہ کند بعمل قبیح با کسے کہ بہ رگ گردن او از و نزدیک تر است عجیب شوخے مکابرے است او کہ ایمان برین دارد ہر کہ میگوئم خدا می بیند و ہر چہ می گویم خدا می شنود و با این ہمہ عملے کند کہ او بدان راضی نباشد فرمان او ہم بران نبود آن ظالم ہم بے شرم است ہم مکابر است از خلق پنہان دارد بدیں کہ ایشان گویند این کارے میکند کہ خدا نفرمودہ است و

ہمو کہ فرمودہ است بحضورِ او کند۔

قولہ رحمہ ابو عمرو محمد بن ابراهیم الزجاجی النیشاپوری رحمه الله جاور بمکة سنین کثیرة ومات بها صحب الجنید و اباعثمان والنوری والخواص ورُوَیماً ومات سنة ثمان واربعین وثلثمائة و بعضے ازان اولیاء اصفیا کہ متابع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بودند ابو عمرو محمد زجاجی است رحمہ اللہ سالہائے بسیار مجاور مکہ بود و کار او ہمانجا تمام شدہ است جنید و ابو عثمان و نوری و ابراہیم خواص و رویم را مصاحب بود بتاریخ سیصد و چہل و ہشت سال رسول خدا را اجابت نمودہ است قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت جدی اباعمرو بن نجید رحمه الله یقول سئل ابو عمرو الزجاجی رحمه الله مالك تتغیر عند التکبیرة الاولی فی الفرائض فقال انی افتتح بخلاف الصدق فمن یقول الله اکبر وفی قلبه شیء اکبر منه او قد کبر شیئاً سواه علی مرور الاوقات فقد کذب بفعله علی لسانه پرسیدند چہ موجب است کہ تغیرے در تکبیر اولی در تو ظاہر می شود گفت زیرا چہ افتتاح در فریضہ می کنم و ران خود را بصورت صدق نمی یابم قولہ فمن یقول الله اکبر خلاف صدق را بیان کرد ہر کہ الله اکبر میگوید و دیگرے در دلش آید از و اکبر است یعنی با ایں ہمہ کہ تو بلا فی و ترا معتقد باشد کہ جز او اکبرے نیست و بحضرت دیگرے باطاعتے و انقیادے پیدا شود کہ بحضرت آں اکبر نبود نہ آنکہ آں اکبر دانستی یا مثل او دیگران را اکبر کردی از انچہ در حضرت او میکردی ہماں کردی نہ آنکہ ایں عمل او آنچنان باشد کہ دل با زبان خلاف نمودہ است و دروغ کردہ است قولہ علی مرور الاوقات ای فی وقت من الاوقات

ابو عمرو محمد بن ابراہیم الزجاجی نیشاپوری

اینجا این مشکل می شود که تعین فرایض چیست اگر نماز سنت اگر فریضه است اگر
سنت است اگر واجب است واگر مستحب است هم تعبد خدا است تعین
فریضه چه باشد و اگر این گویند که فریضه است از صلوات دیگر ادای او اهم تر است
باید که بصفت اتم و اکمل ادا شود نیکو سخنی است اما این سخنی دیگر است آن
سخنی که من گفتم آن باقی است قوله وقال من تکلم عن حال لم یصل الیها
کان کلامه فتنة لمن یسمعه ودعوی یتولد فی قلبه وحرم الله الوصول
الی تلک الحال هر که این سخن از حالی گفت که ذایق آن نیست و بدان نرسیده
است سخن او فتنه باشد و زیان کار باشد مردی را که استماع آن کلام کرده است
و سخن او دعوی باشد که در دل او می زاید و خداوند سبحانه و تعالی آن متکلم را محروم
گرداند از آن حالی که بغیر ذوق و وجدان آن گفته باشد هر آئینه همین آید و وجدان
مطلوب به را دعوی کرد و از حاصل آن نشان داد پس او خود را بربست و بران راضی
شد پس سزای او همین باشد که از ان محروم ماند این جای باشد تکلم او بصفتی
باشد که گوئی از ذوق و وجدان خویش میگوید و اگر طریقه حکایتی از بزرگی می کند و میگوید
چنین حالی واقع است از این دائره بیرون باشد و دیگر اگر شارق ان حال است اگرچه ذایق آن نشده
است تکلم بدان روا باشد قوله جاور بمکة سنین کثیرة لم یتطهر فی الحرم کان یخرج الی
الحل یتطهر احتراما للحرم بسیار سال مجاور بود در حرم هیچ وقتی تطهر نکرد
یعنی آنجا جایی نشد که تطهر آنجا کند اگر حاجت شدی از انجا بیرون آمد
تطهر کردی باز آمدی حرمت حرم در دلش بیشتر ازان بود که در دل مردمان
باشد بشرع ضروری است اما او با خود این گرفته بود که دران موضع این شرع
ظاهر نشود بلکه وقتی دران شخفته است

قوله وسئل ابو محمد جعفر بن محمد بن

ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر البغدادی

نصیر الخلدی البغدادی رحمه الله بغدادی المنشاء والمولد صحب الجنید وانتمی الیه وصحب النوری ورویماً وسمنون والطبقة مات ببغداد سنة ثمان واربعین وثلثمائة و بعضے ازان مستقیمان در مقام عبودیت ومجاوران ملت احمدیه ابو محمد جعفر خلدی است رحمه الله هم در بغداد زاد و همانجا برآمد مصاحب جنید بود و نسبت هم با جنید داشت از مسترشدان وملتمذان او بود ومنتمی با جنید بود رحمه الله وصحبت با نوری و رویم وسمنون وطبقه مشائخ داشت و در بغداد از وجودهی وخیالی بتاریخ سیصد وچهل وهشت سال بوجود حقیقی پیوست **قوله** قال جعفر لا یجد العبد لذة المعاملة مع لذة النفس لان اهل الحقایق قطعوا العلائق التی تقطعهم الحق قبل ان تقطعهم العلایق جعفر رحمه الله گفته است بنده لذت معاملت حق نیابد با تهوت نفس معامله حق از جمله بیرون باشد پس بینهما تباین وتضاد باشد زیراچه اهل حقایق علایقی که عوایق حقایق است آن را قطع کرده اند بعد آن بحقایق رسیده اند **قوله** سمعت محمد بن الحسن رحمه الله یقول سمعت محمد بن عبد الله بن شاذان رحمه الله یقول سمعت جعفر رحمه الله یقول انما بین العبد وبین الوجد ان یسکن التقوی قلبه فاذا سکن التقوی قلبه نزل علیه برکات العلم وزال عنه رغبة الدنیا. تحقیق آنکه میان بنده ووجدان موصل است آن تقوی است از غیر خدا بپرهیزند نشان ره خدایابند چو در قلب بنده مومن تقوی قرار گرفت برکت علم فرو آید انچه او دانسته بود اثر آن او را روے نماید ورغبت دنیا از دل او برود۔

قوله ومنهم ابو العباس السیاری رحمه الله راسمه ابو العباس السیاری

ابو القاسم ابن القاسم من مرو صحب الواسطی وانتم الیه فی علوم هذه الطایفة وکان عالما مات سنة اثنتین واربعین وثلثمائة و بعضے ازاں کہ نفوس ارضی وقلوب سماوی واشباح فرشی وارواح عرشی داشتند ابو العباس ابو القاسم سیاری است رحمہ اللہ از شہر مرو بود ومسترشد واسطی رحمہ اللہ بود ونسبت ہم بدو کردے وعلم حقایق ازو گرفتے وعالم بود وبتاریخ سیصد وچہل ودو سال اختیارش افتاد کہ وجود ارضی را با سر سماوی اتحاد دہد اورا بروح قدسی یکے گرداند قوله سئل ابو العباس السیاری رحمه الله بماذا یروض المرید نفسه فقال بالصبر علی الاوامر واجتناب النواهی وصحبة الصالحین وخدمة الفقراء پرسیدند مرید نفس خود را ریاضت بچہ دہد گفت نفسے را البتہ بر مامورات ملازم دارد چنانچہ کسے بر کارے محبوس باشد وانچہ منہی است بدور شود وصحبت صالحان کند چو با صالحان کند چو با صالحان باشد نظر بر قول وفعل ایشان کند بران اتباع با سلوک وخدمت فقرا کند فقرا یا ہمین صوفیان باشند یا ہر کجا کہ فقیرے ودرماندہ باشد خدمت او کند حاجت او بر آرد حاصل کلام او اینست در احکام شرع ملازم باشد وبا این ملازمت صحبت صوفیان وخدمت ایشان کند وبدانچہ ایشان فرمایند وبران دارند آن کند وبران باشد قوله و قال ما التذ عاقل بمشاهدة الحق قط لان مشاهدة الخلق فناء لیس فیها لذة وسیاری رحمہ اللہ گفتہ است ہیچ وقتے طالب بمشاہدہ خلق لذت نگیرد زیرا چہ مضطلم است از انچہ زائل وفانی است اگر یکے بلذت مکدر دنیا مشغول شد ودران حالت در خاطر او آمد کہ این فانی است لذت او تمام نشود وضائع گردد۔

ابوبکر محمد بن داود الدینوری المعروف بالدقی

قولہ وقال ابوبکر الدقی رحمہ اللہ المعدۃ موضع تجمع بالاطمعۃ فاذا طرحت فیھا الحلال صدرت الاعضاء بالاعمال الصالحۃ واذا طرحت فیھا شبھۃ اشتبہ علیک الطریق الی اللہ عز وجل فاذا طرحت فیھا البقعات کان بینک وبین اللہ عز وجل حجاب معدہ محلے ست کہ طعام را جمع میکند چون در موضع حلال اندازی در اعضا صالحہ را تصویر کردہ باشی وآن طعامے کہ در وشبہ است چون آنرا دران اندازی رہ خدا بر تو مشتبہ شود متردد مانی وچوں آنچہ حرام است دران اندازی میان تو و میان خدا حجاب گردد یعنی بکلی محروم گردی نیکو سخنے است کہ بزرگ فرمودا ما ندکرانہ وعامیانہ است سخن مرشدانہ نیست طعام در معدہ مضم شود اخلاطے کہ از و متولد شود دے وصفرائے بلغمے وسوداے آنرا طبیعت قسمت کند ہر محلے کہ نسبت بدو دارد آنجا فرستد اخلاطے کہ از طعام حلال متولد شود صاف باشد بے کدورت بود فعلی ہذا باقی اگر ہمہ بریں قیاس چو بر عکس گردد کار ہم بر عکس شود این نیز سخن حکما و اطبا نیست این تقلید در تقلید ہست است اصل در اشیاء اباحت است نہ حرمت و اصل در اشیا طہارت ست نہ نجاست و این بحکم شرع یکے را طاہر کردہ یکے را مباح کردہ یکے را نجس حرام شارع تواضع اثر خواص در ہر شے نہادہ است باجماع حکما اینجا را

کاتب نسخہ منقول عنہ قبل از عبارت "قولہ وقال ابوبکر الدقی" این عبارت متن را در کتا نیاورده است "ومنهما ابوبکر محمد بن داؤد الدینوری المعروف بالدقی اقام بالشام وعاش اکثر من مأة سنة مات بدمشق قبل الخمس وثلثمائة صحب ابن الجلاء والرقام" وعبارت ترجمہ و شرح را ہم در کتابت نیاورده ع ح

مساغ نیست در حلال اثر صفا نہاد و در حرام اثر کدورت نسخ شرایع حکایت
ہم ازان کردہ است دینے شرع نہادہ بود و خاصیتے دران کردہ و صفاے
و نورے دران داشتہ اند نسخ کرد و ازالہ آن خاصیت ازو کرد حکمے دگر
خلاق آن فرمود آن خاصیت در وے نہاد جمع بین الاختین در نکاح در وقت
یعقوب پیغمبر صلوات اللہ علیہ حلال بود امروز حرام فاحش است۔

ابو عبد اللہ بن محمد الرازی

قولہ ومنہم ابو محمد عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ مولدہ ومنشاہ نیشابور صحب ابو عثمان الحیری والجنید ویوسف بن الحسین ورویما وسمنون وغیرہم رحمہ اللہ مات سنۃ ثلث وخمسین وثلثمائۃ و بعضے ازان خوانان صفا و خلان وفا از متبعان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو محمد عبد اللہ رازی است رضی اللہ عنہ جاے زاد او جاے برآمد نیشاپور است و ابو عثمان حیری و با جنید و با یوسف حسین و رویم و سمنون وغیرہم مصاحب بود بتاریخ سیصد و پنجاہ و سہ سال از مسند ابو اسطہ رسیدہ نظارہ معاد را اختیار کرد قولہ سمعت محمد بن الحسن رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول وقد سئل ما بال الناس یعرفون عیوبہم ولا یرجعون الی الصواب فقال لانہم اشتغلوا بالمباہات بالعلم ولم یشتغلوا باستعمالہ واشتغلوا بالظواہر ولم یشتغلوا باداب البواطن فاعمی اللہ قلوبہم وتبلد جوارحہم عن العبادات عبد اللہ الرازی را رحمہ اللہ پرسیدند چیست این مردمان را عیبہاے خویش می دانند و باز الت آن نمی کوشند گفت زیرا چہ ایشان مشغول باقتخار بعلم اند چو در علم افتخارے و وجاہتے ہست و صرف وجوہ الناس الیہ میشود و نفس را بدان سیطرہ و استراحتے ہست و علم شئ

شریفے و باستعمال علم مشغول نشدند باقتضاے آن کارے نکردند کہ نفی آن رذائل باید کرد و در رفع فضول و زوایدباید کوشید و بعد تخلیہ و تجلیہ لابدی باشد و آنانے کہ بعلم مشغول شدند ہم بظاہر علم کارے کردند و از آداب باطن چیزے نیافتند چہ اینچنین کردند دلہاے ایشان را کور کردند و جوارح از عبادات مقید و ممنوع گشتند۔

ابو عمرو اسمعیل بن نجید

قولہ ومنہم ابو عمرو اسمعیل بن نجید رحمہ اللہ صحب اباعثمان ولقی الجنید رحمہ اللہ وکان کبیر الشان آخر من مات من اصحاب ابی عثمان توفی سنۃ ست وستین وثلثمائۃ

و یکے از ان منتسبان باصحاب صفہ و منتسبان بایاران رسول ابو عمرو اسمعیل است رحمہ اللہ و با ابو عثمان کی صحبت داشت و با جنید رحمہ اللہ ہم ملاقات بود در کار تصوف بزرگ کسے بود و آخر کسے کہ از اصحاب عثمان رحمہ اللہ این جہان را پشت داد روے بدان عالم آوردہ است او بود حظوظ این جہانی را بتمام و کمال وداع کردہ است و لہذا اللہ آخرت روآوردہ است تاریخ سیصد و شصت و شش سال بود

قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ یقول کل حال لا یکون عن نتیجۃ علم فان ضرره علی صاحبه اکثر من نفعه ابو عمرو رحمہ اللہ گفتہ است ہر حالے کہ از نتیجۂ علم نباشد یعنی آنچہ علم فرماید و مقتضی علم باشد و از و نشان شود آن حالت اگرچہ در نقد حاضر است شریفے و جنیئے صاحب او گمان برد کار بجاے است اما در مآل ضرر او از نفع او بیشتر باشد اگر تجلی بر وقف علم نشد کہ آنچہ علم توحید و تنزیہ اشارت کند از ان بیرون باشد خوف این فتنہ بود کہ مرد از قدم بلغزد و قولہ وقال سمعته یقول من ضیع فی وقت من اوقاته فریضة افترض اللہ

علیه حرم لذة تلک الفریضة الا بعد حین هرکه چیزے را که خدای تعالی
بر و فریضه کرده است او بے التفات شود کشف عورت کند پیش کسے که ستر
از واجب است لذت آن فریضه بر و حرام شود در ادائے آن فریضه او را بر کتے و وجدان
شایقے و غطیمے بود ازان حرمان شود عبارت ازان حرمان لذت همین است لیکن
بعد گذشت وقت و زمانی نیست این چنین همان زمان نامشروعے کرد همان زمان
بعکس آن مبتلا شود و اگر چنین باشد همان زمان مبتلا عقب آن شود کسے نکند
و هم اتمام آن کار کند بعد آن مبتلا شود بعین حین باشد با آنکه معنی قوله الا بعد
حین گر بعد گذشت وقتے و زمانے او توبه کند و ازان بازگردد و عذر آن خواهد
شاید صفت بغیر برود باز حلاوت طاعت بیابد قوله قال وسئل عن التصوف
فقال الصبر تحت الامر والنهی سمعت محمد بن الحسین یقول سمعته
یقول ذلک او را از تصوف پرسیدند گفت تصوف تحقق او تحقق امر و نهی است
شخصے مرد طالب امر و نهی را بجا آرد بشرط تقدم طلب و توجه تام ورنه مرد متعلم
هم درین داخل آید و سخن در تصوف است که تحقق تصوف لحبه شود قوله سمعت السلمی
یقول سمعت جدی یقول آفة العبد رضاه من نفسه بما هو فیه
گفته است آفت بنده طالب انیست که نفس او در انچه هست بران از نفس خویش
راضی باشد یعنی آنچه در نفس است در ازالت آن نکوشد و در تزکیه مشغول نشود کدام
آفت بالاتر است که نفس را بهواے او گذارند و در ازالت آن نکوشند در
تجلیات ترقیات را نهایتے نیست تجلی باشد که نفس را بدان لذت است بحسب
وقف اوست محروم ماند

ابوالحسن علی بن سهل البوشنجی

قوله ومنهم ابوالحسن علی بن احمد بن سهل البوشنجی رحمه الله احد فتیان خراسان لقی اباعثمان وابن

عطاء والحریری وابا عمرو الدمشقی مات سنة ثمان واربعین وثلثمائة ویکے از جوانان وجوانمردان وسواران راہ دین ابو الحسن علی است رحمہ اللہ ویکے ازان جوانان خراسان کہ در تصوف چالاک بودند وبذل روح ونفس کردند ابو الحسن است واو ابو عثمان را دیدہ بود با او ملاقات کردہ با بن عطا وباحریری وبا ابو عمرو دمشقی نیز وبتاریخ سیصد وچہل وہشت سال مسترشدان وطالبان را دردمند گذاشتہ بدرمان جان خویش پیوستہ قولہ سئل البوشنجی رحمہ اللہ عن المروة فقال ترك استعمال ما هو محرم عليك وتعلم انك مع كرام الكاتبين شیخ بوشنجی را رحمہ اللہ علیہ از مروت پرسیدند گفت انچہ بر تو حرام است ترک آن کنی یعنی خداوند سبحانہ بر تو چیزے حرام کردہ است وتو بندہ ودر محضر او ومربی او ومنعم او چہ میگوئی اگر با این چنین کسے تو خلاف او کنی نہ آنکہ بے مروتی کنی مروت این تقاضا کند کہ یکے بر تو احسان کند تو خلاف او کنی حرمت خدا این تقاضا کرد کہ بحضور او حرام را ترک کنی وحرمت کاتبین ہم این تقاضا کند کہ بحضور ایشان ترک حرام کنی واستعمال المروة احترام الامر الحاضر وکرام الکاتبین نیز حاضر بدیشان ہم باید قولہ وقال لہ انسان ادع اللہ لی فقال اعاذك اللہ من فتنتك بوشنجی را مردے التماس کرد مرا دعاے نیک کن گفت خداے تعالی ترا از شر تو نگاہ دارد این دعاے است کہ جامع ہمہ دعاہا ست ہیچ دعاے ازین بالاتر نیست بعضے مردم را پارسی تلقین کردہ شدہ است الہی مرا بمن مسپار الہی مرا بمن مگمار الہی مرا بمن مگمار الہی مرا از بلاے من نگہدار قولہ وقال البوشنجی رحمہ اللہ اول الایمان منوط باخرہ بوشنجی رحمہ اللہ گفتہ است اول ایمان منوط بآخر است یعنی اول بآخر پیوست چنانچہ شرط بود بلکہ کامل تر وروشن تر ایمان معتبر ہمان است ودیگر الایمان لا یزید ولا ینقص است چو بآخر رسید ہمانست کہ اول بود

باصفت کمال بر تمام و ہر وصفے کہ بر و افتد کاملتر و روشن تر شود و لیکن ایمان بیان اقرار و تصدیق بوصفے زاید اگر کسے بدیں اعتبار یزید و بنقص گوید شاید چنانکہ شافعی و قوم متصوفہ رحمہ اللہ علیہم گفتہ اند چنانچہ جمیلے باشد مریض شود آن رنگ سرخی رخسارہ آن تری آب و آن برآمد کہ چشم از و رفتہ است اگر گوئی نقصان شد شاید و اگر ہمان ست شاید۔

ابو عبداللہ محمد بن خفیف الشیرازی

قولہ ومنهم ابو عبد الله محمد بن خفيف الشيرازي رحمه الله صحب رويما والجريري وابن عطاء وغيرهم مات سنة احدى وتسعين وثلاثمائة شيخ الشيوخ واوحد وقته و بعضے ازان جوانمردان چالاک و بندگان پاک بیباک عبداللہ خفیف است رحمہ اللہ مصاحب بسیار مشائخ بود یکے ازان ابو محمد رویم و جریری و ابن عطا تیاریخ سیصد و نود و یک سال اختیار را اختفا عن اعین الناس کردہ بحجرۂ خلوت بخدائے خویش یگانہ گشت شیخ شیوخ بود آن مرد بود کہ مشائخ را ارشاد کند صاحب قول بود و سرور طائفہ و یگانۂ روزگار خویش بود قوله قال ابن الخفيف رحمه الله الارادة استدامة الكد وترك الراحة ابن خفیف رحمہ اللہ گفت ہر کہ مرید و طالب خدا شد کارش جز این نباشد کہ ہمہ کد و مشقت را اختیار کرد و ہمہ راحتہا را بکلی وداع کند

قوله وقال ليس شئ اضر بالمريد من مسامحة النفس فى ركوب الرخص وقبول التاويلات گفت ہیچ شے زیانکارتر مر مرید را ازین نیست کہ مسامحت بانفس بر کوب رخص کند یعنی اختیار رخص کند و بانفس مسامحت کند و قبول تاویل کند یعنی کہ مردمان کنند انچہ فقیہان کردہ اند در استبرا و زکواۃ و غیر آں و دیگر تاویلاتے میان صوفیہ است مباشر آن ہم نشود قوله وسئل عن القرب فقال قربك منه بملازمة الموافقات وقربه منك ودوام

التوفیق عبداللہ خفیف را رحمہ اللہ از قرب پرسیدند کہ چہ معنی دارد قرب گفت قرب تو عبارت ازان باشد کہ ملازمت دران کنی کہ در و رضاے اوست و قرب او بتو عبارت ازین ست کہ ترا موفق بعبادات و طاعات کند ملازمت موافقات چہ معنی دارد احتمال میکند یکے ہمیں کہ مرد متعلم متفقہ گوید کہ عبادت او کنی و امر و نہی او بجا آری این قرب تو باشد دیگر یکے با یکے موافقت کند چہ باشد یعنی بہتر منقلبی او ترا بگرداند تو بدان بگردی و دیگر سبب میگوید سبب مراد میدارد و ہر کہ با یکے بجان و تن نزدیک باشد او را موافقت او ضروریست این مراد میدارد کہ او بجان و تن باخود بشہود و وجود او نزدیک است و ملازمت موافقت میگوید اینجا سخنے است و ریغ ندارم نزدیک من قرب عبارت ازین ست انہ سبحانہ مع کل شیء لا بمقارنۃ و غیر کل شیء لا بمزائلۃ فافہموا غنتم **قولہ** سمعت اباعبداللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ یقول ربما کنت اقراء فی ابتداء امری فی رکعۃ واحدۃ عشرۃ آلاف مرۃ قل ھو اللہ احد و ربما کنت اقرا فی رکعۃ واحدۃ القران کلہ و ربما کنت اصلی من الغداۃ الی العصر الف رکعۃ واز عمل خویش برائے ارشاد مریدان گفتہ است و در اول کار در یک رکعت دہ ہزار بار اخلاص میخواندم و بسا بودے در یک رکعت تمام قران خواندمے و بسا بودے از بامداد تا عصر ہزار رکعت میگذاردم این ہمہ در ابتداے کار بود و بعد آنکہ استقامت یافت تا چہ بود **قولہ** سمعت اباعبداللہ بن باکویہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت اباحمد الصغیر رحمہ اللہ یقول دخل یوما من الایام فقیر فقال للشیخ ابو عبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ بی وسوسۃ فقال الشیخ عھدی بالصوفیۃ یسخرون من الشیطان والان الشیطان

یسخر منهم شخصی بر عبدالله خفیف رحمه الله گفت که مرا وسوسه هست گفت پیش ازان چنین بود که شیطان مسخرهٔ صوفیان بود اکنون صوفیان مسخرهٔ شیطان گشتند حاصل سخن او اینست که او همواره در تصرف شیطان است شیطان بر و تسلط یافته است چو او تسلط یابد هر آئینه در نفس وسوسه بسیار شود تدبیر دفع او نفرمود مگر لاقابلش دانست یا آنکه اشارت برین کرد که تو خود را بکاری داده آن کارها میکنی که دران مراد شیطان باشد آن کارها بگذار تا دولت بجا آید **قوله وسمعته یقول** سمعت ابا العباس الکرخی رحمه الله یقول سمعت اباعبد الله بن خفیف رحمه الله یقول ضعفت عن القیام فی النوافل فقد جعلت بدل کل رکعت من اورادی رکعتین قاعدا للخبر صلوة القاعد علی النصف من صلوة القایم عبدالله گفته است من ضعیف شدم که نماز نافله را ایستاده نمی توانم گذارد بدل هر رکعتی که ایستاده می گذارم دو رکعت نشسته می گذارم که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است صلوة قاعد نصف صلوة قائم تا جبر نقصان شود

الحسین بندار بن الحسین الشیرازی

قوله ومنهم ابوالحسین بندار بن الحسین الشیرازی رحمه الله کان عالما بالاصول کبیرا فی الحال صحب الشبلی رحمه الله مات بارجان سنة ثلاث وخمسین وثلثمائة و بعضی ازان شهوران میدان عبودیت و سرگردان همچو گوی در محال ربوبیت ابوالحسن بندار شیرازی است رحمه الله عالم باصول قوم بود و حالی بزرگ داشت علم اصول کرا میگویند آن علمی که بمسلک و مقصد نسبت برد و باستعمال آن علم بمقصود رسند بدانچه اکتساب دل درست و بدان این اصول است و علم ایشان را علم اصول گویند مصاحب شبلی رحمه الله بتاریخ سیصد و پنجاه و سه سال خواست بسر بوح و قدوس متصل گردد از قاب قوسین او ادنی نصیبه یابد و موضع موت او را ارجان بود **قوله قال بندار**

بن الحسین رحمه الله لا تخاصم لنفسك فانها ليست لك
دعها لما لكها يفعل بها ما يريد بندار رحمہ اللہ گفتہ است برائے نفس را
برائے لذت برائے ایثار خط اورا جاہی و مالی و جنسی و درہمی مخاصمہ مکن زیرا کہ
نفس ملک تو نیست کس تو نیست ترک آر اورا و اورا بمالک او بسپار ہرچہ خوش
آید بکند قوله وقال بندار رحمه الله صحبت اهل البدع توريث
الاعراض عن الحق با اہل بدعت صحبت کردن البتہ نتیجہ این بار آرد از حق اعراض
کنند اہل بدعت قومے باشند کہ برائے خویش و ہوائے نفس خویش کارے
کنند قوله وقال بندار رحمه الله اترك ما تهوى لما تامل ہرگہ برائے خود
و ہوائے نفس خویش کارے کنی ہر چیزے کہ امیدواری یعنی اگر خواہی کہ خدا نصیبہ
شود و وجدان مقصود باشد ہوائے نفس را ترک کن۔

قوله ومنهم ابوبكر الطمستانی رحمه الله صحب ابراهيم ابوبکر الطمستانی
الدباغ رحمه الله وغيره وكان اوحد وقته علماً وحالاً مات
بنيشابور بعد سنة اربعين وثلاث مائة و بعضے ازان داودہندگان
ملت احمدی و سرباز زندگان در پس سنت نبی ابوبکر طمستانی است رحمہ اللہ مصاحب
ابراہیم دباغ رحمہ اللہ بود و جز او مشائخ دیگر او علم صوفیان و حلل ایشان یگانہ روزگار
خویش بود و از متن این جہان رستہ بروح و ریحان آن عالم بطرب و نشاط پیوستہ
بتاریخ سنہ صد و چہل سال قوله قال ابوبكر الطمستانی رحمه الله النعمة
العظمى الخروج من النفس والنفس اعظم حجاب بينك وبين الله
تعالى نعمتے عظیم تر است ورائے ہمہ نعمت ہا است انیست کہ از وجود
وہم ہستی خود برون آئی و توئی تو و بود تو ہیچ حجابے میان تو و میان خدائے تو
ازین غلیظ تر و بدتر نیست قوله سمعت اباعبد الله الشيرازی رحمه الله

یقول سمعت منصور بن عبد اللہ اصبہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الطمستانی رحمہ اللہ یقول اذا ھم القلب عوقب فی الوقت وطمستانی رحمہ اللہ گفتہ است چو از دل اندوہگین شد بسبب من الاسباب کہ آن سبب نسبت بمقصود او ندارد عقوبتے در وقت او شد کہ صوفی را ہیچ عقابے بالاتر از پریشانی و تشتت دل نیست قولہ وقال الطریق واضح والکتاب والسنۃ قائم بین اظہرنا وفضل الصحابۃ معلوم لسبقھم الی الھجرۃ ولصحبتھم فمن صحب منا الکتاب والسنۃ وتقرب عن نفسہ والخلق وھاجر بقلبہ الی اللہ فھو الصادق المصیب و طمستانی رحمہ اللہ گفت راست رہ پیدا است و رہ رفتن در کتاب و سنت چنانچہ مطلوب است مذکور و سطور و آن پیش ما و فضل صحابہ معلوم از اولیاے دیگر زیرا چہ ایشان در ہجرت از ہمہ سابق اند ہجرت یکے آنکہ از مکہ بمدینہ رفتند و دوم آنکہ از خود بدر شدند و برہ خداوند تعالی رفتند و بنا برین کہ صحبت با مصطفی داشتند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کہ میان ما صحبت کتاب و سنت کرد یعنی آنچہ در کتاب و سنت است برہیزی او دین را سلوک کرد و از نفس خویش جدا شود از خلق بدل خویش بخدا ہجرت کند ہمانچہ بالا گفتہ ام ہجر دو است پس او صادق در رہ سلوک است و او بصواب رسیدہ است در فضل سالکان در سلوک این گفتار چہ معنی داشت این گفتار لایق مذکران است حاصل کلام می گویم آنچہ در کتاب و سنت است مرد طالب عامل بداں باشد و معتقد صحابہ رضی اللہ عنہم و مطیع ایشان بود و از ہواے نفس خویش جدا شدہ اینچنیں کسے را صادق گویند اینچنین کسے را گویند چنانچہ باید ہمچنان در رہ می رود۔

پیروی

قولہ ومنھم ابو العباس احمد بن محمد الدینوری رحمہ اللہ

ابو العباس احمد بن محمد الدینوری

صحب یوسف بن الحسین وابن عطاء والحریری رحمه الله وکان عالما فاضلا ورد نیسابور واقام بها مدة وکان یعظ الناس وینکلم علی لسان المعرفة ثم ذهب الی سمرقند ومات بها بعد الاربعین ثلاثمائة و بعضے ازاں موتمنان ومعتمدان کہ عمل بحق امانت کردند از مبدء کار تا منتہی کار استقامت یافتہ ابو العباس احمد دینوری است رحمہ اللہ مصاحب یوسف حسین وابن عطا وحریری بود رحمہم اللہ وعالم بود بعلوم قوم فاضل بود در میان خویش در نیشاپور آمد وچند گاہے آنجا ماند وکارش این بود مردمان را پند دادے وسخن در معرفت گفتے نمیدانم در معرفت میسر نیست بعدہ در سمرقند رفت وہمانجا بسنہ اربع سیصد چہل سال از قشر بشریت منسلخ شد وبحق وحقیقت متصف گشت **قوله** قال ابو العباس الدینوری رحمه الله ادنی الذکر ان تنسی ما دونه نهایة الذکر ان یغیب الذاکر فی الذکر عن الذکر کمترین مراتب ذکر آنست کہ دون مذکور ترا فراموش شود ونہایت ذکر ذاکر در ذکر آنست کہ از ذکر غائب شود یعنی چون ذکر گفت ما دون مذکور منسی گشت این مرد در عین ذکر از ذکر غائب شد بعین مذکور رسید این نہایت ذکر باشد محققانہ می گوید اما اگر اینجا این عنایت کند کہ ذاکر در ذکر از ذکر غائب شود دوم ذکر را بمعنی مذکور دارند در عین ذکر بمذکور رسید واز مذکور غائب شود او با مذکور خود یکے گردد زندیقے می مردکسے اورا گفت بگو لا اله الا الله ان زندیق گفت لا اله الا الله گفتن سہل است لا اله الا الله باید شد مرد کہ زندیق است اما سخنے درستے گفتہ است **قوله** وقال ابو العباس رحمه الله لسان الظاهر لا یغیر حکم الباطن آنچہ بظاہر میگوی آں حکم باطن تست آنچہ در باطن تست آن بزبان می آید واگر نہ سد میان زبان ودل آید در زبان چیز دگر میگوی ودر دل چیز دگر میگذرد معنی دیگر یعنی آنچہ بزبان گوئی باید حکم باطن تو

باشد دیگر لا الہ الا اللہ کہ میگوی باید کہ آن بشرط خویش در دل تو باشد و بزبان تو همان رود قوله وقال ابو العباس الدینوری رحمه الله نقضوا ارکان التصوف وهدموا سبیلها وغیروا معانیها باسامی احدثوها وسموا الطمع زیادة وسوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق شطحا والتلذذ بالمذموم طیبة واتباع الهوای بتلا والرجوع الی الدنیا وصولا وسوء الخلق صولة والبخل جلادة والسوال عملا وبذاءة اللسان ملامة وما کان هذا طریق القوم دینوری رحمه الله گفته است ارکان تصوف را از انچه بود نقص کردند و ره طریقت را خراب کردند و معانی سبیل سلوک را تغییر کردند بنامهاے دگرکه ایشان از خود پیدا کردند قوله وسموا الطمع بیان آن تغییر و نقض را میگوید که طمع را زیادت نام نهادند یعنی قناعت بود بهر چه بود بران طمع کردند و آن طمع را زیادت نام نهادند که زیادت فراغت باشد و زیادت وسعت باشد چنین بکسے رسد و سوء آداب را اخلاص نام نهادند بر روے یکے سخنے زشتے میگوید و آبروے یکے می ریزد و این را اخلاص نام نهادند و خروج از حق شود برآمده سخن گوید و این را شطح نامند یعنی چنانچه بایزید سبحانی ما اعظم شانی گفته است وحین انا الحق گفت و ایشان را شطح بود دیگرے شانی هم گوید خروج از حق و شطح نامند و شے مذموم هست نفس بدان لذت بگیرد و نام می نهد کہ طیبت نفس است نفس ملول است قدرے طیبت کنم تا ملالت برود باز بطیب نفس بخدا مشغول شوم و پس روی هوا کنند و گویند ابتلا من الله است و بدنیا باز گردانند و اسباب دنیا گرد آرند و هوی را نام و گویند این وصول است ما واصل شدیم هر چه کنیم ما را زیانے نیست خوش باشد و بدنیا میلے و رغبتے کنند و این را وصول نامند و بد خلقی را حمله دینی گفتند

که برای خدای را سخنی می گویم و بخل را و منع عطا را دلاوری نام کردند یعنی نفس کریم و منع جائزه غزا است اما ازان بخیل و دلیر این بخل را دلیری نام کردند و خواست راکسب نام نهادند خواست کنند گویند کسبی است که می کنیم هرچه خوش آید بگوید بروی یکی نداند که از دهن چه بیرون می آید این را ملامت نام نهادند گویند برای خدای را ملامت میکنم و این ره این قوم صوفیه نیست

ابو عثمان سعید بن سلام المغربی

قوله ومنهم ابو عثمان سعید بن سلام المغربی واحد عصره ولم یوصف مثله قبله صحب ابن الکاتب وحبیبا المغربی وابا عمرو الزجاجی ولقی النهرجوری وابن الصایغ وغیرهم رحمهم الله مات بنیسابور سنة ثلاث سبعین وثلاثمائة واوصی ان یصلی علیه الامام ابو بکر بن فورك رحمه الله و بعضے ازان نزد بازان بساط و پاکبازان اهل معرفت ابو عثمان سعید مغربی است رحمه الله یگانهٔ روزگار خویش بود چنانچه اورا صفت کرده اند در علم حقایق و معارف در زمانهٔ او دیگری را نکرده اند مصاحب ابن کاتب و مغربی و ابو عمرو زجاجی و نهرجوری و ابن الصائغ و غیر ایشان مشایخ دیگر را بوده رحمهم الله و در نیسابور بتاریخ سیصد و هفتاد و سه سال از عالم تقیید بعالم اطلاق شد و مهه عمر بر وفاق سنت و سلف صالح رفت وصیت کرده بود پس از آنکه از ترک انسانی افتراق کرد و بوصل حقیقت را منزل ساخت که ابن فورک رحمه الله بر جنازهٔ او نماز گذارد قوله سمعت الاستاذ ابا بکر بن الفورك یقول کنت عند ابی عثمان المغربی رحمه الله حین قرب اجله وعلی القوال الصغیر یقول شیئا فلم تغیر علیه الحال اشرنا علی علی بالسکوت ففتح الشیخ ابو عثمان عینیه وقال لم لا یقول علی شیئا فقلت لبعض

الحاضرین سلوه وقولوا علی ما یسمع المستمع فانه احتشمه فی
تلك الحالة فسلوه فقال انما یسمع من حیث یسمع وکان فی الریاضة
کبیر الشان ابن فورک میگوید رحمه الله نزدیک ابو عثمان رحمه الله در وقتیکه
قیر بوی کارش آخر رسید و قوالے بود او را علی صغیر میگفتند پس او سرودے میگفت بعد آنکه حال او متغیر
شد یعنی در شرف موت افتاد بر علی قوال باشارت گفتم که خاموش شو او عثمان رحمه الله چشم کشاد و گفت علی چرا
چیزے نمیگوید چه ماند پس فورک رحمه الله مر حاضر از اگفت پرسید او را متمع بر کدام چیز سماع می شود
یعنی چه نقد وقت است که سماع می شنود من احتشام کردم چه دران حالت نتوانستم
پرسیدن گفت تا می شنویم از انچه می شنوانند یعنی سخن محبوب از محبوب و از محبوب
او می میگوید من می شنوم او نمیگوید خدا میگوید من از خدا می شنوم
قوله وکان فی الریاضة یعنی در ریاضت مبالغتے داشت
قوله وقال ابو عثمان رحمه التقوی هو الموقوف علی الحدود ولا تقصروا
فیها ولا تتعدوها گفت تقوی وقوف بر خداست یعنی همان مقدار که شارع حدے
نهاده پیشتر ازوی نروی و پیشتر ازوے نمانی و هرچه در تقوی مبالغه کنند همان ست
که ایشان بر حداست قوله وقال من آثر صحبة الاغنیاء علی مجالسة
الفقراء ابتلاه الله تعالی بموت القلب هر دے که باصفا و نور شده است
اگر صاحب او صحبت فقرا گذاشت و صحبت اغنیا اختیار کرد خدائے
تعالی او را مبتلا بموت قلب کند عظیم بلائے است موت دل ازین آفتے
وفتنه بدتر نباشد دل هر که مرد صاحبش مردار گشت و دل مرده باز نزید فردا
آمنا و صدقنا حشر اجساد است حشر قلوب نیست دل هر که مرد باز نزید و دل
هر که زنده شد هرگز نمیرد چنانچه گفته اند سرا خفته دلها بیدار

قوله ومنهم ابو القاسم ابراهیم بن محمد النصرآبادی

ابو القاسم ابراهیم بن محمد
النصرآبادی

رحمه الله شیخ خراسان فی وقته صحب الشبلی وابا علی الروذباری و
المرتعش رحمهم الله جاور بمکة سنة ست وستین وثلاثمائة و
مات بها سنة سبع وستین وثلثمائة وکان عالما بالحدیث کثیر الروایة
وسیکے ازان بزرگان که اختیار عادت جز بکل کرد وبا او وبا ہمہ خود سیکے گشت ابو القاسم
ابراہیم نصرآبادی است رحمه الله در وقت خود شیخ خراسان بود با شبلی وباروذ
وبا مرتعش رحمهم الله مصاحب بود وشصت کوشش سال مجاور مکه بود وہم در حرم
تاریخ سیصد وشصت وہفت سال زاله گداخته بدریا پیوسته است وعین دریا
گشت ومرد محدث بود از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بسیار حدیث را روایت
کردے قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت
النصرابادی رحمه الله یقول اذا ابدا لك شیء من بوادی الحق
فلا تلتفت معها الی جنة ولا الی نار فاذا رجعت عن تلك الحال فعظم
ما عظمه الله تعالی نصرآبادی رحمه الله گفته است چو بوادی حق پیدا شود یعنی انچه از
خدا به بنده می رسد از تجلیات وکشوفات با آن شهود سوے بہشت ودوزخ التفات
نیفتد بعد آنکه از ان حال باز گردی پس آنچه خداوند سبحانه وتعالی
تعظیم کرده است تو هم بتعظیم آن باز آئی یعنی حالت بوادی حقیقت حالتے است
آن حالت این تقاضا کرد که هیچ چیزے التفات نیفتد او غرق از حالت است او
جز آن چیزے دیگر نمی بیند وخواهد البته بمقتضاے آن باشد چو از ان باز گردد در حسب
آن رفتن معامله عرفانیست انچه خدا معظم کرده است آنرا معظم دارد چنانچه در ان قصه
بهیچ التفات نبود چون باز آید بدان بے التفاتی نماند آنرا اصلے نسازد بدان نوعے بنیاد
نهد اگر چنین اتفاق افتد که از ان بوادی مراجعت نیست آن زمان مرد با خود نیست
زمرا صلاحیت تکلیف نمانده است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله

یقول قیل للنصرابادی رحمه الله ان بعض الناس تجالس النسوان
ویقول انا معصوم فی رویتهن فقال ما دامت الاشباح فان الامر
غالب والنهی باق والتحلیل والتحریم مخاطب به ولن تجتری علی الشبهات
الامن هو تعرض المحرمات واز نصرآبادی رحمه الله پرسیدند چه گوئی در باب
مردمانے که با زنان نشینند گویند که ما معصومیم در دیدن ایشان و در ما وهم خیالتے نمانده
است گفت تا آنکه این اشباح با هوش و عقل باقی است و قایم بصفت خویش
است پس امر و نهی بر و باقی است و تکلیفات شرعی ثابت و مستقیم است و تحلیلے و تحریمے
که از شرع آمده است او بدان مخاطب است آرے گویم نفس او مزکی است چشم
او صاف است اما با این هم از روے شرع چه گوئی بر اجنبیه نظر رواست اما اگر او
محو نیست نابود کرده است از جمله بشریت بهمه وجه نظر او با وے نمانده است او نمی بیند
و کسے پیش او نمی آید دیوارے است نزدیک او و سنگے است پیش او حکایت بایزید
و فاطمه نیشاپوری معلوم است دیگر مشائخ رضوان الله علیهم اجمعین حکمے می فرمایند انچه کلی
است ان میگویند که علی العموم بران مباشر باشند اما اگر در چیزے کسے مخصوص است
آن در گفتار نیست و هیچ کے بشبهات دلیری نکرد یعنی موضع که وهمے و گمانے هست
مگر آنکه او متعرض محرمات افتاد قوله وسمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول قال النصرابادی رحمه الله اصل التصوف بالخلق وملازمة الکتاب
والسنة وترک الاهواء والبدعة وتعظیم حرمات المشائخ ورویة
اعذار الخلق والملازمة علی الاوراد وترک ارتکاب الرخص والتاویلات
نصرابادی رحمه الله گفته است اصل تصوف بخلقے است که بدان خلق رسول الله صلی
الله علیه وسلم متصف است و بدانچه کتاب و سنت است ملازمت بران باشد
و ترک هوا ها و بدعتها کند هوا انچه نفس آرزو دارد و بدعت سلوک بصفتے که کتاب و سنت

بدان ناطق نیست و پیران که مرشدانند و هادیانند تعظیم ایشان کنند و هرچه کسے کند نظر به عذر او کند او را بدان معذور دارد و وردے که ازان طالبان و مریدان ماست و انچه از پیران تلقین یافته است بران ملازمت و مداومت کند طالب متصوف مرید بین وصف باشد که گفتیم سرانجام صوفی گردد و انچه مردم رخصت کرده اند در شرع و حیله و تاویلے ساخته اند ازان محترز و ممتنع باشد طعام هر روز خوردن و بسیر خوردن مردم مرخص است شخص متوصل طالب چند روز نخورد و آن روز که خورد تقلیل خورد طالب متصوف هرچه بر نفس او اشق باشد اختیار او همانست

قوله ومنهم ابوالحسن علی بن ابراهیم بن الحصری البصری رحمه الله سکن بغداد عجیب الحال واللسان شیخ وقته ینتمی الی الشبلی علیه الرحمة مات ببغداد سنة احدی وتسعین وثلثمائة و بعضے ازان جوانمردان و بازندگان این جهان ستبعین وآن جهان حضرت رب جبار ابوالحسن علی حصری است رحمه الله ساکن بغداد بود حالے عجیب داشت و بیان خوشے شیخ زمانه خویش بود نسبت به شبلی کردے رحمه الله از مستر شدان او بود علم حال ازو گرفته بود و هم در بغداد بتاریخ سیصد و نود و یک سال خواست از محبس برهد از اوصاف حیوانی خلاص یابد بسکون و قرار پیوندد و در عالم معانی رسد قوله قال الحصری رحمه الله الناس یقولون الحصری لا یقول بالنوافل وعلی اورادمن حال شباب لو ترکت رکعة لعوتبت حصری رحمه الله گفته است مردمان چنین گویند حصری بعبادات نوافل قایل نیست کسے را نمی دهد همین فرائض بجامی آرد و بذکر و مراقبه مشغول باشد چنانچه کبراویان می کنند و من پیر گشته ام در حالت جوانی که ورد گرفته ام اگر دوگانه ازان ترک آرم از خدا بر من عتاب برسد و عتاب بچند معنی است یکے

ابوالحسن علی بن ابراهیم الحصری البصری

صفائی وذوقے کہ داشت بدان صفا وذوق نماند ومقابلہ آن آفتے برسد یا آنکہ خدا بغیر واسطہ اورا عتاب بے کند چہ باشد کہ کارے برائے ما میکردی گذاشتی اگر او ازین قوم است یا بزبان مریدے ومسترشدے عتابی کنند تا بدو رسد **قولہ قال** ومن ادعی فی شئ من الحقیقۃ کذبتہ شواھد کشف البراھین ہر کہ دعوی کشف حقیقت کرد شئ ما عُ شواہد ظاہر وبراہین معاملہ مصدق وگواہان صدق اند واگر برخلاف تقاضا کشف وباشد ایشان مکذبان حال او بودگفتہ اند چون معاملہ نباشد سخن آشنا ندارد۔

قولہ ومنھم ابو عبد اللہ احمد بن عطاء الرودباری ابو عبداللہ احمد رودباری

رحمہ اللہ ابن اخت ابی علی الرودباری رحمہ اللہ شیخ الشام فی وقتہ مات بصور سنۃ تسع وستین وثلاثمائۃ وہیکے ازان غریقان بحار حقایق ودارستگان ذوایق وعلایق ابو عبداللہ احمد رودباری است رحمہ اللہ خواہرزادہ علی رودباری درزمانہ خویش بولایت شام شیخ وقت او بود تاریخ سیصد شصت نہ سال غوک دریائے قلزم فرصت آن یافت وسر از دریا بیرون کشد واز نشو ونماے خود حکایتے کند مقید بمطلق پیوند ومطلق حکایت خویش بزبان خویش خود گفت **قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ** یقول سمعت علی بن سعید المصیصی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن عطاء الرودباری رحمہ اللہ [illegible] راکبا جملا فغاصت رجلا الجمل فی الرمل فقلت جعل اللہ فقال لی جعل اللہ احمد رودباری رحمہ اللہ گفت بر شترے سوار بودم پاہاء شتر در ریگ رفت خدایرا بہ بزرگی یاد کردم جمل ہم گفت جل اللہ وخدایرا بہ بزرگی یاد کرد **قولہ وکان عبد اللہ الرودباری** رحمہ اللہ اذا دعی اصحابہ الی دعوۃ فی دور السوقۃ ومن لیس من اھل التصوف لا یخبر الفقراء وکان یطعمھم شیئا فاذا فرغوا

السوقیۃ

اخبرهم و مضى بهم فكانوا قد اكلوا في الوقت ولا يمكنهم ان يمدوا
ايديهم الى طعام الدعوة الا بالتعزز وانما كان يفعل ذلك لئلا يسوء
ظنون الناس بهذه الطائفة فيأثموا بسببهم و ابو عبد الله رودباری رحمه الله
چون بطعامے دعوت شدے کسے طلبیدے وآن داعی ازین قوم نبودے کسے
ازاہل بازار بودے یا از طائفہ دیگر فقرا را ازین دعوت خبر نکردے وطعام خود ایشان
را خوانیدے پس آنکہ ایشان طعام بقدر حاجت خود خوردہ می بودند ایشان را
خبر کردے کہ شما را فلان جا طلبیدہ اند روان شوند غرض این داشت چوں ایشان
طعام وقت خویش فارغ گردند ایشان دست بدان طعام بشہوت و شدت و رغبت
نیندازند و اگر یک لقمہ برگیرند بتعذر گیرند تا مردمان را در حق ایشان گمان بد نرود ندانند کہ
مردمانے اند کہ طعام بسیار بشہوت میخورند و بسبب آن ایشان بزہ کار نشوند اینجا چند
سخنے ہست چہ باشد یکے طعام برائے تو پخت و تو طعام او نخوری نہ آنکہ پختہ آن بیچارہ
ضائع شود و دیگر مطلوب او انیست گر سنہ طعام بخورد مزیدے او را شود ثوابے
زیادہ شود و دیگر مردمانے طعام خوردہ و دست تخییر آن بر طعام دراز نمی کنند و
مردمان دانند کہ اینچنین اند کہ خورا نند از بعضے صوفیان چنین شنیدہ ام و دیدہ ام اگر
جائے رفتند در خانہ طعام نمی خورند گفتند آن بیچارہ برائے ما طعام پختہ است اگر
طعام او نخوریم او بے دل شود و اگر اینجا بسبب معتاد نخوریم کسے تا چہ گمان برد قوله
وقيل كان ابو عبد الله الرودباري يمشي على اثر الفقراء يوما ولذا كانت
عادته ان يمشي على اثرهم وكانوا يمضون الى دعوة فقال انسان
يقال هؤلاء المتحلون وبسط لسانه فيهم وقال في اثناء كلامه
ان واحدا منهم استقرض مني مائة درهم ولم يرد ها ولست
ادري اين اطلبه فلما دخلوا دار الدعوة قال ابو عبد الله الرودباري

رحمه الله بصاحب الدار وكان من محبي هذه الطايفة ايتني بمائة
درهم ان اردت سلوة قلبي فاتاه به في الوقت فقال لبعض اصحابه
احمل هذه المايه الى البقال الفلاني وقل له هذه المائة التي استقرض
منك بعض اصحابنا وقد وقع له في التاخير عذر وقد بعثه الان
فاقبل عذره فمضى الرجل وفعل فلما رجعوا من الدعوة اجتاز والمحاوت
البقال فاخذ البقال في مدحهم يقول مثل هولاء السادات الثقاة
الامناء الصلحاء ابو عبدالله رارحمه الله شخصے از محبان او با اصحاب استدعا
کرد وعادت او در مشیت این بود در پس اصحاب در پے ایشان رفتے یارانش
می رفتند و او عقب شده می آمد شخصے بقالے فریاد کرد گفت ایشان قومے
اند که محرمات را حلال می پندارند یارے ازین قوم که می رفتند صد درم قرض کرده است
و آن بوعده نرسیده است بقال بحسب آنکه خلاف وعده شده است ایشان
را متحمل میگفت ابو عبدالله رحمه الله ساکت گذشت در خانهٔ آن داعی که صحب
قوم بود رسید در آمد در خانه او بروے گفت صد درم برائے من بیار اگر سکون
دل می طلبی مرد در حال صد درم پیش شیخ شمرد شیخ بدست یارے داد گفت برو
آن بقال را بده بگو که این قرض فلانیست بستان چون شیخ ازانجا بازگشت گذر پیش دکان
آن بقال کرد آن بقال آغاز کرد که این قوم امنا و صلحا و دیندار چنین و چنانند غرض
ازین حکایت این بود که بترک معامله مستحل خوانند و ایشان معامله امنا و صلحا خوانند
فعلی هذا رد و قبول خلق را اعتبارے نیست و آن حکایتے که من قبل نبشتم مگر ہمیں مطلوب
داشت آنکه این قومے اند که ایشان بطرفے می باید گذاشت البته نباید گذاشت
که ایشان بوہمے بزد کار شوند ایشان قومے لایعبا بہ اند قوله وما في هذا الباب
قال ابو عبدالله الرودباري رحمه الله اقبح من كل قبيح صوفي

شیخ بدترین جملہ بداں صوفی شیخ است این سخن در کتاب ذکر بجنید رحمہ اللہ نسبت کردہ اند اکنون باین سخن ہمان سخن جنید رحمہ اللہ میگفت یا اتفاقی ہمان سخن جنید رحمہ اللہ این گفت

قوله هذا ذكر جماعة من شيوخ هذه الطائفة كان الغرض فى ذكرهم فى هذا الموضع التشبيه على انهم مجتمعون على تعظيم الشريعة متصفون بسلوك طرق الرياضة مقيمون على متابعة السنة غير مقلين بشئ من اداب الديانة متفقون على ان من خلا من المعاملات والمجاهدات ولم يبين امره على اساس الورع والتقوى كان مفتريا على الله سبحانه فيما يدعيه مفتون هلك فى نفسه واهلك من اغتر به ممن ركن الى اباطيله ولو تقصينا ما ورد عنهم من الفاظهم وحكاياتهم ووصف سيرهم مما يدل على احوالهم لطال به الكتاب وحصر منه الملال وفى هذا تقاعد الذى لو حنا به فى تحصيل المقصود غنية وبالله التوفيق فاما المشايخ الذين ادركناهم والذين عاصرناهم وان لم يتفق لنا لقياهم مثل الاستاذ الشهيد لسان وقته واوحد عصره ابى على الحسن بن على الدقاق والشيخ نسيج وحده فى وقته ابى عبد الرحمن السلمى و ابى الحسن على بن جهضم مجاور الحرم والشيخ ابى العباس القصاب بطبرستان واحمد الاسود بالدينور وابى القاسم الصيرفى بنيشابور وابى سهل الخشاب الكبير بها ومنصور بن خلف المغربى وابى سعيد المالينى وابى طاهر المخندى قدس الله ارواحهم وغيرهم فلو اشتغلنا بذكرهم وتفصيل احوالهم لخرجنا عن

المقصود فی الایجاز وغیر ملتبس من احوالهم حسن سیرهم فی
معاملاتهم وسننهم وتجری من حکایاتهم طرف فی مواضع من هذه
الرسالة انشاء الله تعالی شیخ قدس الله سره العزیز نخست فرموده بود نادانرا
در احوال این طائفه حیرتے نه وزبان دراز کرده چیزے گویند براے آن چیزے
ذکر کرد وسیرت ومعاملت ایشان در بیان آورد تا معلوم گردد ایشان اینچنین طائفه
اند مردم از برکت اصطحاب ایشان ومواجید ومطالب ایشان باز نمانند
نخست آن چندے را گفت وهمه را نگفت از جهت آنکه طال الکتاب ویورث
الملال وآنانے که در عصر شیخ بودند بعضے ایشان را دریافت وبعضے را شنید اگر
ایشان را هم گوید کتاب دراز گردد اکنون خواست وشرطے احوالے ومقامے
که ازان ایشانست بیان کند شروع دران کرد وبالله التوفیق.

باب (۳)

منها تفسیر الفاظ یکہ در بین ہذہ الطائفۃ وبیان ما یشکل

اعلم ان من المعلوم ان کل طائفۃ من العلماء لہم الفاظ یتعملونہا انفرادا بہا عن من سواہم وتواطؤا علیہا لاغراض لہم فیہا من تقریب الفہم علی المتخاطبین بہا وتسہیل علی اہل تلک الصنعۃ فی الوقوف علی معانیہم باطلاقہا وہذہ الطائفۃ تستعملون الفاظا فیما بینہم تصدوا بہا الکشف علی معانیہم بعضہم علی بعض اجمال والستر علی ما بینہم فی طریقتہم لیکون معانی الفاظہم مشتبہۃ عن الاجانب غیرۃ منہم علی اسرارہم ان یشیع فی غیر اہلہا اذ لیست حقائقہم مجموعۃ بنوع تکلف او مجلوبۃ بضرب تصرف بل ہی معان اودع اللہ سبحانہ قلوب قوم واستخلص بحقایقہا اسرار قوم ونحن نرید بشرح ہذہ الالفاظ لتسہیل الفہم علی من یرید الوقوف علی معانیہم من سالکی طریقتہم ومتبعی منہجہم شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نخست الفاظ کہ میان این قوم زیادہ است کہ اطلاقات محاورات خویش میگویند شروع کرد واز گفتار ہا مقدم داشت زیرا کہ ایشان ہیچ مقدمہ باشد این علم را چنانچہ در ہر وقتے مقدمہ رفتہ است ہر الفاظ چنانچہ در اصول فقہ خاص گویند عام گویند ودر میان محدثان صحیح وسقیم وضعیف وغریب وکذلک الفاظ دیگر ومیان

منطقیان موضوع ومجموع نقیض عکس نقیض ومیان نحویان مبتدا خبر وغیران در ہر علمے الفاظ وضع کردہ اند کہ بذکر آن الفاظ معہود معلوم شود تسہیل مر سامع را و مر متکلم را سخنے گویند معلوم سامع شود اما این کہ غیرت مستبہم گفتہ است این معلوم نمی شود در کار دین غیرت چہ باشد اما بحقیقت سخن اینست شئ از اسرار فہم کسے نیست و ہر کہ نشنود جز سنگدل نکند وطالب نشود پیش از انکہ بر سد خراب شود طلب از سر او بر ود یا وہ گردد چنانکہ محی الدین ابن اعرابی کرد ہر کہ فصوص خواند طلب خدا کلی از دل او رخت بر بست محاکات ومنازعات ومسامرات ومحادثات ہمہ رخت بر بستند مرد عاطل وضائع وفارغ وچہ کارہ شد پس لابد کلماتے گفتند تا بیانے کہ کند بدان اجابت رہ بیابد حاصل بیان خویش آنچہ شیخ گفت من بعبارت خویش گفتم تو مرد متعلمی این قدر دانستن چہ چیز است۔

وقت قولہ فمن ذلک الوقت حقیقۃ الوقت عند اہل التحقیق حادث متوہم علق حصولہ علی حادث متحقق فالحادث المتحقق وقت للحادث المتوہم یقول آیاتیک راس الشہر فالاتیان متوہم وراس الشہر حادث متحقق فراس الشہر وقت الاتیان ازان کلمات ایشان یکے لفظ لفظ وقت است وقت عبارت ازان است کہ از غیب طاری بر تو طاری شود آمدن او رفتن او بدست تو نباشد تا تقاضاے او پیست بسطے وقبضے انبساطے وانشاطے انحصارے انزعاجے وانزواے ازینجا گفتہ اند الوقت سیف قاطع ای ماضی بحکم سریعا وجایۃ فجاءۃ اینچہ مفہوم ما بود گفتیم شرح سخن شیخ کنیم حقیقی وقت چیست یعنی معنی درستے ازان ادحاوتے از غیب متوہمے یعنی چیزے غیر محسوسے معلوم دل نہ واثر ان چہ حدوث شے محققے شود وحصول آن حادث متحقق ہم در وقت حادث متوہم

یکے مریکے را گفت بر تو سرمہ بیایم پس ایشان حادثے متوہم است وراں شہر حادثے متحقق و آن وقت ایشان است قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول الوقت ما انت فیہ ان کنت بالدنیا فوقتک الدنیا وان کنت بالعقبی فوقتک العقبی وان کنت بالسرور فوقتک السرور وان کنت بالحزن فوقتک الحزن یعنی ہذا ان الوقت ما کان الغالب علی الانسان وقت آنچہ تو بدوی وقت تو ہمان ست قولہ ان کنت بالدنیا فوقتک الدنیا این بیانے کہ شیخ میفرماید وقت دنیا نیست برائے خدا را بشنو شوق و ذوق فرما از دنیا و حکایت دنیا از گوشۂ خانہ غیبی کہ کنیزک ترا باشد بگو ہمانجا بنشند بدارند قولہ یرید بہذا الوقت گفتم آنچہ غالب بر ایشان باشد این نہ بلکہ ہمانچہ گفتیم آنچہ از غیب بر تو طاری شود و بدست تو نبا شد آمدن و رفتن او قولہ وقد یعنون بالوقت ما ہو فیہ من الزمان فان قوما قالوا الوقت ما بین الزمانین یعنی الماضی والمستقبل و مباشر باشد کہ وقت عنایت از چیزے بود کہ او در دو زمانست زیرا چہ صوفیان گفتہ اند حادثہ کہ میان ماضی و استقبال شود ان وقت است ہر عبارتے کہ وقت را بیان خواہد کرد انچہ ما گفتیم مرجع ہمہ برانیست تو قولہ آن بین قولہ ویقولون الصوفی ابن وقتہ یریدون بذلک انہ مشتغل بما ہو اولی بہ فی الحال قائم بما ہو مطالب بہ فی الحین آرے سخن اینست کہ شیخ میفرماید اما اولی چو نہ آید از شوق ہمچنان خیزد مرد بوقت خویش باید متصرف و غالب بر وقت او ست اما اگر اولی و احسن اختیار کند این فضل او آمد نہ حرفت وقت معنی ترجمہ شیخ الصوفی ابن وقتہ صوفی بتیجہ وقت خویش مراد قائلان اینست کہ صاحب وقت مشغولست بچیزے کہ در وقت او بہتر و اولیٰ

است هم توبه بین این وقت گفته است به احسن اولی چونه رود همانچه وقت
اوست هم بران رود قایم باهو بدانچه او مطالب است بتقاضاے وقت این
هم بدان قایم است **قوله** وقیل الفقیر لا یهمه ماضی وقته وآتیه
بل یهمه وقته الذی هو فیه وهم چنین گفته اند آنچه گذشت غم گذشته
نخورد و غم آینده نخورد بلکه در هر وقتی که اوست هم او همان وقتست

رباعی

وی رفت گذشت باز ناید فردا آید و اگر نه آید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش رفته رفت است هر آنچه آید آید

قوله وقیل اشتغال بفوات وقت ماض تضییع وقت ثان
وگفته اند اگر وقت گذشته را دل دهند دران وقتی که توی آن وقت را
ضایع کرده باشی یعنی اگر گذشته بجائے غیر مراد گذشته است اگر در تشویر و فسوس
آن مشغول شوی دران وقتی که توی آن وقتی را ضایع کرده باشی گذشته را هم ضایع
کردی این هم ضایع کردی و کذلک اگر در مدح و ثنا وقت گذشته باشی **قوله**
وقد یرید ون بالوقت ما یصادفهم من تصریف الحق لهم
دون ما یختارون لانفسهم فیقولون فلان یحکم الوقت ای انه
مستسلم لما یبدو من الغیب من غیر اختیار وهذا فیما لیس لله
علیهم امرا او اقتضاء بحق شرع اذا التضییع کما امرت به واحاله
الامر فیه علی التقدیر وترک المبالات بما یحصل منك من
التقصیر خروج عن الدین وبسا باشد که ایشان ازین وقت آن مراد دارند
هرچه از حق بر ایشان آید بغیر اختیار ایشان ایشان بحکم آن باشند پس بگویند
فلان بحکم وقت است یعنی آنچه از حق وارد است او هم بدان مشغول است و آنچه

از غیب برو وارد شده است نفس او هم بدان تسلیم کرده است و هم بدان مسلم
است و این در امورے است که مطالبه شرعی بدو متوجه نیست اگر از آنها است
آن وارد این تقاضا کرد که او را تجاوزے از حد شرع شود اینجا تسلیم و استسلام نیست
و اگر نه خروج از دین شود و از معامله قوم بیرون آید اما این در دل می آید که وقت از امور
قوم و این طائفه اند مرد در حقانی مستغرق اند آن هم می باشند که خلاف شرع باشد در موارد
و استعمال آن از شرع تجاوز شود آن کسے که در صرف تجلیات است وقت خود
بروے بحکم تجلی اوست و متجلی مقهور و مقهور و مغلوب او را حکمے نیست یقلبه کیف یشاء
خضر علیه السلام بحکم تجلی کارے کرده است وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِی گفته وقت طاری
است آید و برود قوله ومن کلامهم الوقت سیف قاطع ای کما ان السیف
قاطع فالوقت بما یمضیه الحق و یجری علیهم غالب صوفیان گفته اند الوقت
سیف قاطع یعنی وقت همچو تیغ برنده است از حق آید و قطع کارے کند که بران آمده
است و برو غالب باشد و از و گذشت صورت ندارد و برین معنی که الوقت سیف
قاطع و فی الوقت السیف القاطع اما الملک و اما الهلک از ان سو وارد ے آید
این را از وے برد غرق بحرے کند که ساحلش نیست از ان بحر یا ملکے بر آید یا در ان
غرق شود قوله وقیل السیف لین مسه قاطع حده فمن لاینه سلم ومن
خاشنه اصطلم کذا الوقت من استسلم لحکمه نجا ومن عارض بترک
الرضا انتکس و تردی و گفته اند تیغ را دو صفت است یکے آنکه یعنی می نماید روشنی
می نماید لختشان می نماید و دوم صفت او تیزی دارد که آن تیزی برنده است هر که
با او ملائمت سد او را بشرط حفظ نگاه دارد و هر که با او بدرشتی پیش آید هلاک شود و ضائع
گردد و حکم وقت هم همین است هر که با او ملایمت کند یعنی بر حکم او رود بشرطه دو صفه
او را نجات شود او را از وقت انتفاعے شود و هر که با او معارضه کند بسهل و برابری کند

خواند بحکم او نرود بشکند و هلاک شود قوله وانشدوا ؎

وکالسیف ان لاینته لان مسه وحدہ ان خاشنته خشنان

انشاد شعرے کردہ است درین معنی حاصل او ہمان معنی کہ بالا رفت اگر با او نرمی کنی مساس او ترا نرم باشد یعنی زیان نکند بلکہ نفع باشد اگر با او مخاشنت وسختی کنی او خود خشن است یعنی سخت است با وے درشتی کردن از درشتی مزاج نباشد قوله ومن ساعده الوقت فالوقت له وقت ومن ناکده الوقت فالوقت علیه مقت واگر وقت برین مساعد آمد بحالتے حسنے و بکارے مستحسنے پس آن وقتست و آنرا وقت نامند واگر بخلاف آید آن وقت نیست آن مقتست وقت ابلیس علیه اللعنت است این تقاضا کرد کہ آدم را علیه السلام سجده نکند وقت او مقت شد قوله وسمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول الوقت مبرد یحقك ولا یمحقك یعنی لو محاك وافناك لتخلصت حین فنیت لکنه یاخذ منك ولا یمحوك بالکلیة وقت مبردے است محک بروے است برتو افتد و ترا بساید و بکوبد بر حکم خود برد اما ترا از خود بکلی نکند کہ اگر ترا سحق کرد صورت فنا گیرد و لیکن ترا آن فنا نکرد کہ ترا بکلی برد ہستی تو با تو گذارد اگر ترا فنا کند و بکلی محو کند دگر چہ می باید اما نمی کند و ترا بتو باز میگذارد این سخن گفته ام لیکن از کرده ترجمه باز گردم

قوله وکان ینشد ؎

کل یوم یمر یاخذ بعضی یورث القلب حسرة ثم یمضی

وکان ینشد ایضا ؎

کاهل النار نضجت جلودہ اعیدت للشقاء لهم جلود

وفی معناه

لیس من مات فاستراح بمیت انما المیت میت الاحیاء

ہر روزے بمن می گذارد و چیزے از من می ستاند و در دل حسرتے می گذارد کہ مرا تمام از من چرا نبرد و خود می رود یعنی چنانچہ معشوقہ بیاید و بخود مشغول کند و باز بگذارد و برود و تمام او از و نیرد قولہ کاھل النّار چنانچہ اہل نار را ہر بار تنہاے ایشان میگداز د باز براے شقاے ایشان را باز جلود دگر شود یعنی تمام ایشان را بکلی نمی برد تا ایشان از عذاب خلاص یابند قولہ لیس من مات فاستراح مثل این چنین نیست شخصے مرد از جملہ رنجہا خلاص یافت بلکہ بدان ماند شخصے در شرف موت جانے می کند و نمی میرد قولہ والکیس من کان یحکم وقتہ ان کان وقتہ الصحو فقیام بالشریعۃ وکان وقتہ المحو فالغالب علیہ احکام الحقیقۃ دانا کسے است کہ بحکم وقت خویش باشد اگر وقت ہشیاری است یعنی از مستی تجلی و کشف بخویش آمدہ و لذت سکر ہا دی باقی بس کار بحکم شرع باشد و ظایفے و اورادے کہ آمدہ است بدان مشغول باشد و اگر وقتِ او بقضا محو کردہ است کہ او را بدو نگذاشتہ است پس غالب بر و احکام حقیقت است او مغلوب بر حکم غالب بر و اینجا اشکالے می آید این سخن ہمان سخن است کہ بالا گفتہ است قولہ وقد یرید دن بالوقت ما یصادفہم من تصریف الحق لھم و شیخ اینجا این فرمود کہ اگر موافق شرع است بر ان رو و اگر مخالف شرع است ترک مبالات بدان کردن خروج از دین است و اینجا ہم چنین فرمود فالغالب علیہ احکام الحقیقۃ چو غالب حقیقت باشد تا حقیقت بر کدام چیز دارد و بکدام سو برد شیخ رحمہ اللہ در بیان وقت چند سخنے فرمود و بعض سخن از سخن دگر غیر آن نمود طالب مسترشد بر چہ قرار گیرد کلی فرمودہ ایم من قبل تمام را ہم بران تطبیق دہ و ہم بران رو

قولہ ومن ذلک المقام والمقام یتحقق للعبد بمنازلتہ من مقام الاداب مما یتوصل الیہ بنوع تصرف ویتحقق بہ بضرب تطلب

ومقاسات تکلف فمقام کل احد موضع اقامته عند ذلك وما
هو مشتغل بالریاضة له وازان کلماتے کہ صوفیہ راست در محاورات ایشان
مقام است ومقام عبارت از کارے وحالے است کہ در تو قرار گیرد و تا بدان
استقامت شود مراد حق حالات حقانی متجدد شوند آنچنانکہ فرجہ وتفرقہ نماید آنرا مقام نامند
وآنچہ شیخ می فرماید بیان کنیم مقام اینست ہر منزلگہ کہ از خدا برو شود یعنی پے در پے
کہ از خدا آید او چیزے از تکلف خود او را با خود دارد مقام ہر کسے آن نباشد کہ او در آن
محل ماندہ است وآنرا ثابت بر خود کردہ است این را مقام نامند نوع تکلف
چہ باشد یعنی حالے بر وطاری شدہ است والبتہ بقصد خویش نمی خواہد آن از و
برود ستم کردہ خود را بران می دارد تا آنکہ باو سے ماند قوله وشرطه ان لا یرتقی
من مقام الی مقام آخر ما لم یستوف احکام ذلك المقام وشرط مقام اینست
کہ ازان بتر نشود تا استیفاے حق او نکند مثلاً یکے را حال توبہ آمد چنانچہ ندم او آن حالت
را متجدد داشت تا آنکہ ندم استقامت یافت توبہ دست داد و بعد آنکہ درین توبہ
خطرہ گناہ از دل رفت لذت گنہ از سینہ او خاست اینجا باشند کہ این مقام توبہ شد
واستقامت این نشود تا آنکہ حال ورع بر و نازل نشود چون حال ورع بر و نازل شود
توبہ مقام گردد اینجا اشکالے می آید تا مادام استقامت توبہ نداشت او ورع نداشت
اگر شئے مائی با او ورع نبود توبہ چونہ شد متعلے شدہ بود او گفت یعنی کمال ورع آن احمق
نداشت کہ ما قید گرفتہ ایم اگر شئی مائی ورع نبود توبہ چونہ شد قوله فان من لا
قناعة له لا یصلح له التوکل من لا توکل له لا یصلح له التسلیم وکذلك
من لا توبة له لا یصلح له الانابة شیخ می فرماید نخست قناعت باید پس
آن توکل وست وہد زیرا چہ شئی مائی توکل در قناعت ہست اگر شئی مائی توکل در و نہ
باشد قناعت نباشد فکذلك التسلیم والرضا قوله ومن لا ورع له لا یصلح

الزهد پس از توبہ بورع آید ورع عبادت از چیست کہ احتمال از مشتبہات کند چوں ورع استقامت یابد توبہ مستقیم شود چوں او در ورع باشد ترک مشتبہات را ورع نامیدند حال زہد بر سالک طاری شود یعنی در ورع ترک مشتبہات بود آنجا اندیشہ افتاد در ترک مشتبہات بود مر انظر باعمان باید کردن کہ این مشتبہ ہست یا نیست وجائے کہ بدست اوست آنجا نظرے باستقصا می باید آن حال برین آورد کہ ترک کلی باید کرد مشتبہ و حلال را آنگہ ورع دست دہد پس آنگہ این حال متجدد شد و متوالی شد و مرد فاعل آن گشت مقام زہد نامیدند قوله والمقام بضم المیم هو الاقامت کالمدخل بمعنی الادخال والمخرج بمعنی الاخراج شیخ قدس اللہ سرہ بیان لغت مقام میکند یعنی این مصدر میمی است مصدر میمی از ثلاثی بروزن مفعل آید و مفعل بمعنی مصدر ہم آید بمعنی زمان و مکان ہم آید و آن منشعبہ مصدر میمی بر وزن مفعول آید و زمان و مکان ہم بروزن او آید المدخل درآوردن و درآوردہ شدہ و زمان درآوردن و مکان درآوردن پس معنی اقامت در مقام چہ باشد مقام فرو آوردن خدا و جای داشتن خدائے و اگر مقام بفتح میم گویم ہم معنی درست آید و در بعض کتب سلوک بفتح میم کردہ اند آں بدیں معنی باشد قیام آن شخص بموضع کہ وصف او چنین و چنین است توکل و صبر و رضا و این معنی از بیان شیخ مبائن نیست زیرا چہ قام متابع اقام است تو گوئی اقمت فقام ہمانجا کہ خدا خواست او را قرار دہد ہمانجا مقام و منزل او ساخت قوله ولا یصلح لاحد منازلة قوم لا بشهود اقامة الله ایاه بذلك المقام لیصلح بناء امره علی قاعدة صحیحة و ہیچ یکے را مقامے ثابت و مستقیم نشود مگر آنکہ در دلش محقق و متیقن باشد کہ خدائے سبحانہ و تعالی بفضل و کرم خویش مرا این مقام روزی کردہ و مرا بدین دولت رسانیدہ این شہودے کہ شیخ گفت این شہود خیالی و وہمی است نہ شہود عیانی و حقیقی شہود حقیقی شہودے است اینجا بتو بودے و وجودے بنا شد

این برائے آنرا میگوئیم تا کار او بصحت و استقامت باشد ہر آئینہ چو نظر او بر خدا باشد
کار او بر استقامت و سداد باشد قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ
یقول لما دخل الواسطی رحمہ اللہ نیسابور سال اصحاب ابی عثمان رحمہ اللہ
بماذا کان یامرکم شیخکم فقالوا کان یامرنا بالتزام الطاعات و رویۃ
التقصیر فیھا فقال یامرکم بالمجوسیۃ المحضۃ ھلا امرکم بالغیبۃ عنھا
برویۃ عنیھا و مجریھا و انما اراد الواسطی رحمہ اللہ بھذا صیانتھم
عن محال الاعجاب لا تعرضا فی اوطان التقصیر او تجویزا لاخلال باداب
من آداب اللہ تو این حکایت را در تعرف و غیر آن ایی کہ بابی بکر کتانی نسبت کنند کہ مریدان
ابو عثمان حیری رحمہ اللہ بر آمدند او پرسید شیخ شما شما را چہ می فرماید ایشان جواب
دادند شیخ ہم ہمان جواب گفت کہ مذکور است واسطی رحمہ اللہ در نیسابور آمد مشتاقان
ابو عثمان رحمہ اللہ ملاقات کردند واسطی رحمہ اللہ پرسید شیخ شما شما را چہ فرمودہ و بر کدام
کار داشت ایشان گفتند شیخ ما را فرمودہ است در طاعت خدا ملازمت کنید
و خود را در آن مقصر دانید واسطی رحمہ اللہ فرمود شیخ شما را عبادت مجوسیان فرمود
کہ کاری از خود دانستن مجوسیت محض باشد واسطی رحمہ اللہ گفت شما را شیخ این نمی
فرماید شما ملازمت طاعت کنید و معتقد شما این باشد کہ ما را این میسر نشود و این فعل
در مظہر ما از ما نمی زاید مبدی و مجری آن و پیدا کنندہ در مظہر ما خداوند تعالی است شیخ
این حکایت برائے آن آورد کہ مقام استقامت نیابد تا این نظر نباشد کہ این
فعل مفضل باری است نہ بقصد و اختیار نفس ما و انچہ استاد ابو القاسم مراد واسطی فرمود عین
مراد ابو عثمان حیری است او کہ انتفائے رویت تقصیر تعوذ فرمود ہم بر موجب این
کہ عابد را در عبادت اعجاب نشود اما دیگرے می گوید کہ مراد واسطی در گفتار خویش این بود
کہ مرد عابد از خود و از عبادت خود غائب شود فانی گردد تصورا او حقیقۃ این فرمایش

مشائخ باشد و کار مرشدان۔

قولہ ومن ذلک الحال و بعضے ازان مصطلح قوم حال است اشتقاق حال حال آن دو لغت تقاضا می کند یکے از حلول دوم از تحول اگر از حلول باشد حال مشدد باشد بکثرت استعمال تخفیف کردند و قول ایشان الحال نازلۃ تنزل من اللہ بین تقاضا کند کہ شئ یحل من اللہ و اگر از تحول باشد گفتہ اند حال را ازان حال نامند کہ صفت تحول دارد آید و رود و قرار نگیرد قولہ والحال عند القوم معنی یرد علی القلب من غیر تعمد منہم ولا اجتذاب ولا اکتساب لہم من طرب او حزن او بسط او قبض او شوق او انزعاج او ہیبۃ او احتیاج فالاحوال مواہب والمقامات مکاسب و حال باصطلاح صوفیان معنی است کہ بر دل فرود آید بغیر اجتذابے و اقتضائے حال خوشے او بستم نیاورد از خدا آید و کذلک الحزن والبسط انچہ شیخ می شمارد حالے کہ خواہد آمدن صاحب حال دران تاملے و تفکرے خواہد کرد اما ورود او نخست بغیر تاملے و تفکرے است پس احوال از مواہب باشد دران تصرف بندہ را مدخلے نیست و مقامات را مکاسب نامند زیرا چہ وہم کسب بندہ در وہبت حال آمد از خدا آمد و آن حال مقام گشت و خدا آن حال را مقام گردانید خدا او را بر تجدد و تمکن داشت تا آن مقام شد چو وہم و صورت قصد بندہ بود مقام نام کردند و آن چوں ابتدا بغیر کسب آمد حال نام کردند ہم مکاسب مواہب اند اما تفرقہ اندکہ گفتم ہمان تفرقہ است قولہ والاحوال تاتی من عین الجود والمقامات تحصل ببذل المجہود احوال ازعین فضل باری اند و مقامات ببذل مجہود شود یعنی خداوند تعالی او را قوتے و توفیقے دہد تا بران استقامت شود ایں بذل مجہود شد قولہ وصاحب المقام ممکن فی مقامہ وصاحب الحال مرق مبقی عن حالہ مقام ممکن است مکان دادہ شد و یعنی او را خدائے تعالی تمکین دادہ

نعم ممکن ولکن تمکین اللہ تعالی وصاحب حال مرقی ومبقی است ازانچہ اوست وبرآنچہ اوست برآن نداشتہ اند وازان پیشتر بردہ اند **قولہ سئل ذوالنون المصری رحمہ اللہ عن العارف فقال کان ھٰھُنا فذھب** ذوالنون را رحمہ اللہ از عارف پرسیدند گفت بود اینجا رفت شیخ این سخن درمحل آن می آرد کہ حال باقی نماند برود و این حکایت ازحال نگفت ازصاحب حال گفت یعنی حال عرفان با وے بود چو از عارف حال عرفان رفت گوئی او بان حال رفت وعرفان نماند اورا کہ عارف نامیدند بدین حال عرفان با وے بود چو عرفان رفت عارفیت عارف رفت شیخ عنایت کردہ این سخن درین محل می آرد حال عرفان بود ورفت اما این قوم کان فذھب عنایت کردہ اند چو اطلاع برحقیقت شود وجودات باجمعہا واحوال بجملتہا ہم بجنب حقیقت وہمچنان بودند چوں حقیقت تجلی کرد این ہم بوہم وخیال رفتند ومعرفت از احوال نیست ازمقامات است چنین ہم باشد کہ زمان من الطف الازمنۃ معرفت ازدل عارف برود نماند استغفر اللہ عرفان عام گیر خواہ خاص گیر خواہ اخص گیر اما شیخ از تجلی وکشف حکایت کرد کہ تجلی بردوام نیست وکشف مستدیم نہ چو تجلی وعرفان رفت او بعین وعیان چیزے می دید آں رفت چون آن رفت آن مشاہد را بحال نسبت کردند چو حال مشاہدہ رفت عارف ہم رفت **قولہ وقال المشائخ رحمہ اللہ الاحوال کالبروق فان بقی فحدیث نفس** مشائخ رحمہ اللہ گفتہ اند احوال ہمچو برق است یعنی لائح شود ومختفی گردد واگر باقی ماند فہو حدیث النفس دو معنی احتمال دارد یکے آنکہ آن حال نباشد حکایت نفس است دوم چو حال متجدد ومتوالی گردد چنانچہ حدیث نفس ہر یکے بسر دیگرے متوالی ومتجدد باشد آں حال را بدین نسبت حدیث نفس خواندند ودیگر چنانچہ نفس برجا است واحوال بروطاری میشود ایشان گفتہ اند الاحوال کالبرق برق آید ورود ومرد برجا باشد

اگر برق متجدد و متوالی شود مرد سوختہ و نیست و نابود گردد چنانچہ یکے گفتہ است

نظم

زبادہ چوں کف ساقی تہی نمی گردد کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز

قولہ وقالوا الاحوال کاسمہا یعنی انہا کما تحل بالقلب تزول فی الوقت احوال حاصل او مفہوم او ہمان لغت اوست حال آنست آید و رود یعنی تحول دارد چنانچہ در دل فرود آید ہمچنان برود قولہ وانشدوا

لو لم تحل ما سمیت حالا وکل ما حال فقد زالا

انظر الی الفیّ اذا ما انتہی یاخذ فی النفس اذا طالا

وہم بدین معنی کہ حال ثبوتے ندارد صفت او زوال است انشاد شعر کردہ است آنرا کہ تو حال نام نہادہ اگر او فرو نیاید ہر حال کہ بر تو فرود خواہد آمد او خود زائل است قولہ انظر الی الفیّ بسوے سایہ بین منتہی شود ہر چہ دراز تر میشود او را نقصان میشود قولہ واشار قوم الی بقاء الاحوال ودوامہا وقالوا انہا اذا لم تدم ولم تتوال فہی لوائح بواد ولم یصل صاحبہا بعد الی الاحوال فاذا دامت تلک الصفۃ عند ذلک یسمی حالا بعضے اشارت برین کنند کہ حال بقا دارد و این را احوال بقا نامند و گفتہ اند وارد ے کہ بیاید اگر نماند او را حال نگویند او را لوائح و بوادہ گویند و چون بماند و ثابت باشد آنگہ حال گویند و اگر ہمیں بوادہ و لوائح باشد پس صاحب او ہنوز بحال نرسیدہ است و چون آن بوادہ و لوائح قرار گیرد حال نامند قولہ وہذا ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ یقول منذ اربعین سنۃ ما اقامنی اللہ فی حال فکرہتہ اشار الی دوام الرضا والرضا من جملۃ الاحوال اینک ایں ابو عثمان حیری است رحمہ اللہ میگوید چہل سال شد خدای تعالی مرا بر ہیچ حالے نداشت کہ من

ازان کارہ بودہ ام اشارت بدوام رضا کردہ رضا از جملہ احوال است اینجا چند
سخنے داریم کہ میگوید نزدیک ابوعثمان رضا از احوال است چرا از مقامات نیست
دیگر من بالا گفتہ ام آمدہ ام کہ حال متوالی متجدد شد او را مقام نامند اکنون حال رضا
چو با عثمان حیری رحمہ اللہ متوالی و متجدد شد مقام شد و قول او ما اقامنی اللہ
فی حال ہمہ بریں دلیل کردہ ما گفتیم کہ حالے متجدد و متوالی است و اینجا یک اشکالے
دگر است کراہیت ضد رضا است نہ نقیض رضا است بینہما حالتے تصور توان
کرد کہ نہ کراہیت است نہ رضا است زیرا چہ رضا سرور است پس فی امر من الامور
توان گفت کراہیت نیست رضا نیست **قولہ و الواجب فی ھذا ان**
یقال ان من اشار الی بقاء الاحوال فصحیح ما قال فقد یصیر المعنی
شربا لاحد فیری فیہ ولکن لصاحب ھذہ الحال احوال ھی
طوارق لا تدوم فوق احوالہ التی صارت شربا لہ فاذا دامت
ھذہ الطوارق لہ کما دامت الاحوال المتقدمۃ ارتقی الی احوال
آخر فوق ھذہ و الطف من ھذہ قائلا یکون فی الترقی ہر کہ ببقاے
احوال گفتہ است سخنے درست گفتہ است کسے باشد کہ این حال شرب او
شود یعنی ذایق آن باشد و قوت او گردد و آن شرب این شود پس او آن اعتقاد
کند و مر این شخص را احوالے دگر است کہ آنرا طوارق گویند و آن دایم نماید و آن
بالاتر از ان احوالے کہ شرب اوست و صاف تر و لطیف تر و چون این طوارق
مر آن صاحب حال را مستدیم شد چنانچہ احوال مقدمہ دایم بود ازان پیشتر مرتقی
شود کہ آن ازین صاف تر و بالاتر و لطیف تر و روشن تر باشد پس ہمارہ آن مرد
در ترقی است میگویم این ہمہ شدا احوال را دوام ہست یا نیست طوارق نام کن
یا لوایح گو سالک را درین چہ نفع اگر این اختلاف و این اسامی نداند و را چہ زیان

اورا روزگار پیش آمدہ آن اورا بسر بردنی است فسمہ ماشئت قولہ سمعت الاستاذ الامام ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول فی معنی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ انہ کان علیہ السلام ابداً فی الترقی من احوالہ فاذا ارتقی من حال الی حال اعلی مما کان فیہا فربما حصل لہ ملاحظۃ الی ما ارتقی عنہا فکان یعیدہا غیناً بالاضافۃ الی ما حصل ما فیہا فابداً کانت احوالہ فی التزائد مرا خواجہ ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفت در معنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانی لاستغفر اللہ کل یوم ازین عبارت چہ معنی است معنی اینست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ در احوال خویش در ترقی بود چوں از حالے ترقی میکرد بحالے دیگر عالی تر از آنکہ و بعد از آنکہ از آنچہ گذشتہ بود بران ملاحظہ افتاد از ان استغفار کرد پس ہمارہ حال در تزاید و ترقی است میلوئیم ملاحظہ شرط نیست بمجرد از ادنی باعلی رفتن بے آنکہ باشد از ادنی استغفار نشود اینجا نیز اشکالے روے می نماید مرد راضی را تجلی الطف واجمل واطیب وارغب روے نماید ہر آئینہ بدیدارش خوشی افزاید آن خوشی نسبت برضا ندارد آن نسبت بوجدان مراد باشد مثلاً شخصے محبوب را ہمارہ با خود ببیند و بران راضی و خوش است واگر محبوب با شہود و حضور خویش چیزے از مواصلات بخشد بموجب آن خوشی در مرد صاحب رضا آید آن وہب من الغیب آید فضل من المحبوب بود فہم کن کہ چہ گفتہ شد قولہ ومقدورات الحق سبحانہ من الالطاف لانہایۃ لہا واذا کان حق الحق العز فالوصول الیہ بالتحقیق محالا فالعبد ابداً فی ارتقاء احوالہ فلا معنی بوصل الیہ الا وفی مقدورہ سبحانہ ما ہو فوقہ یقدر ان یوصلہ الیہ وعلی ہذا یحمل قولہم حسنات الابرار

سیّات المقرّبین این سخن بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استقامت داد
کہ او ہمیشہ در ترقی بود بعد آں سخنے برائے ارشاد طلاب علی العموم فرمود کہ مقدورات
خداوند سبحانہ منحصر نیست و الطاف او را اندازہ نہ ہر کرا ترقی نصیب کرد
ہمارہ او را ادنی باعلی بر دہر اعلی کہ ہست نسبت آنکہ از و بالاتر ست ادنی است
مر منجلی را ہمارہ در ترقی می دارد و از ادنی باعلی می رود و چوں حق تعالی این آمد کہ البتہ وجدان
آن اندک باشد و دریافت او و شناخت او نادر و وصول بدو کما ہو حقہ محال زیرا کہ
او واجب قدیم لاتناہی و بندہ ممکن زائل تناہی ادراک آن و دریافت کما ہو حقہ بر بندہ
متحیل چون چنین باشد ہر آئینہ ابدًا در ترقی باشد مثال این بدریاے ماند یکے
غوطہ خورد و گمان برد کہ بانتہاے این دریا رسیدم گمان بر دمرا قرار شد ناگہ یکے
فروتر نظر کرد دریاے دید بسے عمیق تر و لطیف تر و صاف تر تا آنکہ انتہاے او گیرم
کار تمام شود دران ہم غوطہ خورد انتہاے او گرفت باخود راست گرفت اکنون
رسیدم جاے کہ باید رسید ناگہان پردہ دیگر از پیش چشم دل او بر گرفتند دریاے دیگر چنان
کرد آنچہ گذشتہ بود بجنب این ہیچ نیست باخود دے سرد ے زد گریہ کرد گفت
در دریاے غرقم کہ ہرگز پایاب رسیدنی نیست تا آنکہ درین جہان باشد ہمچنین باشد
و فردا آمنا و صدقنا ہر جا کہ باشد ہم ہمچنین باشد قولہ وعلی ھذا یحمل
قولھم الخ مرد ہر چند کہ کند ادراک درین مزید ے و ثوابے باشد و مقرب ہر نفسے
در ترقی است ہر زمانے از ادنی باعلی است نہ آنکہ حسنۂ او سیئۂ این مقرب
است تا آنکہ استغفار و تعوذ میکند و یک معنی دگر ہم احتمال دارد اینجا کہ از مقرب
حسنہ زاید کہ آن نزد یکاں ابرار سیئہ نماید خضر علیہ السلام غلام را کشت ان حسنہ
خضر بود علیہ السلام و موسی حسنۂ او را سیہ دانست قولہ وسئل الجنید
رحمہ اللہ عن ھذا عنی قولھم سیئات المقرّبین فانشد

طوارق انوار تلوح اذا بدت فتظهر کتمانا و تخبر عن جمع ن ویظهر

جنید رحمہ اللہ را ازین سخن پرسیدند حسنات الابرار سیئات المقربین چہ باشد گفت چو ہمچنین است طوارقے و انوارے و اطوارے ہست و ترقی از ادنی باعلی ہست و اخیار از جمع ہست و ابرار از طوارق و انوار و از جمع الجمع خبر ندارد این مقرب کشتی او در قعر بحر غرق است مسکین ابرار کشتی در خشکی می راند ہر آئینہ حسنات او سیئات مقرب باشد۔

قوله ومن ذلك القبض والبسط و بعضے ازان الفاظے کہ میان قوم القبض والبسط

قبض و بسط است قبض از روے لغت گرفتن است در مصطلح قوم عبارت از انقباض دل است و آن عبارت از حالتے است از سالک از ادنی باعلی ترقی نتواند کرد یا میکند اما ذوق و لذت آن نمی یابد و ہیچ بلاے بر صوفی بالاتر از قبض نیست و بسط خلاف قبض است در بسط یکے را باندکے کشادگی دل است و در قبض یکے را با ہمہ چیز گرفتگی دل است مرد واجد اما فاقد ذوق قوله وهما حالتان بعد ترقی العبد من حال الخوف والرجا قبض از خوف خیزد و بسط از رجا خیزد چو از ہر دو ترقی شود بموجب رجا کشادگی آید آنرا بسط خوانند و بحسب خوف نیک آمدنی ج ج تنگ

کہ در دل شود آنرا قبض نامند پس قبض و بسط فوق خوف و رجا باشند قوله فالقبض للعارف بمنزلة الخوف للمستانف والبسط للعارف بمنزلة الرجا للمستانف

پس قبض مر عارفاں را مرتبہ است کہ خوف مر مبتدی را کذلک بسط مر عارف را ہم چنانکہ رجا مر مبتدی را قوله ومن الفصل بين القبض والخوف والبسط والرجا ان الخوف من شئ فی المستقبل اما ان يخاف فوت محبوب او هجوم محذور وكذلك الرجا انما يكون بتاميل محبوب فی المستقبل او يتطلع زوال محذور وكفاية مكروه فی المستانف و بیان تفرقہ کہ میان

خوف و رجا و قبض و بسط است اینست که خوف از چیزے باشد که آینده است یا محبوبے است بدست او فوت او را خائف است و خوف وجدان محبوب دارد این هم بوقوع محذوری باز میگردد و چنین هم باشد محبوب بدست است بدامان و دام است خوف آن دارد که او خود را بتمام نمدهد با این بتمام او مطلع تواند شدن و این همه که گفتیم بزمان آینده متعلق است وکذلک الرجا انما یکون بتامیل محبوب فی المستقبل او بتطلع زوال محذور وکذلک الرجا انما یکون بکفایة مکروه فی المستانف و رجا نیز نسبت باستقبال دارد که البته بر کمال محبوب و بر انتهاے عزت و جلال او مطلع خواهم شد یا با همه تغیرے که دارد مرا نجود ره خواهد داد **قوله** واما القبض فلمعنی حاصل فی الوقت وکذلک البسط اما قبض عبارت از شئے حاصل است در وقت طاری بروے افتاده است او را منقبض میدارد و هیچ او را از ان خبرے نه و همچنین بسط **قوله** فصاحب الخوف والرجا تعلق قلبه فی حالته باجله و صاحب القبض والبسط تغیر وقته بوارد غلب علیه فی عاجله ثم تتفاوت نعوتهم فی القبض والبسط علی حسب تفاوتهم فی احوالهم وصاحب خوف و صاحب رجا دل ایشان متعلق است بچیزے که در مستانف نباید اما صاحب قبض و بسط را واردے است از انچه اوست او را بگرداند یا بقبض کشد یا ببسط یا اگر چنین است که قبض و بسط از معنی خوف و رجا است پس باید ایشان هم در مستانف باشند حادثه که در دل افتاده است آن را شیخ وارد نام نهاد آرے من الله آمد است شخصے در اثناے وجدان شی در دلش افتاد که بدین شئے اطلاع بتمام و کمال مراد ست نمیدهد بحسب این قبضے شد که بدان خوش نیست و لذت از و نمی تواند گرفت با او وحشت است و ناخوشی هست و بسط در اثناے وجدان شئے اگر چه آن اقل من کل قلیل هست نفس و دل را

بسطے و فرحتے شد این فرح را نہ مستانف گویند و نہ حال گویند اما بیان ہمان قدر کہ شیخ فرمود وارد قبض چہ باشد و دل او را برآمدہ کند از ان شئے کہ حاصل او ست لذتے و راحتے نتواند گرفت موجب برآمد اگر گوییم ہمین قدر گفتم دراز می شود دراز تر گردد **قولہ** فمن وارد یوجب قبضا ولکن فی صاحبہ مساغ للاشیاء الاخر لانہ غیر مستوفی ہمان بیان کہ گفتیم کہ شیخ می فرماید رحمہ اللہ وارد ے باشد کہ موجب قبض آید اما صاحب او احکام آں دارد کہ ازین انتقال کند بشئے دیگر اندازد و از انجا او را ازین قبض فرحتے شود و برائے این را حکایتہا بسیار است کہ از صوفیان منقول ست عذر ہمان ست کہ کتاب دراز شود لانہ غیر مستوفی زیرا چہ وارد او را تمام استیفا نکردہ است پس او را فرحتے آن ہست کہ از طرفے دگر نجات جوید **قولہ** ومن ہو مقبوض لا مساغ لغیر وارده فیه لانه ماخوذ عنه بالکلیة بوارده بعضے ازاں آنہا اند کہ او را از وے بکلی بردہ اند و او بکلی مقبوض است و او را از ان مسلغ بیرون آمدن نیست زیرا چہ وارد بر و غالب است شیخ این را مقبوض بدین معنی میگوید چنانچہ شخصے قوی را بندے سخت کند و چنان ساختہ کہ از و کارے نیاید نالہ این مسکین این باشد از زبان محبوب میگوید نظم

باہر کہ بیامیزی میدان کہ نیاسائی زیرو زبرت دارم زیرا کہ تو ازمائی

قولہ کما قال بعضهم انا رد م لا مساغ فی ّ این رد م از قبض نیست انما رد م کلہ یعنی من سختم در من چیزے نفوذ کردنی نیست این از قبض باشد چنانچہ شیخ رحمہ اللہ فرمود دیگر مرد جائے رسید کہ امکان تغیر رفت از وے آنچنان تمکن آفت است کہ امکان تحولی نماندہ است و دیگر یکے بیکے گشتہ است و دوئی نماندہ او را از و کہ گرداند این سخن انا رد م کلہ فتح موصلی است رحمہ اللہ عمرے در مسجد جامع یک ستون پیش گرفتہ نشستہ بود و البتہ قابل نبود کہ با ہیچ کس انبساطے کند گفتند

قوالے بیاریم نغمہ سراید بیتے گوید قدرے شمارا کشادگی وخوشی باشد گفت انا ردم کلہ لا یوثر فی قول من ہماں آنچنان سختم کہ ہیچ در من اثر نکند در یگانگی ویکیئی ذوق نیست ذوق در دومی است قولہ وکذلک مبسوط قد یکون بسط یسع الخلق فلا یستوحش من اکثر الاشیاء ویکون مبسوطا لا یوثر فیہ شئ بحال من الاحوال چنانچہ قبض را دو حال گفتم ہمچنین بسط را دو حال است بسا باشد کہ تواند بچیزے دگر پردازد وبسا باشد کہ بسط چنان گرفتہ است چنانچہ سکران مایت باشد اکنون مبسوط اول امکان آں دارد کہ او بچیزے دگر مشغول شود بسط او برود ومبسوط او برود ومبسوط دوم چنان اورا بسط است کہ ہیچ حالے از احوال درو اثر نکند ہر چند کہ مواجب قبض اورا پیش افتد تا اورا از بسط بگرداند اینجا یک دو عبارتے می نویسم یقبض اللہ عنک بک ویقبض اللہ عنک بہ ویقبض اللہ عن مراداتک ویقبض اللہ بحبس مراداتک عنک ویقبض اللہ بحیث لا یبسط لک وہم برین قیاس موارد وبسط کن ویبسط اللہ بک ویبسطک بسطا ویبسطک بما انت فیک ویبسطک بما لک منک انواع قبض را نبشتم وشیخ رحمہ اللہ در بیان خود سخن مضطرب می راند قبضے کہ گفت کہ آن قبض عنک بک است وآنجا نظرے ومثالے راند ودیگر گفت واین نظیر راند کہ یقبض اللہ عنک بک است بہ سبب این در بیان شیخ اشکالی می شود کلام مضطرب می رود قبض مبتدیانست قبض متوسطانست قبض منتہیانست اہل ابتدا را مراتب ودرجات است مبتدی اول قدم کہ توبہ کرد مبتدی نام یافت ویکے جملہ مقامات را قطع کردہ است آخر مقام ماندہ است کہ قطع کند اورا ہم مبتدی میگوید ببین کہ چند مرتبہ است یکے ازان مقامات صبر است اورا چند مرتبہ است ابتدا است وسط است وانتہا است وہم ہمچنین متوسط

بعد آنکہ ازین مقامات ترقی کرد او را طوارق و بوادہ از انچہ لوائح لوامح او را روے داد تا آنکہ ابتدائے قدم تمکن شود بعد آنکہ قدم تمکن استقامت گیرد بوادۂ حقیقۃ تجلی کند تا آنکہ در حقیقت رسد با تو چہ گویم چہ تمکن و چند تقلب در تقلب و چہا و چہاست اکنون ترا منتہی ازان می نامند کہ در مرتبہ رسیدی کہ آن مرتبہ تو نہایتے ندارد و تو می رود و می رود جز نہایت نہ بہ حسب ہر چہ ای قبضے و بسطے ہست شیخ قدس اللہ سرہ طفل و صغیر و مراہق و بالغ و کہل و شاب و شیخ و شیخ فانی را در یک حلقہ می آرد متلمذ را فہم و شوا باشد قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول دخل بعضہم علی ابی بکر الفحطی رحمہ اللہ وکان لہ ابن یتعاطی ما یتعاطاہ الشبان فکان ممر ہذا الداخل علی ہذا الابن فاذا ہو امع اقرانہ فی اشتغالہ ببطالۃ فرق قلبہ للفحطی رحمہ اللہ وقال مسکین ہذا الشیخ کیف ابتلا بمقالاۃ ہذا فلما دخل علی الفحطی رحمہ اللہ بمقاساۃ وجدہ کان لا خبر لہ عما تجری من الملاہی فتعجب منہ وقال فدیت من لا یوثر فیہ الجبال الرواسی فقال الفحطی انا قد حررنا عن رق الاشیاء فی الازل بعضے صوفیان بر ابو بکر فحطی رحمہ اللہ آمد و فحطی رحمہ اللہ را پسرے بود چنانچہ بعضے جوانان پریشان حال باشند چنان بود و این مرد کہ بر شیخ آمد ہم دراں رہ آمد کہ پسر شیخ با جوانان بناشائستگی مشغول بود آن مرد کہ این حال را دید دل او بر اے شیخ زم شد کہ مسکین این شیخ چہ مبتلا شدہ است بچنین بلاے سختی کشیدن چون بر شیخ در آمد شیخ را دید گوئی او را ہیچ خبرے نیست کہ پسر ایچنین کارہ است پس او را عجب آمد از شیخ رح و گفت ای من فدا باد تا آ لمسی کہ گرانی کوہہاے بزرگ مر تو در روے اثر نہ کند فحطی رحمہ اللہ فرمود کہ ما از بندگی اشیا از ازل باز آزدیم درین حکایت اشکالے ہست یعنی پسر را با علم میگذارد حکایت این دلیل کرد کہ

علم وارد چہ باشد مع العلم تاثرے ہم در شیخ پیدا بشود واین تاثر دینی است ومرد
صاحب جمع الجمع را ہمہ کارہا در کار است علی رضی اللہ عنہ کہ تیغ زد از انچہ او را در
غرق جمع الجمع بود کذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینجاہا اینچنین گویند
مرد نجود شغول است واداز ومصطلم است او را بدو نگذاشتہ اند واورا بدو نمی
دہند ہم نجود گرفتاری دارند در اینچنین حالتے تربیتے وارشادے وتعلمے ومنعے وامرے
نہیے نیست قولہ ومن ادنی موجبات القبض ان یرد علی قلبہ وارد
ن رمز موجبہ اشارۃ الی عتاب او ذم باستحقاق تادیب فیحصل فی
القلب لا محالۃ قبض ادنی موجبات قبض انیست کہ واردے در دل او وارد
شود اشارت تخویف بدخول نار کند یا عتابے وغیر آن باشد وصاحب را منقبض
گرداند چو عتابے آمد واستحقاق ادبے شد ناخوشی ضروری است این نظیر برائے
صوفیان را چندان نسبت دارد قبض وبسط از احوال قوم است قبضے از ان سو
آید آن نسبت دارد وشیخ رحمہ اللہ ادب بے گرفتہ است کہ قبض عام است
قولہ وقد یکون موجب بعض الواردات اشارۃ الی تقریب
او اقبال بنوع لطف وترحیب فیحصل للقلب بسط چنانچہ بقبض
خوف ورجا آورد وآنکہ اشارتے کرد بواردے وامکان تقرب خدا وایصال
رحمت او این موجب بسط آمد قولہ وفی الجملۃ قبض کل احد علی حسب بسطہ و
بسطہ علی حسب قبضہ اگر قبض عوام بسط عوام واگر قبض خواص بسط عکس او
چہ بود بسط او بدان شود قبض او باستتار بود بسط او تجلی شود ہمچریں قیاس کن قولہ
قد یکون قبض یشتمل علی صاحبہ سببہ یجد فی قلبہ قبضا لا
یدری ما موجبہ وما سببہ بسا باشد قبضے باشد وموجب او معلوم نباشد
اینچنین میگویند کہ موجبے ہست اما او را بدان موجب اطلاعے نیست شخصے را

بجاے محبوب او فوت شدہ است این را قبض شد موجبے ہست اما او را
بدان علم نیست چنانچہ قبض دیگر اللہ یقبض وَاللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ
وَیَقْبِضُ در دل یکے خلق قبض کرد و در دل یکے خلق بسط کرد نے موجبے و سببے
این نیز بسیار باشد قولہ فسبیل صاحب ھذا القبض التسلیم حتی
یمضی ذلک الوقت لانہ لو تکلف نفیہ او استقبل الوقت قبل
ھجومہ علیہ باختیار زادہ فی قبضہ ولعلہ بعد ذلک منہ سوء
ادب واذا استسلم لحکم الوقت فعن قریب یزول القبض فان
الحق سبحانہ قَالَ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ و رہ خلاص صاحب قبض چیست
ہست تدبیر ہا گفتہ اند خواہم گفت بارے بیان شیخ کنم رہ صاحب قبض اینست
کہ دل را بہ تسلیم دہد و براے دفع را تکلفے نکند زیرا چہ او اگر براے رفتن قبض را
تکلف کرد یا استقبال وقت کرد پیش او ہجوم ان قبض برو در قبض زیادت شود
چو اینچنین کند شاید این را از قسم بے ادبی شمرند شیخ رحمہ اللہ ہمین فرمود کہ جز تسلیم
راہے دگر نیست و کار عرفا باللہ است اما بر ایشان ہم این چونہ میگوئی ایشان
را استتارے پیش آید بحسب آن قبضے در چنین حالت ایشان را تسلیم و سکون
چگونہ میسر است ایشان گفتہ اند واصحاب الصحو فی حال صحوھم کالحب
المقلی اینجا ہا تدبیر میکنند و اگر از قسم غیب است موجبے ندارد براے قبض را بظاہری
کہ حال را مغیر تواند شد دل را و نفس را بچیزے تواند داشت در ان متعلق [illegible]
می شود بسیار بار است کہ بدان می کشاید و آنکہ سوء ادب گویند اینچنین بے ادبیہا
از طالب و عاشق بسیار زاید و عند اللہ و عند القوم معذور باشد [illegible]
اللہ لا یواخذ العشاق بما یصدر منھم و دیگر از صفت [illegible]
لطف گراید و این تدبیرے خوشے است کہ میگویم اگر عارف باشد این را بجان

گیرد چو قبض پیش آید ہم در قبض مشغول شود تمام خود را بقبض دہد و در رو در شیند کہ این چہ چنین است و از کجا آمد و این را کہ فرستاد و استدعا چہ باشد و چہ الحق بشدت ظہورہ خفی چہ باشد در بن غور غائر غرق شود و اسم اللہ بچیزہائے ظفر یابد کہ دل بمراد روشن تر گردد **قولہ وقد یکون بسط یرد بغتۃ ویصادف صاحبہ فلتۃ لا یعرف لہ سببا یھز صاحبہ ویستفزہ فسبیل صاحبہ السکون ومراعات الادب فان فی ھذا الوقت لہ خطرا عظیما فلیحذر صاحبہ مکرا خفیا وبسا باشد بسطے باشد کہ او را سببے معلوم نباشد چنانچہ قبض وناگہان در دل صاحب افتد و صاحب او ہزہ گیرد او را لذت باشد وان بسط او را سبک کند چنانچہ ضابطہ از دہ کم شود و خوف آن باشد کہ از حد تجاوز کند و از و چیزے آید کہ از طالب محب متوقع و منتظر نباشد و رہ کار او اینست سکونے سکوتے و انحصارے کردن مراعات ادب ہم خود آمد زیرا چہ در اینچنین بسطے خطرے عظیمے است شاید مکرے خفی ہم باشد و دیگر نہ بسط بودن ضرورت وقت و انقباض نہ وے انبساطے کہ از حد تجاوز نکند این انبساط عرفا بسط است و کسانیکہ در ظہور و تجلی اند چنین ہم باشد کہ گوید اصنع ما شئت فانک باعیننا از طرف او این آمد و از طرف او این تواضع و تخاضع باصورت انبساط و فرح و اذا صنعما شئت از اقتضائے کلی اینچنین بس معیشت ماندن ہر طرف نگاہ داشتہ شد انبساط ہم و مراعات ادب ہم قولہ کذا قال بعضھم فتح علیّ باب من البسط فزللت زلۃ فحجبت عن مقامی ولھذا قالوا قف علی البساط والا انبساط و بعضے گفتہ اند مرا انبساطے داد زمام حفظ مراعات از دست رفت ناشائستہ از من زاد از ان مقام محجوب شدم و ہم از ینجا است کہ صوفیان گفتہ اند بر بساط بایست و انبساط مکن آرے این باید و انبساط نکند او انبساط میکند بروات

این بیچارہ چیست مشکل حالتے است شاید بار دگر ہم گفتہ باشم معشوقہ حاضر و بانبساط و ببذل مراد شستہ برین صفت ہرچہ طلبی بدہم و ہرچہ کنی معذور باشی درین محل اگر طلب مرادے و صورت انبساطی پیش آورد دشوار نماید گوید بے ادب است و شوخ است اگرچہ من با او انبساط کردم او را می شاید کہ چنین بے ادبی نکند و اگر نمی کند حرمانی نقد اوست بار دگر از سوختگی خویش می نالد و عجز و زاری میکند کہ ہیچ گہے مرا رہے بخود ندادی او گوید من ترا دادم و انبساط کردم و گفتم ہرچہ ترا خوش آید بکن اگر تو حرمان اختیار کنی براے آن من چہ کنم این بلا را تدبیر چیست قولہ و قد عد اهل التحقيق حالتي القبض والبسط من جملة ما استعاذوا منه لانهما بالاضافة الى ما فوقهما من استهلاك العبد و اندراجه في الحقيقت فقر و ضر از حالت قبض و بسط اہل تحقیق استعاذہ کردہ اند زیرا چہ نسبت حالت اہل فنا و واصلات بخدا این قبض و بسط ضروری باشد و احتیاجے باشد زیرا چہ آن برتر ایشان و مطلوب ہماں مرد مستہلک و منتفی گردد و قبض و بسط مشعر بقا باشد قولہ سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت الحسين بن يحيى رحمه الله يقول سمعت جعفر بن محمد رحمه الله يقول سمعت الجنيد رح يقول الخوف يقبضني والرجاء يبسطني والحقيقة تجمعني والحق يفرقني اذا قبضني بالخوف افناني عني واذا بسطني بالرجاء ردني علي واذا جمعني بالحقيقة احضرني واذا فرقني بالحق اشهدني غيري فغطاني عنه فهو في ذلك كله محركي غير [illegible] غير مونسي وحضوري لذوق طعم وجودي فليته [illegible] وانا بحضوري اذوق او غيبني عني فروحني جنید رحمہ اللہ گفتہ است اثر خوف مرا قبض میکند و اثر

رجا مرا بسط می کند قبض و بسط فوق خوف و رجا نہ اند اما از آثار و مآثر او اند و حقیقت
عبارت از اتحاد اشیا بیکے ست مرا جمع میکند و این جمع ہمین است کہ حق مرا
قریب بخویش میکند ہمین کہ او جمع بخود کرد سالک قریب او شد چوں مرا بخوف
قبض کرد و مرا با خوف بہم برد مرا از من فانی کرد مرا با خود بردن چہ باشد یعنی مرا
فانی کرد چنانچہ جمع عبارت از قرب است اینجا ہمہ جملہ ثانی عبارت از اولی است
و چوں مرا بسط با رجا کند بسط با رجا چہ باشد مرا بمن باز گردانند یعنی مرا از من فانی
کردہ بود باز بخود باقی کرد چوں مرا حقیقت جمع کرد حقیقت جامع من
شد مرا با خود حاضر آورد بعد آنکہ دریں جمع مرا بحق تفرقہ کرد و غیر مرا بر من حاضر آورد
بعد آنکہ درین جمع مرا بحق تفرقہ کرد و غیر مرا بر من حاضر کرد و مرا از و پوشید اول عبارت
از جمع کرد و عبارت ثانی اشارت بجمع الجمع بہمہ حال در قبض و بسط و در جمع و جمع الجمع محرک
و ممسک او اگر مرا در قبض میدارد قابض او و اگر مرا در بسط میدارد باسط او و اگر
مرا فانی میکند مفنی من او و اگر باقی میکند مبقی ہمو و حضور من بنا بر ذوق طعم وجود من
است مرا بمن باز آوردہ اند و مرا بمن دادہ اند وجود من بمن باقی است ذوق
وجود از شہود وجود است گفتم اول عبارت از جمع بود و دوم از جمع الجمع و اول
از فنا بود دوم عبارت از بقا ای کاش کہ مرا از من بکلی برد ذوقے کہ از شہود وجود
شد آن منطمس گردد یا کاشکے مرا از من غایب کند بعد بغیبت من ترویح من میان
افناء میان تغییب تفاوتے ہست افنا اعلی مرتبہ است از تغییب گفت
اے کاشکے اگر افنا نباشد بارے تغییب میاں ہر یکے کنم بتشخیص شاید مجلدے مستغرق
شود و ہنوز بحق حقیقت آن بیاں نشدہ باشد اما ما ہو المقصود مختص اندازہ فہم
عارفے محققے گفتہ ام من ذاق عرف و در بعض نسخ والحق یفرقنی است
از حق تقریب ہمین تفریق است تفریق چیست او را از و جدا کرد بخود تقریب کرد

در تقریب تفریق است زیرا کہ قرب یکے بدیگرے است و فرقے درمیان است
آل ہر دو بیکے باز می گردد و شیخ قدس اللہ سرہ بایستے این سخنان جنید رحمہ اللہ
را شرحے فرمودے در بیان شیخ اشکالے بلیغ نیست اگر اشکال است
ہم در سخنان جنید رحمہ اللہ

قوله ومن ذلك الهيبة والانس وهما فوق القبض الهيبة والانس
والبسط فكما ان القبض فوق رتبة الخوف والبسط فوق منزلة
الرجاء فالهيبة اعلى من القبض والانس اتم من البسط وبعضے
ازان الفاظ مصطلح میان ایشان ہیبت وانس است و ہیبت وانس از قبض
وبسط بالاتر انداز از ہیبت خوف آید اما از خوف ہیبت نیاید چون دوام انبساط
شود انس گردد و در ہر دو لمحہ از انبساط و خوف ہست چنانچہ قبض وبسط از خوف
ورجا اعلی مرتبہ بودند ہمچنان ہیبت وانس اعلی مرتبہ انداز قبض وبسط وسبب
اعلی مرتبہ ایشان من بالا در بیان گفتہ ام قوله وحق الهيبة الغيبة
فكل هائب غائب ثم يتفاوتون في الهيبة حسب تباينهم
في الغيبة فمنهم ومنهم البتہ ہیبت بغیبت کشد یکے را آنچنان غائب کنند
کہ او را کلی شعورے نماند و ہر کہ ہیبت خورد البتہ در وغیبت ہست اما در غیبت
تفاوتے ہست یکے بکلی از خود رود و دیگرے ضابطہ کم کند و دیگر کلام و گفتار
از وے برود علی ہذا القیاس احوال الناس قوله وحق الانس محو بحق
وانس محوے بحق است واین محو با صحو است اگر بایں محو صحو نباشد موانست
نباشد من از خود رفتہ است پس آن او را بدو باز دادہ اند آنگہ انیس خود
کردہ اند اگر او با خود نباشد انس نباشد اگر او را از خود نبرند بکلی از انچہ اوست
او را بخود موانست ندہند قوله فكل مستانس صاح ثم يتباينون حسب

تبا ینهم فی الشرب ہر جا کہ مستانے است بیک قدم است اما شرب
کہ دارند ہر یکے را بحسب شرب او تفاوتے است ہر بار او را از و بروند باز
بدو و او ند باز از و بروند باز بدو و او ند آنگہ او را با خود انس دادند قوله قالوا
ادنی محل الانس انه یوطرح فی نظی لم یتکدر علیه انسه
ادنی حال مرد متانس کہ او را انس با خدا است او را در نظی اندازند نظی
نام دوزخے است با آن ہمہ سوختن انسے کہ او را است ان انس او مکدر
نشود چونہ مکدر شود گفتم فانی کردند باقی کردند فانی شد باقی شد باز فانی شد باقی شد چو او را
از خود بروند ہیچ با وے نماند مکدر چہ باشد با خود انس دارد مکدر از کدام فرجہ در آید قوله
قال الجنید رحمه الله کنت اسمع السری رحمه الله یقول یبلغ العبد
الی حد لو ضرب وجهه بالسیف لم یشعر وکان فی قلبی منه شیء حتی
بان لی ان الامر کذلک جنید رحمہ اللہ میگوید از سری رحمہ اللہ شنیدم مردے
باشد چنان بخدا مشغول باشد کہ از و شور برود اگر تیغ بر روے او زنند او را خبر نباشد
این سخن البتہ ارباب انس نیست ذاکرے را چنین شود مر لقبے را ہمچنین باشد و یکے کہ
ساعتے بجمیلے مستغرق باشد او را ہمچنین باشد اگر معشوق یکے بغیبت و تجاہ بر و حاضر شود
او را ہم باشد این در انس لازم نیست اما شیخ رحمہ اللہ بعنایت خویش بر مدعاے
خود حمل میکند والعنایة للقابل وجنید رحمہ اللہ این سخن فرمود در دل من خدشہ بود او راست
یعنی چنین ہم باشد مگر ابتدائے کار جنید رحمہ اللہ تا آنکہ مرا معلوم شد کہ سخن آنست کہ
سری رح میفرماید قوله وحکی عن ابی مقاتل العکی رح قال دخلت علی الشبلی
رحمه الله وهو ینتف الشعر من حاجبه بمنقاش فقلت یا سیدی
انت تفعل هذا بنفسك ویعود الم الی قلبی فقال ویلك الحقیقة
ظاهرة لی ولست اطیقه فهو ذا ادخل الالم علی نفسی لعلی احس

بہ فیستر عنی فلست اجد الالم ولیس لیستر عنی ولیس لی بہ
طاقۃ شخصے آمد دید شبلی را رحمہ اللہ کہ لب خود را یا ابروی خود را بمقراض می برید
مرد گفت اے خداوند من تو بر نفس خویش این مشقت میکنی و نفس من بدان آزرده
می گردد من نمی توانم دید گفت اے ورا افتاده چہ کنم حقیقت بر من ظاہر است
و من تاب او ندارم تا نفس من بدان مشغول شود او از من غائب گردد این سخن
بانس باللہ نسبتے ندارد و ازین ظہور حقیقت کہ شبلی رحمہ اللہ گفتہ است ازین ان
مراد نیست شئے دیگر ہیبے بلکہ مذہبے مفنئے است کہ او تاب آن ندارد میخواہد از و
محتجب گردد و او بخود باز آید اما شیخ رحمہ اللہ این را از موانست می آرد و غلبہ
موانست اینست کہ او با خود نباشد و شبلی علیہ الرحمہ با خود است اما تاب
او ندارد و میخواہد از و غائب شود این معنی ہم احتمال دارد بدو او ان حقیقت شد
است امارت و علامات آں پیدا آمدہ است شبلی رحمہ اللہ میخواہد از ان باز گردد
زیرا چہ حقیقت کارے فرماید کہ آں در وسع شبلی رحمہ اللہ نباشد و بران دارد کہ شبلی
رحمہ اللہ آن را بسر بردن تواند ضرورت میخواہد از ان باز آید تا عبودیت و معاملت
را بپاے تواند داشت بسیاران از کشتی حقیقت نالیدہ اند و خود را خواستہ اند
تا در تفرقہ دارند ذوق و شوق خمر و سوز ہیبات و ہیبات صوفیان در مقام تقلید
است و در مقام حجاب است بسیاران بحقیقت رسیدہ اند و گفتہ در لغا اگر آن تقلید
و آن حجاب با ما بودے زہے کار کہ این حقیقت ہیچ نفع ما نہ کرد جز وحشت در
وحشت ہیچ زیادت نکرد و من سخنے میگویم تو بیائی بدانی کسے گفتہ است بیت

اینجا کہ منم نہ لاست نے جاے نعم — زیرا کہ ہمہ یکیست نہ افزونست نہ کم
بیزارم از وصال و از ہجران ہم — نے کارم از وجود و لذات و الم
نے وقت بماند نے ذوق مقام — نے ماند من نہ او ہمہ گشتہ عدم

اینجا چہ ذوق جز وحشت در وحشت نیست و این دو حکایت کہ شیخ در بیان انس آورد مقصود این داشت مدعا رفتہ است کہ متانس اگر دو زخش انداز ندوقت او مکدر نشود برائے آن را این دو حکایت آورد کہ شبلی را چنین بود سری چنین گفتہ است یعنی متجلی را وقتے باشد کہ از الم شعورے نشود **قولہ** وحال الھیبۃ والانس وان جلتا فاھل الحقیقۃ بعد نھما نقصا لتضمنھما تغیر العبد فان اھل التمکین سمت احوالھم عن التغیر وھو محو فی وجود العین فلا ھیبۃ لھم ولا انس ولا علم ولا حس شیخ رحمہ اللہ در انس آن بیان کرد و در عبارتے راند بعد آنکہ پس آں میگوید ہیبت و انس با ہمہ مرتبہ کہ او دارد در و نقصانست ما این را در بیان گفتہ ایم و شیخ رحمہ اللہ ہمیں بیان خود کردہ است ہمان بیان کہ در تبیین کردہ است ہم در ان این بیان شدہ است ہیبت و انس اگرچہ مقامے شریف دارد اما اہل تمکین این را نقصان شمرند زیرا چہ این عرض تغیر و تحول است اما متمکن را ہیچ چیزے متغیر نیفتد زیرا چہ متمکن در وجود عین شاہد محو است تغیر بر محو چہ نسبت پس ایشان را ہیبتے نہ انسے نہ بقاے صبے و شعورے نہ **قولہ** والحکایۃ معروفۃ عن ابی سعید الخراز انہ قال تھت فی البادیۃ مرۃ فکنت اقول

انیہ فلا ادری من الذیہ من انا سوی ما یقول الناس فی وفی جنی
انیہ علی جن البلاد وانسھا فان لمحا جد شخصا انیہ علی نفسی

حکایتے از ابو سعید خراز منقول است معروف است یکبار در بادیہ بزرگے می گردیدم با خود گفتم **قولہ** انیہ فلا ادری من کبر می کنم ازین کہ بنی دانم کہ من کیستم جز انکہ مردماں میگویند کبر در خویش می کنم و در خویش کنم **قولہ** سمعت ھاتفا

یهتف لی ویقول شعر

ایامن یری الاسباب اعلی وجوده ویعرج بالتیه ادنی وبالانس
فلوکنت من اهل الوجود حقیقة لغبت عن الاکوان والعرش والکرسی
وکنت بلاحال مع الله واقفا یصان عن التذکار للجن والانس

وانما یرتقی العبد عن هذه الحالة بالوجود من این دو بیت انشاد می کردم شنیدم هاتفے مرا آواز می دهد اے آنکه اسباب را اعتقاد می کند اعلی وجود او ست وخوش می شود بکبر خویش وبانسے که او را بدان کبر است فلو کنت اگر تو از ان قوم می بودی که ایشان را وجود نامند واجد است ووجود است ووجود عبارت از شخصے است که او عین وجود است هر آئینه از جمله اکوان غائب می شدی واز عرش وکرسی هم وباخدا بغیر حال انس وهیبت واقف بودی وتو مصئون می بودی از ذکر جنی وانسی قوله وانما یرتقی العبد یعنی بعد آنکه بنده عین وجود گردد ازین احوال ارتقا کند حاصل این ابیات خرائد وابیات هاتف غیب این معلوم شد خراز را نظر بر حقیقت وجود افتاد وبدان هیبتے وفخرے نمود وهاتف غیب این نگفت هنوز بقیه با تو باقی است باید که تو او باشی واین نظر بود وجود فانی مانی -

قوله ومن ذالك التواجد والوجد والوجود وهم ازان قبیل (التواجد الوجد والوجود)
مصطلح تواجد ووجد ووجود است تواجد جاے می گویند مقصود استجلاب وجد دارد ووجد بچند معنی است الوجد یافتن والوجد اندوهگین شدن اینجا مراد یافتن است ستم خواست وجدانی شود ذوقی را وشوقی را واجد شد این را وجد وجدان گویند اما وجود که او همه وجدان شود عین وجود گردد قوله فالتواجد استدعاء الوجد بضرب اختیار ولیس لصاحبه کمال الوجد اذ لو کان لکان واجداً وباب التفاعل اکثر علی اظهار الصفة ولیست ذلك همانچه گفته بودم شیخ همان میفرماید تواجد استجلاب وجد ست تا آنکه واجد شود وصاحب او را کمال وجد نیست زیرا چه طلب

آن میکند واگر باید هم کمال نیابد زیرا چه بستم آورده است و باب تفاعل برائے تکلف را است وے درین چیزے که خواهان آن نباشد و اینجا شخص خواهان آن هست یگر شیخ نظر بر مجرد تکلف کرده است **قوله** قال الشاعر

اذا تخازرت وما بی من خزر ثم کسرت العین من غیر ما عور

یعنے تکلف کردم و خود را خزر ساختم و کژ بین و مرا خزر نبود شیخ تظهیر همان آورد که شخص خواهان آن نیست **قوله** نقوم قالوا التواجد غیر مسلم لصاحبه لما یتضمن من التکلیف و یبعد عن التحقیق تو مے گفته اند تواجد ممدوح نیست زیرا چه ستم کاری می باید کردن و این از قسم تحقیق دور عجب این کار یست که آن بزرگان کرده اند شخصے تکلف می کند برای وجدان وجودے که نوعے لائحه از وجد و وجود بروے افتد و او مے گوید نشاید زیرا چه در وے تکلف است اولی گفت که تکلف نیست و که گفت بعید بعد از حقیقت نیست اما برائے کار راست **قوله** و قوم قالوا انه مسلم للفقراء المجردین الذین ترصد الوجدان هذه المعانی و قومے گفته اند که تواجد شاید کردن مگر فقرائے را که مجرد اند از علائق و عوائق ترصد کرده اند برائے وجدان این معانی را و در سماع موافقت اصحاب کنند و دست و پا بجنبانند این چه از اصحاب و چه از نفس خویش و دیگر تکلف برائے کارے که اجماع قوم ممدوح است آنرا کسے انکار نکند **قوله** و اصلهم خبر الرسول علیه السلام ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرموده است در مصیبت نفس یا تلاوت قرآن بگریید و اگر گریه نیاید تکلف کنید بگریید **قوله** و الحکایة المعروفة لابی محمد الجریری رحمه الله انه قال کنت عند الجنید و هناك ابن مسروق رحمه الله و غیره و ثم قوال فقام ابن مسروق رحمه الله و غیره و الجنید ساکن فقلت یا سیدی مالك فی السماع شیء فقال الجنید و تری

الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب شمقال وانت یا ابا محمد مالك فی السماع شئ فقلت یا سیدی انا اذا حضرت موضعا فیه سماع وهناك محتشم امسکت علی نفسی وجدی فاذا خلوت ارسلت وجدی فتواجدت فاطلق فی هذه الحکایت التواجد ولم ینکر علیه الجنید رحمة الله علیه مجلسے بود قوے صوفیہ ومشائخ حاضر بودند میان ایشان ابن مسروق هم بود وغیرهم وآنجا قوالے انشاد شعرے کرد ابن مسروق رحمه الله خاست و دیگر اصحاب که حاضر بودند و جنید علیه الرحمه برقرار بود پس گفتم ای خوندگار من ترا در سماع جنبشے نیست گریه کردن و دست و پا جنبانیدن جنید گفت این گمان مبر که من با قرار ایستاده ام کوه را ایستاده بیند و او همچنان تیز می رود چنانچه ابو جنید رحمه الله مر جریری را علیه الرحمه گفت ترا چیزے نمی بینم در سماع جریری رحمه الله جواب داد اگر من در مجلسے باشم و آنجا سماع باشد و محتشمے حاضر باشد خود را بحرکت سماع ندهم بدارم و چون تنها باشم خود را بگذارم وجد کنم و جنید رحمه الله تواجد را انکار نکرد و فعلی هذا تواجد شئ مستحسن است ازین حکایت چند چیز معلوم یکے آنکه تواجد امرے ممدوح مقبول صوفیان و دیگر اگر محتشمے و محترمے باشد کسے که از وے ادون حال بود او را نشاید پیش او بجنبد و دیگر صوفیان را در سماع نه این چنین است که بے خبر می باشند با خود هستند اما علمے هست میان ایشان این بدین حرکت و بدین استماع ایشان مزیدے دارند آمدی دانی و تحمل آن شخص را از وے یک ساعت برندکه او را شعورے نماند و دیگر البته در خلوت مزیدے باشد سامع را که در حضور مردم نیست اینجا حاجت نبود که شیخ فرماید ولم ینکر علیه الجنید نیز چه قول و فعل ابن مسروق رحمه الله هم حجت است و قول و فعل جریری رحمه الله این گفتار در حالت سماع بود یا بعد آن همچنین می نماید که بعد آن دیگر ازین معلوم شد که کسے را

در سماع وقتے باشد بکمال و او را نہ جنبشے باشد و نہ گریہ و اضطراب و دیگر اہل سماع راہست میسر مصلحتے فرو یابی خود را در سماع ندارند دیگر وقت خویش را خوش کنند

قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول لما راعی ادب الاکابر فی حال السماع حفظ اللہ علیہ وقتہ لبرکات الادب حتی یقوم امسکت علی نفسی وجدی فاذا خلوت ارسلت وجدی فتواجد لانہ لا یمکن ارسال الوجد اذا شئت بعد ذہاب الوقت وغلبتہ ولکنہ لما کان صادقا فی مراعاۃ حرمت الشیوخ حفظ اللہ علیہ وقتہ حتی ارسل وجدہ عند الخلوۃ این حکایت را شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ سرے و معنی فرمود ہر گاہ کہ جریری رحمہ اللہ دید کہ نگاہ داشت ادب اکابر باید کرد در حالت استماع خداوند سبحانہ ببرکت ادبے کہ او نگاہداشت حفظ وقت وے بروے کرد تا آنکہ او میگوید وقت خویش بر نفس خویش امساک کردم و چون در خلوت شدم ارسال کردم زیرا چہ وقتے کہ ہجوم کردہ بود آن وقت بار دگر کجا یابد تا ارسال کند لکن چو او در مراعات ادب اکابر صادق بود خدای تعالی حفظ وقت او کرد تا در خلوت ذوق آن وقت گرفت نکو معنی و سرے شیخ ابو علی دقاق فرمود رحمہ اللہ اگر چنین بودیی کہ جریری رحمہ اللہ از جنید رحمہ اللہ پرسید او جواب داد کہ من این دم نگاہ میدارم وجد را برائے احتشام تو او ثانی حال وقت خلوت شود ارسال نفس کنم تواجد اگر چنین باشد معنی شیخ را ست آید لکن او میگوید مرا این صورت است اگر محتشم باشد من چنین می کنم حاصل سخن جریری رحمہ اللہ اینست کہ من پیش بزرگان احتشام ایشان را بجنبم چو تنہا باشم سماع بشنوم نہ آنکہ ہماں سماع را در خلوت ارسال کنم

قولہ فالتواجد ابتداء الوجد علی وصف الذی جری ذکرہ وبعد ہذا الوجد ہمچہ شیخ گفتہ بود حاصل و نتیجہ آن میگوید کہ تواجد استجلاب وجدے

وتکلف وبعد این تواجد وجد شود قوله والوجد مما یصادف قلبك
ویرد علیك بلا تعمد وتکلف وجد انیست وارد ے از غیب بر دل
افتد بغیر اختیار تو وبغیر عمل وتکلف تو قوله ولهذا قال المشائخ الوجد
الصادقة والمواجید ثمرات الاوراد فکل من ازداد وظائفه
ازداد من الله تعالی لطائفه ومشائخ رحمهم الله گفته اند وجد همین یافتن است
واین یافت از دولت اینست که رعایت اوراد وحفظ اوقات بشرط آنکه آمده
است بکند این مواجید در دل او برکت آن افتد وهر چند که بیشتر وظائف
کند بیشتر مواجید شود قوله سمعت الاستاد الامام ابا علی رحمه الله
یقول الواردات من حیث الاوراد من لا ورد له بظاهره لا
وارد له فی سرایرهٖ وکل وجد فیه من صاحبه شیٔ فلیس بوجد
وابو علی دقاق رحمه الله میگفت واردات بحسب اوراد است هر کرا ورد ظاهر او
نباشد مر او وارد نباشد وهر که ورد او اختیار ے وبقیه چیز ے هست
پس آن وجد معتد به نیست زیرا چه در تعریف وجد انیست که بغیر اختیار او چیز ے
آیده در تن چیز ے اختیار ی می نماید اینجا دقیقه هست مرد ے که صاحب ورد
است ورد برا ے چه بجا می آرد مقصود ورو ش چیست نه آنکه او طالب است
از پی مطلوب خویش این مشقت بر خود نهاده وحفظ وقت کرده پس درین بجا
آوردن ورد وانتظار او کرد برین مداومت لابد ازان سوے هم برا ے او را اورا ے
شود چو او بتوجه انتظار کرده است بر در مقصود ایستاده جانش بیرون می آید چون
آن توجه وانتظار بالتزام شود واگر کسے بغفلت بر طریق رسم وعادت بجا می آرد
بر ا ے او را این وارد نیست واگر کسے را بغتةً وفجاةً بے آنکه انتظار ے کرده
باشد وبے آنکه ورد ے بجا آورده باشد برا ے او مصادقه شود این جذبه نامند

قادر بقدرت خویش کیے را بجاے برد این کارے دگر است اما سخن در عمل صوفیان است قوله وکما ان ما یتکلفه العبد من المعاملات ظاهره یوجب له حلاوت الطاعات فما ینازله العبد من احکام باطنه یوجب له المواجید ، گاه که بنده طالب در معاملات ظاهر خویش تکلف میکند ثمر نهاده عملے ظاهر بجا می آرد البته این عمل او ثمرات می افتد مر طالب در عبادت خویش حلاوت یابد عبادت در دلش شیرین بود و آنچه احکام باطن و معامله باطن را بنده مباشر شود و بحسب آن نگاه دارد آن ثمر مواجید افتد قوله فالحلاوت ثمرات الطاعات والمعاملات والمواجید نتائج المنازلات این که مردم در طاعات حلاوت یابد از ثمره عبادت ظاهر است و مواجید نتائج منازله است اما سخن اینست اگر عبادات بی منازلات است یعنی مورث حلاوت باشد من همچنین دانم تا حضور زاید بریں صورت این آید حلاوت مواجید منازلات است قوله واما الوجود فهو بعد الارتقاء عن الوجد اما وجود بعد آنکه از وجد ارتقا شود کار بیشتر شود وجود شود وجود عبارت از چیست بالا گفته ام که شخص عین وجود شود و وجود او عین مقصود شد وجود مقصود عین وجود این شد این را وجود گویند و وجد یافتن بود تواجد کارے بتم کردن برائے یافتن را برائے یافتن چیزے که تواجد بود و یافتنی که آنرا وجدان میگویند وجدان چیزے است که برائے آن را تواجد بود این سخن عین آن وجدان شد چو بود او عین وجود او شد این را وجود گویند وقتے دو بیتے کسے گفته بود مناسب اینجا است رباعی

هستیم ولیک نیست نابود نابود ولیک بود را بود
نابود چو بود بود را بود نابود چه بود ہمین مقصود

قوله لا یکون وجود الحق الا بعد خمود البشریة لانه لا یکون للبشریة بقاء عند

ظهور سلطان الحقیقة و وجود حق نباشد مگر آنکہ آتش بشریت بکلی خمود یافتہ باشد یعنی کشتہ شدہ بود چوں بشریت رفت یا بشریت ہست اما خاص گشتہ بر ظہور سلطان حقیقت شود چو او بدو گردد در ہیچ وجودے را بود نماند ہمو بود دیگر نه قوله وهذا معنى قول ابى الحسن النورى انا سذ عشرين سنة بين الوجد والفقد اذا وجدت ربي فقدت قلبى واذا وجدت قلبى فقدت ربي و براین سخن اشارت نوری رحمہ اللہ او گفتہ است بست سال کہ میان فقد و وجدم چون حق را یابم دل را گم کنم و چون دل را یابم حق را گم کنم چنانچہ سنائی گفتہ است علیہ الرحمہ بیت

بی منت او تا سنائی با منست با سنائی زین قبل درماندہ ام

اینجا سخنے مشکل ہست اشارتے بدان کنم اگر مدققے بیند فہم کند نوری رح میگوید اگر دل را گم کنم اگر این معنی است کہ شیخ بیان کرد گاہے چنین و گاہے چنان اما ہمچنین معلوم می شود از سخن نوری رحمہ اللہ اگر وجد انست بعد آن فقدان نیست آن وجدان بر وجدان خویش است و آن فقدان بر فقدان است ہم وجدان فعلی ہذا حکایت از طریق حال باشد نہ از بیان حقیقت قوله وهذا معنى قول الجنيد رحمه الله علم التوحيد مباين لوجوده ووجوده مباين لعلمه ہمان سخنے را وجود او مباین است مر علم او را یعنی علم قائم است و بدان علم و بدان معلوم چو حقیقت تجلی شود نہ علم ماند نہ عالم ماند ہمہ معلوم باشد پس علم مباین باشد وجود را و وجود مباین باشد مر علم را پس ہمان سخن اثبات می باید کہ علم توحید مباین است مر وجود او را خواہ وجود شخصے گو خواہ وجود حق گو ہر دو درست است علم او مباین وجود او و وجود او مباین علم او بعد آنکہ آن وجود خیزد کشف حقیقت شود پس علم مباین وجود آمد زیرا چہ علم دوئی تقاضا میکرد چو وجود آمد دوئی

خواست پس علم مبائن وجود باشد کہ علم دانستن است وعلم توحید یکے کردن است
واین ہر دو مبائن یکے است کہ آنجا دانستن وکردن نیست ہمان سخنے کہ ما غایت
کردہ بودیم جنید قدس اللہ سرہٗ ہمان اثبات کرد قولہ وفی ھذا المعنی انشدوا

وجودی ان اغیب عن الوجود بمایبد وعلی من الشھود
وجود من چون از وجود من نائب شود بسبب شہودے کہ بر من شاہد است
قولہ فالتواجد بدایۃ والوجود نھایۃ والوجد واسطۃ بین
البدایۃ والنھایۃ تواجد اول کار است وجد وسط است ہر دو طرف نسبت
دارد ووجود انتہائے کار ست قولہ سمعت الاستاد الامام ابا علی
الدقاق رح یقول التواجد یوجب استیعاب العبد والوجد یوجب
استغراق العبد والوجود یوجب استھلاک العبد فھو من
شھد البحر ثم رکب البحر ثم غرق فی البحر تواجد آن می شود کہ تمام وقت
بندہ فروگیرد وچو تکلف می کند آن قدر وقت کہ گیرد گیرد و وجد موجہ استغراق است
یعنی چیزے یافتہ است وبدان مشغول ومستغرق است و وجود موجب استہلاک
بندہ است او برود وبدو باقی شود استہلاک بندہ شود استیفاے حق شود وبدان
اند چنانچہ کسے از دور دریا را بیند ہمچنان تواجد از دور وجد را نظارہ می شود
ووجدان بدان ماند کہ کسے بدریا سوار شود ووجود بدان ماند کہ کسے در دریا مرد غموم
او غرق شد ونیست نابود شد ہمان دریا ماند محمد حسینی گوید تواجد
بدان ماند کہ کسے در کنارہ دریا ایستد وساختہ می شود تا در دریا افتد ووجدان بدان
ماند کہ شخصے در دریا افتد وآشنا کردہ ووجود بدان ماند کہ غرق در دریا شود وبمدد
گداز دو عین دریا گردد قولہ وترتیب ھذا الامر تصور ثم ورود ثم شھود

ثم وجود ثم خمود و ترتیب این حال که گفتم اینست اول این کار قصد است بعد آن فرود آمدن در آنجا که قصد کرده اند بعد ازان از آنجا که ورود شد شهود شود بعد ازین شهود وجود شود این شهود بیاید وجودے نو بخشد او را بعد ازین وجود مخمود شود می گویم شریعت عبارت از گفت انسان کامل است طریقت عبارت از کرد انسان کامل است حقیقت عبارت از دید انسان کامل است حق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل است و حقیقت الحق عبارت از بود نابود انسان کامل است اینجا همان بیان شد قصود بمقابله شریعت بیان شد و ورود بمقابله طریقت بیان شد و شهود بمقابله حقیقت بیان شد و وجود بمقابله حق الحقیقت بیان شد و خمود بمقابله حقیقت الحق بیان شد اینجا یک سخنے مشکل است شیخ رحمه الله گفته بود اول خمود بشریت شود بعد آن وجود شود اینجا خمود بعد وجود گرفت آن خمود بشهود وجود بود اینجا خمود بعد وجود گرفت شهود شد سبب شهود خمود بشریت شد بعد آن وجود شد بعد ازین وجود خمودے دگر شد این وجود که بعد خمود بشریت شده بود این وجود را هم خمود شد **قوله** و بمقدار الوجود تحصل الخمود و بمقدار وجود حصول خمود است اینجا گفته بود بمقدار خمود وجود است اینجا بمقدار وجود خمود است **قوله** و صاحب الوجود له صحو و محو سبحان الله وجودے که بعد خمودش و بعد ثبوت این وجود هم خمود شد صحو و محو او را کجا جا ماند صحو محو وجود شخص را تقاضا کند و اینجا خمود آن وجود شد صحو و محو چه گذر دارد اما اینچنین میگوید وجودے است بهمه وجه خمود دارد او را نشاتے دگر شد بودے بنابود شده با این که بروے احوال افتد و مع هذا وجود در خمود بوده باشد سخن مشکل می رود تا کدام نیک بخت باشد که این را بحقیقت فهم کند و اینجا اینچنین بمبالغت مصلحت تقاضا نمیکند و غیره کار هم دامن گیر می شود و هم دریغ نداریم اما هر چند بیشتر شرح خواهیم کرد

مشکل تر خواہد شد قولہ فحال صحوہ بقاؤہ بالحق وحال محوہ فناؤہ بالحق وھاتان الحالتان ابدا متعاقبتان علیہ این دو حالت است این شخص راخود بخود وجود شد واز خمود کشت وجودے دیگرے شد کہ آن بود نابود بودہ است بران وجود و حال ملازم باشد صحو و محو از خود بخود باخود آید صحو نامیم از خود بخود باخود رود محو نامیم و این ہر دو بران شخص متعاقب باشد یکے برود دیگرے بیاید بیان ظاہر شیخ رحمہ اللہ این تقاضا کرد یکے برود دیگرے بیاید اما حقیقت سخن اینست کما صحا محا وکما محا صحا الصحو فی المحو والمحو فی الصحو قولہ فاذا غلب علیہ الصحو بالحق فبہ یصول وبہ یقول قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما اخبر عن الحق فبی یسمع وبی یبصر چوں صحو بحق غلبہ شود بحق رسد و بحق گوید این نیست کہ تو بدو رسیدی اوست کہ خود بخود رسید این نیست کہ تو میگوئی اوست کہ خود بخود میگوید قولہ قال علیہ السلام فیما اخبر چہ باشد نیست کہ این بدو می شنود بلکہ اوست خود بخود می شنود کذلک ینطق ویمشی قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی یقول سمعت منصور بن عبداللہ رحمہ اللہ یقول وقف رجل علی الشبلی رحمہ اللہ فسالہ ھل یظھر آثار صحۃ الوجود الواجدین فقال نور یزھر مقارنا لسنی ان اشتیاق فیلوح علی الھیاکل آثارھا کما قال ابن المعتز

وامطر لکاس ماء من ابارقھا ... فانبت الدر فی ارض من الذھب
وسبح القوم لما ان راوا عجبا ... نورا من الماء فی نار من الغنب
سلافۃ ورثتھا عاد عن ارم ... کانت ذخیرۃ کسری عن اب فاب

نکو حکایتے ونکو سخنے است اما فیما نحن فیہ مناسبتے ندارد شخصے بحضرت

شبلی رحمہ اللہ استاد پرسید اینچنین ہست بر واجدان صحت وجود ہست یعنی او
را ثبوتے و او را قیامے و اعتدادے ہست شبلی رحمہ اللہ جواب گفت این
حکایت کہ حجب وجود را پرسیدی برین مثال ہست نورے روشن میگردد بانوار
اشتیاق مقابل میشود پس آثار آن نیران بر ہیاکل ظاہر میشود یعنی وجود بعد خمودی خویش
چنانچہ ہست ہست یعنی وجودے بعد خمودے و خمودے بعد وجودے
نورے روشنے بر آتش اشتیاق این وجود مقابل میکند بر ہیاکل اثر او ظاہر و روشن
می شود وجود بصحت خویش چنانچہ ہست ہست اما این احوال برو افتد نورے
ازان سو ظاہر می شود بر نار این می افتد نور در نور می شود و وجود چنانچہ ہست ہمچنان
است قولہ فامطر الکاس ماء الی آخرہ ریختہ است کاس آب را از ابریقہائے
خویش پس انبات کرد دُرے را از زمین زرد قوم تعجب کردند و سبحان اللہ گفتند ہر گاہ کہ
عجبے دیدند نورے از آب دیدند و نارے از عنب دیدند و این شوائبے ست از سلاف
عاد میراث رسیدہ است و ذخیرہ از کسرے از اب وجد اکنون این شعرے کہ گفت
حکایت ازین کرد آبے بود کہ دُر شد عنبے بود کہ مے شد این شدن عنب مے
نہ آنکہ چیزے خارجے آورد بلکہ ہمان عنب بود کہ مے شد و ہمان آب بود کہ دُر شد
و ہمان وجود بصحت خویش بوجود است این تغیرات و تحولات ازان ذات او
بدوست کہ خود بخود می گردد قولہ وقیل لابی بکر الدقی رحمہ اللہ ان
جہم الدقی علیہ الرحمہ اخذ شجرۃ بیدہ فی حال السماع فی ثورانہ
فقلعہا من اصلہا فاجتمعا فی دعوۃ وکان الدقی کف بصرہ فقام جہم
الدقی رحمہ اللہ یدور فی ہیجانہ فقال الدقی رحمہ اللہ اذا اقرب
منی ارونیہ وکان الدقی رحمہ اللہ ضعیفا بمرۃ فلما قرب منہ قالوا
لہ ہذا ہو فاخذ الدقی ساق جہم رحمہ اللہ فوقفہ فلم یمکنہ

ان یتحرک فقال جهم رحمه الله ایها الشیخ التوبة التوبة فخلاه بر
ابوبکر دقی رحمہ اللہ حکایت کردند کہ جہم دقی رحمہ اللہ در سماع بود درختے را از بیخ برکرد
اتفاقی ہر دو جہم ہم و ابوبکر در دعوتے جمع شدند دقی مکفوف البصر شد حاضران گفت کہ
جہم در رقص نزدیک من آید مرا خبر کنید چو او نزدیک آمد گفتند این آن جہم است
ابوبکر رحمہ اللہ ضعیف مکفوف شدہ ساق جہم را رحمہ اللہ گرفت گفت اکنون برو جہم
ایستادہ ماند قوت رفتن نبود گفت اے شیخ التوبۃ التوبۃ بعد ازین خودنمائی نہ کنم حکایت
در تواجد و وجد صوفیان افتادہ است حکایتے کہ مناسب آنست شیخ درمیان میگوید
میرود و دیگر اگر تطبیق و ہندرہ آن ہم ہست از خود رفتہ کارے از ایشان در وجود می آید
نہ آنکہ ایشان می کنند دیگرے است کہ در مظہر ایشان کارے میکند **قوله وقال**
الاستاذ الامام زین الاسلام رضی الله عنه وکان ثوران جهم
رحمه الله فی حق وامساك الدقی رحمه الله بساقه بحق ولما علم
جهم ان حال الدقی رحمه الله فوق حاله رجع الی الانصاف واستسلم
وکذا من کان بحق لا یستعصی علیه شیء وہماں سخنے کہ ما برائے تطبیق را گفتہ
بودیم شیخ ابوعلی رحمہ اللہ ہمان میگوید جہم رحمہ اللہ ہم بحق بود اما ابوبکر رحمہ اللہ اعلی تر است
او را وجودے بود بعد خمود و این را خمودے است بعد وجود **قوله واما اذا**
کان الغالب علیه المحو فلا علم ولا عقل ولا فهم ولا حس وچو محو غالب
شود صفت این باشد نہ او را علم و نہ عقل و نہ حس و نہ فہم و در صحو محو باشد اما احساس
باقی باشد ازین سخن چہ فہم کردی لا علم ولا حس این گمان بردی حس
برود شیریں و تلخ نداند و علم برود چہ تمیز از شے بہ شے نکند لا واللہ علم باشد
لکن علم او علم او نباشد و حس او حس او نباشد و عقل او عقل او نباشد **قوله سمعت**
الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمه الله یذکر باسناده ان ابا

عقال المغربي رحمه الله اقام بمكة اربع سنين لم ياكل ولم يشرب
الى ان مات ودخل بعض الفقراء على ابى عقال فقال له سلام عليكم
فقال ابو عقال وعليكم السلام فقال الرجل انا فلان فقال ابو عقال انت
فلان كيف انت وكيف حالك وغاب عن حالته فقال هذا الرجل
فقلت سلام عليكم فقال وعليكم السلام كانه لم يرنى قط فقلت انا
فلان فقال انت فلان كيف انت وكيف كنت وغاب كانه لم يرنى
ففعلت مثل هذا غير مرة فقلت ان الرجل غايب فتركته وخرجت از
ابو عبد الرحمن رحمه الله شنيدم باستاد خويش ميگفت ابو عقال مغربى رحمه الله چهار سال
بمكه مقيم بود نه خورد نه آشاميد اين سخن از روى اب حس نيست واين كار از صفت محو نيست
ما ديده ايم مردان را احمد بهارى دوازده سال نخورد نه آشاميد واين را از اعتياد بود
وهركه اعتياد كند او را شود قوله ودخل بعض الفقراء الى آخره شيخ رحمه الله براى
آن كه وجودى قايم بغيرى باشد روى اب حس شود اين حكايت آورد وقوله
برابو عقال رحمه الله آمدند سلام عليكم كردند او جواب سلام كرد مرد گفت كه من فلانم
نگران شخصى بود كه او را مى شناخت شيخ گفت تو فلان باشى چونست حال تو ونام ديگرى
ميگفت همچنين سه بار بود و شيخ غائب مى شد شخص گفت من بعد آن بيرون آمدم دانستم
كه اين مرد از خود غائب است اين حكايت شيخ براى آن آورد كه مرد را عقل گم شده
است وحس باوى نمانده اما اينجا اين سخن است مرد بچيزى مشغول است دل
بدان متعلق است در نظارهٔ آن مشغول است هرچه گوئى او حكايت مرتبه نتواند
گفت اين عبارت از محو نيست اما شايد براى آن مى آرد كه چنين هم باشد كه حس
برود و تحمل عند البعض اين صورت غير محمود باشد ضايقه هرچه رود از كشف تجلى باشد
وغير آن قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله يقول سمعت عم

بن محمد بن احمد رحمه الله يقول سمعت امراة ابی عبد الله
الترغندی رحمه الله تقول لما كان ايام المجاعة والناس يموتون
من الجوع دخل ابو عبد الله الترغندی رحمه الله بيته فرای
فی بيته مقدار منوين حنطة فقال الناس يموتون من الجوع وفی
بيتی حنطة فخولط فی عقله فما كان يفيق الا فی اوقات الصلوة
يصلی الفريضة ثم يعود الی حالته فلم يزل كذلك الی ان مات
دلت هذه الحكاية علی ان هذا الرجل كان محفوظا عليه اداب
الشريعة عند غلبات احكام الحقيقة وهذا هو صفت اهل
الحقيقة زن عبد الله رحمه الله حكايتے می كند ايام قحطے بود و مردمان از بس گرسنگی
می مردند ابو عبد الله رحمه الله در خانه خود در آمد در خانه خود مقدار دو من گندم ديد گفت مردمان بگرسنگی
می ميرند و در خانهٔ من گندم باشد در عقل او خبطے و غلطے شد پس آن هيچ چيزے نبود
چنانكه فريضه گذاردے باز چنانچه بود و در بے ضبطی همچنان شدے و همچنين بود تا آنكه مرده
است اين حكايت دليل برين كند شخص از خود رفته چو وقت فريضه شود بخود باز آيد
پس اين قوم ازان ها اند كه از خود رفته اند و در اوقات مخاطبهٔ شرع محفوظ اند خداوند
سبحانه ايشان را در اوقات مخاطبهٔ شرع باز بخود می آرد و اين حكايت نيز از محويت
از بے ضبطی است پس ايشان محفوظ اند در وقت غلبهٔ حقيقت در آداب شريعت
وصفت اهل حقيقت همين است **قوله** ثم كان سبب غيبته عن تمييز
شفقته علی المسلمين وهذه اقوی سمة لتحققه فی حاله عن تمييز شيخ
رحمه الله غيبت او فرمود بعده سبب غيب او ميگويد از تميز اشيا شفقت او بر مسلمانان
مغير عقل او اقتاد اين قوی ترين حال باشد زيرا چه او در امور خويش متحقق بود اين مرد كه
غائب شده است از كبار صوفيه است و مواجد او و حفظ او ابو علی دقاق رحمه الله

می فرماید و دیگرے را مجال دخلے نباشد ولیکن کسے اینجا چنین گوید بعد آنکہ این شد خولط فی عقلہ مجال و مساغ تحققے و تمیز نماند و آنکہ شیخ قدس اللہ سرہ میفرماید وقت صلوٰۃ بضبط خویش آمدے و نماز گذاردے دیوانگان باشند کہ بسیار کارہا کنند و خلق بدانند مگر مردے عاقل است حکایتے مرتبے کنند و شعرے درست گویند و در واقع ایشان دیوانگان بانتہا باشند دیوانہ از ہر جا کہ باشد از ہجوم و غیر آن رہ خانہ شناسند و زن و دختر و مادر را شناسند ماکل و مشرب خود را شناسند مردے سالہا عمر او در نماز گزاردن گزشتہ است وقت آن می آید بعبادت خود باز می گردد و این کہ شفقت بر مسلمانان مذہب عقل افتد مشکل کاریست در فہم ہر عاقلے نگنجد براے ذہاب عقل را شئے مہیبے باید در غایت حسن و جمال باشد رحمت و شفقت بر مسلمانان موجب ذہاب عقل نیست خصوص درویشی درویشانست این حکایت از محو و صحو نیست طاریاتے کہ بر بعض صوفیان شود بعض مردم را شنیدہ ایم و دیدہ ایم قومے اند عمرے در مجاہدہ و ریاضت و شب بیدار بودن و شب و روز در تناسی بودن تا آنکہ از تناسی بنسیان آمد ہمہ چیزہا را فراموش کرد مگر از چیز کہ شب و روز دل ہم بدان متوجہ است اینجا یکے تاملے دگر ہم ہست بود ہم از کبار کسے با ہمہ صحو و محو داشتند بے شبہ اما در جزئیات امور از جملہ حکما داناتر عاقل تر و ضیعے مستقیم تر کردہ اند۔

الجمع والفرق

قولہ ومن ذلک الجمع والفرق لفظ الجمع والتفرقۃ یجری فی کلامہم کثیرا یکے ازان الفاظ مصطلح کہ در حکایات و محاورات ایشان است جمع و فرق است لفظ جمع و تفرقہ در سخن ایشان می رود قولہ وکان الاستاذ بوعلی رحمہ اللہ یقول الفرق ما نسب الیک والجمع ما سلب عنک فرق عبارت از آنست انچہ نسبت بتو دارد ان تفرقہ است و انچہ از امور بشری است اکلے و شربے و صومے و صلوتے و تلاوتے این ہمہ تفرقہ است و جمع

چیست آنچه اوست بشری او مسلوب گردد بحق جمع شود این جمع است **قوله** معناه
ان ما یکون کسباً للعبد من اقامة العبودیة وما یلیق باحوال البشریة
فهو فرق وما یکون من قبل الحق من ابداء معانی وابتداء لطف و
احسان فهو جمع هذا ادنی احوالهم فی الجمع والفرق لانه فی
شهود الافعال وشیخ همین گفت که ما گفتیم اما شیخ ابوالقاسم رحمه الله بیان بسلب
نگفت بیان آنچه حاصل از سلب هست آن گفت و این جمع و این تفرقه ابتدای
حال ایشانست نه آنچه در شهود افعال اند اما تعیین شهود افعال شیخ می کند بتعیین خویش
که این بشهود افعال ما مر چه الهیات او را بخود دارد و ازو به آن جمع است و یکی
از آن شهود افعال است **قوله** من شهده الحق سبحانه وتعالی
افعاله من طاعاته ومخالفاته فهو عبد بوصف التفرقة این که
خلق را اثبات ایشان بذات وصفات وافعال ایشان کنی الی قوله ومن
شهده الحق سبحانه ما یولیه من افعال نفسه سبحانه فهو عبد
یشاهد الجمع وهر که را خدای شاهد کند با فعال خویش و او را ازو بر د این بنده را
گویند بوصف تفرقه است واگر آنچنین است که آن شخص را خداوند سبحانه بشهود خویش
او را ازو برد و او بوصف طاعت وعبودیت مستقیم مانده این را جمع نامست **قوله**
ما یولیه من افعال نفسه یعنی بنده نمی کند خداوند سبحانه در مظهر او فعل خویش میکند
قوله فاثبات الخلق من باب التفرقة واثبات الحق من نعت الجمع
این که خلق را اثبات ایشان بذات وصفات وافعال ایشان کنی این تفرقه است
و این که ایشان را ازین افعال واقوال وصفات بدر بری و نگوئی که خداوند میکند
این جمع است ایشان را از ایشان برون کند و وجود ایشان را محو بیند و اثبات
وجود باری شود بحقیقت این جمع شود **قوله** ولابد للعبد من الجمع والفرق

فان من لا تفرقة له فلا عبودية له ومن لا جمع له لا معرفة له چاره
نباشد مرد عارف را ازین هر دو فرق باید هم جمع باید فرق باید تا اجزاے عبودیت
واستقامت آن برپاے دارد و جمع باید تا بشهود و عیان بمعرفت توحید و مرد عارف
متصف بصفات الله باشد اگر تفرقه نباشد زندقه باشد و اگر جمع نباشد
معرفت بشهود و عیان نباشد قوله فقوله ایاك نعبد اشارة الی الفرق
وقوله ایاك نستعین اشارة الی الجمع ایاك نعبد حق عبودیت است
وایاك نستعین حق ربوبیت است اشارت اول بتفرقه آید و دوم بجمع قوله
واذا خاطب العبد الحق بلسان نجواه اما سائلا او داعیا او مثنیا
او شاکرا او متصلا او مبتهلا فاما فی محل التفرقة چون بنده خطاب حق
بزبان راز خویش کند این که خطاب کند یا چیزے را خواهنده باشد یا داعی او
باشد او را میخواند یا مغیب است یا شاکر است یا بدو متصل است یا از هم ابتهال
کرده بدو بازگشته است این بنده در محل تفرقه قایم است مگر با وجود اتصال چه
نجوی در میانست هر آئینه تفرقه باشد و او بدوست و داعی است و سائل است
این هم جهان تفرقه است فعلی هذا ایاك نستعین هم تفرقه باشد قوله واذا هم
اصغی بسره الی ما یناجیه مولاه واستمع بقلبه ما یخاطبه به فیما
ناداه وناجاه او عرف معناه او لوح لقلبه واراه فهو یشاهد
الجمع وچون اینچنین باشد که این بنده بسر خویش گوش نهد بسوے چیزے که مولی
او او را ندا میکند و بدانچه باو خطاب میکند این بدل خویش با او بجمع آمده است
در چیزے خداوند سبحانه باوے ندا کرده است یا رازے گفته است یا معنی
خطاب را یا مراد خود را تعریف کرده است و دل او را تای محیی کرد و او را بخود نمود
یا او را آن معنی نمود پس این بنده بشاهد جمع باشد حاصل کلام شیخ این شد هر چه نسبت

بہ بندہ است تفرقہ است و ہرچہ نسبت بربّ تعالی است جمع اما مفہوم آنست
کہ اگر تفرقہ با جمع است معتد بہ است این تفرقہ از معلوماتِ قوم باشد اما جمع این تفرقہ
را بحق جمع کند این جمع کند باشد تفرقۂ مخصوصے کہ بیان کردہ است تفاریق بسیار
است شیخ تشخیصے تعیینے کردہ است و اگرنہ در جملۂ افعال و اقوال بندہ تفرقہ
و جمع ہست قولہ سمعت الاستاد ابا علی رضی اللہ عنہ یقول انشد
القوال بین یدی الاستاذ ابی سہل الصعلوکی رحمہ اللہ ؎
جعلت تنزہی نظری الیکا وقلبی الدہر یتکل علیہا
وکان ابو القاسم النصرابادی حاضرا فقال الاستاذ ابو سہل
رحمہ اللہ جعلتَ بنصب التاء فقال استاذ بل جعلتُ بضم
التاء فقال الاستاذ ابو سہل لیس عین الجمع اتم فسکت النصرابادی
رحمہ اللہ و سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ ایضا
یحکی ہذہ الحکایۃ علی ہذہ الوجہ (قال الاستاذ ابو القاسم
القشیری) ومعنی ہذا ان من قال جعلتُ بضم التاء یکون اخبارا
عن حال نفسہ فکان العبد یقول ہذا اذا قال جعلتَ بالفتح
فکانہ یتبرا من ان یکون ذلک بتکلفہ بل تخاطب مولاہ فیقول
انت الذی خصصتنی بہذا لا انا بتکلفی و لفظ جعلت میان این بزرگوار
اختلاف رفتہ است در نصب تا او در رفع تا اگر جعلت نصب گوئی جمع آید و اگر
رفع گوئی تفرقہ آید جعلتُ برفع اضافت بنفس متکلم است و جعلتَ بنصب اضافت
بسوے حق است قولہ فالاول علی خطر الدعوی والثانی بوصف
التبری من الحول والاقترار بالفضل والطول اکنون بے نظیر لیکن این کہ
شیخ دعوی میفرماید دعوی چہ گذر دارد دعوی مناسب نیست میان طائفہ

صوفیان دعوی چه نسبت اما تفرقه و جمعی است **قوله** وفرق بین من یقول بجهدی اعبدك
وبین من یقول بفضلك ولطفك اشهدك فرق است میان کسی
که گوید من چنین کاری میکنم بجهد خویش و میان کسی که گوید بفضل تو و قوت تو من نمیکنم
تو میکنی جهدی اضافت بسوی خود میکند بفضلك اضافت بحق است **قوله**
وجمع الجمع فوق هذا و جمع جمع برتر از جمع است و در جمع الجمع جمع و تفرقه است
جمع الجمع عبارت ازین است با جمیع تفاریق و با همه نسب و اضافات و با همه مباشرت
با فعال و حرکات مرد همچنین نماید که از همه پریشانان پریشان تر و از همه دور افتادگان دور
افتاده تر با این همه او یکی بیکی است این جمع الجمع است این مشکل حالتی است مذلهٔ اقدام
بسیاران ست و بسیاران واماندگان دعوی ناشایسته کرده اند و خود را از قوم جمع الجمع
دانسته نعوذ بالله من شرهم مزلهٔ اقدام و مظنهٔ دعوی بسیار است اینجا عورتی با جنید
رحمه الله گفت چه باشد این که اسرار خدا با عوام میگوی این اشاره بجمع بود و جنید رحمه الله
جواب فرمود که ما اسرار خدا با خدا میگوییم این جمع الجمع است **قوله** ویختلف الناس
فی هذه الجملة علی حسب تباین احوالهم وتفاوت درجاتهم
فمن اثبت نفسه واثبت الخلق ولکن شاهد الکل قائما بالحق فهذا
هو جمع همین سخنی که بالا گفتیم شیخ همین سخن میفرماید طریقهٔ شرح سخن ما می شنود و مردم
مختلف اند درین جمع الجمع بحسب اختلاف درجه و مرتبه که دارند و کلی اینست هر که
اثبات نفس خویش کرد هر آئینه چو اثبات نفس خویش کرد اثبات خلق هم شد اما شیخ
بصریح میفرماید تا آنکه اثبات نفس و خلق کرده اند این نظر و این مشاهده دارد که خلق قائم
بحق اند این جمع الجمع است **قوله** واذا کان مختطفا عن شهود الخلق مختطفا
عن نفسه ماخوذا بالکلیة عن الاحساس بکل غیر بما ظهر واستولی
من سلطان الحقیقة فذلك جمع الجمع وقتی که چنین باشد که او را از و برده اند

وبکلی از احساس غیر حق فانی شود بموجب ظہور سلطان حقیقت واستیلاء آن این را جمع الجمع نامند قولہ فالتفرقۃ شہود الاغیار للہ سبحانہ والجمع شہود الاغیار باللہ وجمع الجمع الاستہلاک بالکلیۃ وفناء الاحساس بماسوی اللہ عند غلبات الحقیقۃ شیخ بعبارت مختلف برائے تفہیم مخاطب راطائف میکند محل مشکل است سخن دقیق ولطیف است سبب آن عبارت میکند گر کسے فہم کند حاصل تفرقہ این باشد اغیار شاہد اند اما شہود ایشان بنا بر خدا است اگر او تصویرے شود کہ در آن تصویر عکس جمال الٰہی کردہم شہود باللہ شہود واگر شکلے وتمثلے نمود ہم شہود للہ باشد واگر گوئی ہمہ را خدا آفریدہ است ہم شہود للہ باشد واگر گوئی ثبوت ایشان وقوام ایشان بخدا است ہم شہود للہ باشد وجمع چیست شہود اغیار بخدا باشد این را این معنی باشد شہود ایشان شہود ایشان نیست آن شہود خدا است وجمع الجمع آنست کہ استہلاک بکلی شود وازان او با او بکلی نماند یعنی بندہ کلا وجملۃ باہمہ اشیا مستہلک فانی رسما و حقیقۃ وخیالا ووہما فانی شود شیخ رحمہ اللہ شہود للہ باللہ را تفرقہ داشت واستہلاک باکلیہ را جمع الجمع وما بالا ایشان کردہ ایم قولہ وبعد ہذا حالۃ عزیزۃ یسمیہا القوم الفرق الثانی وہو ان یرد الی الصحو عند اوقات اداء الفرائض یجری علیہ القیام بالفرائض فی اوقاتہا فیکون رجوعہ باللہ سبحانہ للعبد بالعبد فالعبد یطالع نفسہ فی ہذہ الحالۃ فی تصریف الحق ایاہ بمباشرۃ ذاتہ وعینہ بقدرتہ ویجری افعالہ واحوالہ علیہ بعلمہ ومشیتہ وبعد ازین جمع کہ استہلاک کلی است حالتے عزیز است واین این است کہ او را باز گردانند بصحو نزدیک اوقات آن واین را صحو نامند واین رجوع خدا بخدا است نہ آنکہ بندہ ببندہ آید واست آنرا کہ رجوع ازو بدو شدہ است صفت این مرد اینست ودریں حالت مطالعۂ نفس خویش ہست ومی بیند

علیہ الفرائض فی

که در تصریف حق است چنانچه خوش می آید می گرداند و مبدی ذات او را و صفات
او را شاهد است که او بقدرت خویش او را بخود می دارد و او را بدو نمی دهد و افعال
خویش و احوال خویش را بمشیت او می گذارد یا خدا افعال خویش و مشیت خویش
بدو می گذارد یا بنده افعال خویش و مشیت خویش بخدا می گذارد و هر دو یک معنی است
عبارت مختلف **قوله** واشار بعضهم بلفظ الجمع والفرق الی تصریف
الحق جمیع الخلق فجمع الکل فی التقلیب والتصریف من حیث انه منشی
ذواتهم ومجری صفاتهم و بعضے جمع و تفرقه را خصوصیت نگفته اند و همین گفته اند
جمع و فرق که همه خلق در تصریف حق اند یفعل الله بهم ما یشاء و یمضیهم بقدرته
الی ما شاء پس جمع کرد کل را که در تصرف و تصریف او اند و منشی ذوات و مجری صفات
ایشان اوست این جمع و تفرقه است و مرد متعلم همین خواهد گفت هر چه تو گفته او هم و بتاویل
هم بدین باز خواهد آورد **قوله** ثم فرقهم فی التنویع ففریقا اسعدهم
وفریقا ابعدهم وفریقا هداهم وفریقا اضلهم واعماهم وفریقا حجبهم وفریقا
جذبهم وفریقا آنسهم بوصلته وفریقا اسئسهم من رحمته و
فریقا اکرمهم بتوفیقه وفریقا اصطلمهم عند رومهم بتحقیقه
وفریقا اصحاهم وفریقا محاهم وفریقا قربهم وفریقا غیبهم
وفریقا ادناهم واحضرهم ثم اسقاهم فاسکرهم وفریقا
اشقاهم واخرهم ثم اقصاهم واهجرهم وانواع افعاله لا
یحیط بها حصر ولا یاتی علی تفصیلها شرح و ذکر کلیے اینست و تفصیل شرح
فرمود یکے را میخواند یکے را می راند یکے را مقرب میکند یکے را از خود دور میکند
یکے را اکرام می کند یکے را مصطلم می کند یکے را صحو میکند و یکے را محو میکند و همبرین
قیاس افعال باری همه این جمع و تفرقه عام است و انواع افعال او در حصر و شرح

نیاید قوله انشد الجنید رحمه الله فی معنی الجمع والتفرقة ؎

وتحقیقك فی سری فناجاك لسانی فاجتمعنا لمعانی وافترقنا لمعانی

ان یکن غیبك التعظیم عن لحظ عیانی فلقد صیرك الوجد من الاحشا دانی

در معنی جمع وتفرقه جنید را دو سه بیتے گفته اند وتحقیقك فی سری واثبات کرده ام ترا در سر خود وزبان من با تو راز میگوید باعتبارے جمع شدیم وباعتبارے تفرقه شدیم پس معانی شاهد شد آنرا جمع گویند ومعانی دیگر باعتبارے آنرا تفرقه گویند قوله ان یکن غیبك اگر تعظیم تو غائب کند مرا از لحظ عیان من پس وجد از احشاے من بتو نزدیک است اول تفرقه گردد دوم جمع واین تفرقه وجمع بحسب عامه است چنانچه شیخ گفت قوله وانشدوا ؎

اذا ما بدا لی تعاظمته فاصدر فی حال من لم یرد

جمعت وفرقت عنی به ففرد التواصل مثنی العدد

وقتے که او ظاهر شود او را بزرگ دانیم وتعاظم کنیم از و یا بدو فرو آئیم در حالے که کسے فرو نیاید جمع شدم وخود را از خود تفرقه کردم وبدو جمع شدم وبدو تفرقه کردم پس تواصل که جدا شود مثنی عدد شود تواصل را شمری مثنی العدد باشد یکے یکے است دو چونه شود که یکے را دو جا نهی وسیومی جا کنی سه شود وهمچنین هر اعداد را جمع کنی وبازگشت همه یکے است آن الوف تفرقه است این یکے جمع شیخ در بیان مناهم نسبتے نیاورده است در بیان کلمات صوفیه هم نسبتے ننهاده است نگفته است این حال بالا است این فرو است چنانچه آمده است گفته است

الفناء والبقاء قوله ومن ذلك الفناء والبقاء یکے از ان الفاظ فنا وبقا است چنین گفته اند که چند لفظ است میان این صوفیه مصطلح ومرجع آن همه بیک معنی می شود حضور وغیبت فنا وبقا جمع وتفرقه الفاظ مختلف است ومعنی متحد عبد الله خفیف رحمه الله

حضور وغیبت گوید خواز علیہ الرحمہ فنا وبقا گوید وجنید رحمہ اللہ جمع و تفرقہ گوید
وتو در بیان ایشان نظرے کن اندک تفرقہ ہست میان ایشان اگر توانی دریافت
تفرقہ باریکے ہست قولہ اشار القوم بالفناء الی سقوط الاوصاف
المذمومۃ واشاروا بالبقاء الی قیام الاوصاف المحمودۃ یعنی اہل
فنا وبقا این عنایت کردہ اند زیرا کہ بر ود و بجاے آن حمیدہ شود این را فنا و
بقا گویند شیخ در فنا وبقا بحسب تعدیہ لفظ میگوید تعدیہ فنا بعد است عن
الاخلاق المذمومۃ موقتی عن رغبۃ این فنا وبقا لغوی است مصطلح ایشان
نیست آنچہ در منتہاے کلام خود خواہند گفت باینے ابتدا ایشان را گویا گرفتہ اند
ہمہ مشوش ومتردد می گردد وگمان می رود این ہمہ فنا است اما یعنی مردم زیرہ
خود را سالک گویند وگویند ما معنی می دانیم چوں از ایشان پرسند ایشان ہمیں معنی
فنا وبقا گویند قولہ واذا کان العبد لا یخلو عن احد ہذین القسمین
فمن المعلوم انہ اذا لم یکن احد القسمین کان القسم الاخر لا
محالۃ فمن فنی عن اوصافہ المذمومۃ ظہر علیہ الخصال المحمودۃ
ومن غلب علیہ الخصال المذمومۃ استتر عنہ الصفات المحمودۃ
البتہ یکے ازین دو صفت در بندہ باشد ذاب وبیمہ فاش بقاے حمید
بقاشد ہر دو ضد ونقیض اند اگر یکے بر ود دوم لامحالہ باشد قولہ واعلم
ان الذی بہ العبد فعال واخلاق واحوال فالافعال تصدر عنہ
باختیارہ والاخلاق جبلت فیہ ولکن یتغیر بمعالجۃ
بندہ بدانچہ اوست ونسبت بر دارد افعال واخلاق جبلی در ذات او
بآن آفریدہ اند بدین قابلیت آفریدہ است اگر ما شنود یکا
آن استمرار کند بران آن بر ود وضد آن آید غضب بر رحلم آید تواضع

یرد علی العبد علی وجہ الابتلاء لکن صفاؤھا بعد زکاء الاعمال
فھی کالاخلاق من ھذا الوجہ لان العبد اذا نازل الاخلاق تقلبہ فینفی
بجھدہ سفسافھا من اللہ سبحانہ علیہ بتحسین اخلاقہ واحوا
غضب وشہوت وحرص وہوا این احوال است بر وجہ ابتلا بر بندہ افتد
وصفاے او بچہ باشد بزکاے اعمال باشد چو صفا وزکا پذیرفت بمثال اخلاق
باشد چو بندہ اخلاق بد خویش منازلہ کرد و بران اطلاع شد دانست حمیدہ چیست
وذمیمہ چیست وچہ باید وچہ نباید پس بجہد وطاقتِ خویش انچہ روی است انرا
نفی کند بحسن خلق خویش. قولہ فکذلک اذا واظب علی تزکیۃ اعمالہ
ببذل وسعہ من اللہ سبحانہ علیہ بتصفیۃ احوالہ بل بتوفیۃ
احوالہ چنانچہ بریں استمرار کرد و در صفاے آن کوشید وزکا دست داد در اعمال ہم
کذلک وسعی کہ خدا او را دادہ است بدل آن وسع کند آن ہم قابل است
کہ شود تصفیہ احوال کند بلکہ توفیہ کند یعنی چنانچہ حق اوست ہمچنان بجا آرد قولہ
فمن ترک مذموم افعالہ بلسان الشریعۃ یقال انہ فنی عن شھواتہ
فاذا فنی عن شھواتہ بقی بنیتہ واخلاصہ فی عبودیتہ ہر کہ بحکم شرع
ہر چہ ذمیمہ در شرع است انرا انتفا کند از شہوت انشایستہ فانی شد بر محل شہوت
براند واز غیر محل احتراز کند این فنا عن شہوتہ باشد چوں شہوت برود باقی شود
بنیت صالح واخلاص در عبادت اول بقا ودوم بقا قولہ ومن زھد
فی دنیاہ بقلبہ یقال فنی عن رغبتہ فاذا فنی عن رغبتہ بقی بصدق انابتہ و
عالج اخلاقہ فنفی عن قلبہ الحسد والحقد والبخل والشح وسوء الخلق
والکبر وامثال ھذا من رعونات النفس یقال فنی عن سوء
فاذا فنی عن سوء الخلق بقی بالفتوۃ والصدق ومن شاھد

جريان القدرة في تصاريف الاحكام يقال فني من حسبان الحدثان من الخلق اين همه در معنى واحدست وجهت آن ترجمه تكرار كرده شد قوله فاذا فني عن توهم الاثار من الاغيار بقي بصفات الحق ومن استولى عليه سلطان الحقيقة حتى لم يشهد من الاغيار لا عيناً ولا اثراً ولا رسماً ولا اطلالاً يقال انه فني عن الخلق وبقي بالحق چو ازين فانى شد كه چيزے از غير او سر ديا بغير وجود او وجودے باشد اين را از جوانب فنا شمرند نسبتے بفناے قوم دارد فنا مصطلح اينست سلطان حقيقت بر و تجلى كند كرّد وجودى عينى واثرى از همه فانى شود اين را گويند كه از وجود خود واز جمله وجودات او هم فانى گشته وبحق باقى شده اين فنا واين بقا قوله فضناء العبد عن افعاله الذميمة واحواله الخسيسة بعدم هذه الافعال وفناؤه عن نفسه وعن الخلق بزوال احساسه بنفسه وبهم فاذا فني عن الافعال والاخلاق والاحوال فلا يجوز ان يكون ما فني عنه من ذلك موجوداً واذا قيل فني عن نفسه وعن الخلق فنفسه موجودة والخلق موجودون ولكنه لا علم له بهم ولا به ولا احساس ولا خبر فيكون نفسه موجودة والخلق موجودين ولكنه غافل عن نفسه وعن الخلق غير محس بنفسه وبالخلق فناے كه معلوم ما است بگوئيم تا بود هر وجود فانى شود از همه وجودات بجملتها ايشان شاهد باشند با همه اوصافے كه ايشان راست مرد فانى باشد نه آنكه علم نباشد وخبر وحس نباشد علم باشد وخبر وحس باشد با اين هم مرد فانى باشد وانچه شيخ رح ميفرمايد كه حس نماند وعلم نماند وخبر نماند كه بحس بداند او كجا بعلم ادراك كند او كجا كه او را خبر باشد پروانه خود را بر شمع زند اين سوخت فانى شد اين كه

نور او با شمع ماند شمع را می بیند و بداند و همه را فانی یابد پروانه را نیز همین صفت باشد از آنکه
او با شمع یکے شده است خداوند سبحانه گوید لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
کلام او ازلی و دائمی و ابدی ست با شهود وجود همه اغیار او میگوید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
و کلام ابدی و ازلی البته منقطع نه و او دائم قایل این دم که من و تو در حکایتیم با وجود همه وجودات
او میگوید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ مرد فانی را که بدو قایم است همین صفت است کسے هم میان
ایشان چند بیتے گفته است نظم

من رفته ام ز خویش درون و برون نه ام — از من مرا طلب تو مکن من کنون نه ام
با دوست چون یکے شده ام چیست هجر و وصل — هستم همانکه بودم زان کم فزون نه ام
چون لحم و دم شده است مرا عشق تو بدانک — من مغز و استخوان و دگر پوست و خون نه ام
کس پرسد از محمد چونی چگونه — بے چون چگون چه گوید چونم چگونه ام

این فنا و این بقاست ازین بیشتر سخنے در فنا و بقا نباشد قوله وقد ترى
الرجل يدخل على ذي سلطان او محتشم فيذهل عن نفسه وعن
اهل مجلسه وربما يذهل عن ذلك المحتشم حتى اذا سئل بعد خروجه
من عنده عن اهل مجلسه وهيئات ذلك الصدر وهيئات
نفسه لم يمكنه الاخبار عن شيء شیخ رحمه الله میفرماید برائے فنا را و برائے
ذهاب حس و خبر را شخصے بر سلطان جلیل القدر عظیم الخطر در آید مرد را از نفس خویش ذهول
شود کار بجائے باشد در میان آن مرد و بسیار چه بود و که بود و چه گفتند و چه شنیدند و
بسا باشد از آن معظم و محتشم هم شعور نماند این مثال فنا و بقا نیست برائے حضور و غیبت
را این مثال نیک موافق باشد شیخ رحمه الله برائے آن آورد هیاکل موجود و آن
شخص موجود مع هذا احساس و خبر رفته این از مضعف عقل است و سستی طبیعت
نفس است با فنا نسبتے دارد قوله قال الله عز وجل فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ
م ندارد

قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ لم یجدن عند لقاء یوسف علیه السلام علی الوهلة الم قطع الایدی وهن اضعف الناس وَقُلْنَ مَا هٰذَا بَشَرًا ولقد کان بشرا وقلن اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ولم یکن ملکا فهذا تغافل مخلوق عن احواله عند لقاء مخلوق فما ظنك بمن یکاشف بشهود الحق سبحانه فلو تغافل عن احساسه بنفسه وابناء جنسه فای اعجوبة فیه فمن فنی عن جهله بقی بعلمه ومن فنی عن شهوته بقی بانابته ومن فنی عن رغبته بقی بزهادته ومن فنی عن منیته بقی بارادته وکذلك القول فی جمیع صفاته واذا فنی العبد عن صفة بما جری ذکره یرتقی عن ذلك بفنائه عن رویة فنائه

صواحب زلیخا وصدائق او یوسف را علیه السلام با جمالے که او داشت آراسته تر دیدند بجمال او مشغول شدند از خود غائب گشتند دست را از ترنج واز سیب تفرقه کردن نتوانستند این نظیرے از حضور وغیبت است اینجا مرد فانی از خود نیست فانی از شعور خود است این مخلوقے بر مخلوقے در آید او از خود برو اشعورے نماند پس چه گمان بری بر کسے که او را کشف شهود حق سبحانه شود او از خود برود او را شعورے نماند چه اعجوبه است این را کسے اعجوبه نداند اما عنایتے که از فنا ما کردیم اشکال دران است ونزدیک محققان آنست اول کسے که تکلم بفنا وبقا کرد ابو سعید خراز ست رحمه الله وفنا وبقا که ما گفتیم موافق بیان اوست قوله والی هذا اشار قائلهم ؎

وقوم تاه فی ارض بفقر وقوم تاه فی میدان حبه

فافنوا ثم افنوا ثم افنوا وابقوا بالبقا من قرب ربه

فالاول فناء عن نفسه وصفاته ببقائه بصفات الحق ثم فناؤه عن صفات الحق بشهود الحق ثم فناؤه عن شهود فنائه باستهلاکه فی وجود الحق قومے در زمین خیالی گم شدند وقومے در میدان حب او گم شدند

پس ایشان فانی گردند فا فنوا اول فناے افعال شد و بعد آن فناے صفات بعد آن فناے ذات از افعال خود فانی شد و بعد با فعال او باقی شد از صفات خود فانی شد بصفات او باقی گشت و از خود فانی شد برب باقی گشت این بیت کہ آورد ہماں فنا کہ ما گفتیم ہم بدان اشارتے درستے کرد شیخ ایں سہ فنا گفت فنا از فعل و فنا از صفت و سیوم استہلاک ازان فنا در وجود حق

الغیبۃ والحضور

قولہ ومن ذلک الغیب والحضور و بعضے ازان کلمات مصطلح غیبت وحضور است قولہ فالغیبۃ غیبۃ القلب عن علم ما تجری من احوال الخلق لاشتغال الحس بما ورده علیہ ثم قد یغیب عن احساسہ بنفسہ وغیرہ بوارد من تذکر ثواب او تفکر فی عقاب غیبت عبارت ازین است دل او غائب شود از علم چیزے کہ بر خلق میرود زیرا چہ حس او مشغول است بواردے کہ بروے شدہ است از تذکر ثوابے و تفکر عقابے والبتہ یحتمل کہ از خویش غائب شود و از خلق ؎ سببے کہ بالا گفتم تذکر ثوابے و تفکر عقابے والبتہ این منحصر بر نظیر ثواب و عقاب نیست جلال و جمال ہم منفیت شعور شخص اند

منفی

قولہ کما روی ان ربیع بن خیثم کان یذہب الی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فمر بحانوت حداد فرای الحدید المحماۃ فی الکیر فغشی علیہ ولم یفق الی الغد فلما افاق سئل عن ذلک فقال تذکرت کون اہل النار فی النار فہذہ غیبۃ زادت علی حدہا حتی صارت غشیۃ ربیع بن خیثم رحمہ اللہ بر دکان حدادے گذشت می بیند آہن گرم کردہ اند و میکوبند او را غشی شد تا دوم روز بعد آنکہ بہوش آمد پرسیدند چہ بود گفت اہل نار را یاد کردم پس این غیبتے است کہ زیادت شد و است

؎ در نسخہ منقول عنہ عبارت را کرم خوردہ است بنا بران بیاض گذاشتہ شد - ع ح

از حد خود تا آنکہ غشی شدہ است شیخ رحمہ اللہ موجب غیبتے موجب مخصوصے فرمود و حکایتے مخصوص آورد برائے مثال آں را و غیبت در فہم ما اینست ہرچہ مغیب افتد تذکر نارے عقاب قومے رویت شئے بہنیئے حسینے دیدن مہیبے عظیمے ہرچہ بیند و دل آنرا بیند و تحمل نکند آنرا غیبت نامند قولہ وروی عن علی بن الحسین رضی اللہ عنہما انہ کان فی سجودہ فوقع حریق فی دارہ فلم ینصرف عن صلوۃ فسئل عن حالہ فقال الہتنی النار الکبری عن ھذہ النار نظیرے دگر میگوید علی بن حسین رضی اللہ عنہما در سجدہ بود و آتشے در سرائے او افتاد او از سجدۂ خویش باز نیامد از وے پرسیدند گفت آتش بزرگ از آتش خورد مرا باز داشت خیال آتش کبری برو غالب آمد احساس این آتش صغری برو محو کرد تا کبری بدین نسبت باشد این نار را ہفت بار شستہ اند ہر آئینہ این صغری باشد آں کبری و دیگر نار کبری نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ این عنایت کنند آتش عشق آتش طلب چوں در دلے افروزد این را کہ آتش صغری میگویند با آن آتش کبری کہ مردمان عنایت کردہ اند از ہمہ شعور و احساس برود قولہ وربما تکون الغیبۃ عن احساسہ بمعنی یکاشف بہ من الحق سبحانہ وبسا باشد کہ از حق برو چیزے کشف شود بدان او غائب شود نورے افتد کہ شعاع ان نور جہانرا بسوزد این از ہیبت آن از خود رود و تجلی قہر شود این ہم از ان قبیل است تجلی لطف شود او در جمال او چنان مستغرق شود کہ از خود غائب شود اما این در آغاز کار است چون مرد منتہی شود و آن چیزہا برو بسیار افتد عادت شود این چیزہا مغیب و مغیر نیفتد و اگر بر سر نمایندہ مطلع شود کہ ورائے این کیست کہ این می سازد ہم مغیر و مغیب نیفتد قولہ ثم انہم مختلفون فی ذلک علی حسب احوالہم ہر آئینہ ہمی آید کہ ایشان مختلف اند بر حسب احوال خویش کسے را چہ مغیب افتد و کسے را چہ

قولہ ومن المشہور ان ابتداء حال ابی حفص النیسابوری الحداد
فی ترکہ الحرفۃ انہ کان علی حانوتہ فقراء قاری آیۃ من القرآن
فورد علی قلب ابی حفص رحمہ اللہ وارم تعاقل ان احساسہ
فادخل یدہ فی النار واخرج الحدید المحماۃ بید ہ فرای تلمیذ لہ ذلک
فقال یا استاذ ماھذا فنظر ابو حفص رحمہ اللہ الی ما ظھر علیہ
فترک الحرفۃ وقام من حانوتہ ابتدائے سبب توبہ ابو حفص حداد رحمہ اللہ
علیہ این بود عورتے آمد خریدن قفلے دل شیخ باو بربست دکان گرد آورد و دنبال
عورت روان شد تا در خانہ او رسید عورت آن عورتست کہ البتہ مراد طلب این
بدامان آن نرسد حداد را سوختند و گرمی دل شعلہ زد تاب نیاورد مجوسی شہر بود در سحر
برو رفت حال سوختگی خویش بروے عرضہ کرد مجوسی گفت تو مسلمانی احمدی انچہ فرمایم
تو آن نکنی حداد گفت من در کورۂ غم افتادہ بسے سوزم و دمیدم آتش عشق را حسن
آن معشوق در فروزی آرد ہر چہ فرمائی کنم تحمل معشوق در دامن افتد گفت چہل روز
ہیچ طاعتے مکن و کلمۂ کفرے کہ من تلقین می کنم البتہ آن بزبان میگو و میگو ہمچنان قبول کرد
چہل روز برین کار بود اثر سحر پیدا نشد آمد باز بران مجوس گفت انچہ گفتی کردم معشوقہ
ہم برستیزہ کاری خویش است آتش سحر تو اثرے نکرد دل آہن او را نرم نساخت
من ہمچنان بزنجیر محبت گرفتارم مجوس گفت ہرگز نباشد انچنین تو طاعتے کردہ باشی
درمیان و اگرنہ سحر من آن چنان نیست کہ ہرگز خلاف شود اندیشہ کرد جملہ حرکات
و افعال خویش را تا چہل روز یاد میکرد یاد آورد ہیچ طاعتے نکردہ ام مگر آنکہ سنگریزہ
تیزے در رہ افتادہ بود آن را در گوشہ کردم مجوس گفت شرم دار از خدائے
کہ چہل روز متصل او را بر نجانی و کفر ورزی و طاعتے نکنی تا آنکہ یک طاعتے کمتر
طاعتہا کردی خدائے آن را قبول کرد تا سحر مرا اثرے نشد ابو حفص ہمان ساعت

توبه کرد و دلش از آن عورت باز آمد و بخدا مشغول شد اما حرفهٔ حدادی کردی و
موجب ترک حرفت آن بود که شیخ رحمه الله بیان کرد در دوکان شسته آهن
در کوره انداخته گرم کرده آیتی از قرآن شنید الله اعلم آیت رجا بود یا آیت
خوف از خود غائب شد دست در آتش نداخت آهن را دست گرفت بیرون آورد و دست
را آزاری نبود شاگردی از آن شیخ بود یا تلمیذ تصوف بود یا تلمیذ در کار حدادی
او دید حقیقت شیخ چیست این ابو حفص رحمه الله این دید که بر من چنین ظاهر شد
اکنون چو در دوکان شسته بر من چنین ظاهر می شود بودن در دوکان بهتر نباشد
از دوکان خاست و گوشت گرفت و ترک آن حرفت کرد قوله وکان الجنید
رحمه الله قاعدا وعنده امرأته فدخل علیه الشبلی رحمه الله
فارادت امرأته ان تستتر فقال لها الجنید رحمه الله لا خبر
للشبلی عنک فافعلی فلم یزل یکلمه الجنید حتی بکی الشبلی فلما
اخذ الشبلی فی البکاء قال الجنید لامرأته استتری فقد افاق
الشبلی من غیبته جنید شسته بود زن او نزدیک او بود شبلی علیه الرحمه در آمد
عورت خواست پنهان شود جنید گفت بنشین که شبلی از تو خبر ندارد همچنان او
شسته بود جنید با وی سخن میگفت شبلی علیه الرحمه گریست جنید گفت زن
را پنهان شو که شبلی علیه الرحمه با خود آمد دانستن جنید شبلی را علیه الرحمه که او با خود آمد
همان احساسی که میان ایشان است و اگر گریه دلیل نکند که او با خود آمد چونه بود
که با این بیخبری ره دانست و بر جنید علیه الرحمه آمد پس معلوم شد که ایشان از
خود غائب اند و افعال از ایشان جاری است بحسب عادت قوله وسمعت
ابا نصر المؤذن رحمه الله بنسا وکان رجلا صالحا فقال کنت
اقرأ القرآن فی مجلس الاستاذ ابی علی الدقاق رحمه الله وقت کونه

هناك وكان يتكلم في الحج كثيرا فاثر في قلبي كلامه وخرجت الى الحج تلك السنة وتركت الحانوت والحرفة وكان الاستاد ابو علي الدقاق رح خرج الى الحج ايضا في تلك السنة وكنت مدة كونه بنسا اخدمه او اظب على القرأة في مجلسه فرايته يوما في البادية يطهر ونسي قمقمه كانت بيده فحملتها فلما عاد الى رحله وضعتها عنده فقال جزاك الله خيرا حيث حملت هذا ثم نظر الي طويلا كانه لم يرني قط وقال رايتك مرة من انت فقلت المستغاث بالله صحبتك مدة وخرجت عن مسكني ومالي بسببك وتقطعت في المفازة بك والساعة تقول رايتك مرة ابو نصر موذن رحمه الله میگوید که ابو علی دقاق در مسجد من بود چهار ماه و در فضیلت حج می گفت تا بگفت او مرا هم اشتیاق حج شد بصحبت او برون آمدم و حانوت و حرفت را گذاشتم بحج برون آمدم پس دیدم او را در بادیه تطهر و وضو کرد او قاروره را همانجا گذاشت من دانستم فراموش کرده است پس آنرا گرفتم و چون او بر حل خویش بازگشت نزدیک او نهادم گفت خدا بر تو رحمت کند که این را برگرفتی آوردی بعد آن سوی من بسیار دید چنانستے که مرا هرگز نه دیده است و گفت من ترا یک بار دیده ام تو کیستی گفتم بخدا فریاد کنم از دست تو مدتے در صحبت تو بودم و در صحبت تو خانمان خراب کردم خانه و دوکان را گذاشتم بسبب تو جنگها را بدیدم این زمان تو میگوی یک بارے ترا دیده ام در عبارت در بعضے سخنان زیادت کرده ام نبشته ام چنانچه حکایت مرتب دیده ام همان نبشته ام این غیبتے که شیخ را شد یا هیبت مبتلاے حق بود یا همان وقت که در و دید آن وقت غیبے شده بود چو از وقت غیبت شد از گذشته و حال شعور رفت آرے دل چو بکارے متعلق باشد و آن حضور کار هجوم آرد که البته فرصت نمیدهد اینچنین غیبتها شود قوله واما الحضور فقد

یکون حاضرا بالحق لانه اذا غاب عن الخلق حضر بالحق علی معنی ان
یکون کانه حاضر و ذلك لاستیلاء ذکر الحق علی قلبه فهو حاضر
بقلبه بین یدی ربه فعلی حسب غیبته عن الخلق یکون حضوره
بالحق فان غاب بالکلیة کان الحضور علی حسب الغیبة فاذا قیل
فلان حاضر فمعناه انه حاضر بقلبه لربه غیر غافل عنه ولاساهٍ مستدیر
لذکره بین بیان میان حضور و غیبت ملازمتے آمد غیبت بحضور است و حضور بغیبت
است و آن غیبتے کہ بغیر حضور حق باشد آن معتد بہ نیست اما وجودے و لذتے دارد
یعرف من ذاق اکنون اینجا دو سخن است غیبت بحضور یا حضور بعد غیبت یکے
انست غایبے بدو شاہد شد بحسن او بجمال او یا از عظمت او و عزت او دل مستغرق و
مشغول گشت ہر آئینہ از چیزہائے دیگر غائب شد این غیبتے بسبب حضور باشد و اینچنیں ہم
باشد نخست خود آنکلف بحضور کند چنانچہ مرد مراقب ازیں تصور آں غائب این
مرد از احساس خویش غائب شود اینجا غایب حاضر آید این حضوری بعد غیبت باشد
مردم مراقب و ذاکر این سخن را بدانند ایشان خلوت گیرند دل را بتصور حضور حق بدہند
و کذلك در ذکر این تصور آن غائب از خود غائب شوند دران حالت بر ایشان
تجلی شود نورے بینند نارے بینند تا چہ پیش آید بحسب ہر کسے این حضور از غیبت
است و چوں تکلف درین حضور ست داد و غیبت تحقیق شد کار بجاے کشد
کہ غیبت مبتلاے حق گردد حضور حق شود یا نشود غیبت او را دست داد ہم دران
غیبت او را مسامراتے و محاکاتے است مناجات و مکالمات و تقلبات دیگر
ہم درین میرود با حق او دران مشغول و از حق غائب و درین غیبت حکایت کسے
بداند و بر واقعات و وجودات مطلع شوند و این بلائے است بر جان آن شخص کہ
جز حضور حق پیش او می آید قوله لانه غاب عن الخلق (الزم) نیست شاید حضور

شود و غیبت نباشد و شاید غیبت باشد و حضور نباشد قوله فهو حاضر بقلبه
اینکه شیخ میفرماید تمام حکایتے من گفته ام درست ترجمه است بیندیش ببین قوله
فاذا قیل فلان حاضر شیخ مسئله میگوید اگر گویند فلان حاضر است شیخ سخنے زیادتے
میفرماید برائے تشریح و فهم مخاطب قوله شم یکون مکاشفا فی حضوره
علی حسب رتبته بمعان تخصّه الحق سبحانه بها چرا و از همه غائب شود
و خدا بدو حاضر آید چه باشد یعنی پرده که بر چشم دل او بود آن پرده برگیرد و ورنه او همیشه
حاضر است درین حالت او از خود غائب شد و خداوند سبحانه و تعالی وجود را بدو
حاضر نمود بدان اندازه و مرتبه که آن شخص دارد از معانی و اسرارے او را اطلاع دهند
یا آن معانی و اسرار او را بکشف اطلاع دهند یا ازان حکایت کند حق تعالی بروے اطلاع
بر اسرار افعال و هر چیزے را پیش او بیافریند و بداند که آفرینش بدین صفت است
یا حکایت از آفرینش خویش کند که آفرینش من بدین صفت است ملاقاتے نیست
مباشرتے نیست چنانچه صانعے و مصورے را می بینی مباشرتے و معالجتے صنعتے
کند اینچنین نیست و اگر بحضور او صورت مباشرت و ملاقات نماید این را دو چیز باشد
یا ازان قبیل است وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ مباشرت نیست
معالجت نیست مماسّت نیست و اینچنین نماید و یا خود حکایت از تمثل است
تمثیلے کرده است مباشر شده است و از تمثل این توقع است هر که از متمثل به آید
از متمثل همان آید و همان کند این دریاے عمیق است بحر لا ساحل له اما برائے
خداے را تو مجرد شنیدن این سخنان خود را ذایق و واقف این ندانی و برین نمط
سخن نه کنی که من ذایق این هستم و از دید و ذوق خود می گویم و دیگر بر اسرار و مراوات
کلام امتداد از کلمات متشابه که علماء آنجا تعلق درکشیده اند خداوند سبحانه او را بران
اطلاع دهد او گوید اینجا این مراد است صوفی پیش خواجه من قدس الله سره العزیز این

آیہ راما تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ معنی میگفت شیخ آنرا تحسینے
واستحسانے میکرد وآن معنی جز این معنی است که در تفاسیر است تجلی افعال
گفتم وحکایت از مسامراتے ومحاکاتے گفتم اگر تجلی صفات وذات می نویسم
کتاب دراز می گردد اگر تو مرد فهمی وزیرکی خواهی دانست **قوله** وقد یقال
لرجوع العبد الی احساسه بحال نفسه واحوال الخلق انه حضر ای
رجع عن غیبة وبسا باشد وازان غیبت باز آید گرد خویش بر آید وگرد احوال
خلق بر آید اورا گویند او حاضر شد یعنی غیبتے که بود ازان رجوع کرد بخلق حاضر شد
اگر اینجا عاد در جمع وغاب گویند درست آید اما شیخ لفظ حضر اختیار کرد زیرا چه
امور نسبی است از چیزے غائب شدن بچیزے حاضر شدن غاب وعاد درست
آید **قوله** فهذا یکون حضوراً بالخلق پس این را دو اعتبار شد حضور بحق
وحضور بخلق از حق غائب شد حضور بحق شد آنجا هم این سخن درست آید غیبت
بحق وغیبت بخلق **قوله** والاول حضوراً بالحق اکنون اول وآخر نیست هریکے
پس دیگرے می آید هر کرا اعتبارے کنی آن اول باشد اما شیخ او را اول
فرض میکند **قوله** وقد یختلف احوالهم فی الغیبة فمنهم من لا
تمتد غیبته ومنهم تدوم غیبته گفتیم اگر غیبت متحد ومتلاحقه شود
خود غیبت دایم است واگر غیبت می شود باز حاضر می آید این غیر دائم است
اما غیبتے که در کشوفات وتجلیات است البته متلاحقه ومتراوفه باید این که حکایت
باشد وسخنے باشد واطلاع باشد زمانے مبتدی باشد در غیبت آنکه اورا برین اطلاع
شود وبسا چنین هم باشد که شخص بمقدار پاک زدنی مناسب شود بدان مقدار
اسرار وانوار مطلع شود که اگر بنویسد مجلدے شود وتمام کلام الله چنانچه یکحرفے
گوئی خوانده شود یا او تعالی خواند یا این خواند **قوله** وقد حکی ان ذا النون

المصری رحمه الله بعث انسانا من اصحابه الی ابی یزید لینقل
الیه صفة ابی یزید فلما جاء الرجل الی بسطام سال عن دار ابی
یزید رحمه الله فدخل علیه فقال ابو یزید ما ترید فقال ارید
ابا یزید فقال من ابو یزید واین ابو یزید انا فی طلب ابی یزید فخرج الرجل
وقال هذا مجنون فرجع الی ذی النون فاخبره بما شهد فبکی ذوالنون
وقال اخی ابو یزید ذهب فی الذاهبین الی الله عزوجل ذوالنون
رحمه الله شخصے را بر ابو یزید رحمه الله فرستاد تا چیزے از احوال او و اقوال او احساس
کند بیاید بره ذوالنون علیه الرحمه بگوید شخص حاضر پرسنده بر طیفور رحمه الله رفت
وطیفور رح غایب بحضور بود بایزید رحمه الله پرسید چه میخواهی تو و کرا میخواهی تو او گفت
بایزید رح را میخواهم بایزید رح گفت ابو یزید کیست و کجاست ابو یزید و من در طلب
ابو یزیدم که نمی یابم آن مرد از ابو یزید رح بیرون آمد گفت این مرد دیوانه است و بر
ذوالنون رح رفت و حکایت کرد ذوالنون بگریست و گفت برادر من ابو یزید رفت
با رفتگانے که بسوے خدا رفته اند یعنی او با خود نمانده است و از خود رفته می داند
چه گویم و من کجا ام کجا طلبم این سخن دو معنی احتمال می برد یکے آنکه شیخ حکایت
از غیبت میکند چنانچه گفتم او از خود غائب است بخدا حاضر است شعور
وخبرے از خود و از وجود دیگران ندارد دوم بایزید رح با خود است حکایت از
حقیقت حق میکند و من که و تو که و بایزید که من کجا و تو کجا و بایزید و ذوالنون
که او ست تعالی دیگرے کیست سخن اول از تجلی و استتار است و
سخن دوم از عالم تحقیق و تحقق باری تعالیٰ است این مرد متمکن و او متلون این محقق
و او محقق و آنکه ذوالنون رح گفت ذهب مع الذاهبین الی الله دلیل برین کند
سخنے که ما تحقیق کردیم سخن همان ست آنجا ذهاب بکلی نیست اما اینجا ذهاب بکلی است

ہمان ابیات کہ بالا نویسانیدہ ایم اینجا مناسب است نظم

من رفتہ ام زخویش درون و برون نہ ام از من مرا طلب تو مکن من کنون نہ ام

قولہ ومن ذلک الصحو والسکر یکے ازان الفاظ مصطلح قوم الصحو والسکر صحو و سکر است سکر عبارت از ابتہاجے از دیدن جمال و حسنے کہ دل را پیش آید آن ابتہاج بدان کشد او را مستان کند و چنان بسکر و لذت آن شاہد خویش مشغولست کہ از ضر و نفع اشیا غائب است و صحو عبارت از ہوشیاری کہ بعد ازیں سکر باشد با بقاے لذت سکر چنانکہ مدمنے مے و مادم نوشد و ہوشیار باشد و نفع و ضر ہر چیزے را بشناسد اما خوشتان و سکران باشد و صحوے و سکرے کہ اینچنین نیست لا یعتد بہما قولہ الصحو رجوع الی الاحساس بعد الغیبۃ صحو عبارت از ہوشیاری است کہ بعد غیبت شود اول غائب بود بعد آن ہوشیاری شود قولہ والسکر غیبۃ بوارد قوی و سکر عبارت از غیبت احساس بوارد ے قوی شخصے و جمالے و غیر آن و اکثر او بلطفے و بہاے نسبت دارد قولہ والسکر زیادۃ علی الغیبۃ من وجہ و ذلک ان صاحب السکر قد یکون مبسوطا ذا لم یکن مستوفیا فی سکرہ و سکر بوجہے زیادہ از غیبت است غیبت از رویت نا ے باشد و نور ے باشد اما سکر شیخ مخصوصے و آن زیادت چیست کہ صاحب سکر مبسوط و منبسط باشد و خوشتان باشد وقتے کہ در سکر مستوفی بتمام نشدہ است یعنی سکر آنچنان غلبہ نکردہ است کہ ذہولے پیش آید شیخ رحمہ اللہ فرمود مزید سکر را از غیبت وقتے باشد کہ این سکر تمام او را استیفا نکردہ باشد اگر اینچنین اتفاق افتد کہ این سکر تمام او را استیفا کرد این سکر خود معتد بہ نیست این را سکران نمایند خوانند و اگر او از آنہا است کہ ذوقے دارد و خوشی دارد و لذتے

دارد و بعض حرکات و سکنات مستان وارد از خطرهٔ اشیا و از اشیا غایب
است این سکر معتد بہ است صحوے کہ در و سکر نباشد و سکرے کہ در و صحو
نباشد ہر دو معتد بہ نہ اند قولہ وقد یسقط اخطار الاشیاء عن
قلبہ فی حال سکرہ وتلک حال المتماکر الذی لم یستوفہ
الوارد فیکون للاحساس فیہ مساغ ہر آئینہ ساقط شود خطرهٔ اشیا
وقت و مستی است و اگرنہ مست کہ و این حال سکری است کہ استیفاے
وارد ے کردہ است اشیا را احساس باقی است و ہمین مطلوب است
قولہ وقد یقوی سکرہ حتی یزید علی الغیبۃ فربما یکون صاحب
السکر اشد غیبۃ اذا قوی سکرہ ہمان سخنے کہ گفتہ بودیم در ابتدا
سکر او ہم ہمان گفتہ و بسا سکر قوی شود تا آنکہ غیبت شود غیبت اکنوں این
غیبت بکلی شدہ است یا من وجہ دون وجہ خود سخن ہمانست
مگر این گوید اینجا ہمین غیبت است و اینجا طرفے و خوشی علی ہذا بریں
معنی غیبتے بصفتے زیادت باشد قولہ وربما یکون صاحب الغیبۃ
اتم فی الغیبۃ من صاحب السکر اذا کان متماکرا غیر مستوف
ہر آئینہ تماکرے کہ مستوفی نیست غیبت کہ بکلی باشد ازان اتم باشد قولہ
والغیبۃ قد تکون للعباد بما یغلب علی قلوبہم من موجب
الرغبۃ والرہبۃ ومقتضیات الخوف والرجا والسکر لا یکون
الا لاصحاب المواجید وغیبت شایدزہاد وعباد را ہم باشد بر ایشان
امیدے وخوفے غلبہ کند اما سکر خاص اصحاب مواجید را نباشد قولہ
فاذا کوشف العبد بنعت الجمال حصل السکر وطرب الروح
وہام القلب چون جمال ازلی بر یکے تجلی کند بلطف وجمال است ہر آئینہ مرد

متاف گردد وجان خوش شود و دل از بس راحت ولذت ہا گردد یا وہ گردد شخصے بمحبوبے جمیلے رسد ہر آئینہ نفس در ترفع شود روح خوشان گردد وقت با روح وراحت باشد چو اینچنین بروز ور آردمتان شود چنانچہ کسے گفتہ است نظم

من مست می عشقم مشار نخواہم شد خفتہ بر معشوقم بیدار نخواہم شد

قولہ ونی معناہ انشدوا۔ شعر

فصحوك من لفظی ھوالوصل کلہ وسکرك من لحظی یبیح لك الشربا
فما من ساقیھا وما من شارب عقار لحاظ کاسہ یسکر اللبیا

بسے صحو تو از لفظ من است۔

قولہ وانشدوا

فاسکروا القوم دور کاس وکان سکری من المدیر

اصحاب ویاران از دور شراب مست شدند و مستی من از کسے است کہ شراب می گرداند یعنی از ساقی قولہ وانشدوا

لی سکرتان وللندمان واحدۃ شئ خصصت بہ من بینھم وحدی

مراد و مستی است و مر ندماں را یک مستی است ندماں یا ندیم است یا نام شخصے است و این چیزے است کہ من بدان مستم کہ بمن مخصوص است کسے بدان شرکت ندارد قولہ وانشدوا

سکران سکر ھوی وسکر ملامۃ فمتی یفیق فتی بہ سکران

سکران سکر دوم سکر است یکے از عشق آید دوم از شراب شود پس ہوا نے کہ بعشق اوست او کے ہوشیار گردد قولہ واعلم ان الصحو علی حسب السکر فکل من کان سکرہ بحق کان صحوہ بحق ومن کان سکرہ من کان

بحظ مشوبا کان صحوہ بحظ مشوبا و اعتبار صحو باعتبار سکر است اگر او
خالص بحق بود صحو او ہم خالص بحق است و ہر کہ سکر او بحظے با وے باقی بود
در صحو او ہمچنان باشد این سخن چندان مفہوم نمی شود در سکر او حظ باقی چہ باشد
قولہ ومن کان محقا فی حالہ کان محفوظا فی سکرہ ہمان است کہ سکر
او بحق باشد و سکر بحق ہمان کہ محفوظ باشد این دوم چیست قولہ والسکر
والصحو یشیران الی طرف من التفرقۃ و سکر و صحو نسبتے بتفرقہ دارند اگر عنایت
کنند کہ اشیا را می داند و خطر اشیا را می داند و مع ہذا از ضر و نفع ایشان غایب
است و چنان مشغول است کہ از ایشان خبر ندارد آرے تفرقہ باشد و اگر آن
عنایتے کنند کہ مرد ساکر کہ او را سکر استیفا کردہ است و سلطان سکر برو
غالب شدہ است این را نمی دانم تفرقہ نامند یا نہ قولہ واذا اظہر من سلطان
الحقیقۃ علم ان صفۃ العبد الثبور والقہر و چون سلطان حقیقت
بسلطنت خویش ظاہر شود بندہ را جز نیست شدن و گداختن چارہ نباشد
قولہ ومعناہ انشدوا

اذا طلع الصباح لنجم راح تساوی فیہ سکران وصاح

چون سکر طالع شود یا ستارہ روشنی کہ می دارد بر آمدنی کہ او دارد و تلالو کہ او می نماید
او را با نجم نسبت کرد آنجا ہوشیار و مست برابر باشند یعنی ہمہ را از دست برد
و بیخود گرداند اگرچہ سکران است یا صاحی است کہ بعد سکر سکر شدہ است
قولہ قال اللہ تعالی فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی
صَعِقًا ہذا مع رسالتہ خر صعقا وہذا مع صلابتہ وقوتہ
ظل دکا منکسرا از ظہور سلطان حقیقت این حکایت آورد حق تعالی تجلی
بر جبل کرد عکس انوار حقیقت الوہیت بر جبل افتاد کوہ با ہمہ شکوہ و بری

وغلطت که او وارد ذرّه ذرّه گشت بر موسی عکس عکس افتاد موسیٰ علیه السلام بیهوش گشت تجلی سلطان حقیقت را این اثر است که در حکایت موسی علیه السلام شیخ آورد موسیٰ صلوات الله علیه را این نمودند که تو رویت می طلبی وصفت رویت این است که عکس جمال بر جبل افتاد و ذره ذره شد نمی دانیم ذره ذره نمود موسی علیه السلام را یا هم همچنان ذره ذره گشت ناپدید شد موسی علیه السلام اگرچه تُبْتُ گفته است و مراجعت کرده است نمی دانیم بعد آن همه ران مستقیم ماند یا نماند یا بمقصود خود نرسید عاشق و طالب را چنین باشد صد بار توبه کند و باز از غرض خود ماندنی نیست این بیت گوید مردمان نظم

صد بار رفته ایم نکرده است با قبول ‌ ‌ ‌ بی ننگ عاشقیم و دگر بار می رویم

قوله والعبد فی حال سکره یشاهد الحال وفی حال صحوه یشرط العلم الا انه فی حاله محفوظ لا یتکلف وفی صحوه مستحفظ بتصرفه والصحو والسکر بعد الذوق والشرب و بنده طالب در حال سکر با شاهد حال است حالے که بر و شاهد شده است بدان مست است وجود در حالهٔ صحو آمد شرط علم است یعنی آنچه مشاهده در وقت سکر بود آن شی که او را سکر افتاده بود علم بدو باقی اگر در صحو آمده و از ذوق سکر خالی نه مردے همه شب در بر معشوق خسپد و بهر او خود باشد چو روز شود آن معاملتے که با معشوق در شب گذشته بود دول همه آنرا عالم باشد این ساعت آن شخص و آن مضاجعت و آن معانقت نیست اما بخیال او و یاد او چنان شوق و ذوق مستی می راند که اندازه نیست عشقے تازه تر از سر می بازد شخصے

ازیں حال خبر داده است نظم

خوشا عاشق که با معشوق پیوست ‌ ‌ ‌ وانگهی او عشق را از سر گرفت

این حکایت با بازندگان می رود اما او در سکر است خدا او را محفوظ می دارد
آنچه وظائف و اوراد اوست و مواجب شرع است آنجا بجامی آرد اما صاحبے
مستحفظ و متصرف باختیار خود است و اختیار او است در سکر نظارہ
بود شاہدے بود او را بحسب آن آن شاہد طرفے دعوت می کند این محفوظ
او را بدان نمی گذارد چناں بجمال خویش مشغول می دارد کہ او را ممکن نیست کہ بخلاف
او تعلق مائی کند و در صحو آن مشاہدات و آن تجلیات بکارے می کشد و کارے
میفرماید او مستحفظ و متیقظ این را اختیارے دادند و اختیار او کردند اما او را
اختیار ندادند ولکن محفوظ و معصوم داشتند و صحو و سکر بعد ذوق شراب است
اول ذوق شراب باشد بعد آن صحو و سکر شود۔

الذوق والشرب قولہ ومن ذلک الذوق والشرب ذوق حالتے را گویند
کہ مرد طالب بدان محظوظ شود و دل را امتہزازے یا سکونے و قرارے
باشد میان شرب و ذوق اندک تفاوت است یکے عام است و معاملات
دوم خاص است و مصادقات قولہ ومن جملۃ ما یجری فی
کلامہم الذوق والشرب ویعبرون بذلک عما یجدونہ
من ثمرات التجلی ونتائج الکشوفات وبوارد الواردات و
اول ذلک الذوق ثم الشرب ثم الری شیخ قدس اللہ سرہ العزیز
نکرد تعریف را بیان کرد اما موجب آن را گفت کہ ذوق و شرب از کجا می خیزد
آنچہ از ثمرات تجلیات لطفی و بہائی و یا جلالی و قہری اگر اعتیاد بران شدہ
باشد خوشی و فرحتے و لذتے کہ در دل شود آن را ذوق نامند اگر اول حال
باشد ذوق و اگر تکرر شود شرب و اگر قرار گرفت ری قولہ فصفاء
معاملاتہم یوجب لہم ذوق المعانی ووفاء منازلاتہم

یوجب لهم الشرب ودوام مواصلتهم یقتضی لهم الری
صفاے معاملت کہ ایشان دارند دو معاملہ دو است یک معاملہ باخلق است
ودوم معاملہ باحق است معاملہ باخلق راستی ودرستی ورد مظالم وآنچہ بدین
ماند ومعاملہ باحق صدق محبت ورعایت مواجب آن کہ محبت و عاشق را
لحظۂ جز بمعشوق نباشد وجز خیال او ویاد او وذکر او نباشد بخلوص این وصفاے
این ذوق معانی دست دہد در محبت انسے است و وصلتے است وفرقے
است ومانند این از ہر یکے معنی مستفاد است بصفاے آن این پیش آید
ومعانی آن دست دہد وانچہ بر ایشان منازلات می شود وآں بوفامی کشد
حق آں بجا آوردہ شود آن را شرب می نامند نسبت لغوی ظاہر وجدانے
در دل خویش می یابد آنرا ذوق می نامد وچنانچہ چیزے بیاشامد وکثیرۃ شود
شرب نامند واگر این منازلات بدوام کشد ومواصلات شود آن دوام
مواصلات بری کشد ری سیرابی است چو دوام مواصلات شود ری نامند
یعنی دوام مواصلات موجب ریّ است اما اگر یکے را ہر چند دہند سیراب
نشود آن جہانے دگر است **قوله فصاحب الذوق متساکر وصاحب**
الشرب سکران وصاحب الری صاح صاحب ذوق بدان ماند
چنانچہ کسے چیزے آشامیدہ باشد واندک سکرے باشد وصاحب
شرب بدان ماند کہ یکے آن قدر خوردہ است کہ مست شدہ است وصاحب
ری متساکر بود سکران مدمن گشت چو مدمن گشت صاحی نامیدند **قوله**
وان من قوی حبه تسرمد شربه فاذا دامت به تلك
الصفة لم یورثه الشرب سکرا فکان صاحب الحق فانیاً
عن کل حظ لم یتأثر بما یرد علیه ولا بتغیر عما هو به هر کہ دوستی

او و محبت او قوی و بیشتر است شرب او بیشتر است هر آئینه آنکه در محبت
قوی است از ناز و کرشمهٔ معشوق ذوقے میگیرد و از خشم و برآمدگی او ذوق میگیرد
و از زجر و قهر او و از طرب و غضب او هر چه از و زاید و آید و عشق را می باید و
چون بسیار باشد شرب او را مسکر نیفتد هر آئینه چو مدمن شود سکر نیارد و هر چه
با لا گفته بود که مستوفی عنه عن احکام البشریة حیث لا حس و لا عقل و لا
فهم و لا شعور اینجا آمد اثبات کرد که همه باشد و او صاحی باشد چنانچه
مدمن خمر است پس او هوشیار بحق است و از جمله حظها فانی است با این که
از همه چیز حظها میگیرد ذوق با او هست سُکر با او هست اما ازین ذوق و ازین شرب
فانی است هر چه بر و وارد می شود بدان متاثر نمی گردد هر چه هست جلال و جمال
قهر و لطف فهیچ مغیرے متغیر نمیگردد و صواحب زلیخا دست ها بریدند بدین
جمال یوسف علیه السلام ایشان را شربے و ذوقے شد زلیخا صحو داشت
بجمال یوسف علیه السلام بدین یوسف علیه السلام او متاثر نشد متغیر نشد
از خود نرفت او جمال یوسف را علیه السلام آشامیده است و می آشامد
ساعت فساعت او را جمال یوسف علیه السلام کجا مغیر افتد و لیکن این
صاحی آرزو دارد که سکران و متساکر گردد **قوله** ومن صفا شربه
لم ینکد علیه الشرب اگر شرب صافی باشد شرب منکد زنگردد و
قوله ومن صار الشراب له غذاء لم یصبر عنه و لم یبق
ذوبد و هر که شراب غذاے او شد او از شراب نتواند ماند و از شراب
نتواند گذشت **قوله** و انشدوا

انما الکاس رضاع بیننا فاذا لم نذقها لم نعش

شراب ما را بجاے شیرے که دایه طفل را دهد وقتے که نخوریم نزییم **قوله**

وانشدوا

شربت الحب کاساً بعد کاس فما نفذت الشراب وما رویت

شراب دوستی را متوالی و متجدد اشامیدم و حال برین جملہ است نہ شراب کم شد ونہ من سیر شدم اینجا عجائب کارے باشد کہ ری عبارت از سیرابی است سیرابی چہ معنی دارد ہمیں قدرے کہ مخیر و مغیر نیست قولہ ویقال کتب یحیی بن معاذ الرازی رحمہ اللہ الی ابی یزید البسطامی رحمہ اللہ ھٰھنا من شرب کاساً فلم یظماء بعدہ فکتب الیہ ابو یزید رحمہ اللہ عجبت من ضعف حالک ھٰھنا من یخسأ بحار الکون وھو فاغر یستزید حکایت نویسد یحیی معاذ رضی اللہ عنہ بر ابو یزید رحمہ اللہ نبشت چہ گوئی مر کسے را کہ یک قدحے نوشید مست الست گشت و بعد آن تشنہ نمی شود بایزید رحمہ اللہ در جواب نبشت ایں کار کانرا بدنام مکن اینجا کسے است کہ قدح شراب ازل و ابد می نوشد و نعرۂ ھل من مزید می زند این حاصل کلام شیخ نبشتہ ام ترجمہ نیست قولہ واعلم ان کاسات القرب تبدو من الغیب ولا تدار الا علی اسرار معتقۃ وارواح عن رق الاشیاء محررۃ بدانکہ کاسہاے عشق از غیب پیدا می آید و ہر کہ قطرہ ازان کام کسے نچکانند مگر بر اسرارے کہ از بندگی وجود آزاد شدہ است و ارواحے کہ از قید شہود ہستی آزادی یافتہ است دستے از غیب آید آن دست را [illegible] و بسطے کفے و ظہرے نیست قدحے بران کف باشد او را [illegible] جہتے نہ آن دست غیب ایں شرابے کہ بلا ریب و لا ریب [illegible] بدست طالب دہد یا در کام او چکاند اگر مرد صاحی است [illegible] مرد ساکر است در کامش چکاند مقصود اینست کہ ذوق و شرب و ری جز اصحاب

مواجید و اہل محبت را نبود۔

المحو والاثبات

قولہ ومن ذلک المحو والاثبات و یکے از ان الفاظ محو و اثبات است محو و اثبات نزدیک بفنا و بقاست و نزدیک بصحو و سکر است اما اندک قوتی[م] است میان ایشاں **قولہ** المحو رفع اوصاف العادۃ والاثبات اقامۃ احکام العبادۃ محو عبارت از رفع عادت است آنچہ عادت بشری بود آن منمحی شود و اثبات عبارت ازین است کہ احکام عبادت را ثابت کند عادت بشریت برین می آرد البتہ از عبادت تکلی و تکاسلی باشد رفع این عادت شود این نباشد در و این ہست و او دور می دارد این بکلی و از وے و اثبات این است کہ عادت عبادت گردد چنانکہ یکے را نے غذائے آبے میسر نیست البتہ او را معیشت نباشد جز بریں عبادت شخصے برین صفت شود ہر چہ کنند بر وے او نتواند از عبادت باز ماندن **قولہ** فمن نفی عن احوالہ الخصال الذمیمۃ واتی بدلہا بالافعال و الاحوال الحمیدۃ فہو صاحب محو و اثبات ہم شود محو بکلی نشود اما اعتدال پذیرد ہمیں معتدل شدن محو ذمیمہ است شہوت نرود اما معتدل شود این شخص بر و قاہر غالب باشد و آن مقہور و مغلوب شود اگر شہوت برود طلب و اگر حرص برود طلب معالی برود ایشان ہمہ می یابند اما بصفت اعتدال ہمچنانچہ گفتہ ام کہ شرف ایشان فی محلہ باشد نشاید نا مشروعے بیند و مدا گردد ہمہ بریں قیاس و دیگر محو ایشان بکلی میسر نیست زیرا چہ جبلی است لا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ اما بسبب امہاتی و اصطحابی صفت افراط گرفتہ بود بمجاہدہ و ریاضت بصفت اعتدال گردد یکے صفت غضب را از خود دور کرد صفت شہوۃ از وے سر بر کرد تا آنکہ این را دور کند صفتے دیگر سر بر کرد ہمچنین روز

گذرد وغرضے حاصل نباشد قولہ فمن نفی ہر کہ از اوصاف ذمیمہ بدرستد
ومتصف بصفات حمیدہ شد ایں را محو واثبات گویند شیخ رحمہ اللہ ایں لفظ
محو واثبات در معاملات وعبادات ومحو اوصاف ذمیمہ واثبات حمیدہ آورد
اگر در الٰہیات حرف کند نیک بر محل ومیخز اقدو قوم صوفیہ بیان کردہ اند بعض
کتب محققان را نظارہ شو انچہ من می گویم ہا نست قولہ سمعت الاستاد
اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول قال بعض المشائخ لواحد ایش
تمحو ایش تثبت فسکت الرجل فقال اما علمت ان الوقت
محو واثبات من لا محو لہ ولا اثبات لہ فھو معطل مھمل دقاق
رحمہ اللہ فرمودہ است یکے را چہ چیز است کہ از خویش اثبات میکنی مرد خاموش
ماند ابو علی رح گفت نمی دانی تو وقت موجب محو است وموجب اثبات است
ہر کہ را محو اثبات نیست پس او معطل است ومہمل است این سخن
بدو چیز می کشد یکے آنکہ او ذمیمہ را محو نکرد وحمیدہ را اثبات نکرد او معطل و
مہمل است دیگر ہر کہ خود را محو نہ کرد ومقصود را اثبات نکرد کہ محو ایں اثبات
او نمی شود پس معطل ومہمل است ہر چہ ہست شو گو ببین چہ کار می آید قولہ
ونیقسم المحو الی محو الزلۃ عن الظواھر ومحو الغفلۃ عن الضمائر
ومحو العلۃ عن السرایر ہا نچہ من گفتہ بودم کہ محو واثبات باحقائق ومعارف
نسبتے دارد وہا نجا مناسب تر است شیخ رحمہ اللہ ہماں میفرماید وہم بدان
اشارت میکند یکے محو اینست زلتے کہ از او در وجود می آمد آنرا محو کنند کہ
باز خطرہ آن در دلش نماند تا آنکہ گویند التوبۃ ان تنسی ذنبک ودیگر غفلتے
کہ در دل است آن بہ یقظہ بدل گردد البتہ غفلت در دل وی نماند ایں محو
غفلت باشد قولہ ومحو العلۃ عن السرائر در سرائر علت چیست

قید وجود او و هم هستی او این علت اوست این وهم و این خیال برود این
محو علت سرا سر باشد قوله ففی محو الزلة اثبات المعاملات در محو زلت
اثبات معامله است یعنی معامله این باید که در نفس شخص زلتے نیاید قوله
وفی محو الغفلة اثبات المنازلات چون غفلت برود قلب و روح
بتمام خویش متوجه بحضرت باشند اثبات منازلات شهود منازلات عبارت
ازین است ازان سو بیاید و ازین سو تقبل شود تا چه آید قوله وفی محو علة
اثبات المواصلات و در محو علت اثبات مواصلات است ساعت
فساعت وصلے متجددے و رسیدنی عزیزے علت از سر این برود دوام
مواصلت شود حجاب میان نبود چو حجاب خاست دوام باشد اثبات مداومت
تقاضا کند اثبات ثابت کردن شئے است و ثابت این باشد که دران
تزلزلے نباشد و تجاوزے نباشد قوله وهذا محو و اثبات بشرط العبودیة این
محو اثباتے که گفتیم بشرط بندگی ایشان است و معاملتے که ایشان را باشد
قوله فاما حقیقة المحو والاثبات فصادران عن القدرة فالمحو
ماستره الحق ونفاه والاثبات ما اظهره الحق وابداه والمحو
والاثبات مقصوران علی المشیئة قال الله عز وجل یَمْحُوا اللّٰهُ
مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ حقیقت محو آن ست که او تعالی آنرا محو کند و اثبات
آنست که او تعالی آنرا اثبات کند و محو و اثبات بمشیت خدا است نیکو
سخنے است اما چه گفتار است این در فنا و بقا هم بمشیت خدا است در صحو
و سکر هم اما سخن در عبودیاتست قوله وقیل یمحو عن قلوب العارفین
ذکر غیر الله ویثبت علی السنة المریدین ذکر الله عز وجل و
محو الحق لکل احد و اثباته علی ما یلیق بحاله وعنایت کرده از این

محو و اثبات خدائے تعالی از دلہائے عارفان یاد غیر خود را محو کند و در زبان مریدان اثبات ذکر خویش کند چرا ہر دو را محو و اثبات را نسبت بدل نکرد چرا نگفت یمحو اللہ عن قلوب العارفین ذکر غیر اللہ و یثبت التوجہ والتعلق بتجلیاتہ فی قلوبہم و محو حق ہر یکے راست و اثبات او ہر یکے را مناسب حال او محو و اثبات منتہیان این دم تمام کرد قولہ ومن محاہ الحق سبحانہ عن شاہدہ اثبتہ بحق حقہ ہر کرا خداوند سبحانہ محو ان شاہدا و کرد نقدے دارد حاضرے دارد وجودے دارد ہر کرا از ینہا محو کرد او را حق بثبوت خویش اثبات کرد او را متصف بصفت خویش گردانید قولہ ومن محاہ الحق عن اثباتہ بہ ردہ الی شہود الاغیار واثبتہ فی اودیۃ التفرقۃ اثباتے کہ بحق حق بود ہر کرا از ان اثبات محو کرد او را بشہود اغیار باز گردانید او را بدان بلا مبتلا کرد او را در وادی تفرقہ انداخت قولہ وقال رجل للشبلی رحمہ اللہ مالی اراک قلقا لیس ہو معک وانت معہ فقال للشبلی رحمہ اللہ لو کنت انا معہ لکنت انا ولکنی محو فیما ہو شخصے با شبلی رحمہ اللہ گفت چیست من ترا قلق و مضطرب می بینم نہ آنکہ او با تست و تو با اوئی شبلی رحمہ اللہ گفت اگر من با او باشم من باشم و وجود من و بود من باشد کہ من با او ہستم ولکن در آنچہ او ست من در او وجود محکم یعنی بود من با من نیست بود من نا بود شدہ است در چیزے کہ او در انست در جلال او و در جمال او و عزت او و در بود ہستی او کہ جز او بود ے نیست قولہ والمحق فوق المحو لان المحو یبقی اثرا و المحق لا یبقی اثرا و محق از محو بالاتر است محو چیزے را است است دور کرد و محق آنست کہ آن را نیست و نا بود کرد زیرا چہ محو البتہ اثرے باقی دارد

محق نیست ونابود کند قوله وغایة همة القوم ان یحقهم الحق
عن شاهدهم ثم لا یردهم الیهم بعد ما محقهم عنهم ونهایت
همت قوم اینست که من نیست ونابود گردم او بادی خویش ماند از متمنیات
این طائفه ست نظم

کے بود باز ما جدا ماندہ من و تو رفتہ و خدا ماندہ

چو محق نیست ونابود گشت اورا بدو باز نگردانند۔

الستر والتجلی قوله ومن ذلك الستر والتجلی وبعضے ازان الفاظ ستر وتجلی
است تجلی عبارت از ظهور غیبی است نورے ونارے وصورت ملیح یا کریه
ویا غیر آن وستر واستتار ان تجلی که کرده باشد آن حجاب شود قوله العوام
فی غطاء الستر والخواص فی دوام التجلی ہم چنین باید سخن العوام فی دوام
الستر والخواص فی دوام التجلی مگر مذکر یکه دوام دوم را ترک آورده است
قوله وفی الخبر اذا تجلی الله لشیء خشع له ازین خبر ہمیں معلوم شد که تجلی ہست
اما از دوام وغیر دوام ساکت است وشیخ میفرماید عوام چنین صفت اند وخواص چنین
قوله وصاحب الستر ابدا بوصف شهوده وصاحب التجلی
ابدا بنعت خشوعه آنکه او صاحب ستر است وآن وظیفه عوام کرده
است ہموارہ بشہود نفس خویش است وصاحب تجلی ہمارہ در خشوع است
ہر آئینه چو بروتجلی شود وہمارہ در تجلی باشد بصفت خشوع باشد قوله
والستر للعوام عقوبة وستر بر عوام عقوبت است بر ایشان ایشان
را راندند وہجر کردند بر ایشان این عقوبت است قوله وللخواص
رحمة اذ لولا انه یستر علیهم ما یکاشفهم به لتلاشوا عند
سلطان الحقیقة ولکنه کما یظهر لهم یستر علیهم واستتار

مرخواص را رحمت است زیرا چه اگر استتار البتہ نباشد سلطان حقیقت بر ایشاں
تجلی کند ایشان متلاشی شوند ایشان نمانند برائے ابقائے ایشان را و برائے
آنرا زمانًا فزمانًا ساعۃً فساعۃً بہ کشفے جدیدے و تجلی جمیدے محفوظ کردند اگر
یکبار پروانہ سوختہ شود و نیست و نابود گردد و باز بصورت خود نگردد و لذت از
نور شمع و ذوق تطوافی کہ گرد آں میکند و وجدان حرارتے کہ نزدیک شمع می یابد
آں پروانہ دیوانہ ہر بار کہ شمع نزدیک می شود چیزے سوختہ می گردد بدان شوقش
غالب تر می شود تا چند بار ذوق وجدان حرارت گیرد بعد آں کار بسوختگی کشد
و سوختن تا چند این ہم ذوق در ذوق است و وجدان در وجدان اما اگر ہمہ
یکبارگی سوخت و رفت از چندیں تنوعات کہ ذوق می گیرد خلی ہذا استتار
بر صوفی رحمت باشد و سبب مزید حب او میگردد معنی زرغبًا تزدد حبًا
فہم کردہ باشی قولہ سمعت منصور المغربی رحمہ اللہ یقول
وانی بعض الفقراء حیا من احیاء العرب فاضافہ شاب فبینا
الشاب فی خدمت ہذا الفقیر اذ غشی علیہ فسال الفقیر
عن حالہ فقالوا لہ بنت عم وقد علقہا فمشت فی حیمتہا
فرای الشاب غبار زیلہا فغشی علیہ فمضی الفقیر الی باب
الخیمۃ وقال ان للغریب فیکم حرمۃ وذماما وقد جئت
مستشفعا الیک فی امر ہذا الشاب فتطفی علیہ فیما بہ من
ہواک فقالت المراۃ انت سلیم القلب انہ لا یطیق شمہ
غبار زیلی کیف یطیق صحبتی ایں حکایت را مردمان مجنون نسبت کنند
فقیرے میگوید در بعض دیہ ہائے عرب میگشتم در دیہے آمدم جوانے مرا
مہمان داشت او در خدمت و ضیافت من مشغول بود یکبارگی بیہوش شد

افتاد خلق را پرسید کہ چہ افتاد ایں جوانرا خلق او را گفتند اینجا عورتے
است کہ این مشغوف بدوست ایں شنید برخاست در خانۂ آن عورت رفت
گفت غریب فقیر را شما حرمتے دارید و او را بر شما حقے باشد گفت آنکہ چہ میگوئی
گفت آمدہ بر تو بشفاعت ایں جوانے کہ مبتلائے تست عورت گفت بتعجب
کہ سبحان اللہ تو مردے سلیم القلبی یعنی تو مردے نیکی از حالت عشاق ترا خبرے
نباشد او غبار نعل من و انچہ از دامن من گردے خیزد او تاب آن ندارد و صحبت
من کے تواند داشت **قولہ** وعوام ہذہ الطائفۃ علیہم فی التجلی
وبلاؤہم فی الستر وعوام طائفہ صوفیان خوشی و ذوقی ایشان بتجلی
است و بلائے ایشان در ستر است **قولہ** واما الخواص فہم
بین عیش وطیش اذا تجلی لہم طاشوا واذا ستر علیہم
سرد وا الی الحظ فعاشوا واما خواص در عیش و طیش اند وقتے کہ تجلی کرد
ہلاک گشتند وقتے کہ استتار شد حظے و نصیبے از خویش گرفتند عیش یافتند
گفتہ اند کہ جملہ پیران در تمنائے مقام مریدانند عموم مریدان در تمنائے
مقام پیران پیران می گویند شاید ما را بما دہند تا از خود بدو حظے و لذتے
گیریم و مریدان در آنند کہ شاید ما را از ما برند تا ما را از و نصیبہ شود **قولہ**
وقیل انما قال لموسی علیہ السلام وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا
مُوسَىٰ لیستر علیہ ببعض ما یعلله بعض ما اثر فیہ من المکاشفۃ
بفجأۃ السماع وچنین گویند خداوند سبحانہ وتعالی با موسی علیہ السلام گفت
وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ازیں سوال و پرسش حکمت ایں بود کہ او را
زمانے بجویش میدارند در سوالے و جوابے می دارند تا آن خطاب کہ بر و
می آید و آن تجلی کہ بر و میشود او با خود باشد آنرا تحمل تواند کرد و فہم خطاب را

تواند گرفت آنچہ فجاۃ وبغتۃً چیزے بر و افتاد و است محل آنست کہ
او مبتلاے شے شود اما برائے ابقا او را بسوائے وجوابے داشتند
قولہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لیغان علی قلبی حتی
استغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ والاستغفار طلب الستر لان
الغفر ھو الستر ومنہ غفر الثوب والمغفرۃ وغیرہ فکانہ اخبر
انہ یطلب الستر علی قلبہ عند سطوات الحقیقۃ اذا الخلق
لا بقاء لھم مع وجود الحق حدیث می آرد و آنرا بمعنی خویش درست
می بروکہ بر دل من غین می آید از انچہ ہستم بدانچہ ہستم البتہ میخواہم آن پوشیدہ
شود تا باعلی واحسن آن رسم وانی لاستغفر اللہ طلب ستر است زیرا چہ
غفر از روے لغت ستر است یعنی بدانچہ من این دم ہستم این ستر شود تا
ازان بیشتر شوم چو سطوات حقیقت بیشود او طلب ستر میکند تا باعلی ازان
مخلوط شود زیرا چہ چو وجود حق آمد خلق را بقا نباشد و معنی دیگر ہم گفتہ اند دراین
انہ لیغان علی قلبی در آنچہ ہستم ازان دل من گرفتہ بیشود در خود غینے می یابم
یعنی غینے بر عین حقیقت می یابم استغفار می کنم تا محو این نقطہ شود من بمقصود
اعلی ازین بر سم قولہ وفی الخبر لو کشف عن وجھہ لاحرقت
سبحات وجھہ ما ادرک بصرہ و براے این را چون تجلی شود شخص
مبتلاے شے شود این حدیث می آرد حجابے کہ بر وجہ اوست اگر آن حجاب
از وجہ دور کند سبحات وجہ او تا انکہ ادراک بصر او کند ہمہ را بسوزد حدیث
طویلے است تمہ حدیث انیست حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات
وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ

قولہ ومن ذلک المحاضرۃ والمکاشفۃ والمشاھدۃ — المحاضرۃ والمکاشفۃ والمشاہدۃ

قال المحاضرۃ ابتداء والمکاشفۃ بعدہ ثم المشاھدۃ و بعضے
ازان الفاظ مصطلح میان قوم ایں الفاظ است محاضرہ عبارت ازانست
کہ تو با او در حضور باشی و او با تو حاضر و مکاشفہ عبارت ازین است پردہ
کہ میان تو و او ست آن حجاب از میان کشف شود و مشاھدہ عبارت
ازین کردہ اند دران اصطلاحے کہ شیخ خواہد فرمود کہ تو شاہد او شوی و او شاہد
تو باشد یعنی چنان بحضور او باشی گوئی کہ او شاہد است کانّک تراہ حکایت
ہم ازیں کرد قولہ فالمحاضرۃ حضور القلب وقد یکون بتواتر
البرھان وھو بعد وراء الستر وان کان حاضرا باستیلاء سلطان
الذکر ثم بعدہ المکاشفۃ محاضرہ حاضر شدن دل و این کہ دل با خدا
حاضر شود بتواتر برہان شود اینجا یکون با یستے قد یکون چہ باشد اگر صورت
دیگر فرمودے قد یکون را است آمدے و این محاضرہ ہنوز وراے ستر است
پردہ از میان نخاستہ است و اگرچہ بسلطان ذکر دل حاضر شدہ است و بعد
از محاضرہ مکاشفہ است قولہ وھو حضورہ بنعت البیان غیر
مفتقر فی ھذہ الحالۃ الی تامل الدلیل وتطلب السبیل ولا مستجیر
من دواعی الرّیب ولا محجوب عن نعت الغیب و اینجا بنعت
البرھان بود و اینجا مزید کرد بنعت البیان گفت اینجا شے مائی بر وظاہر شدہ است
انکہ بصفت بیان است و اگرنہ ہماں برہان باشد و این حالتے است
کہ تامل دلیلی و طلب برہانی درمیان نیست زیرا چہ شے مائی بر وظاہر شدہ
است و این جا ہا از صورت نیست کہ ریبے در ود در آید تا ازینجا کسے تواند
ازان بیرون آید و آنچہ از غیب است بر و حجاب نیست چوں حجاب نباشد
ریب نباشد قولہ ثم المشاھدۃ وھی وجود الحق من غیر بقاء

تتمہ بعد ان سیوم مشاہدہ است و مشاہدہ آنیست کہ وجود حق ظاہر شود و تہمتے درمیان باقی نماند و ہم شے درمیان نماند قولہ فاذا اضحی سماء السر عن غیوم الستر فشمس الشہود مشرقۃ عن برج الشرف چو آسمان سر روشن گردد از ابرے کہ او را پوشید پس ہم چنین آید کہ شمس شہود برآمد و روشن است و اشراق او از برج شرف است قولہ وحق المشاہدۃ ما قالہ الجنید رحمہ اللہ وجود الحق مع فقد انک جنید رحمہ اللہ گفتہ است مشاہدہ آنیست کہ تو گم شوی و او تعالی بوجود خویش موجود باشد قولہ فصاحب المحاضرۃ مربوط بآیاتہ وصاحب المکاشفۃ مبسوط بصفاتہ وصاحب المشاہدۃ منفی بذاتہ پس صاحب محاضرہ مرتبط بآیات او باشد زیرا چہ او آیات او را دلیل و برہان برائے حضور وجود و شہود او کردہ است وصاحب مکاشفہ مبسوط بصفات اوست کہ صفات او حجاب اوست بسط او ہم دران صفات اوست وصاحب مشاہدہ منفی است بذات او ذات او مشاہدہ کرد وجود او منفی شد چنانچہ جنید رحمہ اللہ گفتہ است وجود الحق مع فقد انک قولہ وصاحب المحاضرۃ بہذہ عقلہ وصاحب المکاشفۃ بدینہ علمہ وصاحب المشاہدۃ بخوہ معرفتہ وصاحب محاضرہ ہادی او عقل اوست زیرا چہ عقل را دلیل ساختہ است بر وجود و شہود او وصاحب مکاشفہ علمے کہ صفات او شد او را بخدا نزدیک میگرداند وصاحب مشاہدہ معرفتے کہ او را با خدا شد بسلطان حقیقت تجلی کرد او بدان عرفان شد محو گشت قولہ ولہ من طریق بیان تحقیق المشاہدۃ احد علی ما قالہ عمرو بن عثمان المکی رضی اللہ عنہ ومعنی ما قالہ انہ یتوالی انوار التجلی علی قلبہ من غیر ان

یتجلّٰہا ستر وانقطاع کما لو قدّر اتصال البروق فکما ان اللیلۃ الظلماء یتوالی البروق واتصالہا اذا قدرت تصیر فی ضوء النہار فکذلک القلب اذا دام بہ دوام التجلی متّع نہارہ فلا لیل ودر بیان مشاہدہ آنچہ عثمان مکی رحمہ اللہ گفتہ است بران مزید نیست ومعنی آن سخن اینست انوار تجلی بر دل طالب متوالیہ شود بغیر آنکہ میان او سترے انقطاعے متخلل شود برین مثال شود کہ اگر فرض کنیم در شب تاریک برقے لمعان کند وآن برق متصلاً ومتجدداً باشد چنان روشن گردد کہ روز نماید ہم ہمچنین دل چوں بر دوام تجلی شود پس ہمچنین شد کہ روز روشن وشب نماند قولہ وانشدوا

لیلی بوجہک مشرق وظلامہ فی الناس طاری

شب من بروے تو روشن است وتاریکی آں شب میان مردم ساری است قولہ

والناس فی صدف الظلا م ونحن فی ضوء النہار

مردمان در تاریکی اند وما در روشنی ایم یعنی ما در کشف وتجلی ایم ومردمان در خطا وحجاب اند قولہ وقال النوری رحمہ اللہ لا یصح للعبد المشاہدۃ وقد بقی لہ عرق قایم نوری رحمہ اللہ گفتہ است مشاہدہ درست نباشد برین صفت کہ یکے رگے از وجود او باقی ماندہ باشد اکنون تاملے کن میگوید تا شئے مائی ازو باقی است اورا مشاہدہ درست نیست آنکہ اورا ازوے با او چیزے نماندہ است دنیا وآخرت اورا برابر شدہ است خداوند سبحانہ وتعالی خود با خود تجلی کند اکنون آن تجلی ہم در دنیا ہم در آخرت پس این مشاہدہ این قوم را چہ دنیا وآخرت پس اینجائی آنجائی باشد آنجائی اینجائی باشد دریغ آیدم ازین فقیہ وازین محدث ومفسر مردم نادان فکرتے ایشان کنند می گویند تجلی با کسے نیست تہ

اینجا نہ آنجا آنکہ میگوید اینجا دیدم این نمی گوید کہ من دیدم ولیکن این میگوید
بریں حالت کہ او خود بر خود متجلی است مرا شعورے دادہ است **قولہ**
وقالوا اذا طلع الصباح استغنی عن المصباح وصوفیان ہمچنین گفتہ اند
وقتے کہ صبح طالع شود احتیاج بچراغ نماند می باید دانست انسان در اصل خلقت
کور است فیض خارج گیرد بدان بیند روز را فیض از روشنی آفتاب گیرد بدان
بیند و شب را فیض از روشنی چراغ گیرد و بدان فیض بیند ہم ہمچنین او بر خود
تجلی کند بصیرت طالب آن نور تجلی او فیض گیرد بدان فیض او را بیند آفتاب
بنور آفتاب می بینی **قولہ** وتوہم قوم ان المشاہدة تشیر الی
طرف من التفرقة لان باب المفاعلة فی العربیة بین
الاثنین وہذا وہم من صاحبہ فان فی ظہور الحق
ثبور الخلق وباب المفاعلة جملتہا لا یقتضی مشارکة الاثنین
نحو سافر وطارق وامثالہ و بعضے گمان برند کہ مشاہدہ خالی از تفرقہ
نیست یعنی در مشاہدہ دوئی ہست زیرا چہ مشاہدہ مفاعلہ برائے مشارکت
است و در مشارکت دوئی لابدی است شیخ میفرماید این سخن کلی
نیست ہر گہ مفاعلہ باشد مشارکہ تقاضا کند چنانچہ عاقبت اللص و
طارقت النعل آنکہ شیخ گفت سافر از مسافر است [illegible]
سافر ثلاثی ندارد سفر نیامدہ است و سافر اول وصفت آنچہ ما گفتیم و بدانچہ ما اشارت کردیم
کہ او خود با خود تجلی کردہ است مشاہدہ مفاعلہ است مشارکت مشارکت
درستے صحیح و آنکہ گفتیم آفتاب را بفیض نور آفتاب می بینم و خدا را بفیض
نور خدا می بینم اینجا ہا لقا لقیت ہست و لے لقیت کہ مطلوب ہمہ جہان است
قولہ وانشدو ۔

فلما استبان الصبح ادرج ضوءہ بانوارہ وانوار ضوء الکواکب
یجرعھم کاسا لو ابتلی بہ اللظی بتجریعہ طارت کاسرع ذاھب

ہرگاہ کہ صبح ظاہر شد نور او نور کواکب را مندرج و منطمس کرد و شرابے در کام ایشان می چکانند اگر آتش دوزخ بدان مبتلا شود کہ در کام او میچکانند از ہمہ روندگان پیشتر رود یعنی آتش دوزخ نماند و منطفی گردد قولہ کاس وای کاس تصطلھم عنھم وتفنیھم وتختطفھم منھم کاس وتبقیھم لا تبقی ولا تذر شرابے ہست و کدام شراب است آن اینچنین شرابے است کہ یک جرعۂ آن شراب را از و می برد یعنی او را فانی میگرداند چنانچہ پرندہ دانہ می چرد و در حوصلۂ او ہضم می شود نیست و نابود می گردد ہمچنان می گرداند و ایشان را از ایشان می برد و ایشان را با ایشان باقی نمیدارد آن کاس کاسے است ہیچکس را باقی نمیدارد آن کاس ندارد و ہیچ کس را نگذارد قولہ تمحو بالکلیۃ ولا تبقی شظیۃ من اثار البشریۃ کلیتہ طالب را محو میکند و ہیچ چیزے با او نمی گذارد قولہ کما قال قائلھم ساروا فلم یبق لا رسم ولا اثر ایشان رفتند و اثرے و رسمے از ایشان باقی نماند خداوند چہ روز بدے است این و چہ روز نیک است این بیچارہ طالب ببلاے گرفتار او را روزگارے پیش افتاد نہ او را با خود تواند داشت و نہ او را از خود دور تواند کرد و نہ پے او تواند ماند

اللوائح والطوالع واللوامع

قولہ ومن ذلک اللوائح والطوالع واللوامع ھذہ الفاظ متقاربۃ المعنی لا یکاد یحصل بینھما کبیر فرق و بعضے ازان کلمات مصطلح لوایح و طوالع و لوامع است این لوایح و لوامع و طوالع الفاظے است کہ معانی ایشان قریب است و این حال ابتدا است

بعضے ایشان را درعیان ذکر کردہ اند و بعضے در معانی مثلاً نور لوائح گویند نور طوالع گویند نور لوامع گویند این درعیان است و گر گویند نور اللوائح بنجوم العلم و نور الطوالع ببیان الفہم و نور اللوامع بزوایدالیقین استعمال این در معانی است آن فہم را آن بیان را نور میخوانند قولہ وھی من صفات اصحاب البدایات فی التحقق بالقلب و این سیرت مبتدیانست ترقی کہ ایشان را میشود لائحہ شد نورے پیش افتاد این را نور لائح گویند و کذلک الطوالع واللوامع این سخن میان صوفیانست کہ گویند نورے را دیدم کہ تمام حجرہ منور شدہ است پیر ایشان را گوید این نور وضوے تست این سخن متعلمانے شنیدہ ام کہ سخن در انست کہ ایشان پنج گنج فہم نکنند ضرورت ایشان ہمیں گویند قولہ فلم یدم لھم بعد ضیاء شموس المعارف لکن الحق سبحانہ یوتی رزق قلوبھم فی کل حین کما قال تعالی وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا یعنی ازان اہل ابتدا بعد آنکہ آفتاب معرفت طلوع کرد این لوائح ولوامع وطوالع دائم نباشد زیرا چہ در طلوع آفتاب چراغے نماید روشنی احساس نشود اما ہر یکے را خداوند سبحانہ نصیبہ ورزقے می دہد بدان او را قوام باشد نورے بیند لائحہ ولامعہ بیند بدان بقاے او و قیام او باشد وطلب او زیادہ شود او بداند کہ مرا آن کارے پیش آمد نزدیک رسید کہ بمقصود رسم زیرا چہ شہود غیب مرغیب دگر را ممد و مسلم می افتد برائے آنکہ خداوند تعالی رزق ہر کسے می دہد این آیت آورد وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا شبہ روز رزق می دہد قولہ فکما اظلم علیھم سماء القلوب بسحاب الحظوظ سنح فیھا لوائح الکشف وتلألأ لوامع القرب وھم

ہ پنج گنج نام کتابے است در صرف کہ طالب علمان در ابتدا میخوانند۔ ع ح

فی زمان سترهم یرقبون فجاة اللوائح بیان آن میکند که طالب را لوائح ولوامع بمثابه رنق ایشان است وبدان بقا وزیادت طلب ایشان است هرگاه که آسمان دل ایشان تاریک شود سبب خطے که گرفته است که آن به ابرے سیاهے ماند که میان آفتاب درآید ولوائح کشف در وبرآید آن ابر سیاه که حجاب بود او را تبر اکند آسمان دل ایشان به روشنی بازآید ولوامع قرب روشن برآید میان لوائح ولوامع شیخ رحمه الله فرقے مینماید در لوائح مثال این وکشف گفت ودر لوامع تلالؤ قرب گفت شیخ این فرق درمیانهامی نماید وقتے که ایشان را نظرے پیش آید فجاة لوائح را انتظارے میکند او بیاید این پرده از میان خیزد **قوله** فهم کما قال القایل

یا ایها البرق الذی یلمع من ای اکناف السماء تسطع

اے آن برق که روشن می شوی از کدام کناره هاے آسمان است که تو بر می آئی تعجب می کند وآرزو میکند یعنی باشد هم روزے که تو برآئی **قوله** فیکون اولا لوائح ثم لوامع شم طوالع بریں بیانے که من کردم لوائح در محلے گفتم ولوامع در محلے گفتم معلوم شد که اول لوائح است بالاتر او لوامع وطوالع **قوله** فاللوائح کالبروق ما ظهرت حتی استترت پس لوائح همچو برقے باشد پیدا شود وپنهان گردد **قوله** کما قال القایل

افترقنا حولا فلما التقینا کان تسلیمه علی وداعا

چنانچه شاعرے گفته است یک سالے جدا بوده ایم وهرگاه که ملاقات شد همان سلام ملاقات سلام وداع بود پیوستن همان وباز ماندنی همان ایں لوائح بدین ماند نمود در بود شیخ این در افتراق فرمود که یک سالے فرا

بود بعد آنکہ ملاقات شد حالت این بود ہمان سلام ہمان وداع و دیگرے
باشد کہ سالہا اورا با وے اتصال باشد بعد آنکہ افتراق شود آں وصال
سالہا اورا بدین ماند ہمان سلام ہمان وداع برائے این سخن ہم ابیاتے
و نظمے و نثرے ہست اما چہ آرم سخن دراز می شود قولہ وانشدوا

یاذاالذی زارا ومازارا کانہ مقتبس نارا
مرّ بباب الدار مستعجلا ماضر لو دخل الدارا

اے آنکہ زیارت کردی گوئی زیارت نکردی گوئی شخصے آمدہ بود اقتباس نارے
کرد رفت بدر سرائے شتاب رفت اورا چہ زیان بودے اگر دراں وار
درآمدے اورا زیانے نکردے اگر زمانے وقفہ کردے بہانۂ آتش ایستادہ
اندے اورا چہ زیان کردے قولہ واللوامع اظہر من اللوائح
ولیس زوالہا بتلک السرعۃ فقد تبقی وقتین وثلثۃ ولمع
از لوائح ظاہر تر است مثالے گویم بر شخصے نور چراغ می افتد ولوامع اظہر باشد
کہ آں نور چراغ پیش او آید ونیست این لوامع کہ بسرعت زائل شود ودو
وقتے ماند قولہ ولکن کما قالوا والعین باکیۃ لم تشبع النظر اگفتہ
اند چشم در گریہ ودر دیدن سیر نشد ومعنی وارد یعنی چناں آب چشم چشم را فرو گرفتہ
بود کہ بسیری نتوانستم دید ودیگر چشم می گیرید زیرا چہ بسیری ندیدم قولہ ولما قالوا
لم تزد ماء وجہہ العین الا شرقت قبل زہا بر قیب
یعنی چوں بجمال معشوق دیدگریہ اش فرو گرفت غبار گریہ چشم را از رویہ
جمال او مانع آمد چوں ازاں خلاص یافت چشم روشن شد رقیب
رفت مانع وحجاب در نظر آمد قولہ فاذا المع قطعت عملک وجمعک
بہ لکن لم یسفر نورہ نہارہ حتی کر علیہ عساکر اللیل بعد آنکہ

حقیقت روشن شد ترا از خویش ببرد تا آنکہ لشکرہاے شب بر وحملہ آورد قولہ فھولاء بین روح ونوح لانھم بین کشف وستر پس ایں طائفہ در راحت باشند و در نیاحت ونوحہ باشند وقتے کہ واجد شوند در راحت باشند و بعد آنکہ گم کنند در نیاحت باشند زیراچہ ایشان میان کشف وستر اند وقتے کہ کشف باشد راحت باشد و وقتے کہ ستر شدہ نیاحت باشد قولہ کما قالوا:۔

فاللیل یشملنا بفاضل بردہ والصبح یلحقنا رداء مذھبا

شب در میکرد مارا بفاضل بر وخویش وصبح می رساند بمارداے زراندود را یعنی روشن و پیدا خوب منظر قولہ والطوالع ابقی وقتا واقوی سلطانا وادوم مکثا واذھب للظلمۃ وانفی للتھمۃ لکنھا موقوفۃ علی خطر الافول لیست برفیعۃ الاوج ولا بدائم المکث طوالع پیشتر ماند و سلطان او قوی تر باشد و از یشان دیر تر ماند و کدورت و تاریکی را پیشتر برد و تہمت را نافی و دور کنندہ تر است اما اینچنین ہست کہ ایں طوالع افولے دارد برآید فرو رود اوج و بلندی ندارد ہمیشہ نماند قولہ ثم اوقات حصولھا وشیکۃ الارتحال واحوال افولھا طویلۃ الاذیال وقت حصول طوالع زود روندہ است واحوال افول او طویل الذیل است یعنی دیر برآید و چوں فرود می رود ذیلے درازے دارد قولہ وھذہ المعانی ھی اللوائح واللوامع والطوالع تختلف فے القضایا وایں معانی لوائح ولوامع وطوالع در قضایا اختلافے دارند لوائح بنجوم علم گویند ولوامع بیان فہم گویند وطوالع بزیادت یقین گویند در قضایا این اختلاف است قولہ فمنھا ما اذا فات لم یبق

عنها اثرکالشوارق اذا افلت فکان اللیل کان دایما ومنها مایبقی عنه اثرفان زال رقمه بقی المه وان غرب انواره بقی آثاره بعضے ازیں سه از آنہا باشد وقتے کہ برود اثرے نماند چنانچہ سارق برآید فرورود چونمود رفت ونماند گوئی شب دایم است وبعضے از آنہا است کہ او برود واثراو باقی ماند اگر رقم او رفت ثبوتے کہ یافتہ بود نماند لیک المه باقی ماند واگر انوار او فرورفت آثار آن انوار باقی قوله فصاحبه بعد سکون غلباته یعیش فی ضیاء برکاته فالی ان یلوح ثانیا یرجی وقته علی انتظار عوده ویعیش بما وجد فی حین کونه پس صاحب آنکہ برآمد فرورفت واثراو باقی ماند بعد آنکہ طلوع او برود عیش او بدان برکات اوباشد پس تا آنکہ باز لائح شود انتظار عود او را باشد ودر امکان وجود او را عیشے باشد یعنی آن امکان وجود دارد میداند باز خواہد شد بدان خوش می باشد محمد حسینی میگوید اگر ایں لوائح وطوالع ولوامع در تجلیات قہریات ولطفیات استعمال کنند وجہے برصواب باشد ہم ازاں منتشی بود کہ لا یتجلی فی صورة مرتین ــــــــــــــــ ولا یتجلی فی صورة الاثنین یکبار کہ برآمد دوم بار کسے رویش ندید بیچارہ گرفتار

قوله ومن ذلك البواده والهجوم وبعضے ازاں الفاظ البواده الہجوم مصطلح بوادہ وہجوم است بوادہ عبارت ازانست ازاں سو فجأة بغتة چیزے آید کہ ترا در خیال ووہم وگمان نباشد وترا ازو چارہ نہ وقتے از دو بار ماندن ودفع کردن از خود میسر نہ وہجوم چیزے را گویند کہ ترا آں آید کہ ترا بقہر وغلبہ وسلطان خود گیرد وترا بخود آمدن واورا از خود دفع کردن میسر نہ قوله

البوادہ ما یفجاء قلبك من الغیب علی سبیل الوھلة الا
موجب فرح او موجب ترح ما گفتیم شیخ ہمان در تعریف او می گوید تراچیزے
افتد بغتةً دفع آن ممکن نہ و اگر ترا باخوشی کشد یا بغم قوله والهجوم ما
یرد علی القلب بقوت الوقت من غیر تصنع منك ومختلف
فی الانواع علی حسب قوة الوارد وضعفه وہجوم یکایک
بغلبۂ وقت چیزے در تو در آید کہ ترا تصنع تصنعے و تعملے نباشد و اختلاف
انواع بحسب وارد است کہ بنیہ قوی دارد ضعیف اگر بنیہ ضعیف دارد
قوی بر حسب آن اختلافے باشد قوله فمنهم من تغیره البواده
وتصرفه الهواجم ومنهم من یکون فوق ما یفجاه حالا
وقوة اولئك سادات الوقت بعضے ازان ہا اند کہ در تصریف
بواده اند و در تصرف ہواجم و بعضے ازان ہا باشند آن بادے کہ بر و
فجأةً آمده است از روے حال و قوت سخت تر ہست یعنی آن مورد و غلبہ
آن وارد قوی تر است این طائفہ کہ فجأةً در آید و او قوی این طائفہ کہ فجأةً
در آید و او قوی تر باشد ایشان خداوندان وقت اند و مالکان وقت اند
در ایشان فلجئے بادے اثر نکند قوله کما قیل:-

لا تهتدی نوب الزمان الیهم ولهم علی الخطب الجلیل لجام

زمانہ سوے ایشان نیفتد و ایشان را سوے خود نبرد و ایشان را در کارہائے
بزرگ لجام است یعنی کارہائے بزرگ تواند کہ ایشان را از دست
برد۔

التلوین والتمکین قوله ومن ذلك التلوین والتمکین و یکے ازان الفاظ
تلوین و تمکین است تلوین چیست حالتے بیاید و حالتے برود و وقتے زیادہ

شود وقتے کم گردد چنانچہ ماہتاب غرہ ہر روزے روشنی میگیرد و زیادہ میشود تا آنکہ بچہاردہ و پانزدہ رسد بعد آن کم شود این تلوین است **قولہ** التلوین صفۃ ارباب الاحوال گفتہ ایم زیادہ و کم می شود حال از تحول گرفتہ اند چو از جائے بجائے میگردد این صفت ارباب احوال باشد **قولہ** والتمکین صفت اھل الحقایق و تمکین کار اہل حقیقت است بجائے رسیدہ بکارے رسیدہ اند کہ قابل تحول و تغیر نیست ہر آئینہ ارباب تمکین ایشان باشد **قولہ** فما دام العبد فی الطریق فھو صاحب تلوین تا آنکہ در رہ می رود چیزے می آید چیزے می رود و زیادہ و کم میشود این صاحب تلوین است چنانچہ صفت مہ گفتم **قولہ** لانہ یرتقی من حالۃ الی حالۃ وینتقل من وصف الی وصف وتخرج من مرحل الی مرحل و یحصل فی مربع فاذا وصل تمکن گفتیم زیرا چہ از صفتے بصفتے میشود و از منزلے بجائے این تلوین در رہ بود چون رسید متمکن شد قرار گرفت آرام یافت اینجا از رہ روش ماند اما دران منزلے کہ او رسید و دران مقامے کہ او قرار گرفت و دران دریاے کہ غرق شد عجائب و غرائب او نہایتے ندارد ابدالاباد دران سیر سیت و نہایت ندارد **قولہ** وانشدوا

مازلت انزل فی ودادك منزلا فتحیر الالباب دون نزولہ

ہمیشہ در دوستی تو در منزلے فرود می آیم کہ خردہا پیش نزول او حیران است یعنی آن نزولے است کہ دران نزول الباب متحیر میشود **قولہ** وصاحب التلوین ابدا فی الزیادۃ وصاحب تلوین در زیادت است زیادت بنسبت نقصان است تا آنکہ بمقصد رسد ہر روز در زیادت است **قولہ** وصاحب التمکین وصل ثم اتصل وصاحب تمکین رسیدہ است

وبعد وصول اتصال شده است وصول است واتصال است برشط
دریا رسید گویند بدریا رسید و دریا دریائی گویند بدریا متصل شد
درین بیان اتصال بالاتر از وصول باشد اما دریان دگر وصول بالاتر از اتصال
گفته اند و قوله تعالی لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ طالبا واصلا ثم واصلا
بالکلیه ثم متصلا هر طبقی بالای رود **قوله** وامارة انه اتصل انه بکلیة
عن کلیة بطل ونشان آنکه او صفت اتصال یافته باشد که بکلیه مطلوب
رسیده است واز کلیه خویش باطل شده است **قوله** وقال بعض
المشائخ انتهاء صبر الطالبین الی الظفر بنفوسهم فاذا ظفروا
بنفوسهم فقد وصلوا یرید به انحناس احکام البشریة
واستیلاء سلطان الحقیقة فاذا دام بعد هذه الحالة
فهو صاحب تمکین بعض مشائخ گفته اند سیر سلوک تا آنجاست که ترا ظفر
بر نفس خویش شود یعنی او مقهور و ماسور گردد و بملک محو و منفی گردد از وجزوی
باقی نماند پس آنکه این ظفر دست داد حصول وصول در دامن او بر بستند
قابل مطلوب ازین اثر دارد همانچه گفتیم بشریت ازو برود و سلطان حقیقت
بسلطنت خویش بر و استیلا یابد پس کسی را که این حال دائم شود او را صاحب
تمکین گویند او را ممکن نامند میان بنده وخدا حجابی نیست جزوی هم دوئی چون
بتلقین بلقنی و بارشاد مرشدی برین حالت شعور باشد این وصول گویند
قوله وکان الاستاذ ابو علی الدقاق رحمه الله یقول کان
موسی علیه السلام صاحب التلوین فرجع من سماع الکلام
واحتاج الی ستر وجهه لانه اثر فیه الحال ونبینا صلی الله
علیه وآله وسلم کان صاحب تمکن فرجع کما ذهب لانه لم

یوثر فیہ ما شاھد تلک اللیلۃ وکان یستشھد علی ھذا
بقصّۃ یوسف علیہ السلام ان النسوۃ اللاتی رأین یوسف
علیہ السلام قطعن ایدیھن لما ورد علیھن من شھود
یوسف علیہ السلام علی وجہ الفجأۃ وامراۃ العزیز کانت
اتمّ فی بلاء یوسف علیہ السلام منھن ثم لم تتغیر علیھا
شعرۃ ذلک الیوم لانھا کانت صاحبۃ تمکین فی حدیث
یوسف علیہ السلام ابو علی رحمہ اللہ میگوید موسی علیہ الصلوۃ والسّلام
صاحب تلوین بود سماع کلام شد او را و عکس تجلی بر وافتاد و آن بر ظاہر وے
اثر کرد لمعانے و براقتے و ملاحتے در روے موسی علیہ السلام شد کہ چشمے
و دین آن براقت تحمل نداشت ہمارہ برقع بر روے افگندہ بود وے
قصّہ صغورا و موسی علیہ السلام شنیدہ باشی و پیغمبر ما محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم صاحب تمکین بود چنانچہ رفت ہمچنان باز گشت و ہیچ اثرے
بر ظاہر او پیدا نشد یکے کہ وقتے شراب نخوردہ یک پیالہ کہ نوشد اثر آن
بر روے پیدا شود رخسار ہا سرخ گردد چشمہا بر آمدہ بہا خشک سر و سینہ کشادہ
ہذیان گویان سکران گردد و آن مدتے متمکنے کہ ہست سوا بیاشامد کہ ہیچ کسے ندانند
کہ او شراب خوردہ است اما شراب خواران از بوے دہان او شناسند
و شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ استشہاد بقصّہ یوسف علیہ السلام و زلیخا و
صدا یقے کہ از ان زلیخا بودند بدان استشہاد میکرد آن عوراتے کہ یوسف
را دیدند علیہ السلام دستہا بریدند میان دست و ترنج تفرقہ نکردند بسبب
آنکہ یوسف را علیہ السلام دیدند از ان تعلق کہ با او کردند از احساس دست
غافل گشتند و زلیخا زن عزیز ہیچ دیدن یوسف علیہ السلام در روے اثر

نکرد او ازوست نرفت با آنکہ او عاشق تر بود زیرا چہ صاحب تمکین بود او را بسیار دیدہ بود اعتیاد گرفتہ بود زیرا چہ عمرے باوے بودہ است نکو سخنے است کہ ابو علی رحمہ اللہ فرمود موسی علیہ السلام صاحب تلوین بود و پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم صاحب تمکین اما اینجا سخنے ہست شیخ از احوال قوم وصوفیان میگوید کسے میان ایشان صاحب تلوین وکسے صاحب تمکین وصاحب تمکین از صاحب تلوین ببسیاری بالاتر و بلندتر سماع موسی را علیہ السلام صاحب تلوین گوید از امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یکے صاحب تمکین باشد پس او بر موسی علیہ السلام بالاتر باشد ببسیاری قولہ واعلم ان التغیر الذی یرد علی العبد یکون لاحد لا مرین اما بقوۃ الوارد او بضعف صاحبہ والسکون من صاحبہ لاحد امرین اما لقوتہ او لضعف الوارد شیخ قدس اللہ سرہ میگوید کہ تغیر یکے ازین دو سبب باشد وارد قوی باشد ومورود علیہ ضعیف یا مورود علیہ قوی باشد وارد ضعیفے نیکو سخنے است این اما امور نسبتی است شاید وارد ضعیفے بر بنیہ ضعیفے اورا از دست بر دو وارد دے قوئے بر بنیۂ قوئے اورا از دست نبرد و بعد گفتن تلون موسی علیہ السلام وتمکن پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این سخن زیادتی باشد وہم رود کہ تمکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا بریں بود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوی بود و وارد ضعیف و تلوین موسی علیہ السلام بنا بریں بود کہ بنیۂ موسی ضعیف بود و وارد قوی سخن در تلوین و تمکین بود این سخن اینجا زیادتی است مرد متمکن را ہر وارد کہ ہست باش کو او می آشامد وارد را ہر چوں کہ ہست باشد و لفظ وارد گفتن بر و زیادتی باشد قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول اصول القوم فی جواز دوام التمکین تنخرج

علی وجهین احدهما لا سبیل الیه لانه قال صلی الله
علیه وآله وسلم لو بقیتم علی ما کنتم علیه عندی
لصافحتکم الملائکة ولانه صلی الله علیه وآله وسلم قال
لی مع الله وقت لا یسعنی فیه غیر ربی اخبر عن وقت مخصوص
قال رحمه الله والوجه الثانی انه یصح دوام الاحوال لان
اهل الحقایق ارتقوا عن وصف التاثر بالطوارق والذی
فی خبر انه قال لصافحتکم الملائکة فلم یعلق الامر فیه علی
امر مستحیل ومصافحة الملائکة دون ما اثبت لاهل البدایة
من قوله صلی الله علیه وآله وسلم ان الملائکة لتضع اجنحتها
لطالب العلم رضا بما یصنع وما قال لی وقت فانما قال علی
حسب فهم السامع وفی جمیع احواله کان قائما بالحقیقة ابو علی
دقاق رحمه الله میگفت اصل این طائفه مرتبط بجوارد وام تمکین است
وآن بدو طریق معلوم شود یکے از آنها است که بدو هیچ ریبے نیست چنانچه
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم باصحابه گفت بر انچه شما نزدیک من بودید
اگر بران باشید میان راهها با شما فرشتگان مصافحه کنند قصه این صحابه بحضرت
رسول الله علیه السلام گفتند ما نفتنا یا رسول الله ما نفاق کردیم رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم پرسید از کجا میگوئید که نفاق کردیم گفتند بعد آنکه
پیش تو می باشیم چنین وچنین می باشیم یعنی بوصفے که مطلوب باشد
بعد آنکه بیرون می آئیم بر آن نمی مانیم بعد آن فرمود چنانچه شما نزدیک من
اگر همچنان باشید ملائکه با شما مصافحه کنند اکنون این نیست که آن حال
باقی ماند پس فلا سبیل الیه باشد زیرا چه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

گفتہ است مرا با خدا وقتے خاصے است کہ دران وقت جز خدا نباشد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وقتے مخصوص خبر کرد و دوام اینست
کہ او بدوام احوالے می رسد یعنی متجدد و متوالی می باشد زیرا چہ
ارباب احوال ازان وصف ثانی کہ آں بالا گذشتہ است باہم ازین
کہ فیما نحن فیہ در بیان اویم طوارقے کہ بر ایشان است بدان طوارق
ازین بالاتر رفتہ اند اگر تمکین است این ارتقا عبارت از تنوعات ادراکات
اوست و اگر بدین معنی کہ از حالے بحالے ترقی میکند آنکہ او متلون است
متمکن نیست طریقہ جواب و سوال میگوید و آں سخنے کہ تصافحکم الملائکۃ
گفتہ است آرے کارے عجبے نیست و مصافحہ ملائکہ از انچہ
اہل بدایت را گفتہ است ازان فرو است زیرا چہ برائے اہل بدایت را
گفتہ است ان الملائکۃ تضع اجنحتہا لطالب العلم و آنکہ گفتہ است
لی مع اللہ وقت برائے فہم سامع راست والا مرتبہ او بلند است این حکایت
از تلوین است و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در جمیع احوال قائم بحقیقت
بود مخصوص گفتن چہ حاجت بود ایں از کجا ازین سخن آید کہ دوام نیست
وقتے ہست و وقتے نیست چرا معنی سخن این نیست کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میفرماید مرا وقتے است خاصے ازان من کہ شما آنجا نرسید
و شما بدان متصف نتوانید شد کہ جز خدائے من دران وقت دیگرے نیست
یعنے منم اوست اوست منم غیر او نیست شما تا اینجا نرسید **فولہ والاولی**
ان یقال ان العبد مادام فی الترقی فصاحب تلوین تصحبہ فی
نعتہ الزیادۃ فی الاحوال و النقصان منہا فاذا وصل الی
الحق باضمحلاس احکام البشریۃ مکنہ الحق سبحانہ بان

لایرده علی معلولات النفس فهو ممکن فی حاله علی حسب
محله واستحقاقه ثم ما یتحفه الحق سبحانه فی کل نفس
ولاحد لمقدوراته فهو فی الزیاده مستلون بل ملوّن و
فی اصل حاله ممکن فابداً یتمکن فی حاله اعلی مما کان فیها
قبله ثم یرتقی عنها الی ما فوق ذلک اذ لا غایة لمقدورات
الحق فی کل جنس ایها الشیخ رحمک الله این سخن چند بار مکرر کرده اید
مکرر را چند نحو ترجمه کنم و عذر مکرر چند خواهم و دیگر برین بیان اصلا متمکن
نباشد هر جا که متمکنی است او متلون باشد اما متمکن را این شناخته ایم
که مرد متمکن هر چه بروافتد مزیدی باشد نه آنچنان مزیدی که در تمکن
او مزید تمکن کرده اما بتنوع تجلیات انواع علوم را ادراک شود چنانچه دریا هر
آبی که هست از دریا است باز هم در دریا پیوندد از دریا برون آمد و دریا
ازان کم نشد و باز بدریا پیوست و دریا بدان زیادت نشد تو احساس
کن به بین اما اگر گوئی چرا زیاده و کم نشد چو ازان چیزی برون آمد و چون
چیزی در آمد آری اما آنچنان زیاده و کم نشد که احساس شود **قوله**
واما المصطلم عن شاهد المستوفی عن احساسه بالکلیة
فللبشریة لامحالة حدّ فاذا بطل عن جملته ونفسه وحسّه
وکذلک عن المکونات باسرها شمر امره هذه الغیبة
فهو محو فلا تمکین اذ ذاک ولا تلوین ولا مقام ولا حال آنکه او را از شاهد
خویش مصطلم است شاهدی هست اورا و او را ازو برده اند از شاهد
خویش یعنی از شهود وجود خویش واحساس اورا استیفا کرده اند یعنی هیچ
احساس اورا با او نگذاشته اند و بشریت را لامحاله حدی است او تا

اینجا بود کہ نیست و نابود گشت و چون کارے بجائے کشد کہ او از حس خویش و از اشیا مضمحل و منفی و مطموس و ناچیز گردد پس تا آنکہ با وے این حال باقی ماند پس او صحو اینجا تمکنے نیست تلوینے نیست مقامے نیست حالے وجودے نیست شہودے نیست فنا فی فنا محو فی محو طمس فی طمس رمس فی رمس محق فی محق آنگہ چہ شد ہو ہو لا ہو الا ہو شعر

فالبحر بحر علی ما کان فی قدم ان الحوادث امواج وانہار

وسیہات وسیہات رفت خویلات بخویلات رفت او بہ او ئی او باقی ماند قولہ وما دام بہذا الوصف فلا تشریف ولا تکلیف اللہم الا ان یرد بما یجری علیہ من غیر شئ منہ فذاک متصرف فی ظنون الخلق مصرف فی التحقیق قال اللہ تعالی وتحسبہم ایقاظا وہم رقود ونقلبہم ذات الیمین وذات الشمال چو او در وصف محق است بر و تقنعے و تشریفے و تکلیفے نیست ہمانکہ فقیہ میگوید بقا ذمہ نماندہ است تکلیف بر کہ مگر آنکہ اینچنین باشد کہ ایشان را بدیشان باز گرداند آن از ایشان نباشد از ایشان بدو باشد فعلے از مظہر ایشان ظاہر شود و فاعل آن ایشان نہ میان مردم ہمچنین نماید کہ او خود کارے میکند در واقع او کارے نمیکند در مظہر او دیگرے میکند او متصرف نماید و در واقع آنرا ہیچ وجودے نہ و نزدیک تو یکے محققے واقعے اندیشہ کن کہ خدا ازین قادر تر است می نماید کہ او کارے میکند او نمی کند دیگرے میکند قال اللہ تعالی وتحسبہم ایقاظا وہم رقود گمان بری کہ ایشان بیدارند و در واقع ایشان خفتہ اند ونقلبے ہست کہ پہلو بہ پہلو میگرداند

القرب والبعد قولہ ومن ذلک القرب والبعد و بعضے ازان

کلمات مصطلح قرب است و بعد است نزدیک ما قرب عبارت ازین
است کہ بندہ واقف شود بر سرّ این انہ مع کل شی لا بمقارنۃ وغیر کل
شی لا بمزائلۃ و بُعد عبارت ازین است کہ بندہ بہ ثبوت وہم دوئی خود
خود را از حق بدور دارد **قولہ** اول رتبۃ فی القرب القرب
من طاعتہ والاتصاف فی دوام الاوقات بعبادتہ و
اما البعد فھو التدنس بمخالفتہ والتجافی عن طاعتہ یک
قرب عبارت ازین باشد کہ طاعت او کنی و متصف بصفت طاعت او
باشی چنانچہ فقیہان و محدثان و مفسران گفتہ اند و اما البعد ضد القرب
بامر او نباشد آنچہ منہی و معاصی است بدان متصف شود **قولہ** یا وّل
البعد بعد عن التوفیق ثم بعد عن التحقیق بل البعد عن
التوفیق ھو البعد علی التحقیق اول بعد توفیق از خدا نیابد و از طاعت
بعید باشد چو بعد از توفیق شود بُعد از تحقیق شود زیرا چہ تحقیق بعد توفیق است
قولہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخبرا عن الحق سبحانہ
ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیھم ولا
یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی یحبنی واحبہ فاذا
احبہ کنت لہ سمعا وبصرا فبی یسمع وبی یبصر الخبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکایتے از قدسی میکند آنکہ قرب من خواہد ہیچ رہے
او را نزدیک ازین نیست کہ آنچہ من بر و فریضہ کردہ ام آنرا بجا آرد
سخن درین است عبارت قرب است یعنی موجب قرب است
برائے آنرا یک قدسی آورد و یک قدسی دگر اینست کہ لا یزال عبدی
و ہر دو عبارت ازین است کہ تقرب بعبادت شود ہمیشہ بندۂ من بمن

بنوافل برسد بعبادتے کہ از فریضہ زاید است تا آنکہ او مرا دوست دارد
ومن اورا دوست دارم چو اورا من دوست داشتم سمع او من باشم
وبصر او من باشم دست او من باشم پس ہرچہ او می بیند من می بینم
وہرچہ او می شنود او نمی شنود و من می شنوم یا عکس آن شنیدن من شنیدن
او ودیدن من دیدن او **قولہ** فقرب العبد اولاً قرب بایمانہ
وتصدیقہ ثم قرب باحسانہ وتحقیقہ اول قرب او
کہ ایمان آورد بدو بعد آن قرب کہ احسان کرد وعبادت کرد **قولہ** وقرب
الحق سبحانہ من العبد ما یخصّہ الیوم بہ من العرفان
وخدا کہ گویند بہ بندہ قریب شد یا بندہ مقرب خدا باشد عبارت ازین
است کہ امروز عرفانے خاصّے کہ غیر این قوم طائفہ دگر ندارد ایں را
مقرب گویند اکنوں عرفان بر انواع است فکرے بکن تو دریا را بوصف
او شنیدی کہ چنین وچنین است کہ ہرچند قریب بدو می شوی بر ہوا
ومزاج او مطلع میگردی چو بدریا رسیدی بر شطے از شطوط او بر روی
دریا را نظارہ شد بکشتی سوار شدی در میانہ شدی ازان کشتی بدریا افتادی
غرقہ شدی پس آنکہ غرق شدی ریختی ہیچ با تو نماند با دریا وانچہ در
دریاست با ایشان یکے گشتی اکنون عرفان او را برین قیاس کن ہر
یکے عرفانے دارد اما عارف ہمانست کہ در وافتاد ریخت ونیست
ونابود گشت وبا او یکے گشت پس او را دید بدو پیوست تا آنکہ خود را تمام بدو دادنیست
ونابود گشت پس او را تا آنکہ خود را تمام بدو دادنیست نابود در وی گشت
اکنوں مراتب عارفان اینست جز این را عارفان نخوانند آنکہ محققان
علی الاطلاق مرد عارف گویند این مراد است **قولہ** وفی الآخرۃ

بکرمہ بہ من الشہود والعیان کرامے خاصے وعیانے خاصے آنچہ اینجا عنایتے
بود بود آنجا جز این صورت باشد اما ابہی واجل واحسن واضو واظہر خہ خہ آنجا ہم مردمان
باشند اورا بران صفتے کہ گفتیم نبیند ومعہ ہذا مطلع بر اسرار او نباشند وایشان ابانتے
عارف نباشند عارف در عموم رویت داخل اما بخصوص اطلاع وعرفان از ایشان
بارز قولہ وفیما بین ذلک بوجوہ اللطف والامتنان وما این ہمہ
کہ گفتیم بر ایشان وجود لطف وامتنان وانواع لطف واحسان است چیزے
می دہند ومنت می نہند قولہ ولا یکون قرب العبد من الحق
الا ببعدہ عن الخلق وہذا من صفات القلوب دون احکام
الظواہر والکون وبندہ بخدا نزدیک نباشد مگر آنکہ از خلق جدا شود یکے
ازان خلق نفس اوست وروح اوست ازین ہمہ بدو آید بخدا نزدیک شود
خدا را نزدیک باشی اگر از خلق بدور گردی قرب خدا نباشد کسے را مگر از خلق بدور
باشد این دور بودن چہ معنی دارد اگر طالب است اختلاط وآمیزش وشست
وخاست وبر رسوم وعادت ایشان بودن وبر رضاے ایشان ماندن ازینہا
ہمہ بدور باشد واگر متوسط است کو در مذاہب خلق وازانچہ ایشان مستقبح
ومستحسن داشتہ اند واز رسوم وعادات بکلی برون آید البتہ عادت پرستی
درو نباشد واما بعد منتہیات از خود رفتہ بخدا یکے گشتہ واین قربے کہ بیان
کردیم حکایت اہل دل است نہ حکایت ارباب ظواہر قولہ وقرب الحق
بالعلم والقدرۃ عام للکافۃ وباللطف والنصر خاص بالمؤمنین
ثم بخصائص التانیس مختص بالاولیاء قال اللہ تعالیٰ
اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَقَالَ ہُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ
وَقَالَ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ہُوَ رَابِعُہُمْ وقربتی

تعالیٰ با ہمہ اشیا بعلم و قدرت است و بلطف و رحمت و نصرت بوقت
صحابہ خاص مومنان است دگر با ابن ہمہ خاص صفات ذات اوست
ایشان را بدان اطلاع میدہد ایشان را انس بدان می شود این خاصہ اولیا
است اینجا عاقلے اندیشہ نکند کہ قرب بعلم و قدرت شد با ہمہ اشیا شد
و صفت رحمت و کرم با مومنان شد دیگر چہ خاصہ است دو صفت آمد یکے
عامہ یکے خاصہ اخص خصوص ہم باید چہ ماند باقی مگر اللہ قرب بذات می شود این فکر
آن عاقل را دیوانہ می سازد اکنون آن عاقل را کہ این اندیشہ دیوانہ میکرد
کہ قرب بذات چیست شیخ آن را در بیان آورد فرمود نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْهِ مِنْکُمْ ما بدان کس از شما نزدیک تر ایم و ایشان متصل بدو اند تو مجازی
انگیز ا ظاہر کلام را نظارہ کن نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ بدو
از رگ گردن او نزدیک تر او بہمہ او را در گرفتہ و رگ گردن شے ہائی
از و اکنون این تمام را محیط است اقرب باشد بدو از رگ گردن او و او
دل را محیط و جان را ہم محیط است پس او بیندہ از رگ گردن او نزدیکتر
باشد و قال وَهُوَ مَعَكُمْ وَهُوَ ضمیر راجع بر ذات است و معیت مقارنت
و مصاحبت تقاضا کند و قال مَا يَكُوْنُ مِنْ نَجْوٰى ثَلٰثَةٍ میان سہ
نفر راز ے نباشد مگر آنکہ چہارم ایشان اوست تعالیٰ اینجا ہم هُوَ است
راجع بسوے ذات تعالیٰ سہ گفت و دو رانگفت زیرا چہ راز ے سہ نفر نشود
یکے گوید و یکے شنود و از ان کسے گوید شنوند و دو نفر ے گویند راز گویند
و راز خدا گویند سامعے ہست و متکلمے ہست و راز خدا کہ یکدیگر میگویند
میان عاشقان و میان عارفان و محبان تفحص کن کہ بے سہ نفر راز نیست
قولہ ومن تحقق بقرب الحق فادونہ دوام مراقبۃ ایاہ

ہر کہ بقرب حق متحقق شد یعنی او را با خود دانست دوام مراقبہ او را دست داد بضرورت و تجربہ او را این حضور با شد سخنے کہ شیخ فرمود و خصوصیت عرفان گفت و گفت اولیا را قرب ذاتست درین سخن مردمان زبان دراز کردہ چیزے چیزے بخیال خود گفتہ و دست و پا زدہ اما میگوئیم اینجا اندیشہ کند این قرب حسی است چنانچہ عینی بعینی بیاید بپیوندد یا قرب اعتباری و معنوی اینچنین قربے کہ این بدو متصل نہ و از دو و رنہ دو در مکانے نہ بدین معنی کہ او مبقی و حافظ و محیط اوست چو قربے اعتباری شد حسی باجماع نیست اکنون خواہ بصفات گو خواہ بذات گو یا مولانا فقیہ تو قرب ذات را انکار می کنی آنکہ این نواہی گفتن کہ او از ایشان دور است و این توانی گفتن کہ این صفت اجسام است و اینجا انتقال و ارتحال آید پس ضرورتست کہ بگوئی لا قرب ولا بعد ولا بعید ولا قریب یعنی متصل و ممتزج نیست ولا بعید یعنی محجوب و ممنوع نیست و قرب مکانی نہ **قولہ** لان علیہ رقیب التقوی ثم علیہ رقیب الحفاظ والوفاء ثم رقیب الحیاء زیرا چہ با وے کسے است کہ او را با وفا و حیا و در حفظ می دارد یعنی چو قرب خدا با وے است او را متحفظ و با وفا و حیا می دارد **قولہ** وانشدوا

کان رقیب منك یری خواطری ... وآخر یرعی ناظری لسانی
فهارمقت عیناي بعدك منظرا ... لغیرك الا قلت قد رمقانی
ولا اندرت من فی دونك لفظة ... لغیرك الا قلت قد عصانی
ولا خطرت فی السر بعدك خطرة ... لغیرك الا عرجا بعنانی
واخوان صدق قد سمعت بثهم ... وامسکت منهم ناظری ولسانی

وما الزهد اسلی عنهم غیر انني وجدتك شهودی بکل مکانی

نگاہبانے از جہت تو بر من ہست خواطر ترا بر من نگاہ می دارد خواہد کہ خاطرے
کہ بہ لایق تو باشد آن در دل من ماند و ہمان رقیب باعتیارے و گربا من
این می کند چشم و زبان من نگاہ می دارد جز سوے تو دیدن نمی دہد و جز ذکر
تو بزبان ذکر دیگرے کردن نمی گذارد قوله فما رمقت عیناي بعدك چشم
من ننگریست منظرے را کہ دران منظر عیب تو باشد و ترا آن منظر بہ باشد
مگر آنکہ گفتہ است کہ مرا ضعیف کردہ است و پلک زدنی ماندہ است
قوله ولا اندرت من في دونك و سخن نادرہم از دہن من بیرون نیامد
است برائے غیر تو مگر آنکہ تو گفتہ کہ مرا شنوانیدہ است قوله ولا خطرت
بعد تو در دل من ہیچ خطرہ نگذشتہ است بغیر تو مگر آنکہ تعریج کردہ اند
بعنان من یعنی عنان من ازاں خطرہ گردانیدہ اند قوله واخوان صدق
قد سمعت ایشان صادق اند با من و من ملول شدہ ام از حکایتہائے ایشان
و نگاہ داشتہ ام از ایشان چشم خود و زبان خود نمی خواہم کہ روے ایشان بینم
و سخن با ایشان گویم قوله وما الزهد اسلی و نیست این کہ ترک و ہم و سلوت
شود از ایشان غیر آنکہ ہر جا کہ ہستم تو در دل من حاضری حاصل شعر اینست
خداوند سبحانہ و تعالی با من قریب از رگ گردن است بمن از من نزدیک
و بمن محیط من محاط سخن جز با او نگویم و جز او را نہ بینم قوله وکان بعض
المشائخ یخص واحدا من تلامذته بانقباله علیه فقال
اصحابه له في ذلك فدفع الی کل واحد منهم طیرا وقال
اذبحوه حیث لا یراه احد فمضی کل واحد وذبح الطیر بمکان
خال وجاء هذا لانسان والطیر معه غیر مذبوح فسأله

الشیخ فقال امرتنی ان اذبح بحیث لا یراہ احد ولم یکن موضع الا والحق سبحانہ یراہ فقال الشیخ بھذا اقدم ھذا علیکم الغالب علیکم حدیث الخلق وھذا غیر غافل عن الحق

این حکایت را من از زبان شیخ خود قدس اللہ سرہ شنیدم و شیخ قدس اللہ سرہ این حکایت را نسبت بہارون رشید میکرد گفت کہ ہارون را دو پسر بودند یکے از زبیدہ کہ حرم او بود و دوم از جاریہ ہارون پسر کنیزک را دوست داشتے و کارہاے بسیار او را فرمودے شبے در بستر زبیدہ رفتہ بود زبیدہ گلہ کرد کہ تو پسر کنیزک را از پسر من دوست تر میداری این دلیل بریں کند کہ مادر او نزدیک تو از من دوست تر است گفت این چنین نیست پسر او لایق آنست کہ او را دوست دارم گفت بچہ گفت فردا شود ترا برہان نمایم بامداد گذارد باز بیدہ شست ہر دو پسر را طلبید کاردے و کبوترے بدست پسر زبیدہ داد و کاردے و کبوترے بدست پسر کنیزک داد و گفت جائے بروید و ذبح کنید کہ کسے نہ بیند پسر زبیدہ شتاب ترے در گوشۂ حجرہ رفت در حجرہ را بست ذبح کرد آورد کہ در حجرہ بستہ کسے نمی بیند پسر کنیزک بعد دیرے متغیر و متحیر شد کبوتر زندہ بدست و کارد بدست آورد پیش مادر نہاد و گفت چرا ذبح نکردی گفت شما گفتہ بودی کہ جائے ذبح کنید کہ کسے نمی بیند ہر جا کہ رفتم خدا می بیند این حکایتے کہ گفتم عین آنست کہ شیخ نقل کردہ است تو مقابلہ کن بہ بین اگر یک دو لفظ تفاوت [illegible] شیخ ہر طائفہ طالب مبتدی را و متوسط و منتہی را مراقبت [illegible] ہر کہ این کارہ است از انجا سخن استنباط کند بداند من چہ نویسانم کتاب دراز می شود قولہ ورویۃ القرب حجاب عن القرب چو قرب بذات

این گفتیم کہ تو مصطلم و مستہلک باشی او بشہود وجود خویش باشد این چنوئے را اگر نظر بر قرب او افتد حجاب او باشد بارے افتد قولہ فمن شاھد نفسہ محلا ونفسا فھو ممکور بہ ہر کہ در خود نفسے را از خود و اندیا غیر وجود او را و سہمے بر او ممکور باشد مقرب نبود قولہ ولھذا قالوا اوحشک اللہ من قربہ ای من شھودک لقربہ ہم اینجا گفتہ اند یکے مر دیگر را دعا میکند خدائے تعالی ترا از قرب وحشت دہد یعنی این کہ ترا رویت قرب باشد خدا ترا ازین وحشت دہد نکو عنایتے تمامے باید اما حدیث قدسی برین حکایت میکند کہ از قرب وحشتے تمامے باید قال عز وجل لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتھم عن انسی لیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا ولو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتھم عن قربی لبکوا دما ولو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتھم عنی لتقطعت اوداجھم آنکہ مشغول بقرب است ہر آئینہ او را باید بذات رسد اگر او را وحشت از قرب نباشد ہمانجا ماند قولہ فان الاستیناس بقربہ من سماۃ الغرۃ بہ اذ الحق سبحانہ وراء کل انس وان مواضع الحقیقۃ توجب الدھش والمحو زیرا چہ بقرب او ماندن نشان آنست کہ او مغرور بقرب است زیرا چہ او تعالی ورائے ہر انسے است زیرا چہ مواضع حقیقت موجب دہش است و موجب محو است آرے دہش باشد اما لازم نیست و دیگر شما دہش گفتید آخر مقابل انس است اینجا ہم از محو گو دہش مقابلہ انس است دہش ہمچنان ست انس ہمچنان ست اینجا محوی باید گفت انہ وراء کل انس ودھش ما یکے را در یکے ضرب کنیم ہمان یکے آید دہش چہ معنی دارد انس چہ صورت بندد شعورے و فہمے و نیستے و نابودے دہش چہ باید

قوله وفی قریب من هذا قالوا

قربکم مثل بعدکم فمتی وقت راحتی

قرب شما مثل بعد شما اگر قریبم ہمان ست کہ بعیدم پس مرا راحت کے باشد و ہرگز قابل نباشد کہ میان دو شخص قرب کلی شود قوله وکان الاستاد ابو علی رحمه الله کثیرا ما ینشد شعر

وداعکم هجرا وحبکم قلی وقربکم بعد وسلمکم حرب

ودتم بحمد الله فیکم فضاضة وکل یسیر من امورکم صعب

دوستی شما فراق است یکے کہ مر یکے را دوست دارد بیشک دوئی میان ایشان است این استقامت و داد ہم بدانست وحب شما بر شما بریان شدہ است اکنون با این حبکم ہمان تغییر و دادکم ہست یا آنکہ حب لطیف تر از وداد است حب را از حبت المار گرفتہ آند آوندی کہ پر از آب باشد آنچنانکہ اگر فطرہ در و اندازند بریزد پس حُب بالاتر و داد باشد قوله وقربکم بعد و قربے کہ با شما شود آن بعد است ہرچند کہ بدو نزدیک تر است چو دوئی بینہما باقی است از و دور تر است اقربکم ابعدکم و سالمت و آشتی کہ شما می کنید آن عین حرب است قوله وانتم بحمد الله فیکم فضاضة در شما بفضل خدا سخنے است و ہر اندک چیزے و آسانے نزدیک شما دشوار است یعنی اندکے و سبکے برائے من بر تو گران است قوله ورای ابو الحسن النوری رحمه الله بعض اصحاب ابی حمزة رحمه الله فقال انت من اصحاب ابی حمزة الذی یشیر الی القرب ذا لقیته فقل له ان ابا الحسن النوری یقرئک السلام یقول قرب

القرب فیما نحن فیه بعد البعد فاما القرب بالذات
فتعالی الله الملک الحق فانه منقدس عن حدود الاقطار
والنهایة والمقدار ما تصل به مخلوق ولا انفصل عنه
حادث مسبوق حجبت الصمدیة عن قبول الوصل والفصل
ابوالحسن نوری را رحمه الله ملاقات با یاران ابی حمزه علیه الرحمه شد گفت تو از یاران
حمزه که او اشارت بقرب میکند او را سلام من رسان و بگو قرب قرب
نزدیک با بُعد بُعدست اما قرب بدان گوییم یعنی تو باشی و بخدا نزدیک
شوی چنانچه یکی بیکی پیوندد متصل شود و تعالی الله عن ذلک من این را بالاگفته
ام قرب اعتباری و معنوی میگوید این صورت قربی که گفتم اقتران ذاتین واتصال
ذاتین این نسبت بدو تعالی ندارد هیچ مخلوقی بدین صفت بدو نرسیده است
و هیچ حادثی که خدای تعالی او را آفریده است او بدین صفت متصل نیست
صمدیت است یکی است فصل و وصل با او چه گذر دارد لا قرب ولا بعد
ولا فقد ولا وجد ولا فصل ولا وصل کلا بل هو الله الواحد
القهار القرب بعد والبعد قرب والفصل وصل والوصل فصل

قوله نقرب هو فی نعته محال وهذا تلاقی الذوات وقرب
هو واجب فی نعته وهو قرب بالعلم والرویت وقرب
هو جائز فی وصفه یخص به من یشاء من عباده وهو
قرب الفعل باللطف قربی است که آن محال است و آن قرب
در ذات است همانچه گفتیم اقتران ذاتین باشد و آن در ذات باری تعالی
محال و قربی است واجب که آن صفت ترا البته باید و آن قرب
بعلم و رویت است بدانکه او محیط بهمه اشیا است و قربی است جائز

یعنی یکون فی موضع ولایکون فی موضع وآں آنست کہ ہر کسے لطفے کند قیر بلطفہ ہر کہ را خواہد لطف و رحمت کند قرب بحسب تنوعات مختلف است قربہ بخلوقاتہ یکے است اما قرب عامہ کہ علم بدیشان دارد و قرب خاصہ کہ لطف و رحمت برایشان دارد اما آن قرب یکے است۔

قولہ ومن ذلک الشریعۃ والحقیقۃ و بعضے ازان الشریعت والحقیقت الفاظ مصطلح شریعت وحقیقت است شریعت آنچہ حق سبحانہ وتعالی برائے انتظام امور عباد در دین جہاں کردہ است بے آن انتظام میسر نباشد و بمباشرت این فرد اجزائے وثواب و باامتناع این ملامتے وعقابے وحقیقت عبارت ازانست کہ مبدا و معاد ہمانست و بے او بودے نیست قولہ الشریعۃ امر بالتزام العبودیۃ والحقیقۃ مشاہدۃ الربوبیۃ شریعت عبارت ازآنست کہ التزام عبودیت یعنی امتثال امر وانتہا از منہی او بوصف ملازمت این شریعت است منہی یعنی منہی عنہ۔ التزام عبودیت دو معنی دارد یکے کہ بندگی او کنند نماز گذارند و ناشائستہ نکنند و حق کسے فرو نگیرند و در د رظالم کنند و آنچہ بدیہا ماند دوم التزام عبودیت کہ ہمارہ بصفت بندگی باشند آنچہ لایق بندہ و بندگی است ہمان را مباشر و ملازم باشند بندگی این ہرگز نرود چنانچہ خدائی او ہرگز نرود وحقیقت نظر کردن ربوبیت است مشاہدہ ہمیں تصور و اعتقاد و یا شاید کسے را ہمانچہ صریح مراد اوست چنانچہ گفتہ اند شریعت عبارت از گفت انسان کامل است وطریقت عبارت از کرد انسان کامل است وحقیقت عبارت از دید انسان کامل است قولہ وکل شریعۃ غیر مؤیدۃ بالحقیقۃ فغیر مقبول ہر شریعت کہ بادے حقیقت تائید

ندارد یعنی نسبتے باحقیقت ندارد چنانچہ معتزلی ظالم میگوید آن شریعت را
عند اللہ قبولے نیست قولہ وکل حقیقۃ غیر مقیدۃ بالشریعۃ فغیر
محصول وہر حقیقتے کہ معتد بشریعت نیست یعنی حقیقت ہست واجرا
بر معاملت شرع نیست چنانچہ مردمان حقیقت را اصلے ساختہ اند ومائل
ہواے نفس را بدو اعتبار دادہ اند اینچنین حقیقت حاصلے ندارد واز
حقیقت برخوردنی نیست آرام قرار ندارد مومن مباشر بطاعات باشد
بجد واحتمال با این ہم داند کہ فاعل این بحقیقت خداوند تعالی است این
شریعت باحقیقت بجمع است ودیگرے گویند ہرچہ میکند خدا میکند این
حقیقت است انا منضم باشریعت نیست قولہ فالشریعت جاءت
بتکلیف الخلق شریعت بتکلیف خلق آمدہ است یعنی اللہ تعالی تکلیف
بر ایشان کردہ کہ چنین بکنید وچنین مکنید وچنین باشید وچنین مباشید
این شریعت است قولہ والحقیقۃ ابناء عن تصریف الحق
وحقیقت اثبات این کرد ہرچہ در شریعت کسے می کند آن بتصریف
حق تعالی است وہرچہ در جہان می شود بفعل او می شود قولہ فالشریعۃ
ما یجوز علیہ النسخ چو شریعت براے انتظام امور عباد راست
وبمقابلہ آن ثوابے وعقابے فعلی ہذا نسخ در وروا باشد زیرا چہ او تعالی فاعل
مختار چیزے فرماید او را نسخ کند خیر آن فرماید قولہ والحقیقۃ ما
لا یجوز علیہ النسخ وحقیقت آنست کہ نسخ بروے روا نیست حقیقت
آنست کہ قوام اشیا بدوست واولی وابدی ودائمی است وبیک
صفت است لا تتغیر ولا یتحول صورت ما را قوام وبقا از بحقیقت
نیست اما ایذاے او واہلاک کہ در مظہر او ظاہر شود آن صفت قہر اوست

کہ حقیقت دران مظہر او بدین صفت ظاہر شدہ **قولہ** فالشریعۃ ان تعبدہ والحقیقۃ ان تشھدہ شریعت این تقاضا کند کہ عبادت کنی وحقیقت اینست کہ اورا شاہد بینی یعنی عبادت کنی وبدانی کہ قیام عبادت من بشہود او **قولہ** والشریعۃ قیامربما مر والحقیقۃ شھود لما قضی وقدر واخفی واظھر شریعت عبارت از شہود چیزے کہ آنرا تقدیر کردہ است یعنی بدین اعتقاد کنی واین شہود تو باشد کہ آنچہ مقید است آن بما می رسد وہرچہ حکم کردہ است در مظہر ہمان پیدا می شود وانچہ در ما پیدا آوردہ است واخفا کردہ است بحقیقت ہمان است وآنکہ او تقدیر کردہ است وقضا میکند وآنکہ او اخفا میکند حقیقت اوست **قولہ** سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول اِیَّاکَ نَعْبُدُ حفظ الشریعت وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اقرار بالحقیقت یعنی ایاک نعبد اشارت بشریعت کرد وایاک نستعین اشارت بحقیقت کرد ایاک نعبد جزترا نپرستم این شریعت است ایاک نستعین کہ در عبادت جز بدو استعانت نکنم کہ عبادت مرا استعانت تو درست آید ودر ہر کارے کہ ہست بار جز از تو نخواہم این حقیقت است **قولہ** واعلم ان الشریعت حقیقۃ من حیث انہا وجبت بامرہ والحقیقۃ ایضا شریعۃ من حیث ان المعارف بہ سبحانہ ایضاً وجبت بامرہ اگر نظر کنند بریں کہ شریعت ہم ازو آمدہ است علی ہذا شریعت حقیقت باشد واگر نظر برین کنند کہ عارفان افعال ایشان بحکم شریعت است علی ہذا حقیقت شریعت باشد اینجا سخنے میگوئیم تو این را نکو بگوش

دل بشنوی و مایہ روزگار خویش سازی مردمان گویند شریعت امرے ظاہر است
حقیقت سر است محمد حسینی ادام اللہ الملک الغفار شابیبہ
ما دار الفلک الدوار میگوید حقیقت ظاہر است اما شریعت سر است
زیرا چہ حقیقت پیدا ظاہر بغیر خفاے تا آنکہ طوائف انسان را صحبت کنی با جمعہم
قایل بحقیقت باشند آن مقدار کہ مردم ہستند مغان و مجوس و یہود و ہنود این
ولایت با جمعہم گویند اوست او می کند پس این ظاہر آمد پیدا آمد کشادہ آمد تا آنکہ ہیچ
کسے نیست کہ قایل بدین نباشد اما شریعت ثبوت او و وجود او با شہود
حقیقت سرے عظیمے حقیقت این تقاضا کرد کہ ہر چہ خوش آید کند و شریعت
این تقاضا کردہ کہ مقید باشد و جز آنکہ او فرمودہ است آن مکند پس سرے
عظیمے است اگر خلاف آن کند زیان کار دل مظطلم وقت مکدر مرد بدنام سنگسار
شہودے کہ بود کہ سخن احتجاب۔

النفس

قولہ و من ذلک النفس یکے از ان کلمات مصطلح نفس است و نفس
در اصطلاح ما عبارت ازین باشد ترویح القلوب بمشاہدۃ الغیوب
مقترنا بالنفس یعنی کہ از مردم بر آید دل کشادہ می شود و در اصطلاح ہر نفسے
کہ از و بر آید خوشی دل آن نفس بمشاہدہ غیب بودہ باشد قولہ النفس
ترویح القلوب بلطایف الغیوب ہمانچہ ما گفتیم شیخ ہمان فرمود
اما مقترنا بالنفس بایستے قولہ و صاحب الانفاس ارق
وصفا من صاحب الاحوال صاحب نفس او لطیف تر و صاف تر
از حال صاحب احوال است زیرا چہ در انسان ہر چیزے اسرع و الطف
و اروح از نفس نیست قولہ فکان صاحب الوقت مبتدیا و
صاحب الانفاس منتہیا و صاحب الاحوال بینہما فالاحوال

وسایط والانفاس نهایة الترقی ہر آئینہ پس صاحب وقت آنچہ گفتیم وقت آید ورود و دوام نباشد این مبتدیان را است این نیست کہ در منتہیان نباشد اما نسبت بمبتدیان دارد و صاحب احوال متوسط است زیراچہ در وے تحولے ہست و صاحب نفس منتہی است زیراچہ توالی و تجدد بسرعت در وے است و این صفت انتہا است البتہ مشاہدہ غیب از ایشان محتجب نشود و احوال وسائط است و انفاس نہایت است قوله والاوقات لاصحاب القلوب والاحوال لارباب الارواح والانفاس لاهل السرایر اوقات مر اہل دل را است قلبے بقلبے دارد و وقت آید و رود البتہ نماند پس وقت نسبت باہل دل دارد و احوال مر ارباب ارواح راست زیراچہ محبت نسبت بارواح دارد در محبت حالتہاے مختلفہ پس حال نسبت بصاحب ارواح دارد قوله والانفاس لاهل السرایر و آن کسانیکہ اطلاع بر سر دارند و بر امرے خفی رسیدہ اند انفاس مر ایشان راست مراقبہ را دو صفت است یک مراقبہ این کہ حبس نفس بکلی شود و دل را بر یک چیز قرار باشد و بعضے ہمیں جدا اختیار کنند نفس را بست و دل را خالی گذاشت از ہمہ چیز دوم طریقہ مراقبہ حضور را با نفس متوالی کند آنجا کہ نفس بر آید برا کو بحضور با وی متوالی است

بران گو

قوله وقال افضل العبادات عدا لانفاس مع الله تعالی ایشان گفتہ اند بہترین عبادتہاے شما انفاس است یعنی ہیچ نفسے بغیر حضور نرود و اگر در نماز است و اگر در تلاوت است و در کارے دگر است نفس می آید و او در حضور است قوله وقالوا خلق الله القلوب وجعلها معادن للمعرفة وخلق الاسرار وراءها وجعلها

محل للتوحید فکل نفس حصل من غیرہ لالۃ المعرفۃ واشارۃ
التوحید علی بساط الاضطرار فھو میت وصاحبہ مسئول
عند خدائے تعالی دلہا را آفرید و آنرا محل و مسکن معرفت خویش کرد ورائے
دل اسرار را آفرید و آن محل و مسکن توحید کرد سخن در نفس بود شیخ زمام
کلام را ست گذاشتہ است طرفے غیر قصد است و آن سو ہم می رود ہر
نفسے کہ بغیر دلالت معرفت باشد یعنی آں قوت نیست وجود ظاہر را دلیل
آرد برائے اثبات صانع را و اشارت توحید را شنا سد و در ہر خلقے و
ہر وجودے کہ در جہان ست اشارتے بہ توحید دارد و آیات کلام اللہ
اشارت بتوحید دارد کسے را کہ این فہم اشارت نباشد و این دلالت
توحید نباشد اورا مدان کہ زندہ است بدان کہ مردہ است و صاحب آں نفس فرد اور اہوال
کند کہ چرا این نفس را ضایع کردی و چرا از ظاہر بباطن دلالت نکردی **قولہ**
سمعت الاستاذ ابا علی رحمۃ اللہ یقول المعارف لا یسلم
لہ النفس لانہ لا مسامحۃ تجری معہ والمحب لا بد لہ من
نفس اذ لو لا ان یکون لہ نفس التفت لا شی لعدم طاقتہ
عارف را نفس سالم نیست زیرا چہ ہر چہ بروی رود آن مسامحت نیست
او در ہر نفسے مطالب است چہ در ہر نفسے با و مطالبہ است پس نفس
او با او سالم نباشد **قولہ** والمحب لا بد لہ من نفس و محب را چارہ نیست
کہ البتہ او نفس زند و او بدان مطالب باشد زیرا چہ محب ہر نفسے در احضار
و تصور و خیال صورت معشوق است این نفسے کہ بروں آید ضایع چونہ
رود و اگر او را این نباشد او بر جا نماند محب نماند

الخواطر **قولہ** ومن ذلک الخواطر بعضے از ان الفاظ مصطلحہ خاطر است

خاطر آن را گویند کہ بغیر قصد تو بغیر آوردن تو یکایک در دل تو چیزے
گذرد و آنرا ہیچ اصلے و سندے نہ و اگر از نہایت کہ بعبادت کشد
بگویند خطرہ ملکی است و اگر بہوا کشد بگوئیم کہ خطرۂ شیطانیست و اگر با بتلا
و امتحان باشد گوئیم خطرۂ رحمانی است قولہ الخواطر خطاب برد
علی الضمایر خطاب اگر خواص باشد اما در دل چیزے یکایک بیفتد چنانکہ
گفتم آنرا خطرہ نامند قولہ فقد یکون بالقاء الملک وقد
یکون بالقاء الشیطان ویکون احادیث النفس یکون من
قبل الحق سبحانہ بسا باشد آن خطرہ بالقاے ملکے باشد یا بالقاے شیطانے یا
وخواطرے باشد احادیث نفس باشد اکنون این را خطاب چونہ نامی و خاطر را ز
قبل حق ہم باشد قولہ فاذا کان من قبل الملک فھو الالھام
وان کان من قبل النفس قیل لہ الھواجس واذا کان من
قبل الشیطان فھو الوسواس واذا کان من قبل اللہ عزوجل
والقائہ فی القلب فھو خاطر حق پس اگر از قبل ملک باشد الہام
بطاعت باشد الہام فعل اللہ است شیخ فعل ملک می نامد و زیرا چہ کہ نیابت
او القا خواہد کرد فعلی ہذا فعل او باشد و چوں از قبل نفس باشد اورا ہواجس
نامند اجس چیزے رویہ را گویند و خاطر عام تر است جو خاطر از نفس است
و میل نفس برویت است از جہت آن اجس خوانند اگرچہ خطرہ باشد
و چوں از قبل شیطان باشد وسوسہ نامند و اگر از قبل حق باشد آن را خطرہ
حق گویند خطرہ است اما این را چہ نامند من بالا گفتہ ام خاطر رحمن ابتلا
باشد و بعضے میان خاطر ملک و خاطر رحمن تفاوتے نگفتہ اند گفتہ اند
ہمیں الہام بطاعت است و بعضے میان خاطر نفس و خاطر شیطان تفاوتے

نگفتہ اند گفتہ اند زیرا کہ ہر دو بشر میکشد و بعضے گفتہ اند ہست میان ایشان فرقے اگر خطرہ لذتے در نفس آمد تو اتباع آن خطرہ کردی اگر باز باز میگردد و این خاطر نفس و اگر ازین لذت بلذتے دگر در خطرہ خاطر است آن خاطر شیطان زیرا چہ نفس چیزے را طلبد ملح باشد ملتزم باشد در و البتہ بران کوشد تا بداں برسد و شیطان این مطلوب ندارد مطلوب اضلال قدم شخص وارد اگر اینجا نغلطید جاے دیگر خواہد غلطید مقصود او اخذ لذتے یعنی نیست مقصود اضلال شخص است **قولہ وجملۃ ذلک من قبیل الکلام** وکل این خواطر از قبیل کلام است گوئی کسے سخنے در دل میگوید **قولہ واذا کان من قبیل الملک فانما یعلم صدقہ بموافقۃ العلم ولھذا قالوا کل خاطر لا یشھد لہ ظاھر فھو باطل** اگر از قبل ملک است صدق او بدین معلوم شود خطرہ کہ آمد بر وفق علم شرع و ہم ازبہر این گفتہ اند ہر خاطرے کہ مثبت آن شرع نیست آن باطل است **قولہ واذا کان من قبل الشیطان فاکثرہ یدعوا الی المعاصی واذا کان من قبل النفس فاکثرہ یدعو الی اتباع شھوۃ او استشعار کبر او ما ھو من خصایص اوصاف النفس** و آنکہ از قبل شیطان است آن بیشتر بسوے معاصی کشد و اگر در معصیتے لذت نفس باشد آن چونہ معلوم شود کہ خطرۂ نفس یا خطرۂ شیطان و خطرہ کہ قبل نفس است بیشتر او داعی سوے ہوی و لذت و شہوت و کبری باشد و خودنمائی و خودبینی و غیر آن از آنچہ خصایص نفس است **قولہ واتفق المشائخ علی ان من کان اکلہ من الحرام لم یفرق بین الالھام والوسوسۃ** ہر کہ خوردن او از حرام باشد او فرقے میان الہام و وسوسہ کردن نتواند

او بارے درین ورطہ باشد کہ تفرقہ کند او تاریکی در تاریکی دارد او اظطلام در اظطلام دارد او را با تفرقہ کردن میان الہام و وسوسہ چہ کار **قولہ** سمعت الاستاذ ابا علی رحمہ اللہ یقول من کان قوتہ معلوما لم یفرق بین الالہام والوسوسۃ این سخن کہ ابو علی رحمہ اللہ میگوید این سخن قوم است ہر کہ قوت او معلوم باشد او تفرقہ میان الہام و وسوسہ نتواند کرد زیرا چہ ہر کرا قوت او معلوم نیست قوت او غیب است و الہام ہم از غیب پس غیب مر غیب را جنس است چرا او بر معلوم شستہ بر الہام او را اطلاع شود یا نشود **قولہ** و ان من سکنت عنہ ھواجس نفسہ بصدق مجاھدتہ نطق بیان قلبہ بحکم مکابدتہ ہر کہ ہواجس او ساکن شد بصدق مجاہدہ یعنی از ہواجس خلاص یافت و ہواجس نماند قلب او مکابدہ کہ کردہ است و مجاہدہ کہ کردہ است سخن او ہم ازان باشد **قولہ** و اجمع الشیوخ علی ان النفس لا یصدق والقلب لا یکذب اجماع صوفیان است کہ نفس ہرگز راست نگوید و دل وقتے کہ از ہوائے نفس خلاص یافت ہرگز دروغ نگوید یعنی خطرہ کہ از ان دل باشد خطرہ صادق باشد خطرہ موثوق علیہ باشد و خطرہ کہ از نفس باشد لا یعتد بہ ولا یعتبر **قولہ** و قال بعض المشائخ ان نفسک لا تصدق وقلبک لا یکذب ولو اجتھد ان تکل الجھدان تخاطبک روحک لم تخاطبک نفس راست گفتنی نیست دل تو ہرگز دروغ نگوید بعد آنکہ از نفس بارزشدہ و لوث نفس با او نماندہ باشد و اگر جہد ہمان کنی کہ روح تو ترا خطاب کند ہرگز کردنی نیست نظر او بر محبوب خود است او طرف تو لحظہ کردنی نیست **قولہ** و فرق الجنید رحمہ اللہ

بین هواجس النفس ووساوس الشیطان بان النفس
اذا طالبتک بشیء الحت فلا تزال تعاودک ولو بعد حین
حتی تصل الی مرادها ویحصل مقصودها اللهم الا ان یدوم
صدق المجاهدة ثم انها تعاود وتعاود آنچه جنید رحمه الله میگوید
من بالا گفته ام نفس هر چیزے طلبد و نگذارد ازان الحاح کند تا بدان برسد
اگرچه بعد وقتے وزمانے باشد مگر آنکه دوام مجاهده شود اگرچه او معاودت
کند اما این لحظه بسوے او نکند قوله واما الشیطان اذا دعا الی زلة
فخالفته بترک ذلک یوسوس بزلة اخری لان جمیع المخالفات
له سواء وانما یرید ان یکون داعیا ابدا الی زلة ما ولا غرض
له فی تخصیص واحد دون واحد معنی این سخن بالا گفته ام
بتمام اگر می دانستم فرو خواهد گفت نمیگفتم قوله وقیل کل خاطر یکون
من الملک فربما یوافقه صاحبه وربما یخالفه فاما خاطر
یکون من الحق سبحانه فلا یحصل خلاف من العبد له یوافقه
موجبه اما یخالفه چرا مگر آنکه اگر مخالفت او کند چندان بر و مطالبه نیست
اما در خاطر حق مخالفت نتواند کرد اما بران صفتے که ما گفتیم خاطر حق ابتلاست
آنجا مخالفت ضروری است قوله وتکلم الشیوخ فی الخاطر الثانی
اذا کان الخاطران من الحق هل هو اقوی من الاول فقال
الجنید رحمه الله الخاطر الاول اقوی لانه اذا بقی رجع
صاحبه الی التامل وهذا شرط العلم فترک الاول یضعف
الثانی دوم خاطر بیاید اول هم رحمانی دوم هم آنگه کرا امضا کند جنید رحمه الله
میگوید اول را زیرا که چو او باز گردد تامل کند پس خاطر نماند کار بتامل کشد وایجا

شرط علم باید تا ملے و تفکرے بحسب علم و آن وارد غیب است پس اول قوی آید و ثانی ضعیف باشد **قوله** وقال ابن عطا رحمه الله الثانی اقوی لانه ازداد قوة بالاول اگر ہمیں شنیدہ آید کہ ابن عطا گفت رحمہ اللہ واگر غیر آن آید خلاف آن باشد **قوله** وقال ابو عبد الله الخفیف من المتاخرین رحمه الله علیهما سواء لان کلیهما من تحق فلا مزیة لاحدهما علی الآخر والاول لا یبقی فی حال الثانی لان الاثار لا یجوز علیها البقاء ہر چہ ہر دو از حق اند ہر آئینہ ہر دو قوی باشند ہر دو برابر اند زیرا چہ آثار اند و آثار را بقا نیست یکے رفت انگہ دوم آمد آن نیامد و دیگر آمد پس ہر دو برابر باشند درویشی در ویشانست آنچہ در بیان خطرات و دفع آں ما از پیران خویش شنیدہ ایم شیخ بسیارے را ازاں ترک آورد و گرد آں نگشت و آں کارے لابدی است۔

علم الیقین عین الیقین و حق الیقین

قوله ومن ذلك علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین مصدر او چند احتمال دارد یک مخبرے صادقے عارفے محققے کہ ہرگز بر زبان آن نوع دگر نرود ترا خبرے رسانید بر ان دل عقیدہ بست ما ند بغیر تردد و احتمال شکے و ظنے دیگر مرد عاقل بفکر و استدلال بر دنظیر بر نظیر دانست کہ در پردۂ غیب چنیں چیزے ہست و دیگر بغیر آنکہ کسے خبرے رساند و بغیر آنکہ فکرے و استدلالے کند چنانچہ مرد متکلم می کند بغیر آنکہ مخبرے صادق خبرے رسانیدہ باشد فجأۃً بغتۃً بر دقلبی در سینۂ او شود بر اے ہر چیزے را حکایتے و نظیرے است نبشتن زیادت باشد و دیگر علم آنکہ در مفہوم ماست آنست کہ یکے را عیان شود انچہ در پردۂ غیب است بحق دیدن آنرا بیند ثانی حال کہ او مستتر و محتجب گردد این بیندہ را علمے باقی ماند

این را علم الیقین نامند ہر سہ انواع کہ بالا گفتم ہر چند مستقر و محکم اند اما از ورطہ خلل و
از مقر تزلزل بیرون نیفتد بسا باشد مرد حکیم مرد متکلم مرد فقیہ و مرد صاحب برد
طاری بر ایشان افتد و دلیلے دگر ایشان را روے نماید ایشان بران یقین خویش
شاکر گردند اما فیما نحن فیہ بصدد ہ علمے کہ بعد عیان است قابل شکے و تردد
و تزلزلے نیست چہ گوئی چو لشکر ظلام رخت ببندد و طلیعہ صبح روے نماید سلطان
نہار بضوء خویش تجلی کند آن گذشتہ ظلام را در دل این مرد ہیچ شبہ ماند اکنون این
علم الیقین بہ نسبت عین الیقین بدین ماند و عین الیقین ہمانچہ بعلم الیقین دانستہ
بود و بران عقیدہ بستہ بود ہمان عیان شود و حق الیقین آن عیانے کہ بود بود این
وجود آن عیان شود مردے شب را در روشنائی چراغ یا روشنائی ماہ نقشے
را دید کہ چنین و چنین است صبح دمید ہمہ نقش روشن تر و لطیف تر و خوب تر
نمود آفتاب بر آمد روز شد چنانچہ آن نقش است و چنانچہ آن ساختہ است
بحق او را علم شود این حق الیقین است دریا دیدی علم الیقین شد در دریا سوار
شدی عین الیقین شد در دریا غرق شدی و یا در دریا یکے گشتی این حق الیقین
شد انچہ مفہوم ما بود گفتیم انچہ شیخ فرماید آں را بیان کنم قولہ وھذہ عبارات
عن علوم جلیۃ این عبارتے است از علوم جلیہ و لطیفہ و دقیقہ قولہ
فالیقین ھو العلم الذی لا یتداخل صاحبہ ریب علی مطلق العرف
ولا یطلق فی وصف الحق سبحانہ لعدم التوقیف یقین علمے را
گویند کہ صاحب او را شکے و ریبے و وہم خلاف آن نباشد و یقین و علم را
خدا را نگویند سبب عدم توقیف یعنی اسما و خطابات او توقیفی ہر چہ وارد باشد
ہماں گویند قولہ فعلم الیقین ھو الیقین وکذلک عین الیقین
نفس الیقین وحق الیقین نفس الیقین شیخ رحمہ اللہ میگوید ہمان یقین

است کہ قوت می یابد بسبب آں قوت نامے دگر می نہند قولہ فعلم الیقین
علی موجب اصطلاحہم ما کان بشرط البرہان من چہار اعتبار
کردہ ام علم یقین را یکے از ان است کہ شیخ میفرماید کہ برہانے و دلیلے اثبات
شود و بران یقین شود این را علم الیقین گویند قولہ و عین الیقین ما کان
بحکم البیان عین الیقین آنچہ پیدا و ظاہر شود و دیگر آن علم بدین حد شود کہ اورا
در بیان آرند بتمثیلے و حجتے و برہانے بران ضم کنند کانہ صار عین الیقین قولہ
وحق الیقین ما کان بنعت العیان وحق الیقین آنست کہ صفت عیاں
باشد ایشان ہم چنین میگویند کہ این طایفہ آخرت است بلکہ یکے را در دنیا گویند
و دوم را عین الیقین وحق الیقین را در آخرت گویند قولہ فعلم الیقین
لارباب العقول وعین الیقین لاصحاب العلوم وحق الیقین
لاصحاب العوارف علم یقین مردمانے را باشد کہ عقلے و فہمے دارند
ہر آئینہ چیزے کہ بعلم و برہان دانند این صفت عقل است وعین الیقین
مر صاحب علوم را ہست چہ در بیان است ہر آئینہ اصحاب علوم را باشد
وحق الیقین مر اصحاب عوارف را ہست قولہ والکلام والافصاح
عن ہذا محال این محال معقول نیست کہ شیخ میفرماید محال لغوی است
المحال بہرزہ گفتن یعنی اگر گویند و گفتار اینجا ہرزہ باشد و ما ازین ہرزہ گوئی نمائیم
البتہ چیزے گفتیم قولہ وتحقیقہ یعود الی ما ذکرناہ فاقتصرنا علی
ہذا القدر علی جہۃ التنبیہ وتحقیق سخن آنست کہ ما گفتیم ہر چہ
بیان خواہی کرد آں ہماں خواہد شد کہ ما گفتیم مراتب علم الیقین را عین الیقین
وحق الیقین نامیدہ اند

قولہ ومن ذلک الوارد ویجری فی کلامہم ذکر الواردات الوارد

کثیراً والوارد ما یرد علی القلوب من الخواطر المحمودۃ مما لا یکون بتعمل العبد وکذلک ما لا یکون من قبیل الخواطر فھو ایضا وارد وآنرا گویند کہ از خداوند سبحانہ بغیر کسبے وقصدے وبغیر توہمے وتخیلے بردل افتد والبتہ شئے محمودے وممدوحے باشد این نزدیک بخواطر است اما این را سلطانے وقوتے ہست کہ خاطر را آن سلطانی وقوت نیست این وارد شخص را در انزعاج واضطراب آرد تا آنکہ کار بجائے کشد کہ شخص را نگذارد تا بدان مباشر شود **قولہ** ثم یکون وارد من الحق ووارد من العلم وارد از حق باشد ووارد از علم باشد آن وارد از علم ہم وارد از حق است اما نسبت صوری نگاہ میدارد **قولہ** فالوارد اعم من الخواطر لان الخواطر تختص بنوع الخطاب او ما یتضمن معناہ والوارد ات تکون وارد سرور ووارد حزن ووارد قبض ووارد بسط الی غیر ذلک من المعانی موجبہ این ہم آید اما وارد ہمانچہ ما گفتیم کہ مزعج ومحرک ومغیر افتد نگذارد تا مرد مباشر آن شود اما خاطر اینچنیں نیست کہ وارد ے باشد کہ موجب او سرور باشد وارد ے باشد کہ موجب او حزن باشد وارد ے باشد کہ موجب او قبض وبسط ہمچنین مقامات دیگر وارد ات اکثر آن مر ارباب قلوب را ست وخواطر عموم دارد

الشاہد **قولہ** ومن ذلک لفظ الشاہد ولفظ الشاہد کثیرا ما یجری فی کلامھم وکیے ازان کلمات مصطلح لفظ شاہد است شاہد چند چیز را گویند کے چیزے کہ غائب باشد بر تو حاضر شود دیگر شاہد او را گویند کہ شئے حاضرے باشد البتہ غیبت ندارد چنانچہ این دنیا حاضرے شاہدے است الی بلوغ اجلہ این را شاہد گویند ودیگر تو با خود شاہد خودی ودیگر

گوئی خدا شاہد جز او غائب و دیگر شاہد انچہ نقد وقت تست آن شاہد
است قولہ فلان یشاھد العلم وفلان یشاھد الوجد وفلان
یشاھد الحال شاہد علم چہ باشد یعنی من حیث اقتضاء العلم او را این دست
داد شاہد این علم شد و فلان یشاھد الوجد وجدے شد او را و ذوق شد
او را شاہدے شد یا آنکہ ہمین ذوق شاہد اوست یا باقتضاے حال او شاہدے
پیش آمد آن شاہد اوست قولہ ویریدون بلفظ الشاھد ما یکون
حاضر قلب الانسان وھو ما یکون الغالب علیہ ذکرہ حتی
کانہ یراہ ویبصرہ وان کان غائبا عنہ ہمانچہ حاضر وقت ایشان
باشد و شاہد دل ایشان باشد ہمانرا شاہد نامند و اینچنین باشد کہ تصور او
وحضور او بجائے کشد و بمرتبۂ باشد کہ گوئی آن شخص می بیند چنانچہ گفتہ اند
کان انظر الی عرش الرحمان بارزاً چنان وجود عرش برو محقق گشت گوئی
می بیند کانک تراہ این را مشاہدہ نامیدہ ام ہم بنا برین کہ گوئی می بیند
قولہ فکل ما یستولی علی قلب صاحبہ ذکرہ فھو شاھدہ ہر کہ بر
دل او ذکر کسے استیلا یابد این شاہد اوست این شاہد اعتباری است
اما شاہد حقیقی ہمانکہ ما گفتیم غایبے شاہد شود بعین العیان چنانچہ مردمان گویند
دیو را دیدیم جنے را دیدیم این غایبے است کہ برو شاہد شدہ الہیات
را ہمبرین قیاس کن صوفیانرا دیدہ ام کہ ایشان امرد را و صورت جمیلہ را شاہد
نامند بدین معنی گویند او تعالی غیب است بدین صورت ظاہر شدہ است
معتزلی بے انصاف جاے آنست کہ ایشان را چیزے چیزے گوید مثل
این کلمات روزبہان شیخ خواجہ سعدی و مرشد حقیقی او و شیخ احمد غزالی
و قاضی عین القضاۃ رحمہ اللہ علیہم و از محی الدین ابن اعرابی را خود مپرس کہ

او ہم عالم را شاہد گوید و خدائے را غائب گوید الحق محسوس والخلق معقول
چہ گویم سخن بسیار است اینجا اما من ترجمہ کلام سنیان می کنم مخزنانرا درمیان چہ آرم
قولہ فان کان الغالب علیہ العلم یقال انہ یشاھد العلم و
ان کان الغالب علیہ الوجد یقال انہ یشاھد الوجد
اگر علم برو غالب است شاہد علم است و اگر وجد برو غالب است شاہد
وجد است قولہ ومعنی الشاھد الحاضر فکل ما ھو حاضر قلبک
فھو شاھدک و کلی ہمین است ہرچہ در خیال دل تو وجودے بندد چنانچہ
دل ازو منقلب نمی شود ہمانرا نسبت شاہد نامند قولہ وسئل الشبلی
رحمہ اللہ عن المشاھدۃ فقال من این لنا مشاھدۃ الحق
لنا شاھد الحق اشار بشاھد الحق الی المستولی علی قلبہ و
الغالب علیہ من ذکر الحق والحاضر فی قلبہ دایما من ذکر الحق
شبلی را رحمہ اللہ پرسیدند گفت کجا ما و کجا مشاہدہ حق اما ما را از شاہد حق پرس
زیرا چہ ما را شاہد حق است نہ مشاہدہ مقصود این دارد ہرچہ بر دل او غالب
و مستولی است و دایم در دل ذکر اوست آن را شاہد میگویند احتمالے دگر ہم
دارد اینجا کہ او را از مشاہدہ پرسیدند گفت کجا ما و کجا مشاہدہ ما را بمشاہدہ چہ کار
اما ما شاہدے داریم با خود حاضرے و لقدے ہرچہ ہست ہمانست و ہموست
مشاہدہ چہ معنی دارد قولہ ومن حصل لہ مع مخلوق تعلق بالقلب
یقال انہ شاھدہ یعنی حاضر قلبہ فان المحبت توجب دوام
ذکر المحبوب واستیلائہ علیہ و اگر کسے را با ہمچو خودے بدل میلے
و تعلقے و محبتے شد او را ہمچنین گویند آن متعلق کہ این متعلق اوست شاہد
اوست این سخن را این صوفیان زمانہ ما بسیار گویند چو محبت آمد ہر آئنہ

ذکر محبوب بر دل محب مستولی باشد چو مستولی باشد آں محبوب را گویند شاہد دل
اوست قوله وبعضهم تكلف في مراعات هذا الاشتقاق
فقال انما سمي الشاهد من الشهادة فكانه اذا طالع شخصا
بوصف الجمال فان كانت بشرية ساقطة عنه ولم يشغله شهود ذلك
ذلك الشخص عما به من الحال ولا اثر فيه صحبته بوجه من
الوجوه فهو شاهد له على فناء نفسه ومن اثر فيه ذلك
فهو شاهد عليه في بقاء نفسه وقيامه باحكام بشريته فهو ا
ما شاهد له او شاهد عليه در مراعات این اشتقاق تکلمے کرده
اند گفته اند شاہد مشتق از شہادت است شہادت را دو معنی است شَهَدَ ای
حضر دوم شهد على هذا الامر اى قام ببينة له چوں شخصے را بصفت
جمال مطالعه کرد اگر بشریت آن مطالع محو است و آنچه آن شخص است بدان
برو شاہد نشده و بروے این را تعلقے نیست پس آن مطالعه شاہد است بر آن
مطالع که نفس این مطالع فانیست پس آن مطالع برین مطالعه بوصف شاہد
است که نفس او فانی است و این ہر دو صفت محل دعوی و محل اتہام است
فليحذر كل الحذر قوله ومن اثر فيه ذلك فهو شاهد عليه
و ہر که درین مطالعه بوصفے است که در و اثر کرده است پس او مردے ہوا پرست
است شاہد بنفس خود است قائم بہواے خود و باقی بلذت نفس شیخ منعے
صریحے کرد که این شاہد نفس این ہواے نفس است امر ممدوح نیست بجمله
جہات اما شیخ را بایستے اینجا مبالغتے کردے مگر بعض صوفیان را دید بدین بلا گرفتار
تنبیہے کرد رفت قوله وعلى هذا حمل قوله صلى الله عليه وآله وسلم
رأيت ربي ليلة المعراج في احسن صورة اى احسن صورة رايتها

تلك الليلة لم يشغلني عن رويته تعالى بل رأيت المصور
من في الصورة والمنشئ في الانشاء ويريد به رويت العلم لا
ادراك البصر ودرين محل ميخواهد شيخ معنى اين حديث بگويد وآنچه غلط ايشان
است درمعنى اين بران تنبيه كند معنى اين حديث رأيت ربي ليلة المعراج ديدم
خداے را درشب معراج درنيكوترين صورت از هرجاكه حسنے است دران عالم
است واينجا مثال ازان عالم است ميگويد خداے راتعالى دربهترين صور تها
ديدم يعنى دربهترين صورتها بر من اين تجلى كرد كه خالق آن احسن اوست منشئ از
انشائے اوست يك معنى اينست معنى ديگر خداوند سبحانه وتعالى خواهد كه يكے
را از جمال آلهى نصيبه كند واورا استعداد آن نه كه عين اورا مشاهده تواند كرد صورتے
بيافريند بهترين صورتها صاف شفاف عكس پذير عكس جمال عين بران صورت
افتد آنجا بحقه وثبوته عكس پيدا شود اين شخص طالب درين پرده نظاره آن
جمال كند نه اينچنين است كه اين براے ناقصان راست اين نوع با مبتديان
هم كنند با متوسطان هم كنند با منتهيان هم باشد فعلى هذا آن مردمانے كه براے اين
را اشتهاد آورده اند كه او بصورت احسن ظاهر مى شود اين غلط است او صورتے
را مى آفريند وقدرت خويش وعكس خويش بر آن ظاهر ميكند ودر اول معنى قدرت
را ظاهر مى كند ودر دوم معنى عكس ذات را ـ

النفس قوله ومن ذلك النفس نفس الشئ في اللغة وجوده وعند القوم
ليس المراد من اطلاق لفظ النفس الوجود ولا القالب الموضوع
وانما ارادوا بالنفس ما كان معلولا من اوصاف العبد ومذمومة
من افعاله واخلاقه نفس ذات شئے راگويند چنانكه تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي
وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ اى تعلم ما في ذاتي ولا اعلم ما في ذاتك

ونفس وجود را گویند چنانکہ شیخ گفتہ است ونفس خود را گویند مراد قوم از نفس
شئے است کہ اوصاف ذمیمہ از وزاید وقالبیت آن دارد کہ این ذمیمہ اورا بحمیدہ
بدل کند بران نمطے کہ شیخ فرمود نفس ذاتی نیست ہمیں اوصاف ذمیمہ است
چنانچہ بعضے حکما گفتہ اند ونفس روح را ہم گویند وبر بیان شیخ نفس شئے محسوسے
نباشد ہمیں اوصاف ذمیمہ باشد قولہ شمان معلولات من اوصاف
العبد علی ضربین احدھما یکون کسبًا لہ کمعاصیہ ومخالفاتہ والثانی
اخلاقہ الدنیۃ فھی فی انفسھا مذمومۃ فاذا عالج العبد و
ترکھا ینتفی عنہ بالمجاھدۃ تلک الاخلاق علی مستمر العادۃ اوصاف
ذمیمہ بعضے از انہاست کہ کسب او شدہ محبت مردمان دنی اختیار کردہ افعال
دنیہ از وصادر شدہ ذمیمہ مکسوب او شد ودوم اخلاق دنیہ بذات خویش مذموم
است بکسب او نشدہ وچوں برآن معالجہ کند وترک کند بمجاہدہ ومستمر عادت
بران شود از و منتفی شود قولہ فالقسم الاول من احکام النفس ما نھی
عنہ نھی تحریما او نھی تنزیہ واما القسم الثانی من مسمی النفس
فنفساف الاخلاق الدنیۃ منھا ھذا احدہ علی الجملۃ ثم تفصیلھا
فکالکبر والغضب والحسد والحقد وسوء الخلق وقلت الاحتمال
وغیر ذلک من الاخلاق المذمومۃ قسم اول آنکہ مکسوب او ست
آنچہ منہی است نہی تحریم باشد نہی تنزیہ باشد وآن قسم دوم اخلاق دنیہ وفرو
افتادہ اخلاق وبنی از ان اخلاقے کہ خواست کلی او اینست کہ گفتیم اما تفصیل
او کبرے وحسدے وحقدے وباقی اخلاق کہ مذموم است قولہ واشد
احکام النفس واصعبھا توھمھا ان شیئا منھا حسن او ان لھا
استحقاق قدر ولھذا عد ذلک من شرک الخفی واغلظ و

اشد احکام نفس انیست کہ او گمان برد کہ از من چیزے سزد و از من چیزے آید گوئی بدین مقدار شریک می شود با فاعل حقیقی قولہ ومعالجۃ الاخلاق فی ترک النفس وکسرھا اتم من مقاسات الجوع والعطش والسھر وغیر ذلک من المجاھدات التی یتضمن سقوط القوۃ وان کان ذلک ایضا من جملۃ ترک النفس مشقتے کہ طالب برائے دفع اخلاق ذمیمہ را کند سخت تر است ازین کہ گرسنگی و تشنگی و شب بیداری ومجاہدہ دگر کند اگرچہ این ہمہ از جملہ ترک نفس است ترک نفس عبارت ازین است کہ نفی وجود او کنند اما این را ہم باعتبارے نسبت بدو کنند قولہ ویحتمل ان یکون النفس لطیفۃ مودعۃ فی ھذا القالب ھی محل الاخلاق المعلولۃ یحتمل گفتن چہ معنی دارد شما محققانید سخن تحقیق فرمائید آنکہ مردمان گفتند نفس را برچنین صفت وبرچنین صورت دیدیم یا در وقت ذکر و مراقبہ نفس بصورتے وہیئتے برایشان شاہد شد اینجا گمان برند کہ نفس چنین صورتے دارد شئے ہست کہ این اوصاف ازومی زاید و بعضے گفتہ اند غیر این شئے محققے نیست ہمہ اوصاف ذمیمہ است کہ متمثل شدہ بریں صورت پیش او آمدہ ولہذا متنوع صور و باختلاف ہیئت می نماید چنانچہ گوئیم صوفی در ذکر است دید کہ ستورے طرف او حملہ کردہ است تعبیر می کند کہ ہمت او در اکل و شرب منحصر است البتہ می خواہد اکل و شرب کند در دفع آن کوشد سگے را می بیند دلیل می کند کہ بخل وحرص بروے غالب است ہم بریں قیاس حملہ اوصاف ذمیمہ پلنگ و شیر را بیند کبر باشد مار را بیند اذا آید بزغالہ و خروس را بیند شہوت باشد و کلبے و گرگ حملہ موذیات وحملہ دنیات گوسفند و مادہ گاؤ و لاشہ ہرچہ مثل این بیند تعبیر می کند کہ تعلق مرضے

بدو لاحق شود الغرض این تمثالات او دلیل برین نکند کہ او شئے محقق است
دلیل برین کند کہ او شئے معنوی است اما بدین صورت می نماید قولہ کما
ان الروح لطیفۃ فی ھذا القالب ھی محل الاخلاق المحمودۃ
ویکون الجملۃ مسخر البعضھا لبعض فالجمیع انسان واحد یعنی چنانچہ نفس
لطیفہ بودہ است کہ از و اخلاق ذمیمہ می زاید ہمچناں روح لطیفہ موضع است
در قالب انسان کہ افعال حمیدہ از و می زاید این تشبیہ کما انّ الروح آنگہ درست
آید کہ اجماع قوم و حکما برین باشد کہ روح از علوی آوردہ اند با این سفل تعلق دادہ
اند چنانچہ مشہور است میان مردمان و بعضے چنین گویند او نیز ہم ازین قالب
رستہ است ایشان ہمچنین میگویند طبیعت معتدل شد با عتدال طبیعت
و متبوعہ خلقت لکن از و حرکتے حسّے متولد شد و آنچناں حس و آنچناں حرکت
کہ او را است ارواح نامند قولہ ویکون الجملۃ مسخر انفس و روح و قلب
و قالب ہر یکے با دیگرے متعلق است مجموع این را انسان نامند قولہ ویکون
النفس والروح من الاجسام اللطیفۃ فی صورۃ کون الملائکۃ
والشیاطین بصفۃ اللطافۃ برین بیان کہ روح و نفس صورتے و وجودے
دارد مخلوقے بصنوعے چنانچہ فرشتگان و جن و روح موجہ کہ او شئے مخلوقے
ہمچو مخلوقات است اما الکلام فی النفس بعضے گفتہ اند شئے واحد است
او را نفس امارہ گویند و ہمو را نفس لوامہ نامند و ہمو را مطمئنہ نامند و ہمو را ارواح
نامند بحسب اختلاف اوصاف امام محمد غزالی رحمہ اللہ در بعض بیان خود ازینجنس
میگوید قولہ وکما یصح ان یکون البصر محل الرویۃ والاذن محل
السمع والانف محل الشمّ والفم محل الذوق واللمس والبصیر
والشام والذایق انما ھی الجملۃ فکذلک محل الاوصاف الحمیدۃ

القلب والروح ومحل الاوصاف المذمومة النفس والنفس جزء من هذا الجملة والقلب جزء من هذه الجملة والحكم والاسم راجع الى الجملة تحقيق اينكه محل ديدن چشم است ومحل شنيدن سمع است ومحل ذوق كام است ومحل بوئيدن بيني است همچنين محل اوصاف ذميمه نفس است هرجاكه ضميمه است از وزايد ومحل اوصاف حميده روح است هرجاكه حميده است از وزايد آنكه سامع وباصر است آن جمله است آنكه بهيئت اجتماع اين شده است در انسان چندين اجزاء هست نفس وقلب وحكم واسم راجع بدوست.

الروح قوله ومن ذلك الروح بعضے ازان الفاظ مصطلح روح است سخن در روح بسيار تحقيق اين شد كه مخلوقے صافے ونورانيئے مقربے از عالم قدس وقرب آورده وبا اين قالب سفلى تعلق داده چنانچه تعلق ملك بمدينه وتعلق عاشق بمعشوق وداخل وخارج محرك ومدبر در قالب انسان هموست حشر وثواب وعقاب اورا باقالب اوست وقتے كه انسانے مى ميرد او نمى ميرد او باقى ماند بعث شود اورا باقالب بيارند چنانچه من قبل تعلق داده بودند همچنان بدهند ضعيف شود وقوى شود مريض شود بواسطهٔ ضعف قالب اگر قالب را قوتے نماند او نمى تواند تنها كارے كردن اگر بدست سياف تيغے باشد دست كند خود آنچه سياف توانستے كردن نتواند بيكار شود وهم چنين بروح چو قالب ضعيف شد دست شد اورا هم مرضے پيش آمد چنانچه خداوند سبحانه حورا آفريد ملك را آفريد شياطين وجن را آفريد يك نوع اين را آفريدا ما ازين جهت كه گفتم مقرب است وقدسى است بعض اوصاف او تعالى متصف شود زيرا چه گفته اند از خانه بكد خدا ماند همه چيزان متاع البيت يشبه رب البيت هم ازين است احيا كند اماتت كند وامثال اين چيزها

دگر و دعوی کند اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی با ایں ہمہ کہ گفتند مخلوق مجعول مکلف مثاب
و معاقب قولہ الارواح مختلف فیہ عند اہل التحقیق من اہل
السنۃ فمنہم من یقول انہا الحیوٰۃ فقط و محققان سنی در روح اختلافی
کردہ اند عجب سخنے تحقیق با اختلاف چہ نسبت دارد دو را گوئی محقق و یکے
را گوئی اختلاف کردہ است پس میان دو یکے خطا کردہ است فعلی ہذا
آں یکے کہ خطا کردہ است تحقیق ندارد بعضے گفتند روح ہمیں حیات است
این سخن سنیان نیست این سخن حکما یا اطبا است ایشان گفتہ اند باعتدال
طبائع و حرکتے و حسے در قالب انسان حادث شد و آنچہ تیز تر و لطیف تر باشد
آنرا عقل نامیدند و آنچہ ازان اجلی و الطف شد روح نامیدند تا آنکہ بعضے
اطبا روح ہمیں دم را میگویند و موت این را میگویند کہ آن اعتدال بخیزد حس
و حرکت برود این را موت میگویند پس روح ہمیں حیاتست فقط این قول
و این مذہب لایق آں نبود کہ شیخ در کتب سلوک آرد قولہ و منہم من
یقول انہا اعیان مودعۃ فی ہذہ القوالب لطیفۃ اجری
اللہ العادۃ بخلق الحیوۃ فی القالب ما دامت الارواح فی
الابدان فالانسان حی با الحیوٰۃ ولکن الارواح مودعۃ فی
القوالب ولہا ترق فی حال النوم و معارقۃ البدن ثم رجوع
الیہا بعضے گفتہ اند روح لطیفہ مخلوقے مودعے در انسانست خداے
تعالی آفریدہ است و عادت برین کردہ است کہ حیات بدان باشد
و شیخ لفظ عادت گفت و سنت مراد است یعنی سنت خداے برین رفتہ
است مردماں لفظ عادت را عیب کردہ اند کہ بر باری اطلاق نکنند اما در
کشاف و من عادت اللہ بسیار جا می آرد و آں مرد کہ معتزلی است در

صفات تنزیہ بمبالغت دارد تا آنکہ نفی میگوید تا انکہ آن مودع
در قالب انسان ہست انسان را حیات ہست و در نوم آرند مفارق می شود
و ازان ترقی ہمان مفارقت مراد است چنانچہ شخصے از لباس خویش عاری
شود یا نجارے آلت و اسباب خویش از خویش بدور دارد و خود بگشتے و تماشائے
باشد اینچنین مفارقت است قولہ وان الانسان ھو الروح والجسد
لان اللہ تعالی سبحانہ سخر ھذہ الجملۃ بعضھا لبعض والحشر یکون
للجملۃ والمثاب والمعاقب الجملۃ وانسان عبارت از مجموع قالب و روح
است و حشر مجموع را باشد و گفتہ آمدہ ام چنانچہ این دم اگر الم بتن می رسد
روح ہم متالم می شود فردا کذلک اگر ملتذ ہرد و اگر متالم ہرد و قولہ والارواح
مخلوقۃ ومن قال بقدمھا فھو مخطی خطاء عظیماً وصفت ارواح
کہ ما کردیم بی شبہ مخلوق عقلاً و تجربۃً و شہوداً و عیاناً و بعضے قدیم گفتہ اند
و آن خطائے محض است اگر مراد ایشان آں روحے است کہ ما بیان کردیم
بے شبہ و بے شک مخطی اند و اگر گویند کہ ما ازین روح فیض قدسی مراد
داریم فیض قدسی غیر او تعالی نیست و این روح کہ متعلق بقالب است قائم
بدان فیض است و ازان فیض فیضے گرفت متصف بصفت او شدہ است
و اگر کسے ازان رنج آن فیض قدسی عنایت کردہ باشد و خطا نکردہ باشد
صواب بر صواب باشد این فیض قدسی آنست کہ حکما این را نفس جزئی خوانند
و محی الدین ابن اعرابی او خود تحفہ است و مقید و مطلق میگوید این را حادث
و ممکن و متوسط الطرفین نتوان گفت قولہ والاخبار تدل علی انھا اعیان
لطیفۃ و اخبار بریں دلیل کند کہ ارواح اعیان لطیفہ است

السر قولہ ومن ذلک السر و بعضے ازان الفاظ مصطلح سر است

سر را از روح لطیف تر گفتہ است گفتہ اند سر چیزے است کہ روح را پیرا
باشد روح را غذا باشد روح را جمال باشد حاصل خلاصۂ روح است
چنانچہ روشنائی خلاصۂ چراغ است **قولہ** تحتمل انہا لطیفۃ مودعۃ
فی القالب کالارواح ای شیخ این لفظ تحتمل اینجا مناسب نیست از تحقیق
خویش سخن گو سر لطیفۂ مودع است چنانچہ در روح گفتہ ایم ہمان معنی است **قولہ**
واصولہم تقتضی انہا محل المشاہدۃ کما ان الارواح محل المحبۃ و
القلوب محل المعارف واصول این طائفہ این تقاضا کند این محل مشاہدہ ان محال
است چنانچہ ارواح محل محبت است نسبت بدو دارد چنانچہ در محل معرفت
است انسان بر مثالے باشد چنانچہ شئ ما باشد در وجند محل خانہ خانہ مقامے
مقامے آوندو آوندی جاے نہادہ اند یک محل محبت باشد یکے محل معرفت
و یکے محل تکلیفات مجموع این انسان محلے سمع محلے بصر محلے ذوق محلے لمس بعضے
را این چیز بعیان نمایدیا این تمثل است یا این ہمچنانست چنانچہ نمودہ اند سخنے
کلی این گویند شئے واحد است باوصاف مختلفہ متصف شود **قولہ** وقالوا السر
مالک علیہ اشراف وسر السر مالا اطلاع علیہ لغیر الحق سر اینست
کہ بر و اطلاع شود تر او سر السر آنست کہ جز حق کسے را بر و اطلاع نیست آن قدر
خفا دارد کہ حق تعالی گفت اَکَادُ اُخْفِیْهَا وہمیں سر سر را کہ شیخ مینو اند خفی
گویند **قولہ** وعند القوم علی موجب مواضعتہم ومقتضی اصولہم
السر لطف من الروح والروح اشرف من القلب
وبر انچہ ایشانند واصول کہ بران بنیاد کردہ اند ودر محاورات ایشان این معلوم
شد کہ سر از روح لطف وروح از قلب لطف **قولہ** ویقولون ان
الاسرار معتقۃ عن رق الاغیار من الآثار والاطلال گفتہ اند

کہ اسرار از رقبۂ غیر آزاد است یعنی او آنجاست کہ غیر خدا را وجودے نہ بیند
قولہ ویطلق لفظ السر علی مایکون مصونا مکتوما بین العبد
والحق سبحانہ فی الاحوال سر بنام خود سر است ہر چہ میان بندہ
و خدا سرے پنہانی باشد آنرا سر گویند و ہم ازین جہت روح را ہم سر گویند و
قلب را ہم سر گویند و ہر چہ پنہانی باشد آنرا سر نامند و ہمچنین در کلام ایشان ہست
یحتاج فی سرہی ای فی قلبی قولہ وعلیہ یحمل قول من قال سرارنا
بکر لم یفتضہا وہم واہم اسرار ما بکر است کہ وہم واہمے آنرا
تصرف نتوانست کردن مگر ازین اسرار سر سر مراد ست قولہ ویقولون
صدور الاحرار قبور الاسرار سینہاے آزادگان گورہاے اسرار است
یعنی نہانی اسرار در وے است قولہ وقالوا لو عرف زری سری لطرحتہ
اگر زر من سر من داند من آن سر را یا من آن زر را ترک آرم زر ہمین سر است
معنی سخن اینست اگر سر من اینچنین باشد کہ کسے بران مطلع تواند شدن من
آن سر را ترک آرم آن سر مرا کار نیاید

قولہ فہذا طرف من تفسیر اطلاقاتہم وبیان عبارا
فیما تفردوا بہ من الفاظ ذکرناہا علی شرط الایجاز ولنذکر
الان ابوابا فی شرح المقامات التی ہی مدارج ارباب السلوک
ثم بعدہ ابوابا فی تفصیل الاحوال علی الحد الذی یسہل
اللہ بفضلہ ان شاء اللہ تعالی این کہ گفتیم بیان اطلاقات ایشانست
آنچہ در محاورات ایشان میگویند آن گفتیم وبیانے کہ در وسع ما بود آں ہم گفتیم
ما اکنون مقاماتے کہ میان صوفیان است وآداب آن کار کہ ایشان دادہ
اند وپس آن بدان رسیدہ اند ابواب آں بگوئیم وبعد آن ابوابے کہ در تفصیل

احوال است نخست متعقد را گفت پس آن مرشدان این قوم را گفت بعد آن الفاظے کہ میان ایشان مصطلح است آنرا بیان کرد تا بیان سلوک مطلوب است آسان باشد اکنون سلوک و مسلک قوم کہ سلوک چون کنند آنرا بیان خواہد کرد۔ قولہ

(۱) باب التوبۃ

گفتہ ایم التوبۃ الرجعۃ من النقصان الی الکمال و ما من حال و مقام و تجلی الا و فیہ کمال بہ نسبۃ و نقصان بہ نسبۃ فتوبۃ ساری فی التجلیات و المقامات و الاحوال کلہا فما من توبۃ الا و منہا توبۃ ما تعریفے کردیم و آن تعریف شامل من جملہ اقوال و آحوال و تجلیات است و باب توبہ را مقدم داشت از ابواب دیگر از انچہ اصل ہمہ احوال و مقامات است و الاصل یہتم و یقدم قولہ و قال اللہ تعالی وَتُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جمیعاً اَیُّہَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ برائے اثبات ثبوت توبہ را و برائے فضیلت و فریضت توبہ را می آرد قال اللہ تعالی وَتُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جمیعاً جمیعاً گفتہ است بر مبتدی و بر متوسط و بر منتہی خطاب باشد اَیُّہَا الْمُؤْمِنُونَ گفتہ است لفظ مومنون ہم شامل منجملہ اقسام مومنان را لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ لعل در کلام باری برائے تحقیق را است یعنی ہر کہ توبہ کند بتحقیق او فلاح یابد و فلاح چیست الظفر بالبغیت قولہ حدثنا الامام ابوبکر محمد بن الحسین بن فورک رضی اللہ عنہ قال اخبرنا احمد بن محمد بن خراز[1] قال حدثنا محمود بن الفضل

[1] در کتاب رسالہ قشیریہ قلمی محمود بن الفضل بن جابر مذکور نیست ۔ع ح

جابر قال حدثنا سعید بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن زکریا رحمہ اللہ قال حدثنا ابی قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ واذا احب اللہ تعالی عبدا لم یضرہ ذنب ثم تلا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ انس رضی اللہ عنہ روایت کرد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود التائب من الذنب کمن لا لاذنب لہ یعنی ہر کہ توبہ کرد گوئی ہرگز گنہ نہ کردہ بود آن توبہ ماحی آن گناہ باشد وہمبرین جملہ این سخن مرتبط کرد اذا احب اللہ تعالی عبدا لم یضرہ ذنب چوں خدائے تعالی بندہ را دوست دارد ہیچ گنہے اورا زیان کار نیاید چون این رابطہ بران کرد کہ التائب من الذنب پس اینجا ہمین معنی آید کہ ہر کرا خدا دوست دارد از وگنہے زاید اورا موفق بتوبہ کند ہمبرین معنی کہ ما گفتیم کلام اللہ ہمیران تطبیق دادان اللہ یحب التوابین اکنون تواب فعال است کثیر التوبۃ است یعنی ہر گنہے کہ میکند خدائے اورا موفق توبہ می کند و یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ گفت دو کس را دوست دارد یکے آنکہ گنہ کند وتوبہ کند و دوم آنکہ ہرگز گناہ نکند ومتطہر از گناہ باشد معنی دیگر یک قسم این شد التائب من الذنب گنہ کند وتوبہ کند گوئی گنہ نکردہ است قسم دوم اینست لم یضرہ ذنب نہ اورا ذنب باشد ونہ ضرر باشد نفی مجموع باشد التائب من الذنب آنجا ذنب بود وضرر نبود واینجا نہ ذنب ونہ ضرر ازین قبیل است ولا تری الضب بها ینجر وان اللہ یحب التوابین ویحب المتطهرین منصب بہر دو یحب التوابین منصب باول ویحب المتطهرین منصب

بدوم معنی دیگر اذا احب اللہ عبداً یکے اینست توبہ کند و ضرر ذنب دفع
شود گفتہ اند ایشان کسے دگر ہم باشد کہ او را ذنب شود و زیان کار او نباشد
چنانچہ قصہ حاتم بلتغ شنیدہ باشی والقصہ بشہر تہا قولہ قیل یا رسول اللہ
وما علامۃ التوبۃ قال الندامۃ گفتند یا رسول اللہ علامت توبہ
چیست گفت پشیمانی آید این پشیمانی را دو معنی است یکے آنکہ پیش از انکہ توبہ
کند از گنہ پشیمان شود این نشان آن باشد کہ او توبہ خواہد کرد چنانچہ گفتہ اند
اولہا الندم بلکہ گفتہ اند اولہا الانتباہ ثم الندم ثم التوبۃ
معنی دیگر گنہ کرد و توبہ کرد و مع ہذا پشیمانی از ارتکاب گناہ باشد کہ من چرا
این گنہ کردم چنانچہ قول سری است التوبۃ ان لا تنسی ذنبک قولہ
اخبرنا علی بن احمد بن عبدان الاہوازی رحمہ اللہ
قال حدثنا ابو الحسن احمد بن عبید الصفار رحمہ اللہ
قال حدثنا محمد بن الفضل بن جابر رحمہ اللہ قال
حدثنا الحکم بن موسی رحمہ اللہ قال حدثنا شیبان
بن عبید رحمہ اللہ عن ابی عاتکۃ طریف بن سلیمان
رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شئ احب الی اللہ من
شاب تائب انس رحمہ اللہ روایت کرد حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نزدیک خدا دوست تر از ہمہ چیز جوانے کہ تائب باشد
یعنی گنہ از و زادہ باشد و او توبہ کردہ بود و دیگر جوان تائب [illegible]
است یعنی راجع بسوی خدا باشد یعنی طالب خدا باشد اما سبب چرا بود
بر تقدیر اول مرد جوان و ایام صرف ہوا ہائے او در ہر نفسے و ہر زمانے

ہوائے از دو سر بر میکند باین ہمہ اسباب گنہ او تائب است ہر آئینہ احب العباد
باشد و بر تقدیر ثانی طالبان خدا بسیار باشند اما شتاب قابل است و شوق و ذوق
در و از دیگران بیشتر است پس آنکہ قابل تر باشد در طلب او و با اشتیاق بیشتر
باشد ہر آئینہ احب باشد و گفتہ اند خداوند سبحانہ طالب را دوست تر میدارد
بہ نسبت متوسط و منتہی زیرا چہ اوست کہ عزت و جمال الٰہیت را رواج میدہد
شوق و اضطراب و شہقہ و بکا از ہمہ در و بیشتر و این ہمہ محبوب خدا جمیلے باشد
او را عاشقے رسیدہ باشد و عاشقے پیش در ایستادہ ماند عزت جمال او
را او رواج میدہد دیگر احب العباد دو معنی دارد یکے محبوب ترین میان بندگان
تائب شتاب است و دیگر محب و دوست دارندہ تر میان بندگان شتاب
تائب است قولہ التوبۃ اول منزل من منازل السالکین و اول
مقام من مقامات الطالبین گفتہ ایم توبہ اول مقام سالکان است نخستین
کار ہمین است مقدم گفتہ ایم کہ اصل است قولہ وحقیقۃ التوبۃ
فی لغۃ العرب الرجوع یقال تاب ای رجع من اول گفتہ ام التوبۃ
الرجعۃ قولہ فالتوبۃ الرجوع عما کان مذموما فی الشرع الی
ما ھو محمود فی الشرع رجوع منہ الیہ باشد از چیزے بازگردند و سوے
چیزے بازگردند از مذموم بازگردند سوے محمودے یعنی از گنہ بازگردند
سوے طاعت قولہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الندم توبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است ندم توبہ است
یعنی سبب توبہ است و دیگر مرد فقیہ مذکر این گوید چو از گنہ پشیمان شد گوئی توبہ کرد
خداوند سبحانہ بہ پشیمانی او بخشد قولہ وارباب الاصول من اھل السنۃ
قالوا لا یصح شرط التوبۃ حتی تصح ثلثۃ اشیاء الندم علی ما

عمل من مخالفات وترك الزلة فی الحال والعزم علی ان لا یعود
الی مثل ما عمل من المعاصی فهذه الارکان لا بد منها حتی تصح
توبتہ توبہ نباشد تا سہ چیز نباشد یکے انچہ از جنس مخالفات کردہ بود ازاں کردہ
پشیمان شود و دوم زلت را ترک آرد فی الحال از و امتناع گیرد و سوم عزیمت
این بود ہ باشد کہ بدان باز نگردد پس توبہ وقتے صحیح شود کہ در و این چیزہا بجمع آید
قوله قال هؤلاء وما فی الخبر ان الندم توبة انما نص علی معظمه
کما قال الحج عرفة ای معظم ارکانه عرفة ای الوقوف بها
لانه لا رکن فی الحج سوی الوقوف بعرفات ولکن معظم ارکانه
الوقوف کذلك قوله الندم توبة ای معظم ارکانها الندم
گفتہ اند آن سخنے کہ در خبر است الندم توبہ معنی او انیست کہ معظم او و بزرگ
کار او ندم است چنانکہ گویند الحج عرفة و ارکان بسیار دارد و معظم کار او عرفہ ارکان
است یعنی آنجا وقوف است و ادائے فریضہ است قوله ومن اهل
التحقیق من قال یکفی الندم فی تحقیق ذلك لان الندم یستتبع الر
الاخرین فانه یستحیل تقدیر ان یکون نادما علی ما هو مصر
علی مثله او عازما علی الاتیان بمثله و بعضے از اہل تحقیق گفتہ اند ندم
کافی است زیرا چہ او ہر دو طرف را میگیرد یک طرف توبہ رجوع از گنہ دوم طرف
شروع بطاعت زیرا چہ مستحیل است کسے بر کارے مصر باشد و ندم باشد
ندم آنجا چہ نسبت یا میخواہد گنہے کردہ است گنہے دیگر کند اینجا جمع
قوله وهذا معنی التوبة علی وجه التحدید والاتمام فاما
علی جهة الشرح والابانة فان للتوبة اسبابا وترتیبا واقساما
و این توبہ را کہ گفتیم جدا و گفتیم فاما این کہ شرح کنیم و اظہار کنیم این است کہ او را

اسبابے است وترتیبے است واقسامے است **قولہ** فاول ذلک انتباہ القلب عن رقدۃ الغفلۃ ورویت العبد ماھو علیہ من سوء الحالۃ اول اینست کہ بندہ از خواب غفلت بیدار شود ونظر بر افتد کہ بدکارے است کہ این در وجود من می آید شیخ نیکو میفرماید برائے فہم را اما مکرر می افتد **قولہ** یصل الی ھذہ الجملۃ بالتوفیق الاصغاء الی ما یخطر ببالہ من زواجر الحق سبحانہ یسمع قلبہ وبدین دولت کہ انتباہے شود ورجوع بسوے طاعت شود بتوفیق شود بدین شود کہ زواجر کہ از ان حق تعالی است در دل او بگذرد شیخ رہ توبہ می فرماید یعنی توبہ ازین رہ در آید کہ بگوش دل اصغا کند زواجر حق را وآن سبب توبہ باشد یعنی توبہ بتوفیق حق است سبب بندہ نیست ہر کرا خدائے باز گرداند **قولہ** فان فی الخبر واعظ اللہ فی قلب کل امرء مسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می فرماید در دل ہر مومنے پند دہندہ از خداست این برائے آن آوردہ کہ بالا گفتہ بود زواجر حق بسمع قلب اصغا کند وآن ثمر توبہ افتد **قولہ** وفی الخبر ان فی بدن المرء لمضغۃ اذا صلحت صلح جمیع البدن واذا فسدت فسد جمیع البدن الا وھی القلب در تن ہر آدمی پرکالۂ گوشت است اگر آن صالح کل انسان صالح واگر آن فاسد کل انسان فاسد وآن دل است ودرجائے دگر ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ **قولہ** واذا فکر بقلبہ فی سوء ما یصنعہ والجزم بما ھو علیہ من قبیح الافعال سنخ فی قلبہ ارادۃ التوبۃ والاقلاع عن قبیح المعاملۃ فیمدہ الحق سبحانہ بتصحیح العزیمۃ والاخذ فی جمیل الرجعی والتاھب لاسباب التوبۃ فاول ذلک ھجران اخوان السوء فانھم ھم الذین یحملونہ علی

ردھذا لقصد ویشوشون علیہ صحت ھذا العزم چوں بندہ مبتلا
بمعاصی شود و در آن مصر باشد چون بدل خویش اندیشہ کند در زشتی افعال
خویش و ناشایستگی اعمال خویش چوں این فکر و اندیشہ کرد او را نظر افتاد بران
کارے بدے کہ او میکند ازان کرد خویش متنبہ میشود کہ چیست این برین زشتی
و برین بدکاری ہمان ماندن و ہمہ عمر خود بدان سر بودن در دل او خواست توبہ روشن
نمود و البتہ خواست ازین زشتی و ازین بدی باز باید آمدن و قلع باید کردن آن
معاملہ زشتے کہ ہست یعنی کارے باید کردن کہ آن از بنیاد برافتد درین خطرہ
و درین ورطہ مدد باری تعالی او را دستگیری کرد و توفیق آن داد کہ تصحیح توبہ کند
و اسباب توبہ را ساختہ کند و امید آن دارد کہ آن توبہ را قبول کند اول ساختگی
کار توبہ اینست آن یارانے کہ با ایشان این پریشانی و این قبیح افعال و این زشتی
اعمال باصطحاب بود ترک آن صحبت یاران بدکار کند ورنہ توبہ میسر نیاید زیرا چہ
ایشان مصاحبانند و ہر یکے برائے آن کار را ممد بود و آن ہوائے کہ او را ہست
او را یاد دہانند و ممد باشند مثلاً ہوائے بہار آید یا آنکہ ہو مغیم شود سرد گردد و
تقاطر آغاز شود آن یاران کہ شیطانند ترویح آن وقت کنند کہ ہوائے چنین و
فصلے چنین اول برآمد مئے چہ لذت دارد و اگر خوبے برابر باشد چہ ذوق دہد
خدائے کریم است او گناہان بندگان خواہد بخشیدن ما ہنوز جوانیم وقت توبہ ما بیشتر است
امید از خدا بیشتر داریم حالے نقد وقت را دریاب و آن لذت در کام شستہ
ہمیں چند روزے باشد کہ اشتہ و یاران عزیز و محرمان و نفس خود میل دارد آشنا
و ایشان ممد باشند عجب نہ باشد کہ نفس باز دران افتد چو افتاد باز گشتن
مشکل است پس اول و اعظم کار این باشد کہ قطع صحبت آن یاران کند
مگر آنکہ یاران ہم ہمہ توبہ کنند قولہ ولا یتم ذلک الا بالمواظبۃ

علی المشاهدة التی تزید رغبة فی توبة توفر دواعیه علی اتمام
ماعزم علیه مما یقوی خوفه ورجاوه فعند ذلك ینحل عن قلبه
عقدة الاصرار علی ما هو علیه من قبیح الافعال واین کار بتمام مرتب
وست ندہ تا او را دوام این را مشاہدہ نباشد کہ خدائے حاضر است آنچہ من
میکنم می بیند البتہ این خوف وایں شرم وایں امید او را برین آرد او توبہ کند
واگرچہ کمیارے ودوبارے باز افتد باز باصل کار باز گردد چوں خوف ورجا
وشرم دامنگیر او باشد گرہ اصرار کہ در نفس او بستہ بود کشادہ گردد گرہ بکشاید
قوله فیقف عن تعاطی المخطورات ویلجم نفسه عن متابعت
الشهوات فیفارق الزلة فی الحال ویبرم العزیمة علی ان
لا یعود الی مثلها فی الاستقبال واحتراز کند کہ مخطورہ در نفس او نیاید
وعنان نفس را گرداند ازان سوئے کہ گسستہ مہار می رفت وآن افعال ناشائستہ
کہ میکرد ازان باز گرداند بر طاعت آرد چو این شود ہر آئینہ گنہ را در نفس حال
بگذارد وعزیمت را مصمم ومحکم کند کہ بسوئے او باز نگردد بعد ازین قوله فان
مضی علی موجب قصده ونفذ بمقتضی عزمه علی ان لا یعود
فهو الموفق صدقا وان نقض التوبة مرة او مرارا وتحلله ارا
علی تجدیدها فقد یکون مثل هذا ایضا کثیرا فلا ینبغی قط
الرجاء عن توبة امثال هولاء فان لکل اجل کتابا اینچنین کے
اگر بر موجب ومقتضائے قصد خویش زمانے برود وبرین عزم کردہ کہ با
نگردد پس او ست موفق بصدق اگرچہ او نقض توبہ کند یکبارے یا دوبار
چنانچہ گفتہ اند الصلوة علی ما امس آں معتبر ومعتد بہ نباشد باز البتہ
باز گردد وعذر این بخواہد واینچنیں بسیار افتد باین بہم امید توبہ از و منقطع نشاید

بسر کار باز گردد زیرا چہ تقدیر است قسمے ازان برفتہ است آں قدر کہ قسمت او بود آن بقیہ را فارغ کرد جنید رحمہ اللہ گفت وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا چو حکم ازل بریں رفتہ باشد چہ از و چیزے برآید ازان باز گردد و عذر آن بخواہد قال علیہ السلام ان اللہ تعالی کتب لابن آدم حظہ من الزنا ادرکہ ذلک لا محالۃ نکو سخنے است کہ شیخ فرمود تفسیر و توضیح برائے مومنان کرد والبتہ قطع رجا نکرد و اگر چنین زاید تو نومید مشو باز گرد کہ وقت باز گشت باقی است در استقامت توبہ یک دو بارے کہ مراجعت افتد بدان ماند کہ اندک پلیدی در آبے کہ دہ در دہ باشد افتد منجس نگردانند اما عین پلیدی بیرون آرند و اگر نہ تمام پلید گردد و پلید ماند شیخ این فرمود و شفقت بر مومنان ہمیں تقاضا کند کہ شیخ فرمود امید را بر جا دارد و اگر کسے را زلتے افتد از توبہ باز نہ ایستد باز توبہ کند اورا سلوک میسر آید اما ما گویم اگر احتلام حرام افتد یا استعمال محرمے در خواب بیند چنین گوئیم کہ توبہ او مستقیم نیست نفس او ہنوز در تخیل و توہم آنست و اگر نہ چنانچہ در بیداری احتراز بود در خواب ہم بود ے **قولہ** حکی عن ابی سلیمان الدارانی رحمہ اللہ قال اختلفت الی مجلس قاص فاثر کلامہ فی قلبی فلما قمت لم یبق فی قلبی شیٔ فعدت ثانیا فسمعت کلامہ فبقی فی قلبی کلامہ فی الطریق ثم زال ثم عدت ثالثا فبقی اثر کلامہ فی قلبی حتی رجعت الی منزلی وکسرت الات المخالفات ولزمت الطریق فحکی ھذہ الحکایۃ لیحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ فقال عصفورا صطاد کرکیا اراد بالعصفور ذلک القاص و بالکرکی ابا سلیمان الدارانی رحمہ اللہ و حکایت گویند کہ دارانی رحمہ اللہ حکایت از سبب توبہ خویش کرد در مجلس قصہ خوانے شنید بود م

سخن او در دل من اثر کرد چو خاستم ازان مجلس آن اثر در دل من نماند بار دگر
حاضر شدم باز حکایت آن قصہ خوان در دل من اثر کرد بیرون آمدم تا در خانہ برسم
ہم درمیان راہ آن اثر از دل من رفت کرت سیوم در دل اثر کرد و تا خانہ ماند و در
خانہ آمدم آوندہائے شراب را شکستم و رہ سلوک را ملازم شدم این حکایت دارانی
را بر یحیی معاذ رحمہ اللہ کردند کہ سبب توبۂ او این بود گفت کنجشکے قاز را صید کرد شیخ
میگوید ازان عصفور قاص را خواست و ازان کرکے سلیمان دارانی را و ہم ہمچنین آمدہ
است شئے یسرے و سخنے اندکے آواز کنجشک و نشست گربہ و ایفائے سگے
و ہمبرین قیاس اشیاے دگر سبب توبۂ بسیار بزرگان شدہ است اگر ہر یکے را
حکایت گویم تمام حکایت ہماں شود برود قولہ و یحکی عن ابی حفص رحمہ اللہ
انہ قال ترکت العمل کذا مرۃ فعدت الیہ ثم ترکنی العمل فلم
اعد بعدہ الیہ ابو حفص حداد رحمہ اللہ گفتہ است ہر بار عمل حدادی را
ترک آوردم و باز بدان باز گشتم تا آنکہ عمل مرا ترک آورد یعنی پرواے عمل نماند
خواجہ من قدس اللہ سرہ میگفت ہر بار پیش خواجہ یعنی پیش شیخ نظام الدین قدس اللہ
سرہ براے زیادتی علم و تعلم عرضہ داشت کردم شیخ نظام الدین علیہ الرحمۃ و الرضوان
فرمود ترک نیاری تا علم ترا ترک نیارد ہماں معنی باشد کہ گفتیم اکنون شیخ این حکایت
در توبہ براے این آورد کہ مرد باید بخدا چنین مشغول شود کہ او را پرواے گنہ نماند
و فرصت آن نماند کہ او گنہ کند و این جز بدوام مشاہدہ نباشد قولہ وقیل ان
ابا عمرو بن نجید رحمہ اللہ فی ابتداء امرہ اختلف الی مجلس ابی
عثمان رحمہ اللہ فاثر فی قلبہ کلامہ فتاب ثم انہ وقعت لہ
فترۃ فکان یہرب عن ابی عثمان رحمہ اللہ اذا رأہ و تاخر عن
مجلسہ فاستقبلہ ابو عثمان رحمہ اللہ یوما فحاد ابو عمرو رحمہ اللہ

و یحکی

یتاخر

عن طریقہ وسلك طریقا آخر فتبعه ابو عثمان رحمه الله فما
زال به یقفوا اثره حتی لحقه ثم قال له یا بنی لا تصحب مع من
لا یحبك الا معصوما انما ینفعك ابو عثمان فی مثل هذه الحالة
قال فتاب ابو عمرو بن نجید رحمه الله وعاد الی الارادة ونفذ
وہمچنین گویند ابو عمرو نجید رحمہ اللہ در مجلس ابو عثمان رحمہ اللہ حاضر شدے سخن او
در دل او اثر کرد پس توبہ کرد بعد آنکہ او توبہ کرد در کار سلوک او را سستی پیش آمد
در کارے دگر مباشر شد تا آنکہ از مجلس او باز ماند و ہر وقتے کہ ابو عثمان رحمہ اللہ
را دیدے از و گریختے تا روزے اینچنین شد میان ایشان در راہ مقابلہ افتاد
ابو عثمان رحمہ اللہ او را پیش آمد ابو عمرو رحمہ اللہ گریخت ابو عثمان علیہ الرحمہ دنبال
نمیگذاشت در پس او بر پے او می رفت تا آنکہ با ابو عمرو رسید گفت ای
پسرک من صحبت با کسے مدار کہ تو را او دوست ندارد مگر آنکہ ترا باصفت عصمت بیند
درین حالتے کہ تو افتادہ ترا کسے دست نگیرد مگر ابو عثمان پس ابو عمرو رحمہ اللہ ازان
فترت توبہ کرد باز بطلب حق در رعایت اسباب وصول باز گشت این حکایت
برائے آن آوردہ کہ اگر زلتے افتد نومید نشود باز گردد کار از سر گیرد چنانچہ
بود ہم چنان شود کہ معصوم جز انبیا نیند قوله سمعت الشیخ ابا علی الدقاق
رحمه الله یقول تاب بعض المریدین ثم وقعت له فترة فکان
یفکر وقتا لو عاد الی التوبة کیف حکمه فهتف به هاتف یا ابا
فلان اطعتنا فشکرناك ثم ترکتنا فامهلناك فان عدت
الینا قبلناك فعاد الفتی الی الارادة ونفذ شیخ میفرماید از ابو علی
دقاق شنیدم میگفت بعضے مریدان را خداوند سبحانہ اثابت کرامت کرد
پس آن از وے فترتے زاد و او در دل خویش اندیشہ میکرد اگر کسے را فترتے

زاید و او باز گردد حکم او چہ باشد یعنی باز او طالب باشد ورہ کار او را پیش آید
از غیب آواز شنید گوینده می گوید که اے فلان تو ما را ترک آوردی ما ترا فرصت
دادیم و اگر باز بما باز گردی آن باز گشت ترا قبول کنیم و طاعت ترا جزا دہیم پس
آن مرد باز بارادت حق و طلب باز گشت شیخ این حکایت برائے آن جملہ آورد
کہ اطعتنا فشکرنا لك وترکنا فامهلناك طاعت کردی قبول کردیم و عصیان
کردی مہلت دادیم تا اگر کسے را ازین جنس افتد او را این سخن دستمایہ
باشد باز قدم در سلوک نہد قوله واذا ترك المعاصی وحل عن قلبه
عقدة الاصرار وعزم علی ان لا یعود الی مثله فعند ذلك تخلص
الی قلبه صادق الندم فیتاسف علی ما عمله ویاخذ فی التحسر
علی ما صنعه من احواله وارتکبه من قبیح اعماله فتتم توبته و
تصدق مجاهدته واستبدل بمخالطته العزلة وبصحبته
مع اخدان السوء التوحش عنهم ویرید الخلوة ویصل لیله
بنهاره فی التهلف ویعتنق فی عموم احواله صدق التاسف
تحوبصوب عبرة آثار عثرته ویاسو بحسن توبة کلوم حوبته
یعرف بین امثاله بزبوله ویستدل علی صحة حاله بنحوله چو معاصی
را ترک آورد و گرہ اصرار از دل او کشاد و عزیمت کرد کہ با مثل آن کارے
نکند در اینچنین حالت ندمے صادقے خالص در دل او شدہ باشد آنچہ
گذشتہ است از ان اندوہے میخورد و از گذشتہ کارے کہ کردہ بود از ان
حسرتے میکند از ان ایامے کہ ضائع گذشت و از ان کاب قبیحہ کرد پس توبہ تمام
و صحیح باشد و مجاہدہ او صدق باشد و استبدال کرد مخالطت را بعزلت
یعنی بجاے مخالطت عزلت اختیار کرد و بجاے انس صحبتے کہ با یاراں بد کار

داشت وحشت از ایشان شد چو استبدال مخالطت بعزلت کرد زیادت
خلوت شود و اتصال کند شب خویش را بروز بتلہف ہم بحضرت لمغان و نالان لہفان
می باشد و اکثر احوال خویش در طلب صادق باشد و در تاسف ہر کہ این کار کند
باران عبرت او یعنی باران گریہ چشم او کہ در طلب کند گنہے کہ کردہ باشد
آن را محو کند و کدورت او از دل او برود و اگر عبرت باشد بمسر عین یعنی اعتبار
او کہ ہر بار اعتبار با خود میکند و می اندیشد کہ این کار چنین از خدا دور دارد این
باران اعتبار او گناہان او و آثار گناہان او را دور کند و دور میکند بحسن توبۂ خویش
جراحت گنہ خویش را و او آنچنان گردد میان اقران خویش و مشہور شود کہ این
آن کس است کہ بخدا بازگشتہ است و غم گنہ خویش میخورد و استدلال کردہ
شود بر صحبت حال او بلاغری او از بس غم او اندوہ و نبیۂ او لاغر گشتہ است
ولن یتملہ شئ من ہذا الا بعد فراغہ من ارضاء خصومہ
والخروج عما لزمہ من مظالمہ فان اول منزلۃ فی التوبۃ رضاء الخصوم بالتوبۃ
بما امکنہ فان تسع ذات یدک لایصال حقوقہم الیہم او سمحت
نفوسہم باحلالہ والبراءۃ عندہ والا فالعزم بقلبہ علی ان یخرج
عن حقوقہم عند الامکان والرجوع الی اللہ بصدق الابتہال
والدعاء لہم این ہمہ کارہا مرتب آنگہ او را دست دہد کہ خصمان را خشنود
کند در ومظالم کند اگر غنا دارد و دستگہے و مکنتے دارد بدان خشنود کند و
اگر ندارد باسترضا و استحلال زیرا چہ اول توبہ اینست کہ حقوق خصمان را مقدم
مقدم داشت و اول این کار یعنی کلی و اصل این کار الرضا خصوم ست و اگر خصمان
خصمان راضی نمیشوند باستحلال بخدا پناہد و دعا بسیار ایشان کند تا خدا ایشان
را راضی کند اما مرد مظلم قصاص و ثوار اگر تن بقصاص دہد خود طلب کہ خواہد کرد

وسلوک کہ خواہد کرد اما بہتر این باشد کہ جان در راہ خداوند تا فردا مطالبہ آن نشود

قولہ وللتائبین صفات واحوال ھی من خصالھم بعد ذلک من جملۃ التوبۃ لکونھا من صفاتھم لا لانھا من شرط صحتھا والی ھذا تشیر اقاویل الشیوخ فی معنی التوبۃ ومرادشان را صفاتے واحوالے است یعنی درجاتے ومراتبے است کمال ایشان در آنست وآن شرط صحت توبہ نیست وہمبرین کہ مراتب ودرجات است داخل توبہ است اما شرائط صحت توبہ نیست اقاویل شیوخ اشارہ می کند وشیخ آنرا ایگان یگان خواہد آورد قولہ سمعت ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول التوبۃ علی ثلثۃ اقسام اولھا التوبۃ واوسطھا الانابۃ وآخرھا الاوبۃ فجعل التوبۃ بدایۃ والاوبۃ نھایۃ والانابۃ واسطتھا وکل من تاب بخوف العقوبۃ فھو صاحب توبۃ ومن تاب طمعاً للثواب فھو صاحب انابۃ ومن تاب مراعات للامر لا لرغبۃ فی الثواب اورھیبۃ من العقاب فھو صاحب اوبۃ ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است توبہ سہ قسم است یکے قسم را توبہ نام کنند ودوم را انابت نام کنند وسیوم را اوبت شیخ بیان میکند کہ ابو علی رحمہ اللہ بدایت را توبہ نام کرد ووسط را انابت ونہایت را اوبت پس ہمچنین باشد ہر کہ از خوف عقوبت توبہ کردہ است او صاحب توبہ باشد وہر کہ بامید بہشت توبہ کردہ است او صاحب انابت باشد وہر کہ بازگشت نہ بنا بر خوف عقاب ونہ بنا بر امید ثواب بلکہ بنا بر این کہ او تعالی خالق است آلہٰ است استحقاق آن دارد کہ او را پرستند وبے فرمانی او نکنند واین توبہ را اوبہ نامند رغبتے بہ ثواب نیست ورہبتے

از عقاب نہ اکنون این عنایت است واگرنہ توبہ و اوبہ و انابت یک معنی
دارد قولہ ویقال ایضا التوبۃ صفت المومنین قال اللہ تعالی
وَتُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُونَ و الانابت صفۃ الاولیاء
والمقربین قال اللہ تعالی وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِیبٍ و الاوبۃ صفت
الانبیاء والمرسلین قال اللہ تعالی نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ
وچنین ہم گفتہ شود توبہ نسبت مومنان دارد و انابت نسبت با ولیا و مقربان
خدائے تعالی دارد و اوبہ نسبت بہ انبیا دارد برائے ہریکے را استشہاد آوردکہ
تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُونَ توبہ نسبت بہ مومنان کرد وقال وَجَاءَ
بِقَلْبٍ مُّنِیبٍ انابت صفت اولیا گفتہ بود برائے آن را این آورد او بہ
انبیا گفتہ بود برائے آن را این آورد وقال اللہ تعالی نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ
اواب برائے مبالغت راست و این نعت انبیا است اکنون این عنایتے
است ازان بزرگان واگرنہ نعت دلیل نمیکند قولہ سمعت الشیخ
اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبداللہ
رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت
الجنید رحمہ اللہ یقول التوبۃ علی ثلثۃ معان اولہا الندم
والثانی العزم علی ترک المعاودۃ الی ما نہی اللہ عنہ والثالث
السعی فی اداء المظالم شیخ فرمودہ بود طالبان را درجات است و آن
درجات کمال مراتب است نہ داخل در شرائط صحیح توبہ و این
حکایت جنید رحمہ اللہ آوردہ تصحیح توبہ خود جنید بین نباشد
افتادہ بود جنید گفت توبہ بر سہ معنی مرتب میگردد اول ندم
و دوم توبہ کند در ان حال و عزم آن باشد کہ باز نیاید

مظالم است این ہر سہ صحت توبہ است درجات ازکجا آمد قولہ وقال سہل بن عبد اللہ رح التوبۃ ترک التسویف توبہ ترک تسویف است یعنی این نکند کہ باز خواہم آمد تسویف توبہ نیست این کہ بنقد باز آید این توبہ است این حکایت برائے چہ آورد ترک تسویف آرے توبہ است یعنی نقد از گنہ باز آمدہ است واین توبہ است واین را شیخ دربیان درجات برائے چہ آورد گوئیم درجات را گفت ہمانچہ گفت توبہ واَوبہ وانابت باقی حکایت در توبہ میگوید قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابابکر الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعبد اللہ القرشی رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت الحرث رحمہ اللہ یقول ما قلت قط اللّٰھم انی اسألک التوبۃ ولکنی اقول اسألک شھوۃ التوبۃ جنید رحمہ اللہ میگوید از حرث رحمہ اللہ شنیدم او میگفت ہرگز نگفتم کہ خدا از تو توبہ میخواہم ولیکن از خدا این میخواہم کہ آرزوے توبہ در دل من شود خود را از توبہ فرو می آرد برائے تواضع را کجا من و کجا توبہ مرا با توبہ چہ نسبت اما میخواہم کہ آرزوے توبہ در دل من شود قولہ اخبرنا ابوعبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ بن مصلح رحمہ اللہ بالاھواز یقول سمعت ابن زیری رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول دخلت علی السری رحمہ اللہ یوما فرایتہ متغیرا فقلت لہ مالک فقال دخل علیّ شاب فسالنی عن التوبۃ فقلت ان لا تنسی ذنبک فعارضنی فقال بل التوبۃ ان تنسی ذنبک فقلت ان الامر عندی علی ما قالہ الشاب فقال لم قلت لانی اذا

کنت فی حال الجفاء فنقلنی الی حال الوفاء فذکر الجفاء فی حال الصفاء جفاء فسکت جنید رحمہ اللہ بر سری علیہ الرحمۃ الغفران آمد و سری رحمہ اللہ را متغیر دید و بعضے گفتہ اند وھو یبکی و او میگریست جنید رحمہ اللہ گفت چہ افتاد ترا سری رحمہ اللہ گفت جوانے بر من آمد و مرا از توبہ پرسید و گفتم ان لا تنسی ذنبک توبہ اینست کہ گنہ خویش را فراموش نکنی آن جوان بر من معارضہ کرد گفت بل التوبۃ ان تنسی ذنبک جنید رحمہ اللہ گفت من بر سری رحمہ اللہ گفتم کہ سخن آن بود کہ آن جوان گفت سری رحمہ اللہ گفت چرا گفتم زیرا چہ اگر من در حالت جفا باشم و مرا از حالت جفا نقل کند و بسوے حالت وفا برد پس ذکر حال جفا در حالِ صفا کمد رحال صفا باشد پس سری رحمہ اللہ خاموش ماند معنی جوان را جنید رح این فرمود احتمال دیگر ہم دارد بعضے از گنہ توبہ کرد و بخدا و بمشاہدہ و توجہ او چنان مشغول شد کہ ہمہ چیز را فراموش کرد و فراموشی گنہ در دخول اولی در آمد و ان تنسی ذنبک بمعنی این ہم باشد ان تنسی لذت ذنبک اگر حکایتے یاد ماند لیکن آن حکایت قائد بسوے لذت نباشد **قولہ** سمعت اباحاتم السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر السراج الصوفی رحمہ اللہ یقول سئل سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال ان لا تنسی ذنبک این سخن بالا گفتہ ایم **قولہ** وسئل الجنید رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال ان تنسی ذنبک این سخن ہم بالا گفتہ ایم ہمانکہ شاب گفتہ بود و جنید رحمہ اللہ گفت ان الامر عندی ما قالہ الشاب **قولہ** قال ابو نصر السراج رحمہ اللہ اشار سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ الی احوال المریدین و المعترضین تارۃ لھم و تارۃ علیھم و اما الجنید

رحمہ اللہ فانہ اشار الی توبۃ المحققین لا یذکرون ذنوبھم
مما غلب علی قلوبھم من عظمت اللہ ودوام ذکرہ ہماں سخنے کہ
ما گفتہ بودیم ہماں سخن میگوید از ینجا آمد کہ سری رحمہ اللہ اشارت توبہ مبتدیان
کرد و آن شاب اشارت توبہ منتہیان کرد و جنید رحمہ اللہ ہماں را مستقیم داشت
قولہ قال وھو مثل ما سئل رویم رحمہ اللہ عن التوبۃ
فقال التوبۃ من التوبۃ این سخن کہ ان تنسی ذنبک ہماں باشد کہ
رویم رحمہ اللہ گفت التوبۃ من التوبۃ یعنی ان تنسی ذنبک کہ او ہم
خود گفت ان تنسی ذنبک مثل سخن رویم است رحمہ اللہ التوبۃ من التوبۃ
قولہ وسئل ذوالنون المصری رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال
توبۃ العوام من الذنوب وتوبۃ الخواص من الغفلۃ ذوالنون
رحمہ اللہ را از توبہ پرسیدند گفت توبہ عوام از گنہ است و توبہ خواص از غفلت
قولہ وقال النوری رحمہ اللہ التوبۃ ان تتوب من کل شی
سوی اللہ عز وجل نوری رحمہ اللہ میگوید توبہ اینست کہ از ہمہ چیز
باز آئی جز از خدائے تعالی اکنون این عنایت است ہر یکے عنایتے میکند
توبہ رجوع است رجوع از گناہ باشد رجوع از غفلت باشد ہر یکے بحسب
تعدیہ رجوع عنایتے میکند قولہ سمعت محمد بن احمد بن محمد الصوفی
رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی بن محمد التمیمی رحمہ اللہ
یقول شتان بین تائب یتوب من الزلات وتائب یتوب
من الغفلات وتائب یتوب من رویۃ الحسنات عبد اللہ تمیمی
رحمہ اللہ میگوید بسیار فرق باشد میان این سہ تائب یکے توبہ از گنہ کند و
یکے توبہ از غفلت کند و یکے توبہ از نظر بحسنات کند و توبہ از نظر بحسنات

چہ باشد طاعت وحسنات کند وبداند کہ سبب ایشان قربتے وفضیلتے نشود وقبولے
وقربتے کہ باشد آن صرف فضل باری است ومحض بخشش خدا است اما شاید
کہ این حسنات را علامت گویند در مظہر کسے کہ خدا حسنات ومبرات بیافریند
علامت این باشد کہ او قربتے وقبولے یابد ودگر گفتہ اند حسنات الابرار
سیات المقربین چو حسنات ابرار سیات مقربان باشد ہر آئینہ آن حسنہ
اگر از ایشان زاید از ان توبہ کنند واین ہم گفتہ اند رویۃ حسنات موجب عجب
است توبہ آن این باشد کہ از موجب عجب باز آید وآن رویت حسنات است
قولہ وقال الواسطی رحمہ اللہ التوبۃ النصوح لا تبقی علی صاحبہا
اثرا من المعصیۃ سرا ولا جہرا توبہ نصوح آنست کہ صاحب آن توبہ را
ہیچ اثر معصیت او نماند ظاہر نہ باطن توبہ نصوح چہ باشد معنی آن توبہ آنچنان است
گوئی ناصحے است بروے مبالغت کہ او را از ان باز می دارد ودگر گفتہ اند
شخصے بود نصوح نام بانواع معاصی مبتلا بود پس آنکہ توبہ کرد آنچنان باز گردگشت
گوئی وقتے عاصی نبود بعضے گویند یکے از اولیا گشت وبعضے گویند یکے از انبیا
گشت ازین جہت توبہ نصوح گفتند اما بدین نمط توبہ نصوح گفتند باید قولہ
ومن کانت توبتہ نصوحا لا یبالی کیف امسی واصبح وہر کرا توبہ نصوح
باشد او را این باشد کہ نداند صباح چون شد ومساح چون شد قولہ سمعت
الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی یقول سمعت محمد بن ابراہیم
بن الفضل الہاشمی یقول سمعت محمد بن الرومی یقول سمعت یحیی
بن معاذ الرازی یقول الٰہی لا اقول تبت ولا اعود لما عرفت من
خلقی ولا ضمن ترک الذنوب لما اعرف من ضعفی ثم لئن قلت
لا اعود لعلی اموت قبل ان اعود معاذ رازی رحمہ اللہ میگفت اے

بار خدایا نمیگویم که توبه کردم و نمیگویم لا اعود باز نگردم سوے گنه زیرا چه خلق خویش
میدانم میدانم که بگویم و بر آن مستقیم نمانم و ضامن نمی شوم ترک ذنوب را
زیرا چه میدانم ضعف خویش را که قوت استقامت ندارم اما این میگویم که بگنه
باز نگردم بدین معنی که شاید بمیرم پیش از انکه باز گردم پس در توبه مرده باشم
که بگنه باز نگردم قوله وقال ذوالنون رحمه الله الاستغفار من
غیر اقلاع توبة الکذابین ذوالنون رحمه الله گفت استغفار سے که گنه
را قلع نکند این توبه دروغ گویان است قوله سمعت محمد بن الحسین
رحمه الله علیه یقول سمعت النصرابادی رحمه الله یقول
سمعت ابن یزدانیار رحمه الله یقول سئل عن العبد اذ
اخرج الی الله علی ای اصل تخرج فقال علی ان لا یعود الی ما منه
خرج ولا یراعی غیر من الیه خرج و تحفظ سره عن ملاحظة ملتبرأ
منه فقیل له هذا حکم من خرج عن وجود فکیف حکم من
خرج عن عدم فقال وجود الحلاوة فی المستانف عوضا عن
المرارة فی السالف ابن یزدانیار رحمه الله میگوید پرسیدند چو بنده باز بخدا
گردد از خود بیرون آید بخدا رود او کدام بنیاد برون آید یعنی اصل کار و مقصود
خروج چه باشد گفت بریں بیرون آید از چیزے که بروں آمد باز بخدا گشت
بسوے آن باز نگردد و نبیند جز کسے را که سوے او بیرون آمده است یعنی
جز خداے کسے را در میان نه بیند و دل خویش نگه دارد که نگه نکند سوے
چیزے که از ان تبرے کرده است گفتند این سخنے که او گفت حکم کسے
است که از وجود خویش بیرون آمد پس چون باشد که او از عدم بیرون آید
جواب داد چه شود بعد آنکه از هستی خویش بیرون آید به نیستی رود آینده حلاوت

طاعت یابد تلخی کہ در گنہ و در عودان بود عوض آن حلاوت طاعت یابد قولہ
رسئل الفوشنجی رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال اذا ذکرت الذنب
ثم لا تجد حلاوتہ عند ذکرہ فھو التوبۃ فوشنجی رحمہ اللہ را
پرسیدند از توبہ گفت استقامت توبہ این باشد کہ وقت یاد کردن از گنہ
حلاوت آن گنہ نیابد ایں توبہ است قولہ وقال ذو النون حقیقۃ
التوبۃ ان یضیق علیک الارض بما رحبت حتی لا یکون
لک قرار ثم یضیق علیک نفسک کما اخبر اللہ تعالی فی کتابہ
بقولہ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا
إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ذوالنون رحمہ اللہ گفتہ است استقامت حقیقت
توبہ اینست کہ دنیا تمام بر تو تنگ شود با آن فراخی کہ او دارد تا آنکہ ترا ہیچ قرار
نماند بعد آنکہ این شدہ باشد نفس تو بر تو تنگ شود کما اخبر اللہ تعالی وَضَاقَتْ
علیہم اَنْفُسُهُمْ انفسہای ایشان بر ایشان تنگ شد و گمان بردند کہ ہیچ
رہ گریز نیست جز بخدا اینچنین کسے تائب بحقیقت باشد ذوالنون رحمہ اللہ
مبالغتے کردہ است و عبارت از استقامت توبہ کردہ است کہ در چنین
محلہا غیر آن متصور نباشد اما اگر مرد تائب برین ماند کہ اگر این روز پیش آید
آنگہ توبہ کنم این بر تائب مشکل قولہ وقال ابن عطاء رحمہ اللہ التوبۃ
توبتان توبۃ الانابۃ وتوبۃ الاستجابۃ فتوبۃ الانابۃ ان
یتوب العبد خوفا من عقوبۃ وتوبۃ الاستجابۃ ان یتوب
حیاءً من کرمہ ابن عطار رحمہ اللہ گفتہ است توبہ دو توبہ است یکے
آنکہ از توبہ باز گردد سبب خوف عقوبت و این توبہ انابت است و دیگر توبہ
استجابت است کسے از ناشایستہ باز آید سبب شرمے کہ از خدا آید بکرم گفتہ

یعنی او گنہ می کرد و او می دانست سبب کرم خویش از و می گذشت حیا از کرم او
کرد توبہ کرد سبب آن حیا من کرمہ گفت و دیگر شرم آید ازین کہ او خالق من
است و گنہ خالق رازق خویش موجب شرم باشد قولہ وقیل لابی حفص
رحمہ اللہ لِمَ یبغض التائب الدنیا قال لانہا دار باشر فیہا
الذنوب فقیل لہ فہی ایضا دار اکرم اللہ فیہا بالتوبۃ فقال
انہ من الذنب علی یقین ومن قبول توبتہ علی خطر ابو حفص رحمہ اللہ
را گفتند تائب دنیا را چرا دشمن میدارد زیرا چہ دنیا سرائے است کہ او در و
گنہ کردہ است موضع گنہ خویش را دشمن میدارد بعد آن گفتند چنانچہ او گنہ کردہ
بود خداوند سبحانہ او را اکرام بتوبہ کرد گفت این نیز گنہے خفیہ است بیقین
معلوم نہ کہ توبہ او قبول شد یا نہ پس او در خطر وجود است فعلی ہذا ازین ہم توبہ
باید قولہ وقال الواسطی رح طرب داود علیہ السلام وما ہو
فیہ من حلاوۃ الطاعۃ اوقعہ فی انفاس متصاعدۃ وہی
فی حالۃ الثانیۃ اتم منہ فی وقت ما ستر علیہ امرہ واسطی
رحمہ اللہ گفتہ است داود علیہ السلام خوش بود با آن چیزے کہ در حلاوت
طاعت بود خداے تعالی او را در انفاس متصاعدہ انداخت کہ ہر نفسے
و زمانا فزمانا نفسے سردے از و بر آید و او درین دوم حال کہ در انفاس
متصاعدہ افتاد تمام تر از حالت اولی بود آن زمان نظر بخود داشت و
بدان طربے و حلاوتے بود و بعد آنکہ او را در انفاس متصاعدہ انداختند
این حالت تمام از حالت اولی بود زیرا چہ آن زمان نظر بخود داشت و این
زمان نظر بخدا در قدسیات است یا داود جاءت الزلۃ علیک
مبارکا قال داود علیہ السلام کیف تکون الزلۃ مبارکا یا رب

فقال جل وعلا کنت تحبنی من قبل محبی المطیعین وآلان تحبنی محبی المذنبین
انین المذنبین احب الی من صراخ المطیعین بعد آنکہ دل شکستہ شد
اورا نماند توجہے جز بخدا و اگر دلے براستی است اورا نظر بخود است
ازینجا این نباید البتہ ذنب بطاعت افضل باشد اما این آید کہ مراجعت
از ذنب بسوے طاعت افضل است ازان طاعت کہ من قبل بود قولہ
ماستر علیہ از انچہ او بود آن ستور بود چو صفت او بروکشف شد این اتم
باشد ازان اینجا سخنے ہست تجلیاتے است در طاعت و تجلیاتے است
در توبہ و شکستگی چو داود علیہ السلام را ازان تجلیات بدین تجلیات آورد
داود علیہ السلام را حالتے اتم پیش آمد زیرا چہ ہنوعین محفوظ است خوب
طبعے گفتہ است نظم

تو از ہر در کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی درے باشد کہ از رحمت برو خلق گشائی

قولہ وقال بعضہم توبۃ الکذابین علی اطراف لسانہم یعنی قولے
استغفر اللہ توبہ کذابان اینست کہ بزبان استغفر اللہ گویند و ازان گنہ ہیچ اعتذار
نہ و طلب مغفرتے بدل نہ و باز گشت در خاطر نہ قولہ وسئل ابو حفص
رحمہ اللہ عن التوبۃ فقال لیس للعبد فی التوبۃ شی لان التوبۃ
الیہ لامنہ ابو حفص رحمہ اللہ را از توبہ پرسیدند گفت بندہ را بتوبہ
ہیچ نسبتے نیست زیرا چہ توبہ از خویش نمی کند توبہ بسوے خویش می کند
و دیگر توبہ از و بسوے او میکند او را چہ دران گنہ ہم از و آمدہ بود توبہ ہم بسوے
او می کند قولہ وقیل اوحی اللہ سبحانہ الی آدم علیہ السلام یا
ادم ورثت ذریتک التعب والنصب وورثتہم التوبۃ
من دعانی منہم بدعوتک لبیتہ کتلبیتک یا آدم احشرلتا سین

من القبور مستبشرین ضاحکین ودعاؤهم مستجاب خداوند
سبحانہ برآدم صلوات اللہ علیہ وحی کرد گفت ای آدم فرزندانِ تو سخ و مشقت
را میراث یافتند و ایشان را توبہ میراث رسید ہر کہ از ایشان بدعاے
کہ تو کردی برائے توبہ را بدان دعا خواند چنانچہ تو ایشان را لبیک میگوئی من ایشان را لبیک گویم اے
آدم تا ایشان را حشر کنم ہمچنین کہ با بشاشت وخندان وخوشان خیزند و ہر چہ
ایشان خواہند ایشان را بدہم قوله وقال رجل لرابعة رحمة الله
عليها انى قد اكثرت من الذنوب والمعاصى فلو تبت هل
يتوب على فقالت لا بل يوفقك لتتوب واعلم ان الله
يحب التوابين ويحب المتطهرين شخصے از رابعہ رحمہا اللہ پرسید
من گناہان بسیار کردہ ام اگر من توبہ کنم مرا بیامرزد گفت نہ اگر او توبہ بر تو
کند یعنی قبول توبہ کند آن زمان تو توبہ کنی یعنی اگر او خواستہ باشد
توبہ ترا توبہ تو توبہ باشد قوله ومن قارف الزلة فهو من خطائه
على يقين فاذا تاب فانه من القبول على شك لا سيما اذا
ما كان من شرطه وحقه ان يكون مستحقا لمحبة الحق
والى ان يبلغ العاصى محلا يجد فى اوصافه امارة محبة الله
اياه مسافة بعيدة قالوا حب اذا على العبد اذا علم انه
ارتكب ما يجب عنه التوبة دوام الانكسار وملازمة
التنصل والاستغفار كما قالوا استشعار الرجل الى الاجل ہر کہ مباشر
گنہے شد پس او بتحقیق میداند کہ من گنہ کردم بدکردم وبعد آنکہ توبہ کند قبول
اورا احتمال است خصوصاً کہ در توبہ شرطے باشد وحق توبہ وثبوت او کہ او
برائے محبت حق مستحق شدہ باشد وتا آنکہ گنہ گار بمحلے رسد کہ بیابد در خویش

نشان محبت خدا و میان خود و میان محبت حق کارے دورے بیند
چہ ہمچنین بودہ باشد این محب از ان محبوب مسلفتے بعیدے بیند این
محب دایم منکسر و متہم و مستغفر باشد چنانچہ گفتہ اند شعور بخوف تا آخر عمر
او باشد توبہ کند مع ہذا در ہمہ عمر خائف باشد **قولہ** وقال عز من قائل
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وکان من سنۃ
علیہ السلام دوام الاستغفار خدائے تعالیٰ گفت بگو اے محمد اگر
شما خدا را دوست میدارید کہ محبوب او باشید ہر آئینہ ہر جا کہ محبے است
در دل او این آرزوست کہ محبوب محب باشد پس اتباع من کنید تا محبوب
خدا شوید اتباع او چیست دوام الذکر و ملازمت استغفار و انکسار و تضرع
و ابتہال ہر کہ ایچنین کند امید باشد کہ توبہ او قبول شود و او محبوب خدا گردد
قولہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لیغان علی قلبی انی
استغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ ہمبرین آورد مصطفی فرمود صلی اللہ
علیہ وسلم ہر روزے برعین دل من نقطۂ غینے شود حقیقت بجلائہا و
صفائہا پوشیدہ گردد و من ہفتاد بار استغفار کنم کہ این غین پوشیدہ شود
حقیقت بحق بجویش ظاہر گردد **قولہ** سمعت ابا عبد اللہ الصوفی یقول
سمعت الحسین بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن
احمد رحمہ اللہ یقول سمعت عبد اللہ بن سہل رحمہ اللہ
یقول سمعت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ یقول زلت واحدۃ بعد
التوبۃ اقبح من سبعین قبلہا معاذ رازی رحمہ اللہ گفتہ [illegible]
یک گنہ کہ بعد توبہ کنند مقابلہ ہفتاد گنہ باشد کہ پیش ازان بود زیرا چہ
این دلیل بر قساوت دل است و بر خی نفس **قولہ** سمعت محمد بن

ابا عبد الله الحسین رحمه الله یقول سمعت عبد الله الرازی رحمه الله یقول سمعت ابا عثمان رحمه الله یقول فی قوله جل جلاله اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ قال رجوعهم وان تمادی به الجولان فی المخالفات ابو عثمان رحمه الله گفته است درین آیت اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ بتحقیق بازگشت ایشان بسوے ماست معنی آیت اینست وابو عثمان میگوید اگرچه کسے در مخالفات باری تعالی جولانی بغایت و نهایت کرده باشد با این همه رجوع بخدا میسر باشد قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت ابا عمر الانماطی رحمه الله یقول رکب علی بن عیسی الوزیر فی موکب عظیم فجعل الغرباء یقولون من هذا فقالت امرة قائمة علی الطریق الی متی تقولون من هذا من هذا عبد سقط من عین الله فابتلاه بما ترون فسمع علی بن عیسی ذلک فرجع الی منزله واستعفی من الوزارة وذهب الی مکة وجاور بها چنین گویند علی وزیر با کوکبهٔ خویش سوار شده بود مردمانے که او را نمی شناسند در شهر غریب آمده اند می گفتند کیست این کیست این عورتے در ره ایستاده بود گفت تا کے میگویید کیست این بندهٔ است از نظر خدا فرو افتاده است و بدانچه می بینید بدین شورے و غوغاے خدا بدین مبتلا کرده است علی وزیر این سخن شنید بخانه باز گشت و از وزارت از بادشاه عفو طلبید یعنی مرا ازین کار معذور دارید و در مکه رفت و همانجا مجاور شد عجب کارے است اینجا و عجب مکر خفی خدارا با بندگان خود است واز خود واز در خود براند و آنچنان راند که ایشان بدان طرد و لعنت خوش باشند و دانند

زہے لطف وکرمے کہ درباب ماشد چون می باشد این یکے را شغلے دہند
وزارتے امارتے تسلیم کنند او کلاہے کژ نہادہ باکوکبہ وسواران وبانوش
وباش می رود بمقابلہ آن صدقہ وانعامے میدہد ومیداند کہ من بچنین دولتے
رسیدہ ام واورا از خود راندہ اند صوفی پیش از انکہ نعت محو ومحق برو لعنت
افتد اورا قبولے میان مردم وفتوحے وسوحے پیش آید او نیز فضلے ازین باب
وارد وبالادر توبہ ذکر غفلت بسیار جارفتہ است کہ توبۃ العوام من الزلۃ
وتوبۃ الخواص من الغفلۃ الحق زلت از غفلت زاید پس اصل زلت غفلت
باشد پس چونہ گویند کہ توبۂ عوام از زلت است وتوبہ خواص از غفلت
کہ آن اشد از زلت است گوئیم ازین غفلت غفلتے خاصے مراد است یعنی
غفلت از توچہ شود از مشاہدہ ومحاضرہ وعوام را ازین غفلت نیست نیکو
سخنے است این کہ مشائخ فرمودند بندہ توبہ کند وقبول باشد ہم ونباشد
ہم الحق انصاف ہمین است وسخن برمتانت واستقامت ہمین است
اما اگر گویند ہر کہ توبہ کرد وبصدق ازان گنہ باز آمد البتہ ازان جا مدیم شتہ
شود مردم را بتوبہ گرد انیدن رغبت بیشتر باشد وبرین سخن حدیث مصطفی علیہ السلام
شاہد است التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ کافر تائب استاد
کفر ومومن تائب است از فسق اجماع اہل ملت است ہر کہ از کفر توبہ کرد
ایمان آورد کفر از وساقط وایمان او ثابت پس چگونہ باشد آنکہ اکبر الکبائر
است آن بے شبہ قبول وآنکہ دون او ست آن در خطر قبول ——

قوله (۲) باب المجاهدة

مجاهده را از جهد گرفته اند و جهد مشقت باشد پس هرچه در نفس مشقت نهی بارعایت قانون سنت و سیر صحابه و آثار سلف صالح آنرا مجاهده نامند شیخ رحمه الله نخست آیت کلام الله آورد و همین شاید قوله قال الله تعالی وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا خواجه من شیخ الاسلام نصیر الدین محمود اودهی قدس الله سره العزیز درین آیت میفرماید از روی لغت و نحو و معانی بیان بعبارت علم تحقیق حقیقت کرده است گفت وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا الذین اسم اشاره آورد که از اسمای موصوله است دلیل کند بر تنزیه و تعظیم شان آنانی که معامله ایشان اینست جَاهَدُوا فِينَا گفت جاهدوا لنا نگفت زیرا چه در فی شدت اتصالی است که لازم اینست زیرا چه او برای ظرف را است و اتصالی که ظرف را با مظروف است لام را در خصائص این اتصال نیست فینا ای لاجلنا لَنَهْدِيَنَّهُمْ لام آورد برای تاکید را و دوم نون تاکید آورد این لام تاکید با نون ثقیله در نهایت اهتمام و تاکید باشد سُبُلَنَا گفت سبیلنا نگفت یعنی هرکه برای ما در راه ما مجاهده بیند ما او را در راهها نمائیم اکنون لَنَهْدِيَنَّهُمْ اضافت بخویش کرد ما او را راه نمائیم راه خاصی از ان خویش از جمله این بیان این معلوم شد ثبوت حکم بتحقیق زیرا چه جمله اسمیه آورده است و برین تواکید موکد کرده است دلیل کند هرکه در راه او مجاهده بیند البته ما او را راه خویش نمائیم و او را ضایع نکنیم قوله اخبرنا علی بن

احمد الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید الصفار رحمه الله قال حدثنا العباس بن الفضل الاسقاطی رحمه الله قال حدثنا ابن کاسب رحمه الله قال حدثنا ابن عیینة رحمه الله عن علی بن زید رحمه الله عن ابی نضرة رحمه الله عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال سئل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن افضل الجهاد قال کلمة حق عند سلطان جابر فدمعت عینا ابی سعید ابو سعید خدری رحمہ اللہ میگوید از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند بہترین مجاہدہ ہا کدام است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود بالاترین مجاہدہ اینست سخنے راستے تا بتے بروے بادشاہے ظالمے بگویند این گفتار انواع است یک نوع اینست بروے او ایستادہ شوند سوے افعال وقبیح اعمال او بروے او گویند کہ چنین میکنی وچنین میکنی فردا ترا اگر فتاری است نیکو گفتارے است این در قایل توتے باید صولتے وشوکتے باید وار سرحان وجہان خاستہ باید زیرا چہ تا آن ظالم بروجہ کند و دمعت عینا ابو سعید وابو سعید گریست او چہ معنی داشت یعنی اگر من بدین مقام گرفتار شوم بر سلطان جابر توانم گفت یا نہ و دیگر طریقہ گفتن با ایشان اینست کہ حکایتے گویند از خلفا وامرائے تا تقدم کہ بریشان چنین وچنین گفتند وایشان بحلم واناۃ پیش آمدند و دیگر بدین معاملہ ذکر خیر تو در صیت وبسیط شود قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول من زین ظاهره بالمجاهدة حسن الله سرائره بالمشاهدة قال الله عز وجل والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا ابو علی دقاق رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ ظاہر

خویش را بمجاہدہ آراست خدائے تعالیٰ باطن او را بمشاہدہ آراست بتوان دانستن
بغیر مجاہدہ کارے بسر نیست شیخ ابوعلی رحمہ اللہ این آیت را والذین جاھدوا
تطبیق داد وصریح برائے آں معنی راست کہ شیخ آورد قولہ واعلم ان
من لم یکن فی بدایۃ صاحب مجاھدۃ لم یجد من ھذہ الطریقۃ
شمۃً شیخ میفرماید ہر کہ در بدایت حال مجاہدہ نہ بیند شمہ بوے ازین رہ نیابد
شیخ بدایت حال را قید کرد دلیل بریں کرد شاید در آخر حال و در نہایت بدین
حد نماید قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت اباعثمان المغربی رحمہ اللہ یقول من ظن انہ یفتح علیہ
شیٔ من ھذہ الطریقۃ ویکشف لہ عن شیٔ منہ الا بلزوم المجاھدۃ
فھو غلط ہر کہ گمان برد کہ کسے را فتحے و کشفے ازین راہ چیزے شود و لازم نماند
مجاہدہ پس آں غلط است در حق او این بیت درست آید بیت

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی این رہ کہ تو می روی بترکستانست

قولہ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمہ اللہ یقول من
لم یکن لہ فی بدایتہ قومۃ لم یکن فی نہایتہ جلسۃ ہر کہ
در اول کار قومہ نباشد یعنی قیام بحق این کار نباشد بشرط مجاہدہ و ریاضت
نبود او در قعدہ صدق جلسہ و شستی بقرار نیابد قولہ وسمعتہ یقول قولھم
الحرکت برکۃ حرکات الظواھر توجب برکات السرائر و
این گفتہ اند برکت در حرکت آنست کہ در باطن ہم او را اثرے و برکتے
باشد ظواہر ہمہ حرکات است ہر کرا این جنبش باشد او را مزیدے در باطن باشد
قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت احمد
بن علی بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن علویہ

رحمه الله يقول قال ابو يزيد رحمه الله كنت ثنتى عشرة سنة
حدادنفسى وخمس سنين كنت مراة قلبى وسنة انظر فيما
بينهما فاذا فى وسطى زنار ظاهر فعملت فى قطعه ثنتى عشرة سنة
ثم نظرت فاذا فى باطنى زنار فعملت فى قطعه خمس سنين انظر
كيف اقطع فكشف لى فنظرت الى الخلق فرايتهم موتى فكبرت
عليهم اربع تكبيرات ابو يزيد رحمة الله ميگويد دوازده سال در كوشش
نفس خويش بوده ام والبته اورا بے احداد نميگذاشتم وپنج سال آئينه دل خود بوده
ام يعنى البته هرچه در دل من بودے آنرا بخود باز ميگردانيدم ودران نظرے
صائب ميكردم ويك سال ميان نفس وميان دل مى ديدم بعد آن زنارے
ظاهر ميان ايشان ديدم يعنى هريكے با ديگرے مرتبط بود هيچ يكے از ديگرے
خالص نشده بود پس قصد كردم ودر عمل كوشيدم دوازده سال كه آن زنار را
ببرم يعنى از ميان ايشان كدورت برود وصفا ويگانگى شود ديدم در باطن من
زنارے ديگر است در برين آن زنار هم پنج سال مشغول بودم در اين فكر بوده ام كه
چونه ببرم اين را بعد آن پرده كه بود در تن من آن پرده از من خاست خلق همه
را مرده ديدم يعنى نفس را ودل را وزنار ظاهر وباطن را همه را نيست ونابود ديدم
پس چهار تكبير گفتم وهمه را وداع كردم تا آنكه اين نشد كه همه را نيست ونابود ديد
بحقيقت كار رسيدن نبود وجود هريكے زنار ميدانست غرض حكايت اين دا
چندين مجاهده است وچندين مشقت وچندين زنار را قطع بايد كرد تا آنگه ره
رسد قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمى رحمه الله يقول
سمعت ابا العباس البغدادى رحمه الله يقول سمعت جعفرا رحمه الله
يقول سمعت الجنيد رحمه الله يقول سمعت السرى رحمه الله

یقول یا معشر الشباب جدوا قبل ان تبلغوا مبلغی فتضعفوا و تقصروا کما قصرت وکان فی ذلک الوقت لا یلحقه الشباب فی العبادة جنید رح میگوید سری رحمہ اللہ گفتے اے گروہ جوانان جہد کنید و مجاہدہ بینید و بر کارے جد باشید پیش از انکہ آنجا برسید کہ من رسیدہ ام پس ضعیف شوید و تقصیر در عمل کنید چنانچہ من تقصیر میکنم و دران وقت از ہم جوانان در عمل بیشتر بود یعنی ریاضت و مجاہدہ مطلوب کلی است قوله وسمعته یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت عبد العزیز النجرانی رحمه الله یقول سمعت الحسین القزاز رحمه الله یقول بنی هذا الامر علی ثلاثة اشیاء ان لا یاکل الا عند الفاقة ولا ینام الا عند الغلبة ولا یتکلم الا عند الضرورة سہ چیز ضرورت این کار است طعام نخورد مگر بعد فاقہ و نخسپد مگر آنکہ غلبہ خواب بر و قوت آورد و سخن نگوید مگر بضرورت ضرورت چیزدانی برائے وضوء اطلبد و سخنے کہ برائے خدائے را باکسے گوید و ہم چنین آنچہ لابدی باشد مرد ہذیان گو و بسیار گو نباشد قوله وسمعته یقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله یقول سمعت محمد بن حامد رحمه الله یقول سمعت احمد بن خضرویه رحمه الله یقول سمعت عن ابراهیم بن ادهم رحمه الله یقول لن ینال الرجل درجة الصالحین حتی یجوز ست عقبات اولها یغلق باب النعمة ویفتح باب الشدة والثانی یغلق باب العز ویفتح باب الذل والثالث یغلق باب الراحة و یفتح باب الجهد والرابع یغلق باب النوم ویفتح باب السهر والخامس یغلق باب الغنا ویفتح باب الفقر والسادس

یغلق باب الامل ویفتح باب الاستعداد للموت سلطان ابراہیم ادہم
رحمہ اللہ فرمودہ است مرد در دو مرتبہ صالحان حضرت نیاید تا از شش عقبہ
نگذرد اول در نعمت و تن آسانی بر خود بندد و در سختی را بر خود کشاید و دوم باب
عزت و جاہ کہ میان مردمان شدہ است ببندد و در خواری را بر خود بکشاید خود را
چیزے نداند و خود را بمرتبۂ ننہد و خود را از کسے بہتر نداند و سیوم در راحت بندد
و در مشقت بکشاید ہماں سخن است اما آنجا راحتے مخصوصے تن آسانی گرفتہ
ام و چہارم اینست در خواب را بندد و در بیداری را بکشاید بدان اضطراب و
قلق باشد و بدان اضطراب و شوق باشد کہ ہمہ شب [illegible] گرد او نگردد و ہمہ
شب بخیال یاد محبوب باشد و پنجم در تونگری بندد و در درویشی [illegible]
امید حیات را بندد این کہ بداند فردا زندہ خواہم ماند [illegible]
این امل را از خویش بدور کند و در ساختگی مرگ را بکشاید چوں باشد [illegible]
این دم تحمل مرا مرگ خواہد آمد او چہ ساختگی کند بران صفت ماند این ہمہ کہ سلطان
ابراہیم رحمہ اللہ فرمود شیمۂ این طائفہ است نشان و امارت ایشان ہمین است
خصوص در ابتداے کار قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی
رحمہ اللہ یقول سمعت جدی اباعمرو بن نجید رحمہ اللہ
یقول من کرمت علیہ نفسہ ھان علیہ دینہ ہر کہ نفس او برو
عظیم و بزرگ شد دین او برو خوار شد او براے عزت نفس را چیزہاے خواہد
کرد کہ ہوان دین او خواہد شد قولہ وسمعتہ یقول سمعت منصور بن
عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت اباعلی الرودباری رحمہ اللہ
یقول اذا قال الصوفی بعد خمسۃ ایام انا جایع فالزموہ السوق
وامروہ بالکسب ابوعلی رودباری رحمہ اللہ فرمودہ است اگر صوفی بعد

پنج روز بگوید مرا گر سنگی گرفتہ است او را لازم شوید کہ بازار برود و او را فرمائید تا کسبے کند صوفی بر غیب شستہ و غیب تا کے از غیب آید و او در پنج روز از پا در آمد تا دست در شکایت و اظہار نہاد او چہ لایق تصوف است او را بگوئید در بازار رود و کسبے کند بخور و قولہ و اعلم ان اصل المجاہدۃ و ملاکہا قطع النفس عن المالوفات و حملہا علی خلاف ہواہا فی عموم الاوقات این سخن را من قبل گفتہ ایم شیخ ہماں را در ذیل میفرماید اصل این مجاہدہ و مبنائے کار او و ملاک رہ او باز داشتن نفس از مالوفات است یعنی تا آنکہ از مالوفات نگذشت او شیر خوارہ است بعد آنکہ از مالوفات گذرد ایام فطام باشد گوئی از شیر جدا شد و حامل شوند او را بر خلاف ہوائے او در کل احوال حامل شوند و معنی آنست یکے آنکہ خلاف ہوائے را بر و بار کنند یعنی زیر بار خلاف ہوا کنند و دوم حامل شوند او را بریں آرند قولہ و فی النفس صفتان انہماک فی الشہوات و امتناع عن الطاعات فاذا جمحت عند رکوب الہوی نجب کبحہا بلجام التقوی و اذا حرنت عند القیام بالموافقات نجب سوقہا علی خلاف الہوی و اذا اثارت عند غضبہا فمن الواجب مراعات حالہا و در نفس دو صفت جبلی است البتہ از طاعت گریزان باشد و میلے سخت دارد در شہوت ہا ہر چہ شود شوکو او را در مخالفت لذتے ہست اگر جموحی کرد یعنی سرکشی نمیکند ہوا را حمل کردن نمید ہد واجب باشد کہ عنان او را بلگام تقوی بگردانند عجب سخنے است این نزدیک ما این را در سخنہا مصادرہ بر مطلوب گویند او امتناع ہم از طاعتہا کردہ و شما می فرمائید تقوی را لگام او کنند تا او در رہ آید او ہم ازاں گریختہ است تدبیرے دیگر کنند تا او بتقوی آید و چوں خرونی کند در اقامت طاعت چنانچہ اسپے سرکش باشد در رہے کہ میرانند نمی رود البتہ

منحرف وکژمی رود واجب باشد کہ اورا برخلاف ہواے اورانند یعنی البتہ اورا
سخت گیرند و بر ہواے او رفتن ندہند و عادت برخلاف ہواے او کنند چنانکہ
کحال خواہد چشم راکہ پردہ بروے دویدہ است قدحے کنند و او بدین سر
نمی نہد ستم گیرند و بدو زور کنند و چشم اورا قدح کنند تا بصحت و دیدن اشیا باز
آید و چوں ثوران کند بشورد وقتے کہ خواہند اورا ببندند واجب این باشد
کہ البتہ برو قدرے نرمی کنند تا او قائم ماند و ضایع نشود کہ با وے ہم کارے
ہست قولہ فما من منازلۃ احسن عاقبۃ من غضب یکسر سلطانہ
بخلق و یخمد نیرانہ برفق ہرچہ ازان سو آید بہ ازان نباشد کہ اگر غضبے بخلق حسن
بود سلطان اورا و صولت قوت اورا بخلق بشکند اگر خلق یکے از حلم است
اما اینجا حلم بایستے و نیران اورا و آتش غضب اورا آہستہ ترے فرو آرند قولہ
واذا استحلت شراب الرعونۃ فضاقت الاعن اظہار مناقبہا
والتزین لمن ینظر الیہا ویلاحظہا فمن الواجب کسر ذلک علیہا
واحلالہا بعقوبۃ الذل بما یذکرہا من حقارۃ قدرہا وخساسۃ
اصلہا وقذارۃ فعلہا و چوں نفس رعونت را عادت گرفت و شیرین شد
و او تنگ آمدہ است البتہ میخواہد بزرگی خود را پیدا کند و بیاراید خود را در نظر
کسے کہ او می بیند چنانچہ مردمان بق بق را دیدہ در خیال خود خود را چیزے
تصور کنند خود را در مرتبہ نہند بدیں وہم و خیال گرفتار و این را کارے دانستہ
پس طالب را واجب باشد کہ این وصف را بشکند و فرود آرد او را بر آستانہ
خواری بتذکیر تحقیر اندازۂ او تو کیسی و چیستی از چہ و بچہ باز خواہی [illegible]
ندرت فانی و زائلے لا یعبأ بہ و ہر دو از احتیاج بشری کہ دارد ہم بدان فکرے و از
کنند قولہ وجہد العوام فی توفیۃ الاعمال وقصد الخواص

تصفیۃ الاحوال فان مقاساۃ الجوع والسہر سہل یسیر ومعالجۃ الاخلاق والتنقی عن سفسافہا صعب شدید عوام را مجاہدہ ہمین است توفیت افعال بکنند یقین آن مقدار کہ مامور ایشان ست آن بواجبی بجا آرند و خواص را تصفیۂ احوال حالاتے کہ بر ایشان طاری شود آن بحسب مطلوب ومحبوب باشد ومرغوب ارواح واشباح باشد زیرا چہ این کہ شب بیدار باشند وطعام کم خورند والبتہ گرسنہ باشند این سہل است ہر عامی کند اما تبدیل وتہذیب اخلاق دشواری دارد چنانچہ ہمت سفساف ببلندی خصوص کسے کہ اعتیاد شدہ باشد بران ولذت [illegible] یافتہ باشد قولہ ومن غوامض افات النفس رکوبہا الی [illegible] من تحتی منہ جرعۃ حمل السموات والارضین مثلا علی اشفارہ وامارت ذلک انہ اذا انقطع ذلک الشرب آل حالہ الی الکسل والفشل ویکے ازان آفات وعیوب نفس کہ بر بسیاران خفی است میل او بمدح خلقان است بسیاران نماز گذارند در مجامع ومحافل ونوافل مطول مردمان نظر کنند والبتہ بر آن معتقد شوند کہ مرد صالح ومرد مصلی است نوافل بسیار میگذارد ہمبرین قیاس بذلے وتحملے وتقلیل طعامے آنکہ او مبتلا بمدح باشد کہ مردمان او را نیک گویند آن کسے است کہ ہفت آسمان وزمین را بر موے پلک برگیرد برائے یک شاد باشی را برائے امثال این حکایتہا بسیار است [illegible] است ونشان این مرد چنین باشد در محضر ومنظر مردم کارہائے کند کہ ممدوح خلق باشد وہر کسے را بعزت دست دہد وچون بخلوت شود کہ بینندۂ را نظر نیست آن قدر قیام وآن قدر اہتمام در کار نکند قولہ وکان بعض المشائخ یصلی فی مسجدہ فی الصف الاول سنین کثیرۃ فعاقہ یوما عن الابتکار الی المسجد عایق فصلی فی الصف الاخیر فلم یرمدۃ

فسئل عن السبب فقال کنت اقضی صلوۃ کذا وکذا سنۃ صلیتہا وعندی انی مخلص فیہا للہ عزوجل فداخلنی یوما تاخری عن المسجد من شہود الناس ایای فی الصف الاخیر نوع خجل فعلمت ان نشاطی طول عمری انما کان علی رؤیتہم فقضیت صلوتی

بعضے از پیران صلحا سالہاے بسیار نماز در صف اول گذاردے پس مانعے آمد او را روزے و نتوانست در وقت صبحے کہ در صف اول بایستد ضرورت در صف آخر گذارد و سپس آں دیر باز او را ندیدند از موجب اختفاے او پرسیدند گفت قضا میکردم نمازہاے کہ چندین سال گذاردہ ام سبب آنکہ من می دانستم کہ اینکہ مداومت دارم در صف اول مرا خلوص نیت است [illegible] آنکہ من در صف آخر آمدم نماز گذاردم خجالتے شکل در دل من آمد کہ مردمان [illegible] گویند کہ من سالہا در صف اول نماز گذاردم امروز پس افتادم پس دانستم کہ آن نشاطے کہ در صف اول می گذاردم نبود آن مگر آنکہ بران نظر خلق است پس آن قدر نمازہا گذاردہ بودم باز گردانیدہ بودم زیرا چہ اخلاص خالص نیافتم نیکو حکایتے است ایں اما حال جماعت او چہ بود مگر ہم در خانہ جماعت داشت انگہ اختفا چہ معنی دارد یعنی اختفا از مزاحم خلق کرد و این قدر جملہ [illegible] سبب این باشد کہ من سالہا با نفس استقامت دادہ بودم کہ نماز در [illegible] گذاردم و خجالت از نفس خود آید این خجالت ممدوح باشد نہ مذموم و دیگر اگر مردم در کارے از ہمکاران خود پس افتد او را ازین پس افتادگی خجالت [illegible] ریا نباشد این خجالت از پس افتادگی ہمت خود باشد قولہ [illegible] عن ابی محمد المرتعش رحمہ اللہ انہ قال حججت کذا حجۃ علی التجرید فبان لی ان جمیع ذلک کان مشوبا بحظی ذلک ان والدتی سالتنی [illegible]

یوما ان استسقی لهاجرة ماء فثقل ذلك علی نفسی فعلمت
ان مطاوعة نفسی فی الحاجات کانت لحظ وشرب لنفسی اذ لو
کانت نفسی فانیة لم یصعب علیها ما هو حق فی الشرع ابو محمد
مرتعش رحمہ اللہ میگوید چندیں بار حج را بجا آوردم بر تجرید یعنی بے آنکہ ساختگی زاد
وراحلہ کنم وبے آنکہ رفیقے وصحبت قافلہ باشد آخر امرا معلوم شد کہ ان حظ
نفس من بود واز بقیۂ انیت من بود زیرا چہ مادر من روزے سبوے آب طلبید
بر من آں گراں آمد پس دانستم کہ نفس من با من در حجہا موافقت آں مشوب بحظ
من بود ونفس من فانی نگشتہ بود زیرا چہ اگر نفس من فانی گشتہ بودے در حقوق
رحمہ چارہ ما بیت کردے چنانچہ آمدہ است پس دانستم کہ آن مشوب بحظ نفس بود
اکنوں ازیں فنا چہ مراد است فنائے ذات یا فنائے صفات اگر نہ فنائے
صفات آری سہل آید اما اگر فنائے ذات است باو مے مطالبہ نیست قوله
وکان امراة قد طعنت فی السن فسئلت عن حالها فقالت کنت
فی حال الشباب اجد من نفسی اهواء اظنها قوة الحال فلما کبرت
زالت عنی فعلمت ان ذلك کان قوة الشباب فتوهمتها حالا
عورتے عمرے دراز بے داشت اورا از حال او پرسیدند یعنی در جوانی چگونہ
ودر پیری چگونہ گفت من در ایام جوانی خود احوال سنیہ مرضیہ می یافتم ودر عبادات مشقات
مشقت نشاط می دیدم در خود تصور میکردم بعد آنکہ امروز بزرگ شدم عمر بر آمد
آن احوال فرو شد دانستم کہ آن ہمہ گذاشتہا از خاصیت جوانی واز نشاط تازگی
عمر بود اکنوں اینجا دو احتمال است یکے آنکہ آن قدر کہ بود آن نماند زیرا چہ شوق
واشتیاق کم شد یا آنکہ آں قدر ہست لکن لذت آن نمی یابد در نماز لذت بودے
آن نمی یابد باین حکایت از بزرگے ہم منقول است ہم از مشائخ طبقات قوله

سمعت الشیخ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول ما سمع ھذہ الحکایۃ
احد من الشیوخ الا رفقوا بھذہ العجوز وقالوا انھا کانت منصفۃ رفقوا
ابو علی دقاق رحمہ اللہ میگوید حکایت آن عورت مشائخ شنیدند رفقے و شفقتے
برو کردند و گفتند عورتے بانصاف بود آرے ایشان تجربہ در خویش کردہ اند
می دانند کہ آرے ہمان روز پیش می آید کہ عورت را بود **قولہ** سمعت محمد
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان
رحمہ اللہ یقول سمعت یوسف بن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت ذا النون المصری رح یقول ما اعز اللہ عبداً بعز ھو اعز لہ
من ان یذلہ علی ذل نفسہ وما اذل اللہ عبدا بذل ھو اذل
لہ من ان یجیبہ عن ذل نفسہ یوسف رح میگوید کہ ذوالنون رح گفتہ است
خداوند سبحانہ نہ ہر بندہ را کہ بعزے عزیز کردہ است و او عزیز تر است ازین کہ او
آن کار کند کہ دلیل بر ہوان نفس او باشد و ہر کرا خدائے تعالی بخواری خوار
کردہ است داو ذلیل تر ازانست کہ بذل خویش محجوب ست **قولہ** وسمعتہ
یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابراھیم الخواص رحمہ اللہ یقول ما ھالنی شئ کما رکبتہ ابراہیم
خواص گفتہ است رحمہ اللہ ہیچ کارے دشوارے ہائلے پیش نیامدہ است
مگر آنکہ را کب شدہ ام او را **قولہ** وسمعتہ یقول سمعت عباد اللہ
الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الفضل رحمہ اللہ
یقول الراحۃ ھو الخلاص من املی النفس محمد فضل رح گفتہ است
راحت وزین است کہ امان از شر نفس شود **قولہ** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن
رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول

سمعت ابا علی الرودباری رحمہ اللہ یقول دخلت الافۃ من ثلثۃ سقم الطبیعۃ وملازمۃ العادۃ وفساد الصحبۃ فسالتہ ما سقم الطبیعۃ فقال اکل الحرام فقلت ما ملازمۃ العادۃ قال النظر والاستماع بالحرام والغیبۃ قلت فما فساد الصحبۃ قال کلما ھاج فی النفس شھوۃ تتبعھا رودباری رحمہ اللہ گفتہ است آفت سالک صوفی کہ موجب حرمان او شود سہ چیز است سقم طبیعت مرض طبیعت چہ باشد کہ او کارے عظیم نتواند کرد مجاہدات وریاضات را بسر بردن نتواند و ملازمت العادۃ وآنچہ عادت بران است ورسمے کہ از آن بشریت است ملازمت ہم بدان کند وفساد الصحبت وصحبتے ناشائستہ باشد اخوان سوء وخلان قبیح الاعمال از و پرسیدم سقم طبیعت چیست او موجب را بیان کرد وآن خوردن حرام است آنچہ من گفتم سخن از اصل سقم طبیعت این موجب آنست پرسیدم ملازمت عادت چیست گفت نظر طرف ناشائستہ باشد واستماع سخنانے کہ در آن غیبت باشد ولہو نفس باشد پرسیدم فساد صحبت چیست ہر بار کہ حاجت نفس شود تو پیروی آن کنی ہر چہ خواہد تو خواہی مباشر آن شوی نفس از ہمہ کسان نزا نزدیک تر وصاحب تر است او حاجتے بہوائے خود خواہد تو پس آن روی ہر آئینہ موجب آفت باشد اما اخوان سوء وخلان صحبت عنایت کردہ ایم وقایل نفس را میگوید بباید دانست کہ نفس میل بجنس بخود بیشتر دارد از میل بچیزے دیگر چو اخوان ویاران اشرار باشد ہر طرفے کہ نفس بود ہر آئینہ کشادکنان سوئے ایشان رود تو پیروی او کنی ہر آئینہ موجب آفت باشد قولہ وسمعتہ یقول سمعت النصل آبادی رحمہ اللہ یقول سجنک نفسک فاذا خرجت منھا وقعت

فی راحت الابدیۃ بندیخانہ تو نفس تست چو ازان خلاص یافتی راحت
ابدیافتی قولہ وسمعتہ یقول سمعت محمد الفراء رحمہ اللہ
یقول سمعت ابا الحسن الوراق رحمہ اللہ یقول کان احکامنا
فی مبادی امرنا فی مسجد ابی عثمان رحمہ اللہ الایثار ربما
یفتح علینا وان لا نبیت علی معلوم ومن استقبلنا بمکروہ نکرمہ
لا ننتقم لانفسنا بل نعتذر الیہ ونتواضع لہ واذا وقع فی
قلوبنا حقارۃ لاحد قمنا بخدمتہ والاحسان الیہ حتی یزول
ابوالحسن وراق رحمہ اللہ میگوید کار ما در اول حال این بود در مسجد ابو عثمان رحمہ اللہ
می بودیم ہرچہ بر ما رسیدے ایثار می کردیم و ہرگز شب بر معلومے و معینے
نمی خفتیم یعنی فردا چنین چیزے خواہد رسید چنین خواہیم خورد و چنین خرج خواہیم
کرد این دو معنی احتمال دارد یا شخصے معینے ایثار کردہ است کہ فردا چنین چیزے
خواہد آورد خواہم خورد ہرگز بران اعتماد شب نخفتند یا از حال مردم این معلوم
شد کہ فردا چنین چیزے خواہد رسید خواہم خورد احتمال دوم این معلوم و محقق
است کہ خداوند تعالی فرمودہ است وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ
رِزْقُهَا بر اتکال این مضمون اعتماد نمی کردند و برین نمی بودند کہ او رزق خواہد داد
ما خواہیم خورد بلکہ برین می بودند کہ او رزق نخواہد داد ما خواہیم مرد بگرسنگی این اتکال
بر رزق نیست این اتکال بر خدا است این سخن احرار ست سخن ابرار نیست
و ہر کہ بر ما بمکروہے پیش آمدی بسبے یا باہانتے و امثال این او را اکرام میکردیم
و از کردۂ نفس خویش برو انتقام نمی کردیم یعنی بظاہر مکافات و مجازات نبودے
و بباطن بدخواہی نہ بلکہ عذر او میخواستیم و تواضع میکردیم پیش او عذر میخواستیم
یعنی میگفتیم ازین عزیز اینچنین ہا نیاید این مرد بزرگ است اوصاف جمیلہ

دارد نمیدانیم این از وچون در وجود آمده است نادره در حکم معدوم است
و دیگر میگفتیم ترا توبه نیست شومت گنه ما است که این گفتار تو مکافات گنه
ما کرده است و کفارت زلات ما شده است برای هر یکی را حکایت ها
لطیف است اما گفتن زیادت باشد قوله وقال ابوحفص رحمه الله
النفس ظلمة کلها وسراجها سرّها ونورسراجها التوفیق فمن
لم یصحبه فی سرّه توفیق من ربه کان ظلمة کلها ابوحفص رحمه الله گفته است
نفس همه تاریک است چنانچه شبی تاریک باشد یا حجره در بسته تاریک باشد وچراغ
این تاریکی در دل اوست وروشنائی آن چراغ توفیق است اگر دل موفق شد
بطاعت خدا یا دداشت حق پس آن تاریکی رفت ودرونه او روشن گشت پس
هرکه این توفیق نیابد او را تاریکی در تاریکی باشد قال الاستاذ الامام
ابوالقاسم رضی الله عنه معنی قوله وسراجها سرّها میفرماید که چه مراد است مراد ازین سر اینست آن سری
که میان بنده وخدا است که بدان نفس شناخته می شود وآن محل اخلاص اوست وبدان
سر می داند که وجود حادثات بالله است به سبب نفس او ونه از نفس اوست تا از
حول وقوت خویش بری باشد بداند که همه از وست ودائم همچنین باشد بعد آن چه
توفیق یابد از شر نفس خویش اعتصام باید بخدا پنه گیرد هرکه توفیق نیابد علمی که او را بنفس
او شود یا بر ب شود او را نفعی نکند نیکو سخنی است که شیخ فرمود عارفانه ومحققانه گفت

اما او نفس را ظلمۃ کلہا گفت دران محلے کہ نفس عبارت از ہمہ تاریکی است
سرے کہ میان خدا و میان بندہ است چہ نسبت دارد و این سر بغیر عنایت و بغیر توفیق
چو نہ دست دہد نکو سخنے است اما این اشکال دارد قولہ ولہذا قال الشیوخ
من لم یکن لہ سر فہو مصر ہر آئینہ ہر کہ سر او بجلا و صفا نباشد او کسے کے است
کہ بحرمان و بعد مصر باشد قولہ وقال ابو عثمان رحمہ اللہ لا یری احد
عیب نفسہ وہو یستحسن من نفسہ شیئا وانما یری عیوب
نفسہ من یتہمہا فی جمیع الاحوال ابو عثمان رحمہ اللہ گفتہ است نمی دانم
این عثمان کدام است مکی مراد است یا حیری مراد است یا مغربی ہیچ یکے عیب نفس
خود را نہ بیند و نداند و حال اینست کہ او کسے است شئے را از نفس خویش استحسان میکند و عیب
نفس کسے بیند ہر کہ جمیع احوال متہم بر نفس خود باشد اگرچہ او اطاعت و عبادت کند
متہم باشد برو تا براے چہ می کند قولہ وقال ابو حفص رحمہ اللہ ما اسرع
ہلاک من لا یعرف عیبہ فان المعاصی برید الکفر چہ شتاب است
براے ہلاک نفس خود را کسے کہ عیب نفس خود را نشناسد زیرا چہ معاصی برید
کفر است یعنی البتہ معاصی بکفر رساند و نشان کفر میدہد از انچہ ہر دو بے فرمانی خدا
است چو یکجا نفس قدم در بے فرمانی نہاد عجب نباشد کہ در دوم ہم کشد زیرا چہ
الذنب تجر الی الذنب والطاعۃ تجر الی الطاعۃ و دیگر دل بمثابہ آئینہ باشد
اگر این را اہمال کنند آئینہ دل بمثال تابہ شود و این را بالا نویسانیدہ ام قولہ و
قال ابو سلیمان رحمہ اللہ ما استحسنت من نفسی عملا فاحتسبت
بہ ہیچ عملے نیک نکردم کہ آن را احتساب از نفس کردم قولہ وقال [illegible]
رحمہ اللہ ایاکم وجیران الاغنیاء وقراء الاسواق وعلماء الامراء
بر شما باد کہ احتراز کنید از ہمسایگی توانگران بسبب چند معنی یکے آنکہ ایشان اغنیا باشند

صفت
وتر افقیر بینند شاید از ایشان ترک خصمے برسد و فقیر را این صورت کردن و برین
بودن دلیل بر عدم صبر و عدم تقوی فقر است و دیگر مرد فقیر اغنیا را تمتع و ترفع بیند
بحتمل نفس او نظر بران کند و شکستہ شود و دمے سردے برآرد پس ایں عیبے
در فقر او شود و ازان مزید باز ماند و دیگر اہلے و ولدے دارد و غلام و خادم
دارد و ایشان بدیہا شکستہ شوند و دیگر احتراز کند از علمائے کہ در بازار گردان باشند
چنانچہ دیدہ منعلمان باشند و ستارے بندند و نقشے دراز کنند و آستین ہا
فراغ فراغ یک دو جزوے دران آستین پیش دوکان طباخان و قصابان نخنے
میکنند و سلمنا ولئن سلمنا ولا نسلم در کار می کنند و احتراز کنید ازان
دانشمندانے کہ در صحبت ملوک باشند نعوذ باللہ من شرھم اکثر ایشان را
این حال است البتہ نخنے گویند کہ دران تطریب نفوس امرا باشد و ہر شرے
کہ ایشان میکنند تزئین آن پیش ایشان می کنند برائے آنکہ چیزے دنیائے
وصدقۂ از ایشان برسد قولہ وقال ذوالنون المصری رحمہ اللہ
انما دخل الفساد علی الخلق من ستۃ اشیاء ضعف النیۃ
بعمل الآخرۃ والثانی صارت ابدانہم رھینۃ لشھواتہم
والثالث علیہم طول الامل مع قرب الاجل والرابع آثروا رضاء
المخلوقین علی رضاء الخالق والخامس اتبعوا اھواءھم ونبذوا
سنۃ نبیہم صلوات اللہ علیہ وراء ظھورھم والسادس
جعلوا قلیل زلات السلف حجۃ لانفسہم ودفنوا کثیر
مناقبہم این کہ خلق از حق محروم ماندند و نفس ایشان از درون فاسد گشت
چنانچہ تخمے گندہ شود کہ او را بکارند از وچیزے نروید از شش چیز است یکے
نیت ضعیف باشد در عمل آخرت عملے کنند و صدق نیت نباشد دوم

نفوس ایشان بشہوات ظاہر ایشان گروگان ماندہ است ابدان گفتہ است
برائے آن را شہواتے کہ در ظاہر نفس است اکلے و شربے و غیر آن بدان ماندہ
است و سیوم با آنکہ اجل نزدیک است بہمت مع ہذا امید حیات دراز کنند
و چہارم رضائے بندگان اختیار کردند بر رضائے خدا بدانچہ یار و برادر و مادر و
پدر و زن و فرزند و ملک و بادشاہ خوش شود آن اختیار می کنند و رضائے خدا
ترک میکنند و پنجم آفت اینست ہواہائے خویش را پیش گرفتند و سنت پیغمبر
خویش را پس پشت انداختند و ششم اینست زلتے کہ از سلف زادہ است
آن را پیش گرفتند و برائے زلات و معاصی را حجت ساختند و آنچہ مناقب
سلف است آنرا ترک آوردند

قولہ (۳) باب الخلوۃ والعزلۃ

یکے از عزیمات امور متصوفہ اختیار خلوت است در ظاہر اختلاط مردم
بگذارند و تنہا باشند آنجا کہ کسے نباشد اگرچہ او کار تو مزاحمتے دہد یا ندہد اما وجود
او مزاحم باشد و خلوت در باطن کنند دل را از وہمیات و خویلات باز آرند
و جز یک وجود در سینہ ایشان نماند تنہا ماندن ظاہرا و باطنا از لابدیات کار ایشانست

قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا
احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا عبد العزیز
بن معویۃ رحمہ اللہ قال حدثنا القعنبی رحمہ اللہ
عبد العزیز ابی حازم رحمہ اللہ عن ابیہ [illegible]
بن بدر الجہنی رحمہ اللہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان من خیر

معایش ن معاشر الناس رجل اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ عز
وجل ان یسمع قرعۃ او ھیعۃ کان علی متن فرسہ یبتغی الموت
مظانہ ن رجلان او القتل فی مکانہ ن او رجل ن فی غنیمۃ لہ فی راس شعفۃ من
ھذہ الشعاف او بطن وادی من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ
ویوتی الزکوۃ یعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس
الا فی خیر شیخ رحمہ اللہ مقدم حدیث رسول اللہ کرد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باید و بہترین کسے باشد کہ تنہا ماند بتحقیق مردے کہ بہترین گروہہاے مردم باشد
مردے است کہ عنان اسپ خویش گرفتہ است برائے رہ خداے را اگر
خوفے بشنود یا ہیعتے یا فزعے بشنود او بر پشت اسپ خویش باشد طلب مرگ
کند یا بمیرد یا در مکان خویش قتلے کند اینچنین مردے او بذل نفس خویش کردہ است
و کارے براے خداے اختیار کردہ است اینچنین کسے بہترین مردم باشد
یا مردے کہ چند گوسفند یکے در بادیہ و کوہچہ ہمانجا گوسپندان می چراند و روزگارے
می گذراند و اگر مالے زیادتے می باشد در راہ خدا زکوۃ میدہد و اقامت
صلوۃ میکند و خدا را می پرستد برین صفت تا دولت یقین دریابد یا آنکہ تا آن
زمان می پرستد تا آنکہ یقین در آید موافق مرگ مراد داشتہ اند یقین گویند مرگ
مراد دارند زیرا چہ بعد موت البتہ یقین حاصل می شود کہ حالت ہر یکے چیست
و دیگر یقینے کہ در دین باشد شک و تردد برود قرارے و استقرارے شود آنرا
کہ علم الیقین می نامند اینچنین مردے از میان مردمان نباشد مگر بخیر قولہ الخلوۃ
صفۃ اھل الصفوۃ والعزلۃ من امارات الوصلۃ این کہ تنہا باشد
صفت اہل صفوۃ است یعنی آن کسان کہ تنہا باشند در پے صفوۃ اند یا ایشان
را صفوۃ شدہ است قولہ والعزلۃ من امارات الوصلۃ و اینکہ

کسے تنہا باشد و از مردمان عزلت گیرد نشان آن باشد کہ او را نسبت بوصلت
شدہ است چو گوئی اگر شخصے بعد مقاساۃ التی و اللتیا مقصود و محبوب را
در دام یابد و بر مراد او شود باوے خلوت خواہد یا نہ معاملتے است میان
محب و محبوب آن معاملہ جز بخلوت راست نیاید پس لابدی است محبوب
با محب عزلت گزیند خلوت و عزلت در معنی یکے اند اما خلوت برائے طائفہ
را اختیار گیرد و عزلت برائے طائفہ دیگر را و این بعنایت شیخ است و ہم نسبتے
پیدا کنیم خلوت امر عدمی است و عزلت امر وجودی صفوۃ ہم امرے عدمی
برائے او را نسبتے تمامے بود گفت خلوۃ مر اہل صفوۃ راست باختیار تو ہم باشد
و بغیر اختیار تو ہم باشد و عزلت نباشد مگر باختیار شیخ خلوت و عزلت بیان کرد خلوت
برائے اہل صفوت راست و عزلت برائے اہل وصلت راست باز در تقریر
آنچنان گفت گوئی ہر دو یکے است و در واقع ہمیں می آید گوئی مترادف اند اما
مناسبت برائے بیان شیخ گفتیم قولہ ولا بد للمرید فی ابتداء حالہ
من العزلۃ عن ابناء جنسہ ثم فی نہایتہ من الخلوۃ لتحققہ
با نسمہ قولہ عن ابناء جنسہ یعنی آن کسانیکہ در کارہائے او شریک بودند
و مونس بودند و در نہایت ہم خلوت است حاصلے کہ او دارد تحقق انس با او
بخلوت شود قولہ ومن حق العبد اذا اثر العزلۃ ان یعتقد بالعزلۃ
عن الخلق سلامۃ الناس من شرہ ولا یقصد سلامتہ من یعتقد
شر الخلق فان الاول من القسمین نتیجۃ استصغار نفسہ والثانی
شہود مزیتہ علی الخلق برائے خلوۃ را مواجدے و اسبابے است
یک سبب خلوت اینست کہ خلوت گیرد برائے آنرا کہ خلق از شر او ایمن باشند
یا او از شر خلق ایمن باشد این را قصد نکند زیرا چہ در اول کلام شہود و خواری و

ونیستی نفس است و در دوم شہود وجود مزیت نفس است سخن ہمین است
واگر کسے قصد این میکند کہ من از شر خلق ایمن باشم بدین معنی کہ سبب اختلاط ایشان
کدورتے در نفس افتد و شاید بغیبتے مبتلا گردد نفس مجہول است بر امتزاج و اختلاط
ہم جنسان خویش و آن موجب کدورت و اصطلام اوست اگر بدین معنی او
میگوید کہ از شر خلق ایمن باشم این مزیت او بر خلق نباشد بلکہ اعتصام نفس خود بود
قولہ ومن استصغر نفسہ فھو متواضع ومن رای لنفسہ
مزیۃ علی احد فھو متکبر ہر کہ نفس خویش را از مردمان کمتر بیند او متواضع
باشد و ہر کہ نفس خود را از مردمان بہتر بیند او متکبر باشد قولہ رؤی بعض
الرھبان فقیل لہ انک راھب فقال لا انا حارس کلب ان
نفسی یعقر الخلق اخرجتھا من بینھم لیسلموا منھا حکایت
آرند کسے از راہبان بود او را گفتند تو مردے منقطع زاہدی گفت من زاہد نہ ام
من نگاہبان سگ نفسم زہد و انقطاع من برائے چیزے را نیست مگر برائے
این را کہ من نفسے سگے عقورے دارم مردماں را می گزد خلوت و عزلت گرفتہ ام
برائے آن را تا مردمان را نگزد قولہ ومر انسان ببعض الصالحین فجمع
ذلک الشیخ ثیابہ منہ فقال الرجل لم تجمع عنی ثیابک لیست
ثیابی بنجسۃ فقال الشیخ وھمت فی ظنک ثیابی ھی النجسۃ
جمعتھا عنک لئلا تنجس ثیابک لا لکی تنجس ثیابی شخصے بصالحے
گذشت آن صالح جامہائے خود را گرد آورد چنانچہ کسے از متنجسے متنزہ کند
آن گذرندہ گمان برد مگر از من متنزہ کرد آن مرد گفت من متنجس نہ ام از من چرا
متنزہ میکنی گفت از تو متنزہ نمی کنم اما ترا از خود منزہ میدارم شیخ رحمہ اللہ مصلحت
خلوت و عزلت را ہمین یک بیان فرمود کہ شر خود را از مردمان کفایت کند

ن
اضطلام

یک مصلحت ہمیں باشد مشائخ رضوان اللہ علیہم باجماع این سخن فرمودند کہ مبناے سلوک بر چہار رکن است تقلیل طعام تقلیل منام و تقلیل صحبت انام و تقلیل کلام تقلیل کلام تقلیل صحبت بے اعتزال ازیشان نشود پس این خلوت براے دفع شر خود را نیست براے دفع شر ایشان است بصحبت با خلق مختلف اکتساب اوصاف زدیدہ شود و انصاف باوصاف حمیدہ شود از صحبت حسد خیزد و شہوت خیزد و کبر و غضب و نخوت خیزد و موانست باجنبیت این ہمہ موانع راہ خدا است و دیگر از صحبت صور و اشکال مختلفہ در متخیلہ نقش گیرد در وقت ذکر و مراقبہ دفع آن دشوار باشد و از صحبت مدارات و مداہنہ آید و از صحبت شرکت جبلی و شکایت دارد اما ہمیں مقدار کہ گفتیم بریں قیاس بسندہ باشد پس لابدی براے آن عزلت گزیند قولہ ومن آداب العزلۃ ان یحصل من العلوم ما یصح بہ عقد توحیدہ لکیلا یستھویہ الشیطان بوساوسہ ثم یحصل من علوم الشرع ما یؤدی بہ فرضہ لیکون بناء امرہ علی اساس محکم این قدر کہ شیخ میفرماید این در ادب نمی باید گفت این از فرائض است اول این را تحصیل باید کرد بعد آن اختیار خلوت است شیطان اینجا چہ وساوس کند تزئین و ترویج ہوا کند پیش او یا دل را در تشتت و تفرق اندازد یک مقصد خلوت ہمین است کہ از وساوس مداخل شیطانی عصمت شود و این ہمہ تحصیل ایشان پیش از آنکہ خلوت شنید لابدی است خلوت کسے شنید کہ نفس خود را و دل خود را چنان بکار دارد و چنان مشغول شود کہ فرصت کارے دگر نباشد و اگر نہ براے چہ خلوت شستہ است چو بریں نمط شست شیطان را مدخلے نباشد مرد خلوتی را اگر خضر بیاید یا ابدال و ارواح خلاصہ و فرشتگان بیایند ایشان را مشوش وقت خود شمرد قولہ والعزلۃ فی الحقیقۃ اعتزال الخصال المذمومۃ والتاثیر لتبدیل الصفات لا للتنائی عن الاوطان

ولهذا قيل من العارف قالوا كائن بائن يعنى كائن مع الخلق بائن عنهم فى السّر بحقيقت عزلت اينست كه اوصاف ذميمه را ترک آرد و عزلت تاثير در تبديل صفات دارد و براے تهذيب اخلاق راست نه براے آنست كه از مكانے بمكانے جدا شود و هم اوصاف در وے باشد اما او آن اوصاف آنچنان معتدل كرده است گوئى با او نمانده است غضب با او هست اما صرف فى محله ميكند همبرين قياس اوصاف دگر يعنى كائن مع الخلق بائن عنهم شيخ ميفرمايد كه بود او با خلق همچنان باشد كه با خلق است اما بدل از ايشان جدا باشد پس اينچنين شيخ كه غضب دے وباشد و فى محله صرف كند بصفت غضب با خلق است اما در حرف او باين است براے اين العارف كاين بسيار معانى گفته اينجا همين قدر مناسب بود قوله سمعت الاستاذ ابا على الدقاق رحمه الله يقول البس مع الناس ما يلبسون وتناول مما ياكلون وانفرد عنهم بالسّر ابو على دقاق رحمه الله گفتے آنچه مردمان مى پوشند همان پوش و آنچه ايشان ميخورند همان خور يعنى بصورت ظاهر همچو ايشان باش اما بدل از ايشان جدا باش قوله وسمعته يقول جاءنى انسان وقال جئتك من مسافة بعيدة فقلت له ليس هذا الحديث من حيث قطع المسافات ومقاسات الاسفار فارق نفسك بخطوة وقد حصل مقصودك ابو على دقاق رح گفته است مردے بر من آمد و گفت از دورے آمده ام و مسافت دراز را قطع كرده ام يعنى براے آن را تا شيخ تلقينے كند و ارشادے و تعليمے فرمايد شيخ گفت من او را گفتم فارق نفسك بخطوة نه از مكان خويش جدا شدن غرضے نيست اما از نفس خويش جدا شو يك گامے كه مقصود تو حاصل شد يعنى از هوا با بدر شو با نفس همچو ان كن اگر اين كنى غرض حاصل شود بدين معنى قطع مسافت غرضے حاصل نيست يعنى از نفس بدر شو اگر اين چنين كنى

مقصود تو حاصل شود معنی دیگر تو از نفس جدا شو مقصود حاصل است از وہم دوئی برآ مقصود خود بصفت کشف وجلا است این حکایتے کہ شیخ فرمود کہ او گفت از دور آمدہ ام و شیخ گفت از دور آمدن حاجت نیست از نفس جدا شو بمقصود رسی گوئی شیخ آمدن او را اعتبار کرد و مشقت او را قبول فرمود و تنبیہے و اطلاعے کہ بر مقصود می بایست داد او از دور آمد شیخ مقصود او بدامن او بربست قولہ ویحکی عن ابی یزید رحمہ اللہ قال رائیت ربی فی المنام فقلت کیف اجدک فقال فارق نفسک حکایت ابو یزید رحمہ اللہ آرند شبے حضرت رب را در خواب دید از و پرسید کہ چگونہ یابم خداوند با وے گفت فارق نفسک از خود بیرون آے بمن بہ رس ازیں حکایت این معلوم شد دیدن رب در خواب یا در واقعہ و بیداری عبارت از رسیدن او نیست وجدان او و وصول او چیزے دیگر است و چنین اشارت میکند کہ آن عبارت ازین باشد فناؤک عنک بکلیتک وبقاؤہ بذاتہ بازلیتہ وابدیتہ بصفۃ الفردانیۃ ونعت الوحدانیۃ وقتے کسے گفتہ بود نظم

مرا گفتی بیا بر من ولے بگذار خود خود را اطاعت را نہم گردن ولے شرطے محالے ست

از خود چوں بروں می توان شد و بدیگرے چوں یکے می توان گشت مگر اینچنین باشد من من نہ ام او او ست یعنی ہمو ست قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عثمان المغربی رحمہ اللہ یقول من اختار الخلوۃ علی الصحبۃ ینبغی ان یکون خالیا من جمیع الاذکار الا ذکر ربہ وخالیا من جمیع الارادات الا ارادۃ ربہ وخالیا من مطالبۃ النفس من جمیع الاسباب وان لم یکن بہذہ الصفۃ فان خلوتہ توقعہ فی فتنۃ او بلیۃ ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ خلوت

را بر صحبت برگزیند باید کہ بصفت لزوم و وجوب از جملہ اذکار و افکار خالی باشد مگر ذکر و فکر مقصود آن رب است تعالی ہیچ مرادے نیاید در سینہ جز ہمان یک مراد کہ گفتیم و از جملہ مطالبتے کہ نسبت با سباب دارد نفس ازان خالی باشد ہر سہ شرط با احنت خود اخذت بعنقہا است خلو نفس از جمیع اذکار جز یک ذکر میسر نیست مگر آنکہ از جملہ مرادات یک مراد باشد و کذلک الخلوۃ من الاسباب اگر خلوت برین صفت باشد خوف آن باشد کہ در فتنہ افتد و ببلائے گرفتار شود و از شومت آن کہ نفس آن را از خود دفع نتواند کردن یا تنہا بودن و خالی ازان کار ہمین باز آید **قولہ** وقیل الانفراد فی الخلوۃ اجمع لدواعی السلوۃ و گفتہ اند تنہائی در خلوت داعی بر آرام و آسودگی است **قولہ** وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ انظر انسک بالخلوۃ او انسک معہ فی الخلوۃ فان کان انسک بالخلوۃ ذہب انسک اذا خرجت منہا وان کان انسک بہ فی الخلوۃ استوت لک الاماکن فی الصحاری والبراری یحیی معاذ رازی گفتہ است اگر انس تو بخلوت است و آرام و قرار تو بہ تنہائی است از آنجا برون آئی آن آرام برود و اگر انس باوے است جا ہر کہ باشی او با تو باشد و انس او با تو باشد اگر بلدان و خلوات و صحاری و براری ہمہ برابر باشد خلوت برائے این راست کہ تو ہر جا کہ باشی انس باوے باشد در خلوت شیند این اکتساب کنند گوئی یحیی معاذ رحمہ اللہ بریں اشارت کرد کہ بمجرد خلوت بکار نیاید خلوت باوے شاید **قولہ** سمعت محمد بن حسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول جاء رجل الی زیارہ ابی بکر الوراق رحمہ اللہ فلما اراد ان یرجع قال لہ اوصنی فقال وجدت خیر الدنیا والاخرۃ فی الخلوۃ والقلۃ وشرہما فی الکثرت والاختلاط تخصے

برابوبکر وراق رحمہ اللہ آمد وقت بازگشت عرضہ داشت کرد مرا وصیتے کن ورا
رحمہ اللہ گفت نیکی دنیا وآخرت را در خلوت و در فقر یافتم وشر در کثرت وخلطت
یافتم کہ مردم ذات بسیار شود و اختلاط با مردم باشد قولہ وسمعتہ یقول سمعت
منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت الجریری رحمہ اللہ
وقد سئل عن العزلۃ فقال ھی الدخول بین الزحام وتحفظ سرک من
ان لا یزاحموک وتعزل نفسک عن الاثام ویکون سرک مربوطا
بالحق عزلت انیست میان مردم باشی وتنہا ئی یعنی سر تو با ایشاں نباشد سر تو
با خدا باشد وتن تو با مردماں باشد ہماں سخن است الکائن البائن ونفس را از گناہاں
معزول کنی وسر تو ودل تو بخدا متعلق باشد اما این قدر باید دانست تا بظاہر
خلوت نکند این دولت بباطن میسر نیاید قولہ وقیل من آثار العزلۃ حصل
العزلۃ ہر کہ اختیار عزلت کرد عزت خاصہ او شد لفظ انیست من لہ العزلۃ
کان العزلۃ عزۃ اللہ باشد عزت عند الناس باشد در عزلت ہر دو ہست
قولہ وقال سھل رحمہ اللہ لا تصح الخلوۃ الا بأکل الحلال ولا یصح
اکل الحلال الا باداء حق اللہ سبحانہ سہل رحمہ اللہ گفتہ است عزلت
بشرطہا نباشد مگر آنکہ اکل حلال باو ے باشد واگر اکل حلال باو ے میسر نباشد
مگر باداء حق باری تعالی یعنی اکل حلال نیست مگر ہمیں ادا ے حق قولہ وقال
ذو النون رحمہ اللہ لما رشیا ابعث علی الاخلاص من الخلوۃ
ہیچ چیزے باعث تر برا ے اخلاص را از خلوت نیست یعنی بعض جزئیات
چنانچہ گذاردنی وخواندنی وغض بصری وقلت کلامی وقلت منامی وقلت طعامی در خلوت باشد
وکسے بران مطلع نباشد ہر آئینہ نزدیک باخلاص باشد گوئیم این اما ابتدا
کہ در خلوت در آید نیت چیست اگر باخلاص در آید نیکو واگر درین نیت ارادتے

وشہرتے مطلوب باشد و دراں خود را لاغر در آید نیکو و اگر درین نیت ارادتے
وشہرتے مطلوب میکند می نماید تا مردمان چنین و چنان گویند این بلاے است
اما آنکہ ذوالنون علیہ الرحمہ میگوید آن در بعض جزئیات است قولہ وقال ابو
عبد اللہ الرملی رحمہ اللہ لیکن خدا نک الخلوۃ وطعامک
الجوع وحدیثک المناجات فاما ان تموت او تصل الی اللہ
تعالی صفت خلوت بحق حقیقت اینست کو باشد یار تو خلوت و بجاے طعام
ترا گرسنگی باشد اگر کسے خود را در وقت طعام گرسنہ داشت پس جوع طعام
باشد طبیعت از بدن آدمی غذا می گیرد و خون و گوشت بدن طبیعت میخورد و حکایت
نیا مردمان مناجات با خدا باشد میان این دو چیز یکے پیش می آید یا بخدا برسی
یا بمیری اینجا سخنے است ہر کہ خدا را بشرط طلب او جست ہرگز نباشد در خواب
یا در بیداری ہم درین جہان بمقصود نرسد یا در مرض موت یا عند الانزاق یا فی
القبر یا وقت البعث و اگر درین اوقات نشد در حضرت اقرب من کل قریب
واعرف من کل عارف واجرہ علی اللہ من کل مجتری ان تصیبہ شود او را
[illegible] حسرت برند کہ اے کاشکے ما را در دنیا ہیچ نصیبہ نبودے ایشان
آنند کہ یغبطہم الاولیاء والانبیاء در شان اینست قولہ وقال ذوالنون
رحمہ اللہ لیس من احتجب عن الخلق بالخلوۃ کمن احتجب
عنہم باللہ ہر کہ از خلق بخیات خود را در محتجب حجاب داشت ہمچو او نباشد
کہ او با خدا را از خلق محتجب است یکے از خلق محتجب گشت و یکے با خدا یکے گشت و از خلق محتجب شد
فشتان بینہما قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت جعفر بن نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید
رحمہ اللہ یقول مکائدۃ العزلۃ ایسر من مداراۃ الخلطۃ

جنید رحمہ اللہ فرمودہ است این کہ در خلوت باشی و رنج خلوت کشی بہ از آنکہ میان مردمان باشی و با ایشان مدارات کنی و بلاے ایشان کشی در خلوت مکابدہ سختے است اگر در تنہائی وحشت گرفت و قبضے شد پیش این بلاے است کہ ہماں کس داند کہ بچشد این مکابدہ آسان تر ازان مداراۃ است مداراۃ فریب بنفاق است مدارات البتہ بریں معنی است بروے مردم بہ بشاشت و طلاقت وجہ پیش آئی و باطن تو از و متنفر و منکسر باشد قولہ وقال مکحول رحمہ اللہ ان کان فی مخالطۃ الناس خیر فان فی العزلۃ السلامۃ اگر در اختلاط مردم خیرے ہست آن خیر باش گو اما در عزلت سلامت است و آن بہترین مغانم است قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الوحدۃ جلیس الصدیقین خلوت ہمنشین صدیقان است یعنی البتہ ایشان را انس بہ تنہائی باشد و چوں در خلوت اخلاص و صدق است پس ہمنشینی درست آید قولہ سمعت الشیخ ابا علی رحمہ اللہ یقول سمع الشبلی رحمہ اللہ یقول الافلاس الافلاس یا ناس فقیل لہ یا ابا بکر ما علامت الافلاس قال من علامات الافلاس الاستیناس بالناس ابو علی رحمہ اللہ گفتہ است شنیدم کہ شبلی علیہ الرحمہ میگفت اے مردمان از افلاس بپرہیزید از افلاس بپرہیزید گفتند ای ابو بکر کنیت شبلی است رحمہ اللہ علامت افلاس چیست گفت کہ انس با مردمان شود ترا قولہ وقال یحیی بن ابی کثیر رحمہ اللہ من خالط الناس داراھم ومن داراھم راءاھم ہر کہ با مردمان اختلاط کرد او مدارات کرد و ہر کہ مدارات مردمان کرد [illegible] کہ مدارات شائبہ نفاق دارد قولہ وقال سعید بن حرب رحمہ اللہ دخلت علی مالک بن معول رحمہ اللہ بالکوفۃ وھو فی منزل

داره وحده فقلت له اما تستوحش وحدتك فقال ما كنت
اری احدا ان یستوحش مع الله سعید حرب میگوید من در کوفه در خانهٔ
مغول مالک بن مغول در آمدم و او در سرای خود تنها نشسته بود گفتم ترا در تنهائی وحشت
نمی گیرد گفت من ندیدم هیچ کسے را وحشت گیرد و او با خدا باشد سخنے میگویم هر که در ره
گذر شیند یا آنجا شیند که او در خلوت باشد و نظر او بر ره گذر مردمان افتد یا
استعمال مخدرے کند یا شعرے و غزلے و نظمے و نثرے گوید یا بنویسد تا تصنیف
کتابے کند کذلک الالتقاط و التشریح یا نماز بسیار گذارد او در خلوت نیست
و او خلوت شین نیست و خلوت او معتاد بهانیست **قوله** سمعت الشیخ
ابا عبد الرحمن رحمه الله یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله
یقول سمعت ابا عمرو الانماطی رحمه الله یقول سمعت الجنید
رحمة الله یقول من اراد ان یسلم له دینه و یستریح بدنه
و قلبه فلیعتزل الناس فان هذا زمان وحشة و العاقل
من اختار فیه الوحدة جنید رحمة الله گفته است هر که خواهد که دین او سالم ماند
و دل او و تن او بر بند و راحت یابد پس گوا از مردمان عزلت گیرد زیرا چنین
ایام ما ایام وحشت است نه ایام الفت این ایام نیست یکے را از دیگری نفع
شود در دین بلکه زیان شود و عاقل اوست درین زمانه که وحدت اختیار کند
این گفتار دلیل بران نکرد که شر خود از مردمان کفایت میکند بلکه دلیل برین کرد که شر
مردمان از خود دفع کند بر آنچه ما اشارت کرده بودیم اما اگر کسے ترا پرسد
که چرا از مردمان متوحد و متوحش می باشی تو بگو تواضعاً و تخاشعاً که شر خود را از مردمان
کفایت میکنم **قوله** و سمعته یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله
یقول قال ابو یعقوب السوسی رحمه الله الانفراد لا یقوی

علیہ احد الا الاقویاء ولا مثالنا الا اجتماع او فرد انفع بجمل بعضهم
علی رویۃ بعض ابو یعقوب صوفی گفتہ است رحمہ اللہ کہ تنہا بودہ کار مردان
قوی و استوار است ایشان نقدے با خود دارند در خلوت با آن نقد خوش اند
اما امثال ما را یکجا بہتر زیرا چہ ہر یکے مردیگرے را بیند کہ او چہ می کند بصحبت او
و بدین او او ہم عمل کند قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا عثمان سعید
بن ابی سعید رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس الدامغانی
رحمہ اللہ یقول اوصانی الشبلی رحمہ اللہ وقال الزم التوحدۃ
وامح اسمک عن القوم واستقبل الجدار حتی تموت شبلی رحمہ اللہ
گفتہ است تو تنہائی را لازم گیر و نام خویش را از دیوان صوفیان محو کن و دیوار
پیش گیر بنشین تا آنکہ بمیری یعنی تنہا باش و آنچنان باش کہ ترا میان صوفیاں ندانند
و نشمرند و آنچنان گمنام شدہ باش کہ ترا کسے نداند تا آنکہ بمیری قولہ وجاء رجل
الی شعیب بن حرث رحمہ اللہ فقال ما جاء بک قال اکون معک
یا اخی قال العبادۃ لا یکون بشرکۃ ومن لم یستانس باللہ لم یأنس
بشئ شخصے بر شعیب بن حرث رحمہ اللہ آمد او را پرسید سبب آمدن تو چیست
گفت میخواہم با تو باشم گفت اے برادر عبادت بشرکت درست نیاید ہر کرا انس
بخدا نباشد او را ہیچ چیزے انس نباشد قولہ وقیل لبعضهم ههنا
احد تستانس به فقال نعم ومد یده الی مصحف فی حجره
فقال هذا از کے پرسیدند اینجا کسے ہست کہ او بچیزے انس میگیرد گفت
آرے و مصحفے در کنار او بود گفت بدین و اگر این ضمیر را باخدا انگاہ دارند یعنی اینجا
کسے ہست کہ او انس بخود دارد کے ہمیں کہ چنانچہ حفاظ راست اکثر وقت بدان
میگذرانند ہست اینچنین کہ اگر الفت بتلاوت شود او بدان مشغول باشد واز

بسیار چیز باز ماند و دیگر در قرآن اسرار و معانی است اگر انس بدان شد زهے دولت و زهے کار و دیگر در قرآن گفت عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قرآن میفرماید بر شما باد تا لازم گیرید نفسهای خود را از همه هر که در تزکیهٔ نفس مشغول باشد از جملهٔ چیزها فارغ ماند و هر که بنفس خویش مشغول ماند همه جهان بی غم گشت قوله وفی معناه انشدوا

وکتبک حولی لا تفارق مضجعی وفیها شفاء للذی انا کاتم

بنشینها تو گرد برگرد منست از خوا بگه من جدا نیست و در آن کتب دردی که در سینه پنهان می دارم در وی مرا شفاست قوله وقال رجل لذی النون المصری رحمه الله متی تصح لی العزلة فقال اذا قویت علی عزلة النفس ذو النون را رحمه الله شخصی پرسید کی باشد که مرا عزلت درست گردد گفت وقتی که بر نفس غالب آئی قوله فقیل لابن المبارک رحمه الله ما دواء القلب فقال قلة الملاقات از عبد الله مبارک رحمه الله پرسیدند دوای دل چیست گفت با مردمان ملاقات نکنی یعنی تنها باشی قوله وقیل اذا اراد الله ان ینقل العبد من ذل المعصیت الی عز الطاعة آنسه بالوحدة واغناه بالقناعة وبصره بعیوب نفسه فمن اعطی ذلک فقد اعطی خیر الدنیا والاخرة همچنین گفته اند چون خدا خواهد بنده را که از ذل معصیت بیرون آرد و بعز طاعت رساند او را بوحدت انس دهد او را بقناعت غنی کند که القناعة کنز لا یفنی و او را بعیبهای نفس او بینا گرداند هر که را این دادند او را اینکی دنیا و آخرت دادند.

قوله (۴) باب التقوی

تقوی چیست لغت او پرہیزیدن است و پرہیز از اصنام باشد و اتقا از آثام
باشد و پرہیز از صحبت انام باشد و پرہیز از وجودات جز وجود خالق انام باشد
و پرہیز از خویلات و اوہام باشد گفتہ اند المتقی من یتقی الشرک المتقی من یتقی المعا
المتقی من یتقی سوی وجود اللہ **قولہ** قال اللہ تعالی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ہر کہ اتقی است نزدیک خدای تعالی او کریم تر است
مراتب تقوی گفتم ہر یکے برحسب آن عند اللہ مراتبے کرامتے دارد **قولہ** اخبرنا
ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا
احمد بن عبید الصفار رحمۃ اللہ قال حدثنا محمد بن
الفضل بن جابر رحمہ اللہ قال حدثنا عبد الاعلی القرشی
رحمہ اللہ قال حدثنا یعقوب الفی رحمہ اللہ عن لیث
رحمہ اللہ عن مجاہد رحمہ اللہ عن ابی سعید الخدری رضی
اللہ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
یا نبی اللہ اوصنی فقال علیک بتقوی اللہ فانہ جماع کل خیر
وعلیک بالجہاد فانہ رہبانیۃ المسلم وعلیک بذکر اللہ فانہ
نور لک مردے بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت یا رسول اللہ
مرا وصیتے کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود بر تو باد تا ترسی از خدا در دل
تو البتہ ترس خدا باشد و چوں ترس خدا در دل باشد خیر خدا نتر سد و خدا را گنہ
نکند و جز خدا را نخواہد و از ہمہ پرہیز کردہ ہم بدو آرام گیرد زیرا چہ تقوی مجمع ہمہ خیرہا
است و جمع کنندہ ہر نیکیہا است و بر تو باد مجاہدہ در راہ خدا زیرا چہ مجاہدہ
رہبانیت اہل اسلام است رہبانان از ہمہ روگرانیدہ بخدا روآوردہ اند
اگرچہ بدینے دیگر اند اما مسلمان را ایں رہبانیت است مجاہدہ و دو احتمال

وارد یکے در راہِ خدا قتال کند و دوم مجاہدہ با نفس خود کند و بر تو باد یا ملازمت ذکر خدا باشد زیرا چہ ذکر خدا نور ایمان است و مظہر اسرار باری است **قولہ** اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید قال اخبرنا عباس بن الفضل اسقاطی ح قال حدثنا احمد بن یونس رحمہ اللہ قال حدثنا ابوہرمز نافع بن ہرمز رحمہ اللہ قال سمعت انساً رضی اللہ عنہ یقول قیل یا محمد من آل محمد قال کل تقی انس میگوید رضی اللہ عنہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند آل تو کیست گفت ہر کہ متقی است او آل من است این پرسیدن از نسبت نیست این پرسیدن از پسر و انست یعنی پس رو تو کیست گفت ہر کہ متقی است او آل منست یعنی پس رو منست **قولہ** التقوی جماع الخیرات وحقیقہ الاتقاء التحرز بطاعۃ اللہ سبحانہ عن عقوبتہ گفتیم تقوی مجمع خیرات است وحقیقت تقوی اینست کہ بطاعت خدا مشغول شوی از خوف عقاب او وہیچ عقوبتے بدتر از بُعد نیست **قولہ** یقال اتقی فلان بترسہ ہم چنین گویند در استعمال عرب اتقا بسپر کرد یعنی خود را بسپر سپرد داشت **قولہ** واصل التقوی اتقاء الشرک ثم بعدہ اتقاء المعاصی والسیئات ثم بعدہ اتقاء الشبہات ثم بعدہ الفضلات اصل تقوی از شرک جلی است و بعد آں اتقا از گناہان بدع بعدہ الفضلات خدا بعد آن آنچہ شبہ باشد ا باحت وحلیت او معلوم نباشد ازاں اتقا کند بعد آں آنچہ زواید است آنرا ترک آرد و ہر چہ جز خدا باشد آں زائد باشد **قولہ** کذلک سمعت الاستاذ ابا علی رحمہ اللہ یقول ولکل دستہ من ذلک باب و ہر قسمے کہ در اتقا گفت او را بابے است

یعنی بسیار حکایت وارد **قوله وجاء فی تفسیر قوله تعالی اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ** ان یطاع فلا یعصی وان یذکر فلا ینسی وان یشکر فلا یکفر
درین تفسیر نبشته اند حق تقی چیست که اطاعت کنند والبته عصیان نکنند وذکر خدا کنند البته فراموش نکنند وشکر خدا بجا آرند والبته کفران نعمت نکنند **قوله** سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت احمد بن علی بن جعفر رحمه الله یقول سمعت احمد بن عاصم یقول سمعت سهل بن عبد الله یقول لا معین الا الله ولا دلیل الا رسول الله ولا زاد الا التقوی ولا عمل الا الصبر علیه سهل گفته است رحمه الله در کار ها اعانت کردن در استقامت آن معینے نیست جز خدا
و هیچ دلیلے سوی خدا نیست جز رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
ترا نمود تو بدان رو اگر میخواهی که بخدا رسی و هیچ توشه نافع نیست
دلیل جز رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نیست
و عملے نافع تر ازین نیست که بریں دلیل و بریں زاد و انقاد معاصی صبر
قوله وسمعته یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت الکتانی قسمت الدنیا علی البلوی وقسمت الجنة علی التقوی کتانی گفته است قسمت دنیا ببلا شده و قسمت بهشت بتقوی شده
هر که بدنیا گرفتار شد او بجمع بلا گرفتار شد و هر که تقوی را ملازم شد او بجمع
فوز بدرجات بهشت است **قوله وسمعته یقول** سمعت ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت الجریری رحمه الله یقول من لم یجعل بینه وبین الله التقوی والمراقبة لم یصل الا الی المشقة والعناء
هر که میان خود و میان خدا تقوی را استوار نکرد و مراقبه را درست و استوار

ندادِ دل او بدولت کشف و مشاهده نرسد در کشف و مشاهده و چیز لابدی است تخلیه و تجلیه تقوی تجلیه است و مراقبه تجلیه **قوله** وقال النصرابادی رحمه الله التقوی ان یتقی العبد ماسواه تعالی همان سخن است که بالا گفته ام تقوی اینست که از ماسوی الله بپرهیزد **قوله** وقال سهل رحمه الله من اراد ان یصح له التقوی فلیترک الذنوب کلها هر آئینه همین آید این چه گفتار است هر که خواهد او را تقوی صحیح شود از همه گناهان باز آید یعنی از صغیره و کبیره از سبّات و هفوات **قوله** وقال النصرابادی رحمه الله من لزم التقوی اشتاق الی مفارقة الدنیا لان الله تعالی یقول وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ نصرآبادی رحمه الله فرموده است هر که تقوی لازم گرفت او مشتاق مفارقت دنیا شد گوئیم لازم نیست شاید متقی باشد و حیات دنیا را دوست دارد برای ازدیاد تجلی و کشف را و برای دادن داد مقام تقوی را و این آیت که شیخ آورد برای اثبات این را این آیت البته دلیل بر این نمی کند زیرا چه معنی دارد و هر آئینه سرای که پس این سرای آید او بهتر است مر کسانی را که ایشان اتقا دارند شیخ از لازم معنی می گیرد چه بهتر باشد مفارقت باشد و دیگرے گوید بیشتر تا نم و تقوی بیشتر کنم و مرا خیرت بیشتر باشد تا آنکه بیشترے صلحا و متقیان حیات را و مزید عمر را دوست دارند **قوله** وقال بعضهم من تحقق فی التقوی هون الله علی قلبه الاعراض عن الدنیا هر که ملازم تقوی شد و تقوی را بحقیقت ثابت کرد او را از دنیا اعراض کردن آسان باشد **قوله** وقال ابوعبد الله الزوذباری رحمه الله التقوی مجانبة ما یبعدك عن الله تقوی چیست آنچه ترا از خدا دور دارد از آن اتقا کنی یک سخن است که بعبارت مختلف این بزرگان

گفتہ اند و ما مجموع این بالا گفتہ ایم آمدہ ایم قولہ وقال ذوالنون رحمہ اللہ التقی من لا یدنس ظاہرہ بالمعارضات ولا باطنہ بالعلاقات ویکون واقفا مع اللہ موقف الاتقاق متقی کیست کہ ظاہر خویش بمعارضات نفس آلودہ و پلید نکند و باطن او بعلاقہ چیزے آلودہ نباشد و ہمارہ با خدا واقف موقف اتقاق باشد با خدا باشد و بے بر صفتے باشد کہ رضاے خدا وران است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن عطا رحمہ اللہ یقول التقوی ظاہر و باطن فظاہرہ محافظۃ الحدود و باطنہ النیۃ والاخلاص ابن عطا رحمہ اللہ گفتہ است تقوی را ظاہرے و باطنے است او چیست کہ آنچہ خدا فرمودہ است آنرا مباشر باشی و از انچہ نہی کردہ است ازان ممتنع باشی و تقوی باطن چیست نیت و قصد تو برائے خدا یرا باشد و عملے خالصا للہ فی اللہ کنی قولہ وقال ذوالنون رحمہ اللہ۔

لا عیش الا مع رجال قلوبہم تحن الی التقوی و ترتاح لہا

ذوالنون رحمہ اللہ گفتہ است راحت زندگانی نیست مگر با مردانے کہ دلہاے ایشان میل بتقوی دارد و بنا بر ذکر خوش میشوند قولہ وقیل یستدل علی تقوی الرجل بثلث بحسن التوکل فیما لم ینل وحسن الرضا فیما قد نال وحسن الصبر علی ما قد فات سہ چیز دلیل کند [illegible] کہ متقی است ہر چہ بدو نرسیدہ است او را بدستی توکل [illegible] بدو رسیدہ است بران رضاے مستقیم دارد و ہر چہ از دست شد بران صبرے دارد کہ البتہ آن صبر بجزع نکند قولہ وقال ابو [illegible]

حبیب رحمہ اللہ التقوی عمل بطاعۃ اللہ علی نور من اللہ
مخافۃ عقاب طلق حبیب رحمہ اللہ گفتہ است تقوی او را گویند
کہ طاعت و عبادت خدا باشد این طاعت کہ علی نور من اللہ بود بنا بر
خوف عقوبت خدا باشد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رحمہ
اللہ یقول سمعت محمد الفراء رحمہ اللہ یحکی عن ابی
حفص رحمہ اللہ انہ قال التقوی فی الحلال المحض لا غیر ابو حفص
رحمہ اللہ حکایت میکند تقوی کہ صوفیان کنند از حلال محض باشد اما تقوی کہ
از حرام کنند آن کار ہر کسے است و تقوی از محرمات فرض خدا است
و وظیفہ عوام است قولہ و سمعتہ یقول سمعت ابا بکر الرازی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الحسین الزنجانی رحمہ اللہ
یقول من کان راس مالہ التقوی کلت الالسن عن وصف
زنجانی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ سرمایہ کار او تقوی باشد آن قدر
او در دین سود کند کہ زبانہا در وصف آن سود گنگ باشد قولہ و
قال الواسطی رحمہ اللہ التقوی ان یتقی من تقواہ یعنی
من رویۃ تقواہ واسطی رحمہ اللہ گفتہ است تقوی چیست کہ نظر
از تقوی نخیزد واسطی گفت ان یتقی من تقواہ شیخ تفسیر کرد من رویۃ
تقواہ و احتمال دیگر ہم دارد مرد متقی باشد از ان تقوی ہم منسلخ باشد
در تقوی اتقا است و متقی است متقا منہ و آنکہ تقوی از تقوی کردہ است
او مرد فانی است و تمام تقوی نباشد مگر مرد فانی را از تقوی قولہ و المتقی
مثل ابن سیرین رحمہ اللہ اشتری اربعین جبا من سمن
فاخرج غلامہ فارۃ من جب فسالہ من ای جب اخرجتہا

فقال لا ادری فصبها کلها تقوی چنانچہ ابن سیرین کرد رحمہ اللہ چہل ڈبہ
داشت پر از روغن خادم او موشے آورد کہ از ڈبہ بیرون آوردم گفت از
کدام ڈبہ گفت نمی دانم پس ہمہ را بریخت علما در حکم شرع چہ گویند اگر اینچنین
حادثہ زاید جز آنکہ ہمیں گویند ہمہ را بریزند موشے مردہ بیرون آمد از یکے و آن
معلوم نہ از کدام بیرون آمد نہ بتحقیق و نہ بغالب ظن قولہ ومثلہ ان ابا
یزید رحمہ اللہ اشتری بہمدان حب القرطم ففضل
منہ شیء فلما رجع الی بسطام رای فیہ نملتین فرجع الی ہمدان
ووضع النملتین ومثل این تقوی ابو یزید رحمہ اللہ کردہ است در ہمدان
یک ڈبہ معصفر خرید قیاسے کہ دران گرفتہ بودند ازان چیزے فاضل آمد یا
آنکہ حب معیار بود بعد آنکہ او را پُر کردند در بسطام آمد ازان چیزے زیادت
یافت مقدار یک دانہ دو دانہ باز بہمدان بازگشت و آن ہر دو دانہ را کم
کرد و آمد نیکو سخنے است این امر را این مشکل میشود و این شمار نیست
بوزن و کیل است و ہمچنین گویند بایزید جاے طعامے خریدہ بود با آن طعام
دو مورچہ بود بایزید رحمہ اللہ گفت این را من از سوراخ جدا کردہ ام باز
گشت بہمدان ایشان را ہمانجا انداخت قولہ ویحکی عن ابی
حنیفۃ رضی اللہ عنہ کان لا یجلس فی ظل شجرۃ غریمہ
وگفتہ اند ابو حنیفہ رحمہ اللہ در سایہ درخت کسے کہ غریم او بود نایستادے
وہمچنین ہم گویند متقی در سایہ غریم نایستد زیرا چہ نسبت بربا دارد مناسب
این حکایت است تاجرے چند ہزار من غلہ بدست مضاربے در کوفہ
فرستاد تا آنجا بروز نرخ بفروشد او آن غلہ را فروخت بر تاجر نبشت
کہ من غلہ در کوفہ آوردم خواستم بفروشم غلہ فروشان کوفہ با من گفتند

اگر دوسد رغ می داری مال یکے بدو زیادت می گردد زیرا چہ میان دو سہ
رغ نطفہ گران خواہد شد من ہمچنان کردم مال یکے بدو افزود تا جز بنشست کہ اے ظالم
چہ کردی تمام مال مرا خراب کردی و مرا مفتکر ساختی آن سرمایہ را با سنج او ہمانجا صدقہ
بدہ بیا و اگرنہ تمام مال در شک و شبہ افتد ہمچنان کردند قولہ ویقول فی الخبر
کل قرض جرّ نفعا فھو ربوا ہر قرضے کہ از و رنج شود آن این را ربوا
باشد قولہ وقیل ان ابا یزید رحمہ اللہ غسل توبہ فی الصحراء
مع صاحب لہ فقال صاحبہ تعلق الثیاب من جدار الکروم فقال
لا تعرز الوتد فی جدار الناس فقال تعلقہ من الشجر فقال لا
انہ یکسر الاغصان فقال تبسط علی الازخر فقال لا لانہ علف
الدواب لا یستتر عنہا فولی ظھرہ علی الشمس والقمیص علی ظھرہ
حتی جف جانب ثم قلبہ حتی جف الجانب الآخر وچنین گویند
ابو یزید رحمہ اللہ جامۂ خود را شست و با وے یارے بود او گفت من
این جامۂ نم را در شاخہاے انگور بیاویزم تا خشک شود بایزید رحمہ اللہ گفت
نہ روا باشد کہ بر دیوار بیگانہ میخ زنند گوئی بایزید رحمہ اللہ ہمچنین گفت این را
در شاخہا بیند از تند فیض ہوا را بگیرد میوہ را زیان کند بدان ماند کہ میخ بر دیوار
کسے زند گفت بہ شاخہاے درخت آویزم گفت نہ بار او بر شاخ افتد
شاخ بشکند پس او گفت بر اذخر گیاہے است بر زمین می روید بران
بیندازم گفت نہ این علف دواب است ایشان ازان باز مانند پس پیراہن
را بر پشت خود انداخت و پشت را طرف آفتاب کرد تا آنکہ خشک شد
باز طرف دیگر کرد تا آنکہ آن ہم خشک شد قولہ وقیل ان ابا یزید رحمہ اللہ
دخل یوم الجامع فغرز عصاہ فی الارض فسقطت ووقعت

علی عصا شیخ بجنبہ رکز عصاہ فی الارض فسقطت فانحنی
الشیخ واخذ عصاہ فمضی ابو یزید رحمہ اللہ الی بیت الشیخ
واستحلہ وقال کان سبب عصای حیث احتجت ان تنحنی ازا!
یزید رحمہ اللہ حکایت آرند بایزید در سجد جامع رفت عصارا برزمین زد پیرے
نزدیک او بود او ہم عصاے برزمین زدہ بود عصاے بایزید رحمہ اللہ
برزمین نکونہ شست برعصا آورد عصاے او افتاد پیر منحنی شد و عصارا
اززمین برگرفت بایزید رحمہ اللہ در خانۂ آن پیر رفت و عذر خواست کہ سبب
من بود کہ تو محتاج شدی بآن چنان این مقدار را نحلے خواست قولہ
ورؤی عتبۃ الغلام قائما فی موضع وھو ینصب عرقا
فی الشتا فقیل لہ فی ذلک قال انہ مکان عصیت فیہ ربی
فسئل عنہ فقال کنت من ھذا الجدار قطعۃ طین غسل
ضیف لی یدہ ولما استحل صاحبہ عتبہ بن الغلام رحمہ اللہ در محلے
ایستادہ بود و عرق از اندام او میچکید و بر و گفتند اینچنین ہوا ے زمستان و ترا
چنین خوے از کجا است این گفت زیرا چہ این جا بگہے است ازین دیوار
پرکالۂ گلے جدا کردم مہمان من بدان پرکالۂ گل دست شست و نحلے از
صاحب دیوار نخواستم مگر بہ چیزے دست آلودہ بود کہ بدان گل شستن پاک
شد یا ہمان مس کردن بگل آن دیوار را غسل گفت قولہ وقال ابراھیم
بن ادھم رحمہ اللہ بت لیلۃ تحت الصخرۃ بیت المقدس
فلما کان بعض اللیل نزل ملکان فقال احدھما لصاحبہ
من ھھنا فقال الاخر ابراھیم بن ادھم فقال ذاک الذی
حط اللہ درجۃ من درجاتہ فقال لم قال لانہ اشتری

بالبصرة التمر فوقعت تمرة على تمرة من تمر البقال فلم يرد لها على صاحبها قال ابراهيم رحمه الله فمضيت الى بصرة واشتريت التمر من ذلك البقال واوقعت تمرة على تمرة ورجعت الى بيت المقدس وبت في الصخرة فلما كان بعض الليل اذ انا بملكين نزلا من السماء فقال احدهما لصاحبه من ههنا فقال الآخر ابراهيم بن ادهم فقال ذاك الذي رد مكانه ورفعت درجته وازابراهيم ادهم حكايت آرند او گفت شبے بر صخرهٔ بیت المقدس خفته بودم چیزے از شب رفته بود دیدم دو فرشته از آسمان فرود آمدند یکے مر دیگرے را پرسید اینجا کیست این دوم فرشته گفت ابراهیم ادهم است بار دوم گفت این همان ابراهیم است که درجهٔ او منحط شده است سبب آنکه خرماے از بقال خرید و یک خرماے او بر خرماے او افتاد سلطان ابراهیم رحمه الله از آنجا قصد کرد باز در بصره آمد از ان بقال خرمه خرید و خرماے از ان خود بر خرماے او انداخت عوض انکه از ان او افتاده بود برگشتم هم در ان صخره شبے خفتم دیدم دو فرشته فرود آمدند یکے دیگرے را گفت کیست این گفت ابراهیم ادهم است گفت این همان باشد که مرتبهٔ او باز بلند کرده اند سبب آنکه در بصره بازگشت و یکے خرما را باز رد کرد آمد قوله وقيل التقوى على وجوه للعامة تقوى الشرك وللخواص تقوى التوسل بالافعال وللانبياء تقواهم منه اليه ومثل این سخن گفته است اما یک دوے زیاده است تقوی عوام از شرک باشد و تقوی خواص از گناهان تقوی کند و مر اولیاء را اتقا ازین باشد که ما را بعمل خویش وصلتے شده است

بلکہ ما را وصلت بفضل محض است وتقوی انبیا از وسوے اوست این معنی
بالاگفتہ ام فی قول الواسطی التقوی من التقوی **قولہ عن امیر المومنین**
علی رضی اللہ عنہ انہ قال سادۃ الناس فی الدنیا الاسخیاء
وسادۃ الناس فی الآخرہ الاتقیاء از مرتضی رضی اللہ عنہ منقولست
کہ در دنیا بزرگانند کہ ایشان کہ بر صفاو سخا اند و در آخرت سادات مردم اتقیا
اند قولہ اخبرنا علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا
ابو الحسن البصری قال اخبرنا بشر بن موسی رحمہ اللہ قال
اخبرنا محمد رحمہ اللہ قال حدثنا ابن المبارک رحمہ اللہ
عن یحیی بن ایوب رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن زخر رحمہ اللہ
عن علی بن ابی یزید رحمہ اللہ عن القاسم رحمہ اللہ عن ابی
امامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ
قال من نظر الی محاسن امراۃ فغض بصرہ فی اول مرۃ احدث اللہ
لہ عبادۃ یجد حلاوتہا فی قلبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود
ہر کہ سوے حسن وجمال عورتے بیند چنانچہ نظر بر او افتاد چشم خود را نگاہ داشت
از دوم دیدن خداے تو او را عبادتے روزی کند کہ لذت آن عبادت در دل
یا بد چوں از شہوت نفسانی باز آمد خداے تعالی لذت روحانی وقلب روزی کرد
قولہ سمعت محمد الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس
محمد بن الحسین رحمہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ
الفرغانی رحمہ اللہ یقول کان الجنید رحمہ اللہ جالسا
مع رویم والجریری وابن عطا رحمہم اللہ فقال الجنید رحمہ اللہ
ما نجا من نجا الا بصدق اللجا قال اللہ تعالی وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِ

خُلِّفُوْا اِلٰی قولہ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ فقال
رویم رحمہ اللہ ما نجا من نجا الا بصدق التقی قال اللہ تعالی
وَیُنَجِّی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِہِمْ وقال الجریری رحمہ اللہ ما
نجا من نجا الا بمراعاۃ الوفا قال اللہ تعالی اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَہْدِ اللّٰہِ
وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ وقال ابن عطا ما نجا من نجا الا بتحقیق
الحیا قال اللہ تعالی اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی فرغانی رحمہ اللہ میگوید
جنید رحمہ اللہ شنستہ بود و باو سے ابو محمد رویم و جریری و ابن عطا رحمہم اللہ
بودند جنید گفت نیافت نجات کسے از حرمان و بحرمان مگر شخصے کہ او را صدق
التجا بخدا ارشد و این آیت خواند وَعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا آن کسانیکہ
در غزوے تخلف کردہ بودند سبب قبول توبہ ایشان نبود مگر بصدق التجائے
کہ ایشان کردند وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ این صدق التجا بود در دلہم
رحمہ اللہ گفت نجات یافت کسے مگر براستی تقوی زیرا چہ خدا گفتہ است
وَیُنَجِّی اللّٰہُ نجات دہیم بفوزے و ظفرے کسانے را کہ متقیانند و جریری رحمہ اللہ
گفت نجات نیافت مگر بمراعات وفا یعنی عقدے و عہدے کہ در طلب خدا
کردہ بود آن را بسر برد خدائے تعالی گفت مرتبہ ایشان کہ چنین است آنانند
عقدے و عہدے کہ با خدا کردند ایفائے آن کردند و ابن عطا رحمہ اللہ
گفت ہیچ کسے رستگاری نیافت مگر کسے کہ در افعال و اقوال حیا از خدا
کردنی داند انسان کہ خدا بیند چو در محضر و منظر او باشد و ہر چہ کند آنرا ناقص
و کم یا بد آئینہ شرم دارد و قولہ قلت ما نجا من نجا الا بالحکم والقضا
قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَہُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی شیخ ابو القاسم
رحمہ اللہ میگوید من گفتم ہیچ کس رستگار نشد از بعد و خذلان مگر بحکم و قضائے

خدا زیرا چہ خدائے تعالیٰ گفت برائے کسانے را کہ حکم ازلی رفتہ است ایشان
چنین و چنین اند الحق والحق سخن آن بود کہ جنید رحمہ اللہ گفت و جملہ کلمات
ہمہ مرتبط بسخن جنید است تو فکرے بکن بہ بین من بگویم اما سخن دراز خواہد
شد و عجب ازین بزرگان کہ اختلاف لفظی کردند و ہمہ ایشان پیش جنید رحمہ اللہ
در مرتبہ تلمذ بودند و آنکہ شیخ فرمود بالحکم والقضا چہ گفتار است
این کدام چیز است کہ بحکم قضا نیست آن اتیان و آن وفا و آن حیا و آن
تقی ہمہ بحکم و قضا بود و جز این چیزے نیست۔

قولہ (۵) باب الورع

ورع عبارت ازان کردہ اند توسع کردہ اند آنچہ در معاملات و مباشرت
افعال و ہم نامشروع رود ازان توسع کردہ اند و باقی حکایات شیخ ہم برین
مرتبط است کہ من نبشتم لذت بحلال و تمتع و تمدح باعمال ہمہ داخل این مقال
است قولہ اخبرنا ابو الحسین عبد الرحمن بن ابراہیم
بن محمد بن یحیی المزکی رحمہ اللہ قال اخبرنا محمد بن
داود بن سلیمان الزاہد رحمہ اللہ قال اخبرنا محمد بن
الحسین بن فتیبۃ رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن ظاہر
الخراسانی رحمہ اللہ قال حدثنا یحیی بن العیزار رحمہ اللہ
قال حدثنا محمد بن یوسف الفریابی رحمہ اللہ [illegible]
رحمہ اللہ عن الاجلح رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن بریدۃ
رحمہ اللہ عن ابی الاسود الدیلی رحمہ اللہ عن ابی
ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت
از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ در رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است
بتحقیق بعضے از استقامت امور دین است کہ مرد دین ترک مالا یعنی کند
ہر کسے را بحسب حال او مالا یعنی ہست باختلاف مقال حسب حال ہر یکے
مالا یعنی معلوم خواہد شد قوله اما الورع فانه ترک الشبهات
ورع اینست ہر چہ جاے شبہ باشد آنرا ترک آرند قوله قال ابراهیم
بن ادهم رحمه الله الورع ترک کل شبهة وترک
مالا یعنیك هو ترک الفضلات ابراہیم ادہم رحمہ اللہ گفتہ است
ورع اینست کہ ترک شبہات کنی یعنی چیزے کہ در وے ہم حرمت و کراہیت
باشد ترک آن کنی و این کہ ترک فضلات کنی این ترک مالا یعنی باشد قوله
وقال ابو بکر الصدیق رضی الله عنه کنا ندع سبعین
بابا من الحلال مخافة ان نقع فی باب من الحرام ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ گفتہ است ہفتاد در حلال را ترک میدہم خوف آنکہ در باب
حرام افتیم یعنی حلالے کہ در وے ہم شبہ باشد بعد ترک ہفتاد یکے از ان آنہا
باشد کہ آنرا استعمال کنند پس بے شبہ آن یکے از آنہا ست کہ در وے ہم
حرام نیست قوله وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
لابی هریرة رضی الله عنه کن ورعا تکن اعبد الناس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابی ہریرہ رضی اللہ عنہ گفت متورع و پارسا باش
کہ چون پارسا باشی عابدترین مردمان تو باشی یعنی ورع سرہمہ عبادتہا ست
قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رحمه الله یقول سمعت
ابا العباس البغدادی رحمه الله یقول سمعت جعفر

بن محمد رحمه الله يقول سمعت الجنيد رحمه الله يقول
سمعت السّرى رحمه الله يقول كان اهل الورع فى اوقاتهم
اربعة حذيفة المرعشى ويوسف بن اسباط وابراهيم بن
ادهم وسليمان الخواص رحمهم الله فنظروا فى الورع فلما
ضاقت عليهم الامور فزعوا الى التقلل سرے گفتے رحمه الله در وقت
خويش متورعان چہار بود ند ہر یکے در وقتِ خویش متورعے بود یکے در وقت
خویش متورعے بود یکے در وقت خویش حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ متورع بود و
حذیفہ از تابعین است و دوم در وقتِ خویش یوسف اسباط بود و سیوم
در وقت خویش ابراہیم ادہم بود و چہارم سلیمان خواص ہر چہار بعضے بعضے تابعین
تبع تابعین است ایشان فکرے در ورع کردند کہ ورع بچہ میسر آید بعد آنکہ
کارہا بدیشان تنگ شد یعنی ہیچ وجہے تحقیق معلوم شود بتقلید فارغ شدند
ہر چہ کم کنیم ورع ہم خود شود قوله وسمعته يقول سمعت ابا القاسم
الدمشقى رحمه الله يقول سمعت الشبلى رحمه الله يقول
الورع ان تتورع عن كل ما سوى الله ہر چہ از غیر خدا بپرہیزی تورع است
ہر کسے را بحسب حال او ورع است یک ورع بحسب حال او انیست قوله
وسمعته يقول اخبرنا ابو جعفر الرازى رحمه الله قال حدثنا
العباس بن حمزة رحمه الله قال حدثنا احمد بن ابى الحوارى
رحمه الله قال حدثنا اسحق بن خلف رحمه الله قال
الورع فى المنطق اشد منه فى الذهب والفضة والزهد
فى الرياسة اشد منه فى الذهب والفضة لانك تبذل
هما فى طلب الرياسة اسحٰق خلف رحمہ اللہ حکایت کرد بر اکہ ورع

در سخن یعنی البتہ آنچنان گوید کہ حرفے و سخنے زیادۃ نیفتد یا خود سخن کم گوید جز بضرورت بشریت یا دعوت اللہ تعدے کہ لابدی باشد این سخت تر است از ورع در زر و نقرہ ترک زر و نقرہ آسان تر است از ترک سخن زاید و غیر مقصود و زہد در ریاست یعنی ترک ریاست کنی سخت تر است از ترک زر و نقرہ زیرا کہ بسیار بذل زر و نقرہ شود برائے طلب ریاست و جاہ و بسیاران درین گرفتار اند قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ الورع اول الزہد کما ان القناعۃ طرف من الرضا دارانی رحمہ اللہ گفتہ است اول زہد ورع است بعد توبہ ورع است و بعد ورع زہد پس اول زہد ورع باشد چو ورع کمال شود زہد گردد چنانچہ قناعت چیزے نشان رضا است زیرا چہ اول توکل قناعت گفتہ اند و اول رضا توکل پس قناعت ہم بدین نسبت طرفے از رضا باشد قولہ وقال ابو عثمان رحمہ اللہ ثواب الورع خفۃ الحساب ثوابے کہ از ورع باشد آن ثواب بود کہ ہمہ ثواب ہا را در گیرد و اگر نہ فقط خفۃ الحساب باشد خود ظاہر است ہر کہ متورع باشد خفت حساب او را شود و حساب بروے سبک باشد قولہ وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ الورع الوقوف علی حد العلم من غیر تاویل ورع چیست ہر چہ شرع بر آن حکم کردہ است بغیر تاویلے در ان مباشر شوی این ورع است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت الحسین بن احمد بن جعفر رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن داود الدینوری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد اللہ الجلاء رحمہ اللہ یقول اعرف من اقام بمکۃ

ثلثین سنة لم یشرب من ماء زمزم الا ما اسقاه برکوته اشتقاه
ورشائه ولم یتناول من طعام جلب من مصر کسے در مکہ
سی سال ماند و آب زمزم نخورد مگر بدلو خویش و ریسمان خوش کشیدہ باشد
و طعامے کہ از مصر آوردہ شدہ است نخورد و ہم چنین معلوم می شود کہ عبد اللہ
بن الجلا کفایت از نفس خویش کرد قوله وسمعته یقول سمعت
ابا بکر الرازی رحمه الله یقول سمعت علی بن موسی التاهرتی
یقول وقع من عبد الله بن مروان فلس فی بیر قذرة فاکتری
علیه بثلثة عشرة دینار حتی اخرجه فقیل له فی ذلك
فقال کان علیه اسم الله تعالی از عبد اللہ مروان رحمہ اللہ یک
دانگے در چاہے پلیدے افتاد برائے کشیدن آنرا بسیزدہ دینار کرایہ گرفت
تا آنرا کشید او را ازیں پرسیدند گفت دران دانگ نام خدا نقش بود قوله
وسمعته یقول سمعت ابا الحسین الفارسی رحمه الله یقول
سمعت ابا علویه رحمه الله یقول سمعت یحیی بن معاذ
رحمه الله یقول الورع علی وجهین ورع فی الظاهر
وهو ان لا یتحرك الا الله وورع فی الباطن وهو ان لا
یدخل قلبك سواه تعالی یحیی معاذ رحمہ اللہ گفتہ است دو ورع
است یکے ورع ظاہر است کہ ہیچ رگے از در دل تو خاطر نیاید و اگر
بیاید دفع کند قوله وقال یحیی بن معاذ رحمه الله من
لم ینظر فی الدقیق من الورع لم یصل الی الجلیل من
العطاء ہر کہ در دقیق ورع نظر نکند یعنی در باریکی ورع بمبالغت عطائے کہ
بزرگ باشد بدان نرسد قوله وقیل من دق فی الدین نظره

ـه در نسخۂ منقول عنہ عبارت ترجمہ ہمیں طور مرقوم است ظاہر است کہ کاتب آن نسخہ بسیارے از الفاظ ترجمہ
را در کتابت نیاورد ـ ع ح

جل فی القیٰمۃ خطرہ ہر کرا در دین نظر دقیق باشد یعنی مواجب دین را بمبالغت بجا آرد خطر و مرتبہ او در قیامت عظیم باشد قولہ وقال ابن الجلاء رح من لم یصحبہ التقی فی فقرہ اکل الحرام المحض ہر کہ فقیر باشد و با تقوی نباشد او حرام ظاہر خورد قولہ وقال یونس بن عبید رح الورع الخروج عن کل شبھۃ ومحاسبۃ النفس مع کل طرفۃ ورع اینست کہ از ہر شبہ برون آیند و ہر نفسے محاسبہ با نفس خود کنند قولہ وقال سفیان الثوری رحمہ اللہ ما رایت اسھل من الورع ماخلک فی نفسک ترکتہ ہیچ چیزے از ورع آسان تر ندیدہ ام ہر چہ ترا پیش آید آنرا ترک آری در نسخہ خلک ہست و در نسخہ جلک و در نسخہ حاک و در نسخہ حیاک ہمہ بیک معنی است و از ہمہ خلک دقیق تر است قولہ وقال معروف الکرخی رحمہ اللہ احفظ لسانک من المدح کما تحفظہ من الذم زبان خویش را نگہدار ازیں کہ مردماں را مدح کنی چنانکہ نگہ می داری ازین کہ ذم کسی مدح کردن و ستودن یکے را یحتمل از حد اعتدال تجاوز شود پس از و احتراز کن چنانچہ از ذم قولہ وقال بشر بن الحرث اشد الاعمال ثلثۃ الجود فی اقلت والورع فی الخلوۃ وکلمۃ حق عند من یخاف ویرجی بشر حارث رحمہ اللہ گفتہ است سخت ترین عملہا سہ عمل است فقیر باشی و جوانمردی کنی این خاصہ شیوہ صوفیانست و در خلوت باشی و متورع آن ورع با خود است با دگرنیست و ورع در خلوت جز تورع باطنی نیست و سخن حق گفتن نزدیک کسے کہ از و خوف باشد و رجا باشد چنانچہ بادشاہ و امرا خوف قتل و قتل و حلاے است و امید آنست کہ ایشان کسے را چیزے می دہند و فقیر را از ایشان چیزے می رسد قولہ وقیل جاءت اخت بشر الحافی رحمۃ اللہ علیہا الی احمد حنبل رحمہ اللہ وقالت انا نغزل

علی سطوحنا فتمر بنا مشاعل الطاهریة ویقع الشعاع علینا
اتجوز لنا الغزل فی شعاعها فقال من انت عافاك الله قالت
اخت بشر الحافی فبکی احمد رحمه الله وقال من بیتکم تخرج
الورع الصادق لا تغزلی فی شعاعها خواهر بشر حافی رحمه الله علیهما
بر احمد حنبل رحمه الله آمد و گفت ما بر بام خویش می باشیم و ریسمان می ریسیم مشعلهای
طاهریان دران ره می گذرد و طاهریان وزرائے مامون خلیفه اند و شعاع آن بر بام
ما می افتد در روشنائی آن روا باشد که ما چند تارے بریسیم احمد حنبل رحمه الله
پرسید تو کیستی از کجائی گفت من خواهر بشر حافی ام احمد رح گریست گفت ورع
هم از خانهٔ شما بیرون آید بعد آن فرمود که دران شعاع طاهریان مریسی **قوله** وقال
العطار رحمه الله مررت بالبصرة فی بعض الشوارع واذا مشایخ
قعود وصبیان یلعبون فقلت اما تستحیون من هؤلاء المشایخ
فقال صبی من بینهم هؤلاء المشایخ قل ورعهم فقلت هیبتهم
علی عطار رح گفته است در بعض شوارع بصره گذشتم ناگهان می بینم پیران نشسته اند
و کودکان بازی می کنند من آن کودکان را گفتم که شما شرم نمی دارید که پیش این پیران
بازی می کنید کودکے گفت ورع ایشان کم شد هیبت ایشان هم از دل ما رفت
همین نشست ایشان جائے که کودکان بازی میکنند دلیل بر قلت ورع ایشانست
قوله وقیل ان مالك بن دینار رحمه الله مکث بالبصرة اربعین
سنة فلم یصح له ان یاکل من تمر البصرة ولا من رطبها حتی مات
ولم یذقه وکان اذا انقضی وقت الرطب قال یا اهل البصرة
هذا بطنی ما نقص منه شئ ولا زاد فیکم چهل سال مالک دینار رح
در بصره مقیم بود هرگز او را این درست نشد که خرمائے بصره بخورد نه رطب بصره

یعنی نہ خرما ے تر نہ خشک تا آنکہ مرد البتہ نچشید و قتے کہ رطب رفتے گفتے اے
اہل بصرہ ہیچ شکم من نقصان نشد و در شما زیادہ نشد قولہ وقیل لابن
ادھم رحمہ اللہ الا تشرب من ماء زمزم فقال لو کان
لی دلو لشربت ابراہیم ادہم را گفتند آب زمزم نمی آشامی گفت اگر مرا دلو
باشدیا شام قولہ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق رحمہ اللہ
یقول کان للحرث المحاسبی رح اذا مدّ یدہ الی طعام فیہ شبھۃ
ضرب علی راسہ اصبعہ عرق فیعلم انہ غیر حلال این حکایت
با لا رفتہ است ترجمہ کردہ ایم قولہ وقیل ان بشر الحافی رحمہ اللہ دعی
الی دعوۃ فوضع بین یدیہ طعام فجھد ان یمدّ یدہ فلم تمتد
ففعل ذلک ثلث مرات فقال رجل یعرف ذلک منہ ان یدہ
لا یمتد الی طعام فیہ شبھۃ ما کان اغنی صاحب الدعوۃ
ان یدعو ھذا الشیخ وہمچنین گویند بشر حافی را رح برا ے طعامے دعوت کردند
پیش او طعامے نہادند پس جہد کرد دست را بسوے طعام دراز کند البتہ دست
دراز نمی شد سہ بار قصد کرد دانست درین طعام شبہت
مردے گفت دانستم کہ دست بشر رح دراز نشود در طعامے کہ در وشبہ باشد
و آن مرد گفت غنی نکرد صاحب طعام ازین شیخ تا آنکہ او را طلبید و نصیحت
قولہ اخبرنا محمد بن احمد بن محمد بن یحیی الصوفی
رحمہ اللہ قال سمعت عبد اللہ بن علی بن یحیی التمیمی رحمہ اللہ
قال سمعت احمد بن محمد بن سالم بالبصرۃ رحمہ اللہ
یقول سئل سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ عن الحلال فقال
الحلال الذی لا یعصی اللہ فیہ سہل را رحمہ اللہ از حلال پرسیدند گفت

آنکہ در مباشرت اوگنہ خدا نباشد ہر جا کہ غیر حلال است استعمال اوگنہ است مگر این میگوید بعد خوردن او از برکت اوگنہ خدا کردہ نشود **قولہ** وقال سہل رحمہ اللہ الحلال الصافی الذی لا تنسی اللہ فیہ حلال صافی اینست کہ باستعمال آن فراموشی از ذکر خدا نبود **قولہ** ودخل الحسن البصری رحمہ اللہ مکۃ فرای غلاما من اولاد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قد اسند ظہرہ الی الکعبۃ یعظ الناس فوقف علیہ الحسن رحمہ اللہ وقال ما ملاک الدین فقال الورع فقال فما آفۃ الدین فقال الطمع فتعجب الحسن رحمہ اللہ منہ حسن بصری رح در حرم کعبہ آمد کودکے از فرزندان مرتضی علیہ السلام در تکیہ کعبہ نشستہ مردمان را پند می داد پس حسن رحمہ اللہ بایستاد و پرسید از وے چہ چیز است کہ آن مالک ملاک و شامل دین است کودک گفت ورع باز پرسید آفت دین چیست یعنی سستی دین و ضعف دین و بے دینی در چہ باشد فرزند علی علیہ السلام گفت طمع حسن رحمہ اللہ در شگفت شد یعنی کودکے از اصول دین از دقایق کار اسلام اطلاع دارد و ازان خبر می دہد **قولہ** و قال الحسن رحمہ اللہ مثقال ذرۃ من الورع خیر من الف مثقال من الصوم و الصلوۃ ہم چند ذرہ از ورع بہتر باشد از ہزار چند اعمالے کہ از صوم و صلوۃ است **قولہ** واوحی اللہ تعالی الی موسی علیہ السلام ولم یتقرب الی المتقربون بمثل الورع خداوند سبحانہ بر موسی علیہ السلام وحی کرد کہ ہیچ نزدیک شوندہ بمن نزدیک نشد بسبب از اسباب بمثل ورع **قولہ** وقال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ جلساء اللہ تعالی اہل الورع والزہد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گفتہ است ہمنشینان خدا فردائے قیامت آمنا وصدقنا اہل ورع و زاہدان باشند **قولہ** وقال سہل بن عبد اللہ

من لم یصحبه الورع اکل راس الفیل ولم یشبع ہر کرا ورع نباشد
وسر فیل بخورد سیر نشود سر فیل سرے بزرگ گرانے وحرامے اور اخوک بزرگ
گویند یعنی اورا آن حرص است کہ اگر این قدر حرام خوردہم سیر نشود **قوله وقیل**
حمل الی عمر بن عبد العزیز رحمه الله مسك من الغنایم
فقبض علی مشامه وقال انما ینتفع من هذا بریحه وانا اکره ان
اجد ریحه دون المسلمین حکایت آرند مشکے از غنایم پیش عمر بن عبد العزیز
آوردند او بینی را گرفت تا بوے او نیابد وگفت یکے از نفع او بوے است
من نمی خواہم کہ جز مومنان نفعے حاصے گیرم اکنون این مثل سخنے است زیرا
آنچہ در وسع تو نیست با دیگر بوے در بینی تو بوے رساند تو چہ کنی واین باد
ہمہ حاضران را بوے می رساند پس ہمہ را می باید کہ بینی بگیرند مگر آنکہ از غایت
ورع تنبیہ میکند کہ از غیر ملک خویش نفعے نگیرند **قوله وسئل ابو عثمان**
الحیری رحمه الله عن الورع فقال کان ابو صالح بن حمدون
رحمه الله عند صدیق له وهو فی النزاع فمات الرجل
فنفث ابو صالح فی السراج فقیل له فی ذلك فقال انی الان کان
الدهن له فی المسرجة ومن الان صار للورثة اطلبوا دهنا
غیره ابو عثمان حیری را رحمہ اللہ از ورع پرسیدند او این حکایت گفت ابو صالح
حمدون رحمہ اللہ را یارے بود حضور او مرد فف زد چراغش را کشت وگفت
"تا این زمان چراغ در ملک این بود چو آن مرد ملک ورثہ شد ما را نمی شاید کہ
از بہر نفعے گیریم روغنے دیگر بیارند تا بسوزد و مثل این حکایت از حرث محاسبی
وابو حفص حداد مرویست رحمہما اللہ علیہما **قوله** وقال کهمش رحمه الله
اذ نبت ذنبا بکی علیه منذ اربعین سنة وذلك انه

زارنی اخ لی فاشتریت بدانق سمکة مشویة فلما فرغ اخذت
قطعة طین من جدار جارلی حتی اغسل یده ولم یستحل له کہ من گفت
رحمہ اللہ گنہے کردم وچہل سال بران گنہ گریستہ ام یارے مہمان شدما ہی بریان
کردہ بیک دانگ خریدم بعد ازان کہ آن یار ازان فارغ شد پرکالۂ گلے از دیوار
ہمسایۂ خود گرفتم تا آنکہ آن ضیف دست بران شست وآن را بحلے نخواستم
ازان ہمسایہ ومن آنرا حلال نمی پندارم کہ قطعہ گلے ازانِ کسے بستانم قولہ وکان
رجل یکتب رقعة وھو فی بیت بکراء فاراد ان یترب الکتاب من
جدار البیت فخطر ببالہ ان البیت بالکراء فمن انہ خطر ببالہ لا
خطر بھذا فترب الکتاب فسمعھا تفایقول سیعلم المستخف بالترا
ما تلقاہ غدا من طول الحساب مردے صالح پرکالۂ کاغذے را نبشت
ودر خانۂ بود کہ آن خانہ بکرا بودہ است خواست کہ آن کتاب را تتریب کند
یعنی نجا کے خشک کند در خاطر او گذشت کہ این خانہ بکرا است ازان مردان این
خاک استدن روا نباشد باز در خاطر گذشت کہ این چندان قدرے ندارد کہ خصم
بدان رضا ندہد بدان التفات نکردہ کاغذ را تتریب کرد ناگہ تفے آواز داد سرانجام بداند
بتحقیق آنکہ سک پنداشت تتریب را کہ فردا او را طول حسابے باشد یعنی در
حساب مناقشہ باشد قولہ ورھن احمد بن حنبل رحمہ اللہ سطلا
لہ عند بقال بمکة فلما اراد فکاکہ اخرج البقال الیہ سطلین وقال
خذ ایھما لک فقال احمد رحمہ اللہ اشکل علی فاسطلی نظرہ
لک والدراھم لک فقال البقال سطلک ھذا وانا اردت
ان اجربک فقال لا اخذ ومضی وترک السطل عنده اھ.
بن حنبل رحمہ اللہ کیے طشتکے گوشہ دار را در مکہ بردست بقالے گرو کرد خواست

ازرہن اورا باز ستاند وجہ آن داد بدانچہ رہن کردہ بود بقال دوشکے را پیش آورد داشت گفت آنکہ ازان شماست بستانی براحمد علیہ الرحمہ مشکل شد فرق نمی تواند کرد کہ ازان او کدام است گفت این سطل ہم ترا باشد و درا ہم ہم ترا باشد بقال تعین کرد کہ این طشت تست و من ترا می آزمودم گفت نشانم درم و شطل را ہم برو گذاشت روان شد درین حکایت چند اشکالے میرود گذاشتن او چہ معنی داشت از قبیلے ورع است بعد آنکہ مرہون الیہ میگوید کہ امنیت محقق شد و درہم را گذاشتن چہ معنی داشت مگر اول کہ او را اشکال شد گمان برد کہ بقال ہم مگر بو ہم میگوید زیرا چہ ہر دو متماثل اند و سیم ہم کہ برو گذاشت یعنی چیزے را کہ از ملک بیرون آورد آنرا باز چہ ستاند قولہ وقیل سیّب ابن المبارک رحمہ اللہ دابۃ قیمتہا کثیرۃ وصلی صلوۃ الظہر فرتعت الدابۃ فی قریۃ سلطانیۃ فترک ابن مبارک رحمہ اللہ الدابۃ ولم یرکبہا ودابۃ ابن مبارک رح رفت در زرع سلطان افتاد سیر شد آنجا چرید بعدہ براں دابہ سوار نشد قولہ وقیل رجع ابن المبارک رحمہ اللہ من مرو الی الشام فی قلم استعارہ فلم یردہ الی صاحبہ عبد اللہ مبارک در مرو قلمے از شخصے بعاریت استدہ بود در شام آمد دانست کہ این قلم از ان شخص عاریت است او را اندوہ ناک گشت بمرو آمد و آن شخص را بازگردانید قولہ واستاجر النخعی رحمہ اللہ دابۃ فسقط سوطہ من یدہ فنزل وربط الدابۃ ورجع واخذ السوط فقیل لہ لو حولت الدابۃ الی موضع الذی سقط السوط فاخذتہ فقال انما استاجرتہا لامضی هکذا لا هکذا نخعی رح دابہ را از شخصے باجارت استدہ بود تا زیانہ از دستش افتاد از دابہ فرود آمد او را

بجایے بست پیادہ بازگشت آنجاکہ تازیانہ افتادہ بود ازانجا استد پرسیدند
اگر ہمچنان سوار باز میگشتی و تازیانہ می استدی چہ بد بودے گفت من این دابہ
را استجارہ برین کردہ ام کہ درین رہ روم نہ آنکہ بازگردم این قدر زیادہ افتد
ہم بر دابہ و ہم بران شخص کہ ازو اجارت شدہ ام **قوله وقال ابو بکر دقاق**
رحمه الله تهت فی تیه بنی اسرائیل خمسة عشر یوما فلما وقیت
الطریق استقبلنی جندی فسقانی شربة من ماء فعادت
قسوتها علی قلبی ثلثین سنة ابو بکر دقاق [illegible] وادیہ بنی اسرائیل افتادہ
بودم پانزدہ روز گم شدم می گشتم رہ می یافتم تا آنکہ رہ یافتم لشکری ملاقات شد
آب داد آن آب خوردم اثر کدورت آن آب در دل من باقی ماند و دل مرا
قاسی کرد تا سی سال **قوله وقیل خافت رابعة رحمة الله علیها**
شقائق قمیصها فی ضوء مشعلة سلطان فقال [illegible] قلبها زمانا
حتی تذکرت فشقت قمیصها فوجدت [illegible] بعض بیراهن
خویش را کہ پارہ شدہ بود و دخت بروشنائی مشعل سلطان ہماں ساعت
دل را گم کرد در ساعت آن دوختہ را پارہ کرد دل گم کردہ باز یافت چہ
باشد دل گم کرد حضوری کہ با دل داشت آن حضور در دل نیافت و دیگر دل عکس انوار [illegible] چو آئینہ
گم شد عکس ہم گم شد و شومت دانست کہ این بود **قوله رؤی**
سفیان الثوری رحمه [illegible]
من شجرة الی شجرة فقیل له بم نلت هذا فقال بالورع بالورع
سفیان ثوری را رحمہ اللہ بعد موت او بخواب دیدند کہ او در بہشت است
و دوبال دارد بدان می پرد از شاخے بشاخے و از درختے بدرختے بیندہ پرسید

این چہ بافتی گفت بورع قوله ووقف حسان بن ابی سنان رحمه الله
علی اصحاب الحسن رحمه الله فقال ای شی اشد علیکم قالوا
الورع فقال ولا شی اخف علی منه فقالوا کیف فقال لم ارو من
نهرکم منذ اربعین سنة حسان بن ابی سنان رحمه الله بر اصحاب حسن رح
ایستاد و گفت کدام کار است کہ بر شما سخت تر است گفتند ورع حسان رح گفت
شما می گوئید ورع سخت تر است من میگویم بر من آسان تر از ورع هیچ شے نیست
گفتند چونہ باشد این گفت چہل سال باشد کہ از جوے شما آب سیر نخوردہ ام
ورع در اخذ است و در مباشرت است یکے ترک اختیار کرد ورع بروآسان
شد چو اصل کار گذاشت فرع بروجہ تمہید کنند قوله وکان حسان
بن ابی سنان رحمه الله لا ینام مضطجعا ولا یاکل سمنا ولا
یشرب ماء بارد استین سنة فرأی فی المنام بعد ما مات فقیل
له ما فعل الله بک فقال خیراً الا انی محبوس عن الجنة بابرة استعرتها
فلم اردها حسان بن ابی سنان رح وقتے در خواب نعاظیدے اگر خوا
آمدے شستہ خواب کردے و روغن نخوردے و آبے سردے نیاشامید
برین صفت شست سال بود بعد مردن او را در خواب دیدند پرسیدند خدا
با تو چہ کرد گفت نیکی کرد ولیکن مرا از بہشت باز داشتہ اند سبب سوزنے کہ
بعاریت استدہ بودم و آنرا بخصم باز ندادہ ام قوله وکان لعبد الواحد
بن زید رحمه الله غلام یخدمه سنین وتعبد اربعین سنة
وکان فی ابتداء امره کیالا فلما مات رأی فی المنام فقیل له
فعل الله بک فقال خیراً غیر انی محبوس عن الجنة وقد اخرج
علی من عیار القفیز اربعین قفیزاً عبدالواحد زید رح را غلامے بود سالہا

کردہ چہل سال خدارا پرستیدہ او در اول کار کیال بود بعد آنکہ او مرد او را در
خواب دیدند بارے گفتند خدا با تو چہ کرد گفت نیکی کرد ولیکن مرا از بہشت
باز داشت سبب آنکہ از عیار قفیز چہل قفیز بیرون آوردہ اند او کیالی میکرد
قفیز می پیمود می داد دران پیمانہ عیار بود چہل قفیز چنین بیرون آوردہ اند کہ دران
عیار بود و اگر بجاے عیار باشد اشارت حکایت بریں باشد با اندک او غلام عبد الواحد
زید بود و چہل سال عبادت کرد چو حق کسے متعلق بود از بہشت باز داشتند **قولہ** ومر
عیسی بن مریم علیہ السلام بمقبرۃ فنادی رجلا منہم فاحیاہ
اللہ تعالی فقال من انت فقال کنت حمالا انقل للناس فنقلت یوما
لانسان حطبا وکسرت منہ خلالا تخللت بہ فانا مطالب بہ
منذمت عیسی صلوات اللہ علیہ در گورستانے می گذشت یک مردے را
آواز داد خداوند تعالی او را زندہ کرد عیسی صلوات اللہ علیہ ازو پرسید تو کیستی و
حال تو چیست گفت من مردے حمالم بمزدوری کالائے کسی بر سر می گرفتم و جائے
می رسانیدم یکبارے ہیزمے بر سر بود قدرے خلال ازان شکستم خلال کردم تا آنکہ
مردہ ام تا این ساعت در مطالبہ و مذمت ام **قولہ** وتکلم ابو سعید الخراز
رحمہ اللہ فی الورع فمر بہ عباس بن المہتدی رحمہ اللہ فقال یا
ابا سعید اما تستحیی تجلس تحت سقف ابن الدوانقی وتشرب
من برکۃ زبیدۃ وتتعامل بالدراہم المزیفۃ وتتکلم فی الورع
ابو سعید خراز رحمہ اللہ سخن در ورع میگفت عثمان مہتدی رح بر وگذشت گفت اے
ابا سعید خراز شرم نمی داری فروے سقف ابن دوانقی بنشینی و حوضے کہ زبیدہ
حرم ہارون رشید کاوانیدہ است ازان آب میخوری و معاملہ چنین کنی چنانکہ درمے
کہ او را او دانگے نباشد و در ورع سخن گوئی۔

قولہ (۶) باب الزھد

زہد از روے لغت ترک است یقال زھد فیہ ای ترکہ زہد عبارت ازاں باشد کہ ہر چہ ملذوذ نفس است تو ازان تارک باشی اگر مال و اگر چہ حظ از احوال و از مقامات و از تجلیات است کار زہد بجائے ست کہ ہیچ با تو نماند نہ تو و نہ توئی تو و نہ اوئی او سخن دقیق است تا فہم کہ رسد قولہ اخبرنا حمزہ بن یوسف السھمی الجرجانی قال حدثنا ابو الحسین بن عبید اللہ بن احمد بن یعقوب المنشری ببغداد قال اخبرنا جعفر بن محاشع رحمہ اللہ قال حدثنا زید بن اسمعیل رحمہ اللہ قال حدثنا کثیر بن ھشام رحمہ اللہ قال حدثنا الحکم بن ھشام رحمہ اللہ عن یحیی بن سعید رحمہ اللہ عن ابی فروہ رحمہ اللہ عن ابی خلاد رحمہ اللہ وکانت لہ صحبۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا رایتم الرجل قد اوتی زھدا فی الدنیا ومنطقا فاقتربوا منہ فانہ یلقن الحکمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود چوں مردے را بینید کہ تارک دنیا است و سخن نصیحتے میگوید بدو نزدیک شوید کہ او کسے است کہ خداوند تعالی بروالقاے حکمت کردہ است یعنی ملہم بحکمت شدہ است قولہ واختلف الناس فی الزھد فمنھم من قال الزھد فی الحرام لان الحلال مباح من قبل اللہ سبحانہ فاذا انعم اللہ علی عبد نعما من حلال وتعبدہ بالشکر علیہ فترکہ باختیارہ لا یقدم علی امساکہ بحق ذاتہ مردمان از ہر جنس مرد متعلم و دانشمند و صوفی اختلاف کردہ اند ہم ازیں جہت صوفی نگفت ناس گفت بعضے گفتہ اند زہد در حرام است مردے حرام

ترک آوردہ زاہد باشد در فہم متعلم این آید زیرا چہ حلال شے خداے مباح کردہ چوں خداوند
سبحانہ بندہ را انعام بمال حلال کرد او را بندگی فرمود بشکر مال پس ایں کہ ترک آرد باختیار
خویش اقدام نکند بر امساک او بحق اذن او حاصل سخن ایں شد کہ زہد مستقیم در حرام است
اما در حلال خداوند سبحانہ انعام مالے حلالے کرد براے آنکہ شکر آن بجاے آری و ترا
باختیار ترک آں نشاید قولہ ومنھم من قال الزھد فی الحرام واجب
وفی الحلال فضیلۃ فان اقلال المال والعبد صابر فی حلہ راضٍ
بما قسم اللہ تعالی لہ قانع بما یعطیہ اتم من توسعہ وتبسطہ
فی الدنیا بعضے گفتہ اند زہد در حرام فریضہ است و در حلال فضیلت است
زیرا چہ مال کم کردن بریں حال کہ بندہ صابر باشد در حال خویش و اندکے مال را کہ برو
خداے قسمت کردہ است بداں راضی باشد و بدانچہ خداے او را می دہد بداں
قانع است ایں در حال او و درجہ او تمام تر است از کشادگی و فراخی مال او قولہ
وان اللہ سبحانہ زھّد الخلق فی الدنیا لقولہ تعالی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا
قَلِیْلٌ وغیر ذلک من الایات الواردۃ فی ذم الدنیا والتزھید
فیھا وخداوند سبحانہ وتعالی بدیں آیت قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ اشارت بزہد
کرد در دنیا وجز ایں آیت بسیار آیات وارد است در مذمت دنیا و زہد دراں قولہ
ومنھم من قال اذا انفق مالہ فی الطاعۃ وعلم فی حالہ الصبر
وترک التعرض لما ینھاہ الشرع فی حال العسر فحینئذ یکون زھدہ نہاد
فی المال عن الحال اتم و بعضے گفتہ اند شخصے مال خود را در [illegible] خدا
انفاق کرد یعنی براے غزوے را انفاق کرد یا براے فقرا را انفاق کرد از حال
او این معلوم است کہ او صابر است و چیزے کہ شارع منع کردہ است در حالت
عسر خویش آں سو لحظہ نمی کند پس ایں چنین شخصے را زہد در مال حلال تمام تر باشد

از امساک مال اگرچہ شکر باشد قولہ ومنھم من قال ینبغی للعبد ان لا یختار ترک الحلال بتکلفہ ولا طلب الفضول مما لا یحتاج الیہ ویراعی القسمۃ فان رزقہ اللہ مالا من حلال شکرہ وان وقفہ اللہ علی حد الکفاف لم یتکلف فی طلب ما ھو فضول المال فالصابر احسن بصاحب الفقر والشکر الیق بصاحب المال بعضے گفتہ اند نشاید بندہ ترک حلال بتکلف خویش کند وآنچہ محتاج الیہ نیست مالے زیادتے طلب آن نکند وقسمت رب را رعایت کند اگر مالے حلالے خدائے روزی کند شکر کند واگر خدائے تعالیٰ بحد کفاف او رسانید تکلف در طلب زیادتی نکند پس صبر مر فقیر را نیکو ترین کارہا است وشکر لائق حال غنی است قولہ وتکلموا فی معنی الزھد فکل نطق عن وقتہ واشار الی حدہ صوفیاں در معنی زہد سخنے گفتہ اند وہر کس برانداز ۂ حال خویش وبر اندازہ حد خویش سخنے گفتہ اند قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول حدثنا احمد بن اسمعیل الازدی رحمہ اللہ قال حدثنا عمران بن موسی الاسفنجی رحمہ اللہ قال حدثنا الدبروقی رحمہ اللہ قال حدثنا وکیع قال قال سفیان الثوری رحمہ الزھد فی الدنیا قصر الامل لیس باکل الغلیظ ولا لبس العبا سفیان ثوری رحمہ اللہ گفتہ است زہد در دنیا چیست کہ امید کوتہ شود بقا و حیات وغیر آں وزہد این نیست کہ غلیظے خورند وگلیمے پوشند سفیان ثوری رح موجب زہد را زہد نامید زیرا چہ قصر امل موجب زہد است آرے قصر امل کہ موجب زہد افتد مرد عاقل وفہیم را امر دواں باشند کہ قصر امل شود وموجب زہد نباشد وقت مردن ایشان شدہ است ہم زہد نشدہ است این تجربہ شدہ است بسیاراں را قولہ وسمعتہ یقول سمعت سعید بن احمد یقول

سمعت عیاش بن عاصم ؒ یقول سمعت الجنید ؒ یقول سمعت السری ؒ یقول ان اللہ تعالی سلب الدنیا عن اولیائہ وحماھا عن اصفیائہ واخرجھا من قلوبھم واھل وداده لانه لم یرضھا لھم سری رحمہ اللہ گفت بتحقیق خداوند تعالی از اولیاے خویش دنیا را سلب کردہ است و از اصفیاے خویش آنکہ مرتبہ ایشاں از اولیا بیشتر است ایشاں را از دنیا حمایت کردہ است یعنی دنیا را گرد ایشاں گشتن نداده و از دلہاے اہل وداد خویش دنیا را بیرون آورد یعنی نگذاشت کہ خطرۂ و لحظۂ در دل ایشاں ماند سلب گفت برائے اولیا را یعنی دنیا بر ایشاں بیاید و ایشاں بگذارند و اصفیا را گفت کہ دنیا را گرد ایشان گشتن ندا دو آن ساکت است کہ خطرۂ آں در دل ایشاں نگذرد و اہل وداد را گفت کہ خطرۂ و لحظۂ دنیا در دل ایشان نگذرد زیرا چہ خداے تعالی بدیں راضی نیست کہ خطرۂ دنیا در دل ایشاں باشد **قوله وقیل الزھد من قوله سبحانه** لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ والزاھد لا یفرح بموجود من الدنیا ولا یتاسف علی مفقود منھا اشارہ بر ہد دریں آیت کردہ است لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ اندوہ مکنید از آنچہ از شما فوت شدہ است و خوش مشوید بدانچہ شما را دادہ است پس زاہد او ست موجودے کہ از دنیا از و برود بدان ناخوش نشود **قوله وقال ابو عثمان رحمه الله الزھد ان یترک الدنیا ثم لا یبالی من اخذھا** زہد چیست کہ ترک دنیا شود و مبالات نباشد از کسے کہ دنیا را بستاند **قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق یقول** الزھد ان یترک الدنیا کما ھی لا تقول ابنی رباطا او اعمر مسجدا ترک دنیا کہ ابو علی دقاق رحمہ اللہ گفتہ است دنیا بگذار چنانچہ او ست یعنی سر بسر این نہ گوئی کہ رباطے را بنا کنم یا مسجدے را عمارت **قوله وقال یحیی بن معاذ رحمه الله الزھد**

یورث السخاء بالملک والحب یورث السخاء بالروح زہد عبارت
از نیست سخا کردن بدانچہ بدست تو باشد و حب عبارت ازانست
کہ در راہ محبوب بذل روح کنند حاصل زہد بذل مال مملوک است و دوستی
بذل روح است زہد عین بذل مالست اما دوستی عین بذل روح نیست اما از
دوستی این اشد قولہ وقال ابن الجلاء رحمہ اللہ الزھد ھو النظر
الی الدنیا بعین الزوال لتصغر فی عینیک فیسھل علیک
الاعراض عنھا ابن جلاء رحمہ اللہ زہد و موجب زہد بیان کرد موجب زہد چہ
کرد بہ بینی دنیا البتہ فانی است سر بسر از مبتدا تا منتہا و آنچہ بدست تست خود چہ
قدر دارد یا تو او را گذاری یا او ترا گذارد پس باختیار گذاشتن شرف دارد چو اینچنین
محقق شد کہ او البتہ صفت فنا دارد خود در نظر خوار نماید ضرورت مرد عاقل
تارک گردد قولہ وقال ابن خفیف رح علامۃ الزھد وجود الراحۃ
فی الخروج من الملک عبد اللہ خفیف گفتہ است نشان زہد چیست کہ مال
مملوک از دست او برود او را راحتے افتد این راحت خاصہ مشغول خدا است
زیرا چہ مال بود و نبود نش وقت او بود در خرجے و حفظے و محل صونی و غیر آں چو
آنرا اخراج کرد راحتے در دل مشغول خدا افتاد قولہ وقال ایضاً الزھد
سلوۃ القلب عن الاسباب ونقض الایدی من املاک
وہماں عبد اللہ خفیف رح گفتہ است زہد چیست از اسباب حصول دنیا دل را سلو
شود یعنی دل ترک اسباب کند و دست بفشاند از انچہ در ملک اوست
یعنی آنچہ محصول اوست ازان بیرون آید و در تحصیل او نباشد قولہ وقیل
الزھد عزوف النفس عن الدنیا بلا تکلف وگفتہ اند زہد چیست
کہ نفس از دنیا برون آید بغیر مشقتے قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن

السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت النصرابادی رحمہ اللہ یقول الزاھد
غریب فی الدنیا والعارف غریب فی الآخرۃ زاہد در دنیا ناوراست و در
آخرت عارف ناوراست پس در دنیا اندرباشد قولہ وقیل من صدق فی اندک
زھدہ انتہ الدنیا راغمۃ ولھذا قیل لو سقطت قلنسوۃ من
السماء لما وقعت الا علی راس من لا یرید ھا ہر کہ در زہد صادق شد دنیا
بروبیاید شکستہ شدہ وہم بنا بریں گفتہ اند اگر از آسمان کلاہے افتد نیفتد مگر بر سر کسے کہ
خواہان آن کلاہ نیست عجب سخنے است ایں حکمت این تقاضا کند کہ آنکہ مرید نباشد
اورا دہند و آنکہ خواہانِ او باشد اورا ندہند چہ معشوقہ در بر عاشق نباشد در بر کسے باشد
کہ اورا خواہان نبود ولکد و قفا زند برون کند قولہ وقال الجنید رحمہ اللہ
الزھد خلق القلب عما خلت منہ الید وجنید رح گفتہ است دل خالی
باشد فارغ باشد از چیزے کہ دست خالی و فارغ است قولہ وقال ابو سلیمان
الدارانی رحمہ اللہ التصوف علم من اعلام الزھد فلا ینبغی ان
یلبس صوفا بثلثۃ دراھم وفی قلبہ رغبۃ خمسۃ دراھم
دارانی گفتہ است گلیم پوشیدن نشانے از نشانہاے زہد است نباید و نشاید کہ تو
بسہ درم صوفے را بخری و در دل تو ہواے آن باشد کہ صوف پنج درم بخرم بپوشم
قولہ وقد اختلف السلف فی الزھد فقال سفیان الثوری و
احمد بن حنبل وعیسی بن یونس وغیرھم رحمھم اللہ الزھد
فی الدنیا انما ھو قصر الامل وھذا الذی قالوا یحمل علی اندرمن
امارات الزھد والاسباب الباعثۃ علیہ والمعانی الموجبۃ لہ
سفیان ثوری و احمد بن حنبل و عیسی رحمہ اللہ علیہم و دیگر صوفیان گفتہ اند زہد در دنیا نیست
مگر قصر امل شیخ این را بیان می کند ما ہم بالا گفتہ ایم قصر امل از امارات و اسباب

زہد است قولہ وقال عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ الزھد ھو الثقۃ باللہ مع حب الفقر وبہ قال شقیق ویوسف بن اسباط رحمہما اللہ وھذا ایضاً من امارات الزھد فانہ لا یقوی العبد علی الزھد الا بالثقۃ باللہ زہد اعتماد بخدا است برین صفت کہ فقر محبوب باشد در دل وہمبریں سخن اند شقیق ویوسف اسباط رحمہ اللہ چنانچہ قصر امل است این نیز از امارات زہد است زیرا چہ بندہ در زہد قوی نباشد تا ثقت بخدا نبود ازین ثقہ باللہ چہ مراد است یعنی رازق خدا است بخدا ثقہ کردہ است ہمانجا استوار کردہ است کہ ملک از من برود خدا مرا ضایع نگذارد این خود زہد نیست زیرا چہ بمقابلہ چیزے است اما اگر ثقت باللہ این بود باشد کہ کار من بخدا است من بخدا بسندہ کردہ ام مرا چیزے کار نمی آید اینجا کہ شیخ اختلاف گفت جاے اختلاف گفتن نیست زیرا چہ گفتار ایشاں متحد است زیرا چہ اختلاف لفظی است معنی ہمہ یکے است قولہ وقال عبد الواحد بن زید رحمہ اللہ الزھد ترک الدینار والدرھم عبد الواحد گفتہ است زہد ہمین ترک عالم است قولہ قال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ الزھد ترک ما یشغلک عن اللہ دارانی گفتہ است زہد چیست ترک چیزے کنی کہ ترا از خدا باز دارد قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن علی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فاتک رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ وسالہ رویم رحمہ اللہ عن الزھد فقال استصغار الدنیا ومحو آثارھا من القلب رویم از جنید رح زہد را پرسید گفت دنیا را خوار می آری وآثار دنیا را از دل محو کنی قولہ وقال سری رحمہ اللہ لا یطیب عیش الزاھد اذا اشتغل بنفسہ چو زاہد از نفس معرض باشد عیش او خوش نشود یعنی زاہد البتہ با نفس خود است وعیش

عارف خوش نباشد اگر مشغول بنفس خود است اگر عارف نفس خود را وجودے دیدا
عارف عارف نباشد وعیش او خوش نباشد قوله وسئل الجنید رحمه الله
عن الزهد فقال خلو الید من الملك والقلب من التتبع جنید رح
گفت زہد چیست کہ دست از ملک خالی باشد و دل از تتبع قوله وسئل الشبلی
رحمه الله عن الزهد فقال ان تزهد فیما سوی الله تعالی
شبلی رح گفت زہد چیست ہر چہ جز خدا است آنرا ترک آری من در اول باب معانی
زہد گفتہ ام این ہمہ اقوال را شامل است بیشترے مکرر است معانی واحد است و
الفاظ مختلف است قوله وقال یحیی بن معاذ رحمه الله لا یبلغ احد
حقیقة الزهد حتی یکون فیه ثلث خصال عمل بلا علاقة وقول
بلا طمع وعز بلا ریاسة یحیی معاذ رحمہ اللہ گفتہ است ہیچ کس بمنع معانی زہد
نرسد تا سہ خصال در وے نباشد عملے کند و دران عمل او را تعلقے نباشد یعنی
بحضور دل باشد یعنی از ہمہ فارغ باشد یعنی جز خدا را نخواہد یعنی ترک دنیا کند و تعلق
با دنیا نباشد و سخنے گوید نصیحتے و وعظے کند و دراں طمع نباشد و در وعزتے باشد ہر آئینہ
تارک دنیا عزیز کسے باشد میان طلاب دنیا و دریں عزتے کہ خدا او را دادہ است
بسبب زہد و دران اکتساب ریاستے نکند و معاشر اہل جاہ نباشد قوله وقال
ابو حفص رحمه الله الزهد لا یکون الا فی الحلال ولا حلال
فی الدنیا فلا زهد ابو حفص گفتہ است زہد نباشد مگر از حلال و حلال در زمانہ
شیخ وجود ندارد یعنی حلالے کہ بر و اعتماد باشد مگر شیخ حکایت از زمانہ خود نمی کند
اما در زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جز حلال مطلق نبود و است از آنکہ
عہد خلافت عثمان رضی اللہ عنہ شد در حلال شبہ افتاد اگر قصہ نویسم قصہ خوانی
باشد و کتاب دراز شود قوله وقال ابو عثمان رحمه الله ان الله تعالی

یعطی الزاھد فوق ما یرید ویعطی الراغب دون ما یرید ویعطی
المستقیم موافقۃ ما یرید ابوعثمان گفتہ است خدائے تعالیٰ زاہد را بیش
ازان دہد کہ او میخواہد و آنکہ راغب بدنیا است فروتر آن دہد کہ خواہش اوست و
آنکہ او در کار مستقیم است یعنی استقامت در ترک و در عبادت خدا دارد آنچہ او میخواہد
ہماں می دہد اما من میگویم عارف را ہرچہ دہد آن خواست او نباشد زیرا چہ او خواستے
دارد کہ قابل نیست کہ آن در دامن او بدہند آہ محال طلب است از دو یکے نشوند
و اگر شدند او شد من نشدم مراد کہ یافت و کرا داد سخنے است این چہ دانم از عارفان
روزگار و گذشتگان تا کہ باشد کہ در فہم او آید قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ
الزاھد یسعطک الخل والخردل والعارف یشمک المسک والعنبر
زاہد بدیں ماند کہ یکے مرد یگر را در بینی او سرکہ یا سرشف سودہ در بینی چکاند و عارف کسے
است کہ ترا مشک و عنبر ہویاند یعنی زاہد کارے باختیار کردہ و مشقتے بتکلف بر نفس خود
نہادہ ہمارہ مشقت و ہمارہ کار ترا فرماید بدان ماند کہ در بینی تو سرکہ و خردل می چکاند اگرچہ
مرد مزکوم کہ زکامے غلیظے دارد این سعوط نافع آید و عارف از جمال الٰہی و از وصال خدائی
نشانے دہد و بداں امکانے فرماید نہ آنکہ مثالش ہمچنین باشد کہ مشکے و عنبرے
می بویاند عارف از مشرب خود گوید و زاہد از مذاق خود قولہ وقال الحسن
البصری رحمہ اللہ الزھد فی الدنیا ان تبغض اھلھا و تبغض
مافیھا حسن بصری گفت رحمہ اللہ زہد چیست کہ با اہل دنیا چنان باشی گوئی
ایشان را دشمن می داری و آنچہ در اہل دنیا و دنیا است آنرا ہم دشمن داری قولہ
وقیل لبعضھم ما الزھد فی الدنیا فقال ترک مافیھا علی مافیھا
زہد اینست ترک آری دنیا را و آنچہ در دنیا است بر کسے کہ در دنیا است قولہ
وقال رجل لذی النون المصری رحمہ اللہ متی ازھد فی الدنیا

فقال اذا زھدت فی نفسک مردے با ذوالنون رحمہ اللہ گفت تا کے زہد کنم گفت چوں ترک نفس خود کردی زہد تمام شد قولہ وقال محمد بن الفضل رحمہ اللہ ایثار الزھاد عند الاستغناء وایثار الفتیان عند الحاجۃ قال اللہ تعالی یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ محمد فضل بلخی رحمہ اللہ گفتہ است ایثارے کہ زہاد کردند آنچہ زاید بود دران ایثار کردند وچوں مردان با وجود حاجت ایثار کردند خداوند فرمود ایشان دیگرانرا بر نفس خویش اختیار می کند قولہ وقال الکتانی رحمہ اللہ الشئ الذی لم یخالف فیہ کوفی ولا مدنی ولا عراقی ولا شامی الزھد فی الدنیا وسخاوۃ النفس والنصیحۃ للخلق یعنی ان ھذہ الاشیاء لا یقول احد انھا غیر محمودۃ چیزے کہ ہمہ خلق بران اجماع دارند کسے آن را مخالف نیست شیخ اجماع صوفیان آورد اما اجماع ادیان است آن اینست زہد در دنیا دیگر بذل نفس وبدانی ہیچ دینے فی بذل نفس تمام نیست دیگر نیک خواہی بندگان خدا کردن وکسے را کارے نیکے فرمودن وبر سیرتے نیکے آوردن قولہ وقال رجل لیحیی بن معاذ رحمہ اللہ متی ادخل حانوت التوکل والبس رداء الزھد واقعد مع الزاھدین فقال اذا صرت من ریاضتک لنفسک فی السر الی حد لو قطع اللہ عنک الرزق ثلثۃ ایام لم تضعف فی نفسک فاما ما لم تبلغ ھذہ الدرجۃ فجلوسک علی بساط الزاھدین جھل ثم لا آمن ان تفتضح مردے یحیی معاذ رح را گفت تا کے در دکان توکل در خواہم آمد وتا کے ردائے زہد را در بر خواہم کرد وتا کے با زاہدان خواہم نشست یعنی این کار انتہا دارد وقتے کہ توکل تمام شود ورداے زہد ازین بدر رود تا کے درین بند مانم کہ البتہ پس روز ابدان

باشم واز یشان بندگیرم یعنی ہموارہ ہمیں معاملہ کنم گہے مقصود من بدامن من خواہد داد
یا نہ یحیی رح گفت اگر تو نکردی اینچنین ریاضتے کہ تو میکنی بسر میرسد و بدل ہرسد
این ریاضت بجاے رسد کہ اگر سہ روز خدا از تو رزق گم کند و نرسد تو ضعیف
نشوی چہ باشد این سخن سائل ازین پرسیدتا کے درین معاملہ باشم باشد روزے
کہ ازین بیروں آیم و کار من بمقصود رسد یحیی گفت چو کار بدل رسد سیرے و
سلوکے کہ بدل نسبت دارد و ریاضتے کہ بدل نسبت دارد بداں رسی و اینچنیں شود
کہ بحق تو ہم از دل تو باشد و ہم از شغل تو باشد ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی
نقد وقت تو شود آن ساعت این باشد کہ از مکاشدہ و معاملہ برون آئی و بروح مشاہدہ
برسی و اگر تا آنجا نرسیدی پس نشست تو بر مرتبہ زاہدان یعنی کہ خود را زاہد دانی
جہل باشد ہمان شد کہ الزہد ترک ما شغلک عن اللہ اگر این صفت
بودہ باشد کہ دل بدست نیامدہ و بمقصود نرسیدہ عجب نباشد کہ فردا آمتاد
صدقنا فضیحت شود ترجمہ ظاہر کلام ہمین میرود کہ باشد کہ من در دکان توکل نشینم
وہمچنین باقی کلام اما بحسب فہم خویش معنی گفتیم تواند یشہ کن فہمے بر قولہ وقال
بشر الحافی رحمہ اللہ الزہد ملک لا یسکن الا فی قلب مخلی
زہد بادشاہے است کہ جز در دلے خالی نہ شیند یعنی بادشاہ در محلے کہ شیند
خالی باشد دیگر جا انبازے نبود ملک احتمال سہ اعراب دارد و ہر سہ معنی درست می آید
بفتح اللام والمیم وکسر اللام مع فتح المیم وسکون اللام مع ضم المیم قولہ سمعت
محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن محمد بن الاشعث بسیکند رحمہ اللہ
یقول من تکلم فی الزہد ووعظ الناس ثم رغب فی مالہم
عن رفع اللہ حب الآخرۃ من قلبہ ہر کہ سخن در زہد گفت و مردمان را بزہد

پندداد بعد آن رغبت درمال ایشان کند خداوند تعالی دوستی آخرت ازدل او دور کرده است الله سبحانه وتعالی نخست دوستی آخرت ازدل او دور کرده است انگه او نصیحت بزهد میکند و رغبت درمال ایشان میکند دانی این چه ماند مر طبیب معلولے را دوا مقوی بدهد تا علت او دفع شود بعد آنکه طبیعت خواهد قی دفع کند طبیب دهن را فراز کند بگوید و دهن قی کند مردمان را پند دهد که دنیا را بگذارید و خود رغبت دران کند قوله و قیل اذا ازهد العبد فی الدنیا وکل الله ملکا یغرس الحکمة فی قلبه چنین گفته اند چون بنده ترک دنیا کند خداوند سبحانه فرشته را گمارد که در دل او درخت حکمت را نها وکند قوله وقیل لبعضهم لم زهدت فی الدنیا فقال لزهدها فی بعضے را گفتند دنیا را چرا گذاشتی گفتند دنیا ما را گذاشت از جوانے خوشے داد یعنی دنیا در قسمت من نرفته است پس همچنان شد که دنیا مرا گذاشته او مرا گذاشت من چه گذارم اینجا پرسند ترک شے بعد وجود او چو وجود او نبود ترک چه معنی داشت بالا گفته شده است زهد دو معنی دارد یکے آنکه باشد و بگذارد دوم آنکه شخصے است برشرف تحصیل است ره آن دارد و قادر بران است و امکان آن دارد که دنیا را حاصل کند معه ذا دست دران نزند این نیز زاهد باشد قوله وقال احمد بن حنبل رحمه الله الزهد علی ثلثة اوجه ترک الحرام وهو زهد العوام والثانی ترک الفضول من الحلال وهو زهد الخواص و الثالث ترک ما یشتغل العبد عن الله تعالی وهو زهد العارفین این سخن بالا گفته ام مکرر چه کنم قوله سمعت استاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول قیل لبعضهم لم زهدت فی الدنیا فقال لما زهدت فی اکثرها انفت من الرغبة فی اقلها یعنی بعضے دیگر را پرسیدند چرا زهد در دنیا کردی گفت چو دنیا تمام وکمال مراد ست نمیدهد اندک او مرا چه کار آید یکے با

دید تمام دنیا بر سلاطین است کمال او آنجا است چہ جاہ و چہ مال و چہ لذائذ و چہ دستگہ
چوں سلطان نشدم بارے چاکر ہم نباشم **قوله وقال يحيى بن معاذ رحمه الله**
الدنيا كالعروس ومن يطلبها ما شطتها والزاهد فيها يلحم
وجهها وينتف شعرها ويخرق ثوبها والعارف مشتغل بالله لا
يلتفت اليها يحيى رحمہ اللہ میگوید دنیا مثل عروسے است طالب او او را می آراید
شانہ او بر موے او می زند آنکہ تارک دنیا و زاہد است بدان ماند روے او را سیاہ
میکند و موے سر او را میکند و جامہاے او پارہ میکند و عارف مشغول بخدا است
نہ او را آرایدو نہ او را بزداید بوقت خویش با خداے خویش فارغ باشد **قوله سمعت**
ابا عبد الله الصوفي رحمه الله يقول سمعت ابا الطيب السامري
يقول سمعت الجنيد يقول سمعت السري رحمه الله يقول
مارست كل شئ من امر الزهد فقلت ما اريد الا الزهد في الناس
فاني لم ابلغه ولم اطقه سری میگوید ہر چہ در کار زہد بود در ان ممارست کردم
یعنی عارف و عالم بدان کار شدم پس از آن این یافتم کہ ترک مردمان باید کرد و من بدین
نرسیدہ ام و بطاقت من نشد کہ این کار بسر برم **قوله وقيل ما خرج**
الزاهدون الا الى انفسهم لانهم تركوا النعيم الفاني للنعيم
الباقي چنین گفتہ اند زاہدان چیزے ترک نیاوردند مگر رغبت ہم بنفس خود کردند دنیاے
فانی گذاشتن کہ دران بلا و محنت بود آخرت را اختیار کردند کہ دران نعمت و راحت
خواہد بود **قوله وقال النصرابادي رحمه الله حقن دماء الزاهدين**
ويسفك دماء العارفين خداے تعالی نگاہداشت خون زاہدان را و ریخت
خون عارفان را یعنی زاہدان را با وجودایشان داشت و عارفان را از وجودایشان
زایل کرد **قوله وقال حاتم الاصم رحمه الله الزاهد يذيب**

کیسہ قبل نفسہ والمتزھد یذیب نفسہ قبل کیسہ زاہد پیش از انکہ خود را از خود کیسہ ازمال خالی میکند و متزہد اوست کہ بتسم زہد میکند اول نفس را بتسم درین رہ می آرد و مشقت برو نہد پس او اول اذابت نفس میکند بعد ان اذابت ال قولہ سمعت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن الحسن الموصلی رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن الحسین رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن جعفر رحمہ اللہ قال سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول جعل اللہ الشر کلہ فی بیت واحد وجعل مفتاحہ حب الدنیا وجعل اللہ الخیر کلہ فی بیتٍ واحدٍ وجعل مفتاحہ الزھد خدائے تعالی شر را در یک خانہ نہاد یعنی گنجا کرد بدین ماند کہ خدائے تعالی ہر جا کہ شرے است در یک خانہ داشت یعنی گنجا آورد و کلید در آن خانہ حب دنیا کرد یعنی ہر کہ دنیا را دوست داشت ہر جا کہ شرے است بدان مبتلا شد و زہد بدان ماند ہر جا کہ خیرے است خدائے تعالی جمع کرد در یک مقام داشت و کلید در آن مقام زہد کرد بدان ماند کہ مردان طریق حدیث خوانند لحب الدنیا رأس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ

قولہ (۷) باب الصمت

صمت خاموش بودنست از اصول این طائفہ است ہر کہ سخن بسیار گوید دلش بحضور کم آید ہر کہ سخن بسیار گوید دل او مکدر گردد ہر کہ سخن بسیار گوید البتہ کذبے در زبان او رود ہر چند کہ او در گفتار صادق باشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع و ہر کہ سخن بسیار گوید

ہتک حرمات اللہ ازو شود ہر کہ سخن بسیار گوید حفظ اسرار او را میسر نیاید ہر کہ سخن بسیار گوید حبس نفس او را میسر نشود و ہر کرا حبس نفس میسر نیاید اثر مراقبہ برو ظاہر نشود تو بدانی من اصاب الصمۃ اصاب السمت قولہ اخبرنا عبد اللہ بن یوسف الاصفہانی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو بکر محمد بن الحسین القطان رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن یوسف السلمی رحمہ اللہ قال حدثنا عبد الرزاق رحمہ اللہ قال اخبرنا معمر رحمہ اللہ عن الزہری رحمہ اللہ عن ابی سلمۃ رحمہ اللہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ہر کہ ایمان بخدا و روز آخرت دارد او ہمسایہ خویش را نرنجاند ہمسایہ چہ مخصوص است معاملہ با او بسیار است ہر کہ قریب تر است احسان او بیشتر باید و ایذاے او زیانکار تر باشد و ہر کہ ایمان بخدا و آخرت دارد او اکرام ضیف کند و ہر کہ ایمان بخدا و آخرت دارد سخن نیک گوید یا خاموش ماند از اینجا این آید سخن خیر گویند یا ساکت باشند پس صمت از کلام بیشتر آید قولہ اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا بشر بن موسی الاسدی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن سعید الاصفہانی رحمہ اللہ عن ابن المبارک رحمہ اللہ عن یحیی بن ایوب رحمہ اللہ عن عبید اللہ بن زحر رحمہ اللہ عن علی بن ابی یزید رحمہ اللہ

عن القاسم رحمه الله عن ابی امامة رحمه الله عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال قلت یا رسول الله ما النجاة قال احفظ علیك لسانك ولیسعك بیتك وابك علی خطیئتك عقبہ عامر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرسید نجات در چیست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود زبان خود بر خود نگاہدار یعنی از غیبت ونمیمت وفحش واظہار عوار مومنے وبسیار گفتن ومراد شیخ ہمین است ودر خانۂ تو باید کہ ترا آنچنان باشد کہ بسندہ بود واگر ہمچو عش طیرے بود ومعنی دگر ولیسعك بیتك یعنی خانۂ تو بقدر وسع تو توسیع براہل وولد باشد ودیگر خانۂ تو ترا بسندہ بود یعنی اختلاط ما مردم بسیار نبود سنائی گوید

داشت لقمان یکے کرتجے تنگ — چوں گلوگاہ نائے وسینۂ چنگ
شب در آنجا برنج وتاب بدے — روز نیمے در آفتاب بدے
بوالفضولے سوال کرد از وے — کین چہ خانہ است شش بدست سہ پے
از دل سرد وچشم گریان پیر — گفت ھذا لمن یموت کثیر

وبرگنہ خویش اگر از تو زاد براں بگری قوله قال رضی الله عنه الصمة سلامة وهو الاصل وعلیه مدامة شیخ میفرماید صمت سلامتی است از بسیار چیز واصل او ہمین است یعنی صمت اصل کار است یا سالم بودن اصل کار است وبر مومن باید کہ دوام باشد قوله اذا ورد عنه الزجر فالواجب ان یعتبر فی الشرع والامر والنهی واگر در صمت منعے آید محل گفتار است باید کہ دراں محل اعتبار شرع کند اعتبار امر کند یعنی آنچہ بدان شرع وارد است وامر بدان است تجاوز نکند قوله والسکوت فی وقته صفة الرجال کما ان النطق فی موضعه من اشرف الخصال سکوت در وقت سکوت صفت مردمان دین است چنانچہ سخن در محل سخن بہترین خصلتہا است قوله

سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول من سکت عن الحق فھو شیطان اخرس و بعضے ایں را حدیث گویند و شاید ابو علی رح ہم ہماں حدیث میگوید و سند نمیکند ہم بزبان خود میگوید ساکت از حق شیطانے گنگے است شیطان در وقت سکوت خواہد سخن گوید و در وقت سخن خود را گنگ سازد پس او شیطان اخرس باشد این ساکت از حق را شیطان آخرس گفت زیرا چہ او ہمچو اوست دریں محل قولہ والصمت من آداب الحضرۃ قال اللہ تعالی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا وصمت از آداب حضور است حضرت محل دہشت است حضرت محل اعتبار و فکر است حضرت محل خوایت اسرار است و بسیار چیز است اما ہمیں یکے دوے در گفتار بسندہ است پس در حضرت صمت باید صفت ملازمان حضرت بادشاہ شنیدہ باشی کہ حد صمت و سکوت دارند خداوند تعالی ہمبرین سخن اشارت کرد چوں قران خوانند استماع آن کنید و از سخن دیگر خاموش باشید قولہ وقال سبحانہ خبر عن الجن بحضرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْ وقال اللہ تبارک وتعالی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا خداوند سبحانہ و تعالی از جن خبر دادہ است نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شدند و گفتند خاموش باشید و گوش بدارید کہ او چہ می خواند و قال اللہ تعالی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ و اصوات نزدیک رحمن فرو شستہ است آنچنان تو نشنوی مگر آوازے باریکے قولہ وکم بین عبد یسکت تساونا عن الکذب والغیبۃ وبین عبد یسکت لاستیلاء سلطان الھیبۃ یک سکوت سبب ہیبت تجلی جلال است و یک سکوت سبب آنست کہ بر زبان غیبتے و طیبتے و نمیمتے نرود فشتان بینھما قولہ

چہ حد صمت

وفی معناہ انشدوا۔

انکر ما اقول اذا افترقنا واحکم دائنا حج المقال
فانساها اذا نحن التقینا فانطق حین انطق بالمحال

اندیشہ میکنم من چہ میگویم وقتے کہ جدا می شویم وحجج ومقال را تحکیم میکنم دریں حال کہ او را رفتہ می بینم قولہ فانساها و وقتے کہ باو ملاقات می شود آن ہمہ گفتارہا را فراموش می کنم وسخن میگویم وقتے کہ سخن میگویم بمحال وہرزہ یعنی وقت فراق اندیشہ می کنم کہ سخن من ہمہ رنج است و وقتے کہ ملاقات می شود آن ہمہ فراموش میشود وسخنے کہ میگویم بہرزہ میگویم قولہ وانشدوا

فیا لیل کم من حاجۃ لی مہمۃ اذا جئتکم لم ادر یا لیل ما ہیا

اے شب چند حاجتے است مرا کہ آن مہم است و وقتے کہ ملاقات میکنم نمی دانم کہ شب چہ بود وچہ حکایت بود غرض اینست کہ در وقت حضرت سکوت است

قولہ وانشدوا

وکم من حدیث لک حتی اذا مکنت من لقیاک انسیت

وچند حکایت باشد کہ بنا بر تو باشد و وقتے کہ مرا لقاے تو مسلم شد ہمہ فراموش شد قولہ والسکوت علی قسمین سکوت بالظاہر وسکوت بالقلب والضمائر فالمتوکل یسکت قلبہ عن تقاضی الارزاق والعارف یسکت قلبہ مقابلۃ للحکم ببعث الوفاق فہذا بجمیل صنعہ واثق وہذا لجمیع حکمہ قانع وسکوت بر دو قسم است یکے خاموشی در ظاہر است خاموش کہ در ظاہر است خاموش باشد بہرزہ با ہر کسے سخن نگوید وسکوتے است کہ بدل باشد وبضمیر باشد وسکوتے کہ در باطن است مثال او اینست کہ ضمیر مرد متوکل از طلب رزق ساکت باشد از خدا نخواہد کہ رزق بدہ چنانچہ

از اکتساب ظاہر ساکت است بدل ہم ساکت است از خدا رزق نمیخواہد و عارف ضمیر او ساکت است آنچہ از ان سو آید آید و بروفق خویش نخواہد پس آں متوکل من جمیل صنع تعالی را واثق است فعل و صنع خواہد بودن این بجمیل آن واثق است ہرچہ شایستے و بایستے آنست و این عارف آنچہ او حکم کردہ است بدان قانع است او در جمیل فعل است این در جمیل حکم است قولہ و فی معناہ قالوا

یجری علیک صروفہ وہموم سرک مطرقہ

ہر صیرفے کہ باری تعالی کند و بر تو رود سر تو ساکت و فرو افتادہ باشد ہر طرفے او را لحظۂ نشود قولہ وربما یکون سبب السکوت حیرت البدیہۃ فانہ فاذا ورد کشف علی وصف البغتۃ حرست العبارۃ عند ذلک فلا بیان ولا نطق وطمست الشواہد ہنالک فلا علم ولا حس قال اللہ تعالی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا و بسا باشد سبب سکوت چیزے ناگہانی از ان سو آید کشفے و ہیبتے این در حیرت افتد و ساکت ماند زیرا چہ چو کشفے وارد شود بر صفت ناگہانی انتظارے نہ و ترصدے نہ و او خود را در ان محل و مرتبہ نداشتہ یکایک از ان سو چیزے آمد در اینچنین حالت عبارات گنگ شود نہ بیانے ماند و نہ نطق ماند و در اینچنیں حالت ہر شاہدے کہ بود مطموس باشد اگرچہ شواہد ہستند اما چو او در حیرت مستغرق است ایشان مطموس اند اینجا اہلے نباشد و حسے نباشد یا آنکہ فجاوت آن کشف شدہ است کہ ہمہ شواہد او مطموس کردہ است و ہمہ در عرض فنا رفتند علم نماند حس نماند معلومے نیست محسوسے نیست علم چہ ماند قال اللہ تعالی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم

قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا این حال پیش آید کہ گویند مارا علمے نیست قولہ فاما ایثار ارباب المجاهدة السکوت بالا گفتہ بود نطقے بخیر باشد و سکوت بخیر باشد اما اینجا میگوید اختیار اہل مجاہدہ ہمیں سکوت است قولہ فلما علموا ما فی الکلام من الافات ثم ما فیہ من حظ النفس واظهار صفات المدح والمیل الی عن یتمیز بین اشکالہ لحسن النطق وغیر هذا من افات الخلق وذلک نعت ارباب الریاضة وهو احدار کانهم فی حکم المنازلة وتهذیب الخلق اہل ابتلا و مجاہدہ سکوت اختیار کردہ اند بنا برین کہ دانستند در کلام بعض آفات ہست چنانچہ ایشان ترک کلام کردند ہرچہ دران حظ نفس است آن را ہم ترک کردند و اظہار صفات مدح ومیل برین کہ میان اشکال و امثال خویش متمیز باشد کہ مردے چنین مبین است وجز این کہ آفات خلق انسانی است بسیار چیزہا است طالب ترک آن کردہ وخلاف آن اختیار کردہ و این ہمہ صفت اہل ریاضت است کہ البتہ ہرچہ کنند خلاف نفس کنند و یکے از ارکان منازلت و تہذیب خلق صمت است قولہ وقیل ان داود الطائی رحمہ اللہ لما اراد ان یقعد فی بیتہ اعتقد ان یحضر مجالس ابی حنیفة رحمہ اللہ اذ کان تلمیذاً لہ یقعد بین اضرابہ من العلماء ولا یتکلم فی مسئلة فلما قوی نفسہ علی ممارسة هذہ الخصلة سنة کاملة قعد فی بیتہ عند ذلک وآثر العزلة داود طائی رحمہ اللہ ہرگاہ کہ خواست در خانہ بنشیند با خود این اعتقاد کرد کہ در مجلس ابوحنیفہ رح بنشینم زیراچہ شاگرد او بود و این اعتقاد کرد اگرچہ میان اقران خویش بنشینم و سخن بمسئلہ نگویم و بحثے نکنم بعد آنکہ نفس او قوی شد کہ برین خصلت کہ بحث با اقران نکند و یکسال برین خصلت ممارست شد

در خانہ خود نشست و اختیار عزلت کرد قوله وکان عمر بن عبد العزیز رحمه الله اذا کتب کتابا فاستحسن لفظا مزق الکتاب وغیرہ عمر بن عبد العزیز چون چیزے نبشتے و اورا خوش آمدے آن نبشتہ پارہ کردے و گرد ایندے و گر نبشتے مگر حظ نفس در وے یافت قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن رح یقول اخبرنا عبد الله بن محمد الرازی رحمه الله قال حدثنا ابو العباس محمد بن اسحاق السراج رحمه الله یقول سمعت احمد بن الفتح رحمه الله یقول سمعت بشر بن الحرث رحمه الله یقول اذا اعجبک الکلام فاصمت واذا اعجبک الصمت فتکلم شبرحانی رح گفتہ است اگر سخن گوئی و آن گفتار ترا خوش آید خاموش کن و اگر سکوت ترا خوش آید سخن آید قوله وقال سهل بن عبد الله رحمه الله لا یصح لاحد الصمت حتی یلزم نفسه الخلوة ولا یصح له التوبة حتی یلزم نفسه الصمت

الحارث

ہیچ یکرا صحت خاموشی نباشد تا خلوت را ملازم نگیرد و مگر ازین سکوت ہمین سخن گفتن با مردم مراد باشد آنگہ خلوت صحیح آید و اگر در خلوت تلاوت بسیار میکند و قصہ ہا و افسانہ ہا و اشعار می خواند اینجا سکوت نیست کلام الله تلاوت میکند اگرچہ کلام الله است و چنین و چنان است اما مرد متفکر و مراقب را تلاوت بقدرت و حصہ است و توبہ بشرط درست نشود تا صمت لازم نباشد گفتہ ام حدیث را کفی المرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع قوله وقال ابو بکر الفارسی رحمه الله من لم یکن الصمت وطنه فهو فی الفضول وان کان صامتا ہر کرا وطن او صمت او نشد یعنی قرار و مستقر نشد پس او در فضول است البتہ سخن زاید افتد و اگرچہ او صامت نماید قوله والصمت لیس

بمخصوص علی اللسان لکنه علی القلب والجوارح کلها وصمت مخصوص
بلسان نیست اگرچه وصف لسان است اما قلب وجوارح چشم ودست و
پاے ایشان هم نسبتے بصمت دارند دست در فعلے وعملے هست وقدم بکارے
هست وچشم در نظارہ هست گوئی ایشان هم ناطق اند باعتبار حال ایشان و
گفته اند لسان الحال انطق من لسان المقال قوله وقال بعضهم
من لم یستغنم السکوت فاذا انطق نطق بلغو هر که سکوت غنیمت
نداشت چون سخن گوید سخن لغو گوید یعنی چون البته خود را در گفتار دارد لغوے
هم از زبان او بیرون آید چون سکوت را کارے ندانست تکلم لغو باشد قوله
سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن
بن عبد الله بن شاذان رحمه الله یقول سمعت ممشاد الدینوری
رحمه الله یقول الحکماء ورثوا الحکمة بالصمت والتفکر کما که حکیم
رسیدند بدین دو چیز یکے بصمت دوم بتفکر وتفکر لازم صمت است تفکر
بغیر صمت میسر نیاید هر جا که متفکرے است او در گوشه نشیند وسر بزیر
افگند یا نظر بر هوا ے وصحرا ے ندارد بلکه تغمیض عین کند مغزے وخیالے
بفکر خویش بیرون آرد قوله وسئل ابوبکر الفارسی رحمه الله عن
صمت الستر فقال ترک الاشتغال بالماضی والمستقبل ابوبکر فارسی
را پرسیدند از صمت سر که صمت سر چه معنی دارد وعبارت از چیست گفت
گذشته را در دل نیارد وکذلک آینده را قوله وقال ابوبکر الفارسی
رحمه الله اذا کان العمل ناطقا فیما یعنیه هلا یکون
فهو فی حد الصمت چون بنده سخن لایعنی نگوید وهر چه لابدی است
از ان سخن گوید او در حد صمت باشد یعنی ومالا یعنی هر یکے بر اندازه حال اوست

قولہ ویروی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ انہ قال کلم الناس قلیلا وکلم ربک کثیرا لعل قلبک یری اللہ تعالی ازمعاذ جبل رض مروی است او گفتہ است با مردماں سخن اندک گو وباخدا بسیار گو یعنی دل را وزبان را ملازم ذکر او دار بزبان ذکر جلی گوید بدل ذکر خفی تحقیق دل تو خدا را بیند یعنی بے شبہ دل تو در حضور حق است و در اعتقاد قریب اوست وبکر بعضے صوفیاں گویند چوا ینچنین مجاہدہ کنند خدا را ہم در دنیا بینند وگفتہ اند بدل بینند وگفتہ اند میان خواب و بیداری بینند وآنکہ گفتہ اند در بیداری بینند ایشان دانند قولہ وقیل لذی النون المصری رحمہ اللہ من اصون الناس لنفسہ فقال املکھم لسانہ از ذوالنون پرسیدند کدام کس است کہ نگاہ دارندہ تر مردمانست مر نفس خود را واز ہمہ چیزہا امساک کردہ وخود را از ہمہ چیزہا باز آوردہ است گفت آنکہ زبان خود را مالک است یعنی زبان بدست اوست در یعنی سخن گوید در لا یعنی سخن نگوید وشاید بعض اوقات در یعنی ہم سخن نگوید قولہ قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ ما شئ یطول السجن احق من اللسان ہیچ چیزے نیست سزاوار تر بہ بند داشتن از زبان او لا بایں آنست کہ ہمارہ در بند بدارند قولہ وقال علی بن بکار رحمہ اللہ جعل اللہ لکل شئ بابین وجعل للسان اربعۃ ابواب فالشفتان مصراعان والاسنان مصراعان خدائے تعالی ہر چیزے را دو در کردہ است وبرائے زبان را چہار در کردہ است دو لب و دو تختہ در دو در رستہ دندان گوئی دو تختہ در است ہر تختہ را درے می شمر دبسیار در ہا باشد کہ ہمہ بیک تختہ بستہ شود حاصل کلام یعنی سخن را ہر کسے نتواند نگہ داشتن زیرا چہ ہر چیزے درے دارد وآن درہا

دو تختہ و زبان دو دروازہ و چہار تختہ و دو معنی مفہوم شود یکے آنکہ دو دروازہ نگاہ داشتن آن دشوار باشد دوم آنکہ دو دروازہ چو بندند محکم بستہ شود قولہ وقیل ان ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کان یمسک فی فیہ حجرا لکذا سنۃ لیقل کلامہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ را می آرند سالہا در دہن خویش سنگے داشتے تا سخن اندک گفتہ شود یعنی اگر چیزے در دہن بود تا بہرزہ سخن گفتہ نشود و یا دمی داند کہ سخن نگوید دیگر[1] قولہ وربما یکون السکوت یقع علی المتکلم تادیبا لہ لانہ اساء ادبہ فی شیء و بسا باشد کہ سکوت بر متکلم افتد و دران مطلوب تادیب متکلم باشد سخن میگفت و دران عادت گرفتہ آن بسکوت باز آید تادیب متکلم است زیرا چہ او بران عادت گرفتہ و او را بسکوت آرند بر سخت دشوار است قولہ کان الشبلی رحمہ اللہ اذا قعد فی حلقتہ ولا یسالونہ یقول وقع القول علیہم بما ظلموا فہم لا ینطقون و شبلی رح چون در حلقۂ مجلس خویش نشستے و از وی چیزے سخن نمی پرسیدند گفتے سخن برایشان افتاد بسبب چیزے کہ ایشان ظلم کردند پس ایشان را سخن ماند سخن گفتن نمی توانند برائے این را آورد چہ صمت بر متکلم افتاد تا ویبہ او باشد پس ایشان سخن

---

[1] عبارت شرح بالفاظ "سخن گوید دیگر" تا تمام است و در نسخہ شرح منقول عنہ از سہو کاتب آن نسخہ غالباً یک یا دو سطر عبارت از کتابت متروک ماند چونکہ نسخہ دیگر موجود نیست لامحالہ این مضمون در طباعت ہم ناتمام گذاشتہ شد فلہذا در این بعد این مضمون شرح یک جملہ متن از رسالہ قشیریہ مع شرح آن ہم در نسخہ شرح منقول عنہ منقول نیست۔ اینجا بقدر متن از رسالہ قشیریہ قلمی و مطبوعہ نقل کردہ میشود و ہو ہذا وقیل ان ابا حمزۃ البغدادی کان حسن الکلام فہتف بہ ہاتف تکلمت فاحسنت بقی ان تسکت فتحسن فما تکلم بعد ذلک حتی مات و مات قریبا من ہذہ الحالۃ علی رأس اسبوع او اکثر ع ح

نمی گویند سبب ظلمے کہ ایشان کردند پس عدم سخن ایشان تادیب ایشاں باشد
قولہ وربما یقع السکوت علی المتکلم لان فی القوم من ھو اولی
منہ بالکلام وشاید متکلم سخن نگوید ازین جہت کہ نزدیک او شخصے است کہ
او لایق است ازیں کہ سخن گوید این سکوت ارباب صمت نیست اما شخصے باشد کہ
با ادب خود را نگہ دارد شیخ او بے می آموزد در حضرت کسے بد و لایق باشد کہ
برائے سخن گفتن سخن نگوید قولہ سمعت ابن السماک رحمہ اللہ یقول
کان بین الشاہ الکرمانی ویحیی بن معاذ صداقۃ فجمعہما بلد
فکان شاہ لا یحضر مجلسہ فقیل لہ فی ذلک فقال الصواب
ھذا فمازال یواظبہ حتی یحضر یوما مجلسہ وقعد ناحیۃ لا یشعر
بہ یحیی بن معاذ فلما اخذ یحیی فی الکلام سکت شاہ قال ھھنا
من ھو اولی بالکلام منی وارتج علیہ فقال شاہ قلت لکم
الصواب ان لا احضر مجلسہ از ابن سماک شنیدم میگفت میان شاہ
شجاع کرمانی ویحیی معاذ رحمہما اللہ شدندو شاہ در مجلس یحیی حاضر نشدے شاہ را
گفتند مجلس او گفت بہتر ایست کہ حاضر نشوم ہمیشہ ہمچنین بودہ اند
تا آنکہ بارے در مجلس او حاضر شد نشست ویحیی رح بدان علم نداشت کہ او در گوشہ
نشستہ ہست ابو یحیی رح سخن آغاز کرد او خاموش ماند بعد آن گفت اینجا کسے
است کہ در سخن او از من اولی تر ست زبان یحیی رح بستہ شد شاہ رح گفت من نگفتم
کہ صواب نیست کہ من در مجلس او حاضر شوم قولہ وربما یقع السکوت
علی المتکلم معنی فی الحاضرین وھو انہ یکون ھناک لیس
باھل السماع لذلک الکلام یصون اللہ لسان المتکلم غیرۃ
وصیانۃ لذلک الکلام عن غیر اھلہ وبسا باشد کہ سکوت بر متکلم

افتد متکلمے کہ احق بکلام سبب آنکہ حضار لایق کلام او نیند خدائے تعالی زبان
آنکہ احق بکلام است نگاہ می دارد تا سخن او نا اہلان نشنوند اینجا دو معنی است یکے
آنکہ زبان بستہ می شود سخن گفتن نمی تواند فیصون اللہ بدین معنی درست شنید و
دیگر او با اختیار نمی خواہد سخن نگوید آن اختیارے کہ او را افتادہ است آن صون
باری است کہ او با نا اہل سخن نگوید قوله وربما یکون السکوت الذی
یقع علی المتکلم ان بعض الحاضرین کان معلوم اللہ سبحانہ
من حاله انه یسمع من ذلك الکلام فیکون فتنة له اما لتوهمه
انه وقته ولا یکون اولانه تحمل نفسه مالا یطیق
فیرحمه اللہ عز وجل بان یحفظ سمعه عن ذلك الکلام
اما صیانة له وعصمة عن غلط وبسا باشد کہ سخن نگوید زیرا چہ بعضے
حاضران از انہا باشند سخن بشنوند و سخن عالی آن حاضر گمان بردگر این وقت من
است پس این فتنہ باشد او را با خود سخن بشنود و نفس خویش تجمیل کند آنچہ طاقت
او نباشد سخن صوفیان در دو چیز باشد یا از موارد و حقایق یا از ریاضات و مجاہدات
اگر از حقایق و معارف است شخصے بشنود و آن بداند کہ وقت من است
وآں گمان فتنہ باشد مر او را و اگر سخن از مجاہدات است و آن اشق و اصعب
است سامع آں بار بر نفس خویش نہد و نتواند برداشتن ضمیر وقته احتمال دارد
بر سامع باز گردد و احتمال دارد کہ بر حکم متکلم تو فکرے کن باندک فکر معلوم خواہی
کرد قوله وقال مشائخ هذه الطریقة ربما یکون السبب
فیه حضور من لیس باهل لسماعه من الجن اذ [illegible]
مجالس القوم من حضور جماعة من الجن وبسا باشد کہ سخن نگویند
سبب آنکہ جن در مجلس ایشان حاضر می شود ایشان سخن نگویند تا ایشان نشنوند جن

انواع اند دیہوری گویند وطیہوری مائی وناری وارضی وہوائی وقدسی جن قدسی
مومن ومسلمان بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان آوردہ اند ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رکن ایمان ایشان این شرط کردہ بود کہ بر مسلمانان
ظاہر نشوند وایشان ظاہر شدند پس ایشان ایمانے دارند اما بشرط اسلام نہ اینچنین
کسان حاضر باشند واسرار وسخن ملوک بشنوند زیان دارد ہم گوینده را ہم شنونده را
قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول اعتللت
مرة بمرو فاشتقت ان ارجع الی نیسابور فرایت فی المنام
کان قایل یقول لی لا یمکنک ان تخرج من ھذا البلد فان
جماعة من الجن استحلوا کلامک ویحضرون مجلسک
فلاجلھم تحبس ھھنا شیخ رح میگوید از ابو علی رح شنیدم کہ میگفت در شہر مرو
رنجور شدم خواستم کہ بہ نیسابور باز گردم پس در خواب دیدم گوئی مردے میگوید
ممکن نیست ترا کہ از مرو بیرون آئی زیرا چہ جماعتے از پریان کلام ترا شیرین گرفتہ
اند ودر مجلس تو حاضر می شوند از سبب ایشان ترا محبوس دارند شیخ این حکایت
براے آن را آورد کہ جن در مجلس ایشان حاضر می شوند اما اینجا این سخن ماند
کہ بالا گفت سخن نگوید تا نشنوند یعنی اہل بشنوند ونا اہل نشنوند ومیان ایشان اہل
ہم می باشد محمد حسینی (ادر اللہ سآبیب انفاسہ علینا
ما دامت الشمس طالعة والطلع طالعة) چنین می گوید مرد عارف چو در
بیان اسرار حقایق ومعارف شود کراماً کاتبین را از ہر دو طرف او دور کنند
تا ایشان اسرار خداوند تعالی نشنوند واگر نہ ایشان از کتابت مانند عجب فرشتگان لایق
سخن اسرار نباشند جن خود کدام است قولہ وقال بعض الحکماء رحمہ اللہ
ان ما خلق للانسان لسان واحد او عینان واذنان یسمع ویبصر

اکثر مما یقول حکما گفته اند خدائے تعالی انسان را زبان یک داد و چشم و گوش
دو برائے آنکہ آنچہ بگوید کمتر انسان باشد کہ می بیند و می شنود اینجا سخنے ہست بسیاران
باشند کہ چشم و گوش ایشان بر دو زبان باقی ماند چندان ندیدنے گوید کہ اندازہ
نباشد قوله ودعی ابراهیم بن ادهم رحمه الله الی دعوة
فلما جلس اخذ وافی الغیبة فقال عندنا یوکل اللحم بعد
الخبز وابتدأ ثم یاکل اللحم اشار الی قوله تعالی اَیُحِبُّ
اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا سلطان ابراہیم را جائے برائے
طعام دعوت شد آمد در مجلس نشست و مردمان در غیبت شدند گفت نزد ما
اینچنین است گوشت بعد ان بیارند و گوشت را بانان خورند و اینجا
مردمانے اند کہ گوشت پیش از نان میخورند مراد این داشت کہ در کلام اللہ
است اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا قوله
وقال بعضهم الصمت لسان الحکیم صمت زبان حکیم است
یعنی صمت او نطق حالی دارد صمت حکیم گوئی این سخن گفت کہ مرد عاقل
وحکیم ساکت باشد و دیگر صمت او دلیل بر آن میکند کہ او در فکر سے و حکمتے
است و دیگر حکیم را باید کہ بسیار ساکت باشد زیرا کہ صمت مرد حکیم را حکمت
قوله وقال بعضهم تعلم الصمت کما تتعلم الکلام فان
کان الکلام یهدیک فان الصمت یهدیک بعضے گفته اند
تعلم صمت کن یعنی بیاموز کہ صمت کجا کند و بیاموز کہ صمت چہ نفع و چہ اثر
دارد چنانچہ تعلم کلام کردی مردم عالم معانی بیان میگوید کہ اینجا تاکید می آرد حال
سخن بغیر تاکید از تحسین از مقتضی حال و مقتضی مقام دارد قوله تعلم
هم تعلم کن زیرا کہ کلام ترا رهنمائی صمت می نماید صمت ترا بحکمت راه می برد

قولہ وقیل عفة اللسان صمتہ وگفتہ اند ہر عضوے را عفت باید
کہ لایق آن عضو باشد وعفت لسان صمت است قولہ وقیل مثل
اللسان مثل السبع ان لم توثقہ عد اعلیک وہم چنین گفتہ
اند کہ زبان بجوانے درندہ ماند چنانچہ شیرے وگرگے اگر آن حیوان درندہ
را محکم نہ بندی او بر تو بدود یعنی زبان ترا نگاہ دار اگر نہ ترا زبان فاحش کند
قولہ وسئل ابو حفص رحمہ اللہ ای الحالین للولی
افضل الصمت او النطق فقال لو علم الناطق ما آفة النطق
لصمت ان استطاع عمر نوح علیہ السلام ولو علم الصامت
ما آفة الصمت لسأل اللہ تعالی ضعفی عمر نوح علیہ السلام
حتی ینطق از ابو حفص رح پرسیدند ولی را چہ بہتر خاموشی یا سخن گفتن ابو حفص رح
جواب داد اگر سخن گوینده بداند کہ در سخن گفتن چہ آفت است ہر آئینہ ساکت
ماند اگر تواند مدت عمر نوح علیہ السلام اگر مرد خاموش بداند کہ در خاموش ماندن
چہ آفت است ہر آئینہ از خدائے خواہد دو چند عمر نوح علیہ السلام تا سخن
گوید مشکل کارے ہم در سخن گفتن آفت وہم در ساکت ماندن آفت پس
ولی چہ کند ازاں قادر معلوم شد برائے یکے را عمر نوح گفت وبرائے یکے
را ضعف عمر نوح علیہ السلام گفت اینجا تو فہم کن چہ بہتر این آید کہ نطق بہتر ولکن
برائے حکمت را این گفت کہ دو چند عمر نوح یابد ودریں دو چند عمر از خدا قدرت
نطق خواہد بعد ازاں سخن گوید پس صمت دو چند از نطق باید پس صمت بہتر قولہ
وقیل صمت العوام بلسانہم وصمت العارفین بقلوبہم
وصمت المحبین من خواطرہم سر ازہ حد گفتہ اند خاموشی عوام از سخن
است وخاموشی عارفان حق بقلوب است یعنی دل از ہمہ چیز ساکت وصامت

است جز محادثاتے و مناجاتے کہ با خدا دارد و دران مناجات سخن نیست
وصمت دوستان خدا صمت درستے است آنچہ میان او و میان محبوب
میگذرد محب با محبوب در خیال خویش خطراتے دارد اے عزیز عجب سخنے
است این چہ دانم فہم کردہ باشی یا نہ وایم اللہ حالتے میان محب و محبوب
گذرد کہ محب نتواند آن حالت را با خود باز گردانیدن قولہ وقیل لبعضہم
تکلم فقال لیس لی لسان فاتکلم فقیل لہ اسمع فقال لیس
فی مکان فاسمع و چنین گویند یکے را گفتند سخن گو گفت زبان ندارم مگر اشارت
بدین میکند کارم بجاے است کہ زبانم گنگ است یا خود فرصت سخن ندارم
یا خود میگوید یک زبان دارم آن بذکر خدا مشغول زبان دگر کجا دارم کہ سخن گویم
و او را گفتند بشنو گفت در من مسمع نیست کہ بشنوم یعنی آن گوش نیست کہ بحق
شنیدن بود با تمام حواس من بجاے دیگر مستغرق است آن گوش نماندہ است
کہ سخن کسے دران گوش در آید اگر وقتے تو بنظارۂ محبوب مستغرق شدہ
باشی بدانی کہ آن گوش نماندہ است کہ سخن کسے در گوش آید قولہ وقال
بعضہم مکثت ثلثین سنۃ لا یسمع لسانی الا من قلبی ثم
مکثت ثلثین سنۃ لا یسمع قلبی الا من لسانی سی سال شدہ باشد کہ من سخن نمی شنوم
مگر از دل من یعنی ہر چہ دل را احوال محبوب و از شکایت و حکایت او دل با خود
گوید گوش من آن شنود و دیگر ہر چہ بدل الہام شود من بمان شنوم قولہ
وقال بعضہم لو اسکت لسانک لم تنج من کلام قلبک
ولو صرت رمیما لم تتخلص من حدیث نفسک [illegible]
کل جہد لم تکلمک روحک [illegible]
خود را از سخن ساکت کردی دل تو از حکایت نخواہد [illegible]

ریختہ گردی از حدیث نفس خلاص نیابی گوئی از تعسر سکوت بیان میکند کہ سکوت
دست ندہد مگر بعبرت زبان تو ساکت ماند دل تو ساکت ماند و حدیث نفس
نباشد کار این کار اگر توفیق دہد پروردگار ہر ہبدے کہ توانی کرد بکنی روح تو
با تو سخن نگوید زیرا چہ او کاتم سر است روح واقف اسرار است او جز اسرار
چیزے دیگر نداند اگر سخن گوید از سر گوید و صفت او خود کتمان سر است
و دیگر روح محب خالق البوح است و اہل محبت را در سخن گفتن از جمال محبوب
و آنچہ میان محب و محبوب رود غیرت باشد قولہ وقیل لسان الجاہل
مفتاح حتفہ گفتہ اند زبان جاہل کلید مرگ اوست یعنی جاہل سخن گوید آنچنان
گوید کہ موجب ہوان در ذالت و بر افتاد او شود قولہ وقیل المحب
اذا سکت ہلک والعارف اذا سکت ملک و گفتہ اند اگر
محب خاموش ماند ہلاک گردد گفتہ اند نظم

نوعے ز دوا ے درد باشد گفتن غم دل بغمگسارے

و چون عارف ساکت ماند نا لک اسرار گردد تملک و تمکین در علم الیقین
و عین الیقین قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول
سمعت عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت
محمد من نصر الصائغ رحمہ اللہ یقول سمعت مرۃ
الصائغ یقول سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ
یقول من عد کلامہ من عملہ قل کلامہ الا فیما یعنیہ
فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرمودہ است ہر کہ کلام خود را از عمل خود شمرد
یعنی او را موجب سخنات و موجب فوز و ظفر نشناخت سخن او اندک شود
ضرورت الا آن باید گفتن کہ موجب سخنات و فوز و وجہ باشد و آن اندک

باشد

قولہ (۸) باب الخوف

خوف ترسیدن باشد از وقوع غیر ملائم حالاً مآلاً و ہر کسے را خوفے باعتبار حال اوست مرد عامی ترسد کہ فردا در آتش دوزخ نسوزم در نقد بفوت مرادے و منالے طالب ترسد نباید ہمہ بریں حرماں دارند و بریں حرمان برند و بریں حرمان برانکہ برند فردا مرا و بدام دہند یا ندہند متوسط ترسد نباید اکمال حال نشود و تکمیل و تمکین نیابد منتہی ترسد از مکر و خداع چیزے را باو سے کند او را گمان رود بمقصود رسیدم و در واقع آں پردہ باشد کہ چشم روے دل او البتہ بدان پوشیدہ ماند و بدیں وہم مگر روے محبوب می بینم و منتہی خوف دارد کہ اسرار بروے قلب نمایند اگر جزئیات می نویسم بسیار سخن می شود مرد سالک خرد را این مقدار کفایت باشد و بریں قیاس ہر چہ مقصود و مراد باشد و یک خوفے دگر است منتہی را کہ از انچہ او واجد است ازاں بہ نخدد بلہ عنان کلام باز گردانیم بسخن شیخ باز آئیم بسیار گفتن رسم ما نیست قولہ قال اللہ تعالی یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا خوف بسیار انواع را بیان کردہ ام مرد اول ہر خوفے را کہ عنایت کند کلام آبی آن نباشد و آن قدر کہ مخاوف گفتیم بر عکس آن مطامع باشد قولہ اخبرنا ابوبکر محمد بن احمد بن عبد وس الحیری العدل رحمہ اللہ قال اخبرنا ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ الدقاق رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن یزید رحمہ اللہ قال حدثنا عامر بن ابی الفرات رحمہ اللہ قال حدثنا المسعودی رحمہ اللہ عن محمد بن عبد الرحمن

عن عیسی بن طلحة رحمه الله عن ابی هریرة رضی الله عنه قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل النار من
بکی من خشیة الله حتی یلج اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار
فی سبیل الله ودخان جهنم فی منخری عبد ابدا از رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم فرمود هر که بخوف خدا گریست او در آتش دوزخ
نیفتد تا آنکه شیر در پستان باز گردد یعنی این واقع نه و دخول هم در نار واقع نه و غباری
که در ره خدا است و دود دوزخ در سوراخ بینی مردم جمع نشوند یعنی البته آنکه در
ره خدا مشقت دیده باشد و گرد غبار آن ره کشیده باشد اثر دوزخ باوی
نبود قوله حدثنا ابو نعیم احمد بن محمد بن ابراهیم
المهرجانی رحمه الله قال حدثنا ابو محمد عبد الله بن
محمد بن الحسین بن الشرقی رحمه الله قال حدثنا
عبد الله بن هاشم رحمه الله قال حدثنا یحیی بن
سعید القطان رحمه الله قال حدثنا شعبة رحمه الله
قال حدثنا قتادة رحمه الله عن انس رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو تعلمون ما
اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا انس رضی الله عنه از رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم روایت کرده است که رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم فرموده است اگر شما بدانید آنچه من دانم اندک بخندید و بسیار
[illegible] را که اطلاع نباشد اگرچه کند وجه باشد
برین [illegible] خنده معدوم باشد و گریه ملازم باشد قوله الخوف معنی
متعلقة فی المستقبل لانه انما یخاف ان یحل به

مکروہ او یفوتہ محبوب ولا یکون ھذا الا لشئ سیحصل
فی المستقبل فاما ما یکون فی الحال موجودا فالخوف لا یتعلق
بہ شیخ رحمہ اللہ گفتہ است خوف معنی است متعلق در استقبال زیرا چہ خوف
اینست کہ مکروہے بر وافتد یا محبوبے از و فوت شود و آن صفت نباشد
مگر در استقبال کہ شاید حاصل شود اما چیزے کہ نقد است دران خوف تعلق نیست
ولیکن این ہست چیزے بدست تو است و تو مالک اوی خوف آن ہست
دران مملوک با تو مکرے و خداعے باشد محبوبے در بر تو بر صفتے کہ تو تحقیق کردہ
کہ این محبوب منست و خوف آنکہ آن مزخرف و منحرف نبود قولہ والخوف
من اللہ سبحانہ وتعالی ھو ان یخاف ان یعاقبہ اما فی الدنیا
واما فی الاخرۃ وقد فرض اللہ سبحانہ علی العباد ان یخافوہ
فقال وخافون ان کنتم مؤمنین وقال وایای فارھبون
ومدح المومنین بالخوف فقال یخافون ربھم من فوقھم
خوف خدا اینست کہ او خوف خدا کند از خدا کہ او را عقاب کند یا در دنیا یا در
آخرت و خدا تعالی بر بندگان فرض کردہ است کہ از و ترسند و گفتہ است
وخافون ان کنتم مؤمنین و گفت وایای فارھبون ہم از من
بترسید از دیگرے نہ لہ الحق از ہیچ یکے خوف نیست مگر از خدا چہ گویم اگر با تو
مخاوف بیان کنم فالکلمۃ بطولھا و خائفان را خدا بستود گفت یخافون
ربھم قولہ سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ
یقول الخوف علی مراتب الخوف والخشیۃ والھیبۃ فالخوف
من شرط الایمان وقضیتہ قال اللہ تعالی ویخافون ان کنتم قضیہ
مؤمنین والخشیۃ من شرط العلم قال اللہ تعالی انما یخشی

اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ والهيبة من شرط المعرفة قال الله تعالى يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ خوف را سہ مرتبہ است یکے ہمین خوف راست وآن از شرط ایمان است وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ویکے خشیت است وآن از شرط علم است یعنی بداند کہ خدا عالم است خدا قادر است پس آن در نفس نیاید کہ رضاے خدا دراں نباشد قال الله تعالى اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ نترسند از خدا مگر علما ہر دو خوف یکے است اما این از علم خاست وآن از سماع اخبار علما بر قدرت او و بر بے نیازی او عالم اند بموجب آن ایشان را خوف است یکے ہیبت است وآن از شرط معرفت است چو او را شناختہ باشد یا صفات او یا او تجلی کردہ باشد برو بصفات خویش ہر آئینہ ہیبت آید او قہر دارد او جلال دارد عزت وعظمت لازمۂ آن ذات ہر آئینۂ عرفان او موجب ہیبت باشد قال الله تعالى وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ خدا شما را از خود می ترساند از فعل بصفت آیند واز صفت بذات آیند واز ذات کجا گریزند ذات حجاب است مر ذات را حجاب ذات او ذات اوست چہ گمان بری این حجاب وقتے دفع شود وقتے نشود بے چارہ طالب ہمہ وقت سوختہ و دردمند ماند قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول سمعت محمد بن علي الخيري رحمه الله يقول سمعت محفوظا رحمه الله يقول سمعت اباحفص رحمه الله يقول الخوف سوط الله يقوم به الشاردين عن بابه خوف تازیانہ بر در خویش ایستادہ دارد قوله وقال ابو القاسم الحكيم رحمه الله الخوف على ضربين رهبة وخشية فصاحب الرهبة يلتجي الى الهرب اذا خاف ورهب وهرب يصح ان يقال هما واحد مثل

جذب وجذر فاذا هرب الجذب فی مقتضی هواه کالرهبان الذین اتبعوا اهواءهم فاذا کبحهم لجام العلم وقاموا بحق الشرع فهو الخشیة خوف بر دو نوع است خشیت است و رہبت است آنکہ صاحب رہبت است وقتے بترسد بگریزد و رہبت و ہرب اگر ہر دو را یکے گویند شاید چنانچہ جذب و جبذ پس چوں بگریزد بمقتضی ہوا بگریزد و چنانچہ قومے کہ رہبانند ایشاں گریختہ اند اتباع ہوا کردند پس چوں لگام علم ایشاں را بگرداند و بحق شرع ایستند این خشیت است قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله سمعت عبد الله بن محمد الرازی رحمه الله یقول سمعت اباعثمان رحمه الله یقول سمعت اباحفص رحمه الله یقول الخوف سراج القلب به یبصر ما فیه من الخیر والشر خوف بمثل چراغے باشد در دل کہ آنچہ خیر و شر اوست بداں می بیند قوله سمعت الاستاد اباعلی الدقاق رحمه الله یقول الخوف ان لا تغلل نفسك بعسی وسوف خوف آنست کہ نفس خویش را بسویف و امہال تعلیل بکنی امہال بمہلتے خواہم کردن وسوف سر انجام چنین کار خواہم کردن قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت ابا القاسم الدمشقی رحمه الله یقول سمعت اباعمرو الدمشقی رحمه الله یقول الخائف من یخاف من نفسه اکثر مما یخاف من الشیطان خائف اوست کہ از نفس خویش بیش ازاں ترسد کہ از شیطان شیطان مددے خارجی است و نفس [illegible] داخلی ہر آئینہ خوف از و بیشتر باشد چوں دزدے بود کہ نقدے کہ تو در گرہ بستہ اے دزد درون آن گرہ باشد قوله وقال وابن الجلاء رحمه الله

الخائف من يامنه المخوفات خائف کسے است کہ از مخوفات ایمن
باشد مثلا شیر ہیکلے مخوفے است مما یخاف منه او از وایمن است زیرا کہ
خائف اورا خوف خدا است واز مخلوقات ایمن است قوله وقيل ليس
الخائف الذی یبکی ویمسح عینیه الخائف من یترک ما
یخاف ان یعذب علیه خائف آن نیست کہ می گرید وچشم را پاک
می کند خائف اوست کہ ترک آرد چیزے را کہ مقابلہ آن اورا فردا عذاب
شود قوله وقيل للفضل مالنا لا نری خائفا فقال لو کنت
خایفا لرایت الخایفین ان الخایف لا یراه الا الخایفون
وان الثکلی هی التی تحب ان تری الثکلی افضل رحمه الله گفتند نحب الثکلی
چیست مارا کہ خایف رانمی بینم گفت خایف را خایف بیند زیرا چہ ہر جا کہ عورتے
را کہ پسر او مرده است او دوست میدارد کہ ببیند عورتے را کہ پسر او مرده
است زیرا چہ ہر جا کہ درد مندے است بحکم جنسیت خواہد با درد مندے
نشیند ہر کہ میان صوفیان مقام خوف دارد خایفے بیند آن مقام خود نشناسد قوله
وقال یحیی بن معاذ رضی الله عنه مسکین ابن آدم لو خاف
من النار کما یخاف من الفقر لدخل الجنة یحیی بن معاذ رضی الله
عنه گفته است مسکین فرزند آدم چنانچہ از فقر می ترسد اگر ہمچنان از آتش
دوزخ ترسد در بہشت در آید قوله وقال شاه الکرمانی رحمه الله
علامة الخوف الحزن الدائم نشان خوف اندوه دائم است قوله
وقال ابو القاسم الحکیم رحمه الله من خاف من شیء هرب
منه ومن خاف الله هرب الیه ہر کہ از چیزے ترسد از و گریزد وہر
ہر کہ از خدا ترسد ہم بسوے او گریزد قوله وسئل ذو النون المصری

رحمه الله متى يتيسر على العبد سبيل الخوف فقال اذا نزل نفسه منزلة السقيم تحتمي من كل شئ مخافة طول السقام ذوالنون رحمہ اللہ را پرسیدند کے باشد مقام خوف بندہ را میسر آید گفت وقتے کہ نفس را بمنزلہ سقیمے مریضے دارد آنرا کہ سقمے مرضے باشد پرہیز کند از چیزے کہ آن سبب ازدیاد مرض باشد و ہر کرا مقام خوف شد ہر چہ مواجب آن باشد ازان محترز ماند **قوله** وقال معاذ بن جبل رحمه الله ان المومن لا يطمين قلبه ولا يسكن روعته حتى يخلف جسر جهنم معاذ بن جبل رحمہ اللہ گفتہ است تحقیق مومن را از خوف امنے نیست تا آنکہ از پل صراط بسلامت نگذرد پل صراط را دو معنی است حسی و معنوی حسی امنیست چنانچہ از احادیث و اخبار تحقیق شدہ است کہ پلے بنہند صفت او چنین و چنین باشد ہر کہ ازان بسلامت بگذرد او ناجی باشد و ہر کہ نتواند گذشت و ہمانجا بچفسد بماند او ہالک باشد و معنوی اگر تزا بر اتباع مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استقامت شد و قدم تو بحسب اتباع اعمال تو درست و راست آمد ازین صراط مستقیم است ہر کہ بریں سلامت بگذرد چنین و چنین باشد آن صراط حسی کہ گفتم بر و سلامت نگذرد کسے مگر کسے کہ بریں صراط معنوی مستقیم باشد **قوله** وقال بشر الحافی الخوف ملك لا يسكن الا فى قلب متقى خوف بادشاہے است قرار نگیرد جز در دلے کہ او پرہیزگار باشد **قوله** قال ابو عثمان الحيرى رحمه الله مصيب الخائف فى خوفه السكون الى خوفه لانه امر خفى عیب خائف در خوف چیست کہ بر خوف قرار گیرد چہ بر خوف قرار گیرد ازان ترقی نتواند کرد نہ بر اچہ البتہ کارے است کہ تمام مردم گیرد چو تمام در گیرد مردم پیشتر نتواند شد **قوله** وقال

الواسطی رحمہ اللہ الخوف حجاب بین اللہ وبین العبد وھذا للفظ فیہ اشکال ومعناہ ان الخائف متطلع لوقت ثان وابناء الوقت لا تطلع لھم المستقبل وحسنات الابرار سیات المقربین واسطی رحمہ اللہ گفتہ است خوف حجابے است میان بندہ وخدا و در ظاہر این سخن نوع اشکالے ہست وشیخ رحمہ اللہ منیفرماید مرد آں نیست خائف متطلع مر وقتے دوم راست زیرا چہ گفتہ ایم خوف در استقبال است وکار ہموئی شغل بنقد وقت است چو او آیندہ متطلع شد از نقد وقت محروم ماند وحسنات الابرار سیئات المقربین اگرچہ حسنہ بود اما بنسبت حال او سیئہ باشد نکو سخنے کہ شیخ فرمود اما ما میگوئیم محب آن محبوب ہیچ برنخورد تا دام کہ خوف ملازم حال او باشد آن ساعت کہ خوف از غلبۂ محبت وصدمۂ شوق از دلش برود دلیر گردد وبحیل دران دلیری بشئے ہائی فائز تواند شد تو چہ میگوئی از کسے کہ بہتر ہی از وتوانی بخود وصال جستن از بادشاہ تواند کسے التماس اعتناقے واتصالے کند چہ محبوبے بران صفت باشد تواند از و مراد خواستن نہ آنکہ محروم ومحجوب ماند قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد علی النہاوندی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن فاتک رحمہ اللہ یقول سمعت النوری رحمہ اللہ یقول الخائف یھرب من ربہ الی ربہ خائف از خدا سوئے خدا می رود قولہ وقال بعضھم علامۃ الخوف الانین علی باب الغیب علامت خوف جائے گرفتن بردر غیب است قولہ سمعت ابا عبد اللہ الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت علی بن ابراھیم العکبری رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید

رحمه الله يقول وسئل عن الخوف فقال توقع العقوبة
مع مجاري الانفاس از جنید رحمه الله پرسیدند خوف را گفت انتظار
عقوبت با مجاری انفاس یعنی هر نفسے که از تو برود انتظار عقوبت باشد
قوله سمعت الشيخ اباعبد الرحمن السلمي رحمه الله يقول
سمعت الحسين بن احمد الصفار رحمه الله يقول سمعت
محمد بن المسيب رحمه الله يقول سمعت هاشم بن
خالد رحمه الله يقول سمعت اباسليمان الداراني رحمه الله
يقول ما فارق الخوف قلبا الا خرب مفارق نشود خوف هیچ دلے
را مگر آنکه خراب شود یعنی آنچه بود نماند معنی دگر دلے را خوف مفارق نشود مگر
آنکه از دل از انچه بود خراب گردد خوف مادام بود که او معمور بود چه او خراب
گشت یا باجترا یا بغلبهٔ محبت یا بغلبهٔ رجا از اینچنین دلے خوف مفارق الا خرب
مگر آنکه خراب شد یا مگر آنکه خراب شود و فارق تصحیف فارق است آن
هم معنی درست می آید تو اندیشه کن بین قوله وسمعت يقول سمعت
عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت
اباعثمان رحمه الله يقول صدق الخوف هو الورع عن
الاثام ظاهرا وباطنا ابوعثمان رحمه الله گفته است درستی خوف
بورع بود و ترک آثام ظاهراً و باطنا کند درستی خوف بود قوله وقال ذو النون
رحمه الله الناس على الطريق ما لم يزل عنهم الخوف فاذا
زال عنهم الخوف ضلوا عن الطريق مردمان [illegible] اند
مادام که از ایشان خوف زایل نشده است و چون خوف از ایشان [illegible]
ره گم کنند کلام ذوالنون رحمه الله را دو احتمال است یکے همین ظاهر که [illegible]

معنی دوم گفتہ ایم من قبل کہ خوف حجابے است میان بندہ وخدا تا مادام
خوف! سالک است او در رہ سلوک است ہنوز بمنزل نرسیدہ است
چوں بمنزل رسد بمقصود پیوندد خوف از میان بخیزد زیرا چہ خوف در استقبال
خوف عدم میل بود یا عدم خوف وصال یا خوف عدم اکمال ہر چہ بودہ است بارے خوف
مقصود نبودہ است بمقصود رسیدن عبارت از با مقصود یکے شدن است
چو او یکے شد خوف چہ نسبت خوف از کہ قولہ وقال خاتم الاصم
رحمہ اللہ لکل شیء زینۃ وزینت العباد الخوف وعلامۃ
الخوف قصر الامل خاتم اصم رحمہ اللہ گفتہ است آراستگی ہر چیزے
بزینت است وآراستگی عبادت بخوف است زیرا چہ خائف عبادت
را بشرطہا بجا آرد چوں بشرطہا بجا آرد زینت عبادت ہمان است ونشان
خوف اینست کہ امل کم شود زیرا کہ یک خوف ہم از تعجیلی اجل است شاید
اجل قریب باشد وتو از وغافل باشی پس بضرورت ہر ساعت عمر را در
اغتنام باشد قولہ وقال الرجل لبشر الحافی رحمہ اللہ ارأیت
تخاف الموت فقال لقد ورم علی اللہ شدید مردے
بشر حافی رضی اللہ عنہ را گفت ترا خائف از موت می بینم جواب داد
اقبال بر وے بستم دشوار است پس بضرورت خوف ملازم باشد
زیرا چہ کارے بدست تو نیست تا او چہ کند قولہ سمعت الاستاذ
ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول دخلت علی الامام ابی بکر
بن فورک رحمہ اللہ عائداً فلما رانی دمعت عیناہ
فقلت لہ ان اللہ یعافیک ویشفیک فقال لیس ترانی
اخاف من الموت انما اخاف مما وراء الموت

ابوعلی دقاق رحمہ اللہ میگوید ابن فورک رحمہ اللہ مریض بود من بعیادت او رفتم مرا دید چشمہائے او روان شد گفتم خدا ترا صحت دہد و ازین زحمت نیکو خواہی شد ابن فورک رحمہ اللہ گفت چہ گمان می بری کہ گریہ من سبب وقوع مرگ است ترسم ازان است آنچہ بعد مرگ پیش آید آرے لکل داخل دہشۃ معلوم نہ بعد از مرگ تا او کدام تجلی شاید شود مرد منجلی و مکشوف را جز این خوف نیست قولہ اخبرنا علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن عثمان رحمہ اللہ قال حدثنا القسم محمد رحمہ اللہ القاسم قال حدثنا یحیی بن ابان رحمہ اللہ عن مالک بن مغول رحمہ اللہ عن عبد الرحمن بن سعید بن موھب رحمہ اللہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قلت یارسول اللہ اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اھو الرجل یسرق ویزنی ویشرب الخمر قال لا ولا کن الرجل یتصدق ویصلی ویصوم ویخاف ان لا یقبل منہ عائشہ رضی اللہ عنہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ آن کسانیکہ دادہ می شوند آنچہ می آرند از اعمال و دلہائے ایشان در خوف یعنی چہ باشد ہر چہ بایستے کردن می کنند مع ہذا خائف چرا چہ آن مرد زنا کرد و سرقہ کرد و شرب خمر کرد کہ می ترسد چرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت جز ایں خوف ندارند ایشان ولیکن مردے باشد کہ او زکوٰۃ دہد و روزہ دارد و نماز گذارد و ترس آں دارد کہ قبول نشود قولہ وقال ابن المبارک رحمہ اللہ الذی یھیج الخوف حتی یسکن فی القلب

دوام المراقبة فی السر والعلانية آن کسانیکه برایشان هیجان
خوف باشد یعنی خوف غالب شده است تا آنکه این خوف در دل قرار گیرد
ازان دوام حضور و مراقبه آید **قوله** سمعت محمد بن الحسین رحمه الله
یقول سمعت ابا القسم بن ابی موسی رحمه الله یقول
حدثنا محمد بن احمد رحمه الله یقول حدثنا
علی الرازی رحمه الله یقول سمعت ابن المبارك رحمه الله
یقول ذلك وسمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول
سمعت ابابکر الرازی رحمه الله یقول سمعت ابراهیم
بن شیبان رحمه الله یقول اذا سکن الخوف فی القلب
احرق مواضع الشهوات منه وطرد رغبة الدنیا عنه
ابراهیم شیبان رحمه الله گفته است چوخوف خدا در دل قرار گیرد محل شهوتها
را بسوزد یعنی نماند و ازوی بکلی رود خوف رغبت دنیا ازدل بکلی برد **قوله**
وقیل الخوف قوة العلم بمجاری الاحکام خوف درستی علم است
در محلے که از حکمهاے او جاری است تا هر کسے در ازل چه حکم است وچه تقدیر
است خوف ازین است **قوله** وقیل الخوف حرکة القلب من
جلال الرب خوف جنبش دل است از هیبت جلال باری تعالی او تعالی
عظیم است جلیل است هرچه خواهد کند دل را این لحظه افتد خوف ضروری
باشد و دیگرے تجلی جمال است و تجلی جلال است خوف دل از تجلی جلال است وگفته اند فرداے قیامت
مقربان حضرت را خوف باشد گفت آرے باشد از تجلی جلال **قوله** و
قال ابو سلیمان رحمه الله ینبغی للقلب ان لا یکون الغالب
علیه الا الخوف فانه اذا غلب الرجاء علی القلب فسد

ابو سلیمان رحمہ اللہ گفتہ است باید کہ دل را ہیچ چیزے برو غالب نباشد
مگر خوف زیرا چہ چو بر دل رجا غالب شود دل فاسد گردد چو خوف غالب شود مستحضر
و منزجر باشد از بسیار چیزہا و ملجأ شدہ بحضور آید و چو رجا غالب شود در انبساط
انفساح افتد و آن موجب فساد او گردد **قولہ ثم قال یا احمد بالخوف**
ارتفعوا فان ضیعوہ نزلوا بعد آن شیخ گفت ای احمد مر متلمذے از آن اوست
شاید احمد جواری باشد اے احمد مرتبہ صوفیان بلند بخوف شدہ است
اگر خوف ضایع کردند از مرتبہ فرو افتادند **قولہ وقال الواسطی رحمہ اللہ**
الخوف والرجا زمامان علی النفوس لئلا یخرج الی رعوناتہا
واسطی رحمہ اللہ گفتہ است خوف و رجا ہم چو دو مہار اند بر نفسہا تا رعوناتے کہ
نفس دارد آں سو نرود و مہار گفتن چہ معنی دارد باشد بعض دواب سخت مستشرد
و متنفر ایشان را رایض دو مہار کند دو نفر راستا و چپا گرفتہ رواں دارند تا او بطرفے
دگر نشود برہ راست عادت گیرد و معنی دگر دو مہار اند یعنے وقتے مہار خوف می باشد
و وقتے مہار رجا اگر نفس تشردے کند مہار خوف باز دارد و اگر نومید گردد مہار
رجا باز در رہ آرد اگر رجا برو غالب آید خواہد انبساط کند مہار خوف ازان باز
دارد و اگر خوف غالب آید یاس شود مہار رجا باز برجا آرد **قولہ وقال الواسطی**
رحمہ اللہ اذا ظہر الحق علی السرائر لا ینفی فیہا فضیلۃ الرجاء
والخوف (قال الاستاد الامام) وہذا فیہ اشکال ومعناہ
اذا اصطلمت شواہد الحق الاسرار ملکتہا فلا یبقی فیہا مساغ
لذکر الحدثان والخوف والرجاء من آثار بقاء الاحساس باحکام حدثین
البشریۃ چون حق بر سرائر ظاہر شد شاہد گشت در سرائر خوف و رجا را فضیلتے
نماند یعنی خوف و رجا با فضیلت خویش منتفی گردند شیخ رحمہ اللہ میفرماید در سخن

واسطی اشکالے ہست و مراد این سخن چیست چون شواہد حق را بر اسرار اصطلام
آرد آن اسرار را لک گردد یعنی غالب آید دراں اسرار محل مجاری خوف و رجا نماند
احکام بشریت را اثرے نماند خوف و رجا از احکام بشریت اند چو شاہد حق بحقیقت
خویش ظاہر شدہ اشیا بکلی مضمحل گشت قولہ وقال الحسین رحمہ اللہ
من خاف من شیء سوی اللہ و رجا سواہ علق علیہ بوب
کل شیء وسلط علیہ المخافۃ وحجب سبعین حجابا ایسرہ الشک
وانّ مما وجب شدّۃ خوفہم فکرتہم فی العواقب وخشیۃ
یعنی احوالہم قال اللہ تعالی وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا
يَحْتَسِبُونَ وقال اللہ تعالی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا
الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ
أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا حسین رحمہ اللہ گفتہ است مگر حسین منصور است
ہر کہ از جز خدا ے ترسید یا جز خدا ے امیدے دگر کرد در ہر چیزے
را بر و بربستند سالک را بسیار در راہ است بداں رہ می برد چو خوف غالب
آمد تا آنکہ بر وہمین خوف مسلط شد ہر آئینہ ہمہ درہا بر وبستند و او بہفتاد
حجاب محجوب شد و آسان ترین آن حجاب ہا است وجود آن شک است
ازیں ہفتاد حجاب کثرت مراد است یعنی او بحجب کثرت محجوب گشت کمترین
آن حجابہا وجود شک باشد زیرا چہ خوف و رجا امرے مستقبل است عبارت
ازیں است تا ما را چہ پیش آید و تا با ما چہ کنند و این ہم از معین شک است
دیگر حجاب باشد کہ آن یک حجاب بجاے ہفتاد حجاب بلکہ بیشتر بود اگر ازان
یک حجاب ہفتاد عنایت کنند شاید بعد آنکہ یکے محجوب شد او کہ محجوب است
خواہد یک حجاب گو خواہد ہفتاد این نمی گوید کہ ترا خوف و رجا نباید این میگوید کہ

مقر و مستقر نگردد برای اثبات آنرا که هفتاد حجاب می شود قوله والیسره الشک
این سخن گفت وان مما اوجب شدة خوفهم فکرتهم فی العواقب
وخشیة یغیر احوالهم واین حجب غلاظ است وموجب شک است بنقد
با وی غرق نیند و در صوادم و تلاطم او نه قال الله تعالی بَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا
لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ازین که می ترسند یحتمل حالتی پیش آید که منتظر عارف و
سالک نیست این همه مخاوفی که حسین رح بیان کرد همه اهل ابتدا و توسط را است
اما غریقان دریای وحدت را جز خوف نیست و آن چیست که ذات او حجاب
ذات اوست اکنون این حجابی است این بلای است همان غریق
داند چه کند در دریا غرق و آن دریا حجاب از دریا اینجا عافیتی نیست اینجا استقبالی
نیست اینجا مقامی نیست و دیگر تمسک برای این را که حجب بسیار است
والیسر ایشان شک است این آیت آورد قُلْ هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ
اَعْمَالًا بگو ای محمد بیاگاهانم شما را بکسی که او زیانکارتر است در عمل خویش
آنانند در دنیا سعی کردند نه بر ره ایشان پنداشتند مگر ما کاری می کنیم قوله
فکم من مغبوط فی احواله انعکست علیه الحال ومنی بمقارنة بمفارقت
قبیح الاعمال فبدل بالانس وحشة وبالحضور غیبة
این هم احوال مبتدیان و متوسطان است بسیاران باشند که در احوال
خویش غبط سالکان دگر باشند حال برو منعکس گردد و داغ شود او را بسبب
مفارقت و اکتساب قبیح اعمال و تبدیل شود انس بوحشت باز آید و حضور
بتفرقه بدل گردد این همه گفتیم اما تو بدان باشد کسی همه روز همه شب در بر محبوب
باشد و هرگز خود را بمراد رسیده نداند و نه بیند اضطراب و ابتلا و گرفتاری
ساعت فساعت دراز و یاد و تموج باشد کسی گفته است نظم

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست عجب اینست کہ من واصل سرگردانم

و باتفاق این معنی دقاق رح این دو بیت بسیار خواندے قوله وسمعت
الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله ینشد کثیرا شعر

احسنت ظنك بالایام اذ حسنت ولم تخف سوء ما یاتی به القدر
وما ملكت اللیالی فاغتررت بها وعند صفو اللیالی تحدث الكدر

بروزگار خویش یا خود گمانے نیک بردی اگر فرض کنیم ہمچنان نیک است
و نمی ترسی کہ محبوب در خفی علمی خویش با تو چہ دارد و شبہا تزا بر مراد تو داشت
و تو بدان مغرور حال اینست بحضور صفا از شبہا کدورتے پیدا شود میگوید
محبوب کسے است کہ خود را تمام بتو نخواہد دادن در عین احسان اساءتے
دارد کہ تو آنجا نرسی در عین اتصال و اعتناق بیگانگی دارد کہ میان تو و میان
او از مغرب و مشرق بیشتر و بیشتر تصور تواں کرد بہشتیانے کہ در بہشت ابدی
اند و کارہا بر مراد ایشان است و با ایشان وعدہ ما تشتهیه الانفس و
تلذ الاعین است ہم بیگانگی او ایشان را در عین آن گمان کہ دارند کہ
کارہا بر مراد است اما مرادی است آنجا کہ آن مسکینان ازان غافل اند
و خبر ندارند قوله سمعت منصور بن خلف المغربی رح یقول
كان رجلان اصطحبا فی الارادة برهة من الزمان ثم
ان احدهما سافر وفارق صاحبه وافی علیه مدة
زمان ولم یسمع منه خبر فبینا هذا الاخر كان فی غزات
یقاتل عسكر الروم اذ خرج علی المسلمین رجل مقنع فی السلاح
یطلب المبارزة فخرج الیه من ابطال المسلمین واحد فقتله
الرومی ثم خرج آخر فقتله ثم ثالث فقتله فخرج هذا الصوفی

وتطاردا فحسر الرومی عن وجهه فاذا هو صاحبه الذی صحبه
فی الارادة والعبادة سنین فقال هذا له ایش الخبر فقال
انه ارتد وخالط القوم وولد له اولاد واجتمع له مال فقال
وکنت اقرأ القران بقراات کثیرة فقال لا اذکر منه حرفا
فقال له هذا الصوفی لا تفعل وارجع فقال لا افعل فلی فیهم
جاه ومال فانصرف انت والا لافعلن بك ما فعلت باولئك
فقال هذا الصوفی اعلم انك قتلت ثلثة من المسلمین و
لیس علیك انفة فی الانصراف فانصرف انت وانا
امهلك فرجع الرجل مولیا فتبعه هذا الصوفی فطعنه وقتله
فبعد تلك المجاهدات ومقاسات تلك الریاضات قتل
علی النصرانیة منصور خلف مغربی رح حکایت کرد و یاران بودند هر دو در ارادت
وطلب حق ملازمتے ومصاحبتے داشتند یکے از چند سال[1]

مسلمانان با رومیان اتفاق قتال افتاد دلاورے از لشکر اسلام یار شد و ازو
پیشتر شخصے از لشکر روم خودے بر سر نهاده برقعهٔ باز خود روے پوشیده
آمده بود میان هر دو مقاتله شد رومی مسلمانے را کشت دیگرے از لشکر اسلام
بیرون آمد آن رومی او را هم کشت سیومی بیرون آمد او را کشت آن یارے که
در ارادت با او انباز بود یکجا بموافقت عبادت می کردند و مواجب طلب
ارادت را بسر می بردند براے رومی او بیرون آمد رومی روے خود را کشاد

---

[1] در نسخه منقول عنه بعد "از چند سال" یک یا دو سطر عبارت در کتابت نیامده لاجرم اینجا بیاض گذاشته شد ح ع

این صوفی دید که آن یار منست گفت چه حال شد و چه زاد ترا خبر چیست بگو آن رومی گفت آن رومی مرتد شد و زنی خواسته و فرزند و اولاد شده و آنجا جاهے و مالے بسیار دست داده این صوفی گفت نه آنکه تو قرآن را باختلاف قرائتے که آمده است میخواندی رومی گفت یک حرف ازان مرا یاد نمانده است صوفی گفت مکن اینچنین بازگرد گفت نکنم اینچنین مرا میان ایشان جاهے و مالے است رومی گفت بازگرد والا گرنه آنچه که با ایشان کردم با تو خواهم کرد یعنی چنانچه ایشان را کشتم ترا هم خواهم کشت صوفی گفت میدانم که سه مسلمانان را کشته و تو نمی خواهی که بازگردی این بدان که اگر بازگردی مردمان گویند بازگشت زیرا چه سه نفر را کشته تو بازگرد من ترا مهلت میدهم و نخواهم کشت او بازگشت صوفی از مرصدق و صفا بحمیت دین پس او رسید دستان زد رومی بدوزخ رفت بعد آنکه این مجاهده و مقاسات دید بر دین نصرانی کشته شد این حکایت برای آن آوردکه او جاے حسنے بود با ان احسن اعمال با قبح حال بازگشت و بر نصرانیت مرد بران مدعاے که شیخ گفته بود که شخصے باشد مغبوط چنین و چنین حال باشد بعد آن حال برو منعکس شود این حکایت بدان سخن نسبتے نه دارد و حکایت خواجه محمد بکاء و خواجه خواجه ما شیخ نظام الدین قدس الله سره بارها بر یاران گفته باشم ایشان را یاد است مگر چه کنم کتابت دراز شود چیزے بدینجا نسبت دارد سخن در کسے است مغبوط محسود قوم باشد قوله و قیل لما ظهر علی ابلیس ما ظهر طفق جبرئیل علیه السلام و میکائیل علیه السلام یبکیان زمانا طویلا فاوحی الله الیهما ما لکما تبکیان کل هذا البکاء فقالا یا رب لانا من مکرك فقال الله تعالی هکذا کونا ولا تامنا مکری

وہمچنین گویند ابلیس را پس آنکہ او را از درجۂ او فرو انداختند و شد با وے آنچہ شد جبرئیل و میکائیل علیہما السلام با فراط می گریستند خداوند سبحانہ پرسید از موجب گریۂ ایشان گفتند یارب ما مکر ترا ایمن نباشیم خدائے تعالی فرمود ہمچنین باشید از مکر من ایمن مباشید کسے را در دل و جان این خلجان آید کہ فرشتہ را با گریہ چہ نسبت کہ منع گریہ چنانکہ حکما و علما گفتہ اند تحمل این گریہ عبارت ازان باشد کہ ایشان را پس حیرتے و تعلقے کہ پیش افتاد بدان ماند کہ کسے بسیار گرید و تحمل کہ تمثل بصورت انسان کردند و از متمثل آنچہ از متمثل بہ شود از کار نیست **قولہ** ویحکی عن السری السقطی رحمہ اللہ انہ قال انی انظر الی النفی فی الیوم کذا مرۃ مخافۃ ان یکون قلبی اسود لما اخاف من العقوبۃ سری سقطی گفتہ است روزے چندین بار روے خود را می بینم خوف آنکہ نباشد روے من سیہ شدہ باشد این حکایت نیز مناسب این مقام نیست **قولہ** وقال ابو حفص رحمہ اللہ منذ اربعین سنۃ اعتقادی فی نفسی ان اللہ تعالی ینظر الی نظر السخط و اعمالی تدل ذلک ابو حفص گفتہ است چہل سال اعتقاد من در نفس من این بود کہ من در سخط باری ام تعالی او مرا بہ نظر نمی بیند بنظر غضب می بیند و کارے کہ من میکردم بنظر مقت آن کار دلیل برین کرد کہ او بسخط می بیند مگر عبادتے کہ می کردم بشرط آنکہ می باید نمی کرد و تعبد خویش را خالصاً للہ نمی یافت ہر آئینہ این گمان برد **قولہ** وقال حاتم الاصم رحمہ اللہ لا تغتر بموضع صالح فلامکان صلح من الجنۃ فلقی آدم علیہ السلام فیہا ما لقی ولا تغتر بکثرۃ العبادۃ فابلیس بعد طول تعبدہ لقی ما لقی ولا تغتر بکثرۃ العلم فبلعم

سہ غالبا بعد از لفظ گفتہ اند" قدرے عبارت در نسخہ منقول عنہ در کتابت نیامد۔ ع ح

کان یحسن اسم اللہ الاعظم فانظر ماذا لقی ولا تغتر برویۃ الصالحین فلا شخص اکبر من المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینتفع بلقائہ اقاربہ واعدادہ حاتم اصم رح گفتہ است بموضع صالحے یعنی مقامے وجاے کہ ترا عبادت بفراغت میسر است بران مغرور مشو زیرا چہ ہیچ جائے صالح تر از بہشت نیست ببین کہ آدم علیہ السلام در بہشت بود باوے چہ گذشت نکو سخنے است اما بہشتے کہ دران آدم را داشتہ بود ندآن بہشت قرار نبود آن بہشت ابتلا بود بسیاری عبادت کہ توفیق یافتہ بدان مغرور مشو زیرا چہ بر وچہ پیش آمد ابلیس علیہ اللعنۃ سالہا عبادت کرد و بر و پیش آمد و بسیاری علم مغرور مشو بران اعتماد مکن زیرا چہ بلعم باعور علمے داشت و اطلاعے بر اسم اعظم بود با این ہمہ نگر کہ با او چہ گذشت و مغرور بصحبت صالحان مشو کہ پیشوا و رہنماے ہمہ مصطفی علیہ السلام و بلقاے او اقارب او اعمام و عمات و دیگران کہ بدو قریب بودند صحبت او و لقاے او ایشان را ہیچ نفع نکرد این نیز نکو سخنے است اما ایشان اجانب بودہ اند و رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم داعی بکسر اصنام و رسوم بود و آن بدبختان را اطاعت مشکل می شد با آنکہ می دانستند کہ او برحق است **قولہ خرج ابن المبارک رحمہ اللہ یوما علی اصحابہ فقال انی قد احببت ان البارحہ علی اللہ سالتہ الجنۃ** عبد اللہ ابن مبارک رح بر اصحاب خود بیرون آمد گفت دوش با خدا دلیری کردم کہ از خدا بہشت طلبیدم عبد اللہ مبارک رح این میگوید مرد صوفی محقق را نخست موارد الٰہی مطموس معدوم و مغلوب باید بودنہ آنکہ خواست بشوخی و دلیری باشد لازمان حضرت پادشاہ را ہراس ایشان را مجال نباشد کہ مرتبہ از پادشاہ التماس کنند **قولہ وقیل خرج عیسی علیہ ومعہ صالح صالحی بنی اسرائیل فتبعہما رجل خلیع مشہور بالفسق فیہم**

فقعد منتبذا عنهما منكسرا فدعا الله سبحانه وقال اللهم
اغفرلي ودعا هذا الصالح وقال اللهم لا تجمع غدا بيني
وبين ذلك العاصي فاوحى الله تعالى الى عيسى عليه السلام
اني قد استجبت دعاءهما جميعا رددت ذلك الصالح وغفرت
ذلك المجرم عيسى صلوات الله عليه با صالحے از بنی اسرائیل برون شده
بود مردے گنه گارے پس ایشان میرفت آن گنه گار فاسق از ایشاں جدا شد
وشکسته خاطر شست از خدا خواست گفت اللهم اغفرلی وآں مرد صالح که
با عیسی علیه السلام بود دعا کرد گفت خداوندا مرا و آن فاسق را یکجا نکنی خداوند
سبحانه با عیسی علیه السلام وحی کرد که من دعاے ہر دو قبول کردم که ہر دو را فرد ا
یکجا نکنم فاسق شکسته دل را آمرزیدم وصالح خود بین را راندم ہر آئینه ہر دو یکجا
نشوند مشکل کارے صالح که گفته بود مرا با او جمع مکن سبب معصیت وخطاے او
وخداوند سبحانه او را با آن فسق وخطا بیامرزید واین را با این احتیاط براند یفعل
الله ما یشاء قوله وقال ذو النون المصری رحمه الله قلت
لغلیم لم سمیت مجنونا قال لما طال حبسی عنه صرت مجنونا
لخوف فراقه غلیم گوید شخصے را که او بکسے مبتلا شده باشد بحسب شهوتے درد
او را گفتم ترا مجنون چرا نام نهاد گفت چون مرا از مهوی من حبس کرد از بسیاری فراق
او مجنون گشتم قوله وفی معناه انشدوا

لو ان ما بی علی صخر لا نحله فکیف یحمله خلق من الطین

آن بارے که بر من نهاده اند اگر بر کوه نهند آن بار تواند برداشت پس مخلوقے
که از گل باشد چون تواند آن بار را برداشتن قوله وقال بعضهم ما زالت
اعظم رجاء لهذه الامة ولا اشد خوفا على نفسه من

ابن سیرین بعضے صوفیان گفتند هیچ امتے امیدوار تر از امت محمدیه صلی الله علیه وآله وسلم و هیچ یکے ترسنده تر از محمد بن سیرین نه رحمه الله **قوله** مرض سفیان الثوری رحمه الله فعرض دلیله علی الطبیب فقال هذا رجل قطع الخوف کبده ثم جاء وحش عرقه ثم قال ما علمت ان فی الحنیفیة مثله وچنین گوید سفیان ثوری رح رنجور شد دلیل او را بر طبیب نصرانی برد نصرانی از دلیل او این احساس کرد که این دلیل مردے است که جگر او را خوف بریده است بعد آن آمد و نبض او را دید و گفت من نمی دانستم که در دین حنیفیه یعنی در دین اسلام مثل او هست و تمام حکایت اینست فاسلم پس مسلمان شد این حکایت را خواجه ابو علی فضل محمد فارمدی در مجالس من پیش آورده است بعد اتمام این حکایت گفت فاسلم خواجه ابو محمد رح اینجا لطیفه گفته است الحق بانصاف نتوان گفت که بول ایشان به از قول ماست **قوله** وسئل الشبلی رحمه الله لم تصفر الشمس عند الغروب فقال لانها عزلت عن مکان المقام فاصفرت لخوف المقام وکذا المومن اذا قارب مرجعه من الدنیا اصفر لونه لانه یخاف المقام فاذا طلعت الشمس طلعت مضیة کذلک المؤمن اذا بعث من قبره وخرج وجهه لیشرق از شبلی رح پرسیدند که آفتاب نزدیک غروب زرد شود شبلی رحمه الله گفت زیرا چه مقامے کماے و شرفے که او داشت از آنجا معزول شد و فرو افتاد پس زردی شود از خوف مقام که مبادا دیگری این مقام تا چه کند و باز چون برآید و هم چنین مومن چون آخر

تتمه این کلام در نسخهٔ منقول عنه از سهو کاتب متروک مانده است - ع ح

وقت او شود زرد شود خوف آنکه مقامے که می رود تا با او چه کنند و چون برانگیزند
روشن و منور باشد نیکو حکایت است این اما باکتاب سلوک و حکایت محققان
نسبتے ندارد حکایت عامیانه و مذاکرانه است مذکرے بر منبر برآید و این بگوید و عامیان
چند باشند و بشنوند و آهے زنند سخن درین است بارے شبلی رح این حکایت گفته
است و نسبت بدین داده است زیرا چه محقق و معلوم است که آفتاب از نظر ما دور
شد او در دریا می رود بدریا قریب شد عکس آن دریا از نظر ما دور زرد نمود
گرفت و ازین جاکه تو او را زرد می بینی بر قومے همان زمان طلوع کرده است چنانچه
اینجا وقت شروق می بینی ایشان آنجا همچنان می بینند قومے باشند که بریشان
نماز خفتن دور تر نیست سبب آنکه بر ایشان مترتب نمی شود چنانچه غروب کرده
مردمان نماز شام گذارند تا باز احساس کنند او برآمده بود هم در کنز می نوشید
و من لم تجد وقتهما لم تجبهما هر که وقت خفتن و نماز دیگر نیابد بر ایشان
واجب نشود این دم که نشسته ایم جاشت فراخ است موضعے باشد که آفتاب
آنجا ایندم طلوع می کند و جاے دیگر غروب می شود و مردمے دگر را نیم شب است
که می خسپند و بریں نمط اصفرار او و انجلاے او را موجب او محقق بیان نکند و اگر
این سخن از شبلی رحمه الله تحقیق شود معنی این باشد که شبلی علیه الرحمه طریقه تمثیل
و تخییل گفت یعنی اصفرار شمس بدان ماند که مومنے را آخر شده باشد و ضیا و شروق
او بدان ماند که روز محشر خیزد **قوله** ویحکی عن احمد بن حنبل رحمه الله
انه قال سالت ربی عز وجل ان یفتح علی بابا من الخوف ففتح
فخفت علی عقلی فقلت یا رب علی قدر ما اطیق فسکن ذلك
احمد حنبل رح میگوید من از خدا خواستم که بر من دری از خوف گشاید گشاد بدان قهر
و بدان سلطان بود آن خوف که ترسیدم سلامتی عقل از من برود گفتم خداوندا

براندازۂ من خوف بدہ خداوند سبحانہ آن سلطان او را کم کرد عجب از مقالاتے کہ شیخ ترتیبے نگاہ داشتہ است خوف اہل ابتدا و خوف اہل توسط و خوف زاہدانہ و عابدانہ و عامیانہ خبط کردہ است نبشتہ است شیخ قدس اللہ روحہ مرشد بود و مقبول عامہ بود علما و مشائخ زہاد و عباد و عامہ خلق توجہ بر شیخ داشتند شیخ بضرورت بر مثال خوانچۂ ساخت غذاے ہر کسے دران کرد تا ہر کسے براندازۂ خویش غذا گیرد۔

قولہ (۹) باب الرّجا

رجا امید باشد رجا در مقامات ازین عبارت کنند مرد صالح سالک عبادت کند مواجب بندگی بحق بجا آوردن آرد از خدا امید دارد کہ آن عبادت او قبول کند قبول طاعت عبارت از چیست کہ خداوند سبحانہ عبادت و طاعت یکے را بہانہ سازد فضلے در باب او خواستہ بود بتقدیر ازلی بدان بندہ ایصال آن کند بندہ را درین فرحتے و نشاطے بافراط باشد او داند کہ من کارے کردم کار مرا قبولے افتاد و اینچنین جزائے مرا نصیب شد چنانچہ مرد کاسب و تاجر کسبے و تجارتے کند بدانچہ ربحے و نفعے دست دہد خوشی و خرمی او بیش ازان باشد کہ آن قدر مال را او افتادہ یابد قولہ قال اللہ تعالی مَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ہر کہ امید لقاء اللہ دارد آن امید او ضائع نشود زیرا چہ مہالہ لقاء اللہ آیندہ است البتہ برسد ہر کہ خواہد با خدا او را التفاتے شود برین امید استحکام شود البتہ ازین دولت نصیب مائی یابد و مفسران ازین لقاء اللہ موت مراد داشتہ اند گفتہ اند لقی اللہ ای مات آن زمان معنی چنین باشد ہر کہ را تحقیق است امید براے مردن گو ساختہ شو کو براے آن بعمل

نیک زیرا چہ تحقیق است کہ مہلت مرگ البتہ آیندہ است وآمدنی است ہر جا کہ
انسانے است مرگ را امید وارد فعلی ہذا ایں طریقہ توبیخ وتنبیہ است یعنی ہر کہ امید
وارد او ساختہ شود بعمل نیک قولہ اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد
الاہوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید الصفار
رحمہ اللہ قال حدثنا عمر بن مسلم الثقفی رحمہ اللہ
قال حدثنا الحسن بن خالد رحمہ اللہ قال حدثنا العلاء
بن زید رحمہ اللہ قال دخلت علی مالک بن دینار رحمہ اللہ
فرایت عندہ شہر بن حوشب فلما خرجنا من عندہ قلت لشہر
یرحمک اللہ زودنی زودک اللہ فقال نعم حدثنی عمی
ام الدرداء رضی اللہ عنہا عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جبرئیل علیہ السلام
قال قال ربکم عز وجل عبدی ما عبدتنی ورجوتنی ولم تشرک
بی شیئا غفرت لک علی ما کان فیک ولو استقبلتنی بملأ
الارض خطایا وذنوبا استقبلتک بملأہن مغفرۃ فاغفر لک
ولا ابالی علاء بن زید رح میگوید بر مالک دینار رح رفتم ونزدیک او شہر بن حوشب
بود بعد آنکہ از نزدیک مالک دینار رحمہ اللہ بیرون آمدیم شہر رحمہ اللہ را گفتم خدا بر تو
رحمت کند مرا توشہ بدہ خداوند سبحانہ نیز بمقابلہ آن ترا توشہ دہد یعنی چیزے
مرا بیاموز وسخنے مرا گو کہ آن توشۂ عمر من باشد گفت نکو باشد عمر من از ابو الدرداء
رحمہ اللہ از ابو الدرداء رح روایت کرد کہ او گفتہ من از پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وپیغمبر علیہ السلام از جبرئیل صلوات اللہ علیہ شنید کہ گفت
پروردگار شما گفتہ است اے بندۂ من پرستیدی مرا ہیچ پرستیدنی وامید بردی

ازمن آنچہ امید بردی و درعباد تے کہ مرا کردی ورجا سے کہ از من کردی شریک نکردی یعنی دانستی کہ ہمین را پرستند وامید ہم ازین دارند پس آمرزیدم و پوشیدم گنہ ترا و آنچہ در تو بود و اگرچہ بہ من پیش آئی بمقدار پری زمین خطاہا و گناہا ترا پیش آیم باتو پری این زمین معفرت را پس ترا بیامرزیدم و بدین باکے ندارم ازملک من چیزے کم نشود قولہ اخبرنا علی بن احمد رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید رحمہ اللہ قال حدثنا بشر بن موسی رحمہ اللہ قال حدثنا خلف بن الولید رحمہ اللہ قال حدثنا مروان بن معاویۃ الفزاری رحمہ اللہ قال حدثنا ابو سفیان بن طریف رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن الحرث رحمہ اللہ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالی اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ شعیر من ایمان ثم یقول اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال خردل من ایمان ثم یقول وعزتی وجلالی لا اجعل من آمن بی ساعۃ من لیل او نہار کمن لم یومن بی انس رضی اللہ عنہ روایت می کند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است فرداخدائے تعالی گوید بیرون آرید از دوزخ ہر کہ در دل او ہمچند دانہ سرشف از ایمان باشد بعد آنکہ این فرمان دہد گوید بعزت خویش وبزرگی خویش نگردانم کسے را کہ یک ساعتے از شب یا یک ساعتے از روز ایمان آوردہ باشد ہمچو کسے کہ یک ساعت از شب یا یک ساعت از روز ہم ایمان نیاوردہ باشد تحقیق معنی حدیث مشکل است مقدار خردلے ایمان چہ باشد و کسے کہ یک ساعت ایمان آوردہ باشد ہمچو کسے یک ساعت

ایمان نیاوردہ باشد معنی این چہ باشد مگر معنی حدیث این باشد کہ شخصے ایمان بشرط
او آورد چنانچہ ایمان باید فلتۃ وفجأۃ اورا اجل دریافت اورا البتہ نجات
باشد اما این مشکل شود ثم یقول مرتبط بر کلام بالا باشد فعلی ہذا اخراج از نار چہ
معنی باشد اینجا گوئیم بندہ ہمہ عمر شرک کردگنہ کرد مستحق آں شد گوئی اورا در دوزخ
انداختند خدا گوید او را از دوزخ بیرون آرند کہ او از زمرۂ دوزخیاں نیست او کسے
است کہ بن ایمان آوردہ ساعتے قولہ الرجا تعلیق القلب بمحبوب
سیحصل فی المستقبل فکما ان الخوف یقع فی مستقبل الزمان
کذلک الرجا یحصل لما یؤمل فی الاستقبال استاد ابوالقاسم
رحمہ اللہ میفرماید رجا عبارت ازیں است کہ مومے باشد ومرجوے باشد
کہ زمان آیندہ دست دہد تو بدان امید بربندی رجا اینست چنانچہ خوف را
شیخ در استقبال فرمود رجا را ہم بران اصل تمہید کرد قولہ الرجا
عیش القلوب واستقلالہا صفت رجا اینست کہ حیات دلہا
بدانست واستقلال دلہا برجا است قولہ والفرق وبین الرجا
وبین التمنی ان التمنی یورث لصاحبہ الکسل ولا یسلک
طریق الجہد والجد ویعکسہ صاحب الرجا وفرق میان
رجا وتمنی اینست کہ صاحب تمنی موجب تمنی کسلان شود وجہدے وجدے
در کار کردن نہ وصاحب رجا خلاف این این فرق میان صاحب تمنی وصاحب
رجا باشد نہ میان تمنی ورجا اما فرقے گوئیم میان تمنی ورجا خصوصے وعمومے ہست
ہر جا کہ رجا ہست تمنی ہست اما ہر جا کہ تمنی است لازم نیست کہ رجا باشد
زیرا چہ مرد تمنی طلب محال وامید محالے ہم کند اما راجی امید چیزے کند کہ
متوقع الوقوع باشد قولہ فالرجا محمود والتمنی معلول پس رجا

محمود باشد و تمنی معلول قوله وتکلموا فی الرّجا فقال شاه الکرمانی رحمه الله علامة الرّجا حسن الطاعة نشان رجا اینست کہ حسن طاعت کند چو او امید قبول دارد عمل بشرط آنکہ باید و نشاطے کہ شاہد ہمچنان کند حسن طاعت باشد قوله قال ابن خنیق رحمه الله الرجاء ثلثة رجل عمل حسنة فهو یرجو قبولها ورجل عمل سیئة ثم تاب فهو یرجو المغفرة والثالث الرجل الکاذب یتمادی فی ذنوب ویقول ارجو المغفرة ابن خنیق رحمہ اللہ گفت رجا باسہ کس است مردے کارے نیکے کرد و امید قبول از خدا دارد یک رجا اینست و دوم این مردے نادرہ گنہ کرد و ازان توبہ کرد و امید مغفرت می دارد و سیوم مردے کہ در امیدواری کاذب است او کسے است کہ فسوق را نہایت می نداند و ازان باز نمی آید و میگوید خدائے مرا خواہد آمرزید این رجا از مقامات قوم نباشد عوام الناس اند گناہ بسیار کنند و ایمان برین دارند یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَاءُ ہر کرا خواہد بیامرزد شاید یکے ازین من باشم ہر چند فاسق را بیامرزد اما سیاہ روئی فسق باوے باقی ماند در خبر است کہ فرداگنہ گاران کہ در دوزخ ماندہ باشند بقدر گنہ ایشان عذاب شود و خداوند سبحانہ بفضل خویش ایشان را بیرون آرد ایشان ہمہ سیاہ شدہ باشند ہمچو انگشت گشتہ ایشانرا در نہر کوثر برند غسل دہند تمام اندام ایشان ہمچو بہشتیان شود مگر یک جائے سیاہے بر روئے ایشان ماند کسے را بر پیشانی کسے را بر لب کسے را بر رخسارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید ذلک بزینته آن خال جمال ایشان را بیارائد زیبائی زیادت دہد چنانچہ می دانی سپید پوستے را خالے بر لب در رخسارہ می باشد چوں زیب زیادت می دہد ہمچناں من گفتہ ام ہر چند آن خال سیہ

سبب تزئین حسن ایشان شود نہ آنکہ نشان آن سیہ روئی باقی باشد اگر فرض کنیم ہر بار بہشتی آئینہ بیند آن خال را بہ بیند بداند کہ این نشان آن سیہ روئی است بدین معنی سنائی لطیفہ گفتہ است نظم

کو جمال طاعتے تا مرترا رخصت بود بہر دفع چشم بد خالے ز عصیان داشتن

قولہ رحمہ من عرف نفسہ بالاساءۃ ینبغی ان یکون خوفہ غالبا علی رجائہ ہر کہ نفس خویش را بدین شناخت کہ البتہ او بدی کند واز و بدی آید خوف او غالب از رجا باشد قولہ وقیل الرّجا ثقۃ الجود من الکریم ورجا اینست کہ راجی را ثقہ باشد کہ کریم من جواد است پس اعتماد بر جود کریم وامید بر آن کند این رجا است قولہ وقیل الرّجا رویۃ الجلال بعین الجمال رجا چیست دیدن جلال بعین جمال این سخن ومعنی دارد کے در جلال جمال بیند ودیگر جلال بیند وامید جمال دارد قولہ وقیل ھو قرب القلب من ملاطفۃ الرب گفتہ اند رجا اینست کہ دل قریب رحمت خدا گردد قولہ وقیل سرور الفواد بحسن المیعاد ورجا چیست کہ دل شاد باشد کہ وعدہ او کردہ است بوفا رسد لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ چو او وعدہ کرد تو امید مشو امید از رحمت خدا و بریں امید بر بند ید رجا ہمین باشد قولہ وقیل ھو النظر الی سعۃ رحمۃ اللہ تعالی رجا چیست کہ نظر بر وسعت رحمت خدا کند رحمت او فراخ است وبسیار قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت اباعلی الرودباری رحمہ اللہ یقول الخوف والرّجا ھما کجناحی الطائر اذا استویا استوی الطیر واتم طیرانہ واذا نقص احدھما

وقع فيه النقص واذا ذهبتا صار الطائر فى حد الموت
ابو علی رودباری رحمہ اللہ گفتہ است خوف و رجا ہمچو دو بال پرندہ اند کہ
بدان می پرد اگر یکے نقصان شود از پرندن بماند و ایمان بندہ وقتے صحتی
یابد کہ خوف و رجا برابر باشد قولہ وسمعته يقول سمعت النصر اباذی
رحمه الله يقول سمعت ابن حاتم رحمه الله يقول سمعت
علی بن شهمردان رحمه الله يقول قال احمد بن عاصم
الانطاکی رحمه الله وسئل ما علامة الرجا فى العبد
قال ان يكون اذا احاط به الاحسان آلهم الشكر
راجيا لتمام النعمة من الله عليه فى الدنيا وتمام عفوه فى
الاخرة احمد انطاکی را از نشان رجا پرسیدند گفت نشان رجا آنست
وقتے کہ او با احسان باری تعالی محاط گردد او را خداوند سبحانہ توفیق شکر
دہد این شکر بریں گوید کہ بر بندہ بنعمت تمام و اکمال نعمت میشود در دنیا
تا آنکہ خدائے تعالی میفرماید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ و امید میدارد
کہ خداوند سبحانہ عفو کند از ان نظر کہ او را بر احاطت احسان و شکر نعمت
بود قوله وقال عبد الله بن خفيف الرجا استبشار بوجود
فضله وقال ارتياح القلوب لرويه كرم المرجو رجا چیست
کہ بتحقیق بشارت دارد بفضل اللہ تعالی و گفتہ است رجا چیست خوشی
دلہا بسبب کرمے کہ از و امید می دارند قوله سمعت الشيخ ابا
عبد الرحمن رحمه الله يقول سمعت ابا عثمان المغربی
رحمه الله يقول من حمل نفسه على الرجا تعطل ومن
حمل نفسه على الخوف قنط ولكن من هذه مرة ومن

من هذه مرة ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ میگوید ہرکہ برنفس خویش حمل رجا کرد البتہ ہمان را حمل کرد فقط خوف آن باشد کہ او عطلت پیش گیرد و از کارہا باز ماند و ہرکہ برنفس خویش ہمین بار خوف نہد وبس عجب نباشد کہ او قنوط پیش گیرد ولکن از مخافت ہم چیزے و از رجا ہم چیزے و دوم معنی گہے خوف و گہے رجا قوله وسمعته حدثنا ابو العباس البغدادی رحمه الله قال حدثنا الحسين بن صفوان رحمه الله قال حدثنا ابن ابی الدنیا رحمه الله قال حدثت عن بكر بن سليم الصواف رحمه الله قال دخلنا على مالك بن انس رضی الله عنه فی العشیة التی قبض فیها فقلنا یا اباعبد الله كيف تجدك فقال ما ادری ما اقول لكم الا انكم ستعاينون عن عفو الله ما لم يكن لكم فی حساب ثم ما برحنا حتی اغمضاه بكر سلیم رح میگوید شبے کہ مالک انس رضی اللہ عنہ را از دنیا بردند بر مالک رضی اللہ عنہ در آمدیم گفتیم ای ابوعبد اللہ خود را بیشتر چون می یابی گفت نمی دانم با شما چہ گویم مگر آنکہ معاینہ کنید عفو خدا را کہ در حساب نباشد تا وام کہ وقت حساب شود بعدہ شما بدانید کہ بعد مردن چہ شود و چہ قدر عفو است پس جدا شدیم تا آنکہ او مرد دو چشم او را فرو خوابانیدیم قوله وقال يحيى بن معاذ رحمه الله يكاد رجائی لك فی مع الذنوب يغلب رجائی لك مع الاعمال لانی اجد اعتمد فی الاعمال علی الاخلاص كيف احرزها وانا بآفة معروف واجد نی فی الذنوب اعتمد علی عفوك وكيف لا تغفرها وانت بالجود موصوف رجا

من امید من با گناہاں غالب می آید از رجاے و امیدے کہ با اعمال زیرا چہ
می یابم خود را معتمد در اعمال بر اخلاص چون نگہ دارم آن را و من شخصے ام کہ بآفت
معروفم چو انسان است و انسان ہم معروف بآفت است و من در گناہان
اعتماد بر عفو تو می کنم پس چگونہ تو آنرا نیامرزی و تو موصوف بجودی جود کار تست
حاصل در اعمال با خلاص نظر بر جود است و من در آفتہا معروف از من کجا در
آید از من کجا کارے مستقیم آید و در گنہ نظر بر عفو تست از ان من چون غافل
شوم کہ تو در جود معروفی قولہ وکلموا ذا النون المصری رحمہ اللہ
وھو فی النزع قال لا تشغلونی فقد تعجبت من کثرۃ لطف اللہ
تعالی معی ذوالنون در نزع بود و مرداں با و سخن گفتن گرفتند گفت
مرا با خود مشغول مکنید زیرا چہ من در شگفتم از بسیاری لطفے کہ با من خدا میکند
قولہ وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الھی اجل العطایا
فی قلبی رجاؤک واعذب الکلام علی لسانی ثناؤک
واحب الساعات الیّ ساعت یکون فیھا لقاؤک یحیی
معاذ رح گفت اے بار خداے روشن ترین و بزرگترین عطایا لذیذترین
عطایا در دل من امید تست و گوارا ترین سخنان بر زبان من ستودن تست
و بہترین ساعتہا مرا آن ساعت است کہ بتو پیوندم قولہ وفی بعض
التفاسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل
علی اصحابہ من باب بنی شیبہ فرأھم یضحکون فقال
ایضحکون لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا
ثم مر ثم رجع القھقری وقال نزل علی جبرئیل علیہ السلام
واتی بقولہ نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ در بعض تفاسیر ہست

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر اصحاب درآمد از در بنی شیبہ در سے است در مکہ
وایشان نشستہ می خندند گفت شما میخندید اگر بدانید آنچہ من می دانم ہر آئینہ اندک خندید و بسیار
بگریید و از ایشان گذشت و باز پس پا باز گشت و گفت جبرئیل علیہ السلام بر من این
آیت آورد نَبِّئْ عِبَادِيْ أَنِّيْ أَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دہ بندگان مرا کہ گناہان ایشان
را پوشم و اغماض مراد ایشان بدیشان کنم گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمچنان اشارت کردہ بود غفران نادرہ باشد تا کرا شود و آیت برین آمد ایشان را
نومید مکن و بگو أَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ و البتہ خواہم بخشید و البتہ رحمت خواہم کرد انی
گفت تاکید کرد و بخود اضافت کرد و أنا با ان گفت من غفور و رحیم **قوله** اخبرنا ابو الحسن
علی بن احمد الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا ابو الحسن الصفار
رحمه الله قال حدثنا عباس بن تمیم قال حدثنا یحیی بن ایوب
قال حدثنا مسلم بن سالم رحمه الله قال حدثنا خارجه
بن مصعب رحمه الله عن زید بن اسلم رحمه الله عن
عطا بن یسار رحمه الله عن عایشة رضی الله عنها قالت سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله لیضحك من
یاس العباد و قنوطهم و قرب الرحمة منهم فقلت بابی و امی
یا رسول الله او یضحك ربنا عز وجل قال والذی نفسی بیده انه
لیضحك فقالت لا یعدمنا خیرا اذا ضحك و اعلم ان الضحك
فی وصفه من صفات فعله وهو اظهار فضله کما یقال ضحکت
الارض بالنبات وضحکه من قنوطهم اظهار تحقیق فضله الذی
هو ضعف انتظارهم له عائشہ رضی اللہ عنہا گفت کہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است بدرستی کہ خدا تعالی استہزا کند بر بندہ کہ نومید باشد و یاسے و قنوطے

از رحمت خدا باشد و رحمت من برایشان نزدیک خنده در عادت دو است
یکے خنده در رضا باشد و دوم خنده در تسخر و استهزا و اینجا عبارت از تسخر و استهزا و
عدم رضا است عائشه رضی الله عنها گفت اے رسول الله خدا ضحک دارد رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم فرمود هر آئینه بسوگند او که او ضحک دارد یعنی اطلاق
ضحک برو کنند و معنی دگر مراد باشد و اگر صوفی درین حکایت از تشکل و تمثل
کند او داند فله ماله وعلیه ما علیه پس عائشه رضی الله عنها گفت چون او بخندد
هیچ چیز ما را کم نیاید واعلم ان الضحک ضحک در صفت او مراد انیست که
اظهار فضل خویش میکند یعنی ضحک میکند بدین معنی که این قائط و این آیس چه
نادان و احمق است نمیداند که رحمت من نزدیک اوست پس این ضحک
متضمن استهزا و این استهزا متضمن فضل و کرم چنانکه کسے بر تو بیاید و نومید
شده از لطف تو و کرم تو خود را گریزان میدارد او بخندد حق تعالی لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ گفت درین آیت اظهار کمال فضل خویش کرد یقال ضحکت
الارض بالنبات عبارت از تازگی اوست وضحکه من قنوطهم همانکه
گفتیم ضحک او متضمن استهزاے که متضمن فضل و کرم است قوله وقیل
ان مجوسیا استضاف ابراهیم الخلیل صلوات الله علیه
فقال ان اسلمت اضفتك فمر المجوسی فاوحی الله تعالی الی
ابراهیم یا ابراهیم لم تطعمه الا بتغیره دینه نحن من
سبعین سنة نطعمه علی کفره فلو اضفته لیلة ما ذا علیك
فمر ابراهیم علیه السلام خلف المجوسی واضافه فقال المجوسی ایش کان
السبب فی الذی بذلك فذکر له ذلك فقال المجوسی اهکذا
یعاملنی ثم قال عرض علی الاسلام فاسلم مجوسی را براهیم

صلوات الله علیه خواست مهمان دارد او را گفت مسلمان شو تا ترا مهمان دارم او مسلمان نشده برخاست رفت خدای تعالی بر ابراهیم علیه السلام وحی کرد تو او را طعام نمی دهی مگر که تغییر دین کند و من هفتاد سال است که در کفر او را طعام می دهم ابراهیم علیه السلام در پس او رفت و مهمان طلبید او گفت چه شد این گفت خدای تعالی مرا همچنین گفت مجوسی گفت اسلام عرضه کن و اسلام آورد جای دگر است ابراهیم علیه السلام طلب اسلام نکرد از و گفت موی لب بستان و ناخن ببر تا ترا مهمان دارم و با تو طعام خورم و ابراهیم علیه السلام را رسمی بود بی مهمان طعام نخوردی او سنت ابراهیم علیه السلام بجا نیاورد برخاست رفت خدای تعالی بر ابراهیم علیه السلام وحی کرد که او هفتاد سال است که موی لب و ناخن نمی ستاند من او را طعام می دهم و من یک ساعت بر تو مهمان فرستاد [illegible] طعام خوری تو او را طعام نمی دهی بعده طلبید آورد با او طعام خورد [illegible] بروی گفت او مسلمان شد و سنت ابراهیم علیه السلام بجا آورد [illegible]

الشیخ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول رأی [illegible] الصعلوکی رحمه الله ابا سهل الزجاج رحمه الله فی المنام وکان یقول بوعبید الابد فقال له کیف حالک فقال [illegible] الامر اسهل مما توهمنا ابو سهل صعلوکی رح ابو سهل زجاجی رح را بخواب دید و البته مذهب او بر غلبهٔ خوف بود صلوکی [illegible] چونست حال تو زجاجی رح گفت کار آسان تر [illegible] از آنچه گمان می بردم یعنی می دانستم جز محنت و مشقت نخواهد بود چون بحضرت پیوستم همه رحمت و مغفرت بود همه حکایت که

میگوید اشارت برجا می کند قوله سمعت ابابکربن اسکاف رحمه الله
یقول رایت الاستاذ اباسهل الصعلوکی رحمه الله فی المنام
علی هیئة حسنة لا یوصف فقلت یا استاذ بم نلت هذا
فقال بحسن ظنی بربی ابوبکر پسر کفش گر رح میگوید من ابوسهل صعلوکی را رحمه الله
در خواب دیدم در هیئتی نیکے و باجمالے بسیارے کہ صفت نتوان کرد پرسیدم
بدیں بچہ رسیدی گفت بدین کہ بخدائے خویش گمانے نیکے داشتم کریم
و رحیم است و البتہ خواند بخشید مرتبط ہم بدان سخن کہ انا عند ظن عبدی بی
قوله روی مالک بن دینار رحمه الله فی المنام فقیل له
ما فعل الله بک قال قدمت علی ربی بذنوب کثیرة فمحاها
عنی حسن ظنی بالله دینار را در خواب دیدند پرسیدند خدا با تو چہ کرد گفت
برخدائے خویش گناہان بسیار رفتم ہمہ گناہان مرا حسن ظن کہ باخدا داشتم محو کرد قوله
روی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال یقول الله
عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا ذکرنی ان ذکرنی
فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء هو
خیر منه وان اقترب الی شبرا اقتربت الیه ذراعا وان اقترب
الی ذراعا اقتربت الیه باعا ان اتانی یمشی اتیته هرولة اخبرنا
ابو الحسن ابو الفتح عبد الملک بن الحسین الاسفرائنی رحمه الله
قال اخبرنا ابو عوانة یعقوب بن اسحق رحمه الله قال حدثنا
علی بن حرب رحمه الله قال حدثنا ابو معویة ومحمد بن
عبید رحمهما الله عن الاعمش رحمه الله عن ابی صالح
رحمه الله عن ابوهریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه

وسلم یقول ذلک واز مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی است
کہ خدائے تعالیٰ گفتہ است من نزدیک بندۂ خویش بحسب گمان اویم وقتے
کہ او مرا ذکر کند من با او ام بلطف و رحمت اگر او با من ذکرے خفی گوید
کہ جز او کسے نداند من نیز او را در علم نفسی خویش ذکر او گویم یعنی در علم نفسی من آن
بود کہ او مرا ذاکر باشد و ہمان خواست من است کہ او مرا ذکر میکند و اگر او مرا
در جمعے ذکر کند من نیز او را در میان بندگان خواص خویش ذکر کنم چنانچہ فرشتگان
و اگر بیک دستے بمن نزدیک شود من بیک گزے بدو نزدیک شوم چو خواست
او مقدم است و ازلی است این بندہ قاصد قرب او باشد پس صورت
حسی این آید گوئی این یک بدستے نزدیک شد او تعالیٰ بیک گزے پیش آید من
بیک باعی پیش آیم و اگر بیاید بر من بگام من برود وان دیگر بیایم قولہ
عند ظن عبدی بی یعنی ہر گمان من خواستہ ام او را باعمال حسنات موفق
گردانم تا آنکہ او بمن گمان نیک برد من بحسب گمان او با او معاملہ کنم ہر آئینہ
صالح و مصلح را در حق باری تعالیٰ گمان نیک است یعنی بر من نیکی در حسن جزا
کرد و فاسق و مظلم را گمان بد بحسب عملے کہ او دارد تا آنکہ دیدہ باشی و شنیدہ باشی
و در حق خود ہم این احساس کردہ باشی و اگر وقتے مرجوے ترا یافتہ شد
و طاعتے و حسنہ در وجود آمد ہمان ساعت در حضرت خدائے تعالیٰ دست
بر می آری و خواستے میکنی زیرا چہ آن وقت ترا حسن ظن شد کہ طاعت موفق
گشتہ ام وقت نزول رحمت است وقت استجابت دعا است
و اگر عکس آن کارے در نفس رفت بندہ متزجر و خیم است و بر زبانش این
می رود استغفر اللہ استغفر اللہ از انچہ دانست خوف وقوع قہر است
استغفارے کنم تا بموجب او قہر بر من زود شنیدہ باشی اذا سام فعل المرء ساء

ظنونه وكان ذلك العكس اكنون آن توفيق تقريب حديث باجملے چند كه در ذيل
آن آمده است بيان باشد چو بنده باعمال حسنه موفق شود ظن او حسنه باشد اگر او
مرا ذكر كند در خود من با او با تم بلطف و رحمت و اگر او بمن نزديك شود من بدو
نزديك شوم اين معنى خاصے است تو فكر كن ببين هيچ محدثے اين معنى نگفته
است يا نه چنان گويند انا عند ظن عبدى بى يعنى اگر بنده صد نوع گنه كرده
باشد و حسن ظن با خدا برد او را مغفرت كند قوله وقيل كان ابن المبارك رحمه الله
يقاتل الكفار مرة وقد دخل وقت صلوة العلج فاستمهل فامهله
فلما سجد للشمس اراد ابن المبارك رحمه الله ان يضربه
بسيفه فسمع من الهواء قائلا يقول وَاَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ
كَانَ مَسْئُولًا فامسك فاسلم المجوسى فقال له لم امسكت
عما هممت به فذكر له ما سمع فقال المجوسى نعم الرب
ربك يعاتب وليه فى عدوه واسلم وحسن اسلامه يكبار
عبد الله مبارك رح مقاتله با كافرے ميكرد وقت پرستيدن علج آفتاب
را دريافت و از عبد الله مبارك رح مهلت طلبيد او مهلت داد هرگاه كه او آفتاب
را سجده كرد عبد الله مبارك خواست دران حالت او را بزند از هوا
آوازے شنيد اَوْفُوا بِالْعَهْدِ وفاے عهد كنيد زيرا چه عهد از آنهاست
كه فردا ازو پرسند او كشتن را داشت پس مجوسى از عبادت خود فارغ
شد از عبد الله رح پرسيد تو خواستى كه مرا بكشى ترا چه مانع آمد او ملنع را گفت
آن علج گفت نكو پروردگارے است كه دوست خويش را عتاب كند
از سبب دشمن خود پس مسلمان شد مثل حكايتے اگر او ميدانست كه عبد الله رح
ولى و آن علج عدو چونه بر كفر خويش و عداوت خويش مى ماند مگر هم

ازین حکایت اورا ولی دانست کہ باو ے از غیب تنبیہ می شود و این نباشد مگر ولی را و آن ولی چو باو ے قتال می کند پس بے شک عدو باشد آنکہ قتال میکند قولہ وقیل انما اوقعہم فی الذنب من سمی نفسہ غفورا گفتہ اند او تعالی خود را بصفت غفور ذکر کرد اول وجود ذنب باید بعد آن غفور چنانچہ مردم گویند نظم

گناہ من ار نامد ے در شمار ترا کے شد ے نام آمرزگار

وحدیث ہم بریں اشارت است لو لم یذنبوا لجاء اللہ بقوم یذنبون فیغفر لہم قولہ وقیل لو قال لا اغفر الذنوب لم یذنب مسلم قط کما انہ قال لا یغفر ان یشرک بہ لم یشرک مسلم قط ولکن لما قال ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء طمعوا فی مغفرتہ اگر خداوند سبحانہ این گفتے من گناہ را نخواہم آمرزید ہیچ مومنے مسلمے گنہ نکردے چنانچہ گفتہ است البتہ شرک را نیامرزد ہیچ مسلمانے شرک نمی آرد ولیکن ہرگاہ کہ گفت جز شرک ہر کرا خواہم بیامرزم ہمہ مومنان طمع مغفرت او کردند قولہ ویحکی عن ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ انہ قال کنت انتظر مدۃ من الزمان بمکۃ ان یخلو المطاف لی فکانت لیلۃ ظلماء یحیی المطر الشدید فخلا المطاف فدخلت الطواف وکنت اقول اللھم اعصمنی اللھم اعصمنی فسمعت ھاتفا یقول یا ابن ادھم انت تسألنی العصمت وکل الناس یسألونی العصمت فاذا عصمتکم فعلی من ارحم حکایت از ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ والغفران آرند گفتہ است مدتے منتظر بود طواف کعبہ را کہ از مردم تعالی یابم تا آنکہ شبے تاریک بود و بارانے سخت می بارید سلطان ابراہیم ادہم

رحمہ اللہ آن خلوت یافت طواف میکرد واین دعا میکرد واللّٰھم اعصمنی خدایا
مرا بگنہے وزلتے گرفتار مکن نداشنید چنانچہ تو از من عصمت میطلبی ہمہ بندگان
من از من عصمت می طلبند اگر ہمہ را معصوم خواہم کرد رحمت برکہ خواہم کرد اینجا کسے
گوید کہ بندہ مستحق ہیچ نیست پس ہر رحمتے کہ بر وکنند فضل حق بودہ باشد
وفعلی ہذا البتہ رحمت سابقہ گنہ تقاضا نکند وبشر ازین او بشر است وبشریت
با اوست جرم وعصیان لازمہ حال اوست ومع ہذا اللہ سبحانہ رحمت کند
پس وجود ذنب آمد مغفرت ہم با آن آمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمودہ است لو اخذنی اللہ واخی عیسی بما کسبہا تان واشار
باصبعیہ السبابۃ والوسطی یعذبنا عذابا لا یعذب احدا معلوم
است کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ گناہ کرد وعیسی صلوات اللہ علیہ چہ گنہ
کرد ومعلوم است از اصبعین ایشان چہ آید ومع ہذا بر ایشان عذاب کند نہ آنکہ
ہمیں بشریت است وجود ذنب لایقاس بہ ذنب جز این معنی دگر
ندارد کہ گفتیم قولہ وقیل رای ابو العباس بن شریح رحمہ اللہ
فی منامہ فی مرض موتہ کان القیامۃ قد قامت واذا الجبار
سبحانہ یقول این العلماء قال فجاؤہ ثم قال ماذا عملتم فیما
علمتم قال فقلنا یا رب قصرنا واسانا فاعاد السوال کانہ لم
یرض بہ واراد جوابا اخر فقلت اما انا فلیس فی صحیفتی
الشرک وقد وعدت بان تغفر ما دون الشرک فقال ذہبوا
فقد غفرت لکم ومات بعد ثلث لیال چنین گویند ابو العباس
شریح رحمہ اللہ در مرض موت خویش خواب دید گوئی قیامت قائم شدہ است
مردمانے وناگہاں می بینند خداوند سبحانہ بصفت جباری خویش میگوید این العلماء مرا

که ایشان دعوی علم کرده اند ایشان کجا اند یعنی بطلبید پس آمدند خداوند پرسید آنچه دانستید بدان عمل کردید پس من و علما گفتیم تقصیر کردیم و گنه کردیم بمقتضای علم عمل نکردیم خداوند سبحانه این پرسش را باز گردانید از اقتضای حال این معلوم شد ابو العباس را مگر او میخواهد جوابی دگر گوید ابو العباس رحمه الله میگوید من گفتم در صحیفهٔ من رقم شرک نیست و تو گفته یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ جز شرک را بیامرزم کسی را که خواهم خداوند سبحانه گفت بر وید شما را آمرزیدم بعد دیدن خواب سه شب زیست **قوله وقیل کان رجل شریب جمع قوما من ندمائه ودفع الی غلام له اربعة دراهم وامره ان یشتری شیئا من الفواکه للمجلس فمر الغلام بباب مجلس منصور بن عمار رحمه الله وهو یسأل لفقیر شیئا ویقول من دفع له اربعة دراهم دعوت له اربع دعوات قال فدفع الغلام الدراهم فقال المنصور رحمه الله ما الذی تریدان ادعولك فقال لی سید اریدان اتخلص منه فدعا منصور رحمه الله وقال الآخر فقال ان یخلف الله علیك ونا الاخری علی دراهمی فدعا ثم قال والآخر فقال ان یتوب الله علی سیدی ونا الاخری فدعا وقال الآخر فقال ان یتوب الله لی ولسیدی ولك ولقوم ونا الاخری-للقوم فدعا منصور رحمه الله فرجع الغلام الی سیده فقال لم ابطأت فقص علیه القصة فقال وبم دعا فقال سالت لنفسی العتق فقال اذهب فانت حر وایش الثانی فقال ان یخلف علی الدراهم فقال لك اربعة آلاف درهم فقال وایش الثالث فقال ان یتوب علیك فقال تبت الی الله فقال وایش الرابع فقال یغفر الله لك ولی وللقوم وللمذکر فقال هذا الواحد لیس الی فما بات**

رای فی المنام کان قائلا یقول له انت فعلت ما کان الیلت
تری انی لم افعل ما الیّ قد غفرت لك وللغلام ولمنصور بن عمار
وللقوم الحاضرین حکایت گویند مردے مدمن شراب بود روزے مجلس
کرد غلام را چہار درم داد کہ برو میوہ بخر بیار غلام بر در منصور عمار رح گذشت و او
برائے فقیرے را مینواست و این سخن میگفت ہر کہ چہار درم بدہد او را چہار
دعا کنم آن غلام آن چہار درم را داد منصور عمار رحمہ اللہ گفت غلام را چہ میخواہی
کہ من از خدائے برائے تو آن دعا کنم گفت مرا خواندکارے ہست میخواہم
از بندگی او خلاص یابم پس منصور رح دعا کرد پس منصور گفت چہ دعا کنم گفت دعا کن
تا خدائے تعالی این چہار درم من باز گرداند گفت دگر گفت خدائے تعالی
خواندکار مرا توبہ دہد او دعا کرد و گفت دگر چہ گفت خدائے تعالی مرا بیامرزد و ترا
بیامرزد و مر خوندکار مرا بیامرزد و قومے کہ اینجا ہستند ایشان را بیامرزد پس
منصور رحمہ اللہ این دعا ہم کرد غلام بازگشت بر خوندکار آمد خوندکار پرسید
درنگ چرا کردی قصہ گفت پرسید بچہ دعا کردی او گفت برائے خود را آزادی
طلبیدم خوندکار گفت برو تو آزادی گفت دوم دعا چہ کردی گفت خدائے تو
درم مرا بمن باز گرداند گفت ترا چہار درم باشد گفت سوم دعا چہ بود گفت خدا
ترا توبہ روزی کند گفت تبت الی اللہ بخدا بازگشتم و ازین گنہ توبہ کردم گفت
چہارم چہ بود گفت خدا مرا و ترا و حاضران مجلس را بیامرزد گفت این بمن باز نمی گردد
تا خدا چہ پسند بعد آنکہ مرد شب را خفت خواب دید گوئی گوینده می گوید کارے
کہ بتو نسبت داشت آن کار کردی و آنچہ بمن بود تو دران گمان بردی کہ من نکنم
ترا و غلام را و منصور را و قوم را بیامرزیدم حکایت برائے تحقیق رجا آوردہ قولہ
وقیل حج رباح القیسی رحمہ اللہ حجاتٍ کثیرة فقال یومًا وقد

وقف تحت المیزاب الٰهی وهبت من حجاتی کذا وکذا من الرسول صلی الله علیه وآله وسلم وعشرة من اصحابه العشرة المبشرة واثنین من والدی والباقی للمسلمین ولم یحبس شیئا لنفسه فسمع هاتفا یقول هو ذا یتسخی علینا لاغفرن لك ولابویك ولمن شهد شهادة الحق رباح قیسی رحمه الله زیارت کعبه بسیار کرد وروزے فرود ناودان کعبه ایستاد و این سخن گفت الٰهی چندین حجهاے خود را بر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بخشیدم و ده حج بعشره بخشیدم یعنی ابابکر و طلحه و زبیر و عبدالرحمن و عمر و عثمان و سعد بن ابی وقاص و علی و سعید بن زید و ابوعبیده بن جراح رضی الله عنهم اجمعین و دو بمادر و پدر بخشیدم و دگر حجهاے خویش بمسلمانان بخشیدم و هیچ حجے براے مرا نماند هاتفے را شنید میگوید این بر ما دعوے سخا میکند هر آئینه ترا بیامرزیدم و مر مادر و پدر ترا بیامرزیدم و هر که براستی با خدا به یگانگی و صدق پیغمبر گواهی داده است **قوله** وروی عن عبدالوهاب بن عبدالمجید الثقفی رحمه الله قال رایت جنازة تحملها ثلثة رجال وامراة قال فقدمت فاخذت مکان المراة وذهبنا الی المقبرة فصلینا علیها ودفناها فقلت للمراة من کان هذا منك قالت کان ابنی قلت ولم یکن لکم جیران قالت نعم ولکنهم صغروا امره فقلت وایش کان هذا فقالت مخنث قال فرحمتها وذهبت بها الی منزلی واعطیتها دراهم وحنطة وثیابا ونمت تلك اللیلة فرایت کانه اتانی ات کانه القمر لیلة البدر وعلیه ثیاب بیض فجعل یتشکر لی فقلت من انت فقال المخنث الذی دفنتمونی الیوم رحمنی

ربی باحتقار الناس ایای از عبدالوہاب بن عبدالمجید رح روایت کنند
گفت دیدم جنازہ را سہ مرد و یک عورت سر کردہ می برند مقام عورت
من سر کردم و نزدیک دفن او بردیم نماز جنازہ او گذاردیم و او را دفن کردیم
گفتم آن زن را این میت ترا چہ باشد گفت پسر من است گفتم ترا ہمسایگان
نبودند کہ بجاے یک مرد تو بر سر گرفتی گفت آرے بودند ولکن او را خوار کردند
از ننگ کسے گرد نگشت گفتم چہ بود این کہ ایشان او را خوار پنداشتند
گفت مخنث بود گفت بران عورت رحمت کردم و بخانۂ خود بردم و او را در
چندے دادم قدرے گندم دادم و جامہ ہا دادم و آن شب خسپیدم دیدم
آیندہ می آید بر من گوئی مہ شب چہاردہم است برو جامہاے سپید و او شکر
من میگفت گفتم کیستی تو گفت آن مخنثے کہ امروز دفن کردی خدا بر من رحمت
کرد بسبب آنکہ مردماں مرا خوار داشتند **قولہ** سمعت الاستاذ ابا
علی الدقاق رح یقول مر ابو عمرو البیکندی رحمہ اللہ یوما
بسکۃ فرای قوما اجتمعوا و اخراج شاب من المحلۃ لفسادہ و امرأۃ
تبکی قیل انہا امہ فرحمہا ابو عمرو فیشفع لہ الیہم وقال
ہبوہ منی ہذہ المرۃ فان عاد الی فسادہ فشانکم بہ ہبوہ
منہ فمضی ابو عمرو فلما کان بعد ایام اجتاز بتلک السکۃ
فسمع بکاء العجوز من وراء ذلک الباب فقال فی نفسہ لعل
الشاب عاد الی فسادہ فنفی من المحلۃ فدق علیہا الباب
وسألہا عن حال الشاب فخرجت العجوز وقالت انہ
مات فسألہا عن حالہ فقالت انہ لما قرب اجلہ قال
لی لا تخبری الجیران بموتی فقد اذیتہم فانہم یشمتون

ولا یحضرون جنازتی واذا دفنتنی فهذا خاتمی لی مکتوب علیه
اسم الله فادفنه معی فاذا فرغت من دفنی فتشفعی لی الی
ربی قالت فعلت وصیته فلما انصرفت عن رأس قبره سمعت
صوته یقول انصرفی یا اماه فقد قدمت علی رب کریم شیخ رحمه الله
میگوید از ابو علی دقاق شنیدم رحمه الله میگفت ابو عمرو بیکندی را روزے
بکوچه می گذشت دید مردمان را جمع شده از جوانے را بیرون میکنند از محله سبب
آنکه مردے مفسدے بود و عورتے میگرید و همچنین گفتند این عورت مادر ان جوان
ست ابو عمرو را رحمه الله بر و شفقت و رحمت آمد برائے او را بران مردم شفاعتے
کرد و گفت این بار این جوان را بمن بخشید اگر بار دگر آن فسادے که میکرد بکند شما دانید
آنچه خوش آید بکنید پس او را به شیخ بخشیدند ابو عمرو رحمه الله این کار کرد و رفت
بعد از چند روز همدران کوچه گذشت بران در آواز گریه آن زال شنید با خود گفت
مگر آنکه آن جوان باز بدان فساد گرفتار شد تا عورت می گرید که باز برون خواهند کرد
در کوفت آن عورت را پرسید عورت گفت بعد آنکه اجل این جوان نزدیک
شد گفته همسائگان را از مرگ من خبر نکنی زیرا چه من ایشان را رنجانیده ام ایشان
دشنام خواهند گفت و بر جنازهٔ من حاضر نخواهند شد. و چون دفن کنی من این
انگشتری دارم و دران نام خدا نبشته اند آنرا بمن دفن کن چون از دفن فارغ شوی شفاعت
بحضرت خدا کن گفت وصیت او کردم بعد آنکه از سر گور باز گشتم آواز او شنیدم
او میگوید باز گرد اے مادر من که من به پروردگارے کریمے رفتم قوله تعالیٰ
اوحی الله تعالی الی داود علیه السلام قل لهم انی لم اخلقهم
لاربح علیهم وانما خلقتهم لیربحوا علیّ یا داود علیه السلام وحی
شد تو بگو مر ایں بندگان مرا که این خلق را که آفریدم نه برائے این را که مرا سود دے

شود برائے آنرا آفریدم کہ ایشان را سودے شود چہ باشد رنج یعنی از کتم عدم بصحن وجود آرم العدم اخس الاشیاء والوجود اشرفہا پس ہمیں خلقت ایشان از عدم بوجود اول رنجے نقدے ہمین است **قولہ** سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ بن شاذان رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر الحربی رحمہ اللہ یقول سمعت ابراہیم الاطروش رحمہ اللہ یقول کنا قعودا ببغداد مع معروف الکرخی رحمہ اللہ علی الدجلۃ اذ مر بنا قوم احداث فی زورق یضربون بالدف ویشربون ویلعبون فقلنا لمعروف اما تراہم یعصون اللہ مجاہرین ادع اللہ علیہم فرفع یدہ وقال الٰہی کما فرحتہم فی الدنیا ففرحہم فی الاخرۃ فقالوا انما نسالک ان تدعوا علیہم فقال اذا فرحہم فی الاخرۃ تاب علیہم ابراہیم اطروش رح گفتہ است ما در بغداد نشستہ بودیم با معروف کرخی رح بر کرانۂ دجلہ جوانے چندے بگذشتند در زورق سوار سرودے میگویند وشرابے میخورند خلق بر معروف رح گفتند نمی بینی ایشان چہ قوم اند ایشان را دعاے بدکن معروف رحمہ اللہ دست برداشت گفت الٰہی چنانچہ ایشان را در دنیا خوش کردۂ در آخرت ہم خوش کن ایشان گفتند ما این خواستیم کہ ایشان را دعاے بد کنی نہ دعاے نیک معروف رحمہ اللہ گفت چو خدا ایشان را در آخرت خوش کند ایشان را توبہ روزی کند **قولہ** سمعت ابا الحسن عبد الرحمن بن ابراہیم بن محمد المزکی رحمہ اللہ قال حدثنا ابو زکریا یحیی بن محمد الادیب رحمہ اللہ قال حدثنا الفضل بن صدقہ رحمہ اللہ قال حدثنی ابو عبد اللہ الحسین بن عبد اللہ

بن سعید رحمه الله قال کان یحیی بن اکثم القاضی رحمه الله صدیقا لی وکان یودنی واوده فمات یحیی رحمه الله فکنت اشتهی ان اراه فی المنام فاقول ما فعل الله بك فرایته لیلة فی المنام فقلت له ما فعل الله بك قال غفر لی ربی الا انه وبخنی ثم قال لی یا یحیی خلطت علی فی دار الدنیا فقلت یا رب اتکلت علی حدیث حدثنی به ابو معویة الضریر رحمه الله عن الاعمش رحمه الله عن ابی صالح رحمه الله عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انك قلت انی لا ستحی ان اعذب ذا شیبة بالنار فقال قد عفوت عنك یا یحیی وصدق نبی الا انك خلطت علی فی دار الدنیا

حدثنی

ابو عبد الله رحمه الله گفت یحیی اکثم مرا یارے بود او مرا دوست میداشت من او را دوست میداشتم پس یحیی مرد مرا آرزوے آن بود او را در خواب بنیم و بپرسم که خدائے تعالی با تو چه کرد گفت مرا آمرزید ولیکن عتابے کرد گفت ای یحیی مرا و مراد خود را خلط کردی گفتم یارب من بر یک حدیثے که از تو بر من رسید هر چه کردم باعتماد آن حدیث کردم و آن حدیث این ست که رسول الله صلی الله علیه گفته است که خدائے تو گفت که شرم دارم که عذاب کنم کسے را که در اسلام موے سفید کرده باشد گفت اے یحیی ترا بخشیدم و پیغمبر من صلی الله علیه وآله وسلم راست گفته است ولکن تو کار مرا با هواے خود خلط کردی

وبالا یحیی که گفت این آن تونیخ است

قوله (۱۰) باب الحزن

قال اللہ عز وجل وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ
حزن اندوہ را گویند اندوہ از عدم وجدان باشد یا آنکہ وجدانے ہست اما نمی تواں
از و بمراد برخوردن یا مرادے بکمال ینست یا منظرے ہست تا آن منتظر کے
رسد یا آنکہ مخافت از وے باشد مگر نتواں واجد او شدن و اگر حزن در دل قرار
گیرد البتہ مرد محزون میباشد اگر مرد واجد و واصل است یا آنکہ مطلوب او
در خنبہ اوست و کار بمراد او ست با این ہمہ اورا ابتلاے است باوے
کہ آن حزن از وے رفتنی نیست گوئی میان او و او بعد المشرقین است وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ در تفسیر نوشتہ اند ازین حزن
حُزُن مراد است و ازین حزن ہر جا کہ حزنے است دینی و دنیوی مراد است
چو در بہشت روند ہیچ حزنے با ایشان نماند اما حزن عدم اکمال وقتے رفتنی
نیست و کذلک حزن ادراک و احاطت و عدم استماع و تجلی نہ برحسب مراد
قوله اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمه الله قال اخبرنا احمد
بن عبید رحمه الله قال حدثنا علی بن جبیش رحمه الله
قال حدثنا ابن وهب رحمه الله قال حدثنا اسامة
بن زید اللیثی رحمه الله عن محمد بن عمرو بن عطا
رحمه الله قال سمعت عطا بن یسار رحمه الله قال سمعت
ابا سعید الخدری رضی الله عنه یقول سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول ما من شئ یصیب العبد
المومن من وصب او نصب او حزن او هم یهمه الا
کفر الله عنه من سیآته رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است
نرسد مر مومن را چیزے مصیبتے یا رنجے یا اندوہے یا قصدے کہ مومن را

وراندوہ وار دمگر آنکہ خداوند سبحانہ سبب کفارۂ گناہان او گرداند **قولہ** الحزن یقبض القلب عن التفرق فی اودیۃ الغفلۃ والحزن من اوصاف اھل السلوک اندوہ جمع می کند دل را از تفرقہ و پریشیہ کہ او داشت و بیک چیز میدارد و ہر حزن دل را از ہر طرفے گرد می آرد با خود می دارد و حزن از احوال اہل سلوک است یعنی قومے کہ ایشان در سلوک اند تبیدیان اند حزن صفت ایشانست **قولہ** سمعت الاستاد ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ فی شہر ما لا یقطع من نقد حزنہ سنین ابو علی دقاق رح گفتہ بنین است بقوت حزن آن قدر کہ صاحب حزن یک مہے رہ را قطع کند دیگرے سالہا نتواند چو محقق شد حزن دل را جمع میکند و مہم ترین سالک جمع کردن دل است چو دل جمع شد پیشتر رہ سلوک آسان و کشادہ گشت اعوجاجے و انحرافے کہ در سہر رہ باشد کوہے و عمقے و شیبے و فرازے کہ در راہ است چو دل جمع آید ہمہ آسان شود اکثر حزن از شدت طلب است و از غلبۂ یک نفسے جملہ احوال و مقامات را پس انداز دو نداند کہ من ایشان را گذاشتم و پس انداختم انتہاے مقامات و کامل ترین مقامات رضا را گفتہ اند تو چہ میگوئی محب با فعال و اقوال و حرکات و سکنات محبوب راضی ہست یا نیست اگر راضی نیست خود محب نیست **قولہ** فی الخبر ان اللہ تعالی یحب کل قلب حزین و در خبر ہمیں دادہ است خداے تعالی دوست دارد ہر دلے را کہ برائے خدا را اندوہگین باشد و گریہ خدا فرمود انا عند منکسرۃ قلوبھم لاجلی چرا او نزدیک شکستہ دلان باشد و حزن لازمۂ شکستگی دل است پس ہر آئینہ حزین محبوب خدا باشد **قولہ** وفی التوراۃ اذا احب اللہ عبدا نصب فی قلبہ نائحۃ واذا

بغض عبد اجعل فی قلبہ مزمارا گفتہ اند در توریت است خدائے تعالی چوں بندہ را دوست دارد در دل او نوحہ کنندہ نصب کند کہ ساعت فساعت او را در اندوہ و رنج میدارد و چوں خدا بندہ را دشمن دارد در دل او مزمارے آفریند یعنی موجب شادی بیافریند در نیاحت ہم مزمار است و لے آن مزمار است کہ حزن را زیادت می کند قولہ وروی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان متواصل الاحزان دائم الفکر و مروی است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حزنے با حزنے متواصل داشت و ہمیشہ در اندیشہ بود و ے حدیثے دگر بدین عبارت است وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الحزن والبکا و ازین فکر بقرینہ متواصل الاحزان جز اندیشہ دگر عنایت نتوان کرد و اگرچہ فکر در بسیار چیز است ہر جا کہ شاعر است او فکرے دارد و ہر جا کہ با دشاہے و وزیرے است او فکرے دارد اما اینجا اندیشہ مراد است کہ بمقابل حزن با شد قولہ وقال بشر الحارث بن الحزن ملک فاذا سکن فی موضع لم یرض ان یسکنہ احد بشر حارث گفتہ است حزن با دشاہے است ہر جا کہ او فرود آمد دیگرے را مساغ نباشد چنانچہ گفتہ نظم

عشق سلطانیست ہر جا خیمہ زد ۔۔۔ بے خلاف آں مملکت بروے مسلم شود

این سخن را ہمیران باز گشت میشود کہ حزن جامع متفرقات دل است قولہ و قیل القلب اذا لم یکن فیہ حزن خرب کما ان الدار اذا لم یکن فیہا ساکن تخرب و ہمچنین گفتہ اند وقتے کہ در دل حزن نباشد آن دل خراب است چنانچہ سرائے و خانہ اگر در و ساکنے نباشد آن حکم خراب گیرد و اعجبا خرابی در خرابی را عمارت نام کردند مگر بدین معنی باشد نظم

آتش بیار خرمن آزادگان بسوز تا باد شت خراج نخواہد خراب را

آرے این خرابی است کہ از جملہ آبادانیہا آباداں تر اہل عشق و محبت دوام درد و غم را دوست داشتہ اند و آنرا کارے و بارے شمردہ درجہ و مرتبہ

شمردہ تا آنکہ گفتہ نظم

ہجران خواہم صنما وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

فرید عطار کہ یگانہ روزگار خود بود بوے ازین مقام در مشام او گرفتہ بود

تا میگوید نظم

کفر کافر را و دین دیندار را ذرہ دردت دل عطار را

ای عزیز آن ہجران محقق است وصال متوہم وصال بقدرت و حصہ ہست اما ہجران بتمامہ و کمالہ است اے عارف اے واصل اے محقق گمان نبری کہ تو بمرادے رسیدی و ایم اللہ و اگر توانستے فرض کردن از بعد المشرقین چیزے دگر ہم بدان نسبت می کردم کجا تو و کجا عرفان کجا تو و کجا وصال کجا تو و کجا ادراک لا حول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادہ ام قولہ وقال ابو سعید القرشی رحمہ اللہ بکاء الاحزان یعمی وبکاء الشوق یغشی علی البصر ولا یعمی قال اللہ تعالی وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ابو سعید قرشی رح میگفت گریہ کہ از اندوہ باشد آن گریہ چشم را کور کند و گریہ شوق چشم را بپوشد اما کور نکند زیرا چہ خداوند سبحانہ گفتہ است وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ نگفت عمیت ابیضت گفت یعنی پوشید این حزن مقولہ از شوق بود شوق یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام را می گریاند اما آنکہ گفتہ بکاء الحزن یعمی آن بکائے مصیبت است یارے بود ازان خواجہ ما پیش شیخ گلہ کرد از پسر کہ او بسیار می گرید کور خواہد شد شیخ گفت بگذار تا گرید کہ

او کور نخواہد شد مگر ہم بدان اشارت است کہ گریۂ او گریۂ مصیبت است
تفرقہ کردن از حزنے بحزنے مشکل باشد قولہ وقال ابن خفیف
رحمہ اللہ الحزن حصر النفس عن النهوض فی الطرب حزن
چیست منع کردن نفس است از چیزے کہ آن موجب شادی باشد اینجا
لفظ حصر استعمال کردن مناسب نیست انحصار بایستے گفتن زیرا چہ این فعل
نیست انفعال است قولہ وسمعت رابعۃ رحمہا اللہ رجلا
یقول واحزناہ فقالت قل واقلة حزناہ لو کنت محزونا
لم یتهیا لك ان تتنفس رابعہ رح شنید شخصے میگوید واحزناہ
از غلبۂ اندوہ می نالد رابعہ رح گفت واحزناہ مگو ہمچنین بگو واقلة حزناہ از
اندوہ منال ولیک از قلت اندوہ بنال اگر تو اندوہگین باشی ترا این میسر نیاید
کہ نفسے زنی بینی واحزناہ گوئی و ہمہ خویش حزن غرق باشی قولہ وقال
سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ لو ان محزونا بکی فی امة لرحم
اللہ عز وجل تلك الامة ببکائہ اگر در گروہے یک اندوہگینے بگریہ خداوند
سبحانہ بر حمتے کہ بر آن باکی کند تمام امت آمرزیدہ شود قولہ وکان داود
الطائی رحمہ اللہ الغالب علیہ الحزن وکان یقول ما للیل الهی
همك عطل علی الهموم وحال بینی وبین الرقاد وکان یقول
کیف یتسلی من الحزن من یتجدد علیہ المصائب فی کل وقت
بر داود طائی رح حزن غالب بود شبہا این سخن گفتے ای خداوند من اندوہ تو ہمہ اندوہ ہا
مرا بر من معطل کرد یعنی ہماں یک غم شد ہیچ غمے دگر نماند و میان من و میاں خواب
من اندوہ تو حائل شد این چنانست چنانکہ یکے پیش دوست خویش گوید من
از بہر تو ہر غمے و اندیشۂ کہ بود از من رفتہ اندیشۂ تو ماندہ است و اندوہ

تو خواب مرا بردہ است تا آن محبوب برو لطفے ورے کند این حکایت از گرفتاری و درماندگی خویش است و داود رح گفتے چونہ از اندوہ راحت یابد وخلاص یابد آنکہ مصیبتہا برو متجدد میشود ساعت فساعت فرصت نمیدہد قولہ وقیل الحزن یمنع من الطعام والخوف یمنع من الذنوب اندوہ از طعام باز دارد و خوف از گنہ باز دارد چیزے تقلیدی میرود خوف چرا مانع از طعام نیست حزن برچہ مانع طعام است اگر دل را فرو گرفتہ اگر خوف و اگر حزن بے شبہ مردم را از طعام باز دارد قولہ وسئل بعضہم بم یستدل علی حزن الرجل فقال بکثرۃ انیتہ کسے را پرسیدند کہ بچہ معلوم شود یکے اندوہگین ہست گفت از بسیاری نالۂ او نالہ یا از ضعف بنیۂ اوست یا قوت حزن است آنکہ دل و بنیۂ او ضعیف است باندک حزن نالد و آنکہ دل و بنیۂ او قوی است او اندوہ و درد را آن مقدار باشد کہ تحمل کند و دمے بر نیارد گفتہ اند محب و عاشق غمخوار باشد و درد آشام باشد خواجہ من قدس اللہ سرہٗ رباعی میخواند

رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ورد ے سازم ز درد تو ہر روزہ
زنبیل بدست دل دیوانہ دہم تا از در تو درد کند دریوزہ

قولہ وقال سری السقطی رحمہ اللہ وددت ان حزن کل الناس القی علی سری رحمہ اللہ گفتہ است مرا خوش می آید و این دوست میدارم کہ اندوہ ہمہ مردم بر دل من نہند قولہ ویکلم الناس فی الحزن فکلہم قالوا انما یحمد حزن الآخرۃ فاما حزن الدنیا فغیر محمود الا ابو عثمان الحیری رحمہ اللہ فانہ قال الحزن بکل وجہ فضیلۃ وزیادۃ للمومنین ما لم یکن بسبب

معصیۃ لانہ ان لم یوجب تخصیصا فانہ یوجب تمحیصا
ومردمان در حزن اختلاف سخن گفتہ اند و برین متفق اند کہ حزن آخرت محمود است
حزن دنیا محمود نیست مگر ابو عثمان حیری رح میگوید حزن بہمہ وجہ اگر دنیاوی و اگر اخروی
فضیلتے دارد مر مومن را زیادت است و زیادۃ للمومن بیان للفضیلۃ
مگر آنکہ اندوہے کہ سبب معصیت بودہ باشد یعنی یکے میخواہد خطے ناشائستہ
بر اندوہ آں دست نمید ہد سبب آن حزنے و اندوہے دارد این اندوہ ممدوح
خیر نیست این غیر ممدوح است و دیگر آنکہ معصیتے در وجود آمدہ است اندوہ می خورد
این معصیت از من چرا در وجود آمد و در خود نمی بیند کہ ثانی حال ازین توبہ کند
و خود را ہم دران گرفتار می یابد این حزن نیز عین ممدوح باشد اگر توبہ کند بعضے
مدمنان را دیدہ در عین شراب خوردن بگریند و بگویند چہ کنیم اما بدین معصیت گرفتاریم
این گریہ بدمستی ایشان است مثل این اندوہ ممدوح نیست و فضیلت مر مومن را
چرا است زیرا چہ اگر تخصیصے نشود بارے تمحیص بقدر شود بے شبہ اندوہ
حار است یا بس است این گرمی و خشکی بر دل افتد تمحیص کدورت او کند
و خدائے تعالی اندوہ از کفر بیات کردہ است ہم موجب تمحیص آید بر قول
حیری رحمہ اللہ این آمد کہ البتہ حزن چیزے خیرے ہست قولہ وعن بعض
المشائخ انہ کان اذا سافر واحد من اصحابہ یقول ان رایت
محزونا فاقرئہ منی السلام بعضے مشائخ اگر یارے از آن ایشان سفر
کردے میگفتے ہر جا کہ دردمندے را بینی از من سلام برسانی رسمے است
کہ دردمند دردمند را دوست دارد جنس را با جنس نسبے باشد و این ہم دلیل کند
کہ دردمند نادرہ کسے است بسیار صوفیان و طالبان و واصلان باشند
و اما دردمند اگر کسے میان ایشان باشد خواجہ من قدس اللہ سرہ العزیز

می گفت خدمت شیخ فرید الدین مسعود اجودھنی قدس اللہ سرہٗ بر ہر صوفی و طالبے کہ خوش شدے اورا فرمودے خدا ترا روزی کند

قولہ سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمہ اللہ یقول کان بعضھم یقول للشمس عند غروبھا ھل طلعت الیوم علی محزون ابو علی دقاق رح گفتہ است بعض صوفیان ہر گاہ کہ آفتاب را بغروب بینند گویند بر ہیچ اندوہگینے امروز برآمدہ گفتہ ام المحزون فی اللہ بن ناورد است

قولہ وکان الحسن البصری رحمہ اللہ لا یراہ احد الا ظن انہ حدیث عھد بمصیبۃ حسن بصری رح را ہر کہ دیدے گمان بردے کہ ہمیں زمان اورا مصیبتے جدید رسیدہ است یعنی بر حسن بصری دوام حزن بدین قوت بود

قولہ وقال وکیع رحمہ اللہ لما مات الفضیل رحمہ اللہ ذھب الحزن الیوم من الارض وکیع رحمہ اللہ گفتہ است آن روز کہ فضیل عیاض رحمہ اللہ از جہاں رفت حزن واندوہ امروز از جہاں رفت گویند حزن اورا بود

قولہ وقال بعض السلف اکثر ما یجدہ المومن فی صحیفتہ من الحسنات الھم والحزن اکثر مومن چون در صحیفہ اعمال خود نظر کند حزن وغم را بسیار بیند یعنی باید کہ چنین باشد اکثر حسنۂ او حزن باشد ہر حسنہ کہ اورا در وجود می آید حزنے مقارن آن ہست حزن اکمال حزن قبول وہم برین است قیاس ہر عملے بحسب آن حزنے ہست

قولہ سمعت ابا عبد اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت علی [illegible]

رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی المروزی [illegible]

یقول سمعت احمد بن ابی روح رحمہ اللہ یقول سمعت ابی رحمہ اللہ یقول سمعت الفضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

یقول کان السلف یقولون ان علی کل شئ زکوۃ وزکوٰۃ العقل طول الحزن فضیل عیاض رحمہ اللہ گفتے کہ پیشینیاں چنین می گفتند ہر چیزے بنوعے تزکیہ می یابد واورا زکوٰۃ می شود مثلا چنانچہ جرم را صاف کنند تزکیہ میکنند پاک می گردد و بوے مردارے میرود و باغت او زکوۃ او ست ہم چنین عقل اگر حزن آمد سفلے کہ مزاحم عقل بود کدورتے کہ با او مقارن بود پردہ کہ بر دیدۂ او بود حزن آمد ہمہ بزدود عقل چنانچہ بود بروشنی خود باقی ماند قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد الفراء رحمہ اللہ یقول سمعت ابالحسن الوراق رحمہ اللہ یقول سالت اباعثمان رحمہ اللہ یوما عن الحزن فقال الحزین لا یتفرغ الی سوال الحزن فاجتهد فی طلب الحزن شیخ سلمی وراق میگوید رحمہ اللہ ابوعثمان را از حزن پرسیدم ابوعثمان رح گفت مرد حزین فراغت آن ندارد کہ از حزن بپرسد جہد کن کہ محزون باشی یعنی حزن امر وجدانی است محزون را احتیاج بپرسیدن نیست او بوجدان خویش می داند یعنی این شئے حسی است اگر می توانی دران کوش کہ محزون باشی

قولہ (۱۱) باب الجوع وترک الشہوات

جوع گرسنہ بودن از اہم مہام صوفیہ است البتہ معدہ را خالی وسبک دارند والبتہ ہمت برین مصروف باشند کہ اگر کلی ترک شود اکل وشرب کار ہمین است واگر گرسنگی باختیار آید یعنی باوجود آنکہ مالک طعام باشد وطعام برد آید او نخورد واگر بخورد یک لہب جوع بدہ کشد واگر جوع بغیر اختیار افتد گفتہ اند آنکہ جوع اختیاری کند آن بہتر ازین کہ جوع اضطراری آید نکو سخنے است این

اما انکسار نفس مطلب قوم است و انکسار در جوع اضطرار باشد و در اختیار شاید
کسے را این در خاطر آید کہ من این کار باختیار کردہ ام و این نوع میان این طائفہ معلول
باشد و این را نسبت بعجب کنند و آن قومے کہ خواستہ اند البتہ خفتہ معدہ
باشد با طلب طعام این مطلب قوم است درین منافع بسیار حاصل
تصفیہ و انکسار و از بسیار شہوتہا نفس باز می ماند و از بسیار شر در خویش ممتنع
میشود و چون خواہند باعتیاد گرسنگے کنند و معدہ خالی دارند چند تدبیر میکنند
کہ در قوت بنیہ ضعف نپذیرد و در بعض عبادت خلل نیفتد چنین گویند مردے
کہ ہفتاد درم غلہ خوردن روزے وظیفہ دارد یک درم کم کند نیکو تدبیرے
است اما باید کہ روزے کم شود برود در یک مہ سی درم کم شود در دوم شصت
درم کم در سیوم ماہ بنیہ ضعیف شود بنیم درم آید بنیہ سخت سست شود و از کار
بکلی ماند و بعضے گفتہ اند چوبے بیارد بدارد ہر روز چنانکہ چوب خشک میشود غذا
را کم میکند درین ہم تقلیل فاحش ست بنیہ برجا نماند اما یک تدبیرے خوشے
است ہر کہ کند تقلیل بافراط شود و بنیہ سالم می ماند غلہ کہ میخورد آنرا در پلہ
اندازد و نخود را یا لوبیا را و اگر سنگ خواہد دانہ ماش را در پلہ و گر اندازد
وزن کند بخورد بعد آن آن دانہ را کہ سنگ ساختہ بود ہر روز یک دانہ
کند در یک سال سیصد و شصت دانہ شود دو سال نگرچہ قدر سہ سال نگرچہ قدر
آنکہ باقی ماند چہار پنج سال غذا اکل قلیل شود بچند درمے بار آید و قوت چنانچہ
بود ہمچنان آن سنگ را بردارد و غذاے او ہمان مقدار کہ رسیدہ
و حکماے ہنود اند ایشانرا جوگیان گویند ایشان کاسہ دارند از پوست کدو
و طعام را آن قدر کہ غذاے ایشان معہود است مالامال پر کنند بخورند و ہر روز
یک بار بر سنگ بیک گروش بسایند در فضل جوع و عطش حدیثے در

مصنف در روایت میکند اجیعوا بطونکم واظمؤا اکبادکم واعروا اجسادکم
لعلکم تزدن اللہ عیانا فی دار الدنیا عظیم فضلے است این اگر محدثے
در صحت این حدیث گوید ما بیان حکمتے سنجیدہ در پے است گفت جوع
وترک شہوت جوع خاص است وترک شہوت عام یکے از ترک شہوت
جوع است قولہ قال اللہ تعالی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ
وَالْجُوعِ ثم قال فی آخر الایۃ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ فبشرهم بجميل
الثواب علی الصبر علی مقاسات الجوع آیت کلام اللہ بدین معنی آمد
خداوند تعالی میفرماید هر آئینہ بیازمائیم شما را بچیزے کہ از جنس جوع باشد وخوف
وفرزندے واہلے وولدے مجردے زیان شود ومیوہ وثمرہ وفا نکند
وبعدہ گفت وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ این آمد جوع قہرے من اللہ است
وتبشیر بداں کرد جوع باشد وصبر بران کند یعنی سببے متعلق نشود برائے
رفع جوع را شکایتے بر کسے نکند تمنی شبع نکند وشکستگی بدیں دیگرے
نکند کہ او سیر است ومن گرسنہ اینچنین گرسنہ برین صفت مبشر باشد
من اللہ اورا جزائے اورا نصیبہ اورا نقد باوے وعدے او نیک
بختے است اورا از دائرہ صوفیان شمرد قولہ وقال اللہ تعالی وَيُؤْثِرُونَ
عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ نزول این آیت در باب
قتلی احد است ہر یکے زخم خوردہ افتادہ است وتشنہ آرزوے آب میکند
ومیگوید واعطشاہ شخصے ہم از صحابہ قدحے پر آب کردہ بر یکے آورد او خواست
تا آنرا بیاشامد دیگر گفت واعطشاہ او شنید گفت آب برو ببر بروند او
خواست تشربے کند دیگر گفت واعطشاہ ہمچنین بر ہفت نفر گشت
بعد آنکہ بعض برائے ہر یکے را از سر گرفت ہر یکے مردہ بود گویند ما تو اعطشی

والکاس یدور بینهم وفقها نویسند ایثار سبب آن بود هر یکے میخواست
بعد خوردن زخم اکلے و شربے نگیرم تا درجۂ شهادت که اول مرتبه است آن فوت
نشود نکو سخنے است این اینجا کلمه یُؤْثِرُوْنَ مفید نیاید ایثار نشد دیگرے را داد
بلند مرتبۂ خود خواست و بدیگرے داد صوفیان چنین گویند اینجا ما مرتبه دون اختیار
کنیم مرتبه بلند بدیگرے عطا کنند صوفیان صف اول بدیگران ایثار کنند خود صف آخر
بایستند بنابرین که در صف اول مرتبه و ثواب بیشتر است آن ببرادر رسد و دست
بگدائی فراز کنند تا دست برادر مومن علیا شود و دست من فرو باشد قوله اخبرنا
علی بن احمد الاهوازی رحمه الله قال اخبرنا احمد بن
عبید الصفار رحمه الله قال حدثنا عبد الله بن ایوب رحمه الله
قال حدثنا ابو الولید الطیالسی رحمه الله قال حدثنا ابو هاشم
صاحب الزعفرانی رحمه الله قال حدثنا محمد بن عبد الله
رحمه الله عن انس بن مالک رضی الله عنه انه حدثه قال
جاءت فاطمة علیها السلام بکسرة خبز الی رسول الله صلی الله
علیه وعلی اله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما هذه
الکسرة یا فاطمة قالت قرصا خبزته ولم تطب نفسی حتی جئتک
بهذه الکسرة فقال اما انه اول طعام دخل فیه [illegible]
ایام وفی بعض الروایات جاءت فاطمة [illegible]
شعیر فاطمه علیها السلام برسول الله صلی الله علیه وآله [illegible]
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم پرسید چیست این [illegible]
نفس من خوش نشد مگر آنکه پرکاله از آن بر رسول الله صلی الله [illegible]
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم گفت ای فاطمه بدان این طعام اول [illegible]

بعد سہ روز در دہن من رفتہ است و در بعض روایت تعیین است کہ نان جو بود قولہ
وقال (رضی اللہ عنہ) الجوع من صفات القوم وھو احد ارکان
المجاھدۃ وان ارباب السلوک تدرجوا الی اعتیاد الجوع والامساک
عن الاکل ووجدوا ینابیع الحکمۃ فی الجوع وکثرت الحکایات
عنھم فی ذلک شیخ رحمہ اللہ میفرماید کہ جوع از صفات طائفہ صوفیان است
البتہ چنانچہ صفات باذات ملازم است ہمچنان جوع بایشان ملازم است وجوع
یکے از ارکان مجاہدہ است واصحاب سلوک البتہ اندک اندک برین کوشیدہ
اند کہ ایشان را عادت برسنگی شود واز خوردن بامانند وایشان چشمہاے حکمت را
در گرسنگی یافتہ اند یعنی شکم را گرسنہ دارند تا علم وحکمت درست آید جملہ انبیارا کے
نگفت کہ بسیار خوردے و پرخوردے وکذلک اکثر الاولیار مصطفیٰ ومرتضیٰ وفاطمہ
وحسن وحسین شیمۂ ایشاں ہم گرسنگی بود صلی اللہ علیہم اجمعین وحکایت آنکہ ایشان در
جوع مبالغتے دارند وجوع اختیار کردہ اند بسیار حکایت است قولہ سمعت
محمد بن احمد بن محمد الصوفی رحمہ اللہ یقول سمعت
عبد اللہ بن علی التمیمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن سالم رح یقو
ادب الجوع ان لا ینقص عادتہ الامثل اذن السنور ادب
جوع اینست یعنی طریقۂ تقلیل اینست کہ ہر روز مقدار گوش گربہ کم کند بزرگانند
خوب تدبیر گفتہ اند اما عنقریب انقاصے فاحشے شود شاید مرد بسر بردن نتواند و
دیگر این ہم باشد کہ او بدین معنی میگوید تو طعامے نخوری وترا طلب طعام مقدار
گوش گربہ باند این مقدار گرسنگی بدار آن ترا نفع کند قولہ وقیل کان سھل
بن عبد اللہ رحمہ اللہ لا یاکل الطعام الا فی کل خمسۃ عشر یوما
فاذا دخل شھر رمضان کان لا یاکل حتی یری الھلال وکان

یفطر کل لیلۃ علی الماء القراح چنین گویند کہ سہل عبد اللہ تستری رحمہ اللہ در مہے
پانزدہ روز طعام خوردے واگر ماہ رمضان بودے تمام ماہ رمضان طی بودے پانزدہم
در ہلال شوال افطار کردے و در شب افطار نکردے گر باب صاف کہ دراں بوے
طعام نبودے قولہ وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ لو ان
الجوع یباع فی السوق لما کان ینبغی لطلاب الآخرۃ اذ دخلوا
السوق ان یشتروا غیرہ اگر ہمچنین بودے کہ گرسنگی در بازار فروختہ
شدے نبایستے و نسزیدے مر طالبان خدا را کہ در بازار غیر آن بخرند قولہ اخبرنا
محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا
علی بن الحسین الارجانی قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن جعفر الاصطخری
بمکۃ قال قال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ لما خلق اللہ الدنیا
جعل فی الشبع المعصیۃ والجہل وجعل فی الجوع العلم والحکمۃ سہل
عبد اللہ رحمہ اللہ گفتہ است خداے تعالی دنیا را آفرید در شبع و سیری غفلت
وجہل نہاد تا موجب غفلت و معصیت وجہل آمد و از گرسنگی حکمت خاست
وعلم ظاہر گشت قولہ قال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ الجوع للمریدین
ریاضۃ وللتائبین تجربۃ وللزہاد سیاسۃ وللعارفین مکرمۃ
یحیی معاذ رح گفتہ است جوع مر مریدان را ریاضت نفس است چنانچہ دابہ را
گرسنہ میدارند تا ریاضتے کہ رایض کند او آن را قبول کند و اگر نہ در سیری سرکشی خواہد
کرد و اگر خواہند نفس را راست آرند و براستی آرند کژیہاے او را مقابل آتش
بدارند و او را بشپلند تا کژیہاے او براستی بدل شود و متطائبان را تجربہ است
مردے توبہ کرد و نفس حرونی میکند مراد خود و طالب را بگرسنگی می آزماید تا او را در
گرسنگی قرار شود و عادت شود تا دغدغہ شہوانی فرو شیند و مر زاہد را سیاست است

خود را بگرسنگی قرار می دهند تا او در مقام زهد قایم ماند و عرفا را کرامت است
بگرسنگی مردعارف قرار گرفته و بدان قناعت کرده احتیاج از میان برگرفت هرچند
محتاج نبود بجوع اما کرامت نفس او شد **قوله سمعت الاستاذ ابا علی**
رحمه الله یقول دخل بعضهم علی بعض الشیوخ فرآه یبکی
فقال مالك فقال انی جائع فقال او مثلك یبکی من الجوع فقال
اسکت اما علمت ان مراده من جوعه ان ابکی شخصی بر یکی از پیران آمد
دید که می گرید آینده پرسید ترا چه افتاد گفت من گرسنه ام گفت همچو تولی
از گرسنگی بگرید شیخ گفت خاموش کن درین سری است تو آنجا نمی رسی او که
مرا گرسنه کرده است مراد او همین است که من بگریم او گریه مرا دوست می دارد
چو او دوست میدارد من چرا نگریم حکایتی تحفه است با تو گویم زلیخا با بندیوان
گفت که دیرباز است که آوازه گریه یوسف علیه السلام نشنیده ام دل من می طلبد
برو او را بزن تا او بگرید من شنوم بندیوان دانست تا زلیخا را چه سر است که او میخواهد
و گریه او بشنود اما این که من او را بزنم و در اندام او الم رسد و زلیخا بداند و تحمل کند
این هرگز نباشد اما اطاعت زلیخا لابدی است بر یوسف علیه السلام گفت مرا
زلیخا چنین کاری فرموده است من دوال بر دیواری می زنم تو بگری تا او بداند
که من می زنم او دوال بر دیوار زد یوسف علیه السلام ساز گریه کرد زلیخا پیراهن پاره کرد
بر دیوار برآمد در بندیخانه افتاد و گفت ای ظالم سخت دل چندین نازنین مرا برنجانی
اکنون این هم باشد که محب را خوش آید که گریه محبوب بشنود و محبوب را خوش آید که
گریه محب بشنود گریه صاحب حسن هم بر قضیه حسن اوست پس محب میخواهد از ان حسن
قضیه گیرد گریه محب محبوب را خوش آید از انچه دلیل بر عزت او و کمال اوست بر ین
آمد جمال و جلال است هرچند که محب می گیرد او باز آمد جمال خویش گران تر میکند

تو شنیده خداوند فرموده است انین المذنبین حب و من صیح العابدین
مذنبان همین محبانند دوست داشتن او گناه است زیرا چه در دوستی شوخی هست
طلب محالی هست و در بعض محال ارتفاع حشمت هم هست این هم گناهی
است که جز در دیوان اهل محبت ننویسند ازینجا فهمی بر خداوند سبحانه با دوزخیان گوید
اخسئوا فیها ولا تکلمون یعنی خاموش باشید و هم در آنجا قرار گیرید ناله و زاری
و گریه خویش را اظهار مکنید مبادا که بهشتیان شنوند بهشت بر ایشان دوزخ گردد همه
نعیم بهشت بر ایشان زهر تلخ گردد هست این محبان را باشد این آرزو که باشد
هم وقتی بهر صفتی که هست مگر خطابی با ما شود تا ما در زاویهٔ نسیان نباشیم از اینجاست
که گوید هم درین آیت اخسئوا فیها ولا تکلمون طوبی لمن له هذا الخطاب
ولا حول ولا قوة الا بالله کجا افتاده ترجمه را باش قوله سمعت ابا عبد الله
الشیرازی رحمه الله یقول حدثنا محمد بن بشر رحمه الله قال
حدثنا الحسین بن منصور رحمه الله قال حدثنا داود بن معاذ
رحمه الله قال سمعت مخلدا رحمه الله یقول کان الحجاج بن
فرافصة رحمه الله معنا بالشام فمکث خمسین لیلة لا یشرب الماء
ولا یمتنع من شیء یاکله مخلد رحمه الله میگوید حجاج رح با ما بود در زمین شام پنجاه
شب بود با ما هر طعامی که بود میخورد آب نمیخورد این باب در بیان جوع بود و عطش
هم ازان قسم است این حکایت مناسب بود گفت تقلیل آب اکثر نفعها است
برای تصفیه دل را از تقلیل طعام قوله وسمعته یقول سمعت ابا بکر
الغزال رحمه الله یقول سمعت محمد بن علی رحمه الله یقول
سمعت ابا عبد الله احمد بن یحیی الجلا رحمه الله یقول
دخل ابو تراب النخشبی رحمه الله من بادیة البصرة مکة

فسالناہ عن اکلہ فقال خرجت من البصرۃ فاکلت بنباج ثم بدات عرق ومن ذات عرق الیلم فقطع البادیۃ واکلتین ابو تراب نخشبی رح از بادیہ بصرہ در مکہ آمد از قوت او پرسیدند گفت یکبار در نباجا خوردہ بودم نام موضعے است دوم در ذات عرق خوردہ بودم این ہم نام موضعے است یعنی این است کہ بر شما آمدہ ام درین قطع بادیہ دو بار طعام خوردہ ام قولہ وسمعتہ یقول حدثنا علی بن نحاس المصری رحمہ اللہ قال حدثنا ھرون بن محمد الدقاق رحمہ اللہ قال حدثنا ابو عبید الرحمن بن الدرھش رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ قال سمعت عبد العزیز بن عمیر رحمہ اللہ یقول نجع صنف من الطیر اربعین صباحا شطارہا فی الھواء فرجعوا بعد ایام وکان یفوح منھم رائحۃ المسک عبد العزیز عمیر رحمہ اللہ میگوید صنفے از پرندگان چہل صباح گرسنہ بودند بعد ازان پریدند در ہوا شدند چون باز گشتند از پہاے ایشان بوے مشک می آمد چہل صباح گرسنہ بودند گرسنگی آن ایشان را پاک وصاف کردہ آنچنانکہ بوے مشک از ایشان می آید دیگر شاید خداوند سبحانہ ایشان را بمقامے رساند اگر در بہشت گویند ہم شاید دران باغ و بوستان بوہاے خوش و میوہ ہاے لطیف ایشان آن میوہ ہا چریدند و بدان خوشبوہا خوشبو گشتند تا آنکہ میگوید فرجعوا بعد ایام علی ھذا جاے بود چندین روز قولہ وکان سھل بن عبد اللہ اذا جاع قوی واذا اکل شیئا ضعف وسہل عبد اللہ رح وقتے کہ چیزے خوردے ضعیف شدے و وقتے کہ گرسنہ بودے تندرست و قوی بودے این قدر تجربہ است ہر کہ عادت بر گرسنگی دارد وقتے کہ چیزے خورد مل و ممرض شود قولہ وقال ابو عثمان المغربی رحمہ اللہ الربانی لا یاکل فی اربعین

یوما والصمدانی فی ثمانین یوماً ابو عثمان مغربی رح گفتہ است آنکہ او
ربانی باشد چہل روز چیزے نخورد یعنی او قوت ازو گیرد و آن قوت ازو گرفتن عبارت
ازین باشد کہ او بشہود و ذوق و باستماع کلام و باطلاع اسرار آن استغراق دارد کہ
اینہا ہمہ بجاے غذاے او اند بل غذاء اقوی من کل غذاء او ربانی است او در
ملاطفت ترتیب رحمانیت است و آنکہ او در صفت صمدیت است او غرق
است صفت صمدیت او را این صفت است کہ در ہیچ صفتے در نیاید آنجا این
گویند لا قرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل ولا وجد ولا فقد کلا بل
ھو اللہ الواحد القہار کسے کہ حالش این باشد کہ گفتیم برو ہشتاد روز رود او را
قوت آن باشد کہ بے طعام و آب تواند ماندن او را کجا پرواے طعام و آب است
کہ او در ریائے غرق است آن دریا را این نام نامند لا تحت ولا فوق ولا قبل
ولا بعد چنین شخصے اگر بے طعام و آب چند روز ماند عجب مپندارد ایشان اینچنین
عبارت ہم کنند بخورند و بیاشامند و نکاح کنند و گویند نخوردیم و نیاشامیدیم
و نکاح نکردیم حکایت شنیدہ باشی آن مردے کہ میانہ آب مقام داشت بر پیر گفت
بر آب چونہ گذرم آن پیر گفت بگوئی بحق آنکہ آن پیر وقتے نکاح نکردہ است مرا رہ
دہ رہے خشکے پیدا شد مرد گذشت طعامے کہ پیر براے کسے فرستادہ بود طعام
پیش او داشت او خورد این مرد وقت مراجعت با او گفت پیر مرا سخنے گفتہ بود
بر آب عمیق من بدان آمدم اکنون چون روم گفت بر آب بگو بحرمت فلان کہ
وقتے طعام نخوردہ است مرا رہ دہ آب رہ داد پیر آمد گفت مشکل دارم دو دروغ
گفتم این اثر دیدم او گفت نخواندہ قصہ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ
لَهُمْ قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت محمد بن علی ن العلوی رحمہ اللہ یقول سمعت علی

بن ابراهيم القاضي بدمشق رحمه الله يقول سمعت محمد
بن علي بن خلف رحمه الله يقول سمعت احمد بن ابي الحواري
رحمه الله يقول سمعت ابا سليمان الداراني رحمه الله يقول
مفتاح الدنيا الشبع ومفتاح الاخرة الجوع اين كه در دنيا كشايد وهوا از
جنس سر برکند موجب آن سيري بود و کليد در آخرت که بدان همه امر صواب و درجه
و ثواب جنت و مقام مستطاب گرسنگي باشد قوله سمعت محمد بن عبد الله
بن عبيد الله رحمه الله يقول سمعت علي بن الحسين الارجاني رحمه الله
يقول سمعت ابا محمد الاصطخري رحمه الله يقول سمعت
سهل بن عبد الله رحمه الله وقيل له الرجل ياكل في اليوم
اكلة فقال اكل الصديقين قال فاكلتين قال اكل المومنين
قال فثلثة قال قل لا هلك يبقى الك معلقاً سهل عبد الله رحمه الله
را گفتند مردي باشد که روزي يک وقت طعام بخورد گفت اين اکل
صديقانست گفت آنکه دو وقت خورد گفت اين اکل مومنانست گفت آنکه
روزي سه بار خورد گفت اورا بگوئيد معلقه آويزد که باشد تا طعام بر سينه
او آويخته باشد هر بار که خوش آيد بخورد اکلة را اکلتين وثلثة يک بار دو بار
سه بار طعام خوردن عنايت کنند هم درست آيد واگر بجاي معلقه معلوبا شد
هم درست آيد يعني آخوري سازند براي او تا همچو ستوري وخري بچرد
اگر مرا پسند الرجل ياكل في اليوم اكلتين گويم هذا طعام النبيا
واگر پسند ثلث اكلات من گويم هذا طعام الشياطين قوله
وسمعته يقول حدثنا عبد العزيز بن الفضل رحمه الله قال
حدثنا ابو بكر السايح رحمه الله يقول سمعت يحيى بن معاذ

رحمه الله يقول الجوع نور والشبع نار والشهوت مثل الحطب
يتولد منه الاحراق ولا ينطفئ ناره حتى يحرق صاحبه گرسنگی تطفأ
نور است وسیری آتش یعنی از گرسنگی نور وصفا می زاید واز سیری غلظت
ودرشتی وشہوت ہم چو ہیزمے کہ در آتش کشتہ نشود تا صاحب خود را نسوزد
آتش از چوب می خیزد چوب گوئی صاحب اوست وآتش کشتہ نشود تا صاحب
را تمام نسوزد قوله سمعت اباحاتم السجستانی رحمه الله يقول
سمعت ابا نصر السراج الطوسی رحمه الله يقول دخل رجل
من الصوفية على شيخ فقدم اليه طعاما فابى قال له مذ كم
لم تاكل فقال مذ خمسة ايام فقال جوعك جوع بخيل عليك
ثياب وانت تجوع ليس هذا جوع فقر شخصے بر صوفی در آمد او طعامے
پیش کشید مگر امتناع آورد از خوردن شیخ پرسید چند روز باز طعام نمی خوری گفت
پنج روز گفت گرسنگی تو گرسنگی بخل است گرسنگی عجز واضطرار نیست
زیرا چہ جامہ درستے در برداری گرسنہ چرائی ہمانرا بفروش بخور نیکو سخنے است
کہ آن بزرگ فرمودہ است اما اگر گرسنہ با جامہ است ستر گرسنگی است
اما اگر گرسنگی با برہنگی است کشف حال گرسنگی است از ظاہر حال او معلوم
کنند کہ او گرسنہ است قوله سمعت محمد بن الحسين رحمه الله
يقول سمعت محمد بن احمد بن سعيد الرازی رحمه الله
يقول سمعت العباس بن حمزه رحمه الله يقول حدثنا
احمد بن ابی الحواری رحمه الله يقول قال ابو سليمان
الدارانی رحمه الله لان اترك من عشائی لقمة احب الی
من ان اقوم الليل الى آخره دارانی رحمہ اللہ گوید اگر لقمہ از طعام عشائے

خویش کم کنم نزدیک من دوستر باشد که همه شب بیدار باشم بعبادت آن یک لقمه
کم کردن دل را تصفیه کند و موجب نور و جلا باشد و انحصار نفس شود این همه از مطالب
قوم است در شب بیداری مر آئینه درجه و ثواب است و شاید صفائی هم دارد
اما خوف رویت هم است که کسے را بریں لحظه افتد و در گرسنگی بیشک شکستگی
است حکایت گویند خداوند سبحانه نفس را گفت من انت گوید انا انت
انت یکے منم منم و یکے توئی خداوند تعالی او را در دوزخ انداخت هفتاد هزار
سال بسوخت پس آن برون آورد باز گفت من انت او همان گفت انا انا
انت انت همچنین صفت سه بار هفتاد گان هزار سال بسوخت و برون آورد
و جواب او همیں بود انا انا انت انت فسلط الله علیه الجوع خداوند
تعالی بر و گرسنگی مسلط کرد عاجز و مضطر گشت پرسیدند من انت گفت انا
عبدك و انت ربی من گرسنم چیزے بده بخورم پس در گرسنگی البته شکستگی هست
قوله سمعته یقول سمعت ابا القسم جعفر بن احمد الرازی
رحمه الله یقول اشتهی ابو الخیر العسقلانی رحمه الله
السمك سنین ثم ظهر له ذلك من موضع حلال فمد
یده الیه لیاکل اخذت شوکة من عظامه اصبعه فذهب
فی ذلك یده فقال یا رب هذا لمن مد یده بشهوة الی الحلال
فکیف لمن مد یده بشهوة الی حرام ابو الخیر عقلانی رح آرزوے ماہی
داشت سالہا بعد چند سال از موضع حلال ماہی بر و پیدا شد دست دراز
کرد خواست از ماہی بخورد خارے از ان ماہی بر دست او خلید بدان زحمت
کشید که دست گداخت و رفت یا بیکار شد روزے با خدا می گفت آلهی
من دست را بشهوت بسوے حلالے دراز کردم از شومت آن دست

من رفت چوں باشد حال کسے کہ بسوے حرامے دست دراز کند بشہوت
قوله سمعت الاستاذ الامام ابابکر بن فورك رضی الله
عنه یقول شغل العیال نتیجة متابعة الشهوة بالحلال فما
ظنك بقضیة شهوة الحرام اینک ترا عیال از کار خدا باز میدارد این
نتیجہ شہوت حلال است پس چوں باشد کسے کہ متعلق بشہوت حرام شود و حال
او چہ باشد قوله سمعت رستم الشیرازی الصوفی رحمه الله
یقول کان ابو عبد الله بن خفیف رحمه الله فی دعوة فمد
واحد من اصحابه الی الطعام قبل الشیخ لما کان فیه من الفاقة
فاراد بعض اصحاب الشیخ ان یبکت علیه لسوء ادبه حیث
مد یده الی طعام قبل الشیخ فوضع شیئا بین یدی هذا الفقیر
فعلم الفقیر انه بکت علیه لسوء ادبه فاعتقد ان لا یأکل
خمسة عشر یوما عقوبة لنفسه وتادیبا لها واظهار التوبة
من سوء ادبه وکان قد اصابته فاقة قبل ذلك عبد الله خفیف
را رحمه الله در مجلسے دعوت بود طعامے پیش آوردند فقیرے پیش از آنکہ شیخ
در طعام دست انداز د دست انداخت سبب آنکہ او فاقہ داشت این کہ
اختیاری یا اضطراری ازان ساکت است و بعضے اصحاب عبد الله رحمه الله
او را تبکیتے کردند و بسوء ادب نسبت کردند پس چیزے پیش این فقیر داشتند
او بنفس این اعداد نہاد کہ پانزدہ روز نفس را طعام نداد و پیش ازان خود
فاقہ بود قوله سمعت محمد بن عبد الله الصوفی رحمه الله
یقول حدثنا ابن الفرج الورثانی رحمه الله قال حدثنا عبد الله بن
محمد بن جعفر قال حدثنا ابراهیم بن محمد الحرث رحمه الله قال حدثنا سلمان

بن داود رحمہ اللہ قال حدثنا جعفر بن سلیمان قال سمعت
مالک بن دینار رحمہ اللہ یقول من غلب الشھوات
الدنیا فذلک الذی یفر الشیطان من ظلہ ہر کہ بر شہوت آ
دنیا غالب آمد قادر بر نفس خود شد زانم نفس بدست او ند او شیطان از سایہ
او بگریزد یعنی نزدیک بدو نتواند شد وسوسہ نتواند داد او قولہ وسمعتہ
یقول سمعت منصور بن عبد اللہ الاصفہانی رحمہ اللہ
یقول سمعت اباعلی الرودباری یقول اذا قال الصوفی بعد
خمسۃ ایام انا جائع فالزموہ السوق وامروہ بالکسب ترجمہ این
آیت بالارقست است قولہ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق
رحمہ اللہ یقول حکایۃ عن بعض المشایخ انہ قال ان
اھل النار غلبت شھوتھم حمیتھم فلذلک انتفضوا
ابوعلی دقاق رح از شیخے حکایت میکند او گفتہ است مردانے کہ در دوزخ
اند آنانند کہ شہوت ایشان بر حمیت ایشان غالب آمدہ بود وبنا بریں فضیحت
گشتند چون حمیت مغلوب گشت فضیحتے آمد قولہ وسمعتہ یقول و
ولاکن لا احتی قیل لبعضھم الا تشتھی فقال اشتھی ولکن لا اتمنی ابوعلی رح
گفتہ است یکے را پرسیدند آرزو داری گفت این آرزو ے دارم کہ
آرزو نباشد قولہ وقال وقیل لبعضھم الا تشتھی فقال اشتھی
ان لا اشتھی وھذا تمام سخن است وھذا تمامیک تنہا
باشد کہ اشتہا نباشد این تمام تر باشد چو اشتہا نباشد کار ہا ہمہ مرتب
گردد وبشری برخیزد چو اکثر بشری در صدد زوال افتد البتہ از الٰہی نصیبہ
شود وھذا تمامی الکلام ثبت وادوم قولہ سمعت الشیخ

اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول اخبرنا احمد بن
منصور رحمہ اللہ قال حدثنا ابن مخلد رحمہ اللہ قال حدثنا
ابو الحسین بن الحسن بن عمرو بن جہم رحمہ اللہ قال
سمعت ابا نصر التمار رحمہ اللہ قال اتانی بشر رحمہ اللہ
لیلۃ فقلت الحمد للہ الذی جاء بک جاءنا قطن من
خراسان فغزلتہ لبنت وباعتہ واشترت لنا لحما فتفطر عندنا فقال
لو اکلت عند احد لاکلت عندکم ثم قال انی لاشتہی
الباذنجان منذ سنین لم یتفق فقلت ان فیہا باذنجان
من الحلال فقال حتی یصفو الی حب الباذنجان، بو نصر تمار رح گفت
شبے بر من بشر آمد رحمہ اللہ و بعضے حکایت کنند کہ در رہ ملاقات شد
تمار گفت برما افطار کنی وجہے حلالے است بر من شخصے از وجہ حلال پنبہ
بر من فرستاد و دختر من آنرا ریسید و آن را فروخت و ما را نانے و گوشتے
پختہ است گفت اگر نزدیک کسے طعام می خورم بر شما میخورم اتفاقی حکایت
گفت سالہا باشد کہ نفس من آرزوے بادنجان می کند گفت من بادنجان
پختہ ام گفت تا آنکہ بدانم تخم آں بادنجان از کدام وجہ است این بگفت و برفت
این حکایت در باب ورع نسبت داشت اما اینجا نسبت باشد کہ ترک طعام
کرد جوع اختیار کرد قولہ سمعت ابا عبد اللہ بن باکویہ الصوفی
رحمہ اللہ یقول سمعت ابا احمد الصغیر رحمہ اللہ یقول
امرنی ابو عبد اللہ بن خفیف رحمہ اللہ ان اقدم الیہ کل
لیلۃ عشر حبات زبیب لافطارہ فلیلۃ اشفقت علیہ فحملت
الیہ خمسۃ عشرۃ حبۃ فنظر وقال من امرک بہذا واکل

عشر حباه وترك الباقي عبد الله خفيف را معتاد بود هر شبي بده
مويز افطار كردي خادم را شفقت آمد پانزده كرد برد گفت اين ترا كه فرمود كه
بجاي ده پانزده بيارى ده خورد و پنج را باز گردانيد **قوله** سمعت محمد
بن عبد الله بن عبيد الله رحمه الله يقول سمعت ابا العباس
محمد بن محمد بن عبد الله الفرغاني رحمه الله يقول سمعت
ابا الحسين الرازي رحمه الله يقول سمعت يوسف بن الحسين
رحمه الله يقول سمعت ابا تراب النخشبي رحمه الله يقول
ما تمنت نفسي من الشهوات الا مرة واحدة تمنت خبزاً وبيضاً
وانا في سفر فعدلت الى قرية فقام واحد وتعلق بي وقال
هذا كان مع اللصوص فضربني سبعين درة ثم عرفني رجل
سهم فقال هذا ابو تراب النخشبي واعتذر والى فحملني
رجل الى منزله وقدم الي خبزاً وبيضاً فقلت لنفسي كلي بعد سبعين
وهذه اين حكايت بالا گذشته است ترجمه كردم

قوله (۱۲) باب الخشوع والتواضع

خشوع وخضوع طريقه ترادف اما خشوع استعمال قوم در محلي مخصوص است
در وقت بيان آن شود **قوله** قال الله تعالى قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ
الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ بتحقيق مقصود خويش رسيد
اند آن مومنان كه در نماز خويش صفت خشوع دارند چه مراد است در حديث
اينست اذا تجلى الشيء خضع له وخشع واين سخن بواسطي رح نسبت كنند
والعلم الظفر بالغيبة والفوز بالطلبة تامل معنى آيت چه باشد

مقصود وفوز بمطلوب وظفر بمقصود آنکسانرا است که حق تعالی برایشان تجلی
کرده است مفسران جز این سخن گویند بر ظاهر اما تحقیق سخن اینست که ما گفتیم
قوله اخبرنا ابو الحسن عبد الرحمن ابن احمد بن
یحیی المزکی رحمه الله قال اخبرنا ابو الفضل سفیان بن محمد
الجوهری رحمه الله قال حدثنا علی بن الحسن قال حدثنا
یحیی بن حماد رحمه الله قال حدثنا شعبة رحمه الله عن
ابان بن ثعلب رحمه الله عن فضیل الفقیمی رحمه الله عن
ابراهیم النخعی رحمه الله عن علقمة بن قیس رحمه الله عن
عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه
وسلم قال لا یدخل الجنة من فی قلبه مثقال ذرة من کبر و
لا یدخل النار من فی قلبه مثقال ذرة من ایمان فقال رجل
یا رسول الله ان الرجل یحب ان یکون ثوبه حسنا فقال ان الله
جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمض الناس در بهشت
نیاید کسے که اندک ترے کبر در وی باشد و در دوزخ در نیاید
کسے که اندک ترے ایمان در دل او باشد قلت وکثت
بالا بیان کرده ام مردے گفت یا رسول الله مرد
که جامهٔ او خوب وحسن باشد این داخل کبر باشد گفت
کبر حق پوشی وخوار کردن مردمان ست قوله اخبرنا علی بن
قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمه الله قال
محمد بن الفضل بن جابر رحمه الله قال
حدثنا علی بن مسهر رحمه الله عن مسلم الـ رحمه الله

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض ویشیع الجنازۃ ویرکب الحمار ویجیب دعوۃ العبد وکان یوم قریظۃ والنضیر علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیہ اکاف من لیف انس بن مالک رضی اللہ عنہ میگوید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زحمتی را پرسیدے وپس جنازہ رفتے وبر لاشہ سوار شدے واگر بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را طلبیدے دعوت اورا اجابت کردے آن روزے کہ با بنی قریظہ وبا بنی نضیر حصار کرد بر خرے سوار بود کہ مہارا و ریسمانے بود از پوست درخت وبر وپالانے ہم از لیف بود پوست درخت **قولہ** قال رضی اللہ عنہ الخشوع الانقیاد للحق والتواضع ھو الاستسلام للحق وترک الاعتراض علی الحکم شیخ ابو القاسم رضی اللہ عنہ فرمود خشوع انقیاد مرحق را است یعنی انقیاد مرخدائے را یا انقیاد قول حق را وتواضع استسلام مرحق را است وآنچہ حکم کردہ باشد او آن معالمہ کند چنانچہ معترضے کند سخنے کہ شیخ گفت فرق نمیشود میان تواضع وخشوع مگر اختلاف لفظی اما اینجا زیادہ کرد وترک الاعتراض علی الحکم وآنجا کہ انقیاد گفت کہ در انقیاد ہم اعتراض است آن انقیاد نیست پس آنجا ہم ترک اعتراض است اما مارا این معلوم است کہ تواضع عبارت ازین است کہ با شرف نفس با ہمہ فضل خود را متکلف در محل ضعت نہد اما خشوع ہمیں شکستن است وپس خاشع شود چہ شود متکبر گردد خاشع شود چہ شود متکبر گردد **قولہ** وقال حذیفۃ رضی اللہ عنہ اِنّ اول ما تفقدون من دینکم الخشوع حذیفہ رضی اللہ عنہ میگوید اول چیزے کہ در دین بجوئید خشوع است یعنی مہم ترین کارہا در دین خشوع است **قولہ** وسئل بعضھم عن معنی الخشوع قال الخشوع قیام القلب بین یدی الحق بہم مجموع بعضے صوفیان را از معنی خشوع پرسیدند او گفت بین

یدای اللہ دل بحق او اے او ثابت باشد قولہ وقال سہل بن عبد اللہ
رحمہ اللہ من خشع قلبہ لم یقرب منہ الشیطان دل ہر کہ خاشع
باشد شیطان نزدیک او نشود چو خاشع است حافظ است غافل نیست شیطان نزدیک
او چون آید قولہ وقیل من علامات الخشوع للعبد انہ اذا اغضب
او خولف او رد علیہ ان یستقبل ذلک بالقبول علامت خشوع آنست
بعد آنکہ او را در غضب آرند و موجب غضب بدو پیش آرند یا کسے با او مخالفت کند
یا آنکہ چیزے بر و رد کنند سخنے یا چیزے ہر چہ بر و کنند او بقبول پیش آید او پروائے
غضب او پروائے مخالفت او پروائے رد ندارد و ہر آئینہ خاشع باشد قولہ
وقال بعضہم خشوع القلب قید العیون عن النظر علامت خشوع
دل چیست کہ از فضول نظر نماند تا آنکہ بعضے صوفیان را کہ نظر ایشان از بین بد یہ
راست و چپ نمی رود قولہ وقال محمد بن علی الترمذی رحمہ اللہ الخاشع
من خمد نیران شہواتہ وسکن دخان صدرہ واشرق نور التعظیم
فی قلبہ فمانت شہواتہ وحی قلبہ فخشعت جوارحہ محمد علی ترمذی
رحمہ اللہ گفتہ است خاشع او را گویند کہ آتش شہوت او کشتہ شدہ باشد یعنی لہب
او فرو شستہ است و بخارے و خویلائے و ہیاتے کہ در سینہ است سکون
یافتہ است از ہیجان خویش باز ماندہ است و نور تعظیم رب تعالیٰ در دل او روشن
بر آمدہ باشد پس ہمچنین شد او و حاصل این آمد کہ شہوت مُرد و رفت و دل او
زندہ شد و جوارح او خاشع شد یعنی مطیع پروردگار گشت و در عبادات و طاعات
مشغول گشت فہو الخاشع للہ ایں چنین کسے خاشع باشد از خشوع باطن خشوع ظاہر
پیدا شد قولہ وقال الحسن رحمہ اللہ الخشوع الخوف اللازم للقلب حسن رضی اللہ عنہ موجب خشوع میفرماید خوفے دایمے و لازمے

در دل باشد ہر آئینہ صاحب او خاشع باشد قوله وسئل الجنید رحمه الله
عن الخشوع فقال تذلل القلوب للعلام الغیوب قال الله تعالی
عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا خشوع چیست دلہا
حضرت خداوند تعالی را ذلیل و مہین باشد قال الله تعالی عِبَادُ الرَّحْمٰن گر قول
جنید برین تمسک کرد بندگان خاص او آنند کہ در زمین بصفت عبودیت و غراری می
روند قوله سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله یقول معناه
متواضعین متخاشعین و ابو علی دقاق رح معنی این آیت گفتہ است هونًا
ای متواضعین بتواضع و تخاشع می روند قوله وسمعته یقول هم الذین
لا یستحسنون تشیع نعالهم اذا مشوا آنانند کہ بند نعلین را استحسان
نمی کنند یعنی این نمی کنند البتہ خوب پوشند قوله واتفقوا علی ان الخشوع
محله القلب وصوفیان بران اتفاق کردہ اند کہ بتحقیق محل خشوع قلب است و
چون محل او قلب است ہم ازان در جوارح اجناتے و انکسارے ظاہر می شود قوله
ورای بعضهم رجلا منقبض الظاهر منکسر الشاهد قذرة وی
منکبیه فقال له یا فلان الخشوع ههنا واشار الی صدره لا ههنا
واشار الی منکبیه مردے را دید کہ او در ظاہر نیک منقبض می نماید و منکسر در
شاہد می نماید یعنی در جوارح دست و پا و غیر آن و ہر دو منکب خویش را گرد آوردہ است
دیگرے گفت ای فلان خشوع در سینہ است نہ در منکب این سخن بود کہ اثر باطن بود
کہ در ظاہر افتادہ است اما از سخن قابل این می نماید کہ در باطن خشوع نداشت قواله
وروی ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم رای رجلا یعبث
فی صلوته بلحیته فقال لو خشع قلب هذا لخشعت جوارحه
و روایت کنند کہ شخصے نماز می گزارد و دست در ریش می زد چنانچہ معتاد بعضے

مردم است دست بر ریش دارند و عبثے باریش کنند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمود اگر دل این مرد خاشع بودے جوارح او ہم بتبع دل خاشع بودے
آن مرد ہمچنان بود کہ دل او خاشع نبود و جوارح او ہم اما چنین ہم باشد مردے بود دلش
بفکرے و بشئے مستغرق است و جوارح بعادت خود رود بغیر قصد دل قولہ
وقیل شرط الخشوع فی الصلوٰۃ ان لا یعرف من علی یمینہ ومن
علی یسارہ و بعضے گفتہ اند شرط خشوع در نماز اینست کہ مرد مصلی خاشع نداند کہ راستا
وچپاے او کیست قولہ وتحتمل ان یقال الخشوع اطراق السریرۃ
بشرط الادب بمشہد الحق خشوع عبارت ازین است کہ درو نہ شکستہ
گسستہ فرو افتد سبب ادبے کہ حقیرے بحضرت عظیمے کند قولہ او یقال
الخشوع ذبول یرد علی القلب عند اطلاع الرب خشوع اینست کہ در
دل پژمردگی ظاہر شود نزدیک رویت رب دل داند کہ من در حضرت خدا حاضر
خدا مرا می بیند دران حالت دل او امتناع ظاہر مردم کند از چیزہاے کہ مباین این
حضور باشد درین خشوع چشم نادیدنی نہ بیند زبان ناگفتنی نگوید دست ناگرفتنی نگیرد
پا در ناجا رفتنی نرود این خشوع را صوفیان مشاہدہ نامیدہ اند و بعضے خود وراے
این چیز دیگر نگویند قولہ او یقال الخشوع ذوبان القلب وانخناسہ
عند سلطان الحقیقۃ و چنین ہم گفتہ اند کہ خشوع عبارت از گم شدن دل بود
در ظہور سلطان حقیقت کہ سلطان حقیقت بقوت غلبہ خود پیدا آید دل انجا گم شود خشوع بکمال خود جز این
نباشد قولہ او یقال الخشوع مقدمات غلبات الہیبۃ مقدمات
چہ باشد ہم چنین گویند من آثار ظہور ما یہاب منہ قولہ [illegible]
قشعریرۃ ترد علی القلب بغتۃ عند [illegible]
خشوع اینست در دل خشیے شود و بلرزد چنانچہ رعشہ [illegible]

حقیقت ظاہر گردد و شیخ کہ او یقال او لا یقال گفت نہ اینچنین است استفہامے منفصل باشد بلکہ می گویدیا این گویند ہر سہ عبارت معنی متحد است قولہ وقال فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کان یکرہ ان یری الرجل من الخشوع اکثر مما فی قلبہ کردہ است در دل خشوعے دارد در ظاہر اکثر آن می نماید قولہ وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ لو اجتمع الناس علی ان یضعونی کما تضاءع عند نفسی لما قدروا علیہ اگر مردمان جمع شوند کہ مرا خوار کنند چنانچہ نفس من نزدیک من خوار است نتوانند قولہ و قیل من لم یتضع عند نفسہ لم یرتفعہ عند غیرہ ہر کہ نزدیک نفس خویش خوار نباشد نزدیک غیرے بلند نطلبند اکنون این سخن عاقلان است و اہل مروت است اما بسیاران باشند کہ خود را نیکو می دانند کہ خوارترین مردمان ایم مع ہذا ترفع بر کریمان کنند قولہ وکان عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ لا یسجد الا علی التراب بود عمر بن عبد العزیز رح سجدہ نکردے مگر بر تراب چنانچہ مرتضیٰ را کرم اللہ وجہہ بود سجدہ بر خاک کردن صورت تذلل ظاہرے ست قولہ اخبرنا علی بن احمد الاہوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا ابراہیم بن عبد اللہ رحمہ اللہ قال حدثنا ابو الحسن علی بن یزید الفرائضی رحمہ اللہ قال حدثنا محمد بن کثیر رحمہ اللہ وہو المصیصی عن ہرون بن حیان رحمہ اللہ عن حصیف رحمہ اللہ عن سعید بن جبیر رحمہ اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت می کند از رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الہ وسلم کہ فرمودہ است ہرگز در بہشت در نیاید کسے کہ در دل او چیزے از کبر باشد و انہ خر دل از بسیارے جوب خرد تر است ما ہم ازان این ترجمہ کردیم کہ در دل او چیزے از کبر باشد قولہ وقال المجاهد رحمه الله لما اغرق الله قوم نوح علیه السلام شمخت الجبال وتواضع الجودی فجعله الله قرار السفینة نوح علیه السلام و ہمچنین گویند گاہ طوفان نوح علیہ السلام ہر کوہے برآمد برین کہ کشتی بر من نشیند یک کوہ جودی خود را از ہمہ کمتر دید با خود گمان برد من از ہمہ خرد برمن چوں فرو آید چو کوہ جودی تواضع کرد کشتی ہم بر وفرو آمد قولہ و کان عمر بن الخطاب رضی الله عنه یسرع فی المشی ویقول انه اسرع للحاجة وابعد من الزهو و چنین گویند عمر رضی اللہ عنہ در رہ شتاب رفتے و گفتے شتاب رفتن بمنزل زود تر رساند و از زہو خود بینی و بزرگی دور تر دارد قولہ وکان عمر بن عبد العزیز رحمه الله یکتب لیلة شیئا وعنده ضیف فکان السراج ینطفی فقال الضیف اقوم الی المصباح فاصلحه فقال لا لیس من الکرم استعمال الضیف قال فانبه الغلام قال لا هی اول نومة نامها فقام الی البطة وجعل الدهن فی المصباح فقال الضیف قمت بنفسک یا امیر المومنین فقال ذهبت وانا عمر وانیت وانا عمر عبد العزیز رحمہ اللہ شبے شست چیزے می نبشت چراغ مظطلم شد نزدیک آن بود کہ کشتہ شود مہمانے نزد او بود او اجازت طلبید کہ بخیرم این را راست کنم عمر عبد العزیز رح گفت او ہمین زمان در خواب رفتہ است این اول خوابست اگر مردم در اول خواب بیدار می شود گرانی در تن او می باشد خود برخاست چراغ را اصلاح کرد مہمان گفت تو خود بنفس خواستی برائے این کار را گفت من رفتم ہمان عمر م و باز گشتم ہماں عمر م چیزے

ه بعد لفظ راست کنم، ترجمہ یک جملہ از عبارت متن را کاتب نسخہ منقول عنہ شرح رسالہ قشیریہ را در کتابت نیا ورد و از جرم اینجا نیز متروک ماند ع ح -

زیادہ وکم نشد قولہ وروی ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلف البعیر ویقم البیت و
یخصف النعل ویرقع الثوب ویحلب الشاۃ ویاکل مع الخادم و
یطحن معہ اذا اعیا وکان لا یمنعہ الحیاء ان یحمل بضاعتہ من
السوق الی اھلہ وکان یصافح الغنی والفقیر ولیسلم مبتدیا ولا
یحقر ما دعی الیہ ولو الی حشف التمر وکان ھین المؤنۃ لین
الخلق کریم الطبیعۃ جمیل المعاشرۃ طلق الوجہ بساما عن
غیر ضحک محزونا من غیر عبوسۃ متواضعا من غیر مذلۃ جوادا
من غیر سرف رقیق القلب رحیما لکل مسلم لم تجشاقط
من شبع ولم یمد یدہ الی طمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شتر را علف خورانیدے یا دانہ کہ می دہند در آوندے کردے پیش او نہادے
وخود چرانیدے یا کاہے وبرگے پیش او خود انداختے وگاہے بوقت ضرورت
خانہ را خود جاروب زدے چہ ضرورت است خود جاروب زنند خس وخاشاک
افتادہ باش کو مرد نظیف تر ہ طبیعت او راضی نباشد بدینہا این کار مردے
است کہ ایشان بطبیعت ظرافتے ندارند او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلم امت
است متمم مکارم اخلاق است در ہر حرکتے تعلم امت می کند عوام وخواص را
واغنیا را اگر اینچنین نکند فقیرے ومحتاجے کہ خادم وخادمہ ندارد و در رفتن قمامہ
شکستہ دل شود چو این از سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشنود خوش شود
بلکہ طلب مزیدے کند بدان و اگر بند نعل او شکستے آنرا خود باز بر محل او دوختے
یکجا این وجہ گفتہ ام ہر جا کہ نسبت دارد ہم آنجا آن سر بیان کن وجامہ را پیوند کردے
وگوسفند را خود دوشیدے وباکسے کہ خدمت کردے یا غلامے یا جزاو

کسے خدمت کردے باو طعام خوردے و وقتے کہ دیدے خادم از طحن ماندہ شدے
یاری دادے یا خود طحن کردے واگر در بازار رفتے وچیزے برائے خانہ خریدے
خود برگرفتے در خانہ آوردے و برائے حمل این اشیا شرم نکردے و با غنی
و فقیر مصافحہ بصفت استوا کردے ملاقات شدے اول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سلام گفتے این تقدیم در تسلیم مراد تعلیم است و ہر چیزے کہ او
را مہمان میخواندند تحقیق نکردے بہ خستہ خرا مہمان بطلبند اما فرض میکند اگر فرض
کنیم بہ خستہ خرا طلبند اتساع نیارد و آنرا محقر نداند و سبک مونۃ بودہ است گران بار
بر کسے و بر نفس خود نبودہ است خلقے نرمے داشت البتہ با درماندہ و با فقیر و با من
ضعیف و قوی نرمی کردے تا آنکہ در حدود و قصاص خواستے البتہ ثابت نشود
و کتمان شہادت درین محلہا مستحب داشت و طبیعتے با کرام داشت یعنی چنانچہ
کسے را چیزے طبیعی باشد او را کرم طبیعی بود جعلی نبود با کسانیکہ او را عشرت بود
عشرتے حسن کردے درشتی نداشت با زوجات با بنات و با خادم و با اصحاب
عشرتے داشت کہ معجزہ باشد و کشادہ روے بود بسیار تبسم کردے چنانچہ
آواز خندہ نیاید و ہمہ وقت اندوہگین بودے نہ چنین اندوہگین کہ ترش روے باشد و تواضع کردے
نہ اینچنین کہ ذلیلے ضعیفے کند بلکہ با ہمہ شرف نفس خود بتکلف در صنعت آوردے
و جوانمرد بودے نہ اینچنین جوانمردے کہ اسراف کند اسراف اینست کہ در
غیر محل دہند یا آنکہ اضاعت کنند چنانکہ مالے بگیرند در میان آبے یا لقمے بیندازند
یا آنکہ برائے شادباشی و برائے نام را باشد این نیز اسراف است فقیر را دادے
محتاج را دادے و اہل و ولد را دادے و نرم دل بود و ہر جا کہ مسلمان بودے
بر و رحمت کردے ہیچ وقتے از سبب سیری آروغے نزدہ است اگرچہ جشا
بودہ نہ از سیری بخارے در سینہ جمع شدے پس آنکہ کشادے بضرورت طرف

وہان طریقہ اروغ برون آمدے و وقتے دست خویش را بطمع دست دراز نکردہ است
بطمع مالے و نانے از کسے از مزبی خود واز کرمے وقتے دست دراز نکرد کہ مرا چیزے
بدہی قولہ سمعت الشیخ اباعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت عبد اللہ بن محمد الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت
محمد بن نصر الصایغ یقول سمعت مردویہ الصایغ رحمہ اللہ
یقول سمعت الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ یقول قراء الرحمن
اصحاب خشوع وتواضع وقراء الشیطان اصحاب عجب و تکبر
مہمانان خدا ایشانند کہ تواضع وخشوعے دارند و مہمانان شیطان اصحاب عجب
وتکبر ند واگر قرنا یودے سخن مرتب بودے معنی دیگر احتمال می رود قاریانے کہ
ایشان رحمانی وخدائی اند اصحاب تواضع وخشوع اند وآنکہ قاریان عصاۃ اند ایشان
اصحاب عجب وتکبر اند حاصل اینست قاریانے کہ تکبر وعجب دارند ایشاں عاصیانند
قولہ وقال الفضیل رحمہ اللہ من رای لنفسہ قیمۃ فلیس
لہ فی التواضع نصیب ہر کہ خود را قیمتے نہاد کہ من چیزے ہستم او را از تواضع
نصیبے نباشد یعنی با ہمہ فضل وشرف وبزرگی خود را قیمتے نہد واگر نہد او متواضع
نیست قولہ وسئل الفضیل رحمہ اللہ عن التواضع فقال تخضع
للحق وتنقاد لہ وتقبلہ ممن قالہ فضیل رضی اللہ عنہ را از تواضع پرسیدند
گفت براے حق او خاضع باشد و دیگر اگر او را سخنے حق گویند او بران گردن نہد
وقبول کند حق را از کسے کہ حق گفتہ است اینجا ہم دو معنی میشود قولہ وقال
الفضل رحمہ اللہ اوحی اللہ الی الجبال انی مکلم علی واحد منکم
نبیا فتطاولت الجبال وتواضع طور سیناء فکلم اللہ عز وجل
علیہ موسی علیہ السلام لتواضعہ وفضل میگوید گوئی خداوند بجا

بر کوه ها وحی کرد که من بر یکے از شما با پیغمبرے سخن خواهم گفت هر یکے میان ایشان سر فرازی کرد که آنکس من خواهم بود و طور سینا خود را در مرتبهٔ نهاد و منکسر شد خداوند سبحانه با موسی پیغمبر صلوات الله علیه بر وی سخن کرد بنا بر تواضعے که او را بود یک معنی این گفتیم دوم معنی خدائے تعالی جبال را حیات داد و فهم خطاب داد بعد آن وحی کرد قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت احمد بن علی بن جعفر رحمه الله یقول سمعت ابراهیم بن فاتک رحمه الله یقول سئل جنید رحمه الله عن التواضع فقال خفض الجناح ولین الجانب تواضع خفض جناح است ولین این جانب بیان خفض جناح است چنانچه طائر پرنده هر دو بازوے خود را فرو می نهد در وقت نشاط خود و در وقت شکستگی و درماندگی خود همچنان مرد متواضع با شخص عظیم قدر یا با یار مساوی خویش کند یا بر دونے چنین کند نماید تا او با وے انس و اتفاق گیرد قوله وقال وهب رحمه الله مکتوب فی بعض ما انزل الله من الکتب انی اخرجت الذر من صلب آدم فلم اجد قلبا اشد تواضعا لی من قلب موسی فلذلک اصطفیته وکلمته وهب مورخ و مفسر گفته است و در بعض کتب که بر انبیا منزل است دران نبشته است که خداوند تو از صلب آدم علیه السلام ذراری آدم را بیرون آورد و هیچ دے را از دل موسی علیه السلام متواضع تر نیافت هم ازان او را گفت و اصطفیته لنفسی او را برائے خود ساخته ام و برگزیدم او را و سخن گفتم با وے قوله وقیل لابی یزید رحمه الله متی یکون الرجل

ه در نسخه منقول عنه قبل ازین عبارت یک جمله از متن رساله قشیریه و شرح آن موجود نیست - عبارت متن اینست :- وقال ابن المبارک التکبر علی الاغنیاء والتواضع للفقراء من التواضع ج

متواضعا فقال اذا لم یر لنفسه مقاما ولا حالا ولا یری ان
فی الخلق من هو شرا منه بایزید رحمه الله را پرسیدند که تو ان گفت
شخصی را که او متواضع است بایزید رح جواب داد هر وقتی که مر نفس خود را حالی
نه بیند مقامی نه بیند و نداند که میان خلق کسی از و بدتر هست چون باشد
این با همه وجود حالی و مقام و با وجود شرف و علم و توفیق بصلاح نداند که مرا
حالی و مقامی هست و نباید در دلش که فلانی بد کسی هست اگر نظرش
بر فعل الله افتد کاری بقصد و اختیار او نبود او تعالی چنین کرد چو کاری
از تو نسزید و است نظر بر ان حال و بر ان مقام چه معنی دارد و چون نظر برین
افتد الفاعل واحد لیس الا هو خداوند سبحانه در مظهری حسنات آفریده
و در مظهری سیئات فاعل و خالق یکی پس دیگری را از خود بدتر دانستن چه معنی
دارد و دیگر مردمان در مختم هم نظر کنند تا ختم بر چه شود و در طرف اکمال و اتمام همه
لحظه باشد این هم اسبابی است که سبب این مردم متواضع ماند قوله
وقیل التواضع نعمة لا یحسد علیها والکبر محنة لا یرحم علیها
والفخر فی التواضع ممن طلبه فی الکبر لم یجد و تواضع نعمتی است
که کسی بر ان حسد نکند سبحان الله کی تواضع میکند و دیگری گوید این هم
مکر و خداع است این همه برای صید دل است و کبر رنجی است که کسی
بر ان رنج رحمت نکند و عزت در تواضع است و چو عزت در تواضع مستقیم شد
پس بدان که هیچ شیئی محمود تر از ان نیست که تواضع باشد و من میگویم که تواضع
نه آنچنان کند که در ان افراط باشد و کذلک الکبر هر یکی را بر محل او صرف
کند این صفت حکمت باشد و مرد مفرط و منفرط نبود و نظم

خود را بزبان خود ستودن رسوائی و رسوائی و رسوائیست

خود را بزبان خود شکستن رعنائی و رعنائی و رعنائیست

و ہر کہ عزت را در کبر جوید ہرگز نیابد قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم بن شیبان رحمہ اللہ یقول الشرف فی التواضع والعز فی التقوی والحریۃ فی القناعۃ شرف در تواضع است زیرا چہ مرد متواضع بلند ہمت است ہر چہ در وے است و ہر چہ بدو ہست در نظر ہمت او حقیر است پس ہر آئینہ در تواضع شرف باشد و عزت در تقوی است یعنی ہیچ شخصے از و ذلیل تر باشد کہ او کار سفلہ کند کل من یعصی اللہ فھو سفلۃ سفلہ کیست آن کہ معصیت خدا کند و نیست ہیچ ہواے نفس کہ در و خواری نیست سالشد و نبی اللہ بادشاہ مالک الرقاب خواہد تقرب چو برشی کند اندک ذلے باید کشید ہمبرین قیاس ہر ہواے نفس را کہ گیری در و خواری ہست در حلال نیست حرام را خود چہ گویم حکایت بادشاہے و غلامے کہ بادشاہ پیالہ فرستاد شنیدہ باشی و آزادی در قناعت است تقوی ہم نوعے از قناعت است اما نوعے دگر است آرے گفتہ اند نظم

آز بگذار سرفرازی کن گردن بی طمع بلند بود

قولہ اطعت مطامعی فاستعبدتنی ولو انی قنعت لکنت حرا

محل طمعہا را طاعت کردم او مرا بندہ کرد اگر من قناعت میکردم در محل طمع نمی آمدم آزادے می بودم قولہ وسمعتہ یقول سمعت الحسن السا[illegible] اللہ یقول سمعت ابن الاعرابی رحمہ اللہ یقول بلغنی ان سفیان الثوری رحمہ اللہ قال اعز الخلق خمسۃ انفس عالم زاھد و فقیہ صوفی و غنی متواضع و فقیر شاکر و شریف

سنی پنج کس نادرہ باشد عالمے کہ ترک دنیا کند و فقیہ باشد و صوفی باشد و بعضے فقیہ را کہ صوفی بینی ایشان صوفی نیند صالحانند زاہدانند معتقدانند اما صوفی کجا صوفی نادرہ است در نشان اوست الصوفی لم یتخلق وغنی کہ متواضع باشد نادرہ است و فقیرے کہ بر فقر خویش شکر گوید و شریف باشد حسنی و حسینی و علوی و سنی باشد کہ فقیہان و علما از مذہب سنت و جماعت نام نہادہ اند بران کمتر باشد او البتہ میل بسوے آبا و اجداد کند اما با این میل بہم احادیث و اخبار کہ در شان ایشان نازل است و معاملتے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم با ایشان کردند این نوع مزاحم ایشان بیشتر است من حسینی ام علوی ام صحبت و نشست و خاست با ایشان بسیار کردہ ام من ایشان را نکوتر دانم با این میل ایشان این را محبت آرند سبب اینست کہ ایشان سنی کمتر باشند اما اگر راست پرسی آن نادرہ جہان منم **قولہ** وقال یحیی بن معاذ رحمہ اللہ التواضع حسن فی کل احد لکنہ فی الاغنیاء احسن والتکبر شنیع فی کل احد لکنہ فی الفقراء اسمج یحیی معاذ رضی اللہ عنہ گفتہ است تواضع در ہر کسے نیکوست اما در اغنیا نیکوتر است و تکبر در ہر کسے بد است اما در فقرا بدتر اما اگر فقیر بسبب فقر خود تکبرے کند بدین نسبت کہ بدین دولت مرا او مشرف کرد اگر بدین نسبت بر اغنیا تکبر کند فضلے فاضل و شرفے شارف باشد جاے دیگر از ان خواجہ ابو سعید ابو الخیر است رحمہ اللہ نظم

با فاقہ و فقر ہم نشینم کردی — با محنت و درد و غم قرینم کردی
این مرتبہ مقربان درگہ تست — یارب بچہ دولت انچنینم کردی

اما آن تکبرے کہ یحیی رح سمج گفتہ است تکبر نفسانی شیطانی است **قولہ**

وقال ابن عطاء رحمه الله التواضع قبول الحق ممن كان يسمع تواضع
چیست هر که سخن حق گوید از و بشنود قوله وقيل ركب زيد بن ثابت
رضي الله عنه فلذا ابن عباس رضي الله عنه ليأخذ بركابه فقال
مه يا ابن عم رسول الله صلى الله عليه فقال ابن عباس رضي
الله عنه هكذا امرنا ان نفعل بعلمائنا فاخذ زيد بن ثابت
يد ابن عباس فقبلها فقال هكذا امرنا ان نفعل باهل بيت
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم زيد بن ثابت رضي الله عنه استاذ
ابن عباس بود رضي الله عنه فقه بر و خوانده است زيد رضي الله عنه سوار شد
ابن عباس رضي الله عنه نزديكش شد ركابش گيرد سوار كند يا نزديك شد ركاب
گرفته بر و زيد رضي الله عنه گفت خاموش كن اى پسر عم رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم ابن عباس رض گفت ما همچنين ماموريم كه با بزرگان خويش همچنين كنيم زيد
رضي الله عنه گفت دست خويش بمن نما يعني مراده او دست خويش بيرون آورد
و زيد بن ثابت رضي الله عنه دست ابن عباس رضي الله عنه بوسيد و گفت
ما همچنين فرموده شده ايم كه با اهلبيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم همچنين
كنيم هر دو تواضع كرده اند ابن عباس هم و زيد بن ثابت هم قوله وقال عروة
بن الزبير رحمه الله رايت عمر بن الخطاب رضي الله عنه
وعلى عاتقه قربة ماء فقلت يا امير المومنين لا ينبغي لك
هذا فقال لما اتاني الوفود سامعين مطيعين دخلت نفسي
نخوة فاحببت عن اكسرها ومضي بالقربة الى حوض الانصار
الانصار فافرغها في انائها عروه بن زبير رحمه الله گفت عمر خطاب
رضي الله عنه را ديدم در ايام خلافت مشك آب بر دوش گرفته مي آورد عروه

رحمہ اللہ گفت ترا نشاید اینچنین کردن عمر رضی اللہ عنہ گفت برمن گروہا آمدند بسمع وطاعت در نفس من خودبینی پیدا شد پس خوش آمد مرا نفس را بشکنم ومشک را در حجرۂ عورتے از انصار بردم وآب را در آوندا در ریخت اما من میگویم نفس بدینہا شکستہ نشود بعد آنکہ وفود بسمع والطاعت آمدند او را نخوتے شد آنکہ بدین مشک آوردن آن نخوت شکستہ شد بلکہ نخوتے دیگر اگر ہم نشود عجب نباشد آرے اگر بدین نخوت شکستہ شد قل تموتوا بغیظکم باحسن رضی اللہ عنہ چہ نسبت داشت آن شکستگی اختیاری بایستے کردن قولہ سمعت ابا حاتم السجستانی رحمہ اللہ قال سمعت ابا نصر السراج الطوسی رضی اللہ عنہ یقول رؤی ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ وھو امیر المدینۃ وھو علی ظھر حرمۃ حطب وھو یقول طرقوا للامیر وچنین گویند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روزے کہ در مدینہ امیر بود پشتوارۂ ہیزم برپشت گرفتہ می آید ومیگوید کہ رہ دہید مرا امیر را قولہ وقال عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ التواضع ترک التمیز فی الخدمۃ تواضع آنست ہر کہ پیش او آید او بخدمت پیش او بایستد میان یکے ودیگرے فرق نکند قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن احمد بن ھرون رضی اللہ عنہ یقول سمعت محمد بن العباس الدمشقی رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سلیمان الدارانی رحمہ اللہ یقول من رای لنفسہ قیمۃ لم یذق حلاوۃ الخدمۃ ہر کہ نفس خود را قیمتے دانست یعنی دانست کہ بچیزے می ارزد وصفت ائی کہ بحسن نسبت وارد در وے است او لذت وحلاوت خدمت نیابد

یکے مرد یگر را خدمتے میکند بذل نفس خویش پیش او میکند و دران لذتے
می یابد و ذوقے میگیرد و اگر درین میان نفس را عزتے نهد او لذت خدمت
نیابد و دیگر هر که نفس خود را قیمتے نهاد او در بندگی خدا ذوقے نیابد **قوله وقال**
یحیی بن معاذ رضی الله التکبر علی من تکبر علیک بماله تواضع کسے که بر تو
تکبر کند بمالے تکبر کردن تو بر و تواضع است **قوله وقال الشبلی رحمه الله**
ذل عطل ذل الیهود شبلی رح گفت ذل من ذل یهود را معطل یعنی ذل من
از ذل ایشان بیشتر است من از ایشان خوارترم **قوله تعالی وضربت**
علیهم الذلة معنی انیست خواری من ایشان را محیط است **قوله**
وجاءه رجل فقال له الشبلی رحمه الله ما انت فقال یا سیدی
النقطة التی تحت الباء فقال انت شاهدی ما لم تجعل
لنفسك مقاما شخصے بر شبلی رح آمد شبلی رح گفت تو کیستی گفت نقطۂ کہ زیر با
است شبلی رح گفت تو شاہد منی و یار منی تو بچو منی و تو گواہی بر حال من مادام
کہ نفس خود را مقامے تعین نکردہ و خود را چیزے نپنداشتہ نقطۂ کہ زیر با
است کیے بارے نقطہ دوم فرو یا است در غایت ذل است زیرا چہ
زیر با است با حرفے در تے این نقطۂ از و چیزے بدو نسبت دارد اگر حروف
مفردات نویسند چند نقطہ جمع کنند آنگہ یک با شود معنی دیگر انا نقطة تحت
الباء یعنی من جزوے از کلی ام مقیدے از مطلقے ام شبلی رح گفت تا آنکہ چنینی
یار منی شاہد وقت منی این ہمان سخن است کہ از شبلی رحمہ اللہ آوردہ اند
انا نقطة باء بسم الله این نقطہ بعضے از جمع و این بعض دران جمع کم النقطه
تحت الباء اصل و حرف نقطہ است پس میگوید اصل وجود منم کثرت
و تعداد اعتباری است ہمین منم نقطہ ام بضرورت حروف بیانظاہر شدہ ام

استغفر اللہ کجا افتادہ ام چہ میگویم لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگرچند سخنے
متاز رغت تو از من گیر اینجا سخن بسیار است اما از جہت مصلحتے کوتہ کردم قولہ
وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ من التواضع ان یشرب الرجل
من سؤر اخیہ بعضے از تواضع باشد کہ مردم پس خوردۂ برادر مومن خوردنکو
تواضعے است این کہ گویند کن کا حد من الناس قولہ وقال بشر
سلموا علی ابناء الدنیا بترک السلام علیہم ابنائے دنیا را سلام
کنید سلام ایشان ہمیں ترک سلام است قولہ وقال شعیب بن
حرب رحمہ اللہ بینا انا فی الطواف اذ لکزنی انسان بمرفقہ
فالتفت فاذا ھو الفضیل رحمہ اللہ فقال یا ابا صالح ان کنت
تظن انک تعرف الموسم من ھو شر منی ومنک فبئس ما ظننت
شعیب حرب رح میگوید من در طواف بودم شخصے مرا بمرفقے جنبانید سر پس کردم
دیدم او فضیل عیاض است رحمہ اللہ گفت ابو صالح اگر گمان بردی کہ در موسم
حاضر است کسے کہ بدتر از من و از تست پس تو گمان بد بردی یعنی آن مقدار
مردم کہ در ان موسم حاضر ند خود را از ہمہ بدتر دان قولہ وقال بعضھم
رایت فی الطواف انسانا بین یدیہ شاکریۃ یمنعون الناس لاجلہ
عن الطواف ثم رایتہ بعد ذلک بملۃ علی جسر بغداد
یسال شیئا فتعجبت منہ فقال لی انا تکبرت فی موضع
یتواضع الناس ھنالک فابتلانی اللہ بالتذلیل فی موضع
یترفع فیہ الناس بعض مشایخ میگویند مردے را در طواف دیدم کہ پیش او
مردمان دو رباش میکنند تا او بفراغ طواف کند بعد ان بمدتے او را دیدم بر پل
بغداد گدیہ میکند از و پرسیدم گفت جائے کہ مردمان تواضع میکردند

من آنجا تکبر کردم خدا مرا بدین خواری مبتلا کرد و در نسخۂ دگر افتادہ است عاری
حافی اندام برہنہ پا برہنہ موہا دراز شدہ و ناخن دراز شدہ برین خواری ایستادہ
گدائی میکرد قولہ وبلغ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ان ابنا
لہ اشتری خاتم بالف درہم فکتب الیہ عمر رضی اللہ
عنہ بلغنی اشتریت فصا بالف درہم فاذا اتاک کتابی
فبع الخاتم واشبع الف بطن واتخذ خاتما بدرہمین واجعل
فصہ حدیدا صینیا واکتب علیہ رحم اللہ امرءا عرف
قدر نفسہ بر عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ رسید کہ پسر او انگشترین خریدہ
بہزار درم او نبشتہ برو فرستاد و نبشت چون این نبشتہ بر تو برسد انگشترین را بفروش
و ہزار شکم را سیر کن و خاتمے از نقرہ بساز و نگینۂ او از آہن چینی کن و بنویس بر آن
خدا بران بندہ رحمت کند کہ او اندازۂ نفس خود را بشناسد قولہ وقیل عرض
علی بعض الامراء مملوک بالوف درہم فلما احضر الثمن استکثرہ
فبدا لہ فی شرائہ فرد الثمن الی الخزانۃ فقال العبد یا مولی
اشترلی فان فی بکل درہم من ہذہ الدراہم خصلۃ
تساوی اکثر من الف درہم فقال ما ہی فقال اقلہا
وادناہا ما لو اشتریتنی وقدمتنی علی جمیع ممالیک لا اغلہ فی
نفسی واعلم انی عبدک فاشتراہ بعضے امرا خواستند غلامے را بخرند
ہزار درم بخرند چون ثمن را حاضر کردند بسیار نمود ثمن را باز بخزانہ باز گردانید [illegible]
مرا بخر کہ من خصلتے دارم کہ این ہزارہا بمقابلہ آن خصلت دہی چیزے نباشد خوندگار
گفت آن خصلت چیست گفت اگر مرا بر سر ہمہ غلامان خویش کنی و تمام خزانہ مرا
دہی مرا ہیچ نخوتے نشود و بدانم کہ ہماں بندۂ توام آن مرد عزیز عاقل را سخن او

خوش آمد آں غلام را خرید قوله وحکی عن رجاء بن حیوة رحمه الله انه قال قومت ثیاب عمر بن عبد العزیز وهو یخطب باثنی عشر درهما وکان قباء وعمامة وقمیصا وسراویلا ورداء وخفین وقلنسوة رجا حیوة رحمه الله میگوید جامہاے عمر بن عبد العزیز قیمت کردم به دوازده درم وآن جامہا قبا بود ودستار بود وپیراہن بود وازار وچادر وموزه وکلاه بود همه دوازده درم را بودند قوله وقیل مشی عبد الله بن واسع رحمه الله علیه مشیا لابنه محمد فقال له ابوه وتدری بکم اشتریت امك بثمنیة دراهم وابوك لا اکثر الله تعالی فی المسلمین مثله ابدا وانت تمشی هذه المشیة عبد الله پسر محمد واسع رحمه الله متبختر در راه می رفت پدر طلبید وگفت مادر ترا بهشت درم خریده ام ومباد اکه همچو پدر تو در جهان کسے دگر باشد وتو چه تبختر میکنی قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله یقول سمعت محمد بن احمد الفرأ رحمه الله یقول سمعت عبد الله بن منازل رحمه الله یقول سمعت حمدون القصار رحمه الله یقول التواضع ان لا ترى لاحد الی نفسك حاجة لا فی الدین ولا فی الدنیا تواضع چیست هیچ را ندانی که تو حاجتے وارد نه در دین نه در دنیا قوله قال ابراهیم بن ادهم رحمه الله ما سررت فی اسلامی الا ثلاث مرات مرة کنت فی سفینة وفیها رجل مضحاك کان یقول کنا فاخذ اللص فی بلاد ترك هکذا وکان یاخذ بشعر راسی وهزنی هسرنی فی ذلك لانه لم یکن فی تلك السفینة احد غیری فی عینه منی والاخر کنت علیلا فی المسجد فدخل المؤذن وقال اخرج فلم اطق فاخذ برجلی وجرنی الی خارج والثالث

کنت بالشام وعلیّ ثوب فنظرت فیه فلم امیز بین شعره وبین القمل لکثرته فتحزنی ذلک سلطان ابراہیم رح میگوید در ہیچ وقتے خوش نشدہ ام مگر سہ بار یعنی سہ بار نفس خود را بمراد خود یافتہ ام یک کرت من در کشتی بودہ ام ومردے کہ مردمان را بخنداند مضحاک او ہم بود ہر بار موے سر من می گرفت ومی جنبانید ومردمان می خندیدند چو او بر من این کرد مرا این خوش آمد نفس خود را ذلیل وخوار یافتم تمام حکایت ہمچنین نبشتہ اند ہر بار موے را می گرفت ومی گذاشت چنانکہ بر سر تختہ کشتی رسید یکبار چنین کرد بر خاست کرد خندۂ مردمان زیادہ شد انت نفس من بیشتر شد اتفاقاً کشتی در غرق افتاد اتفاق برین کردند کہ این کشتی در غرق افتادہ است سبب آنکہ در خندہ و ہزل بودیم اگر این مرد در میان ما نبودے ما در ہزل نمی افتادیم خواستند تا ابراہیم را غرق کنند او در حصرت خدا نیدائے بار خدایا تو کشتی از شومت آنکہ ایشان بر من چنین کردند غرق می کنی وایشان ہم مرا غرق می کنند کشتی سالم ماند ودوم بار رحمت کناک داشتے شبے سروے مغیم بود بر من زحمت سخت زور آوردہ پنہے خواستم گرفتن بمسجدے در شدم وانستم این زمان مردماں برائے نماز بیایند ومرا بدین حال بینند البتہ برون کنند بر بام مسجد شدم بشواری محرابے بالائے بام مسجد کردہ اند در ان خزیدم تا مرا کسے نہ بیند وبیرون نیارد موذن بالائے مسجد آمد برائے بانگ نماز گفتن را برق درخشید موذن احساس کرد در محراب چیزے ہست دیدم را گفت این ہمیں زمان میرو گفت برون شو ومرا قوت نماندن نہ او پائے مرا گرفت از بالائے بام پائے کشالہ کردہ آورد ہر بارے کہ سر من از زمین جدا میشد نبردبانے وگرمی رسید من خوش می شدم کہ نفس را بمراد خود می یافتم وسیوم بار این بود من بزمین شام بودم وبر من پوستینے بود وآن فرو رادیدم آن قدر

سپش دران بود کہ میان مویہاے او و میان سپش تفرقہ نکردم بدین ہم خوش شدم کہ نفس من بدین ذل ہست قولہ وفی حکایۃ اخری عنہ قال ما سررت بشیٔ کسروری کنت یوماً جالساً فجاء انسان وبال علی وحکایتے دگر ہم گفتہ اند کہ ابراہیم رحمہ اللہ گفتہ است وقتے چنین خوش نشدہ ام کہ وقتے من شستہ بودم مردے بر سر من بول کرد این حکایت ہمان ست کہ بالا گفتہ ام ہم ازان جزوے شیخ علیحدہ کردہ است گفتہ است قولہ وقیل تشاجر ابوذر وبلال رضی اللہ عنہما فعیر ابوذر بلالا بالسواد فشکاہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا ابوذر ما علمت انہ بقی فی قلبک من کبر الجاہلیۃ سرف فالقی ابوذر رحمہ اللہ نفسہ وحلف ان لا یحمل راسہ حتی یطاء بلال خدہ بقدمہ فلم یرفع حتی فعل بلال رضی اللہ عنہ میان بلال وابوذر رضی اللہ عنہما سخنے رفت ابوذر بلال رضی اللہ عنہ را طعنے بہ سیاہی کرد چنانچہ کسے گوید برو کہ تو سیاہ رنگی بلال رضی اللہ عنہ در حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم گلہ کرد رسول اللہ علیہ السلام گفت یا اباذر در دل تو اثر کبر جاہلیت بقیہ ہست ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سر خویش را پیش نہاد گفت سر بر ندارم تا آنکہ بلال رضی اللہ عنہ رخسارۂ او را بقدم خویش پے سپر نکند او سر بر ندارد و سر بر نداشت تا بلال رضی اللہ عنہ پا بر رخسار نہاد قولہ ومر الحسن بن علی رضی اللہ عنہما بصبیان معہم کسر خبز فاستضافوہ فنزل فاکل معہم ثم حملہم الی منزلہ واطعمہم وکساہم وقال الید لہم لانہم لم یجدوا غیر ما اطعمونی ونحن نجد اکثر منہ ہمچنین گویند امیر المومنین

حسن رضی اللہ عنہ بکودکان گذشت برابر ایشان پرکانان بود کودکان بر حسن رضی اللہ
عنہ عرض کردند کہ بدین پرکانان مہمان ماشو حسن رضی اللہ عنہ از اسپ فرود آمد با ایشان
آن پرکانان خورد و ایشان را در خانۂ خود مہمان ماشود گفت دست ایشان را شوید
است بر من یعنی ایشان فاضل اند از من زیرا چہ ایشان جز این کسر نداشتند
و بر ما ازان بیشتر است قولہ وقیل قسم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
الحلل بین الصحابۃ من غنیمۃ فبعث الی معاذ رضی اللہ عنہ
حلۃ ثمینۃ فباعھا واشتری منھا ستۃ اعبد واعتقھم فبلغ عمر ذلک
وکان یقسم الحلل بعدہ فبعث الیہ حلۃ دون ذلک فاتتہ
معاذ رضی اللہ عنہ فقال عمر رضی اللہ عنہ لانک بعت الاولی
فقال معاذ رضی اللہ عنہ وما علیک ادفع الی نصیبی وقال
حلفت لاضربن بھذا راسک فقال عمر رضی اللہ عنہ
ھا راسی بین یدیک وقد یرفق الشیخ بالشیخ عمر رضی اللہ عنہ قسمت غنائم
میکرد یک حلہ بر معاذ جبل رضی اللہ فرستاد و آں بیش بہا بود معاذ رضی اللہ عنہ
فروخت و شش بندہ بہائے او خرید ایشان را آزاد کرد عمر رضی اللہ عنہ شنید
حلہ دگر فرستاد معاذ رضی اللہ عنہ عمر را عتاب کرد عمر گفت آن بر تو نیست آنچہ
من است آن بر من بفرست و سوگند خورد کہ آں حلہ بر سر تو زنم عمر رضی اللہ عنہ گفت
اینک سر من پیش تو است اگر میخواہی بزن و پیرے بہ پیرے دگر رفقے کند
اکنون وقد یرفق الشیخ بالشیخ دو معنی دارد یکے آنکہ این عمر رضی اللہ عنہ گفت
سر پیش او نہاد و گفت پیر بہ پیرے رفقے کند یعنی نہ زنی و دوم معنی [illegible]
گفت وقد یرفق الشیخ بالشیخ یعنی سر پیش او نہاد و معاذ رضی اللہ عنہ

رفقے کرد و نزد

قوله (۱۳) باب مخالفة النفس وذکر عیوبها

بتوان دانست البته با نفس بهمه وجه مخالفت شرط است زیرا چه او کسے
است مجبول بر کبری و بر سیتهش مخالفت فرمان رب است او را بستم بر غیر مراد
او باید داشت تا او آنچنان شود که غیر مراد او مراد او گردد و او عیوب دارد چنانچه
شکنبه را هر چند که بشوئی بدان چیزے که او پرورده شده است البته گندگی رفتنی
نیست و عجب چیزے در هر ورطه که او را می غلطانی و هر تصفیه که او را می کنی باز آنجا
یک حفیه بیرون می آرد که اندازهٔ دفع نیست هم ازین گفته دفع نفس ساعت فساعت
التجا بخدا باید کرد قوله وقال الله تعالی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى خدا گفته است
هر که از خدا بترسد و نفس را از هوا باز دارد او کسے است که بهشت جاے بود او ست
و جاے بازگشت او ست فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى دو معنی دارد یکے آن که
فردا بهشت ماواے او گردد و دوم هر که نفس را از هوا باز داشته و از تشتت
و تفرق باز آورده او در بهشتے نقدے قرار یافته و صوفیان گفته اند الجنة جنتان
معجلة وموجلة قوله اخبرنا علی بن احمد بن عبدان رحمه الله
قال اخبرنا تمتام رحمه الله قال حدثنا محمد بن معاویة
النیسابوری رحمه الله قال حدثنا علی بن ابی علی بن عتبة بن
ابی لهب رحمه الله عن محمد بن المنکدر رحمه الله عن جابر
رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اخوفُ
ما اخافُ علی امتی اتباع الهوی وطول الامل فاما اتباع الهوی
فیصد عن الحق واما طول الامل فینسی الآخرة رسول الله صلی الله

علیہ والہ وسلم فرمودہ است مخوف ترین چیزہائے کہ در امت منست یکے
اتباع ہوی یعنی ہوی در نفس آید و مردم بحسب او کارے کند و دوم طول امل
بسیاری امید حیات اما اتباع ہوی چرا مخوف تر است زیرا چہ با اتباع ہوی مرد
گمراہ گردد از رہ سلوک باز ماند بطرف دیگرے رفتہ و اما طول امل چرا مخوف
تر است زیرا چہ او منسی آخرت است **قولہ واعلم ان مخالفۃ النفس**
راس العبادۃ شیخ میفرماید بدانکہ مخالفت نفس سر عبادتہا است **قولہ**
وقد سئل المشائخ عن الاسلام فقالوا ذبح النفوس بسیوف
المخالفۃ مشایخ را از اسلام پرسیدند یعنی مہم ترین کارہا در اسلام چیست
گفتند کہ نفسہا را ذبح کنند بہ تیغ ہائے مخالفت تو بدانکہ ہر چہ بلا است در نفس
امارہ مخالفت او تسمیہ ذبح می ایدہ **قولہ واعلم ان من نجم طوارق**
نفسہ اکمل شوارق انسہ بدان ہر کہ طوارق نفس او روشن شد شوارق
انس او فرود آمد یعنی اگر نفس برآمد انسے کہ با خدا است فروشست **قولہ**
وقال ذو النون المصری رحمہ اللہ مفتاح العبادۃ الفکرۃ وعلامۃ
الاصابۃ مخالفۃ النفس والہوی ومخالفتہا ترک شہواتہا
کلید عبادت فکرت است یعنی مرد باید کہ چہ کار بہتر و کدام شغل نافع تر و در چہ
چیز عبرت کاملتر چون این اندیشہ کند بدین اندیشہ در عبادت کشادہ گردد این
فکرتے کہ کردنشان آنکہ او بدین فکرت بصواب و حق رسید آن کہ
ہوی کند و مخالفت ترک شہوت او ست آرزوہائے او را ترک آرزوہائے
وقال ابن عطاء رحمہ اللہ النفس مجبولۃ علی سوء الادب
والعبد مامور بملازمۃ الادب فالنفس تجری بطبعہا فی میدان
المخالفۃ والعبد یردہا بجہدہ عن سوء المطالبۃ ممن طلق

عنانها فهو شريكها معها في فساده حیلۂ نفس بر بے ادبی است
و بندہ بدین مامور کہ البتہ حفظ ادب کند پس نفس بطبیعتے کہ ازان او جبلی است
او در میدان مخالفت جولانگری کند و بندہ کہ مامور بملازمت ادب است جہد
کند او را ازان بگرداند و باز آرد از مطالبہ ہوائے کہ او دارد ہر کہ عنان او کشادہ
داد ہر طرفے کہ خوش آید برود پس او با نفس خویش شریک است در فساد او
قوله سمعت الشيخ ابا عبد الرحمن السلمي رحمه الله عليه
يقول سمعت ابا بكر الرازي رحمه الله يقول سمعت ابا عمرو
الانماطي رحمه الله يقول سمعت الجنيد رحمه الله يقول
النفس الامارة بالسوء هي الداعية الى المهالك المعينة
للاعداء المتبعطة للهوى المتهمة باصناف الاهواء جنید رح
گفتہ است نفس امارہ است او داعیہ است میخواند بطرفے کہ ہلاک صاحب
او باشد او آنکہ خصم تست او را یاری می دہد او پس ہلاک خویش میرود کہ ہوائے او ہالک
او است او تہمت زدہ بانواع ہوا ہا او ازین تہمتہا باک ندارد قوله وقال ابو حفص
رحمه الله من لم يتهم نفسه على دوام الاوقات ولم
يخالفها في جميع الاحوال ولم يجرها الى مكروهها في سائر
ايامه كان مغرورا ومن نظر اليها باستحسان شئ منها
فقد اهلكها او كيف يصح لعاقل الرضا عن نفسه والكريم بن
الكريم يقول وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ استاد
ابو حفص رح فرمود ہر کہ نفس خود را ہر نفسے اتہام نکند مخالفت او بہمہ حال نکند و نفس را بسوے چیزے
کہ مکروہ است نکشد در گردش روزگار خویش اینچنین کسے مغرور باشد و ہر کہ
طرف نفس بنظر استحسان دید یعنی او نکو کارے کرد پس او را ضایع کرد و چون

روا باشد مر عاقل را که او راضی باشد از نفس خویش و پیغمبر یوسف بن داؤد علیہما السلام
این سخن گفت وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ الایۃ **قولہ** سمعت محمد بن الحسین
رحمہ اللہ یقول سمعت ابن مقسم رحمہ اللہ ببغداد یقول
سمعت ابن عطاء رحمہ اللہ یقول قال الجنید رحمہ اللہ رقدت ارقت
لیلۃ فقمت الی وردی فلم اجد ما کنت من الحلاوۃ فاردت
ان انام فلم اقدر علیہ فقعدت فلم اطق القعود ففتحت الباب
وخرجت فاذا رجل ملتف فی عباءۃ مطروح علی الطریق فلما
احسّ بی رفع راسہ وقال یا ابا القاسم الی الساعۃ فقلت یا
سیدی من غیر موعد فقال بلی سالت محرک القلوب
ان یحرک لی قلبک فقلت فقد فعل فما حاجتک فقال متی یصیر
داء النفس دواءھا فقلت اذا خالفت النفس ھواھا صار
داءھا دواءھا فاقبل علی نفسہ وقال اسمعی قد اجبتک بھذا
الجواب سبع مراۃ فابیت الا ان تسمعیہ من الجنید فقد
سمعت ونصرف عنی ولم اعرفہ ولم اقف علیہ جنید رحمہ اللہ میگوید
غلطیدم شبے خواب نمی آمد پس از خواب خاستم بسوے ورد خویش شدم پورد
مشغول شدم ذوقے نمی یابم پس خواستم بخسپم خواب نمی آمدے شستم قرارے نیست
درکشادم برون شدم می بینم مردے گلیمے پیچیدہ میان رہ افتادہ است
بعد آنکہ مرادید سر خویش را بر کرد گفت این ساعت تا کجا می روی گفتم جائگہے معین
ندارم کہ برون آمدم گفت آرے راست میگوئی من از خدا خواستم کہ دل ترا
قرارے ندہد مضطرب دارد تا بر من بیائی جنید رحمہ اللہ میگوید گفتم حاجت تو
چیست گفت کے باشد کہ رنج نفس و درد نفس دواے او گردد گفتم وقتے

کہ نفس مخالفت ہوائے خویش کند دائے او دوائے او گردد اگر کسے نفس را از ہوائے
بگرداند والبتہ برین قاصد و جازم عازم باشد دائے او دوائے او شود بعد آن بنفس
خویش باز آمد و نفس خویش را گفت می شنوی جنید چہ میگوید من میگفتم و ہفت
بار گفتم تو گفت من نمی شنیدی این زمان از جنید رحمہ بشنو کہ چہ میگوید و برخاست او را
نشناختم و ندانستم کہ بود وقوله وقال ابوبکر الطمستانی رحمه الله النعمة العظمی
الخروج من النفس لان النفس اعظم حجاب بینك وبین الله
تعالی نعمتے بزرگ است از ہوائے نفس برون آیند زیرا چہ نفس عظیم حجابے است
نقطہ میان تو و میان خداوند نفس تو توئی تو اللهم باشد ہم ازین نکتہ کہ بدل افتاده است
شسته گردد من ندانستم کہ البتہ شسته خواہد گشت قوله وقال سهل رحمه الله
ما عُبِدَ اللهُ بشیء مثل مخالفة النفس والهوا ہیچ عبادتے بہتر ازین خدا
پرستیده نشده است کہ مخالفت نفس و ہوا کنی قوله سمعت محمد
بن الحسین رح یقول سمعت منصور بن عبد الله رحمه الله یقول
سمعت ابا عمر الاتماطی رحمه الله یقول سمعت ابن عطاء رحمه الله
وسُئل عن اقرب شیء الی مقت الله قال رویة النفس واحوالها
واشد من ذلك مطالعة الاعواض علی افعالها پرسیدند کہ کدام
چیز بغض خدا نزدیک تر است گفت نظر رضا بنفس کردن و ہوائے او خوش بودن
و سخت تر ازان نیست کہ کارے نفس کند و تو از خدا عوض آن خواہی درمے
ہوائے نفس دہی و عوض آن فردا از خدا ثواب طلبی ہمہ ریا مثال تو ان دانست
ہر چہ از نفس زاید در چیزے نیست زہے بدبختے کہ معتزلی است ہمہ افعال خود
را بدان نفس بدبخت خود اضافت کند و نسبت دہد قوله وسمعته یقول
الحسن سمعت الحسین بن یحیی رحمه الله یقول سمعت جعفر بن

نصیر رحمہ اللہ یقول سمعت ابراھیم الخواص رحمہ اللہ یقول
کنت فی جبل لکام فرایت رمانا فاشتھیتہ فدنوت فاخذت
منہ واحدا فشققتہ فوجدتہ حامضا فمضیت وترکت الرمان
فرایت رجلا مطروحا وقد اجتمع علیہ الزنابیر فقلت السلام فوجدت
علیک فقال وعلیک السلام یا ابراھیم فقلت کیف عرفتنی
فقال من عرف اللہ لا یخفی منہ شیئ فقلت اری لک حالا علیہ
مع اللہ فلو سالتہ ان یحمیک ویقیک الاذی من ھذہ الزنابیر
فقال وانا اری لک حالا مع اللہ فلو سالتہ ان یقیک شھوۃ
الرمان فان لدغ الرمان تجد الانسان المہ فی الآخرۃ ولدغ الزنابیر
تجد المہ فی الدنیا فترکتہ ومضیت ابراھیم خواص رح میگوید بر کوہ لکام
بر رفتم درخت انار دیدم و خوش آمد کہ بخورم نزدیک او شدم یک انارے شکستم
او را پارہ کردم چشیدم ترش است رمان را گذاشتم و گذشتم مردے را دیدم افتادہ
زنبوران بروے جمع شدہ اند او را می زنند برو سلام علیک گفتم او جواب سلام
داد و گفت علیک السلام یا ابراھیم گفتم تو مرا چوں شناختی کہ من ابراھیم ام گفت ہر کہ
خدا را بشناسد و حقیقت او بداند ہر چیزے بروے خفی نماند یعنی ہر سہ
مقابلۂ دل او آئینہ شدہ است ہر چہ ہست عکس در و پیدا آید ابراھیم رحمہ اللہ
گفت من ترا حالے با خدا می بینم چرا نمی خواہی کہ خداے تعالی زنبوران را از تو دفع
کند آن مطروح گفت ابراھیم را من می بینم ترا با خدا حالتے ہست چرا نمی گوئی
کہ ترا از آرزوے انار نگاہ دارد زیرا چہ کارے کہ انار بر تو زند آن درد و آن رنج و آن
زیان در آخرت باشد و این زنبوران کہ مرا می گزند الم او در دنیا می یابم این زیانے
کہ ترا رمان کرد در آخرت و رنجے کہ زنبوران مرا دادند جز در دنیا نہ پس این بہتر باشد

پس اورا آنجا گذاشتیم وگذشتیم قوله وحکی عن ابراهیم بن شیبان
رحمه الله انه قال ما نمت تحت سقف ولا فی موضع علیه
غلق اربعین سنة وکنت اشتهی فی اوقات ان اتناول
شبعة عدس فلم یتفق فکنت وقتا بالشام فحمل الی عصارة
فیها عدس فتناولت منه وخرجت فرایت قوارر معلقة
فیها شئ شبه نموذجات فظننته خلاً فقال لی بعض الناس
ایش تنظر هذه نموذجات الخمر وهذه الدنان خمر فقلت
فی نفسی لزمنی فرض فدخلت حانوت الخمار ولم ازل اصب
تلک الدنان وهو یتوهم ان اصبه بامر السلطان فلما علم
حملنی الی ابن طولون فامر بضربی مائتی خشبة وطرحنی فی السجن
وبقیت مدة حتی دخل ابو عبد الله المغربی استاذ ذلک البلد
فتشفع فی فلما وقع بصره علی قال ایش فعلت فقلت شبعة عدس
ومائتی خشبة فقال نجوت مجانا از ابراهیم شیبان رح حکایت آرزو گفته
است که من زیر سقفی نخفتم که بر و بلندی و غرفه باشد چهل سال و در دل من این آرزو
بود که عدس را سیر خورم و البته اتفاقی دست نمی داد پس وقتی در شام بودم
عصارهٔ برمن آوردند در ان عدس بود آن را سیر خوردم و بیرون آمدم پس دیدم
قواریر معلق است شبه نموذجات گمان بردم که سرکه است من طرف ایشان
دیدن گرفتم مردمان گفتند چه می بینی این همه خمر است این خمها که می بینی همه خمر است
گفتم مرا فرضی شد که در آیم ایشان را بشکنم پس در دوکان او در آمدم و آن خمها را
می ریختم و آن صاحب گمان می برد که این که می ریزد بفرمان سلطان است پس چون
دانست مرا بر ابو طولون برد مگر کسی مهتر ایشان بود او فرمود که مرا دویست چوب

بزندو در بندیخانہ مرا گذاشت و مدتے در بندیخانہ ماندم تا آنکہ عبد اللہ مغربی رحمہ اللہ
آمد استاد آن شہر بود برائے مرا شفاعت کرد ہر گاہ عبد اللہ رحمہ اللہ مرا دید گفت
چہ کردی تو گفتم عدس را بسیر خوردم دویست چوب زدند گفت رایگاں خلاص یافتی
قولہ سمعت اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن نصیر
رحمہ اللہ یقول سمعت الجنید رحمہ اللہ یقول سمعت
السری رحمہ اللہ یقول ان نفسی تطالبنی منذ ثلثین او اربعین
سنۃ ان اغمس جزرۃ فی دبس فما اطعتہا جنید رحمہ اللہ از سری
رحمہ اللہ روایت کرد کہ او گفت مدت چہل سال باشد کہ نفس من از من این میطلبد
کہ برائے او گذرے در دو شاب بیندازم بخورم پس او را چہل سال خوردن
ندادم قولہ وسمعتہ یقول سمعت جدی یقول آفۃ العبد رضاہ
من نفسہ بما ھو فیہ آفت مرد سالک رضائے او از نفس خود است
بدانچہ او باشد حاصل بہر چیزے کہ نفس او خوش است بدان رضا باشد قولہ
وسمعتہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ
یقول سمعت الحسن بن علی القومسی یقول وجّہ عصام بن
یوسف رحمہ اللہ شیئا الی حاتم الاصم فقبلہ فقیل لہ لِمَ
قبلتہ فقال وجدت فی اخذہ ذلی وعزہ وفی ردہ عزی وذلہ
فاخترت عزہ علی عزی وذلی علی ذلہ عصام لنجی رح چیزے بر حاتم
اصم رحمہ اللہ فرستاد حاتم قبول کرد پرسیدند چہ بود کہ فرستادہ او قبول کردی
گفت در اخذ آن شئی ذل من است و عز عصام و در رد او ذل او و عز من پس
اختیار کردم عزت او را بعزت خویش و ذل خود را بذل او قولہ وقیل لبعضہم

انی اریدان اج علی التجرید فقال جرد اولاً قلبك عن السهو ونفسك عن اللهو ولسانك عن اللغو ثم اسلك حیث شیت
کسے بر صوفی گفت من میخواہم حج کنم بر تجرید یعنی زاد و راحلہ برابر نباشد بفقر و توکل حج کنم در رویش فرمود دل را از سہو مجرد کن یعنی حافظ اوقات می باش و نفس را از لاطعینی مجرد کن و زبان را از لغو مجرد کن سخنے کہ فضول باشد و زاید از مقصود باشد گو چون این سہ کار کردہ باشی ہر کارے کہ خوش آید بکن خواہد کہ در کعبہ رود خواہد در بتکدہ برود قولہ
وقال ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ من احسن فی لیلہ کوفی فی نہارہ ومن احسن فی نہارہ کوفی فی لیلہ ومن صدق فی ترك شهوة کفی مؤنتها واللہ اکرم من ان یعذب قلبا ترك شهوة لاجلہ وارانی رحمہ اللہ گفتہ است کہ ہر کہ در شب خود عملے نیکے کرد در روز ہم در پنہ شب باشد و ہر کہ در روز خویش نیکی کرد شب او در پنہ روز باشد این را دو معنی است یعنی ہر کہ شب را کار نیکے کند در روز ہم موفق بکارہائے نیک شود دیگر چو شب کارے نیک کرد اگر در روز تقصیر شود این تقصیر در توفیر شمرند زیرا چہ روز در پنہ شب است و شب در پنہ روز و دیگر معنی ہم ہست ہر کہ شب را کارے کند نیک روز را حاجت نباشد ہماں عمل بندہ است و کذلک العکس چنیں مردمان ہم باشند کہ عمل شب در روز کنند و عمل روز در شب کنند و مردمانے ہم ہستند کہ روز و شب را ضرب کنند مثلاً شب دہ رکعت چندیں رکعت نماز خواہم گذارد یا این قدر در شب تمام کند یا در روز ہر کہ در ترک شہوتے صادق باشد یعنی بصدق برائے خدا ترک آوردہ باشد مؤنتان شہوت با او کفایت کردہ شود و خداوند سبحانہ و تعالی کریم تر است ازیں کہ عذاب کند دلے را کہ برائے او آرزو ترک آوردہ باشد قولہ رضی اللہ تعالی الی داود علیہ السلام یا داود حذر وانذر اصحابك

اکل الشهوات فان القلوب المعلقة بشهوة الدنيا عقولها عن
محجوبة برد او د علیہ السلام وحی شد کہ بترسان و بازدار یاران خود را از خوردن
شہیات نفس زیرا چہ دلہاے کہ متعلق بشہوت دنیا است عقلہاے آن دلہا
ازمن محجوب است قوله ورای رجل جالسا فی الهوا فقیل له بم
نلت هذا فقال ترکت الهوی یسخرنی الهوا مردے را دیدند در ہوا
نشستہ او را پرسیدند بدیں بچہ رسیدی گفت ہواے نفس را گذاشتم ہوا یکہ
میان آسمان و زمین است کہ قرار کسے نباشد او را مسخر من کردند آنجا مرا قرار دادند
قوم ابدال راطیر است و ابدال را کہ ابدال گویند ہم ازیں کہ ہواے خود را بدال بمراد
خدا کردہ اند قوله وقیل لو عرض للمومن الف شهوة لاخرجها
بالخوف ولو عرضت للفاجر شهوة واحدة لاخرجته من الخوف
اگر مومن را ہزار شہوت عرضہ کنند آن ہمہ شہوت را بخوف خدا برون آرد و اگر فاجر را
یک شہوت عرضہ کنند آن شہوت بیرون آرد او را از خوف خدا قوله وقیل لا
تضع زمامك فی ید الهوی فانه یقودك الی ظلمة وگفتہ اند مہار خود را بدست ہوا مدہ زیرا چہ او ترا بسوے تاریکی دل کشد و ترا از خدا باز دارد چو دل
تاریک شد از خدا ہم خود محروم ماند قوله وقال یوسف بن اسباط
رحمه الله لا یمحو الشهوات من القلب الا خوف مزعج او شوق
مقلق یوسف اسباط رحمہ اللہ گفتہ است شہوات را محو نکند از دل مگر خوفے
کہ ترا مضطرب کند از جا بجنباند یا شوقے کہ ترا در قلق دارد قوله وقال
رحمه الله من ترك شهوة فلم یجد عوضها فی قلبه فهو کاذب
فی ترکها خواص رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ ترک شہوتے کرد و نطلبد براے خدا راست
و او عوض آں در دل خود نیابد یعنی صفاے و نورے از دیاد طلبے و رغبت بر

عبادت در ترک آن شہوت آن مرد را کاذب شمرند ظہور این اثر در نقد لازم نیست شاید بعد سالہا باشد گفتہ می شود بصدق و کذب ترک شہوت کنند کہ در جملہ ادیان ترک شہوت محمود است قولہ وقال جعفر بن نصیر رحمہ اللہ دفع الی الجنید رحمہ اللہ درہما وقال اشتر بہ التین الوزیری فاشتریتہ فلما افطر اخذ واحدا ووضعہ فی فمہ ثم القاہ وبکی وقال احملہ فقلت لہ فی ذلک فقال ہتف فی قلبی اما تستحیی ترکتہا من اجلی ثم تعود الیہا جعفر نصیر رحمہ اللہ میگوید جنید قدس اللہ سرہٗ مرا درمے داد و گفت انجیر وزیری بخر پس خریدم بعد آنکہ افطار کرد یکے ازان انجیر استد و در دہن کرد پس آن از دہن بیرون انداخت و بگریست و گفت برگیر این را این سخن از و پرسیدم گفت ہاتفے آواز داد ترا شرم نمی آید برائے خدا ترک آوردی و باز ہمیدان باز میگردی برین معنی بیتے خواند قولہ وانشد وا۔ شعر

نون الہوان من الہوی مسروقۃ ۔۔۔ وصریع کل ہوی صریع ہوان

نون ہوان از ہوی مسروق است یعنی ہوی عین ہوان است نونے را از ہوان دور کردہ اند ہوا شدہ است یعنی ہر رویکے اندو صریع کل ہوی ہر کرا ہوا فرو انداختہ است او را ہوان فرو انداختہ است بروخواری غالب آمد تا آنکہ خرت او را فرو انداخت اما اگر ہوی را از ہوا گویند این مقصورہ را ممدود کنند این مقصورہ ممدود است کہ در وقف مقصورہ میکنند و ہوا شئے معلق او را اقرار نہ او را اعتبارے نہ پس این ہوا لغت آن ہوا باشد گوئی ممدود بود کہ مقصور کردہ اند

قولہ واعلم ان للنفس اخلاقا ذمیمۃ فمن ذلک الحسد

بدان مرنفس را اخلاق ذمیمہ است یکے ازان حسد است عقدیات و مخالفت نفس وعیوب او بود ہم بدان نسبت است کہ یکے ازان عیوب حسد است

قولہ (۱۴) باب الحسد

حسد عبارت ازین است یکے را بوہم وظن او دیگرے بجاے رسید کہ دیگر را متعسر است یا چیزے است کہ متمناے اوست این را دست نمیدہد اوبدان فائز وکے را شرفے ہست و دیگرے بران شرف شریک اکنون حاسد ہمچنین میخواہد این دران شخص محسود نباشد مرا باشد یا خود مرا باشد یا نباشد او را نباشد و آنکہ غیرت و غبطہ گویند و بیغمری فسمی ہم از حاسد است آرے شکنبہ حسد راشستہ اند بمبالغت اما ازان بوے خالی نیست و دیگر گویم آن حاسد را چیزے کہ می رنجاند و در عذاب میدارد این مغتبط و غائر را بعینہ است فافہم واغتنم

قولہ قال اللہ تعالی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الی ان قال وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ فختم السورۃ التی جعلہا عوذۃ بذکر الحسد از چند چیزے بالا تعوذ کرد یکے ازان حسد شمرد پس حسد شرے عظیم است کہ با نفثات وغسق ووقب وتعوذ ذکر کرد چہ ہمچنین باشد دفع او امر ضروری باشد ان شاء اللہ وست و مد

قولہ اخبرنا ابو الحسن الاہوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا اسمعیل بن الفضل رحمہ اللہ قال حدثنا یحیی بن مخلد رحمہ اللہ قال حدثنا معافی بن عمران رحمہ اللہ عن الحرث بن نبہان رحمہ اللہ عن معبد رحمہ اللہ عن ابی قلابۃ رحمہ اللہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ثلث هن اصل کل خطیئة فاتقوهُنّ واحذروهن ایاکم والکبر فان ابلیس حمله الکبر علی ان لا یسجد لادم وایاکم والحرص فان آدم حمله الحرص علی ان اکل من الشجرة وایاکم والحسد فان ابنی آدم انما قتل احدهما صاحبه حسدا ابن مسعود رضی اللہ عنہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت میکند سہ خصلت است کہ ایشان سر ہمہ گنہ انداز ایشان تبر سید و بپرہیزید بیان آن سہ چیز این کرد ایاکم والکبر بر شما باد کہ از خود بینی بپرہیزید زیرا چہ ابلیس لعنہ اللہ کبر او را بر ین آورد کہ آدم علیہ السلام را سجدہ نکند بہ بین کہ از کبر باو سے چہ باشد و دیگر فرمود و ایاکم والحرص و بر شما باد کہ گرد حرص نگردید یعنی از حرص بہ پرہیزید زیرا چہ آدم علیہ السلام را حرص باعث شد بر اے خوردن چیزے از درختے و دیگر فرمود بپرہیزید از حسد زیرا چہ یک پسر آدم علیہ السلام دوم را کشت و سبب جز حسد نبود قصہ در تفاسیر نبشتہ اند کتاب چہ دراز کنم **قوله وقال بعضهم الحاسد جاحد لانه لا یرضی بقضاء الواحد** حسود ہمچو منکرے باشد مر مشیت و قدرت خدا را زیرا چہ او بقضاے خدا راضی نیست اکنوں سجعے در کلام نگاہ داشت **قوله وقال** وقیل الحسود لا یسود **بعضهم الحسود لا یسود** و بعضے گفتہ اند حسود مہتر و بزرگ نشود و دیگر را غالب شود حسود دیگر را فائز بشرفے می بیند کہ او را نیست پس ہر آئینہ او را آن بزرگی نیست آنگہ حسد می کند چنین مردان ہم باشند در جہاں ہیچ کسے را بمرادے رسیدہ نتواند دید چہ خوب بودے اگر معنی الحسود لا یسود این بودے کہ حسود ہرگز نیاساید بعضے عوام این لفظ را ہمچنین گویند حسود ناسود از زبان این مسکینان سخنے درست درستے بیرون می آید **قوله وقيل في قوله قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ** قیل ما بطن **الحسد** تفسیر این

آیت خداوند تعالی حرام نکرده است مگر آنچه حد تجاوز دارد ظاهرا و باطن او
را حرام کرده است و باطن محرم در بعض تاویلات حسد مراد داشته اند فواحش
ظاهر شرب و کذب و امثال آن باطن چنانچه حسد و حقد و عداوت و بغض و
امثال آن **قوله فی بعض الکتب الحاسد عدو نعمتی** و در کتب
منزل است خداوند تعالی میگوید حاسد دشمن نعمت من است یعنی من یکے
را انعام نعمتے کرده ام او زوال آن میخواهد **قوله وقیل اثر تبین فیک ان**
یتبین فی عدوک آنکه بر کسے حسد میکند هر آینه او را دشمن میدارد تا آنکه زوال
نعمت محسود شود حاسد در عذاب تفرق و تشتت بنقد است **قوله وقال الاصمعی**
رحمه الله رایت اعرابیا اتی علیه مایة وعشرون سنة
فقلت ما اطول عمرك فقال ترکت الحسد فبقیت اصمعی رح میگوید
من اعرابی را دیدم عمرش صد بست سال رسیده بود گفتمش چه عمرے دراز ے
که تو داری گفت ترکت الحسد فبقیت حسد را ترک کردم و باقی ماندم حسد
گدازنده روح حیوانی است چو روح حیوانی بگداز د عمر کم شود **قوله وقال ابن**
المبارك رحمه الله الحمد لله الذی لم یجعل فی قلب امری
ما جعل فی قلب حاسدی سپاس و ستایش مر خدائرا در دل امیر من
ان نینداخت که در دل حاسد انداخت **قوله وفی بعض الاثار ان**
فی السماء الخامسة ملکا یمر به عمل عبد له ضوء کضوء
الشمس فیقول قف فانا ملك الحسد اضرب به وجه صاحبه
فانه حاسد در بعض آثار است در آسمان پنجم فرشته
که ضوء او همچو ضوء شمس است آن عمل بر آن فرشته می گذرد فرشته میگوید با
که من ملک حسدم حسد را بروے صاحب او بزنم زیرا که او حاسد است

ہیچ خوش نشود مگر بزوال نعمت قوله وقال معوية رضى الله عنه كل انسان
اقدر على ان ارضيه الا الحاسد فانه لا يرضيه الا زوال النعمة
معویہ رضی اللہ عنہ گفتہ است ہر جا کہ صاحب باشد توانم او را خشنود کردن اما حاسد
را نتوانم خشنود کردن زیرا چہ او زوال نعمت محسود طلبد و مسکین محسود را چیزے بدست
او نہ ہوب خدا را چوں تواں از خود زائل کردن قوله ويقال الحسد ظالم
غشوم لا يبقى ولا يذر و گفتہ اند حسد نظلمے ! ذکہ در ظلم مبالغتے دارد او ہرگز
بقاے حاسد نکند و ترک نیارد قوله وقال عمر بن عبد العزيز رحمه الله
ما رأيت ظالما اشبه بمظلوم من الحاسد غم دائم و
نفس متتابع ظالم کہ بمظلوم ماند مانند تر از حاسد نباشد و حسد غمے دائمے
است و رنجے متتابع بلاے است در سینہ او کہ البتہ نرود قوله وقيل
من علامات الحاسد ان يتملق اذا شهد ويغتاب
اذا غاب ويشمت بالمصيبة اذا نزلت و گفتہ اند نشان حاسد چہ است
وقتے کہ بر محسود حاضر شود تملق نماید خود را دوست نماید و بہ نعمت محسود راضی
نماید و وقتے کہ غائب شود از وے غیبت کند و در تعییب او باشد و اگر مصیبتے
بدان محسود رسد او بدان خوش شود قوله وقال معوية ليس في خلال
الشر خلة اعدل من الحسد يقتل الحاسد عما قبل المحسود
نیست در میان دل خصلتے عادل تر از حسد پیش از آنکہ محسود بمیرد حاسد بدست حسد
بنقد خود را خود می کشد قوله وقيل اوحى الله تعالى الى سليمان بن
داود عليهما السلام اوحيك بسبعة اشياء لا تغتاب صالحي
عبادي ولا تحسدن احدا من عبادي فقال سليمان عليه السلام
یا رب حبیبی خداوند تعالی بر سلیمان علیہ السلام وحی کرد بندگان صالح

مرا غیبت مکن و ہیچ بندۂ مرا حسد مکن سلیمان علیہ السلام گفت یارب این چند العرش
مرا بسندہ است قولہ وقیل رای موسی علیہ السلام رجلا عند
فغبطہ فقال ماصفتہ فقیل کان لا یحسد الناس علی ما اتاھم اللہ
من فضلہ چنین گویند موسیٰ علیہ السلام شخصے را نزدیک عرش دید غبطہ کرد یعنی
آرزو کرد کہ من ہم چنین باشم و پرسید کہ کردہ باشد نعمت خویش را این بران
حسد نکروے قولہ وقیل الحاسد اذا رای نعمۃ بہت واذا رای
عثرۃ شمت حاسد چوں نعمتے را بہ بیند مبہوت شود و اگر دشواری بیند
بر محسود خوش شود قولہ وقیل اذا اردت ان تسلم من الحاسد
فاستر فلیس علیہ امرک گفتہ اند اگر خواہی از حاسد سالم مانی عزتے و شرفے
کہ تو داری از دیدہ پوشش من چنین دانم کہ قابل پوشیدن نیست یکے قدے
لطیفے دارد و کلامے فصیحے دارد و معاملتے خوبے دارد این را چوں پوشد آرے
مہما امکن در اظہار نکوشد قولہ وقیل الحاسد مغتاظ علی من لا ذنب
لہ یخیل بما لا یملکہ حاسد خشم دارد بر کسے کہ او را گنہے نیست بخیالے گرفتار
است کہ آن در ملک او نیست خدا او را شرفے دادہ است و فضلے و غرقے
دادہ و صاف و پاک گردانیدہ گنہے درونہ و تو خشم بر و میکنی و زوال آن نعمت
میخواہی و آن ترا میسر نہ نکو سخنے است این اگر گویند الحسد داء لیس لہ دواء
والحسد مرض لیس لہ شفاء قولہ وقیل ایاک ان تسعی فی
مودۃ من یحسدک فانہ لا یقبل احسانک بر تو باد یا کہ رنج مہ
بر دوستی کسے کہ حسد میکند با تو زیرا چہ او ہرگز احسان تو قبول کردن نیست ہر چند
تو بر و احسان خواہی کرد فضل و شرف بیشتر خواہد دید بیشتر حسد خواہد کرد اما اگر
خواہی او را بر سنجانی و ہیچ حسد او کنی احسانے بر و کن قولہ وقیل اذا اراد اللہ

ان یسلط علی عبد عدو الا یرحمہ سلط علیہ حاسدا
چون خدا خواہد بر بندہ کسے را گمارد کہ البتہ بروے رحمت نکند حاسدے بروے گمارد قولہ وانشدوا۔ شعر

وحسبک من حادث بامرئ ترى حاسدیہ لہ راحمینا
بسندہ است از حادثات روزگار مردے کہ بینی تو حاسدان بر و رحمت میکنند

قولہ وانشدوا

کل العداوۃ قد ترجی امانتہا الا عداوۃ من عاداک من حسد
ہر جا کہ عداوتے است امید امن باشد از وے مگر عداوتے کہ در روے حسد باشد قولہ وقال ابن المعتز

قل للحسود اذا تنفس طعنۃ یا ظالما وکأنہ مظلوم
حسود را بگو چوں آواز تو یک طعنہ دور کند این ظالمے کہ گوئی مظلومے

قولہ وانشدوا۔ شعر

واذا اراد اللہ نشر فضیلۃ طویت اتاح لہا لسان حسود
و چوں خدا خواہد فضیلت کسے کہ پوشیدہ است آشکارا کند زبان حسودے را بر و کشاید۔

قولہ ومن الاخلاق المذمومۃ للنفس الغیبۃ و یکے از اخلاق ذمیمہ نفس اعتیاد غیبت است۔

قولہ (۱۵) باب الغیبۃ

غیبت کسے در پس او سخن گفتن کہ آن سخن اورا بحضور او گویند اورا دشوار آید بسیار مردم درین مبتلا باشند و بعضے را کالضرورۃ لہم است

چنانچہ مر مقربان بادشاہ البتہ درگوش او خبرے از مردم رسانند ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نعیم صحابی قدیم پیوستہ بودے اورا امارت و لایتے داد و طبلے و علمے بدو تسلیم کرد امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بر ابو بکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گفت چہ کردی وقتے او با بنی ہاشم میگفت یا ابن عباس وغیر آن ای بنی ہاشم شما حمیت و غروبیت گم کردید روا داشتید کہ شخصے از بنی تیم بر شما امیر شود و شما بنی ہاشم ابو بکر رضی اللہ عنہ کم کرد گفت بروید طبل و علم از و بیارید نعیم رضی اللہ عنہ حکم برون انداخت گفت واللہ نہ بداون او خوش بودم نہ از ایستادن این ناخوش اکنوں چہ باشد این کہ بر ابو بکر رضی اللہ عنہ این سخن گوید کہ نعیم چنین و چنین است مگر آنکہ برائے مصلحت را روا باشد و مانند این حکایت ہا بیاراست قولہ قال اللہ تعالیٰ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا شیخ آیت آورد برائے آنکہ غیبت نہی است عقلاً و شرعاً و مروۃً و ترک آن ضروری است خداوند تعالیٰ فرمود وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا ترجمہ غیبت مکنید یکے مر دیگر را یعنی در غیبت او آن نگویید کہ اگر بحضور او گویند دشوار آید این بدین ماند کہ یکے مر گوشت آدمی را بخورد چنانچہ حیوانے است کہ ماکول است آن حیوان زندہ باشد و گوشت او ببرد بخورد این بدان ماند و آن گوشت خوردن حرام و حکم آن گوشت مردار قولہ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا در تفاسیر است کہ این از قبیل تخییل و تمثیل است درین تخییل و تمثیل تشنیع حال مغتاب میکند بدین مبالغت

قولہ اخبرنا ابو سعید محمد بن ابراہیم الاسمعیلی

رحمہ اللہ قال اخبرنا ابوبکر محمد بن الحسین بن الحسن
بن الخلیل رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن الحسن رحمہ اللہ
بن هند قال حدثنا اسحق بن عیسی بن داود بن ابی هند رحمہ اللہ
قال حدثنا محمد بن ابی حمید رحمہ اللہ عن موسی
بن وردان رحمہ اللہ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ ان
رجلا قام وهو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس
فقال بعض القوم ما اعجز فلانا فقال اکلتم اخاکم واغتبتموہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند مردے با رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نشستہ بود ایستادگفت میان بعض مردم فلان چہ کرد عاجز است
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود خوردید شما گوشت برادر خود را و بیان
آن خوردن اغتیابتموہ شما غیبت کردید او را قولہ واوحی اللہ الی موسی
علیہ السلام من مات تائبا من الغیبۃ فهو آخر من
یدخل الجنۃ ومن مات مصرا علیها فهو اول من یدخل
النار بر موسی علیہ السلام خداوند تعالی وحی کرد کسے کہ غیبت کرد و از ان
توبہ کرد در بہشت در آید و لے پس از ہمہ و ہر کہ بمیرد و بر غیبت مصر باشد
یعنی توبہ نکردہ باشد او اول کسے باشد کہ در دوزخ در آید اینجا سخنے می آید
غیبت حق دیگر است بتوبہ چو عفو شود تا خصم خشنود نشود مگر گوئیم این توبہ
باسترضا باشد قولہ وقال عوف دخلت علی ابن سیرین
رحمہ اللہ فتناولت الحجاج فقال ابن سیرین رحمہ اللہ
ان اللہ حکم عدل فکما یاخذ من الحجاج یاخذ للحجاج و
ازنبہ انک اذا لقیت اللہ غدا کان اصغر ذنب اصبتہ اشد

علیك من اعظم ذنب اصابه الحجاج یوسف حجاج حاکم بود همه
کس دانند شخصے بر ابن سیرین رحمه الله ابن حجاج را سبے کرد ابن سیرین رح گفت
تحقیق خدائے تعالی حاکمے عادلے است چنانچه جبرئیلے از حجاج بگیرد دیگرے را سبب حجاج
که اورا بدگوید بگیرد تو فردا بحضرت رسی خوردترین گناه ابدان سیده سخت تر باشد بر تو از عظیم ترین
گناهها که حجاج کرد تو له وقیل دعی ابراهیما دهم رحمه الله
الی دعوة فحضر فذکروا رجلا لیرتابهم وقالوا انه ثقیل فقال
ابراهیم رحمه الله انما فتش فی هذا نفسی حیث حضرت
موضعا یغتاب فیه الناس فخرج ولم یاکل ثلثة ایام سلطان ابراهیم
ادهم رحمه الله را جائے مهمان طلبیدند آنجا حاضر بودند سلطان ابراهیم
ادهم رحمه الله آنجا حاضر شد گفتند فلانے نیامد گفتند او ثقیل است گران است
نمیتواند آمدا کنون گران یا مردے فربه است یا کسلان است یا طریقه تسخر گفتند
که او مردے بزرگ است سلطان ابراهیم رحمه الله با خود گفته درین کار مرا نفس
من انداخت زیرا چه حاضر شدم موضعے را که مردمان غیبت میگویند پس ازان مجلس
برون آمد و سه روز طعام نخورد و بر است اعدا و نفس را که چرا آنجا حاضر شود جائے که
مردمان غیبت کنند تو له وقیل مثل الذی یغتاب الناس کمثل
من ینصب منجنیقا ویرمی حسناته شرقا وغربا یغتاب واحدا
خراسانیا واخر حجازیا واخر ترکیا فیفرق حسناته ویقوم ولا شیء
صعد مردے که او را غیبت عادت است البته غیبت کند مثل او مثل
که منجنیقے نصب کرده باشد حسنات خویش را پرتاب میکند هر طرفے شرق وغرب
وجنوب وشمال هر که در طرف شرق است او را غیبت می کند گوئی حسنات خود
را طرف شرق انداخت و کسے در طرف غرب است او را غیبت میکند گوئی حسنا

خویش را طرف غرب انداخت پس حسنات خویش را تفرقہ کرد چون ازان مجلس بخیزد
ہیچ حسنہ با او نماند قولہ یوتی العبد یوم القیمۃ کتابہ فلا یری فیہ حسنۃ
فیقول این صلوتی وصیامی وطاعاتی فیقال ذھب عملک کلہ
باغتیابک للنّاس چنین گویند اعمال نامۂ شخصے بدستش دہند او ہیچ حسنہ در اعمال نامہ
خویش نیابد گوید نماز من چہ شد و روزہ من چہ شد گویند تو غیبت میگفتی ہمہ حسنات
تو بدان رفت اینجا شخصے گویند اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ لا السیئات
یذھبن الحسنات، مذہب حق برین است کہ کبیرہ موجب حبط عمل نیست چنین
گوئیم کہ حسنات او را مقابلہ غیبت گیرند شخصے را کہ غیبت کرد این حسنات او بدو
دہند چنانچہ در احادیث آمدہ است یکے باشد کہ اصحاب حقوق فردا او را گیرند
حسنات او با صحاب حقوق بدہند او بے حسنات ماند قولہ وقیل من اغتب
بغیبۃ غفر اللّٰہ نصف ذنوبہ ہر کرا غیبت گفتند بقدر غیبت خدائے
تعالیٰ گناہان او را بامرزد قولہ وقال سفیان بن الحسین رحمہ اللّٰہ
کنت جالسا عند ایاس بن معویۃ رحمہ اللّٰہ فقلت من انسان
فقال ھل غزوت العام الروم والترک، قلت لا فقال سلم منک
الترک والروم وما سلم منک اخوک المسلم شخصے پیش کسے
نمیتے گفت ایاس معویہ ابسفیان حسین رحمہ اللّٰہ گفت کہ تو امسال با ترک و روم غزا
کردی او گفت نہ گفت ترک و روم از تو سالم ماندند و برادر مسلمان از تو سالم نماند
قولہ وقیل یعطی الرجل کتابہ فیری فیہ حسنات لم یعملھا فیقال
لہ ھذا بما اغتابک الناس وانت لم تشعر چنین گویند مردے را
فرو بیارند کار نکردہ و نبشتہ بدست او بدہند دران حسنات بیند گوید من آن
کار نکردہ ام کہ موجب حسنات باشد گویند مردمان ترا غیبت کردند و تو نمی دانستی

این حسنات بمقابلہ آن است قولہ وسئل سفیان الثوری رحمہ اللہ
عن قولہ علیہ السلام ان اللہ یبغض اھل بیت اللحمیین فقال
ھم الذین یغتاب الناس یاکلون لحومھم سفیان ثوری رحمہ اللہ
را پرسیدند ازین حدیث ان اللہ یبغض اھل بیت اللحمیین معنی این
باشد او گفت آنان مردمانند کہ مردمانرا غیبت کنند و بدان مانند کہ گوشتہائے ایشان
میخورند و اللحمی گوشت خوار را گویند و معنی حدیث اینست خدا دشمن دارد قومے را
کہ ایشان غیبت کنند قولہ وذکر الغیبۃ عند ابن المبارک رحمہ اللہ
فقال لو کنت مفتیا احدا لاغتبت والذی لانھما احق
بحسناتی پیش ابن مبارک رحمہ اللہ مردمان ذکر غیبت کردند او گفت من کسے
را غیبت نکنم و اگر کنم مادر و پدر خود را غیبت کنم زیرا چہ نیکہاے مرا ہا در و پدر
من بدہند قولہ وقال یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ لیکن حفظ
المؤمن منک ثلث خصال ان لم تکن تنفعہ فلا تضرہ وان
لم تسرہ فلا تغمہ وان لم تمدحہ فلا تذمہ کوبا دحفظ مومن از تو سہ
خصلت اگر نفعے نرسانی بارے زیان ہم مرسان و اگر او را نمی توانی خوش کردن بار
غمگین ہم مکن و اگر او را مدح نکنی بارے بد مگو قولہ وقیل للحسن البصری رحمہ اللہ
ان فلانا اغتابک فبعث الیہ طبق حلواء وقال بلغنی انک
اھدیت الی حسناتک فکافیتک حسن بصری رحمہ را گفتند کہ فلان ترا
غیبت گفت بران شخص یک طبق حلوا فرستاد و گفت مرا رسید کہ تو بہ [illegible]
حسنات خود ہدیہ فرستادی این طبق حلوا شکرانہ اینست نیکوئی [illegible]
حسن رضی اللہ عنہ در جگر او زد و خوش تنبیہے کرد او را کرد و بیان حدیث بر طریق بہتر
کرد قولہ اخبرنا احمد بن علی بن احمد الاھوازی رحمہ اللہ

قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمہ اللہ قال حدثنا احمد بن عمرو القطوانی رحمہ اللہ قال حدثنا مہل بن عثمان العسکری رحمہ اللہ قال حدثنا الربیع بن بدر رحمہ اللہ عن ابان رحمہ اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القا جلباب الحیاء فلا غیبۃ لہ ہر کہ روائے حیا برون انداخت اگر در غیبت او را چیزے غیبت گویند این قسمت غیبت نباشد و لے ہم ازان قسمے کہ نسبت بجلباب حیا دارد و اگر چیزے است کہ نزدیک او و بوہم او شئے حسنے است و تو در ان تقبیح شان گوئی آن غیبت باشد قولہ سمعت حمزہ بن یوسف السہمی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا طاہر محمد بن اسمٰعیل الرقی رحمہ اللہ یقول سمعت جعفر بن محمد بن نصیر رحمہ اللہ یقول قال الجنید رحمہ اللہ کنت جالسا فی مسجد الشونیزیۃ انتظر جنازۃ اصلی علیہا و اہل بغداد علی طبقاتہم جلوس ینتظرون الجنازۃ فرایت فقیرا علیہ اثر النسک یسال الناس فقلت فی نفسی لو عمل ہذا عملا یصون بہ نفسہ کان اجمل بہ فلما انصرفت الی منزلی وکان لی شیء من الاوراد باللیل حتی البکاء والصلوۃ وغیرہ فثقل علی جمیع اورادی فسہرت وانا قاعد فغلبنی النوم علی فرایت ذلک الفقیر جاء ابہ علی خوان ممدود قالوا کل لحمہ فقد اغتبتہ وکشف لی عن الحال فقلت ما اغتبتہ انما قلت فی نفسی شیئا فقیل لی ما انت ممن یرمی منک بمثلہ اذہب واستحلہ فاصبحت ولم ازل اتردد حتی رایتہ

فی موضع یلتقط من الماء عند تراد الماء اوراقاً من البقل مما تساقط من غسل البقل فسلمت علیہ فقال تعود یا ابا القاسم فقلت لا فقال غفر اللہ لنا ولک از جنید رحمہ اللہ حکایت می آرند کہ جنید رحمہ اللہ گفتہ است کہ من شستہ در مسجد شونیزیہ و اہل بغداد انتظار نماز جنازہ می کردیم دیدیم فقیرے را از سیماے او معلوم بود کہ مرد متعبد است و از مردمان سوال میکرد جنید رحمہ اللہ میگویند در دل من آمد اگر این مرد کارے کند براے قوت را بہتر باشد ازین کہ سوال کند جنید رح میگوید چون در خانہ رفتم و مرا اوراد در شب معین بود گزاردنی و خواندنی و بکائی کہ از سبب ذوقے و وجدے بودے آن ہم طریقۂ در وے شدہ بود پس جملہ اوراد من از گذاردن خواندن بر من گران شد پس بیزار شدم و من شستہ بودم خواب بر من غلبہ کرد دیدم آن فقیر را آوردند بر خوانے کشیدہ و مرا گفتند بخور گوشت این را کہ تو این را غیبت کردۂ و گفت کہ تو اینچنین در دل گذرانیدۂ جنید رحمہ اللہ گفت من غیبت نکردہ ام چیزے در دل خویش گذرانیدہ ام گفتند تو از انہا نہ کہ از تو راضی باشند کہ در دل تو اینچنین لا یعنی بگذرد برو و کسے را کہ غیبت کردۂ از و بحلے بخواہ پس صبح شد بیدار گشتم و بسیار تردد کردم در ہر طرفے تا آنکہ او را در موضعے دیدم کہ آنجا ہر جنس ترہ و ترب می شویند و برگہاے کہ فاسد می باشد در دوام آن را برون می اندازند آنرا ایستادہ این فقیر می چیند من برو سلام کردم آن فقیر گفت باز اینچنین خیالات را در دل رہ خواہی دادن گفتم نہ گفت خداے ما را و ترا بیامرزد یعنی من خشنود گشتم تعالی سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت اباطاہر الاسفرائینی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا جعفر البلخی رحمہ اللہ یقول کان عندنا شاب من اہل بلخ وکان یجتہد

ویتعبد الا انه کان ابدا یغتاب النّاس ویقول فلان کذا وفلان کذا فرایته یوما عند المخنثین القاسین خرج من عندهم فقلت یا فلان ما حالك فقال تلك الوقیعة فی الناس اوقعتنی الی هذا ابتلیت بمخنث من هولاء وانا هوذا اخدمهم وتلك الاحوال کلّها قد ذهبت ابوجعفر بلخی رحمہ اللہ حکایت میکرد جوانے بود تعبد بسیار کردے والبتہ بخدا مشغول بودے اما غیبت بیار میکرد کہ فلان چنین کرد و فلان چنین نکرد و فلان چنین کسے است پس روزے اورا دیدم نزدیک مخنثان بدکار کہ ایشان غلو دارند در کار از نزدیک ایشان بیرون آمد ازو پرسیدم اے فلان این چہ حال است وچہ پیش آمد ترا گفت آن غیبت مردمان کہ میکردم مرا بدین واقعہ انداخت وبدین بلا مبتلا شوم کہ خدمت مخنثے میکنم وآن احوالے کہ داشتم گذاردنی وخواندنی یا اگر با آن گذاردن چیزے دیدن نورے ونارے بود آن ہمہ گم کردم نکو سخنان کہ شیخ درباب غیبت ذکر کرد یک سخن بایستے گفتن کہ این غیبت کار بیکاران است کار بیوہ زنان است کار بے ہنران ست اگر کسے را اندک طلبے در خاطر باشد واندک میلے با خدا باشد با او اینچنین ہا چہ نسبت اگر او آن دل ندارد آن نظر ندارد کہ جز یاد محبوب جز دیگر یاد نیاید وجز بر محبوب چشم او نکشاید واگر بکشاید بر طریق عادت چنانچہ در رہ رفتن نظر بر ہر چیزے افتد بغیر قصد جز این شخص او نہ از عوام این طایفہ است ونہ از مریدان است ونہ از متوسطان ومنتہیان این پند بر وچہ سود آید۔

قولہ (۱۶) باب القناعة

قناعت باندکے قرار گرفتن است بلغة من العیش باشد تو بدان

فارغ مانی وطلب زیادتی نکنی این قناعت است قناعت از قناع گرفتہ اند باز ماندن
از چیزے وگرد آوردن خود است ازین معنی اشتقاق گرفتہ اند بسیار صلحا این کردہ
اند و بسیار زہاد این کردہ اند و نکو کارے است قولہ قال اللہ تعالی مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً قال اکثر من
اهل التفسیر الحیوۃ الطیبۃ فی الدنیا القناعۃ ہر مردے مومن وزنے
مومنہ کہ عمل نیک کند تحقیق ما زیانیم او را بحیاتے خوشے اکثرے مفسران حیوۃ طیبہ
در دنیا قناعت گفتہ اند ہمچنین گویند نظم

انکس کہ بدہر نیم نانے دارد در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نے خادم ہیچ کس نہ مخدوم کسے انصاف بدہ کہ خوش جہانے دارد

قولہ اخبرنا الشیخ ابو عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ قال حدثنا
ابو عمر محمد بن جعفر بن مطر رحمہ اللہ قال حدثنا
محمد بن موسی الحلوانی رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ
بن ابراهیم الغفاری رحمہ اللہ عن محمد بن المنکدر
بن محمد رحمہ اللہ عن ابیہ عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القناعۃ کنز لا یفنی رسول
اللہ صلی اللہ فرمود قناعت گنجے است کہ فانی نشود مقابلہ او این سخن ہم آید الحرص
نار لا تنطفی حرص آتشے است کہ ہرگز کشتہ نشود قولہ اخبرنا ابو المظفر
الاهوازی رحمہ اللہ قال اخبرنا احمد بن عبید اللہ
رحمہ اللہ قال حدثنا عبد اللہ بن ایوب المخرمی رحمہ اللہ قال
قال حدثنا ابو الربیع الزهرانی رحمہ اللہ قال حدثنا اسماعیل
بن زکریا رحمہ اللہ عن ابی رجاء رحمہ اللہ عن یزید بن حدثنا

رحمه الله عن مکحول رحمه الله عن واثلة بن الاسقع رحمه الله
عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم کن ورعا تکن اعبد الناس وکن قنعا تکن
اشکر الناس واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مومنا
واحسن مجاورة من جاورک تکن مسلما واقل الضحک
فان کثرة الضحک تمیت القلب ابوهریره رضی الله عنه از رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم روایت کرد که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرمود
متورع باش یعنی از مشتبهات بپرهیز خرقه ولقمه صاف کن از همه خداپرستان پرستنده تر
باشی وقانع باش تا از همه شکرگویان تو شاکرتر باشی قناعت نعمتی است
بینی فارغ وبیغم شسته دل از همچو خودی کشیدن و بر در کسی احتیاج رفتن
نه قانع که پادشاه وقت خویش است چو اینچنین کند هر آئینه اینچنین کسی اشکر
الناس باشد ودوست دار برای مردمان را آنچه برای خود را دوست
میداری تا مومن باشی وآنکه ترا همسایه باشد بحق همسایگی برو نیکی کن برین صفت
تو مسلمان باشی وخنده را اندک کن که بسیار خنده دل را بمیراند خنده از سبکی
دل وغلبه مزاج سودا است اندک چیزی دید در دل او عجبی آمد رگها بیکجا
جمع آمدند دندان کشید آوازی از دهن او بیرون آمد این خنده است
این همه از سبکی دل است وسودای دماغ هر آئینه در هر که این صفت
کثرت باشد دل را بمیراند دل مردن عبارت از قساوت اوست وکم فهمی
اوست قوله وقیل الفقراء اموات الا من احیاه الله بعز
القناعة فقرا همه گویی مردگانند مگر کسی که خدای تعالی او را بقناعت
زنده میدارد زیرا چه فقیری که باحتیاج بر در اغنیای رود موت اوست

قوله وقال بشر الحافی رحمه الله القناعة ملك لا يسكن الا فی قلب مؤمن قناعت فرشتۂ است کہ مقر او نباشد مگر در دل مومن قلب مومن خواہد باضافت او و خواہد بصفت او قناعت را ملک نام کرد یا تشبیہ کرد بریں کہ او مصلح است و مترقی درجہ است بنا برین قناعت را فرشتہ خواند یا خود قناعت نام فرشتۂ است کہ او جز در دل مومن قرار ندارد و اگر ملک بکسر لام باشد ہم معنی درست می آید و اگر بضم میم و جزم لام دارند ہم معنی درست تر آید قوله سمعت محمد بن الحسین رحمه الله يقول سمعت عبد الله بن محمد الشعرانی رحمه الله يقول سمعت اسحق بن ابراهيم بن ابی حسان الانماطی رحمه الله يقول سمعت احمد بن ابی الجواری رحمه الله يقول سمعت ابا سليمان الدارانی رحمه الله يقول القناعة من الرضا بمنزلة الورع من الزهد هذا اول الرضاء وهذا اول الزهد دارانی رحمه الله میگوید قناعت بدایت مقام رضا باشد چو قناعت قسمے از توکل است و توکل قسمے از رضا پس قناعت بدین اعتبار اول مقام رضا باشد قوله وقيل القناعة السكون عند عدم المالوفات و ہمچنین گویند قناعت عبارت از قرار باشد بحضور عدم مالوفات یعنی نفس الف بر اکلے چنینے و چنانے یا بر لبسے چنین و الف بر صحبت دارد یا بر جاہ و مال ازین ہم باز آید این قناعت باشد قوله وقال ابو بكر المراغی رحمه الله العاقل من دبر امر الدنيا بالقناعة والتسويف عاقل اوست کہ تدبیر دنیا کند و باندکے قناعت کند ہر چہ برسد بدان دل بنہد و خاموش کند قوله وقال ابو عبد الله بن خفيف رحمه الله

التشوف القناعۃ ترک التشرف الی المفقود والاستغناء بالموجود قناعت اینست میلے بسوے مفقود نکند و باسباب تحصیل مفقود مباشر نشود و ہم بدانچہ موجود است بے نیاز شود باند قولہ فی معنی قولہ تعالی لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا یعنی القناعۃ خدا ایشان را رزقے حسنے بدہد یعنی قناعت روزی کند و درین آیۃ گفتہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ای نعیم القناعۃ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ای جحیم الحرص قولہ وقال محمد بن علی الترمذی رحمہ اللہ القناعۃ رضاء النفس بما قسم لہا من الرزق ابو علی محمد حکیم ترمذی رحمہ اللہ گفت قناعت عبارت ازین است کہ آنچہ قسمت برائے او رفتہ است نفس بداں راضی باشد یعنی اسبابے را مباشر نشود کہ بدان و ہم رود کہ ازین سعی او انچہ قسمت اوست زیادہ خواہد شد قولہ ویقال القناعۃ الاکتفاء بالموجود وزوال الطمع فیما لیس بحاصل قناعت بسندہ کردن بچیزے کہ موجود است و آنچہ حاصل نیست طمع بدان نہ بندد قولہ وقال وہب رحمہ اللہ ان العز والغنی خرجا یجولان فلقیا القناعۃ فاستقرا وہب رحمہ اللہ میگوید عز و غنا ہر دو بروں آمدند و ہر یکے بصولتے کہ دارند جولانی میکردند پس ملاقی شدند قناعت را انجا قرار گرفتند بعضے عزت در قناعت است طریقہ حزف شکے آوردہ است اگر غنی بقدرے کہ غنا دارد قناعت میکند بیشتر طمع نمیکند او عزت دارد وکذلک الفقیر قولہ وقیل من کانت القناعۃ سجیۃ فطابت لہ کل مرقۃ ہر کہ قناعت او فربہ باشد ہر خوردنیے کہ او بخورد خوب باشد قولہ ومن رجع الی اللہ تعالی علی کل حال رزقہ اللہ القناعۃ ہر کہ در حال رجعت بسوے خدا کند خدائے تعالی او را

قناعت نصیبہ کند چہ گفتار است چو رجوع الی اللہ مستقیم شد ہمان قناعت است و ہمان رضا است و ہمان توکل است قولہ وقیل مر ابوحازم را بقصاب رمعہ لحم سمین فقال خذ یا اباحازم فانہ سمین فقال لیس معی درھم فقال انا انظرک فقال نفسی احسن نظرۃ لی منک ابوحازم بر قصابے گذشت او گوشت فربہ می فروخت قصاب گفت ای ابوحازم گوشت فربہ است بخر گفت درم ندارم گفت ترا مہلت خواہم داد بدہی گفت بہترین مہلتہا اینست کہ نفس من مرا مہلت دہد یعنی نفس من صبر میکند و مہلت می دہد وقتے باشد کہ بخورم قولہ وقیل من اقنع الناس فقیل اکثرھم للناس معونۃ و اقلھم علیھم مؤنۃ قانع ترین مردمان کیست گفت آن کسے کہ مردماں را بیشتر یاری کند و معونت خویش بر ایشان اندک اندازو معونت با قناعت چہ نسبت دارد مگر آنکہ صورتے فرض کنیم چند درمے بدست کسے افتد و بدان چند درم معونت کسے کند لابد اندکے کہ بر و باشد بدان قناعت کند و بار بر دیگران نمی اندازد مرآئینہ خود قناعت کردہ است آنکہ بار خود بر کسے نمی اندازد قولہ وفی الزبور القانع غنی وان کان جائعا آنکہ قناعت کردہ است غنی است اگرچہ گرسنہ باشد قولہ وقیل وضع اللہ خمسۃ اشیاء فی خمسۃ مواضع العز فی الطاعۃ والذل فی المعصیۃ والھیبۃ فی قیام اللیل والحکمۃ فی البطن الخالی والغنا فی القناعۃ خدائے تعالیٰ پنج چیز را پنج محل نہاد عزت نفس در طاعت خدا و خواری نفس در کنہ خدا است گفتہ اند کل من یعصی اللہ فھو السفلۃ و ہیبت در بیداری شب است و اگر ذا الہیبۃ باشد مناسب کلام است ہر کہ بخشش

خدایابدر بیداری شب یا بدو اگر لفظ الهیبة باشد یعنی بخاصیت عبادت شب لمعانے در خیشے در روے او باشد کہ مردمان در روے او نظر نتوانند کرد از هیبت و اگر هیبت باشد یعنی آسان کارے و چیزے بآسانی یافتن در بیداری شب باشد و اگر آلهیت باشد نعمتے گوارے و هیبتے در بیداری شب است و اگر الهیبت باشد یعنی هیبت انسانیت و سلامتی هیبة او کہ انسان را انسان دانند و شمرند در بیداری شب است و مقر حکمت در شکمے کہ خالی باشد نہ آنچنان شکم خالی کہ این بران را می باشد خالی شکم کہ عقلا و زهاد و عباد دارند بے نیازی از مردم و قناعت است قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول سمعت نصیر بن محمد رحمه الله یقول سمعت سلیمان بن ابی سلیمان رحمه الله یقول سمعت ابا القسم بن ابی نزار رحمه الله یقول سمعت ابراهیم المارستانی یقول انتقم من حرصك بالقناعة کما تنتقم من عدوك بالقصاص از حرص انتقام بکش بقناعت یعنی حرص عدو است مر قناعت را چو قناعت آید حرص منهزم شود چنانچہ انتقام میکشی از دشمن بقصاص قوله وقال ذوالنون رحمه الله من قنع استراح من اهل زمانه واستطال علی اقرانه هر کہ قناعت اختیار کرد از ننگ اهل زمانہ خویش خلاص یافت و بر همکاران خویش سرفرازی کند و بزرگی کند بر همسران خویش اگر از قرین داری هم درست است و اگر از قرن داری هم درست است قوله وقیل من قنع استراح من الشغل واستطال علی الکل هر کہ قناعت اختیار کرد از شغل فارغ شد و بر جمله اهل شغل او سرافراز آید قوله وقال الکتانی رحمه الله من باع الحرص بالقناعة ظفر

بالعزّ والمروۃ ہر کہ حرص را بقناعت بدل کرد یعنی حرص گذاشت قناعت اختیار کرد باع میگوید ترک نمی گوید زیرا چہ مبیع ملک دیگرے می گردد و بکلی برین نمی ماند یعنی حرص بکلی از وے برود و باز او گرد وے نگردد عزتے و مروتے او را نصیبہ شود قولہ وقیل من تبعت عیناہ ما فی ایدی الناس طال حزنہ چشمہاے ہر کہ پس رو مملوک مردم شد یعنی بنظر استحسان و بنظر رغبت دید ہم و اندوہ او دراز شد قولہ وانشد واشعر

واحسن بالفتی من یوم عار ینال بہ الغنی کرم وجوع

نیکوتر است بفتی از روز خواری کہ بداں غنا برسد کرمے و عزتے بنفس خویش و جوعے و فقرے با آن قولہ وقیل رای رجل حکیما یاکل ما تساقط من البقل علی راس ماء فقال لو خدمت السلطان لم تحتج الی اکل ھذا فقال الحکیم وانت لو قنعت بھذا لم تحتج الی خدمۃ السلطان مردے حکیمے را دید کرانہ آبے ایستادہ کہ آنجا بقال ہر چیز از ترہ فروشی شستہ بود و برگ ساقط زرد وام برون انداخت حکیم چید در دہن انداخت خائید و فرو برد مرد باوے گفت اے حکیم اگر تو خدمت سلطان کنی بدین برگ ساقط محتاج نگردی حکیم گفت اگر تو برین برگ قناعت کنی از خدمت سلطان بی نیاز شوی قولہ وقیل العقاب عزیز فی مطارہ ولا یسموا الیہ طرف صیاد ولا طمعہ فاذا طمع فی جیفۃ علقت علی حبالہ نزل من مطارہ فیعلق علی حبالہ عقاب عزیز است نادر است در محل طیر خویش زیرا چہ او بدان بلندی می شنید کہ نظر صیاد آنجا نمی رسد و چون طمع کند بر جیفہ افتد در صید صیاد و در ریسمان او فتد آن قناعت بود این حرص است قولہ وقیل لما نطق موسی علیہ السلام بذکر الطمع فقال لو

شئت لاتخذت علیہ اجرا قال الخضر علیہ السلام لہذا
فراق بینی وبینک اگرچہ سہ جا مبتلا مبتخر بود موسی علیہ السلام اما اضافت
بیکجا کردہ جاے کہ طمع بود الحکم یضاف الی آخر وصف العلۃ بمان شد معنی
سخن این ست جاے کہ موسی علیہ السلام وخضر علیہ السلام رفتند وطلب طعام
کردند ایشان طعام ندادند خضر وموسی علیہما السلام دیوار برآوردند موسیٰ علیہ السلام
گفت اگر اجر این دیوار برآوردن می استدی محتاج نمی گشتی خضر علیہ السلام بسبب
طمع او ورا اجرت او را گفت ہذا فراق بینی وبینک **قولہ** وقیل لما قال
ذلک موسی علیہ السلام وقف بین یدی موسی والخضر
علیہما السلام ظبی وکانا جایعین الجانب الذی یلی موسی
علیہ السلام غیر مشوی والجانب الذی یلی الخضر علیہ السلام
مشوی وگفتہ اند وقتے کہ موسی علیہ السلام این سخن گفت لو شئت لاتخذت
علیہ اجرا یک آہوے میان ایشان آمد افتاد وجانب موسی علیہ السلام خام
وجانب خضر علیہ السلام مشوی بریان کردہ خضر قناعت کرد جانب او بریان
کردہ آمد وموسی قناعت نکرد جانب او غیر بریان کردہ بود **قولہ** وقیل فی قولہ
تعالی ان الابرار لفی نعیم ہو القناعۃ فی الدنیا وان الفجار
لفی جحیم ہو الحرص فی الدنیا ای القناعۃ نعیم نقد والحرص جحیم
نقد القانع فارغ وای جنۃ نقد اہنی من الفراغ قولہ وقیل
فی قولہ تعالی فلک رقبۃ ای فکہا من ذل الطمع خدا منت می نہد یعنی
ایچنین نعمتے داد کہ از ذل طمع خلاص یافت **قولہ** وقیل فی قولہ تعالی
انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت یعنی
البخل والطمع وتاویل کردہ اند لیذہب عنکم الرجس یعنی رجس البخل

والطمع وذل الحرص قوله ويطهركم تطهيرا يعنى بالسخا والايثار والقناعة
قوله وقيل فى قوله هب لى ملكا لا ينبغى لاحد من بعدى
اى مقاما فى القناعة اتفرد به من اشكالى واكون راضيا
فيه بقضائك يعنى مرا قناعتى روزى كند بدين مبالغت كه بعد من كسى
را باشد ودر آنجا بحكم وقضاى تو راضى باشم قوله وقيل فى قوله تعالى
لا اعذبه عذابا شديدا لاسلبنه القناعة ولابلينه بالطمع
يعنى سال الله ان يفعل به ذلك سليمان عليه السلام هدهد را ديد حاضر
نبود گفت اورا عذابى سختى كنم از عذاب سخت اين عنايت كرده اند كه
از خدا بخواهم ازو سلب قناعت كند ومبتلا بطمع كند قوله وقيل لابى
يزيد رحمه الله بم وصلت الى ما وصلت فقال جمعت
اسباب الدنيا فربطتها بحبل القناعة ووضعتها فى منجنيق
الصدق ورميت بها فى بحر اليأس فاستراحت از ابو يزيد رح
پرسيدند بچه يافتى بچه يافتى گفت اسباب دنيا را جمع كردم بريسمان قناعت بستم
ودر منجنيق صدق نهادم واورا در دريائے نوميدى انداختم پس راحت يافتم
وخلاص يافتم حاصل اين ميگويد كه دنيا را بتمام از خود دور كردم وازو نوميد
شدم شستم وفارغ گشتم قوله سمعت محمد بن عبد الله الصوفى
يقول سمعت محمد بن فرخان بسامره رحمه الله يقول
سمعت خالى عبد الوهاب رحمه الله يقول كنت مع
عند الجنيد رحمه الله ايام الموسم وحوله جماعة كثيرون
من العجم والمولدين فجاء انسان بخمسمائة دينار ووضعه
بين يديه وقال تفرقه على هولاء فقال الك غيره قال

نعم لی دنانیر کثیرۃ فقال تریدغیرھا اتملک فقال نعم فقال الجنید رحمہ اللہ خذھا فانک فقیر واجوح الیھا منا ولم یقبلھا عبدالوہاب رحمہ اللہ حکایت میکرد نزدیک جنید رحمہ اللہ نشستہ بودم روز موسم وجماعت عجم بولدان حاضر بودند مردے آمد پانصد دینار آورد پیش جنید رحمہ اللہ داشت گفت این مال را بدین حاضران بدہ جنید رحمہ اللہ پرسید بر تو غیر این مال دیگر ہست گفت آرے ہست جنید گفت دیگر ہم بخواہی کہ زیادہ شود گفت آرے جنید رحمہ اللہ گفت این مال را ہم توبستان کہ تو ازما محتاج تری وقبول نکرد آن مال را۔

قولہ (۱۷) باب التوکل

توکل گفتہ اند محمد او تعیین بمضمون رزق باشد و دیگر تحقق برین انہ خالق کل شئ ورازق کل حی ودیگر مثل وما شذ انیست کہ آن مصدر ومعین توکل گوید اما من ہم چنین گویم توکل او را مستقیم است کہ عقیدہ کند کہ خداوند سبحانہ نہ طعامے خواہد داد کہ بخورم ونہ جامہ خواہد داد کہ بپوشم ومن مباشر اسباب تحصیل او نخواہم شد بگرسنگی وبرہنگی خواہم مرد اگر برین قرار کند نشیند توکل او درست باشد باقی ہرچہ خدا با او کند گو کند کہ او ازان ہمہ فارغ است بمرگ شتہ است قولہ قال اللہ عزوجل وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ چندوجہے درخاطر می آید بنویسانم قال عزمن قائل وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ فی الآیۃ من الاحتمالات عند السادات وکل احتمال من المعانی السدیدۃ والفہوم العتیدۃ وکل ذلک مما یحتمل ویعتد یقال وَمَنْ يَتَوَكَّلْ

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای فاللّٰہ یحاسب یوم القیامۃ علی توکلہ وآتکالہ ھل
کان علی شرط الاتکال کما ھو دیدن اھل الحال وعادت ارباب الکمال و
یقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای فاللّٰہ کافی للمتوکل حیث یبقیہ
ولا یضیعہ کما عرف تولہ سبحانہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ
رِزْقُهَا فھو حسبہ ای یوصلہ من مضمون رزقہ ویقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ ای التوکل حسب للمتوکل لان المتوکل اذا لمست فی صدق توکلہ
یکون التوکل لہ کالغذاء بدل الطعام والماء ویقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهٗ ای التوکل حسب للمتوکل کافی لہ لذوقہ فی المقاسات ولذتہ
فی الشدۃ قال الخواص رحمہ اللّٰہ لو کان الامر الیّ لسالت اللّٰہ ان تجعل
الدنیا ابدیۃ لاتذوقت فی الدنیا ذوق التوکل ولذۃ مقاساتہ وشدّتہ
ویقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ای ومن یتوکل علی اللّٰہ فالتوکل حسب
للمتوکل بمعنی ان اللّٰہ سبحانہ تجریہ جزاءً لو یتصور ان لم یکن لہ فی الدنیا
سوی التوکل یکون کافیا لہ تقریبہ وفوز درجاتہ ویقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ فالمتوکل من بین الاناسی فی حساب واعتلک ذلک انہ
امن واعتقد علی جمیع صفاتہ واسمائہ ویقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
حَسْبُهٗ ای فاللّٰہ حسب لہ ھو الذی لم یلتفت الی احد قبولہم ورد ھم
واقبالھم وادبارھم ویقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی
فلذلک العبد المتوکل حسب للّٰہ للعبودیۃ واداء حقہ ویقال ربہ
واکتفائہ بوجودہ یعنی لو لم یخلق اللّٰہ احداً لتعبدہ ومعرفتہ وطلبہ
وتجلبہ لھذا العبد المتوکل کافی للّٰہ مع عدم العرفاء والمتعبدین باجمعھم
انہ ادی حق العبودیۃ بحقھا ویقال وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

ای ومن توکل علی اللہ فھو الذی جعلہ اللہ فی عزتہ وعظمتہ وقدرتہ وحکمتہ اللھم ھذا مما الھمتنی والحق والصواب الیک والخطاء والغلط منی وانت ارحم الراحمین **قولہ** وقال وعلی اللہِ فتوکلوا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ وقال فَتَوَکَّلْ عَلَی اللہِ اِنَّکَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ توکل شرط ایمان واشت **قولہ** اخبرنا الامام ابوبکر محمد بن الحسین بن فورک رحمہ اللہ قال اخبرنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد الاصفھانی رحمہ اللہ قال حدثنا یونس بن حبیب بن یونس عبد القاھر رحمہ اللہ قال حدثنا ابوداؤد الطیالسی رحمہ اللہ قال حدثنا حماد بن سلمۃ رحمہ اللہ عن عاصم بھدلۃ رحمہ اللہ عن زر بن حبیش رحمہ اللہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُرِیْتُ الامم بالموسم فرایت امتی قد ملوء السھل والجبل فاعجبتنی کثرتھم وھیئتھم فقیل لی ارضیت قلت نعم قال ومع ھولاء سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب لا یکتوون ولا یتطیرون ولا یسترقون وعلی ربھم یتوکلون فقام عکاشۃ بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ فقال یارسول اللہ ادع اللہ تعالی ان یجعلنی منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اجعلہ منھم فقام آخر فقال ادع اللہ ان یجعلنی منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبقک بھا عکاشۃ ابن مسعود رضی اللہ عنہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این خبر روایت کردکہ رسول فرمودہ است

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمہ امتہا را بمن نمودند امت خود را دیدم شیب و بلند و فراز را در گرفتہ کثرت ایشان و ہیبت ایشان مرا در عجب آورد مرا گفتند تو بدین راضی ہستی گفتم آرے بدین راضی ہستم قال احتمال دارد کہ قال اللہ یا قال رسول اللہ اما ہولاء سبعین الفا کیانند ایشان ہفتاد ہزار اند کہ بغیر حساب در آیند کار ایشان چیست داغ نمیکنند یک دوا در زحمتہا داغ است ایشان در زحمتہا داغ نمیکنند برائے صحت را ولا یتطیرون و پرندہ را فال نمیگیرند اصل لغت تطیر فال از پرندہ گرفتن است اما در استعمال عام است در دو بیان و در وحوش و اصوات ہمہ جا تطیر میگویند ایشان بدینہا گوش نمی نہند و بدین چیزہا کارے برآمدہ نمی بینند ولا یسترقون و طلب افسون نمیکنند و بر خدائے تعالی توکل میکنند بعضے ایشان بر جملہ کارہا متوکل بر خدائے اند اما تخصیص این کارہا سبب آنکہ این کارہا شدید است کسے کہ اینجا توکل کند جائہا دیگر بر طریق اولی و دیگر کی کنند ولی اثر را بکی اضافت نمیکنند وکذلک الاسترقاء والرقی مرد متوکل کامل الحال در عین مباشرت این افعال خود را و افعال را در طمس و رمس بیند و جز فاعل حقیقی فاعلے دیگر را نظارہ نیست عکاشہ رضی اللہ عنہ خاست گفت یا رسول اللہ مرا دعا کن کہ یکے از ایشان باشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا کرد کہ خدایا عکاشہ را یکے از ایشان گردان این دو معنی احتمال دارد یکے آنکہ مرا اینچنین توکلے روزی کن کہ استرقا نکنم و تطیر نکنم و دوم معنی کہ مرا از ایشان گردان و فردا مرتبہ ایشان بدہ با ایشان حشر کن از حال عکاشہ رضی اللہ عنہ این معلوم شد کہ طلب درجہ اولی کردہ است کہ آن اعلی مرتبہ است و دیگرے خاست کہ یا رسول اللہ مرا ہم دعا کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود عکاشہ سابق شد بدین سبقہ را چہ اثر است مگر بمعجزہ دانست کہ آن شخص چنین شدنی نیست

یا بدین معنی گفتہ است سبقك بها عکاشة یعنی محل قبول دعا ہماں بود کہ عکاشہ
طلبید و یا دانست کہ ہر یکے از جملہ ایشان باشد و این ہم گویند کہ از دوزخی منافق بود
ازاں گفت کہ سبقك عکاشة قولہ سمعت عبد اللہ بن یوسف
الاصفہانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر السراج رحمہ اللہ
یقول حدثنی ابو بکر الوجی رحمہ اللہ یقول قال علی الرودباری
رحمہ اللہ قلت لعمرو بن سنان رحمہ اللہ احك لی عن سہل
بن عبد اللہ رحمہ اللہ حکایة فقال انہ قال علامة التوکل
ثلث لا یسال ولا یرد ولا یحبس رودباری رح میگوید مر عمرو سنان را گفتم کہ
حکایتے از سہل رحمہ اللہ گو او گفت کہ سہل گفتہ است علامت متوکل سہ
است از کسے نخواہد اگر چیزے بدہند رد نکند و زیادہ از قوت لابدی خویش
حبس نکند قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول
سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا عبد
اللہ الشیرازی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا موسی الدیلی رحمہ اللہ
یقول قیل لابی یزید رحمہ اللہ ما التوکل فقال لی ما تقول انت
قال قلت ان اصحابنا یقولون لو ان السباع والافاعی عن یمینك
ویسارك ما تحرك لذلك سرك فقال ابو یزید نعم ہذا
قریب ولکن لو ان اہل الجنة فی الجنة یتنعمون واہل النار فی النار
یعذبون ثم وقع بك تمییز علیہما لخرجت من جملة المتوکلین
ابو موسی دیلی رح میگوید از ابو یزید رح پرسیدند توکل چیست بایزید رح گفت تو
چہ میگوئی گفت دیلی من گفتم یاران ہمچنین میگویند اگر ماران و شیران و گرگان و انواع
موذیان دگر گرد بر گرد باشند و رگے از سر او بجنبد یعنی بسبب ایشان متزلزل

ومنزعج شود او از جملہ متوکلان نباشد بایزید رح گفت نکو می گوئی این سخن قریب سخن ماست یا قریب بتوکل بایزید رح گفت لکن توکل اینست اگر بہشتیان در بہشت باشند با تنعم و نعیم و دوزخیان در دوزخ با عذاب و گرفتاری پس ترا میان ہر دو فریق تمیزے شود تا تو از جملہ متوکلان نباشی این توکل در خرقہ و لقمہ و معاش نیست این توکل عبارت ازین است کہ یکے خود را تمام بخدا سپرد گو فرحان کند شادان سازد گو کند و سازد و اگر غمگین کند و رنجور و دردمند سازد گو بسازد او را میان این ہر دو تمیزے نباشد او خود تمام او شدہ بدو سپردہ او در میان نماند تمیز کہ توکل عبارت از توحد و تفرد است بندہ بحق متفرد و متوحد گردد از روے لغت توکل آید اما آنکہ در اصطلاح توکل گفتہ اند آن اینست و یک اعتبار عدم تمیز این ہم باشد کہ در سر او ضر انظر ہم بر وافتد بدین ہر دو سر ہند بغیر اضطراب و انزعاج قولہ وقال سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ اول مقام فی التوکل ان یکون العبد بین یدی اللہ کالمیت بین یدی الغاسل یقلبہ کیف اراد لا یکون لہ حرکۃ ولا تدبیر سہل رحمہ اللہ گفتہ است اول حال توکل اینست کہ بندہ بین یدی اللہ ہمچنین باشد چنانچہ مردہ پیش غسال ہیچ اختیارے و حرکتے و تدبیرے ندارد این مرد متوکل بین یدی اللہ ہمچناں باشد قولہ وقال حمدون رحمہ اللہ التوکل ہو الاعتصام باللہ بخدا پنہ گرفتن ہمین توکل است قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا بکر محمد بن احمد البلخی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن حامد رحمہ اللہ یقول سمعت احمد بن خضرویہ یقول قال رجل لحاتم الاصم رحمہ اللہ من این تاکل فقال وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنَّ

الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ احمد خضرویہ رح میگوید یکے از حاتم اصم رحمہ اللہ پرسید از کجا میخوری او این آیت خواند خدائے تعالیٰ را خزائن آسمان و زمین ولیکن منافقان نمی دانند یعنی ما رزق از عالم غیب میخورم تا کسے چیزے بیارد آن بخورد یا طعامے از غیب برو بیاید آن خورد اول بسیار است دوم نادر است تا کرا باشد وچنان مخفی می آید گوئی از غیب است قوله واعلم ان التوکل محله القلب والحرکة بالظاهر لا ینافی توکل القلب بعد ما یحقق العبد ان التقدیر من قبل الله عز وجل فان تعسر شیء فبتقدیره وان تفق فبتیسیره اصل توکل بدل است عقیدهٔ و یقینے بران مصدرے کہ گفتیم در دل مستحکم شود حرکت ظاہر بر تبع آں رود و اگر زود فاذ آن توکل دل نبود اگر تیسیرے باشد تپسیر او و اگر تعسّرے باشد بتعسیر او علی ہذا حرکت ظاہر را اعتبارے نباشد اینجا یک سخنے ہست برین بیان توکل را از مقامات شمرند از عالم توحید و تجلی و کشف گویند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را حراست بود ے البتہ یک دوے پاس می شستند این آیت نازل شد واللہ یعصمک من الناس از دست مردمان ترا خدا نگاہ میدارد فترک الحرس پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی شک عقیدہ این داشت کہ حراست ایشان معصوم نہ ام مع ہذا حراست میکرد بعد آنکہ این آیت آمد حراست گذاشت پس معلوم شد توکل اینست کہ با عمل ظاہر باشد قوله اخبرنا علی بن احمد عبدان رحمه الله قال اخبرنا احمد بن عبید البصری رحمه الله قال حدثنا غیلان بن عبد الصمد رحمه الله قال حدثنا اسمعیل بن مسعود الجحدری رحمه الله قال حدثنا خالد بن یحیی رحمه الله قال حدثنی عمی المغیرة بن ابی قرة رحمه الله عن

انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال جاء رجل علی ناقۃ لہ فقال یارسول اللہ ادعہا اتوکل علی اللہ فقال اعقلہا وتوکل انس رضی اللہ عنہ میگوید در حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودہ ام اعرابی شتر سوار آمد گفت یارسول اللہ این ناقہ را میگذارم وتوکل میکنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کسے را برحسب حال او معاملہ میکند او را آن سوتر غیب می فرماید این مرکسے است کہ اگر توکل کند وا وہ گذارد وشتر برود ونیابد سخن در عقیدہ او شود رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم عقیلہ میفرماید وحفظ ظاہر می نمایند تا ازینجا او را عقیدہ شود ترک اسباب ظاہر نکند تا انجا کہ باز گردد وہم بدان اسباب باز گردد ودران عقیدہ مخلص شود آنرا جمع نامند این را جمع الجمع قولہ وقال ابراہیم الخواص رحمہ اللہ من صح توکلہ فی نفسہ صح توکلہ فی غیرہ ہر مردے کہ بر نفس خود توکل کرد بر زن وفرزند وغیر آن کند ہست آن تدبیر صوفیان میکنند اگر چیزے بر ایشان می رسد اہل وولد وخادم را چند روزہ می دہند وبر نفس خویش توکل میکنند اما صحت توکل اینست بر اہل وولد ہم توکل کند قولہ قال بشر الحافی رحمہ اللہ یقول احدہم توکلت علی اللہ وہو یکذب علی اللہ تعالی الوتوکل علی اللہ اضی بما یفعل اللہ بہ بشر حافی رح میگوید یکے از مردم میگوید توکلت علی اللہ واو دروغ میگوید اگر توکل بر خدا صحیح بودے ہر چہ خدا بر وکند او بران راضی بودے شرط وکالت اینست ہر چہ وکیل کند موکل بدان راضی باشد قولہ وسئل یحیی بن معاذ رحمہ اللہ متی یکون الرجل متوکلا فقال اذا رضی باللہ وکیلا یحیی رحمہ اللہ گفتہ است ہر کہ بوکالت خدا راضی باشد او متوکل بود قولہ سمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن علی بن الحسین رحمہ اللہ یقول

سمعت عبد الله بن محمد بن الصامت رحمه الله يقول
سمعت ابراهيم الخواص رحمه الله يقول بينما انا اسير في البادية
فاذا بهاتف يهتف فالتفت اليه فاذا اعرابي بصير فقال
لي يا ابراهيم التوكل عندنا اقم عندنا حتى يصح توكلك الا تعلم
ان رجاءك لدخول بلد فيه اطعمة يملك اقطع رجاءك عن
البلدان وتوكل ابراهيم خواص رحمه الله میگوید من در بادیه می رفتم ناگهان شخصے
آواز داد پس سر کردم دیدم اعرابی هست گفت اے ابراهیم توکل نزدیک ما است
یعنی توکلے که ما می کنیم آن توکل است نزدیک ما باش تا صحت توکل تو شود یعنی چنانچه
ما در بادیه می باشیم هیچ وقتے در شهر در نمی آئیم تو همچنان باش تا صحت توکل تو
شود این قدر نمی دانی که رجاے تو برائے در آمدن در شهر که در ان طعامها است
ترا حاصل می شود یعنی امید تو که وقتے در شهر در آئی وطعامے خوری این ترا
حاصل می شود برائے سفر در بادیه نزدیک ما باش وقطع رجا در آمدن در شهر بکن توکل
تو صحیح باشد این سخن مخالف بالا است بالا گفته بود هر که متحقق باشد باسباب ظاهر
او قادح تحقق او نباشد واین سخن موافق آنست که گفته ایم قوله وسمعته
يقول سمعت محمد بن احمد الفارسي رحمه الله يقول سمعت
ابن عطاء رحمه الله وسئل عن حقيقة التوكل فقال ان
لا يظهر فيك انزعاج الى الاسباب مع شدة فاقتك اليها و
لا تزول عن حقيقة السكون الى الحق مع وقوفك عليها
ابن عطار رح گفت بعد آنکه او را از حقیقت توکل پرسیدند گفت در توسوے
اسباب انزعاجے نشود التفاتے و لحظے نه کنی با وجود آنکه ترا سخت حاجت بوده
باشد بسوے آن اسباب چو ترا حاجتے سخت بسوے آن اسباب بود که البته

باید کرد با این بہم ترا انزعاجے نشود ولا یزول عن حقیقۃ السکون وسکونے کہ
باحق است آن زائل نشود یا وثوقے کہ ترا است بران قولہ سمعت اباحاتم
السجستانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا نصر السراج رحمہ اللہ
یقول شرط التوکل ما قالہ ابو تراب النخشبی رحمہ اللہ وھو
طرح البدن فی العبودیۃ وتعلق القلب بالربوبیۃ والطمانینۃ
الی الکفایۃ فان اعطی شکر وان منع صبر سراج رح میگوید شرط توکل اینست
کہ ابو تراب نخشبی رح گفتہ است اعضاے ظاہر را ببندگی گذارد و دل بخدائی
خدا سپارد و آنچہ رسد بدان آرام باشد و کفایت بقدرے کہ قوام بنیہ بدان شود
اگر بدہند شکرے کند اگر ندہند صبر کند یعنی در بود و نابود بصفت توکل باشد اما صبر و شکر این سخنان زیادتی
است اگر صبرے و شکرے دارد او متوکل نیست قولہ وکما قال ذو النون رحمہ اللہ
التوکل ترک تدبیر النفس والانخلاع من الحول والقوۃ ذو النون
رحمہ اللہ گفتہ است توکل اینست کہ تدبیر بقاے نفس و از حول و قوت
خویش کہ از من کارے سزد ازین منخلع و بدور باشد قولہ وانما یقوی
العبد علی التوکل اذا علم ان الحق سبحانہ یعلم ویری ما ھو فیہ
بندہ در توکل قوی گردد اگر این مشاہدہ نقد وقت او باشد آنچہ از و است
خدا می داند و می بیند و کذلک در جمیع چیزہا قولہ سمعت محمد بن
الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا الفرج الورثانی رحمہ اللہ
یقول سمعت احمد بن محمد القرمیسینی رحمہ اللہ
یقول سمعت الکتانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا جعفر
بن الفرج رحمہ اللہ یقول رایت رجلا یعرف بحمل عایشۃ
من الشطار یضرب بالسیاط فقلت لہ ای وقت یکون الم

الضرب علیکم اسهل فقال اذا کان من ضرب بنا لاجله
یرا نامردے شتارے بود بار ہا اورا تازیانہ می زدند ابوجعفر رحمہ اللہ ازو پرسید
کے باشد کہ آن الم ضرب برتو آسان باشد وچندان احساس الم نشود گفت
وقتے کہ برائے کسے راکہ می زنند او بیند کہ برائے من می زنند فعلی ہذا اگر کسے
مستغرق برویت حدا باشد و بروے مشقت توکل اقتدا اورا منزعج نیا بد واو
مضطر نشود قوله وسمعته یقول سمعت عبد الله بن محمد
رحمه الله یقول قال الحسین بن منصور رحمه الله لابراهیم
الخواص رحمه الله ماذا صنعت فی هذه الاسفار وقطع
هذه المفاوز قال بقیت فی التوکل اصحح نفسی علیه فقال
الحسین رحمه الله افنیت عمرك فی عمران باطنك فاین
الفناء فی التوحید چنین حکایت گویند حسین رح را ابراہیم خواص رحمہ اللہ
در حرم کعبہ ملاقات شد حسین رح گفت ابراہیم را علیہ الرحمہ چہ کردی درین سفرہا
کہ میکردی وقطع مفاوز میکنی یعنی حاصل تو ازین چہ شد وچہ نقد در گرہ جان تو
بست ابراہیم رح جواب داد صحت نفس خویش میکردم حسین رح گفت فانی
کردی عمر خویش را در آبادان کردن باطن خود واین کہ در توحید فانی شوی این کجا یعنی
نیکو کارے ہست کہ تو میکنی اما مقصود اینست کہ تو در وے فانی شوی کہ اینجا
کم گشتن فضلے وصلے نیست قربے وبعدے نقدے ووجدے مقصود نیست گشتن
تست در وجود حق قوله سمعت ابا حاتم السجستانی رحمه الله یقول
سمعت ابا نصر السراج رحمه الله یقول التوکل ما قاله ابو بکر
الدقاق رحمه الله وهو ورد العیش الی یوم واحد واسقاط
همه غد توکل کہ معتاد جاری است عادت مردم است عبارت از این

است آنچہ عیش روزینہ وقوت وقت است بدان خوش باشی و از غم فردا
دل را فارغ داری شیخ قدس اللہ سرہ سخن در خلط و خبط کردہ میگوید جاے اعلیٰ
مرتبہ گرفتہ کہ آن حکایت بایزید و ابراہیم خواص رحم اللہ علیہما گفت و این
دم ہمچنین میگوید و بالا ہم بسیار ہمچنین گفتہ مگر مقصود شیخ اینست مثل مائدہ کشند
دران اطعمہ ہر جنس انداز ند تا در سکرچہ و صحنکے کہ دست اندازد طعمے دگر ہمہ
دگر یابد قولہ وھو کما قال سھل بن عبد اللہ رحمہ اللہ التوکل الا ستر سل
مع اللہ علی ما یرید و توکل اینست کہ سہل عبد اللہ گفت نفس را
بگدازی چنانچہ او خواہد و ایم اللہ این سخن مشکل است ہر متوکل را چیزے
حرکتے و سکنے در ظاہر وے است یا نہ لابدی است کہ گوئی ہست پس
استرسال النفس مع اللہ چونہ شد اما اگر گوئی در بعض امور در قومے و در بعض
بشرے و بعض معاش لہ درست آید تا آنکہ شیخ ہمہ بر سخن راند و ھو کما قال
سہل رحمہ اللہ قولہ سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ
یقول سمعت محمد بن جعفر بن محمد رحمہ اللہ یقول سمعت
ابا بکر البردعی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا یعقوب النہرجوری
رحمہ اللہ یقول التوکل علی اللہ بکمال الحقیقۃ رفع لابراھیم
علیہ السلام فی الوقت الذی قال لجبرئیل علیہ السلام
اما الیک فلا لانہ غابت نفسہ باللہ فلم یر مع اللہ غیر اللہ
ابو یعقوب نہرجوری رح گفتہ است توکل بحقیقت آنست کہ مر ابراہیم
علیہ السلام را واقع شد در وقتے کہ جبرئیل علیہ السلام گفت ھل لک حاجۃ
تو حاجتے داری ابراہیم علیہ السلام گفت اما الیک فلا لبودے تو حاجتے
ندارم زیرا چہ نفس ابراہیم علیہ السلام در شاہد غائب شد پس باخدا جز خداوند

ندید ضرورت گفت اما الیک فلا یعنی حقیقت توکل ازینجا مستقیم شود
ہر کرا در سر این بوده باشد ظاہر او ہم بکسے متعلق نشود قوله وسمعته
یقول سمعت سعید بن احمد بن محمد رحمه الله یقول سمعت محمد بن احمد
بن سہل رحمه الله یقول سمعت سعید بن عثمان الخیاط رحمه الله یقول سمعت
ذا النون المصری وسأله رجل فقال ما التوکل فقال خلع الارباب
وقطع الاسباب فقال السائل زدنی فقال القاء النفس فی
العبودیة واخراجها من الربوبیة شخصے از ذوالنون رح پرسید
توکل چیست گفت ارباب را خلع کنی یعنی اینک بدانی از کسے چیزے شود
این دور کن و ہیچ سبب تحصیل را مباشر نشوی سائل گفت ازین زیادہ سخن
گو برائے من زدنی ای فی الوضوح والبیان گفت نفس را در عبودیت
داری اورا از ربوبیت اخراج کنی یعنی اورا بدانی کہ ہمہ وقت محتاج است
و دوم آنکہ از و چیزے کارے سزد ازین برون آری این ہمان سخن است
خلع ارباب معنی آن جملہ خداوندان را از خداوندی ایشان برون آرو خود در
خداوندی شو کہ بسببے مباشر شوم غرضے حاصل شود قوله وسمعته یقول
سمعت عبد الله بن محمد المعلم رحمه الله یقول سمعت
عبد الله بن منازل رحمه الله یقول سمعت حمدون القصار
رحمه الله وسئل عن التوکل فقال ان کان لک عشرة
آلاف درهم وعلیک دانق دین لم تأمن ان تموت
ویبقی ذلک فی عنقک ولو کان علیک عشرة آلاف
درهم دین من غیر ان تترکها وفاء لا تیأس من روح الله
ان یقضیه عنک حمدون قصار را رحمه الله از توکل پرسیدند گفت

من الله

اگر ترا دہ ہزار درم باشد در ملک و بر تو یک دانگے دین باشد ایمن نباشی کہ تو بمیری دین
در گردن تو ماند یعنی اعتماد بر بود آن دہ ہزار نیست بحمل آن ہر دہ ہزار بروند و تو بمیری
و آن دانگ دین داده نشود و در گردن تو بماند یعنی مرد متوکل را بر ظاہر اعتمادے
نیست تا از غیب چہ پیش آید و اگر بر تو دہ ہزار درم دین باشد با آنکہ چیزے نداری
کہ او را داده شود از خدا نومید مباشی کہ از جہت تو خدا وا کند این توکل نیست ایں
مرد متوکل را این صفت باشد قولہ وسئل ابو عبد اللہ القرشی رحمہ اللہ
عن التوکل فقال التعلق باللہ فی کل حال فقال السائل زدنی
فقال ترک سبب یوصل الی سبب حتی یکون الحق ھو المتولی
لذلک ابو عبد اللہ قرشی را از توکل پرسیدند گفت تعلق بخدا در ہر حالے
کہ ہستی سرا و جہرا نعماء یا سرا نہ ایچنین تعلقے کہ عوام دارند با ہم اندوہ و غم
کہ از خدائے آید کہ در ضرا چنان باشد بدانند کہ سرا است پرسنده گفت وفنوے
دیگر زیادہ کن گفت ہر سببے کہ ترا رساند ترک آن سبب کن تا حق ہمہ را متولی
ہمو باشد بحقیقۃ ترک سبب کہ سبب رساندہ باشد مثالش این بود مرد در دکان نشیند
خرید و فروختنی کہ دران دوکان کند سبب قوت روا باشد ترا در رہ زدن و دکان
کشادن شستن ایں ہمہ اسباب دکانداری است ترک این اسباب کن کہ بدین
اسباب رسی کہ ازان قوتے حاصل کنی مرد جولاہہ بتی کردن و کوکافتن ایں ہمہ اسباب
آن ترک این اسباب کند ہمچنین قیاس اسباب دگر قولہ وقال سہل بن
عبد اللہ رحمہ اللہ التوکل حال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
والکسب سنتہ فمن بقی عن حالہ فلا یترکن سنتہ توکل حال نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود و کسب سنت او بود یعنے گہے بودے بند نعلے او
شکستے خود شستے آنرا وصل کردے گوسفند را خود دوشیدے و در طحن و عجز

خادم را یاری داد ے تا آنکہ گفتہ اند یقیم القیامۃ ہر کہ از حال او فرو افتد یعنی نتواند بصفت توکل اند سنت او را ترک نیارد یعنی کسبے کند و قوت را سبب سازد قولہ وقال ابو سعید الخراز رحمہ اللہ التوکل اضطراب بلا سکون و سکون بلا اضطراب ادب توکل میان این دو چیز است اضطرابے بغیر سکونے و سکونے بغیر اضطرابے یعنی او در تقلبات و تصرفات الٰہی افتادہ است چنانچہ او را میگردانند میگردد این اضطرابے است کہ آنرا سکون نیست او میگوید قولہ وارندہ چنانکہ واردمی باشم و سکون بلا اضطراب یعنی بریں حالت کہ گفتیم کہ او را تقلبات الٰہی بریں اضطراب او را سکونے قرارے است کہ وہم اضطراب نیست و دیگر ہمارہ در اضطراب انتظار تجلیات است تا چہ آید و تا کدام صورت و ہیئت آید این اضطراب است کہ البتہ نیاید بدین اضطراب سکون باشد و سکون بلا اضطراب و قرارے باشد در تنوعات تجلیات و در مختلفات حالات کان ما کان بدین صفت کہ البتہ او را اضطرابے نباشد این حالت را مثال بحرے عمیق لا ساحل را تصور کن و توکل چیزے از سکان آن بحر مرد متعلم درین عبارت این سخن گوید اضطراب بلا سکون یعنی متوکل ہمیشہ مضطرب باشد کہ از جاے برسد البتہ این اضطراب را سکون نیست و چوں برسد آرام و قرار گیرد غم آن نخورد کہ فردا بیاید یا نیاید این سکون بلا اضطراب است این بیت بروے آن متعلم و دانشمند خواندن مناسب باشد نظم

ہیچکس نیست آگہ از سعدی بارک اللہ ایہا العلماء

قولہ وقیل التوکل ان یستوی عندک الاکثار والتقلل توکل اینست کہ مال بسیار و اسباب بسیار و اندکے این نزدیک تو برابر باشد و این نیز از آثار توکل است قولہ وقال ابن مسروق رحمہ اللہ التوکل استسلام

لجریان القضاء والاحکام ابن مسروق رح گفتہ است توکل گردن نہادن است
قضا و احکام را چنانچہ خدا جریان کردہ است و حکمے راندہ است بضرے و نفعے
تر او ران انقیاد باشد اکنون الاستسلام طوعا و کرہا طوعا خواص است کرہا
عوام را چہ کند کہ گردن نہ نہند قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ
یقول سمعت عبد اللہ الرازی رحمہ اللہ یقول سمعت اباعثمان
الحیری رحمہ اللہ یقول التوکل الاکتفاء باللہ مع الاعتماد علیہ
توکل ہمین اکتفا بخدا کردن است اکتفا باللہ برین معنی ہرچہ او خواستہ است
آن خواہد کردن سعی من زیادتی است و دیگر اکتفا باللہ یعنی بحضور خدا و بذوق شہود
او چنان مشغول است او را پروائے کسے و تعلق بشے نماندہ است و دیگر اکتفا بدانستہ
خدا کردہ است بدو یکے گشتہ است خود را فدا و فانی ساختہ است از و چیزے
نماندہ است پروانہ سوختہ است نیست و نابود گشتہ است با تش یکے شدہ است
اکتفا باللہ این معنی باشد مع الاعتماد علیہ با این اکتفا اعتماد برین دارد کہ البتہ ضائع نکند
او سبقت رحمتی علی غضبی گفتہ است قولہ وسمعتہ یقول سمعت
بن محمد بن غالب رحمہ اللہ یحکی عن الحسین بن منصور رحمہ اللہ
قال المتوکل المحق لا یاکل فی البلد من ہو احمق بہ ہمہ حسین منصور
گفتہ است مرد متوکل کہ او محق است بحقیقت توکل رسیدہ است طعامے
پیش او بیارند در آن شہرے کہ اوست او را معلوم باشد کہ دیگرے در ین طعام
سزاوار تر است خود نخورد بدو دہد این متوکل است بہ خزانہ غیب است تا از
غیب چہ کشاید تو کل او بر ان طعام منحصر نیست این سخن نیز از حالا است
قولہ وسمعتہ یقول سمعت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ یقول
سمعت منصور بن احمد الحریبی رحمہ اللہ یقول حکی لنا

ابن ابی شیخ رحمه الله قال سمعت عمر بن سنان رحمه الله
یقول اجتاز بنا ابراهیم الخواص رحمه الله فقلنا له حدثنا
باعجب ما رایته فی اسفارك فقال لقینی الخضر علیه السلام
فسالنی الصحبة فخشیت ان یفسد علی توکلی لسکونی الیه ففارقته

عمر سنان رح میگوید بما ابراہیم خواص رح آمد گفتم حکایت کن با ما از اعجوبہ ترین چیزے
کہ در سفر دیدہ گفت در بادیہ مرا خضر علیہ السلام ملاقات شد او از من صحبت طلبید
یعنی یکجا باشیم من باخود ترسیدم اگر من با وے باشم توکل من فاسد شود
زیرا چہ نفس من با وے انس گیرد و یک غذا است با جنس خویش بودن پس از و
جدا شدم و با وے نماندم اینجا چند سخنے ہست ایشان از عجائب بادیہ پرسیدند
چہ بود کہ ابراہیم رحمہ اللہ از حال خویش سخنے گوید و حال خود را از عجائب حکایت
گوید نہ انکہ از قبیل عجب باشد گوئیم ابراہیم رحمہ اللہ مرشد است مردم از عجائب
بادیہ پرسیدند او بر اسلوب حکیم با ایشان گفت این چہ پرسیدن است و ازین
شما را چہ نفع باشد و سخنے کہ لایق پرسیدن شما باشد و نفع شما باشد این سخن است
و آنکہ حکایت از خود گفت رسم اہل ارشاد است ہر مشقتے و محنتے و سختیئے کہ بر مسترشد
نہند در نظر او سہل و آسان کنند نمایند و امکان واقع آیندہ نمایند تا آنکہ از تجربہ خود
گویند کہ ما چنین کردہ ایم شما ہم کنید **قوله وسئل سهل رحمه الله عن**
التوكل فقال قلب عاش مع الله بلا علاقة سہل رحمہ اللہ گفت
متوکل دلے است با خدا زیستہ است بغیر علاقے یعنی بغیر حجابے و بغیر کدورتے
و بغیر مانعے۔ **قوله وسمعت الاستاذ ابا علی الدقاق رحمه الله**
يقول التوكل ثلث درجات التوكل ثم التسليم ثم تفويض فالمتوكل
ليكن الى وعده وصاحب التسليم يكتفي بعلمه وصاحب التفويض

یرضی بحکمہ ابو علی دقاق رح گفتہ است توکل را سہ درجات است ہمیں توکل را
باختلاف حالت او نامے نہند توکل و تفویض و تسلیم صفت متوکل اینست او را کہ
متوکل خوانند او برین صفت باشد وعدہ خداوند سبحانہ کردہ است طریقہ ضمانت
فرمودہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا او را البتہ ان بوفا رسانیدنی
است او را برین سکون باشد و صاحب تسلیم اکتفا بعلم او کردہ است یعنی او میداند
کہ مرا چہ حالت است و او قادر است کہ غیر این نکند پس برین نظر او خود را
بدو تعالی تسلیم کردہ است و آنکہ خداوند تفویض است بدین معنی است کہ او
راضی بحکم خدا است و اینک رضا است یا بسبب جمال او یا بسبب آنکہ او حکیم
است ہر چہ شایستہ است خواہد کرد یا آنکہ مرا دست رہے نیست او ہر
چہ ہست کردنی است پس رضا بحکم ضرورت باشد ہر سہ از احوال متوکلان است
اما بسبب صفتے خاصے نامے خاصے یافتہ است قولہ وسمعتہ یقول
التوکل بدایۃ والتسلیم وسائط والتفویض نہایۃ این لفظے
کہ بیان کرد توکل و تسلیم و تفویض نام کردم قولہ وسئل الدقاق رحمہ اللہ عن التوکل
فقال الاکل بلا طمع دقاق را رحمہ اللہ از توکل پرسیدند گفت طعامے
بخوری کہ دران ترا طمعے نباشد یعنی دل تو متعلق نباشد از آنجا خواہد آمد
خواہم خورد و در ظاہر طمع نہ بندی کہ فلان خواہد آورد خواہم خورد قولہ قال یحیی بن معاذ
رضی اللہ عنہ لبس الصوف حانوت والکلام فی الزہد حرفۃ وصحبۃ
القوافل تعرض ہذہ کلہا عالقات یحیی معاذ رضی اللہ عنہ میگوید
جامہ گلیم پوشیدن برزی فقرا این دکانے باشد مردان بفقر و فاقہ شناسند
او را چیزے بدہند مردے نذر کردہ باشد کہ چہار درم بفقیر بدہم گلیمے پوشیدہ
بیند بداند کہ او فقیر است او را بدہد و سخن در ترک دنیا گفتن حرفتے باشد

گوئی صنعتی است که بدین ترا چیزی حاصل شود و سخن در زهد سخنی مرغوبی
است و ترک دنیا در دینها ممدوح است و نزدیک جمله غفلتها از آن جنس سخن
گوئی مردمان متعقد شوند این حرفتی باشد برای جاه و مال و ترا صحبت قافلها
رفتن تعرض باشد یعنی مرد در صحبت چندی هست و ایشان در گرو چیزی
دارند و می برند میخورند و برین هیچ نلابد هر کسی بقدری که او را وسع باشد چیزی
در پیش آید این در معنی گوئی سوالی کرد و گدائی کرد یعنی مردم را که این صفت
باشد او را متوکل نامند و این همه چیزها در حال متوکل علاقه است تصحیح توکل نیست
قوله وجاء رجل الی الشبلی رحمه الله یشکو الیه کثرة العیال
فقال ارجع الی بیتک فمن لیس رزقه علی الله فاطرده عنک
مردی بر شبلی رحمه الله آمد از بسیاری عیال گله کرد شبلی رحمه الله گفت بازگرد
بخانه رو بین هر که خدای تعالی رزق او را ضامن نشده است تو او را از خود بران
قوله سمعت الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول
سمعت عبد الله بن علی رحمه الله یقول سمعت احمد بن
عطاء رحمه الله یقول قرأت علی محمد بن الحسین رحمه الله
قال سهل بن عبد الله رحمه الله یقول من طعن فی الحرفة
فقد طعن فی السنة ومن طعن فی توکل فقد طعن فی الایمان
هر که در کسب طعن کند او در سنت طعن کرد در سنت صحابه و در سنت سلف
صالح و چیزی کسب به نبی صلی الله علیه و آله وسلم هم نسبت دارد چنانچه بالا
گفته ام و هر که در توکل طعن کرد در ایمان طعن کرد تَوَکَّلُوا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ
شرط ایمانست هر که در حرکات و سکنات و در افعال باری را فاعل نداند در ایمان
او طعن باشد قوله وسمعته یقول سمعت احمد بن علی بن

جعفر رحمہ اللہ یقول قال ابراھیم الخواص رحمہ اللہ کنت فی طریق
مکۃ فرایت شخصا وحشیا فقلت جنی ام انسی فقال جنی فقلت الی این
فقال الی مکۃ فقلت بلا زاد فقال نعم فینا ایضا من یسوق
علی التوکل فقلت ایش التوکل فقال الاخذ من اللہ عزوجل

ابراہیم خواص رحمہ اللہ میگوید من در رہ مکہ بودم مردے را دیدم کہ او مرا آنسا
نشد پرسیدم کیستی تو انسی یا جنی گفت جنی ام گفتم تا کجا میخواہی بروی گفت
تا مکہ گفتم بے زاد و راحلہ گفت آرے و گفت میان جنیان ہم کسے باشد
کہ سفر بتوکل میکند گفتم توکل چیست گفت رزق از خدا گیرند و بغیر واسطہ کسے

قولہ وسمعتہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ
یقول سمعت الفرغانی رحمہ اللہ یقول کان ابراھیم الخواص
رحمہ اللہ مجردا فی التوکل یدقق فیہ وکان لا یفارقہ ابرۃ
وخیوط وزکوۃ ومقراض فقیل یا ابا اسحاق لم تحمل ھذا و
انت تمنع من کل شئ فقال مثلہ لا ینقض التوکل ان اللہ مثل ھذا
تعالی علینا فی الارض والفقیر لا یکون علیہ الا ثوب واحد
فربما یتخرق ثوبہ فاذا لم یکن معہ ابرۃ وخیوط تبقی عورتہ
فیفسد علیہ صلوتہ واذا لم یکن معہ زکوۃ یفسد علیہ طہارتہ واذا رایت
بلا زکوۃ ولا خیوط فاتھم فی صلوتہ وفرغانی میگوید ابراہیم خواص رحمہ اللہ در توکل
مجرد بود ہیچ سببے از اسباب باخود نداشتے و او در مقام توکل [illegible]
بود با این ہمہ ہیچ وقتے از ریسمانے و سوزنے و جامہ آبے زدو کارد خالی
نبودے اورا پرسیدند گفت فقیر را یک جامہ طرفے پارہ شود کشف عورت
شود بچہ رود و کشف عورت شود صلوٰت بچہ گذارد و اگر باوے رکوہ نباشد

طہارت نشود یا مبتلا بکشف عورت شود ابراہیم رحمہ اللہ میگوید اگر فقیر را بینی برو سوزنے در ریسمانے نیست ورکوہ نیست او را اتہام در نماز او کن یا نماز نمیگذارد یا اگر میگذارد بشرط آں نمیگذارد قولہ سمعت الاستاد ابا علی رحمہ اللہ یقول التوکل صفۃ المومنین والتسلیم صفۃ الاولیاء والتفویض صفۃ الموحدین فالتوکل صفۃ العوام والتسلیم صفۃ الخواص والتفویض صفۃ خواص الخواص وسمعتہ یقول التوکل صفۃ الانبیاء والتسلیم صفۃ ابراھیم علیہ السلام والتفویض صفۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استاد ابو علی دقاق رح میگوید توکل صفت مومنان است وتسلیم صفت اولیا است وتفویض صفت موحدان است پس توکل صفت عوام است وتسلیم صفت خواص وتفویض صفت خواص خواص ازیں قسمت این آید کہ توکل صفت انبیا باشد وتسلیم صفت ابراہیم صلوات اللہ علیہ وتفویض صفت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت ابا العباس البغدادی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن عبد اللہ الفرغانی رحمہ اللہ یقول سمعت ابا جعفر الحداد رحمہ اللہ یقول مکثت بضع عشر سنۃ اعتقد التوکل وانا اعمل فی السوق واخذ کل یوم اجرتی ولا انتفع منہا بشربۃ ماء ولا بدخلۃ حمام وکنت اجیء باجرتی الی الفقراء فی الشونیزیۃ واکون علی حالی ابو جعفر حداد رحمہ اللہ میگوید من در بازار کار میکردم واعتقاد بر توکل داشتم یعنی عقیدۂ من توکل بود با این ہمہ متعلق بکسب ظاہری بودم ولقمہ وخرقہ از غیب بودے زیرا کہ ہر روزے اجرت خویش می گرفتم وازان انتفاع بطعامے وآبے نبودے وغسلے

ہم بران نشدے واجرت خویش می آوردم برفقرا کہ در مسجد شونیزیہ اند بریشان
خرچ میکردم ومن برحال خویش می ماندم **قوله** سمعته یقول سمعت ابابکر
محمد بن عبد الله بن شادان رحمه الله یقول سمعت
الخواص رحمه الله یقول سمعت ابابکر بن الحسن اخا سنان سمعت الحسن
رحمه الله یقول حججت اربع عشرة حجة حافیا علی التوکل فکان
یدخل فی رجل شوکة فاذکرانی قد اعتقدت علی نفسی فاحملها
فی الارض وامشی خواص رحمہ اللہ میگوید از حسن برادر سنان رحمہ اللہ شنیدم
میگفت چہاردہ حج پابرہنہ بتوکل کردم اگر پائے من خارے در آمدے یاد میکردم
باخود کہ تو بتوکل می روی باختیار خود خار از پا چون کشم پس آنرا برزمین می سودم ودر
رہ می رفتم **قوله** وسمعته یقول سمعت محمد بن عبد الله
الواعظ یقول سمعت خیر النساج رحمه الله یقول سمعت ابا
حمزة رحمه الله یقول انی استحیی من الله ان ادخل البادیة
وانا شبعان وقد اعتقدت التوکل لئلا یکون سعی علی الشبع
زاداً تزوده ابوحمزہ رحمہ اللہ گفتہ است شرم دارم کہ در بادیہ درایم وسیر باشم
وعقیدہ من توکل باشد تا سعی من در توکل بر شبع نباشد زیرا چہ شبع نوعے از
زاد است حالے نقد بارسے شکم پر دارد یک دو روز بدان شکم پر می تواند ماندن
پس این توکل معلول شد **قوله** وسئل حمدون رحمه الله عن
التوکل فقال تلک درجة لم ابلغها بعدُ وکیف یتکلم فی التوکل
من لم یصح له حال الایمان حمدون رحمہ اللہ را از توکل پرسیدند گفت
این درجہ است کہ من ہنوز نرسیدم کسے را کہ حال ایمان صحت نباشد او
چگونہ سخن در توکل گوید **قوله** وقیل المتوکل کالطفل لا یعرف شیئا

یاوی الیه الا ثدی امه وکذلك المتوکل لا یهتدی
الا الی ربه وگفته اند متوکل همچو طفل شیرخواره است او رهے ندارد جو پستان
مادر خود را وکذلک المتوکل جزره بخدا نبرد قوله وعن بعضهم قال
کنت فی البادیة فتقدمت القافلة فرایت قدامی احد
فتسارعت حتی ادرکته فاذا هی امراة بیدها عکازة تمشی
علی التؤدة فظننت انها اعیت فدخلت یدی فی جیبی
واخرجت عشرین درهما فقلت خذها وامکثی حتی
یلحقك القافلة فتکثری بها ثم ائتنی اللیلة حتی اصلح امرك
فقالت بیدها هکذا فی الهواء فاذا فی کفها دنانیر فقالت انت
اخذت الدراهم من الجیب وانا اخذت الدنانیر
من الغیب بعضے گفته اند من در بادیه بودم قافله را پیش شدم پیش خویش
یکے را دیدم شتاب کردم تا او را دریافتم عورتے هست بدست او چوبے
خردے آهسته آهسته میرود دانستم که او مانده شده است در جیب من درم
بود بست درم کشیدم و او را گفتم بستان و ساکن شو تا قافله برسد و چیزے برای
خود بخر و شب بر من بیا تا ساختگی کار تو کنم رفتن و بودن را تو بفراغ بروی آن
زن دست در هوا کرد و در دست او دینارها هست گفت دست تو در جیب
کردی دراهم کشیدی من دست در غیب کردم دینارها یافتم قوله وری
ابو سلیمان الدارانی رحمه الله رجلا بمکة لا یتناول شیئا
الا شربة من ماء زمزم فمضی علیه ایام فقال له ابو سلیمان
رحمه الله یوما ارایت لو غارت زمزم ایش کنت تشرب
فقام وقبل راسه وقال جزاك الله خیرا حیث ارشدتنی

فانی کنت اعبد زمزم منذ ایام ومضی دارانی رحمہ اللہ میگوید من
مردے را در مکہ دیدم و روزہا گذشت ہیچ نخوردے مگر قطرہ آب زمزم دارانی
باوے گفت اگر زمزم خشک شود آب در وے نماند تو از کجا خوری او دعا کرد
دارانی رحمہ اللہ را و سر بوسید و گفت روزہا باشد کہ زمزم را می پرستیدم
تو مرا ارشاد کردی و آفت ہمیں اعتقاد او بر زمزم کہ من ازین نفعے میگیرم ہمین را
عبادت نامید قولہ وقال ابراھیم الخواص رحمہ اللہ رایت
فی طریق الشام شابا حدثا حسن المراعاۃ فقال لی ھل لک فی
الصحبۃ فقلت انی اجوع فقال ان جعتَ جعتُ معک
فبقینا اربعۃ ایام ففتح علینا شئ فقلت ھلم فقال اعتقدت
ان لا اخذ بواسطۃ فقلت یا غلام دققت فقال یا ابراھیم
لا تبھرج فان الناقد بصیر مالک والتوکل ثم قال اقل التوکل
ان یرد علیک موارد الفاقات فلا تسمو نفسک الا الی
من الیہ الکفایات خواص رحمہ اللہ گفتہ است در رہ شام میرفتم
جوانے را دیدم در اول شباب نیکو نگاہ داشتے کہ و با خود با بیشتیہ میکند آن
شاب گفت ابراہیم خواص را کہ ہست ترا در صحبت من رغبتے یعنی یکجا باشیم
گفتم من گرسنہ می باشم شاب گفت اگر تو گرسنہ خواہی بود من ہم گرسنہ
خواہم بود با تو پس چند روزے گرسنہ ماندم چیزے بر ما پیدا نمی شد پس جوان
را گفتم بیا گفت من دل برین بستہ ام کہ من رزق بواسطہ نگیرم یعنی اینک
کسے چیزے بیارد براے خوردن بر تو مرا بطلبی براے خوردن رزق بواسطہ
است و من با دل خود این کردہ ام کہ رزق بغیر واسطہ کسے خورم گفتم اے
کودک در توکل بسیار ترقیق کردی و باریک کار پیش گرفتی گفت ای ابراہیم

بنہر چہ کمن زیرا چہ آنکہ او سرہ میکند او بینا است یعنے از غیر خدا چیزے گیری و
این را توکل نامی این بنہ ہر چہ باشد دریے است کہ مردماں آنرا کھوچر گویند
وگفت ترا با توکل چہ کار است وگفت اقل توکل اینست کہ بر تو مشقت
فاقہا برسد و نفس تو میل نکند مگر بسوے کسے کہ کفایات از وست یعنی
واسطہ درمیان نباشد و متولی کفایات اوست ہم از و کفایت شود مثال
این بادیہ گردا ترا بسیار پیش آمد تمثلے از غیب افتاد و ازاں تنبیہے میکند یا خود
شہبازے است ہم از سکان حضرت روندگانرا تنبیہے کند **قولہ وقیل التوکل نفی**
الشکوک والتفویض الی مالک الملوک توکل اینست شک برود
"ا چیزے کہ در ازل رفتہ است آن البتہ شدنی است و دیگر میان مردم
است "ا کسے متعلق بسبب نشود مرزوق نشود این شک برود و کار با مالک
الملوک گذارد عبارت این تقاضا کند کہ انتفاء الشکوک گفتے نفی الشکوک
چہ باشد **قولہ وقیل دخل جماعۃ علی الجنید رح فقالوا انطلب الرزق**
فقال ان علمتم ای موضع ھو فطلبوہ فقالوا نسال اللہ ذلک
فقال ان علمتم انہ ینساکم فذکروہ وقالوا ندخل البیت
فنتوکل علی اللہ فقال التجربۃ شک قالوا فما الحیلۃ قال ترک
الحیلۃ جماعتے بر جنید رح آمدند گفتند ما رزق خویش می طلبیم گفت اگر میدانید
شما در موضعے رزق ہست بروید آنجا بطلبید گفت ما رزق از خدا میخواہیم
گفت اگر میدانید خدا شمارا فراموش کردہ است یا دیدہ باید گفت در خانہا
در آییم بر خدا توکل کنیم بنشینیم گفت این کہ خواہید بنشینید در خانہ کہ خدا خواہد دا
یا نہ این شک باشد در دین گفتند حیلہ چیست تدبیر کار چیست گفت شما این
حیلہا بگذارید و دل بر خدا بندید آنچہ برائے شما از غیب آید آن برائے شما

باشد دیگر ترک حیلہ این باشد کہ اگر رزقے بکسب بخوری بگوئی خدادادیا کسے
ناطلبیدہ بغیر خواست تو بیارد بگوئی خدادادو فتوحے از غیب آید بگوئی خدادادُ
یا رزقے از آسمان فرود آید یا از زمین برون آید بگوئی خدادادین ترک
حیلہ باشد قولہ وقال ابوسلیمان الدارانی رحمہ اللہ لاحیل
بن ابی الجواری رحمہ اللہ یا احمد ان طرق الآخرۃ کثیرۃ و
عارف بکثیر منہا الا ھذا للتوکل فانی ما شممت منہ
دارانی رحمہ اللہ مر احمد جواری رحمہ اللہ را میگوید اے احمد رہ سخت بسیار
و شیخ تو آزاد بنفسہ بسیارے ازان را نہا عارف است مگر توکل کہ بوے
ازان نبوئیدہ است اگر نظر بدقت توکل کنند کہ ہمہ افعال خود را بدو سپارد
بظاہر وقتے دارد کہ بوے ازان کسے را نرسیدہ است زیرا کہ اخلاء
کلی ہیچ کسے را میسر نیست قولہ وقیل التوکل الثقۃ بما فی ید اللہ
والیاس عما فی ایدی الناس بدانچہ در حضرت خدا است بدان
ثقہ باشد این توکل است یعنی آنچہ در علم نفسی او ست آن شدنی بود یا
و آنچہ در دست مردمان باشد ازان نومیدی کلی باید قولہ وقیل التوکل
فراغ السر عن التفکر للتقاضی فی طلب الرزق توکل آنست کہ
دل فارغ شود از اندیشہ کہ بیش تقاضا طلب رزق نباشد قولہ وسئل
الحرث المحاسبی رحمہ اللہ من المتوکل ھل یلحقہ ضیق
یلحقہ عن طریق الطباع خطرات لا یضر شئ ویقوی
الطمع والیاس عما فی ایدی الناس از حارث محاسبی رحمہ اللہ پرسیدند
متوکل را طمعے باشد گفت خطرہ طبیعت بشری شود و آن قادح توکل نباشد
و تقویت دہد بر اسقاط جمع یاس از انچہ در ایدی مردمان است قولہ

وقیل جاع النوری فی البادیۃ فہتف بہ ہاتف ایما
احب الیک سبباً وکفایۃ فقال الکفایۃ لیس فوقہا
نہایۃ فبقی سبعۃ عشر یوما لم یاکل نوری رحمہ اللہ در بادیہ
گرسنہ شد آوازدہندہ آواز داد و گفت چہ میگوئی نزدیک تو چہ بہتر ازا
چیزے بدہم سببے کہ بدان قوت تو شود یا کفایت تمامے گفت نوری رحمہ اللہ
گفت کفایت درائے ہمہ نہایت است بعد آں مفدہ روزد گرسنہ
ماند مفدہ روز چہ باشد این حکایت این تقاضا کردے کہ بعدہ طعام نخورد
ہمیں کفایت بجوع کردے قولہ وقال ابو علی الرودباری رحمہ اللہ
اذا قال الفقیر بعد خمسۃ ایام انی جائع فالزموہ السوق و
مروہ بالعمل والکسب این سخن را بالا ترجمہ کردہ ام قولہ وقیل نظر ہوتزا
النخشبی رحمہ اللہ الی صوفی مدید الی قشر بطیخ یاکلہ
بعد ثلثۃ ایام فقال لہ لا یصلح لک الصوف الزم السوق
این سخن بالا ترجمہ کردہ ام قولہ وقال ابو یعقوب الاقطع البصری
رحمہ اللہ جعت مرۃ بالحرم عشرۃ ایام فوجدت ضعفا
فحدثتنی نفسی فخرجت الی الوادی لعلی اجد شیئا یسکن
ضعفی فرایت شلجمۃ مطمروحۃ فاخذتہا فوجدت فی
قلبی منہا وحشۃ وکان قائلا یقول لی جعت عشرۃ ایام فلا تاخذہ
یکون حظک شلجمۃ متغیرۃ فرمیت بہا ودخلت المسجد
فنعست فاذا انا برجل اعجمی جلس بین یدی ووضع
قمطرۃ وقال ہذہ لک فقلت کیف خصصتنی بہا فقال اعلم
انا کنا فی البحر منذ عشرۃ ایام وانشرفت السفینۃ علی الغرق

فنذر کل واحد منا ان خلصنا اللہ تعالی ان یتصدق بشئ ونذرت
انا ان خلصنی اللہ ان اتصدق بھذہ علی اول من یقع علیہ
بصری من المجاورین وانت اوّل من لقیتہ فقلت افتحھا ففتحھا
فاذا فیھا کعک سمیّد مصری ولوز مقشر وسکر کعاب فقبضت سمیّد
قبضۃ من ذا وقبضۃ من ذا وقبضۃ من ذا وقلت رد الباقی صبیانک
ھو ھدیۃ منی لکم وقد قبلتھا ثم قلت فی نفسی رزقک
لیسیر الیک من عشرۃ ایام وانت تطلبہ من الوادی ابو یعقوب
اقطع رحمہ اللہ گفت یکبارے در حرم دہ روز گرسنہ ماندم در خود ضعف احشا
احساس کردم حدیث نفس این شد در بادیہ بروم چیزے افتادہ یابم بخورم
قدرے ضعف من دفع شود دیدم شلغمے گندہ افتادہ است آن را گرفتم چو آن متغیر
بود وحشتے در دل من آمد کہ نتوانم خورد گوئی گویندہ می گوید دہ روز گرسنہ ماندی
پس آخر حظ تو شلغمے متغیر باشد آنرا برون انداختم باز آمدم در حرم شستم ناگہان می بینم
آدمی نہ از عرب پیش من آمد شست و طبقے پیش من نہاد و گفت این برائے
تست گفتم برین قطرہ میان چندین مردمان مرا بچہ تخصیص کردی گفت بدانکہ ما در
دریا بودیم دہ روز قریب شد کہ کشتی غرق شود ہر یکے نذرے کرد اگر خدائے تعالی
ما را خلاص دہد ہر یکے در راہ خدا صدقہ دہد من نذر کردم اگر خلاص یابم صدقہ بدہم
این از مجاوران کعبہ اول کسے کہ ملاقات شود و اول کسے کہ ملاقات شد توئی گفتم
او را بگشائی این را او کشاد آنرا دیدم در و کعک ہست و بادام پوست دور کردہ
شکرے خوب ہست چیزے از سہ چیز گرفتم باقی را رد کردم بکودکان خود از من ہدیہ
دہ زیرا چہ من این را قبول کردم و با خود گفتم رزق تو بسوے تو می آید بعد دہ روز و
تو در بادیہا میگردی امثال این حکایتہا بسیار است شیخ رحمہ زیادتی است کہ می نویسد

قوله وسمعت الشیخ اباعبد الرحمن السلمی رحمه الله یقول
سمعت ابابکر الرازی رحمه الله یقول کنت عند ممشاد الدینوری
رحمه الله فجری حدیث الدین فقال کان علیّ دین فاشتغل
قلبی فرایت فی النوم کانّ قایلا یقول یا بخیل اخذت علینا
هذا المقدار خذ علیک الاخذ وعلینا العطاء فما حاسبت
بعد ذلک بقلا ولا قصابا ولا غیرهما ممشاد دینوری رحمه الله گفت
بود حکایت در دینی می رفت ممشاد رحمه الله گفت بر من دینی بود دل من متعلق
شد در خواب دیدم گوئی گوینده میگوید این مقدار درم تو بر ما قرض کردی یعنی بر اعتماد
ما قرض کردی که دین ما را قضا کنیم بستان تو گرفتن از تو و دادن از ما بعد ازان با هیچ بقالی
و قصابی و غیر آن حساب نکردم دیگر محتاج آن نشدم که قرض از ایشان استدم و حساب
کردم خدا مرا داد و من خرج کردم و دیگر اگر استدم همان قدر رسید که اورا دادم
قال علی عن بنان الحمال رحمه الله قال کنت فی طریق مکة
اجیء من مصر ومعی زاد فجاء تنی امراة وقالت لی یا بنان انت
رجل متوکل علی ظهرک الزاد وتتوهم انه لا یرزقک قال فرمیت
بزادی ثم اقمت علی ثلثة ایام لم اکل فوجدت خلخالا فی الطریق فقلت
فی نفسی احمله حتی یجیء صاحبه فربما یعطینی شیئا فاردہ علیه
فاذا انا بامراة قالت لی انت تاجر تقول یجیء صاحبه
فاخذ منه شیئا ثم رمت الی شیئا من الدراهم وقالت
علی النفقة فاکتفیت بها الی قریب من مصر بنان حمال رحمه الله میگوید
در ره مکه می رفتم و توشه را برداشتم عورتی مرا ملاقات شد او گفت تو حمالی توشه
را پشت کرده می بری و گمان می بری که اگر این زاد نباشد خدا ترا رزق ندهد آن توشه

را بروں انداختم سہ روز گذشت کہ ہیچ نخوردم دیدم در رہ خلخال افتادہ است
گفتم این را بردارم و بصاحب او برسانم او مرا چیزے خواہد داد ناگہان بدان عورت
رسیدم عورت گفت تو مردے تاجری برداشتی تا صاحب را بدہی تا او ترا چیزے
بدہد چند درمے طرف من برون انداخت و گفت بستان این را انفاق کن تا قریب
مصر مرا آن بسدہ بود این عورت ہمان عورت است کہ گفتہ بود اے حمال زاد را بر پشت
کردہ می گردی اینجا سخنے می آید با حمال گویند زاد را برون انداختی یا از معین بغیب رسیدی
و آن غیبے کہ او را آمد آنرا داشت تا قریب بمصر رسید باز ہمان پیش آمد و قعت
فیما ابیت مگر چنین باشد ہر بار آن درم آخر میکرد درمے در گرہ می یافت قولہ و حکی
ان بنان الحمال رحمہ اللہ انہ احتاج الی جاریۃ تخدمہ فانبسط
الی اخوانہ فجمعوا لہ ثمنہا وقالوا ہو ذا یجیئ النفر فنشتری ما یوافق
فلما ورد النفر اجتمع رایہم علی واحدۃ وقالوا انہا تصلح لہ فقالوا لصاحبہا
بکم ہذہ فقال انہا لیست للبیع فالحوا علیہ فقال انہا لبنان
الحمال اہدت الیہ امراۃ من سمرقند فحملت الی بنان رحمہ اللہ
وذکرت لہ القصۃ و حکایت گویند حمال بنان را رحمہ اللہ احتیاج بکنیزکے
شد با اصحاب خویش انبساطے کرد یعنی مرا اینچنین حاجتے ہست اصحاب جمع کردند
بہاے کنیزک را دادند و گفتند قافلہ بیاید براے تو بخریم آنچہ موافق تو باشد بعد آنکہ
قافلہ آمد راے ایشان جمع شد برین یکے براے او بخریم صاحب آن کنیزک را پرسیدند
بچند است این کنیزک گفت این کنیزک براے بیع را نیست الحاح بر وے
کردند البتہ بفروش او گفت این کنیزک را از سمرقند براے بنان حمال را رحمہ اللہ
عورتے فرستادہ است پس بر بنان رح بردند این قصہ گفتند این حکایت
بر توکل نسبت ندارد اما ہمین قدر ہست کہ از غیب چیزے آمد چنانچہ بر متوکل بیاید

وآنکہ در خاطر او گذشت جاریہ باید کہ خدمت کند آن خطرہ آن بود او را منتظر در رہ می بود
کہ می آید دل او دانست اما بنان رح بران مطلع نشد انبساط با اصحاب کرد حاصل این شد
برائے رزق را اہتمام مکن زیرا چہ آنچہ رسیدنی است برسد **قولہ سمعت محمد**
بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت محمد بن الحسن المخزومی
رحمہ اللہ یقول حدثنا احمد بن محمد بن صالح رحمہ اللہ
قال حدثنا محمد بن عبدون رحمہ اللہ قال حدثنا الحسن
الخیاط رحمہ اللہ قال کنت عند بشر الحافی رحمہ اللہ فجاء
نفر فسلموا علیہ فقال من انتم قالوا نحن من الشام جئنا نسلم
علیک ونزید الحج فقال شکر اللہ لکم فقالوا نتخرج معنا فقال بثلث
شرائط لا تحمل معنا شیئا ولا تسال احدا شیئا وان اعطانا احد
لا نقبل قالوا اما ان لا نحمل فنعم ولا نسال فنعم واما ان
لا نقبل ان اعطینا فہذا لا نستطیع فقال خرجتم متوکلین
علی زاد الحج ثم قال یا حسن الخیاط الفقراء ثلثۃ فقیر لا یسال
وان اعطی لا یاخذ فذلک من جملۃ الروحانیین وفقیر لا یسال
وان اعطی قبل فذلک یوضع لہ موائد فی حظائر القدس و
فقیر یسال وان اعطی قبل قدر الکفایۃ فکفارۃ صدقہ جمعے بر بشر رح آمدند بر او
سلام گفتند ما از شامیم آمدیم ترا سلام گوئیم ومقصود حج است بشر رحمہ اللہ دعا کرد
خدائے تعالی سعی شما قبول کند وثواب وجزا بدہد گفتند با ما بیرون می آئی تا در حج
برویم گفت برون آیم نسبت بہ سہ شرط کہ ہیچ چیزے با ما برابر نباشد واز ہیچ
کسے چیزے نخواہیم واگر کسے بیاید ما را چیزے بدہد ما آنرا قبول نکنیم گفتند آن دو
چیز کہ زادے برابر نستانیم نواز کسے چیزے نخواہیم آرے ہمچنین کنیم اما این کسے

مارا چیزے بدہد و ما آنرا قبول نکنیم این نتوانیم کرد و در وسع ما نیست گفت شما برون
آمدید متوکل بر تو شنۂ حاجیان بعدہ بشر رحمہ اللہ گفت ای حسن خیاط فقرا بر سہ
نوع اند یکے اینست از کسے نخواہد و اگر بدہند نستاند او از جملہ روحانیان است
یعنی غذاے او از خدا است غذاے او ہمان عبادت اوست و ذکر اوست
و فقیرے است کہ او نخواہد اگر بدہد بستاند او کسے است کہ در حظائر قدس او
را مائدہ نہادہ اند یعنی مائدہ در حظیرۂ قدس براے او نہادہ اند مائدہ پلکے بغیر عیب
آں از غیب براے او میدہند و فقیرے باشد بخواہد و قدر کفایت بگیرد و
کفارت آن اخذ او چو براستی خواستہ است و بصدق گرفتہ است کفارت
خواست او و اخذ او صدق او باشد قولہ وقیل لحبیب العجمی لم
ترکت التجارۃ فقال وجدت الکفیل بثقۃ حبیب عجمی رحمہ اللہ را
گفتند تجارت چرا ترک آوردی گفت او کفیل براے رزق شدہ است بثقہ بر
شد کہ او البتہ خواہد داد و دیگر یعنی کفیل را موثوق بہ یافتم قولہ وقیل کان
فی الزمن الاول رجل فی سفر و معہ قرص فقال ان اکلت
مت فوکل اللہ ملکا وقال ان اکلہ فارزقہ وان لم یاکلہ فلا
تعطہ غیر فلم یزل القرص معہ الی ان مات ولم یاکل وبقی عندہ
القرص گویند در زمان پیشین شخصے مسافر بود با او قرص بود گفت اگر نخورم
بمیرم یعنی اگر نخورم بر من چیزے نماند این در کمر بستہ ہست بدین تسلی می روم
خدا تعالی فرشتہ را برگماشت و گفت اگر او نخورد رزق دیگر بدہ و اگر بخورد
او را رزق دیگر دہ ہماں با وے بندہ است باقی ہمیشہ قرص با وے بود او نخورد
تا آنکہ مرد و قرص باقی بود ازین حکایت این معلوم شد ہر کہ امساک کند ہم بدان
امساک نمیرد و ہر کہ خرچ کند خدا ے تعالی او را دیگر برساند قولہ وقیل

من وقع فی میدان التفویض یزف الیه المراد کما یزف العروس
الی اهلها هر که در میدان تفویض افتاد و در میدان او جولانگری کرد مراد او در
کنار او دهند چنانچه عروس را در کنار او میدهند قوله والفرق بین التفویض
والتضییع ان التضییع فی حق الله تعالی وذلک مذموم والتفویض
فی حظک وهو محمود چه مشکل افتاد شیخ را رحمه الله که فرق میان تضییع و
تفویض کردن گرفت سخنے ظاهرے بینے است تضییع مذموم است نانها و
بجمله دینها و برعکس آن تفویض شیخ را براے فرق چه وهم زد یعنی شخصے بروے
چیزے نقدے هست آنرا تفویض بخدا کرد مرد دستار بند ریش دراز را وهم
رود که این تفویض نیست تضییع هست شیخ براے این فهم او را این فرق گفت
قوله وقال عبد الله بن المبارک رحمه الله من اخذ فلسا
من الحرام فلیس بمتوکل هر که یک دانگے حرام از کسے بگیرد او متوکل نیست
یعنی مع العلم قوله سمعت محمد بن عبد الله الصوفی یقول سمعت
نصر بن ابی نصر العطار رحمه الله یقول سمعت علی بن محمد
المصری رحمه الله یقول سمعت ابا سعید الخراز رحمه الله
یقول دخلت البادیة مرة بغیر زاد فاصابتنی فاقة فرایت
المرحلة من بعید فسررت بان وصلت ثم تفکرت فی افکرت
نفسی انی سکنت ولتکلت علی غیره فالیت علی ان لا ادخل وتکلت
المرحلة الا ان احمل الیها فحفرت لنفسی فی الرمل حفیرة وواریت
جسدی فیها الی صدری فسمعوا صوتا فی نصف اللیل عالیا
یا اهل المرحلة ان الله ولیا حبس نفسه فی هذا الرمل فالحقوه
فجاء جماعة واخرجونی وحملونی الی القریة ابو سعید خراز رحمه الله میگوید

وقتے در بادیہ شدم بغیر توشہ مرا فاقہ رسید دیدم از دور قافلہ می روند پس خوش
شدم بدینکہ بدیشان رسیدم بعدہ با خود اندیشہ کردم کہ ساکت شدم و قرار
گرفتم و تکیہ کردم بغیر خدا سوگند خوردم کہ مرحلہ نیابم مگر آنکہ ترا برگیرند بستم آنجا برند
برائے خود را در ریگ کوکے کافتم و تمام تن تا سینہ خود را پوشیدم خلق مرحلہ
در نیم شب آوازے شنیدند کسے برایشان آوازے میکند اے مرحلہ بتحقیق مر
خدا را دوستے است تن خود را درین ریگستان انداختہ است و حبس کردہ
است برو برسید و او را دریابید پس جماعتے ازان آمدند و مرا کشیدند و تا دیہ رسانیدند
حکایت ابو سعید رحمہ اللہ ریگستانے را کافت و خود را دران کوک کرد و انباشت
بریں امید کہ آخر وقت من شود نفسے مضطر گردد مخلصے و مہربی نماند ان مربیے
بدم لابدی دل باید برجا استد و بدان غرض بحصول پیوندد اتفاقا قافلہ از انجا
یابید سعید خراز رحمہ اللہ خود را اینجا دفن کردہ است او را در بران نشان کہ ہاتف
گفتہ بود آمدند شیخ را کشیدند موجبش پرسیدند ہمانکہ بالا بیان کرد قولہ سمعت
الشیخ ابا عبد الرحمن السلمی رحمہ اللہ یقول سمعت محمد
بن الحسن مخزومی رحمہ اللہ یقول سمعت ابن المالکی رحمہ اللہ
یقول قال ابو حمزۃ الخراسانی رحمہ اللہ حججت [illegible] من
السنین فبینما انا امشی فی الطریق اذ وقعت فی بیر فنازعتنی
نفسی ان استغیث فقلت لا واللہ لا استغیث فما استتمت
ھذا الخاطر حتی مر براس البیر رجلان فقال احدھما للآخر تعال حتی
نسد راس ھذہ البیر لئلا یقع فیھا احد فاتوا بقضب بریۃ
وطموا راس البیر فھممت ان اصیح ثم قلت فی نفسی الی من
ھو اقرب منھما وسکت فبینما انا بعد ساعۃ اذا انا بشئ جاء

وکشف من راس البیر وادلی رجله وکانه یقول لی تعلق بی فی فهمته له کنت اعرف ذلك منه فتعلقت به فاخرجنی فاذا هو سبع فمر وهتف بی هاتف یا اباحمزه الیس هذا احسن نجیناك من التلف بالتلف فمشیت وانا اقول۔

نهانی حیائی منك ان اکتم الهوی ۔۔۔ واغنینی بالفهم منك عن الکشف
تلطفت فی امری فابدیت شاهدی ۔۔۔ الی غائی واللطف یدرك باللطف
تراءیت لی بالغیب حتی کانما ۔۔۔ تبشرنی بالغیب انك فی الکف
اراك وبی من هیبتی لك وحشة ۔۔۔ فتؤنسنی باللطف منك بالعطف
وتحیی محبا وانت فی الحب حتفه ۔۔۔ وذا عجب کون الحیوة مع الحتف

ابوحمزه رحمه الله در رہے میگذشت چاہے میان راه بود و دہن او بچیزے پوشیده بود نمی نمود دران چاه افتادم نفس من با من منازعه کردم که فریاد کنم گفتم والله فریاد نکنم بغیر اختیار افتاده ام بغیر اختیار برون آیم پس آن خاطر را تمام نکردم گذاشتم افتاده ماندم تا آنکه بر سر آن چاه دو مردے گذشتند گفتند چاه میان راه است گاه بگاه مسلمانے بیفتد یکے مر دیگرے را گفت بیایید نیفتد چوبے آوردند و بوریاے دُنی کردم که فریاد کنم با نفس خود منازعه کردم گفتم این فریاد بکسے کنم که از ایشان او نزدیک تر است و قرار گرفتم ماندم هرچه میشود گو شو گو هم درمیان این هستم بعد ساعتے کسے آمد دہن چاه را کشاد و دُم را یا پا را و ظاهر همین که دُم را طرف من آویخت چنانستے که میگوید بمن متعلق شو من بدو متعلق شدم او مرا بیرون آورد می بینم سبعے بود و گذشت هاتفے آواز داد که اے اباحمزه این نیکو نیست که ترا آنچاه دادیم از تلفے بتلفے و چاه هم تلفے و سبع هم تلفے پس من روان شدم و این بیت می گفتم نهانی حیاء منك

حیاے من از تو مرا مانع شد کہ ہوا را پوشم او بے نیاز مرا بفہمے کہ مرا وادی از کشف کردن آن ہوا در کار من تو تلطفے کردی پس شاہد را بغایب ابدا کردم حالتے کہ در شاہد بود بغایبے سپردم و ادراک لطف ہم بلطف شود آن لطیفے بود و این ہم لطیف لطیف را ہم بلطیف توان یافت و حاجتہاے است نمودار کردی مرا بغیب تا آنکہ اینچنین است کہ تو بغیب مرا بشارت میدہی کہ آں را کشف خواہی کرد و می بینم ترا و بمن از تو ہیبتے است و لطفے کہ داری بر من بدان مرا انس میدہی و می آیم محبتاً و تو در محبت مرگ اوئی و این عجب است کہ حیات در مرگ باشد

قولہ سمعت محمد بن الحسین رحمہ اللہ یقول سمعت منصور بن عبد اللہ رحمہ اللہ یقول سمعت ابا سعد ان التاہرتی رحمہ اللہ یقول سمعت حذیفۃ المرعشی رحمہ اللہ وقد خدم ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ وصحبہ فقیل لہ ما اعجب ما رأیت منہ فقال بقینا فی طریق مکۃ ایاما لم نجد طعاما ثم دخلنا الکوفۃ فاوینا الی مسجد خراب فنظر الیّ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ وقال یا حذیفۃ اری بک الجوع فقلت ما ہو رای الشیخ فقال علیّ بدواۃ وقرطاس فجیت بہ فکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم انت المقصود الیہ بکل حال والمشار الیہ بکل معنی ؎

انا حامدا ناشاکرا انا ذاکر انا جائع انا تائع انا عاری
ہی ستۃ وانا الضمین لنصفہا فکن الضمین لنصفہا یا باری
مدحی لغیرک لہب نار خضتہا فاجر عبیدک من دخول النار

ثم دفع الی الرقعۃ وقال اخرج ولا تعلق قلبک بغیر اللہ وادفع الرقعۃ

الی اول من یلقاك قال فخرجت فاوّل من لقینی کان رجلا علی
بغلة فدفعتها الیه فاخذ وبکی وقال ما فعل صاحب هذه الرقعة
فقلت فی مسجد الفلانی فدفع الی صرة فیها ستمایة دینار ثم
لقیت رجلا آخر فقلت من صاحب هذه البغلة فقال نصرانی
فجیت الی ابراهیم بن ادهم رحمه الله واخبرته بالقصة
فقال لا تمسها فانه یجیئی الساعة فلما کان بعد ساعة وافی
النصرانی واکب علی راس ابراهیم بن ادهم واسلم حذیفة
مرعشی رحمه الله ابراهیم ادهم رحمه الله را خدمت کرده بود و در صحبت بود حذیفه
رحمه الله را پرسیده شد چه عجب دیدی حذیفه رحمه الله گفت در ره مکه چند روزے
بے طعام ماندیم بعد آن در کوفه آمدیم مسجدے خرابے بود در آمدیم ابراهیم
رحمه الله سوے من دید گفت اے حذیفه من در تو سنگے می بینم حذیفه رحمه الله
گفت چنانچه شیخ میگوید همچنانست گفت دوات و قلم بیار دوات و
قلم آوردم او این نبشت بسم الله الرحمن الرحیم انت المقصود الی
آخره تو مقصودی بهمه حال و بهر رنجے شادی بسوی تست انا حامد انا شاکر انا ذاکر
انا جائع انا عاری انا تائع هی ستة آن چیز است نیمے من بر خود گرفتم نیمے تو بر خود
بگیر یا باری مدح من برائے غیر تو زبانه آتشے است که در و در آمدم پس خلاص ده
مرا از دخول نار یعنی از مدح غیر فدیتک جمله دعائیه معترضه است فدا کرده شدم من برائے
تو بعد آن رقعه بمن داد و گفت تو دل خود بغیر خدا متعلق مکن اول کسے که ملاقات
شود ترا این رقعه بدو رفع کن بیرون آمدم اول کسے که ملاقات شد مردے بر ماده
شتر سوار است او را آن رقعه دادم رقعه را گرفت و بگریست و گفت کجا
است صاحب رقعه گفتم در فلان مسجد هست یک بدره بمن داد ششصد دینار

دران بود بعد آن مردے دگر را ملاقات شدم پرسیدم این صاحب بغلہ کیست گفت نصرانی است برابراہیم او ہم رحمہ اللہ آمد گفت کہ صاحب او این زمان خواہد آمد بعد ساعتے آمد سر خود پیش ابراہیم رحمہ اللہ افتاد و مسلمان شد از جملہ گفتار شیخ این معلوم شد کہ ہر کہ توکل کند البتہ ضائع نرود و ان کان بعد حین اما من می گویم شرط من چنین ہم باشد و آنچنان ہم بود و کل منہا من فضل اللہ وقدرتہ اگر نرسد و بشرط توکل میرود زہے دولت ایں چنین شہباز کجا است

تمت

فہرست مضامین کتاب شرح رسالہ قشیریہ

شمار	مضمون	صفحہ
	دیباچہ کتاب شرح رسالہ قشیریہ	۲
	فصل (۱) در بیان عقاید صوفیہ در اصول مسائل	۲۷
	باب (۱) در ذکر مشائخ صوفیہ	۵۴
۱	ابو اسحٰق ابراہیم بن ادہم	۵۸
۳	ابو علی فضیل بن عیاض	۶۵
۵	ابو الحسن سری السقطی	۷۳
۷	ابو عبداللہ الحرث المحاسبی	۸۴
۹	ابو علی شقیق بن ابراہیم البلخی	۹۳
۱۱	ابو محمد سہل بن عبداللہ التستری	۱۰۳
۱۳	ابو عبدالرحمن حاتم الاصم	۱۱۲
۲	ابو الفیض ذو النون المصری	۶۲
۴	ابو محفوظ معروف بن فیروز الکرخی	۶۸
۶	ابو نصر بشر بن الحرث الحافی	۷۸
۸	ابو سلیمان داؤد بن نصیر الطائی	۸۸
۱۰	ابو یزید طیفور بن عیسیٰ البسطامی	۹۰
۱۲	ابو سلیمان عبدالرحمن الدارانی	۱۰۷
۱۴	ابو زکریا یحییٰ بن معاذ الرازی	۱۱۵

فہرست مضامین کتاب شرح رسالہ قشیریہ

شمار	مضمون	صفحہ
۱۵	ابوحامد بن احمد بن خضرویہ	۱۱۹
۱۷	ابوحفص عمر بن مسلمہ حداد	۱۲۳
۱۹	ابومحمد عبداللہ بن خنبق	۱۲۹
۲۱	ابوالسری منصور بن عمار	۱۳۳
۲۳	ابوالقاسم جنید بن محمد البغدادی	۱۳۸
۲۵	ابوالحسن احمد بن محمد النوری	۱۴۸
۲۷	ابومحمد رویم	۱۵۴
۲۹	ابوبکر احمد بن نصر الزقاق	۱۵۹
۳۱	سمنون بن حمزہ	۱۶۲
۳۳	ابوالفوارس شاہ بن شجاع الکرمانی	۱۶۵
۳۵	ابوعبداللہ محمد بن علی الترمذی	۱۶۹
۳۷	ابوسعید احمد بن عیسی الخراز	۱۷۱
۳۹	ابوالعباس احمد بن محمد المسروق	۱۷۴
۴۱	ابومحمد احمد بن محمد الحسن البحریری	۱۷۷
۴۳	ابواسحٰق ابراہیم بن احمد الخواص	۱۸۱
۴۵	ابوالحسن نبان بن محمد بن جمال الوسطی	۱۸۵
۴۷	ابوالحسن الدینوری	۱۹۲
۴۹	مشاد الدینوری	۱۹۵
۵۱	ابوحمزہ خراسانی	۱۹۹

شمار	مضمون	صفحہ
۱۶	ابوالحسین احمد بن ابی البجوای	۱۲۱
۱۸	ابوتراب عسکر بن حصین النخشبی	۱۲۵
۲۰	ابوعلی احمد بن عاصم الانطاکی	۱۳۲
۲۲	ابوصالح حمدون بن احمد القصار	۱۳۶
۲۴	ابوعثمان سعید بن اسمعیل الحیری	۱۴۵
۲۶	ابوعبداللہ احمد بن یحیی الجلاء	۱۵۱
۲۸	ابوعبداللہ محمد بن فضل البلخی	۱۵۷
۳۰	ابوعبداللہ عمرو بن عثمان المکی	۱۶۰
۳۲	ابوعبید البسری	۱۶۴
۳۴	ابویعقوب یوسف بن الحسین	۱۶۸
۳۶	ابوبکر محمد بن عمر الوراق الترمذی	۱۷۰
۳۸	ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل المغربی	۱۷۲
۴۰	ابوالحسن علی بن سہل الاصبہانی	۱۷۶
۴۲	ابوالعباس بن احمد بن سہل بن عطاء الادمی	۱۸۰
۴۴	ابومحمد عبداللہ بن محمد الخراز	۱۸۳
۴۶	ابوحمزۃ البغدادی	۱۸۷
۴۸	ابواسحٰق ابراہیم بن داود الرقی	۱۹۴
۵۰	خیر النساج	۱۹۷
۵۲	ابوبکر دلف بن جحدر الشبلی	۲۰۰

فہرست مضامین شرح رسالہ قشیریہ

شمار	مضمون	صفحہ
۵۳	ابو محمد عبداللہ بن محمد مرتعش	۲۰۲
۵۵	ابو محمد عبداللہ بن المنازل	۲۰۵
۵۷	ابو الخیر الاقطع	۲۰۸
۵۹	ابو یعقوب اسحٰق بن محمد النہرجوری	۲۱۰
۶۱	ابو علی بن کاتب	۲۱۴
۶۳	ابو بکر عبداللہ بن طاہر الابہری	۲۱۷
۶۵	ابو اسحٰق ابراہیم بن شیبان القرمیسینی	۲۱۹
۶۷	ابو سعید بن الاعرابی	۲۲۲
۶۹	ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر	۲۲۴
۷۱	ابو بکر الدقی	۲۲۷
۷۳	ابو عمرو اسمٰعیل بن نجید	۲۲۹
۷۵	ابو عبداللہ محمد بن خفیف الشیرازی	۲۳۲
۷۷	ابو بکر الطمستانی	۲۳۵
۷۹	ابو عثمان سعید بن سلام المغربی	۲۳۹
۸۱	ابو الحسن علی بن ابراہیم الحصری	۲۴۳

شمار	مضمون	صفحہ
۵۴	ابو علی احمد بن محمد الرودباری	۲۰۳
۵۶	ابو علی محمد بن عبدالوہاب الثقفی	۲۰۷
۵۸	ابو بکر محمد بن علی الکتانی	۲۰۹
۶۰	ابو الحسن علی بن محمد المزین	۲۱۲
۶۲	مظفر القرمیسینی	۲۱۵
۶۴	ابو الحسین بن بنان	۲۱۸
۶۶	ابو بکر الحسین بن علی بن یزدانیار	۲۲۰
۶۸	ابو عمرو محمد بن ابراہیم الزجاجی	۲۲۳
۷۰	ابو العباس السیاری	۲۲۵
۷۲	ابو محمد عبداللہ بن محمد الرازی	۲۲۸
۷۴	ابو الحسن علی بن احمد بن سہل الانجی	۲۳۰
۷۶	ابو الحسین بندار بن الحسین الشیرازی	۲۳۴
۷۸	ابو العباس احمد بن محمد الدینوری	۲۳۶
۸۰	ابو القاسم ابراہیم بن محمد النصرآبادی	۲۴۰
۸۲	ابو عبداللہ احمد بن عطار الرودباری	۲۴۴

باب (۲) تفسیر الفاظ دور بین ہذہ الطائفۃ وبیان ما یشکل منہا		۲۴۹
۱	الوقت	۲۵۰
۳	الحال	۲۵۹
۵	الہیبت والانس	۲۷۵
۷	الجمع والفرق	۲۹۳
۲	المقام	۲۵۵
۴	القبض والبسط	۲۶۵
۶	التواجد والوجد والوجود	۲۷۹
۸	الفناء والبقا	۳۰۰

فہرست مضامین شرح رسالہ قشیریہ

شمار	مضمون	صفحہ
۹	الغیبت والحضور	۳۰۶
۱۱	الذوق والشرب	۳۲۰
۱۳	السر والتجلی	۳۲۸
۱۵	اللوائح والطوالع واللوامع	۳۳۶
۱۷	التلوین والتمکین	۳۴۲
۱۹	الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ	۳۶۱
۲۱	الخواطر	۳۶۶
۲۳	الوارد	۳۷۳
۲۵	النَّفْس	۳۷۸
۲۷	السِّر	۳۸۴
	طرف من تفسیر اطلاقاتہم وبیان عباراتہم فیما تفرد وابہ من الفاظ	۳۸۶
۱	باب التوبۃ	۳۸۷
۳	باب الخلوۃ والعزلۃ	۴۳۱
۵	باب الورع	۴۵۷
۷	باب الصمت	۴۸۵
۹	باب الرجا	۵۲۶
۱۱	باب الجوع وترک الشہوات	۵۵۸
۱۳	باب مخالفۃ النفس وذکر عیوبہا	۵۹۸
۱۵	باب الغیبت	۶۱۴
۱۷	باب التوکل	۶۳۲
۱۰	الصحو والسکر	۳۱۵
۱۲	المحو والاثبات	۳۲۴
۱۴	المحاضرۃ والمکاشفۃ والمشاہدۃ	۳۳۱
۱۶	البوادہ والہجوم	۳۴۱
۱۸	القرب و البعد	۳۵۰
۲۰	النَفَس	۳۶۴
۲۲	علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین	۳۷۱
۲۴	الشاہد	۳۷۴
۲۶	الروح	۳۸۲
۲	باب المجاہدۃ	۴۱۴
۴	باب التقوی	۴۴۴
۶	باب الزہد	۴۷۲
۸	باب الخوف	۵۰۳
۱۰	باب الحزن	۵۵۱
۱۲	باب الخشوع والتواضع	۵۷۴
۱۴	باب الحسد	۶۰۹
۱۶	باب القناعۃ	۶۲۲

حافظ محمد حامد صدیقی

مہتمم اعزازی کتب خانۂ رضتین گلبرگہ شریف نے

عہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن)

میں چھپوا کر دفتر کتب خانۂ رضتین گلبرگہ سے شائع کیا

خاکسار محمد عبدالستار (نانپوری) منشی فاضل کاتب عہد آفریں برقی پریس تحریر بمود

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عینک عنھم

کتاب مستطاب

شرح رسالۂ قشیریہ

ازافادات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین

سیّد السادات

صدرالدّین ابوالفتح ولی الاکبر الصّادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجۂ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ العزیز

بہ انتظام و توجہ

جناب معلّی القاب نواب محمد امیر علی خاں صاحب دام اقبالہم بی۔ سی۔ ایس

صوبہ دار (کمشنر) صوبۂ گلبرگہ شریف و صدر نشین مجلسِ انتظامی کتب خانہ و مدارسِ وضتین گلبرگہ شریف

و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سیّد عطا حسین صاحب ام۔ اے۔ سی۔ ای

ناظم (وظیفہ یاب) شعبۂ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد

رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

ملنے کا پتہ مہتمم صاحب اعزازی کتب خانۂ وضتین گلبرگہ شریف

قیمت مجلد (للعہ) روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ